UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226503

UNIVERSAL
LIBRARY

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حسب فرمایش جناب مولوی عبد الاحد صاحب۔ مالک مطبع مجتبائی۔ دہلی

ربع ثالث

مظاہر حق

جلد چہارم

باہتمام احقر الانام محمد عبد الولی خلف علامۂ آسی مولوی عبد العلی صاحب رامپوری

در مطبع آسی واقع لکھنؤ طبع شد

فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمۂ معتبر کہ مشکوٰۃ المصابیح

۳	**کتاب** بیچ بیان طلب اور نہ طلبوں کے	۱۷۰	**باب** بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور بد خلقی کے	۳۸۸	**باب** بیچ بیان اسکے کہ برپا ہونی قیامت	۴۷	**باب** ہے بیچ بیان کرامتوں کے
۱۹	**ف** بیچ بیان اقسام سحر کے	۱۷۹	**باب** بیچ بیان غصے اور تکبر کے		گمراہ بد لوگوں کے	۵۳	**باب** وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
۲۳	**باب** بیچ بیان فال اور شگون بد کے	۱۸۶	**باب** بیچ بیان ظلم کے	۳۹۱	**باب** بیچ بیان یہود نکلنے صور کے	۶۹	**باب** ہے بیچ تتمات اور لواحق پہلے باب کے
۲۹	**باب** بیچ بیان فال گوئی کرنے کے	۱۹۲	**باب** بیچ بیان امر بالمعروف کے	۳۹۴	**باب** بیچ بیان حشر کے	۷۱	**باب** ہے بیچ مناقب قریش اور ذکر قبیلۂ بنی
۳۳	**کتاب** بیچ بیان خواب کے	۲۰۴	**کتاب** بیچ بیان حدیث کو لکھنا کہ کرنا اور پڑھنا	۴۰۲	**باب** بیچ بیان حساب اور قصاص	۸۱	**باب** ہے بیچ بیان مناقب صحابہ کے
۴۴	**کتاب** آداب کی	۲۳۴	**باب** بیچ بیان فضیلت فقر کے اور گذران		اور میزان کے		رضی اللہ عنہم
۴۵	**باب** سلام کا		آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	۴۱۰	**باب** بیچ بیان حوض اور شفاعت کے	۹۱	**باب** ہے بیچ بیان مناقب ابی بکر
۵۶	**باب** اذن چاہنے کا گھر میں آنیکے لیے	۲۴۹	**باب** بیچ بیان آرزو کرنے اور	۴۲۹	**باب** بیچ بیان حال جنت اور		رضی اللہ عنہ کے
۵۹	**باب** مصافحہ اور گلے لگنے کا		حرص کرنے کے		لوگون اُسکے کے	۹۸	**باب** ہے بیچ بیان مناقب عمر رضی اللہ عنہ کے
۶۴	**باب** بیچ بیان تعظیم کرنے کے	۲۵۵	**باب** بیچ بیان محبت اُسکی اور عمر کی طاعت کے لیے	۴۵۴	**باب** بیچ بیان دیدار خدا کے	۱۰۹	**باب** ہے بیچ بیان مناقب ابی بکر
۶۸	**باب** بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے اور پھیلنے	۲۶۱	**باب** بیچ بیان توکل اور صبر کے	۴۶۱	**باب** بیچ بیان دوزخ اور دوزخیونکے		اور عمر رضی اللہ عنہما کے
۷۳	**باب** بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے	۲۷۶	**باب** بیچ بیان عبادت کرنیکے دکھلاوے کے لیے	۴۷۰	**باب** بیچ بیان پیدائش جنت	۱۱۳	**باب** ہے بیچ بیان مناقب عثمان رضی اللہ عنہ کے
۷۶	**باب** بیچ بیان ہنسنے کے	۲۸۶	**باب** بیچ بیان رونے اور ڈرنیکے		اور دوزخ کے	۱۲۰	**باب** ہے بیچ بیان مناقب ان تینون کے
۷۷	**باب** بیچ بیان نامون کے	۲۹۷	**باب** بیچ بیان نفیر حال لوگون کے	۴۷۲	**باب** بیچ بیان ابتدائے پیدائش کے	۱۲۱	**باب** ہے بیچ بیان مناقب علی بن ابیطالب
۸۵	**باب** بیچ بیان بیہودہ اور شعر کے	۳۰۲	**باب** بیچ بیان ڈرانے اور نصیحت کرنیکے		اور ذکر پیغمبرون علیہم السلام کے		رضی اللہ عنہ کے
۹۲	**باب** بیچ بیان محافظت زبان کے	۳۰۸	**کتاب** بیچ بیان فتنون کے	۴۹۶	**باب** بیچ بیان فضیلتون حبیب اللہ		
	اور غیبت اور برا کہنے کے	۳۱۹	**ف** تعداد خلافت خلفاے اربعہ		صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے	۱۴۳	**باب** ہے بیچ
۱۰۹	**باب** بیچ بیان وعدہ کرنے کے	۳۲۹	**باب** بیچ بیان لڑائی اور قتال کے	۵۰۹	**باب** بیچ نامون اور صفتون آنحضرت		گھر والون کی تعریف
۱۱۱	**باب** بیچ بیان خوش طبعی کے	۳۴۳	**باب** بیچ بیان علامتون قیامت کے		صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	۱۶۶	**باب** ہے بیچ بیان مناقب ہیویان
۱۱۴	**باب** بیچ بیان فخر کرنے اور حمایت کرنیکے	۳۵۲	**ف** دعا واسطے حصول درجۂ ابدال کے	۵۱۹	**باب** بیچ بیان اخلاق اور خصلتون		نبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے
۱۱۹	**باب** بیچ بیان نیکی کرنے اور سلوک کرنیکے	۳۵۵	**باب** بیچ بیان نشانیون کے آگے		آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے	۱۷۳	**باب** جامع مناقب کا
	ماں باپ اور اقربا وغیرہ سے		قیامت اور ذکر دجال کے	۵۳۰	**باب** بیچ بیان نبی ہونے آنحضرت کے	۲۰۷	**باب** ہے بیچ بیان کرنے اُن صحابیون
۱۳۱	**باب** بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر	۳۶۸	**باب** بیچ بیان قصہ ابن صیاد کے		اور ابتدائے وحی کے		بدر کے کہ جنکے نام ذکر کیے گئے جامع جہانگیری
۱۴۷	**باب** بیچ بیان محبت للہ فی اللہ کے	۳۸۴	**باب** بیچ بیان فتنہ نے حضرت عیسیٰ کے	۵۴۳	**باب** بیچ بیان علامتون نبوت کے		مین اور اسمای اہل بدر رضی اللہ عنہم کے
۱۵۵	**باب** چھوڑنے ملاقات اور	۳۸۶	**باب** قرب قیامت کا اور بیچ بیان	۵۵۳	**باب** بیچ بیان معراج کے	۲۱۹	**باب** ذکر یمن اور شام کا اور ذکر
	کاٹنے دوستی اور عیب جوئی کا۔		اسکے کہ جو شخص مرا قائم ہوئی		**فہرست تتمہ ربع رابع**		اُویس قرنی کا
۱۶۴	**باب** بیچ بیان سچے اور دھیل کرنیکے کا تومین		قیامت اُس کی	۱	**باب** ہے بیچ بیان معجزون کے	۲۳۰	**باب** ہے بیچ بیان فتنہ اس امت کے

رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰی

یہ کتاب ہے بیچ بیان طب کے اور منتروں کے ف طب ساتھ زیر طا کے مشہور ہے اور کہا سیوطی نے کہ طب مثلثہ الطاء ہے یعنی علاج کرنیکے و طب ساتھ زیر طا کے یعنی سحر کے بھی آیا ہے اور مطبوب یعنی مسحور کے اور طب جسمانی ہے اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کے اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالۂ اخلاق ردیۂ مہلکہ کے اور دو ائین بھی دو قسم کی ہین جسمیہ طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہی اور وہ چیز کہ حکم قرآن مین ہے اور آنحضرتؐ علاج کرتے تھے اُمت کا ساتھ طبیعیہ کے بھی اور روحانیہ کے بھی اور رقی جمع رقیہ کی ہے یعنی افسون کے کہ ہندی مین اُسکو منتر کہتے ہین اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسماے الٰہی کے جائز ہے بالاتفاق اور ماسوا اسکے اگر کلمات ایسے ہون کہ معلوم ہون معانی اُنکے اور مخالف نہون دین شریعت کے وہ بھی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچھ کہ اہل عزائم اور تکسیر کرتے ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کے مکروہ و حرام ہے نزدیک اہل دیانت اور تقوی کے کذا قال العلامۃ القاری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین اُتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی بیماری مگر کہ اُتاری ہے اور پیدا کی اُسکے لیے شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشے اُس سے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَءَ بِاِذْنِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر بیماری کے دوا ہے پس جبوقت کہ پہنچ جاوے دوا بیماری کو اچھا ہو جاتا ہے ساتھ حکم اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ساتھ ارادہ اُسکے کے یہ قید اسلیے لگائی تا کوئی یہ گمان نکرے کہ دوا مستقل ہے شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہے کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اُسکے لیے دوا ہے پس جبکہ بیمار ہوتا ہے کوئی تو بھیجتا ہے اللہ تعالی ایک فرشتہ کہ اُسکے ساتھ پردہ ہوتا ہے پس کرتا ہے وہ اُسکو دریمان بیماری اور دوا کے پس جو کچھ کہ دوا بیتا ہے بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پھر جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے اچھے ہونیکا حکم کرتا ہے فرشتہ کو ساتھ اُٹھا لینے پردے کے پھر پیتا ہے مریض پس نفع دیتا ہے اُسکو اللہ تعالی بسبب اُسکے آنتہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہے

اور اسمین اشارہ ہے طرف رد اُس شخص کے کہ انکار کرے دوا کرنیکا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر کے ہی نہین حاجت دوا کرنے کی اور حجت جمہور کی حدیثین ہین اور اعتقاد رکھتے ہین وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سے ہی اور یہ باندا مر کے ہی ساتھ دعا کے اور توکل کفار کے باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہ کہ رعایت اسباب کی ساتھ دوا وغیرہ کے نہین منافی ہی توکل کے جیسیکہ نہین منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھ کھانے کے

آنحضرت سید المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ۴ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلثۃ شربۃ عسل وشرطۃ محجم وکیۃ بنار وانا انھی امتی عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا تین چیز وںمین ہی پینا شہد کا یعنی مسہل ہونیکے واسطے یا پینے شہد کے یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا پیچ لگانے کی سینگی کے یعنی پچھنے لگانے والی کے سینگی کے یا پینے شہد کے یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا پیچ داغنے کی ساتھ آگ کے اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے نقل کی یہ بخاری نے ف محجم ساتھ زیر میم اور جزم حا اور زبر جیم کے سینگی کو کہتے ہین اور یہان مراد وہ لوہا ہی کہ جس سے پچھنے دیتے ہین یعنی استرہ اور شرطہ ساتھ زبر شین کے پچھنے لگانے تاخون نکلے پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ پیچ پچھنے لگانیکے استرہ سے اور سفر السعادت کے مصنف نے لکھا ہی کہ علما نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کے اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج اُنکا ساتھ نکالنے خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج اُنکا ساتھ اسہال کی ہے پس ساتھ شہد کے بسبب کی مسہلات پر اور ساتھ داغنے کے آگ سے اشارہ کیا اُس حالت پر کہ طبیب معالجہ سے عاجز آوین اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنے سے خلط باقی کے منقطع نہین ہوتا مادہ اُسکا مگر داغنے سے چنانچہ اسلیے کہا ہے کہ آخر الدواء الکی انتہی اور نہی داغنے سے باوجود ہونے اسکے علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتے تھے اُسکو اور کہتے تھے کہ وہ قطع کردیتا ہی مادۂ علت کو یقینا اور اگر داغنے مین نہ تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تھا درمیان اُنکے کہ آخر الدواء الکی پس نہی کی اُس سے اشارت خفی مین نہ گرفتار ہون اور نہی اس سے تنزیہی ہی ورنہ اگر داغنے اور اسید شفا کی حق سے رکھے تو جائز ہی اور بعض کہتے ہین کہ نہی داغنے سے پیچ موضع خطر و تردد کے ہی یعنی جہان کہ داغنے مین خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدے کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثین پیچ مقدمہ داغنے کے مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسے یہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ دوست نہین رکھتا ہون مین داغنے کو اور کہین وہ اور ثنا آئی ہی اُسکے ترک پر پس پیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کے علما نے لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر اور عدم محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اسکے ترک پر دلالت کرتی ہی اور اولویت ترک اُسکے کی اور نہی محمول ہی اسپر کہ داغنا بطریق اختیار کے ہو بلا سبب مرض کے یا پیچ دفع مرض کی حتیاج اسکی نہو اور علاج سے مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اُسپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی انتخاب اسکے سو بسبب واقع ہونیکے پیچ ورطہ شرک خفی کے ہی اور بعضون نے کہا کہ فرمایا آنحضرت کا داغنے کو بعضے صحابہ کو تین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کے تھا اور صحت وہان یقینی تھی اور حاصل یہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کے اور آنحضرت نے علاج کے اُسمین بقول طبیب حاذق کو جائز ہی واللہ اعلم ۴ع **وعن** جابر قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہا تیر لگا ابی بن کعبؓ کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کے اُسکو داغ خندق بھی کہتے ہین پس داغ دیا اُنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی حکم کیا داغنے کا یا اپنے ہاتھ سے داغنا خون بند ہو جاوے نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا تیر لگا سعد بن معاذ کے رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے پیکان تیر کے پھر سوج گیا ہاتھ اُنکا پس داغا اُسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابرؓ سے کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے ایک طبیب کے پس کاٹی طبیب نے اُنکی رگ پھر داغ دیا اُسکو اُس رگ پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ع یعنی خبر دار رہو اے مخاطب

یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شہاب یلتام للوت والحبۃ السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ اُسنے سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ سیاہ دانہ کے شفا ہی ہر بیماری سے سوائے سام کے کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ اگرچہ حدیث عام ہی کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سے لیکن مخصوص ہی ساتھ اُن امراض کے کہ طوبت اور ملغم سے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ وہ حار یابس ہی پس رفع کرتی ہی اُن امراض کو کہ مضاد اُسکے ہین اور بعضون نے کہا کہ عموم پر محمول ہی اور دخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نے کہا کہ تعمین ہی عموم بدلیل استثنا کے اور سفر السعادۃ کے مصنف نے کہا کہ ایک جماعت اکابر سے بیچ تمام امراض کے معالجہ ساتھ کلونجی کے کرتے تھے اور بعضے بیچ تمام امراض کے شہد استعمال کیا کرتے تھے اور بسبب برکت حُسن اعتقاد کے امراض اُنکے دفع ہوتے تھے ش وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرء متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا جلاب ہی پیٹ اُسکا یعنی دست پر دست چلے آتے ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پلا اُسکو شہد پس پلایا اُسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا مین اُسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اُسکو یعنی شہد نے مگر پیٹ چلنا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتے تھے کہ پلا اُسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پھر وہ آیا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مین نے اور پیٹ اور زیادہ چلا پھر آیا چوتھی بار یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نے پلا تو اُسکو شہد پس کہا اُسنے کہ تحقیق مین نے پلایا اُسکو پس زیادہ کیا اُسکو شہد نے مگر پیٹ چلنا پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا اللہ نے اور جھوٹا ہی پیٹ بھائی تیرا پس پلایا اُسنے بھائی کو شہد پس اچھا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پلایا اُسکو شہد یعنی ترا یا ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی سے منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کرے اپنی بیوی سے کہ کچھ دیوے اُسکو اپنے مہرمین سے پھر خرید کرے اُسکا شہد اور منیہ کے پانی مین ملا کر پیوے پاویگا شفا بإذن اللہ تعالیٰ یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیو یگا تو اسکے پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جھوٹا ہی الم یعنے خطا کی اُسنے اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتے مین کذب کو جگہ خطا کے جیسیکہ کذب سمعہ جھوٹ کہا کان اُسکی نے یعنی خطا کی اور نہ یہ کہ حقیقت اُسپر گئی کہ کسی اور جہانتک کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانے آنحضرت کے ساتھ پینے شہد کے اس مادہ مین توقف حیرت ہو یعنی شہد سہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھ پلانے اُسکے کے بیچ رفع پیٹ چلنے کے مخالف مذہب اطبا کے ہوا اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا بہر کت دعاے آنحضرت کے اور ظہور معجزہ آنکے کے بیچ اس مادہ خاص کے پس اور مواد کو اسپر قیاس نہین کر سکتے اور یہ بھی اگرچہ ایک رشتہ نیک ہی اہل ایمان کے لیے ولیکن بعد تحقیق اور معان نظر کے ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھ پلانے شہد کے اس مادہ مین موافق مذہب طبے کے ہی اور دلیل کمال صدقت پر ہی اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلاے مادہ فاسد کے تھا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طبے کے ہی اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کے نسبت نہین رکھتی اسلیے کہ طب نبوی متیقن الفلاح ہی اسلیے کہ صادر ہی وحی الٰہی سے اور قلب نبوت اور کمال عقل سے اور طب غیر کی لگائی گئی ہی ظن اور تجربہ سے کہ مظنہ خطا کا ہی آخر اور جو کوئی کہ ساتھ طب نبوی کے کہ تیقن الفلاح ہی منتفع نہو باتیقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اُسکے سے ہی اور جو کوئی اُسکو ساتھ قبول صدق اعتقاد پاک کے عمل مین لاوے البتہ اُسے منتفع ہو جیسیکہ قرآن کریم کہ شفا سینون اور دلونکی ہی جو کوئی اُسکو ساتھ اخلاص قبول کرے سبب ذاتی مرض اور وبال حال اُسکے کا ہوتا ہی اسلیے بعضون نے کذب پیٹ اُسکے کو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد اُسکے کے حمل کیا ہے فافہم وباللہ التوفیق ع ح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من المن الکمأۃ وماؤہا شفاء للعین متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ

وسلم نے تحقیق بہتر اُس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے بھری ہوئی سینگی کچھوا اور استعمال کرنا قسط بحری یعنی کُٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسطین منافع بہت ہیں عورتوں نفاس دھونی لیتی ہیں اسکی اور بخاری کرتی ہیں حیض و پیشاب بُرے ہوئے کو اور دفع کرتی ہے زہروں کو اور تحریک کرتی ہے فرقوت جماع کو اور اسکے پیزے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں اور چوتھے دنگی تپ کو بھی نفع کرتی ہے اور اسکے لگانے سے جمائیاں اور چھپ جاتی رہتی ہے اور دھونی اسکی غالبہ کرتی ہے زکام کو اور سحر اور وبا کو اور رسوبت انکے منافع آمین بہت ہیں کہ کتب طب میں مذکور ہیں اسلیے اُسکو افضل دواؤں کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہے بحری اور ہندی بحری سفید ہے اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہے ہندی سے اور گرمی آمین کم ہوتی ہے ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنے لڑکوں کو ساتھ دبانیکے ہاتھ سے یا کپڑے سے بیماری حلق کی کو اور لازم ہے تمکو استعمال کُٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف عذرہ ایک بیماری ہے کہ لڑکوں کے حلق میں پیدا ہوتی ہے جوش خون سے دائیاں اسکے دفع کے لیے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہیں اور اس سے خون سیاہ نکلتا ہے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کُٹ ہے کہ یعنی اُسکو پانی میں جلا کر کرتا کہ میں ٹپکاتے کہ اسکو سعوط کہتے ہیں پس وہ پانی غدہ پر پہنچکر اُسکو دفع کریگا اور کُٹ حاریا بس ہے اور بعضے طبیب اس بیماری کے علاج کرنیکو ساتھ کُٹ کے تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کُٹ حار ہے اور غدرہ لڑکوں کو حرارت سے ہوتا ہے خصوصاً نواح حجاز میں کہ حار ہے اور علما اُسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہے کہ بلغم اُسپر غالب ہوتا ہے پس معالجہ ساتھ کُٹ کے مفید ہوتا ہے اُسکو اسلیے کہ کُٹ مجفف اور مقوی عضو ہے اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیت بھی ہوتا ہے یا آنکہ ہوسکتا ہے کہ یہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہو واللہ اعلم ح وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس رض سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کے انگلی سے ساتھ اس دبانیکے بلکہ لازم ہے تمپر استعمال کرنا عود ہندی کو یعنی کُٹ کا اسلیے کہ اس بات بیماری کی شفا ہے ایک اُن سات میں سے ذات الجنب ہے سعوط کیجاوے غدرہ سے یعنی غدرہ کے دفع کے لیے ناک میں ٹپکائی جاوے اور لدود کیجاوے یعنی مطرین باچھ کی طرف سے ٹپکائی جاوے ذات الجنب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تدغرن آنکھ وغیرہ کہتے ہیں حلق کے دبانے کو انگلی سے بسبب غلبہ رہ کے کہ نہی کی اُس سے حدیث سابق میں اور یہاں بطریق انکار کے فرمایا کہ کیواسطے دباتی ہو حلق لڑکونکے اور معنی علاق کے وہی ہیں جو دغر کے مذکور ہوے اور بعضی روایت میں اعلاق آیا ہے ساتھ زبر ہمزہ کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ روایت غلط ہے اور اصوب ہے اور معنی اعلاق کے وہی علاج مذکور ہے حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنی اولاد کے حلق ساتھ انگلی کے بیماری مذکور میں اور عود ہندی آمین تصریح ہے ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سے یہ عود ہندی ہے اور احتمال ہے کہ عود ہندی قسط ہندی کہا جیسیکہ تفسیر کیا ہے اُسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کے اور نافع دونوں ہیں لیکن بحری کا نفع غالب ہے اور ذات الجنب ورم حار ہے نواحی صدر میں اور وہ امراض مہلکہ سے ہے اور یہاں مراد ذات الجنب سے ریاح غلیظہ ہیں کہ جمع ہوتی ہیں نواحی پہلو میں اسلیے کہ عود ہندی دوا ہے ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بیماریوں میں سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اُسوقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب میں اور اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ قسط سات بیماریوں سے زیادہ کی دوا نہیں بلکہ یہ سب بیماریوں کو مفید ہے جیسیکہ بعض الدواء اوپر مذکور ہوئیں مگر کہ ساتھ کسوت نفع کرتی ہو اسلیے انکو ذکر فرمایا اور بعضون نے کہا مراد سات سے کثرت ہے نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب میں اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہے مانند ہفتاد ع وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِعَائِشَةَ اور روایت ہے عائشہ رض اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تپ بھاپ ہے جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اسکو ساتھ پانی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

کہا بعضوں نے کہ مقصود مشابہت دنیا ہے حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کے یعنی نمونہ اسکا ہے اور بعضوں کے نزدیک معمول حقیقت پر ہے جیسکہ باب موقیت الصلوٰۃ میں آیا ہے کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہے پس ہو سکتا ہے کہ حرارت تپ کی بھی اثر اسکا ہوا اور اسی حدیث میں خطاب ہے اہل حجاز کو یعنی کہ مہینے والونکو کہ اکثر تپ اُنکی ہوتی ہے بسبب گرمی آفتاب کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکے کے اُسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہے یعنی پانی بیچ پڑنے سے فائدہ ہوتا ہے یا مراد ٹھنڈا کرنیسے استعمال کرنا ہے دواون سرکا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنیسے یہ ہے کہ للہ پانی پلاوے اسکی برکت سے خدا تعالیٰ تپ کو دور کر دیگا۔ ملا مائن الشروح **وَعَنْ** انَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا اون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سے اور ڈنک سے اور بیماری نملیتی سی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کے اور دعائین لظر کی ابتدائے کتاب مین ذکر کی گئین ہین اور ڈنک سے یعنی ڈنک ہر دار سے اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہے اور نملہ کا ثنا سانپ کا اسی کے حکم مین ہے اور نملہ کہتے ہین چھوٹی کو اور یہان مراد ایک بیماری ہے کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اُسکے کے اور افسون جائز ہے تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو ذکر کیا کہ افسون انمین اولیٰ اور انفع ہے بہ نسبت اور امراض کے اور بعضی روایات مین حصر آیا ہے کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین آمین بھی یہی تاویل ہے یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی ہو ان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان اُنکی کے اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنِيْ اَوْ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا حکم کیا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھواوین ہم لوگ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی لینی پیلی ماؤنڈی کہ اُسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تھی فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھواؤ واسطے اسکے پس تحقیق اسکو نظر لگی ہے یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہے کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ہو لیکن شارحین نے اُسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہے کہ نظر اُنکی تیز تر بھال سے ہے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَآءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَّرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منتروں سے پس آئے اہل اولاد عمرو بن حزم کے کہ وہ منتر کیا کرتے تھے بیچھو سے پس کہا اُنھون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہے ہمارے پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اُسکو ڈنک مارنے بچھو کے سے اور آپنے منع فرمایا ہے منتروں سے پھر عرض کیا اُنھون نے وہ منتر رو برو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہے یہ منتر کہ نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھا مین اس منتر کا مضائقہ تجھ شخص کر سکے تم مین سے کہ نفع پہنچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہنچاوے اُسکو یعنی جسطرح کہ ہو واہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اسمین پس فرمایا بیان کرو بر رو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منتروں کا جبتک کہ نہو اسمین شرک نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اسمین اسماء جن و شیاطین کے نہون اور معانی اسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہ کہا ہے علما نے کہ جن الفاظ کے معنی معلوم نہون افسون سانا اُنکے نہ کرنا چاہیے مگر اسکا نقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب عدم عادت کے کہ بالطبع ساتھ

انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑھے جاتے ہین افسون ساتھ اسماء شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اُنکو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنی سے اور اسی طرح سانپ کے کاٹے ہوئے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہوکر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا ہی اُسپر افسون ساتھ نام ہون شیاطین کے تو سیلان کرتا ہے زہر اُسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہے اُس سے بس اجماع ہے علماے امت کا اسپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء وصفات اسکے کے اور بزرگ ترین افسونون کا قرآن عظیم ہے اور افضل سورہ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیت الکرسی اور وہ آیتین کہ مشتمل ہین اوپر پناہ چاہنے کے اور قسمون ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئے ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہے مصنف اسکا کہ حدیث مین آیا ہے کہ جس کسی کی نظر اپنے مال پر یا فرزند پر یا جو اسکو خوش لگتا ہے پڑے چاہیے کہ کہے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یہ منقول ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اُنھون نے ایک لڑکے خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کردو گڑھا ٹھوڑی اُسکی کا تا نظر اُسکو نہ لگے اور افسونون مشہور سے آیات شفا ہین نقل ہے شیخ ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نے آپکی جناب مین بیٹے کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہے تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نے قرآن مین آیات شفا کو پس پائیں مین نے چھ جگہ کہ وہ یہ ہین وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ پس لکھا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دھوکر پلائین اسکو پس شفا پائی اُسنے فی الحال گویا بند اُسکے پانو سے کھولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعی جلبی بیچ حاشیہ بیضاوی کے حکایت ابو سناد ابو القاسم قشیری کی لایا ہے اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہے اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا الکاچینی کے باسن مین اور دھوکر پلانا اُسکا بیمار کو نقل کیا ہے اور شیخ تاج الدین سبکی نے نقل کیا ہے کہ کہا دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے تھے ان آیات کو واسطے بیماری کے، بایں کہ ہر ایک کہ اجزاے آیات مین انھین کو لکھے یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا ہے لکھنا انھین اجرا کا ہے واللہ اعلم مرح وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق فلو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہے پس اگر بڑھ جاتی کوئی چیز بڑھنے والی تقدیر سے تو بڑھ جاتی اُسکے نظر اور جبوقت کہ طلب ہونے کی کیے جاؤ تم پس دھوو نقل کی یہ مسلم نے ف نظر حق ہے یعنی کار کرجانا نظر کا آدمی مین اور ہر چہ ہین کہ اچھا جان کر نظر کرے ثابت وواقع ہے ساتھ تقدیر الٰہی کے اور متعلق ہے یہ خاصیت بعضون پر بھی ہے مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک کسیکا کیا ہے اور بڑھنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیشدستی لے جاتی اور طلب کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر نظر اور تغیر کردیتی اُسکو اور یہ مبالغہ ہے بیچ شدت تاثیر نظر کے اور سرعت نفوذ اُسکے اشیا مین اور طلب دھونیکی کیوجہ سے اُنکا عادت تھی کہ کوئی کہ نظر لگانیوالے کے ہاتھ پانون اور ازار کے نیچے سے دھوتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اسپر کہ جسکو نظر لگتی تھی اور اُسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس آنحضرت نے اسکی خصوصیت ہی اور ادبی فائدہ یہ ہین یہ ہے کہ وہم رفع ہوجاتا ہے اور طواس دھونیکا اور دوسری کے انچہ مین آویگا اور جمہور علماے اہل حق اسپر ہین کہ تاثیر نظر کی ثابت ہی نفوس اموال وغیرہ مین اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکے منکر ہین جیسے تاثیر دعا وصدقہ کے وہ کہتے ہین کہ جو چیز مقدر ہین ہونے والی ہے کسی اور چیز کو دخل نہین اُسمین اور یہ نہین جانتے کہ تقدیر مضافات ساتھ عالم اسباب کے ہین کمتی اثر تاثیر اور سبب نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہ خاصیت اللہ تعالی نے اسمین رکھدی ہے اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث ایمین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہے علمانے بیچ کیفیت نظر کے کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہنچاتی ہے بعضے نظر لگانے والو نسے منقول ہے کہ کہا اُنھون نے کہ جب ہم دیکھتے ہین کسی چیز کو اچھا جان کر تو ایک حرارت پاتے ہین ہم کہ آنکھ سے نکلی اور بعضون نے کہا کہ نظر لگانیوالے کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے

اور تکلیف ہوتی ہے ساتھ اُسکے ہوا اور پہونچتی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کے کہ اُسی سے پہونچتا ہے یعنی بعضے اُسی ایسے ہوتے ہین کہ بھجو لنظر کرنے کے زہر پہونچتا ہے اور ہلاک کرتا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کے ایک چیز نظر لگانے والے سے جانب نظر زدہ کے روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع کہ بچاوے اُسکا کرے درمیان مین نہو تو پہنچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہے تو نہین پہونچتی اور نہین نفوذ کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹ آتی ہے مانند تیر منکوس کے بر تقدیر سختی سپر کے اور جیسیکہ بعضونمین قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اُسکے کا بھی دیا ہے ح **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** اُسامۃ بن زید **قَالَ** قالوا یا رسول اللہ افترقیٰ نسترقی بھا من دائ اللہ ھل یرفع من قدر اللہ قال ھی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابو داود وفی روایۃ لہ قالوا یا رسول اللہ ارأیت رقی نسترقی بھا وادویۃ نتداوی بھا ھل ترد من قدر اللہ شیئا قال ھی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ف اور روایت ہے اُسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان اے بندے اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے نہین رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ معین کی اُسکے لیے شفا سوائے ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف اسے بندہ اللہ کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہے عبودیت توکل کے لیکن اعتماد دوا پر نکو شفا حقیقی اللہ ہی جانو اور دوا کو بسبب شفا وع **وَعَنْ** عقبۃ بن عامر **قَالَ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ عز وجل رواہ مسلم **وَعَنْ** عقبۃ بن عامر **قَالَ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من التمر عجوۃ من ارض العالیۃ وفیھا شفاء اول البکرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ف اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بردستی کیا کرو اپنے بیمارون کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے اُنکو اور پلاتا ہے اُنکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف کھانا کھلانے پر یعنی کھلانے پلانے پر اور انھین کے حکم مین ہے دوا اور آخر جملہ حدیث کے یعنی ہین کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالی اور مدد کرتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدے کھانے اور پینے کے اور زندہ رہنا اور قوت ہونی ساتھ قدرت اُسی کے ح نہ ساتھ کھانے پینے کے حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہے کہ حتیاج طعام کی نہین رکھتا اور اگر ساتھ حریان عادت کے کوئی سبب بسطے قبا کے چاہیے تو رطوبت بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اُسکو کرے کافی ہے ح **وَعَنْ** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی اسعد بن زرارۃ من الشوکۃ رواہ الترمذی **قَالَ** ھذا حدیث غریب ف اور روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سُرخ بادہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف داغ دیا یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کے لیے داغ کہان پر یا ع ح **وَعَنْ** زید بن ارقم **قَالَ** امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت رواہ الترمذی اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کرین ہم بیماری ذات الجنب کے لیے ساتھ قسط بحری کے یعنی کٹ کے اور تیل زیت کے یعنی ساتھ کھانے یا لگانے اُسکے کے یا دونون کے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْهُ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینعت الزیت والورس ویقول ھو یذھب النغرۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے زیت اور ورس کی واسطے علاج ذات الجنب کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کے نام ایک گھانس کا ہے کہ زرد ہوتی ہے مانند زعفران کے اُس سے رنگتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکے بطریق لدود کے یعنی پکا نیکے سنہ مین ہو گا ح **وَعَنْ** اسماء بنت عمیس ان جعفرا لما اتتہ نعی نفسہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلبی ثلثا ثم اصنعی ما شئت قالت بالشبرم قال حار حار قالت ثم اسمشیت بالسقا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیئ یرد القدر لرد الموت کان فی السنا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اسماء بنت عمیس کی سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اُسنے کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کے فرمایا کہ گرم ہی گرم ہی کہا اسماءؓ نے پھر جلاب لیا

ہیں نے ساتھ سنا کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اُسمیں شفا موت سے تو البتہ ہوتی بیچ سنائے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف شبرم نام ایک گھاس کا ہے کہ دست لاتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ دانہ ہے جو ش دیکر پانی اُسکا پیتے ہیں اور لفظ حار حار دونوں ساتھ مہملہ اور تشدید رے کے ہیں اکثر صحیح نسخوں میں اور اصول معتمدہ میں اور بعضوں نے دوسرے لفظ کو ساتھ حیم کے ضبط کیا ہے قبیلہ اتباع سے اور اتباع یہ ہے کہ ایک لفظ مُہمل بعد لفظ موضوع کے مناسب ہوتا ہے لاتی ہیں واسطے مبالغہ کے جیسے چادر واور اور بہتر تقدیر یہ ہیں کہ شبرم نہایت گرم ہے کہ حار درجہ چہارم میں ہے اور اطبا نے منع کیا ہے اُسکے استعمال سے بسبب زیادہ مسہل ہونے اسکے کے اور اخیر حدیث میں مبالغہ بیچ تعریف شفا کے کہ شفا دیتی ہے امراض کثیرہ سے اور افضل مکی ہے وہ عجیب دوا ہے کہ اصلاً سمیں خوف ضرر کا نہیں اور قریب باعتدال ہے اور حار ہے درجہ اول میں اور اسہال کرتی ہے صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہے جرم قلب کو اور جملہ خاصیتوں اسکے سے یہ ہے کہ نفع کرتی ہے وسواس سودا وی کو وع مر

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہے بیماری اور دوا اور مقرر کی ہر واسطے ہر بیماری کے دوا پس دوا کرو لیکن دوا کرو ساتھ حرام کے نقل کی یہ ابو داود نے ف ساتھ حرام کے یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکے کے کہ جو حرام ہیں دوا کر بیچ ہی کے دوا کرنے سے ساتھ حرام چیزوں کے مطلق اور ساتھ شراب کے علی الخصوص حدیثیں متعدد آئی ہیں ابن مسعود سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہیں رکھی شفا تمہاری اُن چیزوں میں کہ حرام کی ہیں تیسرا اور جب طارق جعفی نے سوال کیا انحضرت سے شراب کے بنانے کا منع فرمایا اُنکو انہوں نے کہا کہ دوا کے لیے بناتا ہوں فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ دُکھ ہے اور فرمایا سن نہاوی یا لحم فلا شفاء اللہ اور بعضی روایات فقہیہ میں آیا ہے کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کریں کہ اس بیماری کے سوا اسکی دوا نہیں ہے جائز ہے دوا کرنی ساتھ اُسکے ولیکن وجود حاذقوں کا اور اتفاق اُنکا اوپر انحصار دوا کے ایک چیز میں متعذر ہے وع **وعن** ابی ہریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اسنے منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی دوا نجس اور حرام کے استعمال سے منع فرمایا مراد خبیث سے دوا بدمزہ بدبو ہے کہ طبیعت اُسکے استعمال سے متنفر ہو وہ بھی خوبیں کہ نفع سمیں کمتر ہوتا ہے بسبب تحمل کرنے طبیعت کے اور اس تقدیر یہ نہی تنزیہی ہوگی وع **وعن** سلمی خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان احد یشتکی الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی راسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضب بھما رواہ ابو داؤد اور روایت ہے سلمی خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کسی میں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیمار کیا بیچ سر اپنے کے یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگی کچھواؤ اور نہیں شکوہ کرتا احد کا بیچ پاؤں اپنے کے یعنی اُس درد کا کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر فرماتے مہندی لگاؤ نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث مطلق شامل ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہ ہے کہ اکتفا کرے مرد ساتھ مہندی لگانیکے تلوؤں پر اور پر ہیز کرے ناخنوں پر لگانیسے واسطے احتراز کرنیکے مشابہت عورتوں کی سے حتی الامکان وع **وعنھا** قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیھا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہے سلمی سے کہ کہا نہ پہنچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکے کا اور نہ زخم تیر یا کانٹے کا مگر فرماتے مجھکو کہ رکھوں اُسپر مہندی نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہوجاتی ہے بیچ حرارت اور الم زخم کے وع **وعن** ابی اللبنۃ لا تمار ربیحان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ھامتہ وبین کتفیہ وھو یقول من اھراق من ھذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء یشتفی رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی لبنہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگی کچھواتے تھے

اپنے سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونوں میں سے پس نہیں ضرر کرتا اُسکو یہ کہ نہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اپنے سر مبارک پر اور احتمال ہے کہ کبھی سر پر سینگی کھچواتے ہوں اور کبھی درمیان مونڈھوں کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں جائے کھچواتے ہوں اور خونوں میں سے طاہر یہ ہے کہ مراد خون ان اعضاء مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اسکے نکالنے کی ع ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی وارکہ من وجع کان بہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہو جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھچوائی یعنی بھری ہوئی اپنے کولے پر بسبب ورم کے کہ آئی تھی حضرت کے پاے مبارک میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف وقی ساتھ زبر واو اور جزم ت اور ہمزہ کے درد اور ضرب کہ پونچھے عضو کو بغیر اسکے کہ ٹوٹ جاوے ع **وعن** ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملاء من الملئکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دن شب معراج کی سے یہ کہ نہیں گذرے اوپر کسی جماعت کے فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا اُنھوں نے حضرت کو یعنی پونچہایا انکو حکم الٰہی کا حکم کر اپنی امت کو ساتھ پچھنوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنوں کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتے ہیں اور سب طبا قائل ہیں اسکے کہ بلاد گرم میں پچھنے افضل ہیں فصد سے اسلیے کہ خون اُنکا رقیق اور پختہ ہوتا ہے اور اوپر سطح بدن کے آجاتا ہے اور پچھنوں سے باہر نکلتا ہے نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہیں کہ اُسوقت میں موجود تھے یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہے یا مراد امت سو عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑے خون نکلوانیکی حضرت صلعم کی امت میں سے ع ح **وعن** عبدالرحمن بن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلھا فی دواء فنھاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہو عبدالرحمن بن عثمان سے یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈالنے مینڈک کے سے دوا میں کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے اُسکے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف قتل کرنے اُسکے سے یعنی اور ڈالنے اسکے دوا میں اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہے مطابقت درمیان سوال و جواب کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ جامع میں آئی ہے نہی عن قتل الضفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنے مینڈک کے سے اسلیے کہ نہیں مناسب جانی دوا کرنی ساتھ اُسکے یا تو اُسکی نجاست و حرمت کے لیے کیونکہ نہیں جائز ہے دوا کرنی ساتھ حرام چیزوں کے یا واسطے کراہت طبع کے اور تنفر کے اُس سے یا اسلیے کہ دیکھی حضرت نے اُسمیں مضرت زیادہ اُسچیز سے کہ دیکھی طبیب نے اسمیں منفعت ع **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل رواہ ابوداؤد وروی الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہو انس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سینگی بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگوں کہ دونوں طرف گردن کی ہیں اور درمیان مونڈھوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت سینگی کھچواتے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہو ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پچھنے لینے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ع **وعن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم یوم سبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء رواہ ابوداؤد اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص بھری ہوئی سینگی کھچوائے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو ہوتی ہے شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ع **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان ابا ھا

کان ینفی اھلہ عن الجماعۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقأ رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے کہ بیٹی ابی بکرہ کی سے کہ تحقیق اُنکے باپ نے منع کرتے اپنے گھر کے لوگوں کو سینگی کچھوانے سے منگل کے دن اور نقل کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہے یعنی غلبہ خون کا اسمیں ایک ساعت ہے کہ نہیں تھمتا خون یعنی بس اگر اُس روز میں خون بہوے شاید کہ موافق اس ساعت کے بڑے اور ہلاک ہوجاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** الزھری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم سبعۃ عشر او تسعۃ عشر او احدی وعشرین کان شفاء من کل داء یوم السبت فما سواہ وھم فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابو داؤد وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہے زہری تابعی سے بطریق ارسال کے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کچھوائے بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پھر نہ پہنچے اسکو کوڑا پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور کہا ابو داؤد نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے یہ حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویوں کے ایک اور اسناد میں اور صحیح نہیں ہے وہ اسناد ف لیکن حاصل ہوتی ہے بسبب کے قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہے ہمارے نزدیک اور تمام نقاد کے نزدیک مع **وعنہ** مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فلا یلومن الا نفسہ فی الموضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے زہری سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کچھوائے یا لیپ کرے یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتے کے یا بدھ کے پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ بیہقی نے شرح السنہ میں **وعن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی خیطا فقال ما ھذا فقلت خیط رقی لی فیہ فاخذتہ فقطعتہ ثم قال لقد اصبح آل عبد اللہ اغنیاء عن الشرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک قلت لما تقول ھذا لقد کانت عینی تقذف وکنت اختلف الی فلان الیھودی فارقیھا فاذا رقاھا سکنت فقال انما ذاک عمل الشیطان کان ینخسھا بیدہ فاذا رقیت کففت عنھا انما کان یکفیک ان تقولی کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما رواہ ابو داؤد اور روایت ہے زینب عورت عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ تحقیق عبد اللہ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہے یہ پس کہا میں نے تاگا ہے یہ منتر پڑھا گیا ہے واسطے میرے اسمیں کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نے اسکو اور ٹکڑے کرکے ڈالا اسکو پھر کہا تم اے اہل عبد اللہ کے البتہ بے پروا ہو شرک سے سُنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق منتر اور منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں پس کہا میں نے کسطرح کہتے ہو اس طرح سے یعنی اوجھڑ کرتے ہو مجکو ساتھ توکل کے اور نہ منتر کرنیکے باوجودیکہ میں نے منتر کرنے میں فائدہ پایا ہے البتہ تحقیق تھی آنکھ میری نکلی پڑتی ہے بسبب دُکھ کے اور میں آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلانے یہودی کے پس جب منتر پڑھکر دم کیا اُسنے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبد اللہ نے نہیں ہے یہ ورد آنکھ کا اور اچھا ہونا آنکھ کا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان چوکتا تھا آنکھ کو اپنے ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے سو اسکے نہیں کہ تھا کافی مجکو یہ کہتی تو جیسا کہتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے کھو دے تو بیماری کو لے پروردگار لوگو نکے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بے پروا ہو شرک سے اور محتاج اسکے نہیں کہ بچے دفع امراض اور مصرتوں کی تس کساتھ ان افعال کے کرو کہ شرک کرتے ہیں اور متضمن شرک کو ہیں اسلیے کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عمدہ جاہلیت کے تھے کہ مشتمل تھے مضمون شرک کو کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہے کہ یہ سبب قوی ہے اور اُسکے لیے کچھ تاثیر ہے پس یہ شرک خفی ہے اور اگر اعتقاد کرے یہ کہ وہ موثر ہے پس وہ شرک جلی ہے اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمیں نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکے وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہے شرعاً اور اُسمیں داخل ہے وہ منتر کہ نہ معلوم ہوں معنی اُسکے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی تعویذ کے کہ لڑکے کے گلے میں ڈالا جاوے اور یہاں وہ تعویذ مراد ہے کہ نہ ہوں اُسمیں اسماے الٰہی و آیات اور دعائیں

ناقوذہ اور بعضوں نے کہا کہ تمیمہ کہتے ہیں منکے کو کہ عورتیں اولاد کے گلے میں ڈالتی ہیں بگمان اسکے کہ اس سے نظر نہیں لگتی اور توله ساتھ زیرت اور زبر اولاد اور لام کے ایک قسم ہے جھرمر کی کہ ڈورے میں یا کاغذ میں واسطے محبت مرد و عورت کے کرتے ہیں اور شرک ہیں یعنی یہ سب کام اہل شرک کے ہیں اور تضمن شرک یعنی یا شرک جلی کو ہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنی یہ درد جو تیری آنکھ میں تھا نہیں تھا اور حقیقۃً بلکہ یہ تھا ضربات شیطان سے

وعن جابر قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ھو من عمل الشیطان رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہ کسا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سے پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف نشرہ ساتھ پیش نون اور سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہے افسون کی کہ آسیب زدہ کے لیے کرتے ہیں اور قاموس میں ہے کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہے ساتھ اسکے مجنون و مریض پس حاصل یعنی اسکے رقیہ اور تعویذ ہیں پس مراد ساتھ نشرہ کے کہ اسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سے ہے مشتمل اسماء شیاطین کے یا زبان عجمی میں ہو کہ معلوم نہوں معنی اسکے ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے

وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بالی ما اتیت ان اشربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی رواہ ابو داود اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں پرواہ کرتا میں ہر عمل سے کہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا منکا کہ باندھوں میں گلے میں منکا یا کہوں میں شعر یعنی تصنیف کروں میں اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داود نے ف نہیں پرواہ کرتا ہوں اگر ان چیزوں میں سے ایک چیز بھی مجھے صادر ہو تو میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ پرواہ نہیں کرتے ہیں حرج کرنے میں اور پرہیز نہیں کرتے نامشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا کام اس شخص کا ہے کہ بے قید و بے پرواہ ہو بیچ کرنے نامشروعات کے ان چیزوں کا استعمال حضرت نے اسلیے برا جانا کہ تریاق میں تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہے پس حرام ہے وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اسمیں حرام چیزیں نہ پڑیں کچھ مضائقہ نہیں اسکا اور بعضوں نے کہا کہ ترک اسکا بھی اولیٰ ہے عمل کرنے کرساتھ اطلاق حدیث کے اور ولا تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کے ہیں یعنی نرکنکے اور منکے اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے ہوں خارج ہیں اس حکم سے بلکہ مستحب ہیں امید ہے برکت کی اور کہوں ہیں شعر آخر یعنے قصد کروں میں شعر کہنے کا اور کہوں اپنے دل سے یہ بات حضرت نے بسبب اس قول اللہ تعالیٰ کے فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد و بے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے وہ اور بات ہے داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہیں اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اسکو داخل شعر کے نہیں رکھتے چونکہ حقانی نے آنحضرت کو منزہ و معصوم کیا تھا مطلق شعر کہنے حضرت کے لیے روا نہ رکھے پس یہ کمال مخصوص ہے ساتھ حضرت کے اور بیچ حق غیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلاموں کے ہیں کہ اچھے مضمون کے اچھے ہیں اور برے مضمون کے برے ہاں توجہ باطن کی اسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کیثرہ کو بالغ ہوا مؤدر ضرر دینی سے مضموم ہے اور کہا ابن ملک نے یعنی کہنا شعر کا اور بیچنا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہیں مجرد اور بیچ حق اُمت کے تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہیں جبکہ نہو اسمیں جھوٹ اور ہو مسلمان کی یا کوئی چیز گناہ کی اور اسی طرح وہ تریاق کہ نہو اسمیں کوئی حرام چیز مثل سانپ وغیرہ کے نہیں حرام اتھی ط ع ش ح

وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی او استرقی فقد برئ من التوکل رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داغ لیوے یا منتر پڑھواوے پس تحقیق بری ہوا توکل سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہیں وقت حاجت کے ولیکن مقام توکل بالاتر ہے اس سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون بیچ مبالغہ کرنے مباشرت اسباب کے دلالت ہے اوپر غفلت اسکی کے رب الارباب سے چنانچہ اسلیے کہا ہے امام غزالی نے کہ جو کوئی نہ کرے دوا نہ ایسا ساتھ متوکلوں کے یا ایک تفل کے پھر کہے ہمسایہ کو ساتھ محافظت کے نکلا توکل سے ط ع

وعن عیسی ابن حمزۃ قال دخلت علی عبداللہ بن حکیم وبہ حمرۃ فقلت الا تعلق تمیمۃ فقال نعوذ باللہ من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیہ رواہ ابو داود و

اور روایت ہے عیسےٰ بن حمزہ سے کہ کہا گیا مین عبداللہ بن حکیم کے پاس سحالین کہ اُنکے بدنپر بیماری سرخی کی تھی پس کہا مین نے کیون نہین لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبداللہ نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہے طرف اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے شاید کہ عبداللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ کے اسلیے کہ تھے تو کین سے اگر جائز ہے اللہ ونکو اور کسی چیز کو یعنی لٹکاوے تعویذ اور منکے اور مانند انکے کے اس اعتقاد سے کہ یہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور لفظ وکل ساتھ پیش واؤ اور تخفیف کاف کے ہے یعنی چھوڑا جاتا ہے اور سپرد کیا جاتا ہے طرف اُسکے یعنی محروم کیا جاتا ہے اعانت وامداد آسمی سے اور شفا نہین پاتا ہے اسلیے کہ سب چیزین ماسوائے حق کے نہ ضرر کرتی ہین اور نہ نفع دیتی ہین مقصود ورغبت دلانی ہے اوپر تفویض و توکل کے ۱۲ مرح **وعن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقیۃ الا من عین او حمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن بریدۃ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین منتر تاثیر کرتا مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یعنی بچھو اور مانند اُسکے کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے بریدہؓ سے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیۃ الا من عین او حمۃ او دم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سے یا ڈنک زہردار سے یا خون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علمانے مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہے اور اگر عام مراد رکھین کہ جو بیماریان خون کے سبب سے ہون خواہ بسبب روان ہونے خون کے یا بسبب بند خون کے تو بھی جائز معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم اور ابوداؤد کی ایک روایت مین الا فی نفس یا ہے بجاے الا فی مین کے اور کہا علمانے کہ مراد نفس سے نظر ہے اور بجاے او دم کے اولدغۃ آیا ہے کہ یعنی کاٹنے کے ہے دانتونسے جیسے کہ سانپ اور مانند اسکے کے اور منتر ہر دُکھ بیماری کو نافع ہے مانند دردسر اور درد دانتون وغیرہ کے جیسے کہ احادیث مین آیا ہے اور صحیح مسلم مین آیا ہے کہ جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آئے اسحالمین کہ حضرت بیمار تھے کہا جبرئیل نے بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک پس مراد ساتھ حصر کے اس حدیث مین مبالغہ ہے اور مراد یہ ہے کہ منتران تین چیزون اولی اور اقرب ہے بہ نسبت اور چیزون کے اور شائع اور متعارف ہے درمیان لوگون کے ۱۲ مرح **وعن** اسماء بنت عمیس قالت یا رسول اللہ ان ولد جعفر تسرع الیہم العین افاسترقی لہم قال نعم فلو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اسماءؓ بنت عمیس سے کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیارؓ کی جلدی پہنچتی ہے طرف اُنکے نظر یعنی بسبب خوبی صورت اور خوب سیرت ہونے اُنکے کے آیا منتر پڑھواؤن ہم اُنکے لیے فرمایا ہان اسلیے کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانے والی تقدیر سے تو سبقت لیجاتی اُس سے نظر یعنی نظر امر عظیم ہے پس جائز ہے منتر پڑھوانا اُسکے لیے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جیسی یعنی نظر بسبب حسد اور خبث طبع کے ضرر پہنچاتی ہے ایسی ہی اسکے مقابلہ مین نظر عارفون اور اولیاء اللہ کی نافع ہوتی ہے مانند اکسیر کے کہ کافر کو مومن کر دیتی ہے اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم ۱۲ مرح **وعن** الشفاء بنت عبد اللہ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا عند حفصۃ فقال الا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیہا الکتابۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے شفاءؓ بنت عبداللہ کی سے کہ کہا داخل ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسحال مین کہ مین نزدیک حفصہؓ کے پس فرمایا کیا نہین سکھلاتی تو اسکو یعنی حفصہؓ کو منتر نملہ کا جیسا کہ سکھلایا تو اُسکو لکھنا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** شفا ساتھ زیر شین کے بیٹی عبداللہ بن شمس کی قرشیہ عدویہ ہین نام اُنکا لیلے ہے اور شفا تھے کہ غالب اُسکا یہی نام ہے اسلام لائین یہ پہلے ہجرت کے اور تھین فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرتؐ اُنکے یہان تشریف لیجاتے اور قیلولہ کرتے اور حضرتؐ کے لیے بچھونا اور ازار رکھی تھی کہ وقت آرام کرنیکے خدمت مین آوین اور نملہ پھنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکھ دیتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہ شفا منتر پڑھتی تھین نملہ کے دفع کے لیے پھر جب مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نام

جاہلیت میں مستر نمہ کے لیے کرتی تھی چاہتی ہون کہ آپکے آگے عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نے جائز رکھا اور فرمایا کہ تعلیم کرا سکو حفصہؓ کے تئین
و بعضی کہتے ہین کہ یہ کلام حضرتؐ سے بطور تعریض کے تھا حفصہؓ کہ انھون نے افشای سر حضرتؐ کا کیا تھا چنانچہ قصہ سورۂ تحریم مین مذکور ہوا اور قصہ
نملہ کے سے چند کلمات ہین کہ مشہور تھے درمیان اُنکے باین نام اور عورتین عرب کی اُسکو رقیہ نملہ کہتی تہین رقیہ نملہ حقیقۃً کہ اُسمین کچھ خرافات تھا اور منع فرمایا
تھا اُس سے پس کیونکر حکم فرماتے اُسکے سکھانیکا انکو اور کلمات مشورہ ہین العرس قلتہ اح مخصصہ من تکفل وکل شئ تفعل تفعل غیران لا تفعل الرجل
اور حاصل مضمون اُن کلمات کا یہ ہی کہ عورت راستہ کرتی ہی اپنے تئین اور سب کچھ کرتی ہی غیر نافرمانی مرد کے پس آنحضرتؐ نے تعریض کی حفصہؓ کو اور تادیب کیا
اُنکو نافرمانی کرنے پر اور افشاے سر کرنے پر اور عورتون کو لکھنے کے سکھانے سے ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا لا تعلموا الکتابۃ اور اس حدیث سے جواز سمجھا گیا
پس حکم پہلے نہی سے ہوگا اور بعضون نے کہا کہ عورتین آنحضرتؐ کی مخصوص تہین ساتھ بعضی احکام وفضائل کے اور نہی کتابت سے محمول ہی اور تمام
عورتون پر کہ خوف فتنہ کا وہان متصور ہی اور یہان نہین اور کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتون کو مکروہ ہی کتابۃً نہین کہ یہ جائز ہی
اُسوقت کی عورتو نکو نہ بعد اُنکے بسبب فساد زمانہ کے اور کہا بعضون نے کہ یہ حکم خاص حضرتؐ حفصہؓ کے لیے تھا نہ اورون کے لیے ہرح وعن امامۃ
بن سہل بن حنیف قال رأی عامر بن ربیعۃ سہل بن حنیف یغتسل فقال واللہ ما رأیت کالیوم ولا جلد مخبأۃ فال فلبط سہل فأتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ یا رسول اللہ ہل لک فی سہل بن حنیف واللہ ما یرفع رأسہ فقال ہل تتہمون لہ احدا قالوا
نتہم عامر بن ربیعۃ قال قد عار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرا فتغیظ علیہ وقال علام یقتل احدکم اخاہ الا برکت فلیغتسل لہ فغسل
لہ عامر وجہہ ویدیہ ومرفقیہ وررکبتیہ واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح فصب علیہ فراح مع الناس لیس
لہ بہ بأس رواہ فی شرح السنۃ وروی مالک وفی روایتہ قال ان العین حق توضأ لہ فتوضأ لہ اور روایت ہی
ابی امامہ سہل بن حنیف سے کہ کہا دیکھا عامرؓ بن ربیعہ نے سہل بن حنیفؓ کو نہاتے پس کہا عامرؓ نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھا مین نے کوئی دن مانند آجکے
دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کے یعنی جلد سہلؓ کے کہا ابو امامہؓ نے پس گرایا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر مارے ٹوک اُسکی کے پس لایا گیا
سہل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول خدا کے اے رسول خدا کے کیا ہی آپکو رغبت بسوے علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہی اللہ کی نہین
اُٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرتؐ نے کیا گمان کرتے ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نے کہ گمان کرتے ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اُسنے نظر لگائی کہا مادی نے
پس بلایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عامرؓ کو اور سخت کہا اُسکو اور فرمایا کسواسطے قتل کرتا ہی ایک قتل کرتا ہی اپنے بھائی کو کیون نہ دعا دی تو نے اُسکو ساتھ برکت کے
یعنی کیون نہ کہا تو نے بارک اللہ علیہ تاکہ نہ تاثیر کرتی اسمین نظر دھو یعنی اعضا اپنے سہلؓ کے لیے اور ڈال پانی اسپر پس دھویا سہلؓ کے لیے عامرؓ نے
مُنھ اپنا اور ہاتھ اپنے اور کہنیان اپنی اور گھٹنے اپنے اور سر اپنے دونون پاؤن کی انگلیون کے اور اعضا ازار کے اندر کے یعنی ستر اور ران اندر کے ایک پیالہ مین
پھر ڈالا گیا پانی سہلؓ پر پس چلا سہلؓ اُٹھکر ساتھ لوگون کے اس حال مین کہ نہ تھا اُسکو کچھ خلل یعنی اُسی وقت صحت پائی اور گیا ثقل کی یہ نووی نے
شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے یعنی ٹوکنے والے کو تحقیق نظر حق ہی وضو کرے واسطے اُسکے پس وضو کیا
واسطے اُسکے ف کہا نووی نے کہ وضو ٹوک لگانیوالے کی دھونا نزدیک علما کے اسطرح ہی کہ لایا جاوے پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر پیوے
وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ مین پھر لیوے اسمین سے پانی اور دھووے اُس سے منھ اپنا پھر لیوے بائین ہاتھ سے پانی اور دھووے داہنی ہتھیلی
اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھووے اُس سے ہتھیلی بائین پھر بائین ہاتھ سے پانی لیوے اور دھووے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور
دھووے اس سے کہنی بائین اور نہ دھووے اُسچیز کو کہ درمیان کہنیون اور ہتھیلیون کے ہی پھر دھووے قدم داہنا پھر بایان پھر گھٹنا داہنا پھر بایان بطور

لہ ۱۲ منہ

سابق کے اور یہ سب پانی مین دھووے پھر تہبند کو اسے دھووے پس جب یہ سب ہو چکے تو ڈالے پانی اُسکے پیچھے سے اُسکے سر پر اور اسطرح کے جانور اسلاف و حکمتو نے ہین کہ عقل دریافت کرنے اُنکے سے عاجز ہے اور کہا مازری نے کہ یہ امر وجہ کے لیے ہے اور جبر کیا جاوے ٹوٹنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوٹ کر وضو کے بسبب صحیح روایت کے اور کہا کہ لبید ہی خلاف کرنا اسمین جبکہ خوف ہو ٹوٹ کر زندہ کے ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانیکے تو لازم ہے کہ یہ پیر کرے اُس سے اور لائق ہے امام کو کہ منع کرے اُسکو آنیسے لوگونمین اور حکم کرے اُسکو کہ اپنے گھر مین رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو فقیر کرے اُسکے لیے بقدر کفایت اُسکی کے اسلیے کہ ضرر اُسکا اشد ہے ضرر جذامی کے سے اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنے والیکا صحیح تر ہین ہی اور نہین معلوم ہوتا غیر اُسکے خلاف اسکا والله اعلم **وعن** اِنِّی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِھِمَا وَتَرَکَ مَا سِوَاھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے جنونڈ سے اور نوک آدمی کی سے یہانتک کہ اُترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب ترین یہ شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونون سورتون کے اور چھوڑدی پناہ بکرنی سوا ان دونون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رُقِیَ فِیْکُمُ الْغُرَابُ قُلْتُ وَمَا الْغُرَابُ قَالَ الَّذِیْنَ یَسْتَرْقُوْنَ فِیْھِمُ الْجِنُّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہین تمھارے اندر مغربون کہا مین نے کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتے ہین اُنمین جن نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شریک ہوتے ہین جن یعنی اُنکے لطفہ مین اور اولاد مین بجبکہ ذکر کرے اللہ کے وقت صحبت کرنیکے بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اسکے ستر کے ساتھ ملا تا ہی اور جماع کرتا ہی ساتھ اُسکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَشَارِکْھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ پس واجب ہی انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث مین آیا ہی کہ جب صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا پس جب ترک کرتا ہی یہ دعا ہم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنے مین پس مغربون کہ ہین تجاوز کرنیوالے ذکر خدا سے اور دور ڈالنے والے نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کے یا دور ڈالنے والے فرزند کو جنس اپنی سے اور لانے والے رگ غریب کو نسب مین پس وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تلبیکے اس بلای عظیم سے اور بسبب اسکے ترک کرنیکے فساد اباحی دیکا کا ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد مشارکت جن سے اُنمین حکم کرنا اکلکا ہے اُنکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا اُنکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد زنا کی **وعن** ذکر حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُسْلِمٍ خَیْرُ مَاتَدَاوَیْتُمْ فِیْہِ بَابِ التَّعْجِیْلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سر اُسکا خیر ما تداویتم ہے پیچھے باب تعجیل کے

الفصل الثالث من الفصل الثالث

عن اِنْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَعْدَادِہٖ حَوْضِ اَبْدَنِیْ اَلْعُرُوْقِ اِلَیْھَا وَارِدَۃٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْاَعْدَادُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّۃِ وَاِذَا سَقِمَتِ الْاَعْدَادُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسُّقْمِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کے مانند حوض کے ہے بہ نسبت درخت کے اور رگین پہنچی ہیٹ آدمی کے کہ اعضاء سے آتی ہین طرف معدہ کے اور پیوستہ ساتھ اُسکے ایسی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینے کے لیے حوض پر آوے پس جب وقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کے ساتھ رطوبات جیدہ اور غذا صالحہ کے کہ سبب صحت بدن اور قوت اُسکے کی ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہین رگین طرف اعضا کے ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اُسکے کی ہین ف یعنی حال اُسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ ریشے درخت کے اسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتے ہین اگر پانی صاف و شیریں ہے تو سبب تازگی اور نشو و نماے درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی کھارہ و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی لہذا ذکر الطبیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حمل کرین اُسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کے اور اقوال و آداب اُسکے موافق کھانے پینے اُسکے کے ہوتے ہین پس اگر داخل ہو حرام

پیٹ میں صادر ہوتے ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر دخل ہو فضول نکلتے ہیں افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سے پس ہے طعام تم افعال کا اور افعال بنیر رویدگی کے کہ ظاہر ہوتے ہیں اُس سے فی الحال جیسیکہ کہا گیا ہے کل آتا ہے تیر شیخ بمانیہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور فرمایا آنحضرتؐ نے من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث میں بعضوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکی کے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کے نے حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہے یہ کہا جاوے اسکے حق میں انہ باطل لا اصل لہ ۱۰ ح + ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ یُصَلِّیْ وَضَعَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ فَلَدَغَتْہُ عَقْرَبٌ فَقَامَ وَطَہَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِہٖ فَقَتَلَہَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ اَوْ نَبِیًّا وَغَیْرَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَہٗ فِیْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّہٗ عَلَی الْاِصْبَعِ حَیْثُ لَدَغَتْہُ وَیَمْسَحُہَا وَیُعَوِّذُہَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہو حضرت علیؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرتؐ کی انگلی میں بچھو نے پس مارا اُسکو حضرتؐ نے ساتھ پاپوش اپنی کے پس مار ڈالا اُسکو پس جبکہ پھرے آنحضرتؐ نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اُسکو یعنی ہر ایک کو ایک باسن میں پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اُسکو یعنی پیسر کو کہ باسن میں تھی اپنی انگلی پر اُسجگہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اُسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دو نو حسین بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَہْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَکَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَیْہَا مِخْضَبَہٗ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تُمْسِکُہٗ فِیْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّۃٍ فَحَفَضَتْہُ لَہٗ فَشَرِبَ مِنْہُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَیْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو عثمانؓ بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا بھیجا مجکو اہل میری نے طرف ام سلمہؓ کے ساتھ پیالے پانی کے اور تھی عادت جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور فرض کرتیں طرف ام سلمہؓ کے ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہؓ بال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں گہتیں بال کو بیچ نلی چاندی کے پس ہلاتیں اُسکو اُسکے لیے پس پیتا وہ اُس پانی سے کہا راوی نے پس جھانک کر دیکھا میں نے نلی میں پس دیکھے میں نے کتنے ایک بال سرخ روایت کیا اسکو بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کا یہاں تھا مانند ڈالنے حریر کے کعبہ پر واسطے تعظیم کے اور بال سُرخ خلقی تھے یا بھورے تھے بسبب آمیزھا پیکے یا مہندی میں رنگے ہوئے تھے یا بسبب خوشبوئی کے متغیر ہو گئے تھے ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْأَۃُ جُدَرِیٌّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُہَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ وَالْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَہِیَ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ فَاَخَذْتُ ثَلٰثَۃَ اَکْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُہُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَہُنَّ فِیْ قَارُوْرَۃٍ وَکَحَلْتُ بِہٖ جَارِیَۃً لِیْ عَمْشَاءَ فَبَرَاَتْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کتنے ایک آدمیوں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کہا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کمبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کمبی قسم من سے ہے اور پانی اُسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم خبیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے کہا ابو ہریرہؓ نے پس لیں میں نے تین کمبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو یعنی کوٹ کر عرق اُنکا نچوڑا اور رکھا میں نے اُنکا پانی شیشہ میں اور بطور سرمہ کے دیا میں نے اُسکو ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہوا آم لینے جیسے دانہ چیچک کے فضلات رویہ ہیں کہ لڑکوں کے پوست میں سے باہر نکل آتی ہیں ایسی ہی کمبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے ازراہ مدت کمبی کے کہی پس آنحضرتؐ نے اُسکی تعریف کی

۱۲ ہر ایک جگہ پانچ پس شیشہ کر دیں ہیں ۱۲ منہ
۱۲ ہادی سے ۱۲ منہ
۱۲ الرواۃ ۱۲ منہ
کمبی کا ذکر الطیبی ۱۲ منہ
اگلے من لبن وہاں پانی کا ذکر ہے ۱۲ منہ
صحیح ہے ۱۲ منہ
۱۲ شیخ عبد الحق
۱۲ ع

اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنی جملہ عطایا سے ہے کہ منت رکھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون پر ساتھ اسکے کہ بے مشقت بونے اور پانی دینے کے زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت دی اس من کے ساتھ کہ حضرت موسیٰ کی قوم پر اترتی تھی یعنی جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسی ہی یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہے الکمأۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کما نووی نے کہ کہا بعضون نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضون نے کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کے اور بعضون کہا کہ اگر جو واسطے ٹھنڈک آنکھو نکے گرمی کے تو نرا پانی شفا ہے اور اگر جو غیر اسکے تو ملا کر ساتھ اور دوا کے اور صحیح بلکہ صواب یہ ہے کہ نرا پانی شفا ہے مطلق چنانچہ دیکھا مین نے بعضے مشائخ زمانہ اپنے کے تین کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی بمجرد دینے پانی اسکے کے بسبب اعتقاد کرنیکے ساتھ حدیث کے اور تبرک جاننے اسکے کے شفا کامل پائی ۴ع **وَعَنْهُ قَالَ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عِظَامُ الْبَلَاءِ اور روایت ہے انھین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے مین صبح کو نہین پہنچتی اسکو بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلاے عظیم دفع ہوتی ہے چہ جاے حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرتؐ ہر روز ایک پیالہ مین شہد ساتھ پانی کے ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے انتہی اور لکھا ہے علمانے کہ چاہیے پینے شہد کے پانی مین ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہین پاتے معرفت اسکے کی مگر فضلاے آلیہ اسلیے کہ پیتا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار منہ الا کرتا ہے بلغم کو اور دھوتا ہے معدہ کو اور دور کرتا ہے لزوجت اور فضلون کو اور گرم کرتا ہے معدہ کو ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہے سدون کو الخ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ وَاَلْهَمَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ اَلْاَخِيْرُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہین نقل کین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہین ہے بلکہ موقوف ہے ابن مسعودؓ پر یعنی اُنکا قول ہے **ف** شہد مین شفا ہے بحسب اس قول اللہ تعالیٰ کے فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اور قرآن کے حق مین فرمایا ہے هُدًى وَّشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ لیکن شہد شفا ہے بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ اسی لیے فرمایا کہ هُدًى وَّشِفَآءٌ ۴ح **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمُسَمَّاةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَّ ذٰلِكَ فِيْ يَافُوْخِيْ فَذَهَبَ عَنِّيْ الْحِفْظُ حَتّٰى كُنْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ لَا اَحْفَظُ فَاتِحَةَ الْكِتٰبِ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر پر بسبب بیماری کے کہ ہوئی تھی کھانے بکری زہر دار کی سے کہا معمر نے کہ روات اس حدیث سے ہے پس پچھنے لیے مین نے بغیر کھانے زہر کے اسی طرح سے درمیان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھے یہانتک کہ سکھلایا جاتا مین الحمد نماز مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر مین سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ مین ہے ۴ح **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ يَنْبُعُ بِيْ اللّٰهُمَّ فَاسْقِنِيْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَيْخًا وَّلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ اَجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهٗ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهٖ اَيُّوْبُ فِيْ لَيْلَاءَ وَمَا يَبْدُوْ اَجْذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا ابن عمرؓ نے لے نافع جوش کیا ہے میرے بدنمین خون نے پس بلا میرے پاس سینگی والے کو کہ پچھنے لون اور نہ اختیار کر جوان کو اور نہ لڑکے کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمرؓ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وسلم سے فرماتے بھری ہوئی سینگی کچھانی نہارنحہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتی ہے عقل مین اور زیادہ کرتی ہے حفظ مین یعنی اُسکو کہ حافظہ نہین رکھتا اور زیادہ کرتی ہے حافظہ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ جو سینگی کچھوانے والا پس کچھوائے دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کے اور بچھو سینگی کچھوانے دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کے اور دن اتوار کے اور سینگی کچھواوے پیر کے دن اور منگل کے دن اور بچھو سینگی کچھوانے سے دن بدھ کے اسلیے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑے اُسپر ایوب بلا مین اور نہین ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات ف اسپر دن کر پنجشنبہ کے پچھنے لینے کا نہین آیا جیسیکہ اور روایت مین آیا ہے شاید کہ راوی سے ساقط ہوگیا ہو اور پڑے اسپر ایوب بلا مین ظاہر یہ ہے کہ سبب پڑنیکا بلا مین لینا پچھنون کا تھا بدھ کے دن اور مفسرون نے اور بھی اسباب اسکے ذکر کیے ہین شاید کہ یہ جملہ اُن اسباب سے ہو اور لکھا ہے علما نے کہ حدیث کبشہ بنت ابوبکرہ سے کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کے دن خوب نہین اور اسحدیث مین برخلاف اسکے آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کے مراد یہان یہ ہے کہ منگل کہ ستروین تاریخ واقع ہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور مگر بیچ دن بدھ کے ظاہر یہ ہے کہ یہ حصر باعتبار غالب اور ازراہ مبالغہ کے ہے ع ح **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ وَاِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعَ وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَرْبُ بْنُ اِسْمٰعِيْلِ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کچھانی منگل کے دن سترھوین تاریخ مہینے کی سے دو اہے واسطے بیماری برس رونے نقل کی یہ حرب بن اسمٰعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اُسپر اعتماد کریں اسی طرح سے ہے منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہے اور روایت کی زرین نے ماند اسکے ابی ہریرہ سے ف منگل کے دن پچھنے لینے مین دو بتین مختلف آئی ہین پس لائق ہے یہ کہ پرہیز کرے اس سے جبتک کہ نہو اُسپر اعلم ع ف چونکہ اوپر ذکر سترہ وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے احکام و اقسام سحر کے تفسیر مین تحت آیت **وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ** کے خوب تفصیل سے لکھے ہین ترجمہ اُسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہے تا مفید ہو جاننا چاہیے کہ حکم سحر کا مختلف ہے اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنے نام بتون کے اور ارواح خبیثہ کے ساتھ ایسی تعظیم کے کہ شایان رب العزت کے ہے مانند ثابت کرنے عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کے یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرذالک واقع ہو بلاشبہہ وہ سحر کفر ہے اور کرنیوالا اُسکا مرتد ہوتا ہے اور اسی طرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر واسطے کسی مطلب اپنے کے کرواوے دیدہ و دانستہ تو وہ بھی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد کے اُسپر جاری ہونگے اگر مرد ہے تو اسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیے تا توبہ کرے اور اس قول و فعل سے تبرا کرے اور بعد تین دنکے اگر توبہ اُس سے درست نہوئی تو اُسکو مار ڈالین اور بھینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اُسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کے اُسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اُسکے لیے فاتحہ اور درود صدقات ندین اور اگر عورت ہے تو اُسکو بھی نزدیک امام شافعیؒ کے بطریق مردون کے بعد از مہلت دینے تین روز کے مار ڈالین اور امام اعظم کے نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کرے اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد کا نہو لیکن کرنیوالا اُسکا دعوی کرتا ہے کہ مین اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کے یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرونکے اور معجزات اُن کے کر سکتا ہون مانند اڑنیکے ہوا مین یا قطع کرنے مسافت ایک مہینے کی ایک لحظہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہے بسبب اس دعوے کے نہ بسبب نفس سحر کے اور اگر کہتا ہے کہ ان اعمال بد سے مین ایک خاصیت ہے کہ بسبب اُسکے قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا امن کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہے اور کرنیوالا اسکا کاذب و فاسق ہے اگرچہ اپنے سحر سے نفس معصومہ کو ہلاک کرے تو مانند قزاق اور پھانسی دینے والے کے اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنیوالا ساتھ فساد کے ہے اور اس بیچ مین ساحر اور ساحر کے کچھ فرق نہین ہے جو کچھ کہ امام فخر الدین زاہدی

اور اور علماے حنفیہ نے نقل کیا ہے اور ایک روایت مین امام اعظمؒ سے یون آیا ہی کہ جو کسی کو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہے اور ساتھ اقرار تنبیہ کے یہ بات ثابت ہو تو اُسکو مار ڈالنا چاہیے اور طلب توبہ کی اُس سے نہ کرنی چاہیے اور اگر کہے کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اُسکی بات کو قبول کرنا چاہیے ہان اگر کہے کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سے اس فعل کو ترک کر دیا ہی مین نے تو اُسکے قول کو قبول کرین اور اُسکے خون سے درگذر کرین اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اُسکے سحر زدہ مرگیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ مین نے اسکو سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اُسپر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے مین نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہی اور کبھی نہین پس یہ قتل شبہہ عمد ہوا احکام شبہہ عمد کے جاری کرنے چاہئین اور اگر کہے کہ مین نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً تمام سکا ساتھ نام اُسکے کے موافق پڑا یا گذرا سکا پیچ جگہ سحر کے پڑا اور اسمین تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام قتل خطاے کے اسپر جاری ہوتے ہین اور یہان ایک شبہہ ہو کہ اکثر خاطر پذیر وارد ہوتا ہے حاصل اسکا یہ ہو کہ افعال خارقۂ عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتے ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور مین آتے ہین مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کے ہین مانند زندہ کرنے مردی کے اور قطع کرنے مسافت طویلہ کے ایک ساعت مین اور مانند انکے کے اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنے والے ان اولیا کے ان افعال کو بیچ کرامات و مناقب اُن اولیا کے لکھتے ہین پس اگر نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کے کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کے کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کے حق مین کیون حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال دعوتون کے اور عزائم خوانون کے کہ ساتھ سیفی اور دعوات کے مانند ان عجائبات کے بہت ظاہر کرتے ہین مشابہت تمام ساتھ ساحرون کے بہم پونہچتی ہی فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کے ہون خواہ اور جنس کے سب اللہ تعالی کے قبضۂ قدرت مین ہین اور اُسی کے ارادہ اور پیدا کرنیسے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ اولیا کے ہاتھ سے صادر ہوتے ہین اور اُن افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتے ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالی کے یا خواص اسما اُسکے کے نسبت کرتے ہین پس شرک نہین لازم آتا اور ساحر اُن افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور پیر اور خواص مترونکے اور نام تبون کے ہین اور اسی لیے اُن افعال کو اپنے قابو اور حکم مین جانتے ہین اور اُن افعال پر اجرت لیتے ہین اور بھینٹ چاہتے ہین اور نذرین اور قربانیان واسطے اُن ارواح خبیثہ اور اُن تبون کے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کے کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنے فرزند کے اور فراخ کرنے رزق کے اور شفا مریض کے اور مانند انکے کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور تبونکی طرف کرتے ہین اور کافر ہوتے ہین اور موجد تاثیر اسماے الٰہی سے یا خواص مخلوقات اُسکی سے کہ دوائین ہین جانتے ہین یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اُسکے سے کہ اُسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت روائی کرواتی ہین سمجھتے ہین اور انکے ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ آدیکم برآنکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اُسکے کتنے ہین اور کونسی قسم اُسکی موجب کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہے تفصیل اس مبحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادۃ کے بسبب مزاولت اسباب خفیہ کے بغیر توسل کے جناب الٰہی مین ساتھ دعا یا پڑھنے اسماے اللہ تعالی کے اور بغیر نسبت کرنے اُن افعال کے طرف قدرت اللہ تعالی کے اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کتنی طرح کے ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اُن اقسام کا یہ ہے کہ سبب خفی یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا قدوسیہ روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات امراض اور جن اور شیاطین کے اور جانون کے کہ بنی آدم کے بدنون مین سے نکل گئی ہین کہ اُن جانون کو بعد از مسخر کرنیکے اپنے کام مین پھر کرتے ہین نسبت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بہ سبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کے تاثیر عجیب کرتے ہین یا بسبب خاص کے یعنی بمقتضاے صورنوعیہ کے

بغیر توسط کیفیات کے مانند جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ روحانیات کے اور طریق کھینچنے تاثیر اُنکی کا یا ذکر کرنا مامون اُنکا ہے اور التجا کرنی طرف اُنکے ساتھ شرائط معتبرہ کے یا بنانا صورتون مناسبہ کا اور کرنا عملون مرغوبہ اُنکے کا یا پڑھنا اُس کلام کا کہ مفردات اُس کلام کے بغیر ملاحظہ ترکیب کے اشارہ کرتے ہین اور بعظمت یا ایک روح کے ارواح مین سے یا اوپر عظمت یا ایک فعل عجیب کے کہ اُس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و عام کے ساتھ رواج اور ثنا اُسکے کی جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر نے بنظر ان شقوق کے تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہے چند قسم ہے ایک قسم اُس سے کہ عمدہ اقسام ہے سحر کلدانیین اور سحر بابل ہین کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ولسطے رد مذہب اور باطل کرنے عقیدہ اُنکے کے مبعوث ہوئے تھے اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سے ہے کہ اہل بابل اُسکو اُنسے سیکھکر کام مین لاتے تھے اور اُسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتے تھے بہت اس علم مین مشغول رہتے تھے تواریخ معتبرہ مین لکھا ہے کہ حملکے بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کنعانگاہ اُسکا تھا چند طلسم بنائے تھے کہ عقول اوہام سچ دریافت کرنے کیفیت اُن کی کے حیران تھین اوّل یہ کہ ایک بط تانبے کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اُس شہر مین آتا تو اُس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اُس آواز کو سنتے اور جانتے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتے دوسرے ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی پیہم گم ہوتی تو اُس نقارہ پر چوب مارتا اس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہے اور بعد از تلاش کے اُسی طرح نکلتا تیسرے ایک آئینہ بنایا تھا واسطے معلوم کرنے حال غائب کے کہ صاحب غرض اُس آئینہ مین دیکھتا حال اُسکے غائب کا اُس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین صورت اُسکی ساتھ اُس حال کے کہ غائب اس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا تھا چوتھے ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک دن کنارہ اُس حوض پر جشن مرتب کرتے تھے اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے تھے اور ہر کوئی جو کچھ کہ چاہتا اقسام شتر ہو مین سے لاتا اور اُس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اُس حوض پر دا سطے پلانے لوگون کے کھڑے ہوتے اور حوض مین سے نکالتے تو ہر کسی کے لیے وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطے فیصلہ قضایا کے کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو ہر سر تالاب کے آتے اور تالاب مین جاتے جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکے ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اُسکے سر پر بھر جاتا اور اُسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنے سے باز آتا اور اسوقت نجات پاتا چھٹے نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اُسکے سایہ کے نیچے دربار کے لوگ بیٹھتے تھے اور جسقدر لوگ بڑھتے جاتے سایہ درخت کا بھی بڑھتا جاتا تا آنکہ اگر لاکھ آدمی ہوتے سایہ بھی اُسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹھے رہ جاتے اور نمرود کہ بادشاہ اُنکا تھا وہ بھی اس باب مین تو غل بہت رکھتا تھا کہتے ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہے اور بعد از انکہ کسی کو پہنچنا طرف حقیقت اُس صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہے ظاہر کرنے مخالف عادت سے یا منع کرنے موافق عادت سے کر سکتا ہے جیسیکہ معالجہ کرنا اُن امراض کا کہ اطبا اُس سے عاجز ہون مانند برص اور جذام وغیرذلک کے سب اُس سے ہوسکتا ہے اسلیے کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کے تدبیر کرتا ہے اور بسبب استعانت جسمانیات کے جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُنکو ارواح و اجسام دکھائے اور سب کو بدست قدرت قادر مطلق مین مجبور دیے اختیار دیکھا سب نے منھ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کے ہوئے جیسیکہ سورۂ انعام مین فرمایا وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ اور اسی طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے اسلیے کہ شرائط اس سحر مین بیندۂ ہین لکھا ہے کہ اول شرط اسکی یہ ہے کہ ارواح دلونیہ مطلع جانے اور ہرگز گمان عجز و جہل کا اُنکے حق مین نکرے والا وہ ارواح الکا کنانہ مانین اور مطلب کو نہ پونچا دین اور کیفیت دعوت روحانیات کواکب مین لکھتے ہین کہ ابتدا ساتھ دعوت قمر کے کرتے ہین باین الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ و منزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین

اسطرح کہتے ہین کل ما حصل لی من السحر فہو تحت کل ما یندفع من اشربتی فہو تحت قدمی علی ہذا القیاس پنج وعوت اور کواکب اور ظاہر ہو کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہی اور قسم دوسری اُس سحر سے سحر کرنا جن و شیاطین کا ہے خاصتہ اور وہ سہل الحصول اور کثیر الروج ہی اور اس سحر مین زیادہ تر بڑے جنون سے مانند بھوانی اور ہنومان اور مانند اُنکے کے التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اُنکے لیے گذرانی اور عطریات مناسب پنج گلھون حضور اُنکی کے کھنین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا بغیر کا ہے اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی کہ اول اُس انسان کو کہ قوی القلب والہمۃ مراد ہو تلاش کرین بعد ازان اُسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے الفاظ کے کہ مشتمل اوپر ذکر بڑے شیطانون کے ہوتے ہین اور تعظیم بہت اُنکی اُسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کھینچین اور بقوت اُن الفاظ کے اور نہ رکھنے نذر اور ہدیہ کے اُس روح کو اپنے حکم و تابو مین لیوین بحدیکہ مانند غلام یا نوکر کے جس چیز کا حکم کرے سر انجام کرین پس یہ عمل بھی لازم کنندہ الکفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کے پونہچا ہے اور غالبًا اسطرح کی ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کے متوجہ ہوتا ہین نہین ہوتین مگر جنس خبیث سے مانند ہنود یا فساق کے پس مخالطت خباثت کی بھی اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہے کہ توسط بعضی ارواح جنون کے پنج خیال یک شخص کے تصرف کرین تا اُسکو جو کچھ کہ موجود نہین ہے نظر آوے یا صورتون ہائلہ تخیلہ اپنی سے ڈسے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہین اوپنج قصہ ساحرون فرعون کے پنج آیت یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِہِمْ اَنَّہَا تَسْعٰی کی اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اسطرح کا سحر اگر پنج مقابلہ معجزہ کے واسطے دفع کرنے دلالت اُسکی کے نبوت پر کیا جاوے پنج مقابلہ اولیا کے واسطے معارضہ اُنکے کے عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسی طرح اگر بسبب اس خیال بندی کے کسی کو فادیوین اور اُسکی آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہے اور اس طرح کا سحر منہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کے خیال مین کرتے ہین التجا کرنی ارواح جنون سے یا ذکر کرنا نام بڑے جنون کا ضرور پڑتا ہے اگر دوا التجا اور ذکر ساتھ تعظیم بہت کے ہو کفر لازم آویگا اور قسم پانچوین سحر وہم والونکا ہی کہ پہلے ہندو مین بہت رواج رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اُسکا موجود نہین اور اُسکا تعلق اوہم بھی کہتے ہین اور طریقہ اُسکا یون ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور کر کے پیش نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے متعلق کرتے ہین اور شرائط اس تعلیق کے کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسے وغیرہا ہین عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اُسکے قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میان بیوی کے یا ہلاک کرنے کسی ظالم و کافر کے مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اُسکے قصد کرین مانند جدائی ڈالنے کے درمیان میان بیوی کے یا ہلاک کرنے معصوم کے حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی پرچ ہیئت ہے بسبب خواص اشیاء کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسی کو معلوم نہو مانند اسکے کہ جب چاہین کہ انگلیان سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کا پانی سر کہ مین تر کر کر تھوڑا سا کف دریا اُسمین ملاوین اور انگلی پر ملین اور رال اُس مقام پر ڈالین پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اُسمین جلتا ہو اُس انگلی کو آگے چراغ کے لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوے گی اور جلنے کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین ساتھ استعانت آلات عجیبہ الصنع کے امور غریبہ حادث کرین واضافہ ان آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کے ریاضات مین مثل حیل ساحران فرعون کے اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مردوعورت بہت یعنی بھان متی عمل مین لاتے ہین واسطے تعجب کرنے لوگون کے اور سبب خفی اسطرح کے سحرین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال کا ساتھ سرعت کے ہی اور یہ تینون قسمین سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اُسکے کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سے حرمت ثابت ہو گی یہان جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیای امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ اصلاح کر کر ارادہ کفر و شرک کو اُس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہے کہ ملائکہ علویہ کو ساتھ اُسکے تسخیر کرتے ہین لیکن باستعانت اسمائے عظام الٰہی اور آیات قرآنی کے اور اصلاح قسم دوسری کے غرائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات زمین کو اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کے بغیر آمیزش کفر و شرک کے یا تعظیم غیر اللہ کے بلکہ ساتھ حکومت اور

استیلا کے اور صلاح قسم تیسری کی حاصل کرنا ربط کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر اوسی مشرب عمل مین لاتے ہین اور اپنے حوائج مین اوسی کے حوائج مین ساتھ اسکے متفع ہوتے ہین اور بیچ طریق حاصل کرنے اسکے کے بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطے اُن ارواح کے منظور رکھتے ہین اور صلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاے ابرار سے واسطے حل مشکلات کے عمل مین آتا ہے اور وہ تعلیق وہم تکیف ساتھ کیفیت عظمی کے ہے کہ بسبب استغراق کے بیچ ملاحظہ ایک اسم کے اسماے الٰہی سے میسر ہوتا ہے اور اصلاح قسم چھٹی کی تعمق ہے بیچ خواص آیات اور اسما اور ارقام اور اعداد اُنکے کے اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسما اور سورتون قرآن کے ساتھ قیود و شروط کے اور بیچ کتابون حکمیہ کے مفصل اور مشروح ہے حاصل یہ کہ وہ جمیع سحر کی یہی ہے کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور معتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کے طرف غیر خدا کے اور منہمک ہونے کے بیچ دیکھنے اسباب کے ساتھ اسطرح کے کہ دیکھے قدرت مسبب کے سے غافل کرے اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوے تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کے ہے اگر مقصد خیر ہے تو سحر اُسکے لیے بہتر ہے اور اگر شر ہے تو شر ہے

فائدہ جلیلہ مولانا مرحوم بیچ تفسیر وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ الخ کے لکھتے ہین کہ یہود اور پر توغل کرنیکے بیچ سیکھنے اس وطرح کے سحر کے کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہین کرتے بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنے اور علم کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی سے ہین صرف کرتے ہین ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم یعنی سیکھتے ہین اُن علمون کو کہ ضرر کرتے ہین اُنکو گو کہ اوردون کو ضرر نکرین اور نفع نہین دیتے اُنکو گو کہ اوردون کو نفع دین اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کرے اُسچیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہان جاننا چاہیے کہ علم مذموم نہین ہوتا بندے کے حق مین مگر یہ سبب ایک جہت کے تین جہتون مین سے اوّل یہ کہ توقع ضرر کی ہو اُس سے اپنے تئین یا اور کوشش علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی باب سے ہے اسلیے کہ اکثر خلق کو مضر ہوا اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتے ہین تو اُنکی خاطر مین مستقر ہوتا ہے کہ یہ سبب تاثیر فلانے ستارہ اور فلانے برج اور فلانے درجہ کے ہے پس امید حاصل ہونے مطالب کے اور خوف فوت ہونے اُنکے کا جہت ستارہ اور برج سے دلین جگہ پکڑتے ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کے نہین رہتا اور حجاب عظیم و پردہ حائل ہوتا ہے کہ نظر الی المسبب سے مانع آتا ہے دوسرے یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھے لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کے دقائق اُس علم کے نہین معلوم کر سکتا اور جبکہ اُسکے دقائق کو نہ پہنچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ اسی قبیلے سے ہے بحث کرنی اسرار آلیہ اور احکام شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کے جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اُن بزرگون کے واقع ہوئین و غیر ذلک اور اسی طرح ہے حال علم اشعار کا اور وصف خدوخال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کے کہ اُنکے دل بھرے ہوے شہوات سے ہین حکم سم کا رکھتا ہے اور موروث ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بیچ علمون مخصوصہ شرعیہ کے تعمق بیجا کرے اور افراط تفریط کرے مثلا علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوے اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بے اصل کو بیان کرے اور علم سلوک مین اشغال جگر کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماے کے مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور بیچ علم قصص انبیا کے جھوٹ یہود اور روافض کے سُنے تا موجب فساد عقائد کا ہو علی الخصوص اور یہ تمام علوم اکثر مطلق کو ضرر کرتے ہین اور نفع کدان علوم سے متوقع ہے اُنکو نہین پہنچتا اور یہودی اسی طرح کے علم مین مشغول تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا

باب الفال والطیرۃ یہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کے ف فال ساتھ ہمزہ کے اور اکثر استعمال اُسکا ساتھ ابدال ہمزہ کے الف کے ہے اور اکثر استعمال فال نیکی مین ہے جیسیکہ مثلا بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنے اس بات کے کہ صحت پاؤنگا یا نہین سُنے کہ کوئی کہتا ہے یا سالم یا طالب کسی چیز کا سے یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی مین بھی آتا ہے جیسیکہ کہتے ہین فال نیک فال بد اور طیرہ ساتھ زیر ط اور زہری کے مصدر ہے طیر سے جیسیکہ خیرہ تخیر سے اور سوے ان دو لفظون کے مصدر اس وزن پر نہین آیا ہے اور استعمال طیرہ کا نہین ہوتا ہے مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کے بھی آتا ہے

نیک ہو یا بدکذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کہ آنحضرتؐ فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصاً لوگون کے نامون سے اور جگہون سے اور فال بد یعنی مذموم وممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکے کی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتے تھے باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ جانور یا ہرن کو چھیڑتے اگر داہنی طرف بھاگتا اُسکو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اُس کام کے لیے نکلتے اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتے اور کام سے باز رہتے اور شارع نے آنیکو بائین طرف سے ممنوع کہتے ہین اور داہنی طرف سے آنیکو مبارک جانتے ہین اور برح کو نحس دریی ہین معنی فال لینے کے سوانح اور برح کے کہ عبارت ہین واقع ہے اور نکتہ بیچ مع فال اور ذم تطیر کے یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سے اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل اور رحمت اُسکی کا ہونا ہر حال بہتر ہے اگرچہ خطا کرے اور غلط پڑھے اور قطع کرنا امید کا حتی سے اور نا امید ہونا اور بدا ندیشی کرنی مذموم ہی عقلاً اور شرعاً اور ہوویگا وہی جو اُسنے چاہا ہی تحقیق معنی فال وطیرہ کی یہ ہی کہ جو ذکر کی گئی اور مؤلف اور حدیثین بھی لایا ہی آسمین پنج مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند انکے کو پنج حکم تطیر کے ہین مع ح ل **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَاْلُ قَالُوْا وَمَا الْفَاْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین شگون بد اور بہترین اُسکی فال ہی عرض کیا صحابہؓ نے اور کیا ہی فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنے اسکو ایک تمھارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین شگون بد یعنی نہین ہی شگون بد لینے کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے منفعت کے اور دفع کرنے ضرر کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے سکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہووے ہی گا اور شارع نے اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہے اور بعد از آنکہ نفی کی تطیر کی اور منع فرمایا اُس سے مرح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک یعنی ہے یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینے کے آیا ولیکن بیان اشکال یہ ہی کہ اس عبارت سے ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک یعنی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حال انکہ فال بد قطعاً اچھی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی بہتر کے ہی نہ بمعنی اچھا کے جیسیکہ کہتے ہین وَالْاَجْرُ خَیْرٌ مِّنَ الْغَنِیْمَةِ وَالْبَقِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الْاَعْدَامِ یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد ہی کے ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بھی کا رکھتے تھے یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سُنے اُسکو ایک تمھارا اور تفاول لے اُس سے جیسے ڈھونڈھنے والا سُنے یا واحد اور گمراہ سے یا راشد ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اُنھین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسیکہ بھاگتا ہے تو شیر سے نقل کی یہ بخاری نے ف نہین ہی لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلوین بیمار کے بیٹھتا یا ہمراہ اُسکے کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اُسکی آسمین لکھا ہی علمانے کہ اطبا کے زعم مین یہ سرایت سات امراض مین ہی جذام اور قارش تاقہ چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑجاتے ہین آورگدہ دینی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نے اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسرے کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نے جیسے اُسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ سانہ تخفیف میم کے اصل مین بمعنی سر کے ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین آنحوان بیتے سے پیدا ہوتا ہی اور اُڑتا ہی اور کہتے تھے عرب کہ باہر نکلتا ہی مقتول سے ایک جانور کہ نام اُسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجکو پانی دو مجکو یہانتک کہ مارا جاتا ہی مارنیوالا اُسکا اور بعضون نے کہا کہ روح اُسکی جانور ہوتی ہی اور فریاد کرتی ہی تا کینہ اپنا مارنیوالے اپنے سے لیوے اور جب کینہ لیا جاتا ہی اُڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نے اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا یہ کہ کچھ نہین اور بعضون نے کہا کہ ہامہ اُلو ہی جسوقت کہ آ بیٹھتا ہی کسی کے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اُسکو باطل کیا کہ یہ داخل طیرہ کے ہے اور صفر آسمین بہت اقوال آئے ہین بعضون کے نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کے آتا ہی عوام اُسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتے ہین

یہ اعتقاد بھی باطل ہے اور بعضوں کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ میں کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور کہتے تھے کہ الم وقت بھوک کے ہوتا ہے اُسی سے اور ایک سے دوسرے میں سرایت کرتا ہے اور نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ وہ کیڑے ہیں پیٹ میں کہ کاٹتے ہیں وقت بھوک کے اور کبھی اس سے زرد ہو جاتا ہے بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہے پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہے اور باوجود یکہ تجاوز عرض کی نفی کی اور بھر فرمایا بھگے جذامی سے الخ وجہ تطبیق الگلی کی آخر فصل میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ مرجع مرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيْءُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انہیں سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ پس کیا حال ہے اونٹوں کا کہ ہوتے ہیں ریگستان میں گویا کہ وہ ہرن ہیں یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پرکے پس ملتا ہے انہیں ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہے اور سب پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کس نے خارشتی کیا ہے پہلے کو یعنی وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تھا یا بھی بتقدیر الٰہی ہوئے روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بیماری ایک کی دوسرے کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ نوء ہے اور نہ صفر ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ف نوء ساتھ زیر نون اور سکون واو کے اور آخر میں ہمزہ ہے یعنی غروب ہونے ایک ستارہ کے اور نکلنے دوسرا کے عرب گمان کرتے تھے کہ یہ ہی سبب برسنا ہے جیسے ہند و کہتے ہیں کہ منہ برستا ہے فلانے نچھتر سے اور نہایہ میں ہے کہ نوء کی جمع انواء ہے یعنی منازل قمر کے اور وہ اٹھائیس منازل ہیں چنانچہ آیت شریفہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ اشارہ انہیں کی طرف ہے پس عرب نسبت کرتے تھے نزول باراں کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر ہیں نہ آنا چاہئے کہ بعضے منازل میں پس شارع نے اسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الٰہی ہے نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہے اور اگر سبب جانے باذنہٖ تعالیٰ کہ حق سبحانہ تعالیٰ مینہ برساتا ہے اُسوقت میں بے انکہ وقت علت ہو اور قادر ہے کہ پہلے اُسوقت سے اور بعد اُسوقت کے بھی برساوے اور اگر جاوے اُسوقت میں بھی برساوے جیسے کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہے باطل نہ ہوگا اور امام نووی نے کہا کہ باوجود اسکے بھی کفر ہے اسلیے کہ شعار کفر ہے اور موہم علیت کا انتہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی مطلق ہے واسطے قطع کرنے مادہ اعتقاد فاسد کے اور اسلیے کہ نہیں وارد ہوئی ہے کوئی حدیث کہ دلالت کرے اوپر جواز اسکے کے اور حاصل مضمون کا یہ ہے کہ نہ کہو کہ برسائے گئے ہم فلانے نوء سے بلکہ کہو کہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل اللہ تعالیٰ کے واللہ اعلم مرجع مرح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا سُنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں لگ جاتی بیماری کسی کی کسی کو اور نہ صفر ہے اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نے ف غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کے جمع اُسکی غیلان ہے وہ ایک جنس ہے جن و شیاطین سے عرب گمان کرتے تھے کہ غول جنگلوں میں دکھائی دیتے ہیں لوگوں کو ساتھ شکلوں طرح بطرح کے اور لوگوں کو راہ بھلا دیتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہے علماء نے کہ مراد نفی ذات غول کی نہیں ہے بلکہ نفی جھاتے اُنکے کی ہے صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنیکے آدمیوں کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالیٰ کے اور پر راہ بھلا دینے اور ہلاک کرنے لوگوں کے قدرت نہیں ہے مرح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا ہیچ جماعت ثقیف کے ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اُسنے اسکا کہ آوے آنحضرتؐ کے پاس بیعت کے لیے پس بھیجا آنحضرتؐ نے طرف اُسکے ایک شخص کو یہ کہنے کے لیے کہ تحقیق ہمنے بیعت کی تجھ سے یعنی زبانی بغیر

پکڑنے ہاتھ کے پس پھر جو روایت کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے اور اُس سے کہ اوپر گذری فرمن المجذوم الخ معلوم ہوتا ہے دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سے اور حدیث لاعدوی سے خلاف اسکے بس انکی تطبیق مین علما کے بہت اقوال آئے ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ جمیع تطبیق کے یہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہے اوپر عموم واطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیمارونکی اصلا سبب لگنے بیماری کی نہین ولیکن امر بھاگنے کا جذامی سے باب سدذرایع سے ہے تاکوئی وہ طرہ شرک مین نہ پڑے یعنی اگر کسی نے مخالطت جذامی سے کی اور نا گہان تقدیر الٰہی سے علت جذام مین مبتلا ہوگیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کے ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنے کے تا اُس وہم مین نہ پڑے اور اسلیے آنحضرت نے آپ جذامی کے ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کے اور عدم توہم کے پس حکم بھاگنے کا اُسکے لیے ہے کہ اپنے نفس مین صدق ویقین بناوے اور برتقدیر یہ پہنچے مرض کو وہ طرہ شرک خفی مین پڑے انتہی اور کرمانی نے کہا کہ جذام مستثنیٰ ہے لاعدوی سے اور نووی نے کہا کہ جذام کے لیے ایک بو ہے کہ بیمار کردیتی ہے اُسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوابی اور ہم بستری پس یہ بات طبعی ہے عدوی نہین جیسیکہ ضرر کرتا ہے طعام ناخوش اور بو ناخوش اور سب باذن خدا ہے واللہ اعلم

ح الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْاِسْمُ الْحَسَنُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور دوست رکھتے نام نیک کو یعنی فال لیتے ساتھ اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ قَيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔ اور روایت ہے فروہ بن قبیصہ سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے ف عیافہ ساتھ زیر عین کے ہانکنا اور اڑانا پرندہ کا بطوریکہ بیچ بیان معنی تطیر کے پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار لینی ساتھ نام جانورون کے ہے جیسیکہ فال لیجاوے ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کے غربت پر اور ساتھ ہدہد کے ہدایت پر اور طرق ودہیدن عیافہ اور طیرہ کے یہ ہے کہ طیرہ عام ہے یعنی شگون بد پرندہ سے لیا جاوے یا جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانور ہی کی اُڑان وغیرہ سے فال لینے مین آتا ہے اور نسایہ مین ہے کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتھ اسما اور آواز اور گذر نے اُسکے کے اور طرق ساتھ زبر طا اور جیم زکے سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کی عہد تو نکی تھی کہ وقت فال لینے کے مارتی تھین اور بعضون نے کہا کہ خطریت مین کھینچنا جیسیکہ عادت رملانونکی ہے اور جبت ساتھ زیر جیم اور جزم تحتی کے بمعنی سحر وکہانت کے ہے اور بعضون نے کہا کہ جبت وہ چیز ہے کہ عبادت کی جاوے سوائے اللہ تعالیٰ کے یعنی یہ افعال سبب شرک اور اعمال مشرکون کے سے ہین اور اظہر یہ ہے کہ جبت شیطان ہے یعنی یہ افعال شیطان سے ہین ۔ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَوْلُ بَعْضِ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِيْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ۔ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہے فرمایا یہ بات تین بار یعنی مبالغہ تا لوگ بت بچین اُس سے اور نہین ہم مین سے کوئی مگر ویسی مگر وہ کوئی کہ کبھی اُسکے خاطر مین فال بد سے تردد وخیال راہ پاتا ہے ولیکن خدا تعالیٰ لیجاتا ہے اُسکو بسبب توکل کے یعنی اگر بحکم بشریت کے کچھ شک اور وہم خاطر مین آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اُس کام کو جاوے تابع اُس وہم کا نہووے نقل کی یہ ابوداؤد وترمذی نے کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے بخاری سے کہتے تھے کہ تھا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہے کہتا اس حدیث مین کہ ولٰکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ کلام خود کیسا ہے قول ابن مسعودؓ سے یہ نہ قول آنحضرت کا ف شرک ہے یعنی شگون بد لینا شرکونکی ہے ہے اور حکم شرک خفی کا ہے اگر جزماً اعتقاد کرے کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہے ۔ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ

فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ كَفَّتْهُ بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ جذام والے کا اور رکھ اُسکو ساتھ اپنے پیالے کے اور فرمایا کھا اعتماد کرتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہوں اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہیں ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَاِنْ كَانَ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعدؓ بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہے عدوی اور نہیں ہے شگون بد اور اگر ہوتا شگون بد کسی چیز میں تو ہوتا گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حدیثین پیچ مقدر طیرہ کے مختلف آئی ہیں بعضیوں سے نفی تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اُسکے سے مطلق سمجھی جاتی ہے اور یہ بہت ہیں اور بعضیوں سے ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ساتھ لفظ جزم کے جیسا کہ پیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلٰثٍ الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ اور ایک روایت میں پیچ زمین اور خادم اور فرس کے یا ساتھ لفظ شرط کے آیا ہے جیسا کہ اس حدیث میں اور مانند اسکی ہیں اور بعضیوں سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہے مانند تمام امور کے جیسا کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہیں ابن عباسؓ سے آیا ہے اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں پیچ اہل جاہلیت کے تھا جیسا کہ حدیث حضرت عائشہؓ کی میں آیا ہے وجہ تطبیق کی انمیں یہ ہے کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اُسکا تو یہ چیزیں منفیہ اور محل اُسکی ہیں اور جگہ اُسکی رکھتی ہیں کہ انمیں ثابت ہو یہ ایسا ہے جیسا حضرتؐ نے فرمایا لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ اور اسی طرح کلام ہے قاضی کا کہ کہا ہمنے لانا الایۃ کے اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہے اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہے ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کہ قابل تر ہیں اسکو لیکن موجود و ثبوت نہیں انمیں پس اصلا وجود نہیں رکھتی اور بعضوں نے کہا کہ نحوست عورت میں تا موافقت اُسکی ہے اور یہ کہ بچہ نہ ہوتا ہو اُسکے اور اطاعت خاوند کی نکرے یا مکروہ بشکل ہو نزدیک اُسکے اور نحوست گھر میں یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بُرے ہوں اور جلد ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے میں یہ ہے کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہ ہو اور یہی مراد خادم میں ہے یا نحوست محمول ہے اوپر کراہت و ناخوشی کے بسبب شرع یا طبع کے پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ اَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا انکو جو قوت کہ نکلتے واسطے کسی کام کے یہ کہ سنیں اے راشد اے نجیح یہ فال نیک ہے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جبوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اُسکے سے پس جبوقت کہ اچھا لگتا آپکو نام اُسکا خوش ہوتے ساتھ اُسکے اور دیکھی جاتی خوشی اُسکی پیچ چہرہ مبارک انکے کے اور اگر مکروہ جانتے نام اُسکا دیکھی جاتی ناخوشی اُسکی پیچ چہرہ مبارک اُنکے کے یعنی اور بدل دیتے اُس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جبوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اُسکے سے پس اگر اچھا لگتا انکو نام اُسکا خوش ہوتے ساتھ اُسکے اور دیکھی جاتی خوشی اُسکی پیچ چہرہ اُنکے کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اُسکا دیکھی جاتی ناخوشی اُسکی پیچ چہرہ اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ تطیر نہیں ہے اسلیے کہ بسبب اسکے اُس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اُسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت وقبح اُسکے کا چہرۂ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور بُرائی کو تاثیر طبعی ہے پیچ خوشی و ناخوشی کے قطع نظر کرنیکو تطیر و تفاءل سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہ ہے کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیئے نام اچھا اسلیے کہ بُرے نام کبھی موافق ہو جاتے ہیں تقدیر کے

ف طیرہ بکسر اول و سکون ثانی و فتح راء و سکون یاء و ہاء تانیث بمعنی شگون بد لیتا ہے

ف یعجبہ بضم اول و سکون ثانی و کسر ثالث و تشدید باء بمعنی خوش آتا ہے

جیسکہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر اُسی ساتھ اُسکے کہ لاحق ہوا اُس شخص کو یا اُسکے بیٹے کو ضرار پس مقادر کرتی ہیں بعضے لوگ یہ کہ یسبب نام اُسکے کے ہو پس سمجھ جاتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اُسکی سے مرح مرع **وَعَنْ** اَبِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّا فِی دَارٍ یُکْثِرُ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلُ اِلٰی دَارٍ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ دَعُوْهَا ذَمِیْمَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے انسؓ سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یارسول اللہ محقق ہم تھے ایک گھر میں بہتے اُسمیں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہم نے طرف ایک اور گھر کے کم ہو گئے اُسمیں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اُس گھر کو اسحال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرت نے حکم دیا پس گھر کے چھوڑنیکو فرمایا تو یہ قبیلہ تطیر کے سے نہیں ہے بلکہ یسبب اسکے کہ ہوا اسکی ناموافق ہوئی انکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو انکے تین اسلیے فرمایا کہ اُنکے دلونمیں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان و خرابی بسبب رہنے کے اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل آو میں نا مادہ وہم منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑیں **وَعَنْ** یَحْیٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بَحِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ حُسَیْنٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عِنْدَنَا اَرْضٌ یُقَالُ لَهَا اَبْیَنُ وَهِیَ اَرْضُ رِیْفٍ وَمِیْرَةٍ وَبِهَا وَبَاءٌ شَدِیْدٌ فَقَالَ دَعُوْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے یحییٰ بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کے سے کہ کہا خبر دی مجکو اُس شخص نے کہ سنا فروہؓ بیٹے مسیک کے سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یارسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہمارے کی یعنی اور شہروں سے وہاں آنکر غلہ جمع ہو جاتا ہے بکنے کے لیے یا یہاں سے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو داخل ہونے اپنے سے اُسمیں دُور نہ کرنیسے طرف اُسکے اسلیے کہ قریب ہونے ہماری اور وبا کے سے پیدا ہوتا ہے تلف ہلاک نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے قبیلہ عدوی کے سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کے سے ہے اسلیے کہ ہوا صالح اور موافق اعوان اشیا سے ہے اوپر صلاح بدنکے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اُسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی انتہی اور فرمایا کہ بھاگنے والے وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کے تمسک کرتے ہونگے کہ اُس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اُس زمین میں ہوتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اُسکو اور باہر نکل اُس زمین سے اس لیے کہ مخالطت ساتھ مرض وبا کے باعث ہلاکت کی ہوتی ہے ولیکن تمسک ساتھ اسکے نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونے وبا کے سے اس زمین میں اور اُسکو تحمل کردہ جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اُسکے اور خوف واقع ہونیکے بیچ ورطہ شرک خفی کے اُسکو ساتھ نکل آنیکے وہاں سے خوست دی نہ یہ کہ وبا وہاں واقع ہوئی اور بعد از واقع ہونیکے وہاں سے بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام ہمسے اور ذیل بیچ بلا کے پیش از وقوع کے احتراز و اجتناب ہے اور بعد از وقوع کے صبر و رضا سے گو دعا و تضرع کرنی کہ حکم ساتھ اُسکے فرمایا ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما میں ہے ساتھ منع اور نہی کے نکلنے اور بھاگنے وبا کے سے اوپر بیچ مرح اور ترغیب صبر و ثبات پر آئی ہیں اور یہ حدیث سنن ابی داود میں ہے معارض صحیحین کی حدیثوں کے نہیں ہو سکتی اور لکھا ہے علمانے کہ فروہؓ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثوں کے روایت نہیں کی گئی ہیں اور وہ بھی ایک مرد مجہول سے کہ معلوم نہیں نام اُسکا اور بیچ یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر کے بھی اختلاف ہے کہ ثقہ ہے یا نہیں حاصل یہ کہ بیشک بدلے بھاگنا منع اور معصیت اور اگر جزماً اعتقاد کرے کہ بر تقدیر صبر کے مر جاوُنگا اور اگر نکل جاوُنگا تو نجات پاوُنگا کافر ہوتا ہے اور لغیر اس اعتقاد کے عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنے کے گھر کے اندر سے وقت زلزلہ اور لگنے آگ کے فاسد ہے بسبب وہم ہونے نص کے اوپر خلاف اسکے اور یہ بھی ہے کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کے اور گر پڑنے گھر کے اور لگنے آگ کے گھر میں غالب بلکہ قطعی ہے عادۃً بخلاف مرنیکے وقت نہ نکلنے کے وبا سے کہ مشکوک ہو برہم ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل تیسری **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُکِرَ الطِّیَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَهُوَ مُرْسَلٌ

روایت ہے عروہؓ بن عامر سے کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزد یک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ بہترین انمین سے فال ہے اور نہ روکے شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اُس کام سے کہ قصد اُسکا کیا ہے پس جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا اُسمیں کو کہ ناخوش رکھتا ہے یعنی وہ چیز کہ شگون بد اُس سے لیتے ہین اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہے پس چاہیے کہ کہے یا آتی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا بُرائیون کو مگر تو اور زمین سے پھر نابود اسکی اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کے نقل کی یہ ابوداؤد نے بطریق ارسال کے **بَابُ الْكِهَانَةِ** باب ہے بیچ بیان کہانت کے ف صراح مین لکھا ہے کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کے فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کے حرفہ اُسکا اور طبیبی نے کہا کہ کاہن وہ کہ خبر دے حوادث آیندہ کی اور دعوی کرے معرفت اسرار اور پوشیدہ چیز ون کا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے انمین سے دعوی کرتے تھے کہ ہمکو جنات خبر لیجاتے ہین اور منقول ہے کہ شیطان چوری سے سُن آتے تھے احکام آسمان پر سے اور کاہنون سے کہدیتے تھے اور وہ انمین جو کچھ چاہتے زیادہ کر کر کہتے پس قبول کرتے اُسکو عرب جب آنحضرتؐ مبعوث ہوئے تو شیطان آسمان پر جانیسے روکے گئے اور باطل ہوئی کہانت اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سے کچھ معلوم کرتے تھے کہ انکو عراف کہتے تھے وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم کی ہوئی کا بتادیتے تھے جیسے سوال کرتے ہین اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہے اور یہ افعال حرام ہین اور لینے مال لینا بھی حرام ہے اور لینے والا اور دینے والا دونون گنہگار ہوتے ہین اور مستحب ہے منع اور تادیب انکی لازم ہے ۔ ح ۔ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے معاویہؓ بن حکم سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تھے ہم کرتے اُنکو جاہلیت مین ایک انمین سے یہ کہ تھے ہم آتی کاہنون کے پاس یعنی اور پوچھتے ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو ہم کاہنون کے پاس کہا معاویہؓ نے کہ کہا مین نے دوسری چیز یہ ہے کہ تھے ہم شگون بد لیتے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتا ہے اُسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنے کے پس باز رکھے تمکو یعنی کسی کام سے یہ خیال آنا کہا معاویہؓ نے کہ کہا مین نے ایک انمین سے یہ کہ ہم مین کتنے ایک خط کھینچتے ہین فرمایا تھے ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچے یعنی بام الٰہی یا ساتھ علم لدنی کے پس جو شخص کہ موافق پڑے خط اسکا خط انمین سے کے پس وہ صواب ہے ف مراد نبی سے دانیال ہے اور بعضون نے کہا اوریس علیہما السلام اور صواب ہے والا خطاء ادا سے نہی ہے یعنی جب علم اُس خط کے کھینچنے کا مقصود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اسپر حرام و منع ہوا یعنی یہ کیا جانتا ہے کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھے تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اُسکا بھی حرام ہوا اور بیان اُسکا باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ مین بھی ہوچکا ہے ۔ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ سوال کیا لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے احوال کاہنون کا کہ بات اُنکی سچ اور لائق اعتماد کے ہے یا نہین پس فرمایا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہین وہ کچھ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو قولی خبر پر عرض کیا لوگون نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہین اور خبر دیتے ہین کبھی ساتھ ایک چیز کے کہ ہوتی ہے حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کلمہ ہے سچ اُچک لیتا ہے اسکو جن پھر ڈالتا ہے اُسکو کان دوست اپنے کے مانند آواز کرنے مرغ کے کہ بلاتا ہے دوسرے مرغ کو دانہ کے لیے پس ملا دیتے ہین وہ کاہن اُس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچ اور ثابت ہے کہ سُنا گیا اُن ملائکہ سے کہ لیا اُنھون نے سچ سے بوسطہ وحی کے

یا ساتھ مکا شقہ لوح محفوظ کے واسطے انکے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یقرہا کے ڈالنے کے ہین یعنی ڈالتا ہے وہ کلمہ مانند ڈالنے مرغ کے یعنی جیسے وہ منی ڈالتا ہے مرغی سے جفتی کرنیکے وقت اسطرح کہ نہین جانتے اُسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہے اُس کلمہ کو اپنے دوست کے کانون اسطرح کہ نہین مطلع ہوتا اُسپر غیر اُسکا ع **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ الی الکہان فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم رواہ البخاری

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق فرشتے یعنی ایک جماعت اُنمین سے اُترتے ہین میان مین اور عنان کہتے ہین ابر کو پس ذکر کرتے ہین کام کو کہ تقدیر کیے گئے آسمانمین پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکھتے ہین اُسپر شیاطین پس سنتے ہین اُس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہے پس پہنچاتے ہین اُسکو طرف کاہنون کے پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھ اُن کلمون کے کہ شیاطین سے سُنے ہین سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اس سبب سے یعنی چونکہ موافق واقع کے ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہے اُسمین جھوٹ بند کر دیا شارع نے دروازہ استفادہ کا اُسنے اور فرمایا کہ نہین ہُم ع **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شئ لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حفصہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی کے پاس اور پوچھے اُس سے کچھ یعنی غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطے اُسکے نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت ضرر اور کم بختی اُسکی ہے کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہے، ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہ ہے کہ جب نماز نہ قبول ہوئی تو اور اعمال بطریق اولیٰ نامقبول ہونگے اور مردود قبول ہونیسے یہ ہے کہ ثواب نہین حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اُس سے واجب ہو حاصل ہے اور حدیث مین اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہے اسلیے کہ کلام عرب مین اکثر اسطرح آتا ہے کہ روز یا شب ذکر کرتے ہین اور مراد سارا دن یا سکا ہوتا ہے ع **وعن** زید بن خالد الجہنی قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ھل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی ومؤمن بالکوکب متفق علیہ اور روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہے پیچھے مینہ برسنے کے کہ تھا رات کو پس جبکہ پھیرے آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمھارے پروردگار نے یعنی اسوقت اشارہ کیا ساتھ آنے وحی کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ صبح کی بعضے بندون میرے نے کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور بعضون نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسا ہے گئے ہم ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اُسکی کے پس وہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستارہ کے اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسا ہے ہم بسبب غروب ہونے ایک ستارے کے اور نکلنے ایک ستارے کے پس یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جو کوئی یہ اعتقاد کریگا کہ ستارے فاعل اور مدبر مینہ برسانیکے ہین مانند اعتقاد اہل جاہلیت کے پس کافر ہوا اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کیطرف سے ہے اور فضل اُسکے سے ہے اور ستارے علامات اور مظنہ مینہ برسنے کے ہین تو کافر نہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے ع **وعن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بھا کافرین ینزل اللہ الغیث فیقولون بکوکب کذا وکذا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہے ایک جماعت آدمیون سے ساتھ اُس کے کافر

کرنیوالی دُعا تاہے اللہ تعالیٰ منہ پس کہتے ہین کہ منہ پر سایہ سے فلانے اور فلانیکے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہرہ ہے کہ مراد برکت سے مینہ ہے اور جملہ وینزل الغیث بیان اسکا اور احتمال ہے کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل الغیث مثال اور بیان ایک فرد اسکی کا ہو ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنِ** ابن عباسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِّنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَۃً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہے ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہے ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف تشبیہ دی علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد بُرائی بیان کرنے اسکے کے گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحرون اور کاہنون سے ہے کہ بُرے کام کرتے ہین اور خبر غیب کی بتاتے ہین ع **وعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ اَوْ اَتٰی امْرَاَتَہٗ حَائِضًا اَوْ اَتَی امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کے پاس اور سچا جانے اُسکو بیچ اُسکے جو کہ کہتا ہے یا صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت حیض مین یا بدفعلی کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اُسکی کے پس تحقیق بیزار ہوا اُسچیز سے کہ آتاری گئی محمدؐ پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف بیزار ہونا یعنی کافر ہوا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہے اوپر کرنے ان شنائع کے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰہُ الْاَمْرَ فِی السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ بِاَجْنِحَتِھَا خُضْعَانًا لِقَوْلِہٖ کَاَنَّہٗ سِلْسِلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِھِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ فَیَسْمَعُھَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ ھٰکَذَا بَعْضُہٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّہٖ فَحَرَّفَھَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَیَسْمَعُ الْکَلِمَۃَ فَیُلْقِیْھَا اِلٰی مَنْ تَحْتَہٗ ثُمَّ یُلْقِیْھَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَہٗ حَتّٰی یُلْقِیَھَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْکَاھِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَکَ الشِّھَابُ قَبْلَ اَنْ یُّلْقِیَھَا وَرُبَّمَا اَلْقَاھَا قَبْلَ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فَیَکْذِبُ مَعَھَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْکَ الْکَلِمَۃِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی کام کا آسمان مین مارتے ہین فرشتے بازوؤن اپنے ڈرتے اور کانپتے ہین ہیبت و عظمت حکم الٰہی سے بسبب ف قول اور کلام الٰہی کے گویا آواز کلام الٰہی کی یعنی بیچ عدم ظہور اور تفہم اور استماع اُسکے کے مانند زنجیر کے ہے کہ کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جبدور کیا جاتا ہے دُور فرشتون کے دلون سے کہتے ہین یعنی تمام فرشتے کہ تبہ فرشتون مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمھارے نے کہتے ہین فرشتے مقرب اُسچیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہین اُن فرشتون پوچھنے والون سے حق ہے یعنی حق ہے جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالیٰ کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتے ہین اُن باتون کو چوری سے سننے والے کہ جن و شیاطین ہین اور چوری سے سُننے والے اسطرح ہین کہ بعضے اُنکے اوپر بعضون کے ہین اور بیان کی سفیان نے ہیئت اُنکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی ساتھ اُنگلیون ہاتھ کے پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان اُنگلیون اپنی کے پس سنتا ہے چوری سے سُننے والا بات کو پھر ڈالتا ہے اُسکو طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہے پھر ڈالتا ہے اُسکو دوسرا طرف اُسکے کہ نیچے اُسکے ہے یہان تک کہ ڈالتا ہے وہ اُن بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہے چوری سے سننے والا کہ شعلہ پہلے ڈالے اِس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہے اُس بات کو پہلے پہنچنے شعلے کے پس پہنچتی ہے وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہے کاہن ساتھ اُس بات کے سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہے لوگون کو ساتھ اُس بات کے بیچ اثنائے جھوٹی باتون کے پس جب جھلتا ہے اُسکو کوئی ساتھ اُسچیز

جھوٹی باتون اُسکی کے تو کہا جاتا ہے یعنی کہتا ہے تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتھ اُسکے کہ جھٹلاتا ہے اُسکو کیا نہین ہے اور نہین جانا تر کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اُن بات کے کہ سُنی گئی آسمان سے اور بہت گو ہوا آسمین یعنی اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتے بسبب گمراہی کے کہ اُنکے باطن مین ہی جیسیکہ ان نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبات اُنکی بحسب اتفاق کے سچی ہوگئی تو دنیا اور معتقد اُنکے ہو جاتے ہین بسبب نہایت محبت دنیا کے اور گمراہی کے اُنکے دلونمین ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ساحر یا کاہن ابن عباسؓ کی حدیث مین کہ آگے آتی ہی صریح آیا ہے کہ کاہن ساحر ہے پس ساحر سے یہان مراد کاہن ہے اسصورت مین وشک کے لیے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہے جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہے المنجم ساحر اسلیے کہ ساحر خبر غیب کی نہین بتاتا ہے پس لفظ اوا دالکاہن مین تنویع کے لیے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہے آسمین کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پاکر پھرتا ہے یا جہل جاتا ہے ساتھ رجم کے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّھُمْ بَیْنَا ھُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَۃً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ ھٰذَا قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ کُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّھَا لَا یُرْمٰی بِھَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ رَبُّنَا تَبَارَکَ اسْمُہٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَھْلُ السَّمَاءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَھْلَ ھٰذِہِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ حَمَلَۃَ الْعَرْشِ لِحَمَلَۃِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ فَیُخْبِرُوْنَھُمْ مَا قَالَ فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغَ ھٰذِہِ السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَیَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیُقْذَفُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَائِھِمْ وَیُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوْا بِہٖ عَلٰی وَجْھِہٖ فَھُوَ حَقٌّ وَّلٰکِنَّھُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْہِ وَیَزِیْدُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابہؓ نبی مین سے کہ تھا انصارؓ سے یہ کہ صحابہؓ اُسوقت کہ بیٹھے ہوے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکے کہا صحابہؓ نے کہ اللہ ورسول اُسکا داناتر ہے ساتھ حقیقت حال کے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبھی یون کہتے تھے اور کبھی یون یعنی اُسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہین پھینکا جاتا بسبب مرنے کسی کے اور نہ بسبب حیات کسی کے ولیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہے نام اُسکا جسوقت کہ فرماتا ہے ایک حکم تسبیح کرتے ہین فرشتے اُٹھانیوالے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہین وہ آسمان والے کہ متصل ہین عرش کے اُٹھانیوالون کے یہانتک کہ پہنچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتے ہین وہ فرشتے کہ متصل اُٹھانیوالون عرش کے ہین واسطے عرش کے اُٹھانیوالون کے کہ کیا کہا پروردگار تمھارے نے پس خبر دیتے ہین وہ اُنکو اُنچیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہین بعضے آسمان والے بعضون سے یہانتک کہ پہنچتی ہی خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اُچک لیتے ہین جن سننے کو یعنی اُن خبر کو چوری سے لے آتے ہین پھیرڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے یعنی کاہنون کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اُنکے یہ ستارے یعنی پس سب ان ستارون کے پھینکے جاتے یہ ہے نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدائش وموت کا پس وہ چیز کہ لالے کاہن اُسکو اوپر اسطرح کے کہ ہے یعنی بغیر تصرف کے راست درست پس وہ خبر راست ہے ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملا لیتے ہین اُسمین اور زیادہ کرتے ہین یعنی اُس سُنے ہوئے پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** قَتَادَۃَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَھَا زِیْنَۃً لِّلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّیَاطِیْنِ وَعَلَامَاتٍ یُّھْتَدٰی بِھَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِیْھَا غَیْرَ ذٰلِکَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِیْبَہٗ وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْلَمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ زِیْنَۃً وَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْہِ وَمَا لَا عِلْمَ لَہٗ بِہٖ مِمَّا عَجَزَ عَنْہُ الْاَنْبِیَاءُ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ التَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَلَا مَوْتَهٗ وَلٰكِنَّمَا يَعْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّمُوْنَ بِالنُّجُوْمِ ۝ اور روایت ہے قتادہؓ سے کہ کہا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ تارے واسطے تین باتوں کے ایک اسلئے کہ زینت آسمان کے اور دوسرے واسطے مارنے شیطانوں کے اور تیسرے نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے بسبب کے یعنی بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنے کہ بیان کیا انمیں بغیر ان تین چیزونکے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اُسچیز میں کہ نہیں جانتا یعنی نہیں تعلق ہے علم اُسکا اسلیے کہ نہیں آسمان کی نہیں جانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب سنت سے حال آنکہ اسمیں نہیں ہے زیادہ اُسچیز سے کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا سند اور بیچ روایت رزین کے یوں ہے کہ تکلف کیا اُسچیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اُسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اُسچیز کے کہ نہیں اُسکو علم ساتھ اُسکے اور تکلف کیا بیچ جاننے اُسچیز کے کہ عاجز ہے واسطے علم اُسکے سے انبیاؑ اور فرشتے اور روایت ہے ربیعؒ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا ربیعؒ نے یہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں مقرر کی اللہ تعالیٰ نے ستارے میں زندگی کسی کی یعنی پیدائش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی مال وجاہ اور نہ مرنا کسی کا اور سوا اسکے نہیں کہ فتر اکرتے ہیں کاہن اللہ پر جھوٹے اور فیصلہ کرتے ہیں طلوع ہونے ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کے ف ضائع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہونا ہے بیفائدہ چیز میں کہ نہ فائدہ دیتی ہے دنیا میں اور نہ آخرت میں ۱۲ یہاں ملا علیؒ اور حضرت شیخؒ نے خوب تفصیل سے لکھا ہے فلینظر ثمہ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اُسچیز کے کہ ذکر کی اللہ نے یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنی اور وہ برا علم ہے کہ بعض اسکا فسق ہے اور بعض اسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہے کہ ساتھ علماستو نکے خبر ہیں غیب کی بتاتا ہے اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہے کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہے اور ساتھ اُسکے ضرر خلق کا پونہچاتا ہے اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد اسکا رکھے کافر ہے یعنی پس اسی طرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور حرب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بددینوں کے اعمال سے ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمَجْدَحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ روکے اللہ منہ اپنے بندوں سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برسادے البتہ ہوا یک جماعت آدمیوں میں سے کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کے کفر کرنیوالے کہ کہیں برسائے گئے ہم بسبب منزل قمر کے کہ نام اسکا مجدح ہے نقل کی یہ نسائی نے ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کے نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہے کہ سبب رہنے کا ہے

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالیٰ کا ہے بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو جیسکو چاہتے کہ دلمیں اور اللہ سبحانہ قادر ہے ایسے نہ بیداری باعث اسکی ہے اور نہ نیند مانع اُس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سونیکے دل میں علامت ہے اور امور پر کہ پیش آتے ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہے جیسکے ابر دلیل ہے وجود مینھ پر ح **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَالِكٌ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں باقی رہا آخر نبوت سے کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والے کہا صحابہؓ نے کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایت عطا ابن یسار کے اس عبارت کو کہ وہ تکھتا ہے اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنے لیے یا دیکھا جاوے واسطے اُسکے یعنی کوئی اور مسلمان

دیکھے واسطے اُسکے ف نہین باقی رہا آہ یعنی وحی منقطع ہوجاوے گی بسبب مرنے میرے کے اور نہین باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی جاوے اُس سے چیز ہونے والی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزین معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق ببشارت سے ہے ساتھ پیش سیم اور زبر رب کے یعنی خوش خبری کے اور استعمال ببشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہے اور کبھی شر مین بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہے اور خواب بد کو حلم کہتے ہین ساتھ پیش ح کے لیکن یہ تخصیص شرعی ہے اور لغت مین بمعنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین بھی یہی مراد ہے اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ صالحہ کے واسطے بیان وایضاح کے ہے یا صالحہ یعنی صادقہ کے ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کے اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق ترین ساتھ معنی فبشرات کے کہ غالبًا یا کلیًا پیچ خبر نیک شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہے اور اگرچہ آمین صدق بھی بمعنے جیسیکہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث ناظر بمعنی ثانی کے ہی اسلیے کہ ثبت مین خبر صدق معتبر ہے خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی یا حمل اول پر معنی مطلق کے کہ مخبرات ہو مع

وَعَنْ انَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑون نبوت کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ رویا صالحہ کے یہان صادقہ ہے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جزئی کا ساتھ شے کے ہوتا ہے پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزء اُسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رویا ایک جزء ہے اجزاے علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہے اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مع رویا کی ہے کہ یہ پرتو ہے نبوت کا اور مانند اسکے اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسکہ اور حدیث مین آیا ہے کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہ تخصیص اس عدد پچھالیس کی اگرچہ علمانے کچھ کچھ لکھی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ علم اُسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہے اور اور روایت مین چھبیس آیا ہے بسبب چھیالیس کے اور ایک مین چوبیس اور ایک مین تیئیس اور غیر ذلک مراد ان سب سے تکثیر ہے نہ تحدید ع ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو سواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہے میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا مجکو یعنی گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین منہی ہوتے ہین اُسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کرے اُسپر یہ کہ سُنے اُسحالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرتؐ کی اپنے زمانہ کے لوگ ہین یعنی میرے وقت کے لوگون مین سے جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو فیق دیگا اُسکو اللہ تعالی میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی اخبار کے ہے یعنی جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس خبر دار اُسکو کہ خواب اُسکا حقیقۃً اور سچا ہے نہین ہے اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہے میری صورت مین یعنی یہ مجال نہین شیطان کی کہ کسی کے خواب مین آوے اور اُسکے خیال مین ڈالے کہ مین آنحضرتؐ ہون اور آنحضرتؐ یہ جھوٹ باندھے اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہے اور جھوٹ باندھ سکتا ہے یعنی دیکھنے والے کو وسواس مین ڈالتا ہے کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہے ولیکن بصورت آنحضرتؐ کے ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندھ سکتا اسلیے کہ آنحضرتؐ مظہر ہدایت کے ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کے ضد ہے اور حق تعالی جامع ہے صفات ضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہ بھی ہے کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کے چنانچہ اسلیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اُس سے متصور ہے اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اُس سے ظاہر نہین ہوتا ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے دیکھا مجکو پس

تحقیق دیکھا حق یعنی سچا ہے خواب اُسکا کہ اُسنے مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ یہ حدیثین ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کے دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنے آنحضرتؐ کو خواب مین دیکھا اُنھین کو دیکھا دروغ اور شیطان کو اُسمین دخل نہین اور علمانے اس کو خصائص حضرتؐ کے سے شمار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین بعضون نے تو یہ کہا کہ محل اِن احادیث کا یہ ہے کہ کوئی دیکھے آنحضرتؐ کو ساتھ صورت اور حلیۂ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضون نے نہین سے توسع کیا اور کہا کہ اُس شکل وصورت مین دیکھے کہ مدت عمر شریف مین اُسپر تھے خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہے کہ اُس صورت پر دیکھے کہ پہنچی آخر عمر کے اُس صورت پر اِس علم سے سدھارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھے اور نوبت بیسی کی نہ پہونچی تھی اعتبار کیا ہے اور محدثین سیہ بن کے پاس جب کوئی اگر قصہ خواب مین دیکھنے حضرتؐ کا بیان کرتا تو وہ کہتے کہ بیان کر کہ کس صورت مین دیکھا ہے تو نے اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے نہ بیان کرتا تو وہ کہتے کہ جا تو نے آنحضرتؐ کو نہین دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ اُنکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوائے اُسکے اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف وتفاوت صورتون کا باعتبار کمال ونقصان ایمان دیکھنے والیکے ہے جسنے حضرتؐ کو اچھی صورت مین دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جسنے برخلاف اُسکے دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسی طرح ایک نے بارہا دیکھا اور ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتے ہوے اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہ مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والیکے پس دیکھنا آنحضرتؐ کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والیکی اور اُسمین ضابطہ مفیدہ ہے سالکون کے لیے کہ اُس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کر علاج اُسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضے ارباب تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرتؐ سے خواب مین سُنے تو اُسکو سنت قولیہ پر عرض کرے اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اُسکے ہے پس رویاے ذات کریمۂ اُنکی کا اور اُسچیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہ ہے تجھسے ہے حضرت شیخ علی متقی نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے مغرب سے آنحضرتؐ کو خواب مین دیکھا کہ اُسکو شراب پینے کے لیے فرماتے ہین اُسنے واسطے رفع اشکال کے علماے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہے ہر ایک عالم نے محل اور تاویل اُسکی بیان کی ایک عالم تھے مدینہ مین نہایت متبع سنت کے کہ اُنکو شیخ محمد بن عراقہ کہتے تھے جبؒ استفتا اُنکی نظر سے گذرا تو اُنھون نے فرمایا کہ یون نہین ہے جسطرح اُسنے سُنا اُس شخص کے سامعہ مین خلل ہے آنحضرتؐ نے اُسکو فرمایا لاتشرب الخمر اُسنے لاتشرب کو اشرب سُنا ط وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس عنقریب دیکھے گا مجکو جاگتے مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرتؐ کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب مین حضرتؐ کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تھا اُسکو کہ جاگتے مین دیکھے اور مسلمان ہوا اور یہ مراد ہے آخرت مین دیکھے گا جاگتے مین مع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَلْیَتْفُلْ ثَلَاثًا وَّلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کی طرف سے ہے اور خواب بُرا شیطان کی طرف سے پس جو وقت دیکھے ایک تمھارا ایسا خواب کہ خوش رکھے اُسکو پس نہ بیان کرے اُسکو مگر اُس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہے اُسکو یعنی علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالی کی جیسیکہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہے اور جو وقت دیکھے ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہے پس چاہیے کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھکارے تین بار یعنی بقصد دفع کرنے شیطان کے اور نہ بیان کرے

ف حضرت شیخ سے اس مقام کو نقل کیا ہے اور اس کے مقابل کو نہیں لکھا ہے

اُس خواب کو کسی کے روبرو یعنی نہ دوست کے روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بُری نہ دے بحسب ظاہر صورت اُسکی کے اور تعبیر جیسی دیتا ہو ویسی ہی واقع ہوتی ہے بتقدیر الٰہی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شیطان کی طرف سے یعنی باعث خوشی اُسکی کا ہوتا ہے اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونوں کا ساتھ پیدا ہے الٰہی کے ہے حاصل یہ کہ اچھا خواب بشارت ہے حضرت پروردگار کی طرف سے بندے کے لیے تا باعث حُسن ظن کا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہے تا غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کے اور معنی نہ ضرر کرنیکے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گردانا ہے ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سے جیسکہ گردانا ہے صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیکھے ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانے اُسکو پس چاہیے کہ تف کرے بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھیرے کروٹ اپنی سے کہ تھا اُسپر وقت دیکھنے خواب کے نقل کی یہ مسلم نے ف احدیث میں بصاق ذکر کیا کہ تفل سے زیادہ ہے تفل تھوک مُنہ سے نکالنا اور بصق منہ کے اندر سے نکالنا کہ کچھ حلق سے بھی نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور اُسکو بزاق بھی کہتے ہیں پس تفل بعد بصق کے ہے اور بعد از ان نفث ہے کہ بھو کنا ہے ساتھ آب لبوں کے اور بعد اسکے نفخ ہے کہ پھو کنا ہے فقط اور بعضے روایات مسلم کے خلیفہ بھی آیا ہے اور اس حدیث میں ذکر بائیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں مطلق اور اس حدیث میں کروٹ سے پھرنا بھی آیا ہے اسلیے کہ اسکو بہت تاثیر ہے بیچ تغییر حال کے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَاَنَا اَقُوْلُ الرُّؤْيَا ثَلٰثٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطٰنِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلَا يَقُصَّهٗ عَلٰى اَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُوْنُسُ وَهُشَيْمٌ وَاَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُوْنُسُ لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ فَقَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ اَوْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ فِيْ رُؤْيَاهُ نَحْوَهٗ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَاَرَى الْغُلَّ الرُّكُوْنَ اِلَى الْكَلَامِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہیں قریب کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو ہے چھیالیس جزو نبوت کی سے اور جو چیز کہ ہو اجزا نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے کہ میں کہتا ہوں اور روایت کرتا ہوں اُن احادیث سے کہ آنحضرتؐ نے فرمائیں ہیں خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب میں ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کرے اُسکو روبرو کسی کے اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنی تا بسبب کت اور نورانیت نماز کے توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہے جاتا رہے کہا ابن سیرین نے اور تھے آنحضرتؐ مکروہ رکھتے طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آتا اُنکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہے یعنی اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہے نقل کی یہ یعنی ساری حدیث کہ مشتمل ہے اوپر مرفوع و موقوف کے بخاری اور مسلم نے لیکن دونوں کو تردد ہے آخر حدیث میں کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے کہ نقل کی اُسنے ابی ہریرہؓ سے اور کہا یونس نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس روایت میں ابن سیرین کو ابی ہریرہؓ سے مگر بیچ حدیث خدا سے بیچ مقدمہ قید کے کہ واقع ہوا ہے یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کے کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہ حدیث مرفوع ہے نہ موقوف ابو ہریرہؓ

اور ابن سیرین عن یعنی روایت کیا اُسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہؓ سے اور اُنھون نے آنحضرتؐ سے بخاری نے تیون کہا اور کہا مسلم نے راوی ابن سیرین سے کہ نہین جانتا مین کہ یہ قول مذکور قریب مین پنج حدیث پیغمبر خدا کے واقع ہوا ہے یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسی کے ہے کہ کہا گیا اور یہ بھی کہا مسلم نے کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابوہریرہؓ نے حدیث مین اُس قول اپنے کو کہ کما ذکرہ الفعل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ پنج خل اور قید کے واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابوہریرہؓ کا ہے کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج پنج اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہے کلام اپنے کو درمیان حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیان کرنے قول بخاری اور مسلم کے سے تحقیق حال ضمیرون قال اور کان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہے ف جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہے علمانے اول تو یہ کہ مراد قریب ہونے زمانہ کے سے اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہے جیسیکہ اور حدیث مین صریح آیا ہے کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جھوٹ ہووے خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنے سے سُنا مین نے کہ مراد قرب زمانہ موت کا ہے دوسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے اسلیے کہ جس موسم مین کا لمدن برابر ہوتے ہین مزاج تندرست اور معتدل بہت ہوتا ہے خواب درست تر اور خلط و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کے گذرین گے اور مہینے مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے اور روز مانند ساعت کے اور لکھا ہے علمانے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ ان دنون مین اُنکے عدل سے سب عیش مین ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس پنج زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اُسکا بھی راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور پنج اُسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہے اسیر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کے ہے اور خیال نفس ہے جیسیکہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہے از بسکہ خیال مین پیچ رہا ہے وہی خواب مین دیکھتا ہے یا عاشق معشوق کے خیالمین ہوتا ہے اُسکو خواب مین دیکھتا ہے اور ڈراونا شیطان کا تاعلمین اور کمدر کرے اُسکو بسبب دشمنی کے کہ بنی آدمؑ سے رکھتا ہے اور وہ فعل شیطان کا ہے کہ ساتھ اُسکے آدمی زاد سے بازی کرتا ہے جیسیکہ دیکھتا ہے کہ پسر اسکرٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے اور کبھی سبب فوت ہونے نماز اور تاخیر اُسکی کا ہوتا ہے و غیر ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کے نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرنا ہے جانب حق سے بندہ کے لیے تا ساتھ اُسکے خوش ہووے اور طلب حق مین ممارضہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہ قابل تعبیر کے ہے اور نہ بیان کرے الخ یعنی اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار کے و تعبیر کے نہین تو کہنا اُسکا داخل عبث و لایعنی کے ہے اور یہ بھی ہے کہ جب کہیگا اور سُننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالے گا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع مین اور شارحون نے پنج ضمیر قال اور کان یکرہ کے چند احتمالات لکھے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو جیسیکہ ظاہر عبارت کا کہ پہلے گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اسمین اور اس تقدیر پر ضمیر عن کان یکرہ کی پھرتی ہین آنحضرتؐ کی طرف اور معنی یہ ہونگے کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرتؐ کہ ناخوش رکھتے اُسکو کہ کوئی دیکھے خواب مین کہ طوق اُسکے گردنمین ڈالا ہے اسلیے کہ یہ صفت دوزخیون کی ہے جیسیکہ فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرے اور کان یکرہ کی ابوہریرہؓ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابوہریرہؓ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابوہریرہؓ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب مین اور ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے سُنا ہوگا یا اپنے اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی پھرے طرف راوی کے ابن سیرین سے اور کان یکرہ مین ابن سیرین کی طرف یعنی کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر خواب مین واللہ اعلم

اور خوش آتا اُنکو دیکھنا قید کا یعنی پیڑ ہونکا پاؤن مین اور بمعنے ساتھ ضعیفہ جمع کے روایت بخاری کی مین آیا ہے پس بسبب احتمال اول کی ضمیر راجع ہوگی طرف آنحضرتؐ کے اور صحابہؓ اُنکے اور بسبب احتمال دوسرے کے طرف ابوہریرہ اور اتباع اُنکے کے اور بسبب احتمال تیسرے کے طرف ابن سیرین کے اور تعبیر کرنے والے اہل عصر اُنکے کے یعنی اگر کوئی خواب مین دیکھتا کہ قید اُسکے پاؤن مین ہے تو اُسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت بازرہنے کی قبائح اور معاصی سے اور ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسیکہ فرمایا ویقال لقید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل یمن کی طاعت کے ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پاؤن مین ہے تو تعبیر اُسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہے ساتھ اختلاف دیکھنے والے کے مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکھکر بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہے اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہنچنے کی مقام حقیقت مین ہے ع وعن جابرؓ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تثاءب احدکم فلیمسک یدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل متفق علیہ ولفظہ لمسلم عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیرد ما استطاع فان احدکم اذا قال ہا ضحک منہ الشیطان ولمسلم فلیکظم ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک الشیطان منہ ولمسلم عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یشمتہ والتثاؤب انما ہو من الشیطان فلیرد ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک الشیطان منہ رواہ البخاری ولمسلم عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس فحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیضع یدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ دیکھا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہے کہا جابرؓ نے پس ہنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ حسوقت کھیلے شیطان ساتھ ایک تمہارے کے خواب اُسکے مین پس نہ بیان کرے اُسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے ہے اور اُس قسم سے ہے کہ شیطان بازی کرتا ہے ساتھ آدمی کے تا غمگین کرے اُسکو ایسے خواب کو چھپانا چاہیے او طیبی نے کہا کہ آنحضرتؐ نے وحی سے جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سے اور بازی شیطان کی ہے اور اگرچہ نزدیک تعبیر کہنے والون کے اُسکی تعبیر سے مثل زوال نعمت اور مفارقت قوم اور ماند اُسکے کے ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ذات لیلۃ فیما یری النائم کأنا فی دار عقبۃ بن رافع فأتینا برطب من رطب ابن طاب فأولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مین نے ایک رات بیچ اُن چیزون کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا یعنی خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہؓ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہؓ بن رافع صحابی کے پس لائی گئین میرے پاس کھجورین تر کہ اُنکو طب ابن طابؓ کہتے ہین پس تعبیر کی مین نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہے دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنی رفعت لفظ رافع سے لی اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہے یعنی یہ لفظ طب ابن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرتؐ کی تھی کہ نامون سے بطریق تفاؤل تاویل کے معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری مین بھی ساتھ اُنکے فال لیتے تھے جیسیکہ سفر ہجرت مین کہ کہ سے مدینہ کو تشریف لیجاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سواروں کے راہ مین دیکھا کہ قریش نے اُسکو واسطے پکڑنے آنحضرتؐ کے تعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے اُسنے کہا بریدہ پس حضرتؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹھنڈی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث ع وعن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی المنام انی اہاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذہب وہلی الی انہا الیمامۃ او ہجر فاذا ہی المدینۃ یثرب ورأیت فی رؤیای ہذہ انی ہززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ہو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ہززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ہو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا مین نے خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اُسمین کھجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اُسکی کے طرف اسکے کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اُسکا یثرب ہے اور دیکھا مین نے اس خواب اپنے مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سے پس ناگہان تعبیر اُسکی وہ تھی کہ پہنچی بعضے

مومنون کو سختی وغم اور زنگ اُحد کے یعنی زخمی ہوئے بعضے اور بعضے شہید ہوئے پھر بلایا مین نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اُس چیز سے کہ تھی پس گمان تعبیر درست ہونے تلوار کی وہ تھی کہ لایا اُسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہے شہرون حجاز کے سے کہ اسمین کھجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہے اور ایام جاہلیت مین مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اُسکا مدینہ او طیبہ اور طابہ اور اُس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلیے کہ یثرب مشتق ہے ثرب بالتحریک سے کہ بمعنی فساد کے ہے اور اس حدیث مین اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کے فرمایا ہوگا بیان جواز کے لیے اور نہی تنزیہی ہے یا اسلیے کہ ابتداے ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتے نہ تھے چاہا کہ پہچان لین اسلیے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کے اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام اللہ مین جو آیا ہے یَا اَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ اَلْخ تو ذبانی منافقون کے فرمایا ہے ص ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَیَّ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَیْنِ اَنَا بَیْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَیُقَالُ اَحَدُهُمَا مُسَیْلِمَةُ صَاحِبُ الْیَمَامَةِ وَالْعَنْسِیُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ تھا مین سوتا لایا گیا مین خزانے زمین کے پس رکھے گئے میرے ہاتھ مین دو کڑے سونے کے پس گران ہوئے مجھ پر یعنی ناگوار ہوے بسبب کہ بہت پہنے سو نے کے پس وحی کی گئی طرف میرے یعنی الہام کیا اللہ نے مجکو سوتے مین یہ کہ پھونک مار انکو پس پھونک مارا مین نے انکو پس اُڑ گئے وہ پس تعبیر کی انکی مین نے دو جھوٹے کہ مین درمیان اُن دونون کے ہون یعنی باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے ترمذی کے یون ہے کہ کہا جاتا ہے ایک انمین سے مسیلمہ ہے صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہین پائی مین نے یہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اُسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے ف لایا گیا مین اخیر یعنی لائے میرے پاس کنجیان زمین کے خزانون کی اور بعضون نے کہا کہ خزانے حقیقۃً لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگے اُسکے حضرتؐ اور امت اُنکی اور دین و ملت اُنکی عالم مین پھیلے گی اور صنعاء ایک شہر ہے یمن کے شہرونمین سے اُسکا سردار تھا اسود عنسیؔ کہ آخر زمانہ آنحضرتؐ کے مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات آنحضرتؐ کے اُسکو مارا پس فرمایا آنحضرتؐ نے فازَ فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اُسکو وحشی قاتل حمزہؓ کے نے حضرت صدیقؓ کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کے ساتھ دو نو جھوٹون کے لکھا ہے علمانے کہ کڑے مشابہت ساتھ قید ہاتھ کے ہین اور قید باز رکھتی ہے ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور کماحقہ تصرف کرنیسے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرتؐ کے ہوئے تھے مشابہ قید کے ہوے کہ دست مبارک اُنکے مین ہے اور مانع ہے عمل و تصرف سے گویا ہاتھ اُنکا پکڑ رکھا ہے اور نہین چھوڑتے کہ کام کرین اور دیکھنا سو نیکے کڑو دکھا تھا بسبب انمماک کے بیع زیب و زینت دنیا کے اور شدت کراہت اور غلظت اُن دو کذابکے واللہ اعلم بالصواب ع وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ اِرْتَبَتْ لَنَا عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ فِی السُّكْنٰی عِنْدَنَا فَنَزَلَ عِنْدَنَا فَمَرِضَ فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ وَجُعِلَ فِیْ ثِیَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِیْ عَلَیْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ یُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْیَقِیْنُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَیْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّیْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ فَاَحْزَنَنِیْ فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ لِعُثْمَانَ عَیْنًا تَجْرِیْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ یَجْرِیْ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ام العلاؓ انصاریہ سے کہ کہا مین نے واسطے عثمانؓ بن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ جاری ہے پس بیان کیا مین نے اُسکو رو بر و حضرتؐ کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اُسکے کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے واسطے اُسکے لفظ کی یہ بخاری نے ف یعنی پونہچتا ہے طرف اُسکے ثواب اُسکے عمل صالح کا بعد مرنے اُسکے کے قیامت تک اسلیے کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہین اُسکے لیے عمل اُسکے قیامت تک ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ

ف یعنی ثواب عمل صالح کا بعد مرنے مرابط کے قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور مرابط کہتے ہین جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہین اُسکے لیے عمل اُسکے قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور مرابط کہتے ہین جو کوئی مرتا ہے مرابط بڑھتے جاتے ہین اُسکے لیے عمل اُسکے قیامت تک ہوتا رہتا ہے

ف یعنی لائے میرے پاس کنجیان زمین کے خزانون کی اور بعضون نے کہا کہ خزانے حقیقۃً لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگے اُسکے حضرتؐ اور امت اُنکی اور دین و ملت اُنکی عالم مین پھیلے گی اور صنعاء ایک شہر ہے یمن کے شہرونمین سے اُسکا سردار تھا اسود عنسیؔ کہ آخر زمانہ آنحضرتؐ کے مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض وفات آنحضرتؐ کے اُسکو مارا پس فرمایا آنحضرتؐ نے فازَ فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اُسکو وحشی قاتل حمزہؓ کے نے حضرت صدیقؓ کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کے ساتھ دو نو جھوٹون کے لکھا ہے علمانے کہ کڑے مشابہت ساتھ قید ہاتھ کے ہین اور قید باز رکھتی ہے ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور کماحقہ تصرف کرنیسے پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرتؐ کے ہوئے تھے مشابہ قید کے ہوے کہ دست مبارک اُنکے مین ہے اور مانع ہے عمل و تصرف سے گویا ہاتھ اُنکا پکڑ رکھا ہے اور نہین چھوڑتے کہ کام کرین اور دیکھنا سو نیکے کڑو دکھا تھا بسبب انمماک کے بیع زیب و زینت دنیا کے اور شدت کراہت اور غلظت اُن دو کذابکے واللہ اعلم بالصواب

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجھہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا قال فان رای احد قصھا فیقول
ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ھل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی
فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی
یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ھذا فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی
اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی راسہ بفھر او صخرۃ یشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدھدہ الحجر فانطلق الیہ
فیاخذہ فلا یرجع الی ھذا حتی یلتئم راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی
اتینا علی ثقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع تتوقد تحتہ نارا فاذا اقتربت ارتفعوا حتی کاد ان یخرجوا منھا
واذا خمدت رجعوا فیھا وفیھا رجال ونساء عراۃ فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی نھر من دم فیہ رجل
قائم علی وسط النھر وعلی شط النھر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النھر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر
فی فیہ فرددہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ھذا قالا انطلق فانطلقنا حتی
انتھینا الی روضۃ خضراء فیھا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلھا شیخ وصبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار
یوقدھا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا وسط الشجرۃ لم ار قط احسن منھا فیھا رجال شیوخ وشباب ونساء
وصبیان ثم اخرجانی منھا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ھی احسن وافضل منھا فیھا شیوخ وشباب فقلت
لھما انکما قد طفتما بی اللیلۃ فاخبرانی عما رایت اور روایت ہی سمرہ بن جندب کی کہ کہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تھے
صبح کی متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ ہمپر اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم مین سے آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا
اُسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرت نے ہمسے ایک دن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم مین سے کسی نے خواب
عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مین نے دیکھا ہے آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونو ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے
لیے شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک کھڑا ہے اُسکے ہاتھ مین آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اُسکو بیچ کلے بیٹھے ہوے کے اور
چیرتا ہے اُسکو یہانتک کہ پونہچتا ہے چیراؤ گدی اُسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اُسکے کے مانند اسی کے یعنی آنکڑے گدی تک چیرتا ہے اور ملحق ہوجاتا ہے
کلہ اُسکا پھر عود کرتا ہے پس کرتا ہے مانند اسی کے یعنی ہر بار کلے چیرتا ہے اور جب ملحق ہوجاتے ہین پھر چیرتا ہے ہر بار یون ہی کرتا ہے آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ مین
مین نے اُن دو شخصون سے کہ کیا ہے یہ کہا اُن دونون شخصون نے چلو یعنی پوچھتے چلے چلو کہ اور عجائبات دیکھنے ہین تعبیر اُسکی معلوم ہوجائے گی پس
چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوے کہ جس سے ہاتھ پھر جاوے فرمایا پیغمبر
ہوے کچلتا تھا ساتھ اُسکے سر اُسکا پس جسوقت مارتا ہے اُسکو لوٹھ جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے وہ طرف اُس پتھر کے تا کہ لاوے اُسکو یعنی مارنیکے لیے
پس نہین پھرتا طرف اُسکے یہانتک کہ ملحق ہوجاتا ہے سر اُسکا اور ہوجاتا ہی سر اُسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اُسکی اور مارتا ہے اُسکو پس کہا مینے کیا ہے یہ
کہا ان دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اُسکا تنگ تھا اور نیچا اُسکا کشادہ جلتی تھی
نیچے اُسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اُٹھتی آگ اوپر اُٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑین اُس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا
شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اسمین اور اُس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مین نے کیا ہے یہ کہا اُن دونون شخصون نے

ف حدیث سمرہ
ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ
خواب کی تعبیر
ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ
خواب کی تعبیر

کہ چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اُسمین ایک شخص تھا کھڑا بیچون بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اُسکے پتھر رکھے تھے پس آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے پس جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منھ اُسکے کے پس پھیر دیتا ہے اُسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ منھ اُسکے کے پتھر پس پھرتا ہے اُسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مین نے یہ کہا اُن دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پونہچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اُسمین تھا ایک درخت بڑا اور اُسکی جڑ مین ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کے آگے اُسکے آگ ہے کہ جلاتا ہے اُسکو پس لے چڑھے مجکو دونون شخص سخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مین نے کبھی بہتر اُس گھر سے اُسمین کتنے مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اُن دونون شخصون نے مجکو اُس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اُسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مین نے واسطے اُن دونون شخصون کے کہ تحقیق تمنے بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اُس چیز سے کہ دیکھی مین نے فقالا لا تعجل فانا الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الافاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رایتہ یشدخ راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما رایت الی یوم القیمۃ والذی رایتہ فی النقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فی النہر اٰکل الربوا والشیخ الذی رایتہ فی اصل الشجرۃ ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل وارفع راسک فرفعت راسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فاذا استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری یعنی کہا اُن دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اوپر وہ شخص کہ دیکھا تمنے اُسکو کہ چیرے جاتے ہین کلے اُسکے پس وہ شخص جھوٹ ہے بولتا ہے جھوٹ پس نقل کیجاتی ہین جھوٹی باتین اُس سے یہانتک کہ پونہچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اُسکو کہ کچلا جاتا ہے سر اُسکا پس وہ شخص ہے کہ سکھلایا اُسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اُسکے سیکھنے کی پس سو رہا اُس سے رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اُس چیز کے کہ قرآن مین ہے کیجاتی ہے ساتھ اُسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اُسکو نہر مین وہ سود خوار ہے اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اُسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم ہین اور لڑکے گرد اُنکے پس اولاد ہے آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہے آگ لاکھے دار و غہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اُسمین گھر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہے کہ جسمین تمام مومنین ہون گے اور رہا یہ یہ گھر پس گھر ہے شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اُٹھاؤ تم سر اپنا پس اُٹھایا مین نے سر اپنا پس دیکھا گمان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا اُن دونون شخصون نے کہ ہے یہ مکان آپکا کہا مین نے چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہونمین اپنے مکان مین کہا اُن دونون شخصون نے کہ تحقیق باقی رہی ہے عمر تمھاری نہین پورا کیا تمنے اُسکو پس اگر پورا کرو گے تم اُسکو داخل ہوگے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے ف سو رہنا اُس سے رات کو اگر نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو پس عمل نیکا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہے ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت ملا سکی کے ہے مخصوص کیا ساتھ اُسکے اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی یعنی علم قرآن پس اُسکی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا اور بعض اوقات باعث بھول جانیکا ہوتا ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور تنہا عمل کرنیوالا اوامر و نواہی

لہ اگر کہن اشارہ سے جن لوگون کا ذکر ہے جن مین درجہ ہین اوپر جانے کا اور دوزخ اوپر سے پس وہ اعلی درجہ ہے جنت کا سے ۱۲

قرآن پر باوجود یکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہے قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اُس چیز پر کہ اُسمین ہے پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے صور ہا اُس سے یعنی اعراض کیا اُس سے اور جو کہ سوے بغیر اعراض کے اُس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہے اس وعید سے انتہی اور شہید دنکا یعنی مومنان خالص کا کہ وہ نبیا اور اولیا اور حملۂ عرش اسلیے کہ اواز ہوا ہے کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر اور کہا نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہے اوپر استحباب متوجہ ہونے امام کے بعد سلام کے مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچھنے کے خواب سے اور اوپر مبادرت تعبیر کرنے والے کے طرف تعبیر اُسکی کے اول اوزمین تا کہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے وَذَکَرَ حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فِیْ رُؤْیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَلَائِکَۃِ فِیْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین بیچ باب حرم مدینہ کے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ رَمْثَۃَ بِالْمُثَلَّثَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ الْمُؤْمِنَ جُزْءًا مِنْ سِتَّۃٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُحَدِّثْ بِھَا فَاِذَا حَدَّثَ بِھَا وَقَعَتْ عَلٰی اَحَدِ جَنْبَیْہِ قَالَ لَا اَحْسِبُہٗ اِلَّا اَحَدَ جَنْبَیْہِ اَوْ لَیْسَ بِاَبْعَدَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ دَاوٗدَ وَقَالَ الرَّاوِیْ اَظُنُّہٗ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یُعَبِّرْ فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ لَا یَقُصُّھَا اِلَّا عَلٰی وَدٍّ اَوْ ذِیْ رَأْیٍ اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جزو ہے چھیالیس جزو نبوت کی سے اور خواب اوپر پاؤن پرندہ کے ہے جبتک کہ نہین کہتا اُسکو پس جسوقت کہ کہتا ہے کسی کے اور بروو واقع ہوتا ہے اور گمان کرتا ہون مین آنحضرتؐ کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کے مگر روبرو دوست کے یا دانا کے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے خواب اوپر پاؤن پرندہ کے ہے جب تک تعبیر نہین کہی جاتی پس جبکہ تعبیر کہی جاوے واقع ہوتی ہے اور گمان کرتا ہون مین آنحضرتؐ کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر کہ روبرو دوست کے یا صاحب عقل کے ف اوپر پاؤن پرندہ کے مثل ہے بیچ عدم تقرر شے کے یعنی جوامر کہ قرار نہین پایا ہے اُسکو عرب کہتے ہین علی رجل طائر یعنی جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھیرتا نہین اُڑتا رہتا ہے اور حرکت کرتا ہے اور جو کچھ اُسکے پاؤن پر ہوتا ہے وہ بھی نہین ٹھیرتا ہے ویسے ہی یہ امر بھی ٹھیرتا نہین پس فرماتے ہین کہ خواب جب تک کسی سے کہا نہین ہے اور دلمین پسند دیکھا ہے اور اعتبار نہین کہتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اُسنے تعبیر کہی واقع ہوتا ہے اُسطرح کہ تعبیر کہی پس نہ کہنا چاہیے اور نہ بُرے خواب کے حق مین ہے کہ اُسکے وقوع سے ڈرتا ہے اور توہم ضرر کا رکھتا ہے جیسے کہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور مگر ساتھ دوست کے تامل نیکی کرے اور تعبیر اچھی کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کے تعبیر بُری کہے گا اور اسی طرح دانا کا از راہ عقل کے تعبیر اچھی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وقوع سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کے ہے تو تاثیر کہان خواب کی بیچ سقوط کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہے جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہے مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّؤْیَا فَقَالَ لَہٗ خَدِیْجَۃُ اِنَّہٗ کَانَ قَدْ صَدَّقَکَ وَلٰکِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْھَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ بِیْضٌ وَلَوْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَکَانَ عَلَیْہِ بِاْسٌ فَیُرْجٰی لَکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کے سے کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کے خدیجہؓ نے کہ وہ تصدیق کرتے تھے آپکی ولیکن مرے پہلے ظاہر ہو نے نبوت آپکی کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دکھلایا گیا ہو نمین مجھکو خواب مین اس حال مین کہ اُسپر کپڑے سفید ہین اور اگر ہوتا وہ دوزخیون مین سے تو ہوتے اُسپر کپڑے اور طرح کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی چچا کے بیٹے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے تھے اور انھون نے ایام جاہلیت مین دین نصاریٰ سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالےٰ کی کرتے تھے اور عبادت بتون کی سے بیزار رہتے

پر مر چکے تھے اور آخر عمر میں اندھے ہو گئے تھے اور قصہ لے جانے حضرت خدیجہؓ کا آنحضرتؐ کو ابتداے وحی میں اُنکے پاس اور بشارت دینے اُنکے کا آنحضرتؐ کو ساتھ صدق حال کے اور تصدیق کرنا آنحضرتؐ کو مشہور ہے اور کتاب سد الغابہ میں اُنکو صحابہؓ میں ذکر کیا ہے اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اُنکے کے ذکر کیا ہے اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہؓ نے بطریق سماع کے صحابہؓ سے روایت کیا ہوا سلیے کہ حضرت عائشہؓ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہؓ کے آنحضرتؐ کی خدمت میں دھیمیں اور کمار و برو حضرتؐ کے خدیجہؓ کے آخر یعنی پہلے جواب دینے حضرتؐ کے حضرت خدیجہؓ نے برعایت حال اپنے چچا کے بیٹے کے اور نگہداشت ادب کے ساتھ آنحضرتؐ کے کلام میں بھی کہا کہ اول ناظر بیچ ثبوت ایمان اُسکے کے ہے کہ کہا اُسنے اور تصدیق کی آپکی نبوت میں اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ آپنے دیکھا ہے وہی ناموس ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اُترتا تھا اور تم بغیر خرد کے ہو اگر میں بیچ وقت ظہور و غلبہ تمھارے کے زندہ ہا تو مدد قوی تمھاری کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہے اوپر تردد ایمان اُسکے کے کہ کہا ولکن اٰنات قبل اَن تُظْهَرَ آخر آگے آنحضرتؐ نے کلام مذکور فرمایا کہ ایمان اُسکا ثابت کیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ایمان رقہ کے اور اُسمیں کیا جگہ اختلاف کی ہے کہ حالت نبوت آنحضرتؐ کی میں اُنھوں نے تصدیق کی اگر پہلے نبوت کے کرتے تو گنجایش کہنا تھا ح وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاسْتَحْلَفَهٗ لَهٗ وَقَالَ صَدَقْتَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن خزیمہؓ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہؓ ہے یہ کہ اُنھوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہے سو نیوالا یعنی خواب میں دیکھا کہ سجدہ کیا ہے اوپر پیشانی آنحضرتؐ کے پس عرض کیا یہ خواب اوپر حضرتؐ کے پس لیٹ گئے حضرتؐ بپاس خاطر ابی خزیمہؓ کے تا سجدہ کرلیں اور فرمایا سچ کر خواب اپنا یعنے عمل کر بمقتضاے خواب کے پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سے ہو جیسے کہ خواب میں دیکھکر روزہ رکھا ہے یا نماز ادا کی ہے یا تصدق کیا ہے یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہے وغیر ذلک بخ وَسَعْدٌ لَمْ حدیث اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی بکرہؓ کی کہ سراسکا یہ ہے کَانَ جِبْرَائِيْلُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ بیچ باب مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا يَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ اِنَّهٗ اَتَانِيَ اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاِنَّهُمَا قَالَا لِيَ انْطَلِقْ وَاِنِّيْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهٗ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرَى رَاْسَهٗ طُوْلًا فِي السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِيْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قَالَا لِيْ ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَ فَقَالَا لَهُمْ اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الرُّؤْيَا وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ

الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَشَرَّ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَرٌّ مِنْهُمْ قَيْمٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سمرہؓ بن جندب سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتے واسطے صحابؓ اپنے کے کہ کیا دیکھا ہے کسی نے تم مین سے خواب پس بیان کرتا راوی بروحضرتؐ کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے اور تحقیق فرمایا حضرتؐ نے ہمکو ایک روز کہ آئے میرے پاس دو شخص آ جانے والے اور تحقیق اُن دونون نے اُٹھایا مجکو اور اُنھون نے کہا مجکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اُنکے اور ذکر کیا سمرہؓ نے مانند حدیث ذکر کیگئی کے بیچ فصل پہلی کے ساتھ درازی کے اور اس حدیث مین کچھ زیادتی ہے کہ نہین بیچ حدیث مذکور کے اور وہ زیادتی یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ پس آئے ہم اوپر ایک باغ اندھیرے کے یعنی بسبب بہت سبزی کے اندھیرا ہو رہا تھا اُسمین ہر طرح کے شگوفہ بہار کے تھے اور ناگہان درمیان اُس باغ کے ایک شخص ہین لمبے نہین قریب کہ دیکھون مین سر اُنکا بسبب درازی کے جانب آسمان مین اور ناگہان گرداگرد اُس شخص کے اکثر لڑکے ہین کہ نہین دیکھا مین نے اُنمین سے مانند لڑکہا مین نے اُن دونون شخصون کو کہ کون ہے یہ لمبا شخص کون ہین یہ لڑکے فرمایا حضرتؐ نے کہ کہا اُن دونون شخصون نے مجکو چلے چلو پس چلے ہم پھر پہونچے ہم طرف ایک بڑے باغ کے کہ نہین دیکھا مین نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اُس سے اور نہ بہتر اُس سے فرمایا حضرتؐ نے کہ کہا اُن دونون نے مجکو کہ چڑھ اُسمین پس چڑھے ہم اُسمین پس پہونچے ہم طرف ایک شہر کے کہ بنایا گیا ہے ساتھ سونے کی اینٹون کے اور ساتھ چاندی کی اینٹون کے پس آئے ہم اُس شہر کے دروازے پر دروازہ کھلوایا ہمنے پس کھولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئے ہم اُسمین پس ملے ہمسے اُس شہر مین کتنے ایک شخص کہ تھا آدھا بدن ہر ایک کا اُنمین سے مانند بہتر اُس چیز کے کہ تو دیکھے والا ہے اُسکو اور آدھا بدن مانند بدتر اُس چیز کے کہ تو دیکھے والا ہے اُسکو فرمایا حضرتؐ نے کہ کہا اُن دونون نے اُن شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اُس نہر مین فرمایا حضرتؐ نے اور نا گہان وہان یک نہر تھی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اُسکا دودھ خالص ہے سفیدی مین پس گئے وہ اور آئے اُسمین پھر پھر کر آئے طرف ہمارے اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی وہ بُرائی اُنکے بدن سے پس ہو گئے بیچ بہترین صورت کے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے بیچ تفسیر اِس زیادتی کے اپر وہ شخص لمبا کہ تھا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیمؑ تھے اور اپر وہ لڑکے کہ تھے گرداگرد کے پس جو لڑکا کہ مر الفطرت پر یعنی جو لڑکا چھوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس ہوتا ہے کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضے مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکے مشرکون کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکے مشرکون کے بھی اُنکے پیرو ہوتے ہین اور اپر وہ لوگ کہ تھا آدھا بدن اُنکا اچھا اور آدھا بُرا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کیے اُنھون نے عمل ملے جُلے کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالیٰ نے اُنسے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ قط پہلا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہے اور نحویون نے اسکو مخصوص ساتھ تاکید نفی کے کیا ہے مثل مارایته قطا اور نہین کہتے ہین بالیتہ قط لیکن تحقیق یہ ہے کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بھی واقع ہوا ہے اور طیبی نے کہا کہ اصل ترکیب یہ ہے واذا حمل الرجل ولدان مارایت ولدانا قطا اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہے لم ارو ضتہ قط اعظم منہ ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افرى فرى الفرى ان يرى الرجل عينيه ما لم تريا او قال ما بالم تر او روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین سے کہ دکھلاوے آدمی اپنی آنکھون کو وہ چیز کہ نہین دیکھا ہے اُنھون نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جھوٹ باندھا آنکھون پر کہ اُنھون نے دیکھا ہے حال آنکہ واقع مین کچھ نہین دیکھا ہے مقصود کہنا خواب جھوٹا ہے اور بڑا بہتان اسمین اسلیے ہوتا ہے کہ خواب بیچ معنی وحی کے ہے پس گویا خدا تعالیٰ پر افترا کرنا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے کہ خواب کھلاوے ع **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سچا خواب پھلے پہر کا ہے نقل کی یہ ترمذی اور داری نے **ف** اسلیے کہ اکثر اسوقت خاطر جمعی ہوتی ہے اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہے ع **كتاب الآداب** کتاب ہے بیچ بیان آداب کے **ف** ادب کہتے ہین استعمال

کرنے اُس قول و فعل کو کہ محمود ہے اور بعضوں نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضوں نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے اور بعضوں نے کہا کہ تعظیم کرنی اُسکی کہ اعلیٰ اُس سے ہے اور نرمی کرنی اُس سے کہ پست اُس سے ہے شرع **بَابُ السَّلَامِ** باب ہے بیچ بیان سلام کے ف سلام اسم ہے تسلیم سے یعنی سلامت اور برارت کے نقائص و عیوب سے اور اسم ہے اسائے الٰہی سے اور معنی السّلام علیک کے یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے تیرے حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا یتعالیٰ کا تجھ پر ہے یعنی اُسکی حفاظت و نگہبانی مین ہے تو جیسے کہتے ہین اللہ معک اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السّلام علیک کے یہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجھسے اور مجکو بھی سلامت رکھ اپنے سے پس مشتق ہے سلم سے کہ بمعنی مصالحت کے ہے یعنی با امن رہ مجھسے اور با امن رکھ مجکو اور شریعت سکی بابتدائے اسلام مین تھی واسطے تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نکرے کوئی آگاہ کرتا تھا ساتھ اسلام کے بعد ازان جاری رہی یہ شریعت ۔ ح **الفصل الاوّل** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدُ حَتّٰی الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر بلندائی اُسکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اُسکو کہا جا اور السلام علیک کے اِس جماعت پر اور وہ تھی فرشتون کی بیٹھی ہوئی پس سُن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدمؑ اور کہا سلام ہے اوپر تمھارے پس کہا فرشتون نے سلام ہے تجھپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدمؑ کے لفظ ورحمتہ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدمؑ کے ہوگا حالانکہ لمبائی اُسکی ساٹھ گز کی ہوگی یعنی باین بلندی قد اور حُسن و جمال کے کہ آدمؑ رکھتے تھے بہشت مین داخل ہونگے اور دوزخی بہ ہیئت اور بہ صورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی یعنی لوگون کی پیچھے آدمؑ کے تا بحد کہ اِس مقدار کو پہنچے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیدا کیا آدمؑ کو اپنی صورت پر اَخ مختلاف کیا ہے علمانے بیچ معنی اِس حدیث کے بعضے تو کہتے ہین کہ یہ احادیث صفات مین سے ہے پس تاویل اُسکی سے بازرہے جیسے کہ بیچ امثال اُسکے کے متشابہات سے مذہب سلف یہی ہے اور بعضے تاویل اُسکی کرتے ہیں اور مشہور اُسکی تاویل مین یہ ہے کہ صورت بمعنی صفت کے ہے جیسے کہ کہتے ہین صورت مسالہ کی یہ ہے اور صورت حال یون ہے یعنی پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اوپر صفت اپنی کے اور موصوف کیا اُسکو ساتھ اُن صفتون کے کہ رتبہ صفات کا یہ اُسکے کے ہین پس کیا اُسکو حی عالم قادر مریدمتکلم سمیع بصیر بلا اضافت تشریف کیساتھ ہے جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اور صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف کے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے اپنے پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہے یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا حال سے بشرتام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کے جیسے کہ اولاد آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس زمان علقہ پس زمان مضغہ پس زمان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام ہوتے ہین پس یہ بیان پیدائش آدمؑ کا ہے اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے اُسکے کے بخلاف تمام صفات کے اور مقدار عرض کی بقیاس اُسکے مجما معلوم ہوتی ہے اور زیادہ کیا فرشتون نے آگہ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہے السّلام علیک اُسکے جواب مین کہے وعلیک السلام ورحمتہ اللہ اور اگر سلام مین رحمتہ اللہ بھی کہے اُسکے جواب مین ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہے اور بعضی روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون مین کچھ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے اور شاید کہ ملائکہ نے بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنے کا

ف ادراج علیہ قال راوی ابو رزق تابان نگاشت مبسا ۱۲ ح

ابتدا آدم جیسے کہ واقع ہوتا ہے اکثر لوگوں میں لیکن شرط کیا گیا ہے بیچ صحت جواب کے یہ کہ واقع ہو جواب سلام کے وہ یہ کہ واقع ہوں دونوں معاً جیسے کہ دلالت کرتی ہے بیچ فاتعقیب کی اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں اگر طرفین دو شخص اور السلام علیک کہیں آپس میں ایک فورہ واجب ہوتا ہے ہر ایک پر جواب اور اخیر جملہ حدیث میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی آدم علیہ السلام خانہ اگر کہ کافر رکھتے تھے بعد اُنکے لوگ کوتاہ ہونے لگے پھر جب بہشت میں جاوینگے بلند قد ہو جاوینگے مانند آدم علیہ السلام کے بحرع وَعَنْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل سلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا اور بیگانہ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف تخصیص ان دو صفتوں کی مناسبت حال سائل کے ہے یعنی ایسی چیز کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور بعضی جانے کسی کو تو مناسب حال پوچھنے والے کی ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کی ضد کی طرف میل پاتا تھا اُسکے لیے اُس خصلت نیک کو افضل فرمایا تاکہ اُسکے مزاج میں بخل دیکھا اُسکے لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتھ ہمزہ کے مشتق ہے قراءت سے بمعنی پڑھنے کے اور ساتھ ترک ہمزہ کے قرات سے بمعنی پڑھنے کے بھی آیا ہے اور معنی اسکے ظاہر ترین اور باوجود اسکے بیش صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن معنی اسکے خوب ظاہر نہیں تو جیہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ سلام کثیر الاباعث ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہے اُسکو سلام کے تعلیم اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہے و حق صحبت آشنائی اور بسیط عیادت و مانند اسکے کے جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے بحرع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَوَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں عیادت کرے اُسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اُسکی نماز وغیرہ کے لیے جس وقت کہ مرے اور قبول کرے دعوت اُسکی جب کہ بلاوے اُسکو کھانے کے لیے یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کے یا ازراہ فخر و ریا کے ہو اور سلام کرے اُسپر جس وقت کہ ملے اُس سے اور جواب دے اُسکی چھینک کا جس وقت کہ چھینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کے والا مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کرے اُسکی جس وقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نے کہ نہیں پائی یہ حدیث میں نے صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی میں لیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول والے نے ساتھ روایت نسائی کے ف خیر خواہی کرے یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہے یہ نکرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت کرے یہ صفت منافقین کی ہے بحرع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَاْبَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوگے تم بہشت میں یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گے یعنی ایمان کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ آپس میں دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا اور نہ بتلاؤں تمکو ایک چیز کہ جس وقت کرو تم اُسکو آپس میں تمھارے دوستی ہو پراگندہ کرو سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے ف مشکوٰۃ کے صحیح اور معتمد نسخہ میں کہ مشائخ کبار کے آگے پڑھے گئے ہیں لفظاً تؤمنوا ساتھ حذف نون کے ہے اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتّٰی تؤمنوا کے ہے اور بعضے نسخہ میں ولا تؤمنون نون سے آیا ہے اور وہ موافق قاعدہ کے ہے بحرع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام علیک کرے

سوار پیادہ پا چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے بہتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوار پیادہ پر سلام علیک کرے واسطے تواضع کے بسبب اسکے کہ رفعت دی ہے اللہ نے اسکو بسبب سواری کے اسکو فروتنی ہی کرنی چاہیے اور تھوڑے بہتوں پر کرین واسطے تواضع کے اور اکرام بہت کے اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کتنے ایک لوگوں کو انمیں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہے اسلیے کہ قصد سلام سے موانست اور الفت ہے اور یہ تخصیص بعض کے وحشت لاتی ہے باقیوں کو اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہے اور جبکہ چلتے ہوں بازار میں یا شارع عام میں بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہے اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب سے مو سے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنیوالا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ہے علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہے یعنی جبکہ ملاقات کرین آدمی ملاقات کرین حکم یہ ہے اور اگر وارد ہوا اور آوے ایک دوسرے پر تو ابتدا سے سلام وارد پر ہے ہر حال خواہ چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکون پر پس سلام کیا انپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ نہایت تواضع اور شفقت ہے حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا کرو یہود یون اور نصرانیون سے ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک انکے سے راہ مین پس تنگ کرو انکو طرف راہ تنگ ترکے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ ابتدا کرو انکو یعنی اول تم انسے سلام علیکم کرو اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہے محبت کرنی انسے اول تم انسے سلام علیکم کرو اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہے اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہے محبت کرنی انسے ع لَا يُحِبُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین اسکے جواب مین علیکم کہے اور لکھا ہے علما نے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہدا کل اللہ اور بعضے علما نے ابتدا اسلام ہو فی انصاری پر واسطے ضرورت یا حاجت کے جائز رکھا ہے اور یہی حکم ہے مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کی ایک نجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام پھیرنے کی کرے اس سے کہ کہے استرجعہ سلامی یعنی طلب کی مین نے پھیرنے سلام اپنے کی اور تنگ کرو انکو یعنی غلبہ کرو الیسا کرو کہ یسوہ ہو جاوے اور تنگ ہووے اپر واسطے اظہار عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ مراد تنگ کرنیسے حکم کرنا ہے یسوہ ہونیکا بیچ راہ کا چھوٹا ہے مسلمانون کے لیے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرے تمپر کتے مین سے یہود پس اسکے سوا نہین کہ کہتا ہے ایک انکا سام علیک یعنی موت ہو تمپر پس کہو تو اسکے جواب مین علیک یعنی تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام علیک کرین تمسے اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو تم جواب مین وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہلی حدیث مین لفظ نقول اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہے اور یہان فقولوا اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے اور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونون طرح آیا ہے اور کلام مؤلف مین ساتھ واو کے ہے اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کے اور اسیطرح روایت ابو داؤد مین علیکم بدون واو کے پس بعضے علما نے کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بدون واو کے کہے تاکہ شامل رکھے لازم نہ آوے اس چیز مین کہ کہا اور بعضون نے کہا کہ مضائقہ نہین ساتھ مشارکت کے اسلیے کہ موت سب کو آنیوالی ہے گویا معنی یہ ہونگے

کہ ہم اور تم سُنیں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ او یہاں شارکت کیلیے نہیں ہے بلکہ تہدید کیلیے ہے صورت میں تقدیر یہ ہوگی وعلیکم مستحقہ من الذم اور صواب یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے ساتھ واو کے بھی اور بدون واو کے بھی بسبب وارد ہونے روایت کے دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اور جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن کہا جاوے وعلیکم السلام یعنی نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہے اور وعلیکم بھی جبکہ کہے کہ جب وہ کئی ہوں اور جب وہ ایک ہو تو وعلیک کہنا کہ کہ ہمیں تعظیم اسکی لازم آویگی شرح ع **وعن** عائشۃ قالت استاذن رھط من الیھود علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم فقلت بل علیکم السام واللعنۃ فقال یا عائشۃ ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ قلت او لم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم وفی روایۃ علیکم ولعنکم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پروانگی مانگی ایک جماعت یہودیوں نے اور آنیکا پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انھوں نے السام علیکم یعنی موت تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو ہر سب کام کے کہا میں نے کیا نہیں سُنا اپنے اُس چیز کو کہ کہا انھوں نے یعنی بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی انکے جواب میں وعلیکم اور ایک روایت میں تمہارے اوپر نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وفی** روایۃ للبخاری قالت الیھود انوا تیتم صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک قال وعلیکم فقالت عائشۃ السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھلا یا عائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف او الفحش قالت او لم تسمع ما قالوا قال او لم تسمعی ما رددت علیھم یستجاب لی فیھم ویستحاب لھم فی **وفی** روایۃ لمسلم قال کلا قولی فاحشۃ فان اللہ لا یحب الفحش والتفحش اور ایک روایت بخاری کی میں یوں ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہے تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کے موت تم پر اور لعنت ہے اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیر اے عائشہ اور تیرے ہے نرمی کرنی اور بچنی درشتی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سُنا اپنے اُس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سُنا تو نے اُس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اُنپر پس قبول کیجاتی ہے عامیری اُنکے حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اُنکی بیچ حق میرے کے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہ تو اے عائشہ بیحیا بات کر نہ والی اسلیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو کہ بتکلف ہو **وعن** اسامۃ ابن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشرف علی اطم من اطام المدینۃ فقال ھل ترون ما اری انی لا ارکی مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ ہم لوگ تھے بیچ مجلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اُنپر یعنی بقصد سلام کے مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ ہمیں کئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار بہوں تو سُنت یہ ہے کہ سلام کرے اُنپر بقصد مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور لکھا ہے علما نے کہ بہتر یہ رکھنا ہے چاہیے سلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہیے کہے السلام علی من اتبع الھدی ع ش **وعن** ابی سعید بالخدری ع ش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس بالطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیھا قال اذا ابیتم الا المجالس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں پر پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں چارہ یعنی بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم انمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ اور معالجہ اور مصالحہ اور معاملہ کے فرمایا پیغمبر جسوقت کہ انکار کرو تم سب کام سے اوز کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر ناچار ہو بیٹھنے سے راہوں میں پس دو تم راہ کو حق اُسکا یعنی اگر راستے میں

لہ ای ما سمعتی فی جواب الیھود قالت نعم قد سمعت ما قلت لھم فقلت علیکم ما قلتہ ای مستحقا لہ

علی ان الواو لمطلق الجمع

علی ان الکاف للتشبیہ

بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کے حق ادا کرو کہا صحابہؓ نے کیا حق ہے راستے کا یا رسول اللہ فرمایا نیچا کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالے اور باز رہنا آیذا سے یعنی گذرنے والوں کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور ردا نہ لینا سلے کے اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع کے اور منع کرنا منکر سے یعنی اسطرح کہ نہ باعث ہو امر منکر کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام اسلیے کہ سنت یہ ہے کہ چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واذا سألتم السبیل رواہ ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری مثلہ ۱۱ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصے کے یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلا راہ کا یعنی بھولے ہوئے کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابوسعید خدریؓ کے اسیطرح یعنی جیسے ذکر کی مصابیح ہوئے نے اور اتباع کیا اسکا مشکوٰۃ والے نے **وعن** عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ القصۃ قال وتغیثوا الملھوف وتھدوا الضال رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ مثلہ وزاد ابوداؤد فی احدھما فی الستجعین روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کے کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہؓ کے اسیطرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمسلم ست بالمعروف علیہ ان یسلم علیہ اذا لقیہ ویجیبہ اذا دعاہ ویشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض وینصح لہ اذا مات ویحب لہ ما یحب لنفسہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ۱۲ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا اسلام علیک کرے اس سے جسوقت کہ ملے اس سے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے اسکو یعنی کھانے کے لیے یا اور کام کے لیے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر لیوے اسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازے کے جس وقت کہ مرے اور دوست رکھے اسکے لیے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور داری نے **وعن** عمران بن حصین ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء اخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرد علیہ فجلس فقال ثلثون رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرتؐ نے اُسکے سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکے لیے دس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس جواب دیا اُسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکھی گئیں اسکے لیے بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جواب دیا حضرتؐ نے اُسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اُسکے لیے تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

ف یہ کلام مرجع فصل سوم کے تھا اور اگر مسلم علیہ السلام علیک کہے اور مسلم علیہ اسکے جواب میں لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کرے یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ اُسکے جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اُسکے لیے بھی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اجر کے اور ایسا ہی حکم مغفرت کا ہے جیسے کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہے ۱۲ ح **وعن** معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو یقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اخر یعون وقال ھکذا تکون الفضائل رواہ ابوداؤد اور روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موافق مضمون پہلی حدیث کے اور زیادہ کیا معاذؓ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص یعنی جو آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرتؐ نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسیطرح سے زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنی جسقدر سلام کرنے والا

ف ابن حجر موافق اصحت عبارت حاشیہ ۲ نہیں شرح عبارت یہ ہے کہ فضائل جمع فضیلت کی ہے اور فضیلت زیادتی ثواب کی ہے ۱۲ منہ

ف ۲ وہ بخوبی واقف ہے اور اللہ تعالیٰ عالم ہے ۱۲ منہ

ف ۳ اس سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا فرض ہے اور سلام کرنا سنت ہے ۱۲ منہ

لفظ بڑھا جاوے ثواب بڑھتا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لکھا ہے علما نے کہ افضل سلام میں یہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہووے جواب دینے والا بھی ساتھ ضمیر جمع کے اور واوکے کہے یعنی وعلیکم السلام اور ادنیٰ سلام کا السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہے اور جواب میں ادنیٰ وعلیک السلام اور علیکم السلام ہے اور اگر بدون واوکے کہے تو بھی کافی ہے اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ واوکے کہے اسمیں دو وجہیں ہیں مرجح ہونے کی

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی امامہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں ایمان اسمیں اسلیے کہ اسصورت میں برابر ہیں پہنچ حق سلام کے اور اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا اُسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پر اس لیے کہ وارد بسبقت کرنے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہو گا اسلیے کہ اُسنے ادا کیا ہے حق کو کہ لازم تھا اُسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اُسکے لیے ہوگی اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ تین چیزیں موجب خلوص محبت بھائی مسلمان کی ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کے دوسرے پکارنا ساتھ اُن نام کے کہ دوست رکھے اُسکو تیسرے جگہ دینی جب آوے مجلس میں

ع وَعَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جریرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اُنپر نقل کی یہ احمد نے ف یہ مخصوص ہے حضرت ہی کے لیے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر اُنکے کو مکروہ ہے یہ کہ سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہ کہ بوڑھیا بعید مظنہ فتنہ سے اُس سے سلام علیک جائز ہے ع وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِیُٔ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُھُمْ وَیُجْزِیُٔ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَکَذَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ رَفْعُہُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَھُوَ شَیْخٌ اَیْ ضَعِیْفٌ

اور روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہے جماعت کی طرف سے وقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اُنمیں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک اُنمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے یعنی قول آنحضرتؐ کا ہے نہ حضرت علیؓ کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یعنی بطریق موقوف کے اور کہا ابوداؤد نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا اسکو حسن بن علیؓ نے اور حسن بن علیؓ شیخ ہیں ابوداؤد کے یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نے طریق حسن بن علیؓ سے مرفوع کیا اور طریق دوسرے سے موقوف ف جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا اٹھیں بن ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سُنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَھُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیبؒ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمروؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنی غیر اہل ملت ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے ف یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی پنج تمام افعال اُنکے خصوصاً پنج ان دو خصلتوں کے اور شاید کہ وہ مختلف کرتے ہونگے سلام کرنے میں یا جواب دینے میں یا دونوں میں ساتھ

ع حضرت ہی کے لیے اس حکم میں جو عورتوں کو سلام کرنے کی ممانعت ہے اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو نوجوان ہوں اور فتنہ کا اندیشہ ہو اور جو بوڑھی ہوں اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو ان کو سلام کرنا مکروہ نہیں ہے

ع جسوقت کہ گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اُنمیں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھنے والوں سے یہ کہ جواب دے ایک اُنمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے یعنی قول آنحضرتؐ کا ہے نہ حضرت علیؓ کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یعنی بطریق موقوف کے اور کہا ابوداؤد نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ رفع کیا اسکو حسن بن علیؓ نے اور حسن بن علیؓ شیخ ہیں ابوداؤد کے یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نے طریق حسن بن علیؓ سے مرفوع کیا اور طریق دوسرے سے موقوف ف جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا اٹھیں بن ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سُنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے

اشارون مذکورتین کے بغیر کہنے لفظ سلام کے کہ جو سنت حضرت آدمؑ کی ہے اور اُنکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرتؐ کو مکاشفہ ہوا کہ اُنکی اُمت مین سے بعضے لوگ کرینگے اِسطرح یا مثل اِسکے کہ وہ خم کرنا پشت کا ہے یا مُجھکانا سر کا یا کنفکرنا ساتھ لفظ سلام کے فقط اور اِس حدیث کی سند اور بھی ہے کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہے بدع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینھما شجرۃ او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کرے ایک تمھارا اپنے بھائی مُسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اُسپر پس اگر حائل ہو درمیان اُن دونون کے درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملے اُس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اُسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اسقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہے چہ جائے زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام کے اور رعایت اصل ادب کے اور مستثنیٰ ہین اِس سے کتنے ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اِنکے کہ تو مکروہ ہوتا ہے سلام کرنا اُسپر اور جواب دینا اُسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام مین یا کھاتا ہو اور فوالہ اُسکے مُنھ مین ہو پس اگر سلام کرے سُکو ایسے وقتون مین تو بھی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اِسطرح خطبہ کے وقت نہ سلام کرے اور نہ جواب دے اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نکرے اور اگر کوئی کرے تو اُسکے تئین چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر اعوذ پڑھکر پڑھنا شروع کرے بدع **وعن** قتادۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم بیوتا فسلموا علی اھلھا واذا خرجتم فودعوا اھلھا بسلام رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہے قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھرون مین پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگون پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے ف اور اگر گھر مین کوئی نہ ہو تو مستحب ہے یہ کہ کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ۱۲ ملائکہ کو کہ جہان ہو ویں سلام پہونچے اور ظاہر یہ ہے کہ ایداع یہان یعنی توڈیع کے ہے و داع سے یعنی رخصت کرو ساتھ سلام کے اور کہا بعضے ہمارے علما نے کہ جواب اِس سلام کا مستحب ہے اِسلیے کہ یہ دعا اور وداع ہے کذا قال الملا علی آور کہا حضرت شیخ نے کہ لفظا و دعوا ایداع سے ہے یعنی ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنے وقت نکلنے کے تو گویا کہ ودیعت رکھا تمنے سلام کی خیر و برکت کو پاس گھر والون کے اور لوگے سُکو آخرت مین جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کے پاس رکھتا ہے اور پھر لیتا ہے اور طیبی نے کہا کہ تا رجوع کرو طرف اُنکے اور پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعتین لیجاتی ہین سامنے تفاول ہے ساتھ سلامتی کے اور معاودت کے دوبارہ **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی اذا دخلت علی اھلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اھل بیتک رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جسوقت کہ داخل ہو تو اور پر اہل اپنے کے تو سلام کرو گا سلام سبب برکت کا تجھپر اور ترے گھر والون پر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے یعنی اوّل چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے **وعن** عمران بن حصین قال کنا فی الجاھلیۃ نقول انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام نھینا عن ذلک رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے کہ کہا تھے ہم جاہلیت مین کہتے یعنی وقت ملاقات کے ٹھنڈا کرے اللہ بسبب تیرے آنکھون کو اور داخل رہے تو نعمتون مین وقت صبح کے پھر جب ہوا اسلام منع کیے گئے ہم اِس کہنے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہے نعومت سے یعنی نرمی اور تازگی اور خوبی کے اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو ہے ایک تو یہ کہ سبب کے ہے یعنی تازہ اور روشن کرے خدا تعالیٰ بسبب تیرے آنکھین تیرے دوستون کی

کہ کنایہ ہے رفاہت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہو تا دوست بسبب دیکھنے اُسکے کے خوش ہو اور دوسرے یہ کہ حرف ب زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کے یعنی تازہ اور خورم کرے تجکو خدا تعالیٰ بسبب دیکھنے اُس چیز کے کہ دوست کہتا ہے تو اور چاہتا ہے اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہے یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روے صباح کے یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہی کنایہ ہے خوش گذرانی اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہے کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتے ہین وقت صبح کے ہوتے ہین ورع **وعن** عاصم قال لقینا عاصم بن الحسن البصری اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائتہ فاقرئہ السلام فاتیتہ فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام رواہ ابوداؤد اور روایت ہے غالب کہ کہا تھا ہم بیٹھے ہوے اور پر دروازہ حسن بصری کے ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے دادا میرے سے کہ کہا بھیجا مجکو باپ میرے نے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے جاتو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ تجکو سلام کہا دادا میرے نے پس آیا مین آنحضرت کے پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہے اُسکو پس فرمایا آنحضرت نے تجپر اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سے سلام پہنچاوے تو سُنت ہے کہ پوہنچانیوالے پر بھی سلام بھیجے اور جسکی طرف سے سلام پوہنچایا اُسپر بھی یعنی کہے علیک وعلی فلان السلام یا لکما وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ یہ لفاظ روایت کیے ہین ورع **وعن** ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عاملا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کلم الیہ یدہ بنفسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابوالعلا حضرمیؓ سے یہ کہ علا حضری تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تھا علا اسوقت لکھتا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابوالعلا کا نام ہے یزید بن عبداللہ اور ایک نسخہ مین مطابق بعضے نسخون مصابیح کے آیا ہے وعن ابن العلاء الحضرمی اور حضری نسبت ہے طرف حضرموت کے کہ نام شہر کا ہے اور اُسکے آگے کی عبارت اکثر نسخون مین ان العلا الحضرمی ہے اور ایک نسخہ مین ان العلا ابن الحضرمی اور تقریب مین لکھا ہے کہ علا ابن حضرمی حلیف بنی امیہ کے تھے صحابی بزرگ عامل ہوے تھے بحرین کے آنحضرتؐ کی طرف سے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بھی بدستور اُنکو عامل وہان کا رکھا یہانتک کہ وہ مرے اور شروع کرتا آگے یعنی یون لکھتے من العلا الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علا باتباع آنحضرتؐ کے اسطرح لکھا کرتے تھے کہ آنحضرتؐ بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکھتے اُسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکھتے سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرتؐ نے معاذ کو اُنکے بیٹے کی تعزیت مین یون لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد آخر اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونے اسکے کے ہے مقدمہ سلام کا جیسے بیان کیا گیا اور اسی طرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکے لایا مؤلف پیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونے اُنکے کے ہے ساتھ سلام کے کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہے اور اسی طرح ہے عادت مؤلف کی کہ ایسی فصل مین وہ حدیثین لاتا ہے کہ متعلق اور مناسب مقام کے ہوتی ہین ورع **وعن** جابر ایاک الذی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیقرظہ ولیأمر بہ فلیجلہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ لکھے ایک تمھارا خط پس چاہیے کہ مٹی پر ڈالدے یا مٹی اُسپر بروزن لے اسلیے کہ تحقیق یہ فعل بہت برلانیوالا ہے واسطے حاجت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف یا لحاصیت ہے واسطے حاجت براری کے کہ سوائے شارع کے کسی کو وجہ اسکی معلوم نہین لیکن بعضے ارباب معرفت نے بیچ توجیہ معنی اول کے لکھا ہے کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اُسکے کے نظر اعتبار سے اور اعتماد ہے حق جل وعلا پر پیچ پوہنچانے اُسکے کے مقصد کو اور دوسرے مضمون کو مؤید ہے یہ قصہ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ نے منہاج العابدین مین نقل کیا ہے

کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کے مکان مین پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالے اُسپر مکان کی دیوار مین سے پھر خطرہ آیا کہ گھر کرایہ کا ہے پھر یہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہے اسکا پس مٹی ڈالی خطر پس سُنا اُسنے ہاتف کو کہ کہتا ہے کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننے والا اِس مٹی کا اُس چیز کو کہ یاد لیگا کل کو بسبب طول حساب کے اور یہ حدیث منکر ہے باعتبار راویون کے اور طبرانی نے وسط مین ابی درداسے بطریق مرفوع کے نقل کی ہے اِذَا کَتَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی اِخْوَانِہٖ فَلْیَنْفُخْ بِنَفْسِہٖ وَاِذَا کَتَبَ فَلْیُتَرِّبْ کِتَابَہٗ فَاِنَّہٗ اَنْجَحُ بِرَوْعٍ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ کَاتِبٌ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سَمِّعِ الْقَلَمُ عَلٰی اُذُنِکَ فَاِنَّکَ اَذْکَرُ لِلْاَمْلٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ ضُعْفٌ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا داخل ہوا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور روبرو حضرت کے ایک لکھنے والا بیٹھا تھا پس سُنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے رکھ قلم کو اپنے کان پر اِس لیے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہے مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکے کے ضعف ہے ف یاد دلاتا ہے مطلب کو یعنی عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہے کہ سکو شارع ہی جانتا ہے اور طیبی نے کہا قلم حکم زبان کا رکھتا ہے جیسے کہ کہا علما نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہے اور رکھنا زبان کا کان پر کنایہ سُننے کی ہے موجب نزدیکی کا ساتھ دل کے ہے تا سُنے جو کچھ کہا ارادہ کرتا ہے یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہاے نحو یا یہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہے واللہ اعلم اور غریب ہے یعنی باعتبار متن کے یا سند کے اور ضعیف ہے یعنی بہ نسبت بعض راویون اسکے کے پس حدیث ضعیف ہے اور یہ منافی صحت کے نہین اور موید ہے اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی ہے انس سے بطریق مرفوع کے اذا کتب فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہے روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کے ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للملی ۲ ح ۲ ع وَعَنْہُ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْیَانِیَّۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ اَمَرَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ کِتَابَ یَھُوْدَ وَقَالَ اِنِّیْ مَا اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّ بِیْ نِصْفُ شَھْرٍ حَتّٰی تَعَلَّمْتُہٗ فَکَانَ اِذَا کَتَبَ اِلٰی یَھُوْدَ کَتَبْتُ وَاِذَا کَتَبُوْا اِلَیْھِمْ قَرَأْتُ لَہٗ کِتَابَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھو مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہے یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھو مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہود سے اوپر خط کتابت کے کہا زید نے پس نہ گذرا مجکو آدھا مہینہ یہان تک کہ سیکھا مین نے پس تھے حضرت جسوقت کہ لکھتے طرف یہود کے لکھتا مین اور جس وقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرت کے تو پڑھتا مین واسطے حضرت کے خط اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف سریانی زبان یہود کی ہے اور اطمینان نہین ہوتا اُنپر یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہود سے نامہ کسی یہودی کے لیے لکھواؤن تو کم زیادہ نہ لکھدے اور اُنکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤن تو کم زیادہ نہ پڑھدے اور اِس سے معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کے زبان کفار کی سیکھنی جائز ہے اور بغیر ضرورت کے سیکھنا اُسکا اچھا نہین کہ تشبہ ساتھ کفار کے لازم آتا ہے اور وہ منع ہے کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فھو منھم ملا علی قاری طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکھا ہے ۱۲ مولانا ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پوہنچے ایک تمھارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل مین آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پھر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کے پس چاہیے کہ سلام کرے اِسلیے کہ نہین سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنے کے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے یہ ہے کہ جب ارادہ کرے چلنے کا اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا سُنت ہے وقت چلنے کے بھی جیسے کہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور ایسے ہی جواب بھی دونون کے واجب ہین اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ سلام چلتے وقت کا اور جواب اُسکا مستحب ہے ع وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطُّرُقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ بَصَرَهُ وَكَفَّ أَذَاهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کے راہوں پر مگر واسطے اُس شخص کے کہ بتاوے راہ یعنی
اندھے کو اور راہ بھولے ہوئے کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنی دیکھنے حرام چیزوں کے سے اور مدد کرے اُس شخص کو کہ پوچھ لاوتا ہو نقل
کی شرح السنہ میں ف حمولہ ساتھ پیش حؔ کے ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زیر حؔ کے ہے اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زیر حؔ کے وہ جانور ہے کہ جس پر
بوجھ لادا جاتا ہے مانند گدھے وغیرہ کے اور ساتھ پیش حؔ کے بوجھ کہ لادا جاتا ہے یعنی مدد کرے اُس شخص کی کہ اُٹھاتا ہو بوجھ اپنے جانور کی پیٹھ پر
رکھنے کے لیے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنے کے لیے ببرع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي جُرَيٍّ فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ اور ذکر کیا گیا حدیث ابی جری کی
بیچ باب فضل صدقہ کے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ
وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ
إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالُوا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ
رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ
فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ
وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي
سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ
فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عُجِّلَتْ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ
فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدمؑ کو اور پھونکی اُنمیں روح پھینکنے پس اراده کیا الحمد للہ کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اُسکی کے پھر کہا واسطے آدمؑ کے پروردگار
اُسکے نے رحمت کرے تجکو اللہ اے آدم جا طرف اُن فرشتوں کے کہ جماعت ہے اُنمیں سے بیٹھی ہوئی اور کہہ سلام ہے پر تیرے یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہے
پر تیرا کہا فرشتوں نے تجھ پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی پھر پھر کر آئے آدمؑ طرف رب اپنے کے یعنی اُس مکان میں کہ کلام کیا تھا اُنسے اللہ تعالیٰ نے پس فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی اُنکے آپسمیں پس فرمایا واسطے اُسکے اللہ تعالیٰ نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اُسکے بند تھے
پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدمؑ نے کہ اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے
بابرکت ہیں پھر کھولا اُسکو پس ناگہاں اُسمیں مثل آدمؑ کے اور اولاد اُنکی کے تھے یعنی دیکھا آدمؑ نے مثال اپنے اور مثال اولاد اپنی کے کو عالم غیب میں پس
کہا آدمؑ نے اے رب میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ ہے اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اُسکی درمیان دونوں آنکھوں اُسکی کے
پس ناگہان اُنمیں ایک شخص تھا بہت روشن اُنکا یا از جملہ روشن ترین لوگوں کا یعنی یہ شک راوی ہے یعنی اُنمیں ایک جماعت تھی روشن تر
اوروں سے اور یہ شخص منجملہ اُنکے تھا کہا آدمؑ نے اے رب میرے کون ہے یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اُسکے عمر کی چالیس
برس کہا حضرت آدمؑ نے اے رب میرے زیادہ کر بیچ عمر اُسکی کے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اُسکے کہا آدمؑ نے اے رب میرے پس تحقیق دیدی میں نے
واسطے اُسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا تو جانے اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پھر رہے آدمؑ بہشت میں جب تک کہ چاہا

اللہ نے پھلاتارے گئے بہشت سے اور رہتے آدم گنتے واسطے اپنے یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر آدم کی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اُنکے پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطے اُسکے آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کی کہا فرشتے نے البتہ ولیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم نے پس انکار کرتی ہے ولاد اُنکی اور بھول گئے آدم یعنی اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کے اور کھالیا اُسکو پس بھولتی ہے ولاد اُنکی فرمایا آنحضرت نے پس اُسدن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ رکھکر ہاتھ بند کرکر اُسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے آخر یہ کلام حضرت آدم کا ہے یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ رکھنا تشابہات سے ہے اور علما نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے یہ صفت ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے نفی ید جارحہ سے اس لیے کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور اخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم یدینی اور مادہ فتشقاق اُسکے کا ہے اور دوسرے یہ کہ شمال یعنی بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے تو قت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے پنج صفات اللہ تعالیٰ کے اور بیان ہے اسکا کہ صفات اُسکی کامل ہیں اور تیسرے یہ کہ مقصود وصف کرنا بارتعالیٰ کا ہے ساتھ نہایت جود اور کرم اور احسان کے اسلیے کہ عرب کہتے ہیں اُسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہے یمین اور بہت روشن اُنکا الخ اِس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ اس سے لازم آتی ہے فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب یہ سکتا ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہما السّلام پر ساتھ ایک طرح کے امتیاز کے تبا باعث ہوا وہ پر سوال کے حال اُنکے سے اور مترتب ہوا اُسپر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونیسے یہ مراد نہیں ہے کہ زیادتی رکھتے تھے پنج تمام صفات کمال کے پس شاید کہ پنج صورت داؤد کے ایک طرح کی نورانیت اُس عالم میں ہو یا اِس عالم میں بھی کہ ساتھ اُسکے ممتاز ہوں آور پیغامبروں میں سے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کے پس اِس سے یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اُنکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ یہ قول حضرت آدم کا سچا تھا اور اسکے ضمن میں انکار تھا نہ صریح کہ کہتے ہیں نے نہیں دیا اپنی عمر سے کچھ اس لیے کہ صادر ہوتا جھوٹی خبر کا قصداً اور صریحاً انبیا علیہم السّلام سے نہیں ہوتا پس پنج حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہے یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیوں کی طبیعت میں اِس سبب سے بیٹھا کہ قول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اُنسے بطریق تعریض و نسیان کے تھا اور انسے صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہے ذع

وعن اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ

اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا گذرے ہم پر یعنی جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹھی تھیں ہم درمیان جماعت عورتوں کے پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنی جماعت عورتوں پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور لفظ اُسکا ہے ابوداؤد کا **ف** یہ مخصوص ہے آنحضرت کے لیے جیسے کہ پنج شرح ساتویں حدیث دوسری فصل کے بیان اِسکا گذرا ہے

وعن الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَاَبِيْ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْ ابْنَ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْمَنْزِلِ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا نَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ الْاَسْعَارِ وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نُحَدِّثْ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ لَا تُفَارِقُهُ الْغَدَاةَ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے طفیل بیٹا ابی بن کعب کے سے یہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمر کے طرف بازار کے کہا طفیل نے پس جب تُو

جاتے ہم طرف بازار کے نہ گذرتے عبداللہ بن عمرؓ اوپر کسی بساطی کے اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتے اُس سے کہا طفیلؓ نے پس آیا مین عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانے لگے مجکو عبداللہ طرف بازار کے پس کہا مین نے تُنکو کیا کروگے تم بازار مین حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم سہاب کو کہ بیچتے ہین یا نہ اور نہ چکاتے ہوا سکو اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہ یا تین کرین ہم کہا طفیلؓ نے کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمرؓ نے اے شکم پلے کہا راوی نے اور تھے طفیلؓ بڑے پیٹ والے سو لے اس کے نہین کہ ہم جاتے ہین یعنی بازار کو واسطے سلام کرنیکے سلام کرتے ہین ہم اُس شخص پر کہ ملتے ہین ہم اُس سے یعنی اُسمین ثواب حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ مالک اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** جابرؓ قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق ولہ قدماذا فی مکان عذقہ فاتاہ فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعنی عذقک قال لا قال فھب لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت الذی ھو اجھل منک الا الذی یخل بالسلام رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانے شخص کے یعنی نام لیا اُسکا باغ مین میرے درخت ہے کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہے کہ یانا وہی ہے مجکو ہونے درخت اُسکے نہ تقریب اُسکے وقت یہ وقت باغ مین آنا ہے پس بھیجا آنحضرتؐ نے یعنی اُسکے پاس کسی کو کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اُسنے کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کرو اسطے میرے یعنی اگر بیچنے مین عار آتی ہے تو یون ہی ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والے کو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اسکو بدلے درخت کھجور کے کہ جنت مین ہو تیرے لیے پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے اُس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھ سے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہے ساتھ سلام کے یعنی وہ البتہ تجھ سے زیادہ بخیل ہے کہ بسبب تھوڑے سے فعل کے ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لکھا ہے علمانے کہ حضرتؐ نے اُسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کے والا خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانے آنحضرتؐ کے کہ اسکے عوض درخت جنت مین لے لیکن بہرصورت وہ خالی سخی طبع سے نہ تھا ۔ ح **وعن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبادٍ غنی السلام من تمام الکلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبداللہ سے کہ نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھ سلام کے پاک ہے تکبر سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جب شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ پا چلتے ہون یا دونون سوار ہون اُنمین سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہے تکبر سے اور سلام کرنا سُنت ہے اور جواب اُسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے اُنپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہے اُسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام وجواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کہ اُسکے ساتھ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص سُرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرتؐ سے سلام علیک کی حضرتؐ نے اُسکو جواب دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر مشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ۔ ح **باب الاستیذان** باب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کے **ف** کسی کے دروازے پر جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہے گھر مین کے لیے اور اصل اسمین قول اللہ تعالیٰ کا ہے یاایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا الی اٰخرہ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھرون مین کہ غیر ہمون مہارے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والون پر اور سنت اسمین یہ ہے کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ۔ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی سعید الخدری قال اتانا ابو موسیٰ قال اتانا عمر ارسل الی ان ائتہ فاتیتہ فاذا ھو مغتم فسلمت ثلاثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت انی اتیت فسلمت علی باب ابیک

لَنَا فَاتَكُمْ تَرُدُّوا اِلَى تَرْجِعُوا وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابوموسیٰ اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہوں میں اُنکے پاس پس حاضر ہوا میں اُنکے دروازے پر اور سلام کیا میں نے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنے کے پس نہ جواب پایا مجکو پس پھرآیا میں پس کہا عمرؓ نے کس چیز نے منع کیا تھا تجکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا میں نے کہ تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا میں نے اوپر دروازے تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تم نے اور تھا میں خدام نے مجکو پس پھر گیا میں تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذن مانگے ایک تم میں تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اسکے پس چاہیئے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابوسعیدؓ نے پس کھڑا ہوا میں ساتھ ابوموسیٰؓ کے اور گیا میں پاس حضرت عمرؓ کے پس گواہی دی میں نے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوموسیٰؓ نے قصہ ابوسعید سے بیان کیا اور کہا کہ تمنے بھی یہ حدیث سُنی ہے آنحضرتؐ سے میرے ساتھ چلو عمرؓ کے پاس اور گواہی دو پس یہ گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمرؓ کی بنا بر احتیاط کے تھی تا جھوٹے جرأت نکریں حدیث بنالینے پر والا آخر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصاً ابوموسیٰ اشعریؓ جیسے کہ کبار صحابہؓ سے تھے اور تین سلام اسلیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے اور دوسرا تامل کے لیے اور تیسرا اذن کے لیے ۱۲ ح ۵ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْمَعَ سَوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا مجھپر یہ ہے کہ اُٹھاوے تو پردہ اور یہ کہ سُنے تو پوشیدہ کلام میرے یہاں تک کہ منع کروں تجکو پس نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرتؐ کے گھر اُن کے دروازوں پر پردے پڑے ہوئے کے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیرے کی واسطے آنے تیرے کے مجھپر یہ ہے کہ اُٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سُنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اُٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ اگر تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہے یعنی اگرچہ مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آیو جہ جاے کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہو نا میرا گھر میں جانے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہیں ہے تا ایکمہ منع کروں تجکو آیسے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرتؐ کی ابن مسعودؓ پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہے تہیں چلے آتے تہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ وقت غیر حاضر ہونے عورتوں کے ہوگا خصوصاً بعد اُترنے آیت حجاب کے ۱۲ ح ۶ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ دین کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھڑکایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون ہے پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ بُرا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مقدمہ دین کے آنحضرتؐ کا یہ ہے کہ باپ جابرؓ کے عبداللہ انصاریؓ تھے وہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ چھوڑا تھا اور قرض خواہوں نے اسکر جابرؓ کو تنگ کیا تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس استعانت کے لیے آئے تا اُنسے تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرتؐ کے اُنکے مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت وجود میں آئی حتی کہ بعد ادا ے دین کے جو نکی تُون باقی رہیں کچھ اُنمیں سے کم نہوا اور سبب بُرا جاننے کا یہ تھا کہ اُس سے ازالۂ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعین و تشخص نہیں حاصل ہوتی پس چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرے کہ تشخص حاصل ہو فی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہے لیکن آنحضرتؐ نے مکروہ جانا واسطے تعلیم ادب کے جابرؓ کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کے جابرؓ پر تھی ۱۲ ح ۷ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ

فَقَالَ اَبَاهِرِّ الْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا وَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا اَلْحَدِيْثَ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا داخل ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی آپکے گھر میں پس پایا آنحضرتؐ نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا مجھ کو ابوہریرہؓ جا اہل صفہ کے پاس اور بلا لا انکو میرے پاس پس آیا میں اُنکے پاس اور بلایا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اہل صفہ آئے اور سبھوں نے بسبب معجزہ آنحضرتؐ کے دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسے کہ نور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کہتے ایک لوگ تھے فقرائے مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ اسکو بلانا اذن چاہنے کو ساتھ نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب ہو انتہی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمھارا پس آوے ساتھ رسول کے تو اذن ہے اُسکے لیے یعنی اُسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس توفیق اُس حدیث میں اور اسمیں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہؓ کے آئے ہونگے ساتھ نہ آئے ہونگے پس محتاج ہوئے اذن کے بسبب نہایت ادب و حیا کے اذن چاہا لوگوں کو وہ حدیث ذہن نہیں ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور اپنے حالات ہمیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات

بِمْ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَّجِدَايَةٍ وَّضِغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے کلدۃ بن حنبل سے یہ کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا یعنی میرے ہاتھ دودھ اور بچہ ہرن کا اور آرپی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ اُترے ہوئے تھے جانب بلند مکہ میں کہ اُسکو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرتؐ کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنی پہلے داخل ہونیکے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کے کہ پھر جا تو یعنی دروازے پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اَوَّلَهٗ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرُوِيَ اَنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ دَعَاهُ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بُلایا جائے ایک تمھارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانیوالے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کے واسطے اُسکے اذن ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کے منہ اپنا یعنی تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جاپڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازہ کے یا بائیں اُسکے پھر کہتے سلام ہے تم پر اور رہیعنی سامنے نہ آنا اسواسطے تھا کہ نہ تھا ان دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف تکرار سلام کی اسلیے تھی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ تقصاد و بار بار اسلیے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور خبر حدیث سے سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہو اُسپر تو نہیں مضائقہ ہے سامنے آنیکا ولیکن خلاف اولیٰ ہے برعایت اصل سُنت کے اور اسلیے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کھولتے ہوئے نظر جاپڑتی ہے اگر سامنے ہوتا ہے

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ بَابِ الصِّيَامِ وَذِكْرُ حَدِيْثِ اَنَسٍ كَانَ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کے منہ اپنا یعنی تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جاپڑے ولیکن آتے طرف داہنے دروازہ کے یا بائیں اُسکے پھر کہتے سلام ہے تم پر اور رہیعنی سامنے نہ آنا اسواسطے تھا کہ نہ تھا ان دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف تکرار سلام کی اسلیے تھی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ تقصاد و بار بار اسلیے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور خبر حدیث سے سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہو اُسپر تو نہیں مضائقہ ہے سامنے آنیکا ولیکن خلاف اولیٰ ہے برعایت اصل سُنت کے اور اسلیے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کھولتے ہوئے نظر جاپڑتی ہے اگر سامنے ہوتا ہے

بِمْ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ بَابِ الصِّيَامِ وَذِكْرُ حَدِيْثِ اَنَسٍ كَانَ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور ذکر کیگئی حدیث انسؓ کی کہ اُسکا یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ ع باب صیافت کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي أَأَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا ۔ روایت ہے عطا ابن یسار سے بطریق ارسال کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کے اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی پاس لے کہ بجز اوقات کھلے ہوتے ہیں اُسکے وہ عضو کہ نہیں جائز دیکھنا اُنکا پس کہا اُس شخص نے تحقیق میں ساتھ اُسکے رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس فلں فلں کیوں مانگوں گویا اُس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کے لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانیکے اُس پاس پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہوں اُسکا یعنی بار بار جاتا ہوں اُس پاس خدمت کے لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہے جو حرج کیلیے بمقتضائے قواعد شرعیہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانیکے اُس پاس یعنی اگرچہ ساتھ رکھنکا رنے اور آہٹ پاؤں اور بلند کرنے آواز کے ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے اُسکو ننگا یعنی اگر ناگہاں چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جاویگی کہا نہیں چاہتا میں کہ دیکھوں اُسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکے پاس اُسکے نقل کی یا لک نے بطریق ارسال کے وقت مان کا ساحکم اور محارم کا بھی ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کے علاقہ کی یا سسرال کی سوائے بیوی کے بنوع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جس وقت داخل ہوتا رات کو کھنکارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکارنا تھا اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکارتے پھر آتا میں پس اس سے معلوم ہوا کہ کھنکارنا علامت عدم اذن کی تھی ظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کے علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم یا یہ کہ علامت ہونے کی دونوں کیا تھی پس احتمال ہے یہ کہ مواظبت کے بعد مفہوم مخالف کے یعنی تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکارتا میں واسطے اُنکے اور احتمال ہے غیر اُسکے کا واللہ اعلم شرح وعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْذَنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنیکا اُسکے لیے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اُسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

یہ باب ہے بیان مصافحہ و معانقہ کے ف معانقہ کے معنی ہیں گلے گردن یکدیگر آوردن اور مصافحہ کے معنی ہیں دست یکدیگر اگرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کے اور چاہیے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد نماز عصر کے یا جمعہ کے کچھ نہیں ہے اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کے اور تصریح کی ہے بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہے اور بدعت موسومہ ہاں اگر کوئی آوے مسجد میں اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ شروع نماز کا رکھتے ہوں پس بعد فراغ کے اگر مصافحہ کرے اُسنے لیکن بشرط سبقت سلام کے مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سے ہے بلا شبہ و معذا جسوقت کہ پھیلاوے مسلمان ہاتھ اپنا مصافحہ کے لیے تو نہیں لائق ہے اعراض ساتھ کھینچ لینے ہاتھ کے اسلیے کہ رنج ہوگا اُسکو کہ وہ زیادہ ہے مراعات ادب پر اور عورت جوان سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور مضائقہ نہیں اس بڈھیا سے کہ مشتہات نہ ہو چنانچہ منقول ہے کہ ابوبکر صدیقؓ مصافحہ کرتے تھے اپنی خلافت میں اُن بڑھیوں سے کہ دودھ اُنکا پیا تھا اور اسیطرح اگر دیکھا امن میں ہو شہوت سے اُسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہے اور مصافحہ ساتھ مرد خوش شکل کے درست نہیں اور جسکو دیکھنا حرام ہے اُسکو چھونا بھی حرام ہے بلکہ حرمت چھونے کی سخت تر ہے نظر سے کذا فی مطالب المومنین و صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ جب سلام علیک کرے ہاتھ دے یعنی مصافحہ کے لیے کہ ہاتھ دینا سنت ہے لیکن ہتھیلی ہتھیلی پر رکھے اور سر انگلیوں کے پکڑے کہ بدعت ہے

اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ شروع ہے خصوصاً وقت آنیکے سفر سے جیسا کہ بیچ حدیث جعفر بن ابی طالب کے آیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور محمدؒ سے منقول ہے کراہیت معانقہ کی اور چومنے ہاتھ ساتھ منہ اور آنکھوں کے اور وہ کہتے ہیں کہ معانقہ سے نہی آئی ہے چنانچہ فصل اول میں بیچ حدیث انسؓ کے وہ نہی مذکور ہے اور معانقہ بجز روایت کیا گیا ہے پہلے نہی کے تھا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کے نقل کیا گیا ہے کہ جو معانقہ کہ بر وجہ شہوت کے ہو مکروہ ہے اور جو کہ بر وجہ برو کرام کے ہو شروع ہے اور لکھا ہے علمانے کہ اختلاف اس جگہ ہے کہ تنگا ہو اور ساتھ قمیص و جبہ کے مصافحہ نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کے چاہنا ہاتھ چومتے ہیں کچھ نہیں اور فعل جاہلوں کا ہے اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگے امرا اور علما اور مشائخ کے حرام ہے اور کرنیوالا اور راضی ہونے والا اس پر دونوں گنہگار رہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابو جعفر نے کہا کہ جو کوئی زمین بوس کرے آگے سلطان یا امیر کے یا بعدہ کہ وے اگر بہ وجہ تحیہ کے ہے کافر نہیں ہوگا ولیکن آثم و مرتکب کبیرہ کے ہوگا اور اگر بنیت عبادت کے ہو کافر ہوگا اور اگر کچھ نیت نہ کریگا تو بھی کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر علما کے اور زمین بوس کرنا سکتہ سے دھنے سے خمارہ یا پیشانی کے سے زمین پر کذا فی الظہیریۃ اور اگر اوپر ہاتھ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کے دفاع اذیت کے کچھ مضائقہ نہیں اور اگر واسطے غرض دنیاوی کے کرے تو شدید مکروہ ہے اور اگر کوئی عالم یا زاہد سے التماس اسکے پاؤں چومنے کے کرے تو چاہیے کہ نہ مانے کہنا اسکا اور بیچ بوسہ دینے اطفال کے رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل کے سنت ہے اور کہا ہے علما نے کہ بوسہ پانچ طرح پر ہے ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہے لڑکے کے جسکا پرورد و دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ ولد کا ہے والدین کے سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہے بیوی کے منہ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہے آپسمیں ہاتھ پر اور پانچواں بوسہ دینا یمن کا ہے بھائی کی پیشانی پر اور بعضوں کے نزدیک بوسہ دینا آپسمیں اوپر ہاتھ اور منہ کے مکروہ ہے اور بعضوں کے نزدیک بوسہ لینا چھوٹے لڑکے کا واجب ہے اور کہا نووی نے کہ بوسہ لینا ساتھ شہوت کے حرام ہے بالاتفاق برابر ہے امین باپ اور غیر اسکا بح بزع

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قتادہ سے کہ کہا ہم نے واسطے انسؓ کے کہ کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا ہاں نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهٗ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کا اور پاس اسکے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرعؓ نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے کسی کا پس دیکھا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا یعنی خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنی اللہ بھی اسپر نہیں رحمت کرتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّكُمْ لَكُمْ فِيْ بَابِ صِفَاتِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذِكْرَ حَدِيْثِ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ ہمارا اسکا ہے باب الکمیں بیچ مناقب اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے حدیث اُمّ ہانی کی بیچ باب الامان کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنی آپسمیں مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے اُن دونوں کے پہلے جدا ہونیسے

نقل کی یا احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جسوقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی ہے واسطے اُن دونوں کے ف روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نے عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جب ملیں دو مسلمان اور سلام کرے ایک اُن دونوں کا اپنے یار پر ہوتا ہے محبوب ترین اُنکا نزدیک اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہے اپنے یار سے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں دونوں تو اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے اُن پر سو رحمتیں نوے تو ابتدا کرنیوالے پر اور دس اُس پر کہ جس سے مصافحہ کیا ۔ ع وعن انسؓ قال قال رجلٌ یا رسول اللہ الرجل منّا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبّلہ قال لا قال افیأخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہے انسؓ سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم میں سے ملتا ہے بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اُسکے یعنی وقت ملاقات کے فرمایا کہ نہیں کہا اُس شخص نے کیا گلے لگے اُسکے اور بوسہ لے اُسکا فرمایا کہ نہیں کہا اُس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اُسکا اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا کہ ہاں نقل کی یہ ترمذی نے ف جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کے ہے اور وہ عبادت اللہ کی ہے مانند سجود کے اور طیبی نے محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ جھکانا بیٹھ کا مکروہ ہے بسبب اُرد ہونے حدیث صحیح کے بیچ نہی کے اُس سے اگرچہ بہت اہل علم و صلحا اس کو کرتے ہیں لیکن اعتماد اور اعتبار سپر نہ کرنا چاہیے اور مرقاۃ المؤمنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اگر بوسہ دیوے کوئی آگے کسی کے زمین کو یا بیٹھ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوے کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہے اسلیے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضے مشائخ نے بیچ منع ہونے اُسکے کے تغلیظ و تشدید بہت کی ہے اور کہا کاد الانحناء ان یکون کفرًا واللہ اعلم اور ساتھ حدیث کے دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے کہ مکروہ رکھتے ہیں گلے لگنے اور بوسے لینے کو جیسے کہ اوپر امام ابو حنیفہؒ اور محمدؒ سے نقل کیا گیا اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ وہ ہے کہ بطریق خلق و تعظیم کے ہو اور جائز وہ ہے کہ وقت رخصت کرنیکے اور آنیکے سفر سے ہو یا ہو بسبب ہونے ملاقات کے بہت دنوں سے یا بسبب غلبہ محبت اللہ کے اور اگر بوسہ دے تو ہاتھ پر نہ دے بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دے ۔ ح وعن ابی امامۃ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسألہ کیف ھو ونمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ الترمذی وضعّفہ اور روایت ہے ابو امامہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ رکھے ایک تمھارا ہاتھ اپنا اُسکی پیشانی پر یا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اُس سے کہ کیسا ہے وہ اور پورے سلام تمھارے کہ تسلیم کرتے ہو مصافحہ ہے یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا کہ سلام تمام و کامل ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو ۔ وعن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجرّ ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبّلہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا آئے زید بن حارثہ مدینے میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر میں پس آئے زید حضرتؐ کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنی سوائے تہبند کے کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اُنکو ننگا پہلے اس سے اور نہ پیچھے اسکے یعنی وقت استقبال کسی کے ساتھ اسطرح کے شوق سے ننگے بدن جاتے تھے میں دیکھا پاس گلے سے لگایا زیدؓ کو اور بوسہ لیا اُنکا نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہے اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کے اور مختار بھی ہے کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکے سفر سے جائز ہے یا لکہ اہست ہ ح وعن ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انّہ قال قلت لابی ذرّ ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قطّ الا صافحنی وبعث الیّ ذات یوم ولم ألفہ فی اھلی فلمّا جئت اخبرت فاتیتہ وھو علی سریر

ف (ترجمہ ۲)
ف (ترجمہ ۳) اس سے معلوم ہوا کہ وقت سلام کے جھکنا جائز نہیں بیت پڑھنا ۱۲ منہ
ف (ترجمہ ۴) اس سے معلوم ہوا کہ ملاقات کے وقت بطریق تعظیم کے جھکنا حرام ہے بطریق محبت کے جائز ہے ۱۲ منہ

فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابو بشیرؓ بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ بنو عنزہ سے تھا یہ کہ اُسنے کہا کہ کہا مین نے واسطے ابی ذرؓ کے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جسوقت کہ ملتے تم اُسنے کہا ابو ذرؓ نے نہین ملاقات کی مین نے اُسنے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپنے مجھ سے اور بھیجا میرے پاس ایکدن یعنی ایک شخص کو میرے بُلانے کے لیے اور نہ تھا مین نے گھر مین پس جب آیا مین خبر دیا گیا مین پس آیا مین حضرتؐ کے پاس اور حضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنے کے سفر سے بھی آیا ہے واسطے ظہار محبت و عنایت کے

شرح **وعن** عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَہْلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُہٗ مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُہَاجِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عکرمہؓ بیٹے ابی جہل کے سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسدن کہ آیا مین اُنکے پاس یعنی سال فتح مکہ مین واسطے بیعت اسلام کے خوشوقتی ہے سوار ہجرت کرنیوالے کو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع مین مصعبؓ بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے عکرمہؓ بن ابی جہل کو دیکھا تو اُٹھے اور اُسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہؓ اور اُسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرتؐ سے اور عکرمہؓ سوار مشہور تھا بھاگ دن فتح مکہ کے اور پونہچا مین مین پس گئی پاس اُسکے بیوی اُسکی اُم حکیم بنت الحارث اور لائی اُسکو حضرتؐ کے پاس اور اسلام لایا وہ اور رہنے اچھا ہوا اسلام اُسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرتؐ سے اور ذکر کرنا اِس حدیث کا اِس باب مین باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کے ساتھ مصافحہ کے ہے **شرح** **وعن** اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِکُھُمْ فَطَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اِصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہٖ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اسیدؓ بن حضیر سے کہ ایک شخص ہین انصار مین سے کہا راوی نے اُسوقت کہ اسیدؓ باتین کرتے تھے قوم سے اور تھی اُنکے مزاج مین خوش طبعی اُسوقت کہ ہنساتے تھے اسیدؓ قوم کو پس چوکا دیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو اُنکے کے ساتھ لکڑی کے پس کہا اُسنے بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بدلہ لے مجھسے کہا اُسنے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک پر کُرتہ ہے اور نہ تھا میرے بدن پر کُرتہ یعنی اگر مین کرتے پر سے چوکون گا تو پورا بدلا نہین لی ہونے کا پس اُٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرتؐ سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرتؐ کے پہلو پر کہا اُسنے کہ سوا اسکے نہین کا رادہ کیا تھا مین نے یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہؐ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح مین مذکور ہے یعنی ساتھ زیادہ لام کے مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینے والا وہی اسیدؓ بن حضیر راوی ہے اور لفظ جامع الاصول مین یون ہے **عن** اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ فَبَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ یُضْحِکُھُمْ اِذْ طَعَنَہُ النَّبِیُّ اَخرجہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسیدؓ بن حضیر اُسکے حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کے موافق اِسکے کیا ہے اور اسمین تکلفات کیے ہین اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسیدؓ بن حضیر عظماے صحابہ سے ہین اُنسے وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرتؐ نے بھی اُنکے ساتھ اُسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور سُننا اُسکا مباح ہے اگر اسمین کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشَّعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَہٗ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنِ الْبَیَاضِیِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہے شعبیؒ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفرؓ بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا اُنکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں اُسکی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ۱ سیوطی کے قول کی تائید ہوتی ہے

اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے ف یہ وہی قصہ آنے جعفر کا ہے حبشہ سے جیسے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے یا اور ہے اور بیاضی منسوب ہے بیاضیۃ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو نرا مذکور ہوتا ہے بغیر نام کے تو مراد اُس سے عبداللہؓ بن جابر انصاری صحابی ہوتے ہیں ۱۲ ح **وعن** جعفر بن ابی طالب قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ عقل نحو ما حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتقلنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر رواہ فی شرح السنۃ ف روایت ہے جعفرؓ بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنے اُنکے کے حبشی کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہاں تک کہ آئے ہم مدینے میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگا لیا مجکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کہ ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوئے میں یا ساتھ آنے جعفرؓ کے اور اتفاق سے ہوا آنا جعفرؓ کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعیؒ کے مالک کے پاس آئے مالکؒ نے اُسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے بھی لگتا میں اگر بدعت نہ ہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہیں وہ کہ بہتر مجھ سے اور رہتے تھے گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابی طالب سے اور بوسہ یا اُنہوں وقت آنے اُنکے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفرؓ کے سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفرؓ کا ایک ہی ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کرو میں مالکؒ نے کہا ہاں اذن دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا ۱۲ ح **وعن** ذارع کان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ذارعؓ سے اور تھے وہ بیچ الجہوں عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اُترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ یا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے ۱۲ ح لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہ کرینگے کہ یہ خاص اُس حضرت سے ہو یا ابتدا ایام ہو یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطرابی میں انسے یہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا فی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کسی کو کبھی مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنے میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہؓ سے یعنی حضرت فاطمہؓ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرتؐ کے پس حضرت عائشہؓ نے یہ بیان کر کر اُنکی محبت آپس کی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کے ہے کہ کہا تھیں فاطمہؓ جسوقت داخل ہوتیں حضرتؐ کے پاس کھڑے ہو جاتے حضرتؐ اور متوجہ ہوتے طرف اُنکے پھر پکڑتے ہاتھ اُنکا اور بوسہ لیتے اُنکا یعنی دونوں آنکھوں کے درمیان میں اور بٹھاتے اُنکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کے یعنی اپنی جگہ اُنکے لیے چھوڑ دیتے اور اُنکو بٹھاتے اور تھے حضرت جسوقت کہ آتے حضرت فاطمہؓ کے پاس کھڑی ہو جاتیں طرف حضرت کے اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتیں اُنکا یعنی حضرتؐ کے دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹھلاتیں اُنکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ بنتہ مضطجعۃ قد اصابھا حمی فاتاھا ابو بکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے براءؓ سے کہ کہا گیا میں ساتھ ابی بکرؓ کے یعنی اُنکے گھر میں بیچ ابتدا آنے اُنکے کے مدینے میں یعنی کسی غزوہ سے پس ناگہان دیکھا میں نے کہ عائشہؓ بیٹی ابو بکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق اُنکو پہنچی تھی تپ پس آئے اُنکے پاس ابو بکر صدیقؓ اور کہا کہ کیسی ہے تو اے بیٹی میری اور بوسہ دیا اُنکے رخسارہ پر یعنی

ف ابن کلام لوی سے کہ بیان محی خبر بن نقشہ ۱۲

ازراہ شفقت ومحبت کے یا برعایت سنت کے نقل کی یا ابوداؤد نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِصَبِیٍّ فَقَبَّلَہٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّھُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَاِنَّھُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑکا یا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اُسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ ولد باعث ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف اولاد کے سبب آدمی بخل کرتا ہے کہ کسی کو کچھ دیتا نہیں اور اُنکے سبب سے نامردی بھی کرتا ہے کہ جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکے کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس رہے پس اوّل حضرتؐ نے اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی اُنکی بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہیں ریحان کے معنی یا تو رزق ونعمت کے یا مراد ریحان سے پھول ہے کہ بوسہ لیتا ہے آدمی اُنکا اور سونگتا ہے اور خوش ہوتا ہے اُنکو دیکھکر ماننہ پھول کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ یَعْلٰی قَالَ اِنَّ حُسَیْنًا وَحُسَیْنًا سَبَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَمَّھُمَا اِلَیْہِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے یعلیٰ سے کہ کہا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دوڑکر آئے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا اُن دونوں کو آنحضرتؐ نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہ احمد نے ف لکھا ہے علما نے کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور مزح ہے بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے ۱۲ح وَعَنْ عَطَاءِ نِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا یَذْھَبِ الْغِلُّ وَتَھَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْھَبِ الشَّحْنَاءُ رَوَاہُ مَالِكٌ مُرْسَلًا اور روایت ہے عطا خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو اپس میں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال کے وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ اُرَاہُ قَالَ اَجِرَةٌ فَکَانَ نَائِمًا صَلَّاھُنَّ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ یَبْرَحْ بَیْنَھُمَا اِلَّا سَقَطَ مَا ذَنْبٌ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں بعد دوپہر کے پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور مسلمان جبوقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان اُن دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف ظاہر مراد گناہوں سے عام گناہ ہیں اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہی کینہ اور دشمنی ہے جیسے کہ پہلی حدیث میں معلوم ہوا واللہ اعلم ۱۲ح

بَابُ الْقِیَامِ

باب ہے بیچ بیان کھڑے ہو جانیکے یعنی تعظیم کے لیے ف کہا بعضے علما نے کہ کھڑے ہو جانا واسطے آنیوالے کے سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت ومنہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث انس کی میں مکروہ رکھنا آنحضرتؐ کا قیام صحابہ کو اور بیچ حدیث ابوامامہ کے آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نہ اُٹھو جیسے کہ عجمی اُٹھتے ہیں اور فرمایا کہ عیادت عجمیوں کے سے ہیں ۱۲ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْہِ وَکَانَ قَرِیْبًا مِنْہُ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنْصَارِہٖ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاَیْضًا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جب اُترے بنو قریظہ اوپر حکم سعدؓ کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف سعدؓ بن معاذ کے یعنی اور بلایا اُنکو تا آویں اور بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھے سعدؓ قریب آنحضرتؐ سے پس آئے سعدؓ خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پونہچے سعدؓ مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنو قریظہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے آنحضرتؐ نے بعد فتح خندق کے پچیس روز تک اُنکو گھیرا قلعہ میں پھر وہ اُترے قلعہ سے اور حکم سعد کے کہ نزدیک اُسکے تھے اور بنو قریظہ حلیف اُسکے تھے اُنھوں نے گمان کیا کہ سعدؓ عاقبت حال ہمارے کی کریگا پس جب اُترے اُس عہد پر کہ جو کچھ سعدؓ ہمپر حکم کریگا اختیار کرینگے ہم آنحضرتؐ نے سعدؓ کو بلوایا کہ تا کہ حکم کریں اُنکے حق میں اور سعد قریب اُترے ہوئے تھے حضرتؐ سے اور اُنکے زخم پر پچھا تھا اکحل پر

ف ۱۲ منہ

غزوہ خندق میں اور جن زخم میں سے جاری تھا جب آنحضرتؐ نے اُنکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس آئے معاذؓ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرتؐ مدت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اِس لیے کہ حضرتؐ بنو قریظہ میں اُترے ہوئے تھے وہاں مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اُس وقت میں وہاں مسجد بھی بنائی ہو اور ساتھ اِس حدیث کے دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اور پر اکرام اہل فضل کے ساتھ کھڑے ہو جانیکے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اِسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنیوالے مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہے اور اُس سے نہی واقع ہوئی ہے اور فرمایا کہ وہ تکلفات جمیعوں کے سے ہیں اور آنحضرتؐ کے نزدیک اخیر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا سیدکم کہنا فرماتے نہ الی سیدکم پس مراد قیام سے یہ ہے کہ اُٹھکر چلدی جاؤ اُنکی طرف اور مدد کرو اُنکی اُترنے میں سواری سے تاحرکت کرنا موجب بہنے لہو کا زخم سے نہوا اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کھڑے ہو گئے عکرمہؓ بن ابی جہل کے لیے وقت آنے اُنکے کے پاس حضرتؐ کے اور روایت کیا گیا عدی بن حاتم سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرتؐ کے پاس کبھی مگر کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میرے یا بلاتے تھے پس اِن روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف ہونے اُنکے کے اور اگر طیبی اور پوشیدہ نہ رہے کہ قیام آنحضرتؐ کا حضرت فاطمہؓ کے لیے اور قیام اُنکا حضرتؐ کے لیے سابق میں معلوم ہوا اور اُسکی تاویل کرنی کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی بعد سے نہیں و طیبی نے بھی مجمل البتہ سے نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہے جمہور علما نے ساتھ اِس حدیث کے اور پر اکرام اہل فضل کے یعنی علماء صلحا کے اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ قیام اہل فضل کے لیے بیچ وقت آنیکے مستحب ہے اور حدیثیں اِس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اُسکی کے صریح کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المومنین میں قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ مکروہ نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنیوالے کے بسبب تعظیم کے و قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہے اگر کسی نے قیام کیا اُسکے لیے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھے قیام اُسکے لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ اُسکے حق میں ہے کہ بیٹھا ہو اور اُسکے آگے لوگ کھڑے رہیں اُسکے بیٹھنے تک جیسے کہ ایک حدیث میں آتا ہے اور بیچ قیام اور تعظیم کیواسطے اہل دنیا کے وعید شدید وارد ہوئی ہے اور نہایت مکروہ ہے ہ ح **وَمَضَى** الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأَسَارَى اور گذری حدیث تمام مع باب حکم قیدیوں کے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اُٹھاوے کوئی کسی کو جگہ بیٹھنے اُسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ اُسکی میں ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنیوالے کو یعنی تا حاجت اُٹھانے کی نہ پڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضوں نے کہا کہ تقدیر حدیث میں یوں ہے ولکن لیتفسحوا ولیکن چاہیے کہ کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کے ہے پس جو کوئی سبقت کرے طرف ایک جگہ مباح کے یعنی مسجد وغیرہ کے دن جمعہ وغیرہ کے واسطے نماز کے یا غیر اُسکے کے پس وہ احق ہے ساتھ اُسکے اور حرام ہے اور غیر اُسکے کے اُٹھا دینا اُسکا بسبب اِس حدیث کے ہ ح **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اُٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھرے طرف اُسکے پس وہ احق ہے ساتھ اُس جگہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ اُٹھا ہو بقصد پھر آنے کے عنقریب جیسے وضو کو یا اور کسی تھوڑے سے کار ضروری کے لیے اُٹھا اور پھر آیا جلدی سے تو وہی اُس جگہ کا مستحق ہے پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھے تو اُسکو اُٹھا دینا درست ہے اِسلیے کہ نہیں باطل ہوا ہے اختصاص اُسکا واسطے رجوع کرنے مباح کے طرف اصل اِنہی کے اور دلالت کرتی ہے پہلی وہ حدیث کہ آگے آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتے پھر اُٹھتے اور ارادہ رکھتے پھر آنیکا تو اُتار جاتے جوتا اپنا کہ اور اگر مجلس سے اُٹھا اور کسی کام کے لیے دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہ اُسکی نہ رہی اور وہ مستحق اُسکا نہیں رہا ؛ ع ؛ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہ اجماع یعنی اگر بعض کوئی جمہور علما کا بھی قیام کرنا مکروہ جانتا ہو ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ
روایت ہے انسؓ سے کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوںؓ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تھے جبوقت کہ دیکھتے حضرتؐ کو نہ کھڑے
ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے وہ ناخوش رکھنا آنحضرتؐ کا اُسکو یعنی کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے ف ناخوش رکھتے تھے
حضرتؐ کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے اور مخالفت عادت متکبرین کے بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کے بیچ ترک کرنے تکلف کے
قیام میں اور بیٹھنے میں اور کھانے میں اور پینے میں اور چلنے میں اور تمام افعال واخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہے انا واتقیا امتی برا من التکلف
اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھتا بسبب کمال محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کے تھا کہ دصورت اتحاد کا مل قلبی کی حاجت تکلف ظاہر کی نہیں
رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہے بحسب مانہ اور اشخاص واحوال کے وع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ فَلْيَتَمَثَّلْ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں آگے اُسکے لوگ کھڑے رہنے کے پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنے کی
دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہے گویا کہ فرمایا کہ جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اُسکے
یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہے کہ یہ وعید اُسکے حق میں ہے کہ بطریق تکبر وتعظیم کے دوست رکھے لوگوں کے کھڑے رہنے کو اور اگر یہ د
خواہش کرے اُسکی اور کھڑے رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کے لیے یا بطلب ثواب کے لیے یا بقصد تواضع کے تو نہیں مضائقہ حاصل یہ کہ مکروہ اور
منہی عنہ وہ ست کھنا ہے کھڑے رہنے کو بطریق تعظیم وتکبر کے اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنی
حدیث کے کہ وہ یہ ہے کہ حکم کرے اُنکو ساتھ اُسکے اور لازم کرے اُنپر اُسکو بطریق تکبر ونخوت کے اور کہا کہ بیچ حدیث سعدؓ کے دلیل ہے اسپر کہ کھڑا رہنا آدمی کا
آگے رئیس فاضل ووالی اور عادل کے مانند کھڑے رہنے متعلم کے واسطے معلم کے مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہے اُن مقاموں میں
بطریق بروالکرام کے جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے سعدؓ کے اور قیام طلحہؓ کا واسطے کعبؓ بن مالک کے اور نہیں لائق ہے واسطے اُس شخص کے کہ قیام کیا
جاتا ہے واسطے اُسکے یہ کہ ارادہ کرے یہ کہ صاحب اپنے سے یہانتک کہ اگر نکرے وہ قیام تو کینہ رکھے اُس سے یا شکوہ کرے یا غصے ہو اُس سے وَعَنْ أَبِيْ
أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِّئًا عَلٰى عَصًا فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ کہا کہ نکلے ہمپر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیے ہوئے اوپر عصا کے یعنی عصا ٹیکے ہوئے ہم کھڑے ہوئے ہم واسطے
حضرتؐ کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض اُنکا بعض کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جب کوئی سردار اُنمیں آتا ہے
تو بجردیکھنے اُسکے اُٹھ کھڑے رہتے ہیں گھر اکر اور اُسکی تعظیم کے لیے کھڑے رہتے ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اُسکی طرف ساتھ قول اپنے کے
کہ تعظیم کرتا ہے بعض اُنکا یعنی چھوٹے بعض کی یعنی اکابر کی پس اس سے منع فرمایا اس توجیہ سے اصل قیام ممنوع نہوا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے
بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کے ہو ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ نَا أَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَأَبٰى
أَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى مَنْ فَعَلَ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّتَمَثَّلَ الرَّجُلُ بِلَهٗ يَنُوْبُ
مَنْ لَمْ يَجْلِسْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سعیدؓ بن ابی الحسن سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابوبکرہؓ صحابی واسطے ادائے شہادت کے یعنی
ایک قضیہ میں گواہ تھے وہ اُسمیں پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم اُنکی کے ایک شخص جگہ اپنی سے یعنی تاوہ وہاں بیٹھیں پس انکار کیا ابوبکرہ نے بیٹھنے سے اُس
جگہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اُس سے یعنی بیٹھنے سے اُس جگہ میں کہ اُٹھے اُس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے

ف یعنی جب کوئی سردار اُنمیں آتا ہے
ف تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کے ہے
ف ناخوش رکھتے تھے حضرتؐ کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کے

کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اُس شخص کے کہ نہیں پہنایا اُسکو کپڑا روایت کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر ہاتھ طعام وغیرہ مین بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کے کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اُسکا ہو تو اسنے اپنا اُسکو دیا ہے اُسکے کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اُسکے پونچھنے سے تو جائز ہے اُسکو یہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اُٹھا ہے تو مضائقہ نہین ہے بیٹھنے کا جگہ اُسکی مین جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے لَا تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ اور جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث صدقہ اللہ بہا ایحق بصاحبہا الا اذا ذن اور مانند اسکے بہت سے فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو انکو شک ہوگا اُس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ کسی کے کہنے سے اُٹھا ہو یا بسبب حیا کے یا احتیاط کے یا ورع کے نہ بیٹھے یا حمل کیا اُنھون نے حدیث کو اطلاق پر ع وَعَنْ اَبِی اللَّہِ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَہٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ اَصْحَابُہٗ فَیَثْبُتُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَدَاور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد اُنکے پھر اُٹھتے یعنی گھر مین جانے کے لیے اور ارادہ رکھتے پھر اُتیکا تو اُتار جاتے اپوش اپنی یعنی بیٹھنے کی جگہ اُسکو رکھ جاتے اور ننگے یا نون جاتے یا چھوڑ جاتے بعض اُس چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اُسکے اصحاب حضرت کے پھر آتا آپکا مجلس مین پس ٹھہرے رہتے وہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف گرد اُنکے یعنی داہنے اور بائیں اور آگے اُنکے یہ اس لیے کہا گیا کہ وارد ہوئی ہے نہی بیٹھنے سے درمیان حلقہ کے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَدَاور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالے درمیان دو شخصون کے بیٹھے ہوؤن کے مگر ساتھ اذن اُنکے کے ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی اُنکے بیچ مین آپ نہ آ بیٹھے اس لیے کہ کبھی ہوتی ہے اُنمین محبت اور خفیہ باتین منظور کرنی ہوتی ہین پس اُنکو شاق گذریگا بیٹھنا اُسکا بیچ مین اُنکے اور لکھا ہے علماء نے کہ اگر اُسکو محبت ہو نی اُنکی آپسمین معلوم ہے تو نہ بیٹھے اور اگر معلوم ہے کہ علاقہ محبت کا نہین ہے اُنمین تو بیٹھ جاوے اور اگر سہم و نا معلوم ہے تو حیا طا اسمین ہے کہ نہ بیٹھے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَدَاور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون کے مگر ساتھ اذن اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے ساتھ ہمارے مسجد مین باتین کرتے ہمسے پس جسوقت اُٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہونا یعنی دراز زمان تک کہ دیکھتے ہم آپ کو کہ داخل ہوئے بعضے گھرون بیبیون اپنی کی مین ف کھڑے ہوتے یعنی بسبب برخاست ہونے مجلس کے نہ واسطے تعظیم حضرت کے اس لیے کہ صحابہ نہین کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے پس کیونکر کھڑے ہوتے وقت جانے کے اور کھڑے رہنا صحابہ کا دیر تک شاید اسلیے تھا کہ وہ منتظر اُسکے رہتے ہونگے کہ حضرت کسی کام کے لیے فرماوین یا پھر تشریف لاوین بیٹھنے کے لیے پس جب بالیوس ہوتے تو متفرق ہوتے ع وَعَنْ ثَابِتَۃَ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَعْلَفَ نَاقَتَہٗ خَرَسَہَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَکَانًا سَعَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰہُ اَخُوْہُ اَنْ یَّتَنَحَّی لَہٗ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ثابت بن الضحاک سے کہ کہا آیا

ف ۱۲ منہ
بجز سوا اُسکے
اُن نہ ہو سایہ
صاحب اُسکے
مگر جو ہون اذن
دیوے ۱۲

ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھے تھے پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے اپنی جگہ سے اسکے لیے سو ل خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ کہان مین فراخی ہے یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپنے حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہے جب دیکھے اسکو بھائی مسلمان اسکا کہ حرکت کرے یہ واسطے اسکے یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہ سے بقصد اکرام بھائی مسلمان کے حق ہے روایت کیین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

باب ہے بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے اور اسمین ذکر لیٹنے کا بھی ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ الْكَعْبَةَ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹ مارے ساتھ ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے ف ہیئت اس نشست کی یہ ہے کہ دونون زانو کھڑے رکھے اور تلوے زمین پر رکھے اور دونون ہاتھون سے پنڈلیون پر حلقہ کرے خواہ سیرین زمین پر رکھے یا نہ رکھے اور بجاے ہاتھون کے کبھی کپڑا بھی پاؤن پر لپیٹ لیتے ہین مانند دوپٹہ وغیرہ کے اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتے ہین اور آنحضرتؐ کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بھی روایت کیا گیا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہے ؛ ح ع وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادؓ بن تمیم سے نقل کی اسنے چچا اپنے سے کہا اسنے کہ دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین چت لیٹے ہوئے رکھنے والے ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر ف رکھنا قدم کا قدم پر نہین تقضی ہوتا کھلنے ستر کا بخلاف رکھنے پاؤن کے پاؤن پر کہ اس سے بعض اوقات ستر کھل جاتا ہے اور اس سے تطبیق ہو جاتی ہے درمیان اس حدیث کے اور درمیان حدیثون نہی اسکی کے کہ آگے آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگے ہوگی اور اس طرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تھا واسطے جواز یا حاصل کرنے راحت اور دفع کان کے والا معلوم ہوا ہے کہ بیٹھنا حضرتؐ کا مجموعہ مین خلاف اسکے تھا کہ بیٹھتے تھے آپ چار زانو یا دو قارو یا تو نہ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اٹھاوے مرد ایک پاؤن اپنا دوسرے پاؤن پر اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا اپنی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمھارا پھر رکھے ایک پاؤن اپنا دوسرے پاؤن پر نقل کی یہ مسلم نے ف یہ دو حدیثین کہ جابرؓ سے آئی ہین ظاہر مین منافات رکھتی ہین ساتھ حدیث ابن عمرؓ کے کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق اسمین یون دی ہے کہ رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر دو طریق سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ دونون پاؤن دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مقتضا نقہ نہین اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہین آتا اور طریق دوسرا یہ ہے کہ زانو ایک پاؤن کا کھڑا رکھے اور پاؤن دوسرا اس پاؤن کے زانو پر کہ کھڑا کیا ہے رکھے یہ منع ہے اور یہی اس صورت مین ہے کہ ستر کھلجاوے جیسے کہ پاجامہ نہ پہنے ہو اور تہبند یا دامن کرتے کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہے ایسا ہی کہا ہے علما نے ؛ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ ایک شخص اترا تا اور اکڑتا چلتا تھا پہنے دو کپڑون خط دار کے اور تحقیق عجب مین ڈالا تھا اسکو

نفس اُسکے نے اور خوش آتے تھے اُسکو وہ کپڑے یعنی اُنکے پہننے سے تکبر اور عجب مین پڑا تھا دھنسایا گیا اُسکو زمین مین پس وہ شخص جو کہ تکبر سے اِترا چلا جاتا ہے زمین مین قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس اُمت مین سے ہو یا اگلی اُمتون مین سے اور اِس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اِتراتا اور اکڑنا چلنے مین بُرا ہے اور انعام اُسکا بدا حاذکا اللہ من ذلک اور رفتار کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی مین ذکر کی ہین ہمنے اور افضل سبھون مین ہون ہے ساتھ زبردہ اور جزم واو کے کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سی سرعت کے چلین نہ مثل مردہ دلون اور افسردون کے مانند لکڑی خشک کے چلین اور نہ پھرا ہٹ کے ساتھ ہلکا پن اور کھرا ہٹ کے کہ یہ دونون قسمین بُری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بے عقلی کے اور قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ نے ہمون کی تعریف کی ہے اور اپنے خاص بندون کو ساتھ اُسکے وصف کیا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا یعنی بندے رحمٰن کے وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین زمین پر بآرام و باوقار بے تعظیم و تکبر اور بے مردگی اور افسردگی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جابر نے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے اوپر تکیہ کے کہ رکھا تھا بائین طرف آپکے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دے تو رد نہ کرے جیسے کہ بیع مقدمہ خوشبو کے فرمایا ہے ۱۲ منہ **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد مین گوٹ کرتے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے **عن** قیلۃ بنت مخرمۃ انھا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد وھو قاعد القرفصاء قالت فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع ارعدت من الفرق رواہ ابوداود اور روایت ہے قیلہ بیٹی مخرمہ کی سے تحقیق دیکھا اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹھے ہیئت قرفصا کے کہا قیلہ نے پس جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس وضع سے بیٹھے کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور مین تھے کانپ گئی مین ڈر سے ہیبت کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** قرفصا ساتھ پیش قاف اور جزم راء اور پیش فا اور زبر سکے کے ساتھ صاد مہملہ کے مقصورہ اور ممدودہ دونون طرح آیا ہے اور قاموس مین مثلثۃ القاف والفا کہا ایک قسم ہے بیٹھنے کی اور وہ اسطرح ہے کہ بیٹھے دونون سرین پر اور لگا دے رانین پیٹ کو اور احتبا کرے ساتھ دونون ہاتھ کے یعنی دونون ہاتھون سے حلقہ کرے پاؤن پر یا بیٹھے تکیہ کر کے دونون انوون پر اور لگا دے رانین پیٹ سے اور داخل کرے ہتھیلیان ہاتھ کی دونون بغلونمین اپنی ہتھیلی بائین بغل مین اور بائین ہتھیلی داہنے بغل مین اور یہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہے اور غرباء اور شغول کے دل مین فکر اور اندیشہ اور خیال رکھتا ہو وہ بھی اس طرح بیٹھتے ہین ۱۲ منہ **عن** جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسنا رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت نماز پڑھ چکتے فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہانتک کہ خوب نکل آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداود نے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عرس بلیل اضطجع علی شقہ الایمن واذا عرس قبیل الصبح نصب ذراعہ ووضع رأسہ علی کفہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبوقت کہ اُترتے رات کو سفر مین یعنی راحت و سونیکے لیے لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اُترتے قریب صبح کے کھڑا کرتے پہنچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی عادت شریف یہ تھی کہ جب اُترنے کے وقت سفر مین کچھ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسے کہ

۱ حسن شرح عربی ۱۲ منہ
۲ فی نسخۃ مخطوطۃ ۱۲ منہ

عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی نہ آجائے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور دہنی کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیے کہ دل اٹکا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اسکو اور جب بائیں پہلو پر سوتا ہے تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہے اور آرام پاتا ہے و نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض نا کی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائیں کروٹ سوتے ہیں تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جائے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ اخیر شب کو اُترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کے اُترتے تو نیچا کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے ۱۲ ح **وعن** بعضال اُم سلمۃ قال کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ رواہ ابو داؤد وروایت ہے بعضی اولاد اُم سلمہؓ کی سے کہ کہا تھا بچھونا حضرتؐ کے آرام کرنے کا مانند اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک اُنکے کے نقل کی یا بود اؤد نے **ف** اوّل جملے کے معنی یہ ہیں کہ تھا بچھونا حضرتؐ کے آرام کرنیکا قریب اُس کپڑے کے کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بھٹے لوگوں کو یعنی کچھ تھوڑا سا تھا طویل و عریض نہ تھا اور بعضوں نے معنی کیے ہیں کہ بچھونا حضرتؐ کا اُس کپڑے کی جنس سے تھا کہ کھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کے حضرتؐ کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرتؐ کا تھا اُسنے بغیر اتفاق صحابہؓ کے قبر شریف میں جسد مبارک کے نیچے رکھدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ کپڑا حضرتؐ کا بعد اُنکے کوئی پہنے اور صحیح یہ ہے کہ صحابہؓ نے بعد اسکے کہ ہنوز قبر بند ہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجائے یوضع کے وضع ہوتا یعنی صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے یا واسطے حکایت حال کے اور تھی مسجد آگے یعنی وقت آرام کرنیکے سر مبارک مسجد کیطرف کرتے تھے اسلیے کہ جب وہ بقبلہ لیٹتے حجرہ شریف میں تو مسجد کیطرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب شرقی مسجد کے ہے اسمیں وہ بقبلہ سوتے مسجد سرہانے ہوتی ہے اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زبر جیم کے ہے یعنے مصلی کے یعنی وقت آرام کرنیکے مصلی سرہانے ہتا تھا تا جلدی سے نماز کے لیے بچھا لیں ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ھذہ ضجعۃ لا یحبھا اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹا اوندھا پس فرمایا آپنے اسکو کہ یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا اسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان و ستاروں کے نظر عبرت سے دیکھتے ہیں اور اوپر قدرت و حکمت کردگار تعالیٰ کے دلیل پکڑتے ہیں اور دوسرے لیٹنا دائیں کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کے مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتے ہیں واسطے نماز و طاعت مولیٰ عزوجل کے اور تیسرے لیٹنا بائیں کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا اچھے لوگوں کا ہے کہ ساتھ اسکے ارادہ کرتے ہیں ہضم ہونے طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتھے لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ و منہ کو کہ اشرف اعضا اور افضل اجزاے بدن کے ہیں اُنکو خاک مذلت پر ڈھاڈالتے ہیں پس یہ غیر طاعت و سجود کے اور یہ لیٹنا ظالموں کا ہے پس مشابہت کرنی اُسنے بُری ہے ۱۲ ح **وعن** یعیش بن طخفۃ بن قیس الغفاری عن ابیہ وکان من اصحاب الصفۃ قال بینما انا مضطجع من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ھذہ ضجعۃ یبغضھا اللہ فنظرت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے یعیش بیٹے طخفہ بیٹے قیس غفاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی طخفہ سے اور تھا باپ اُسکا اصحاب صفہ سے کہا اُسکے باپ نے اُسوقت کہ میں لیٹا ہوا تھا بسبب درد سینے کے اپنے پیٹ پر یعنی اوندھا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہے مجکو اپنے پاؤں سے اور کہا اُس شخص نے کہ یہ لیٹنا ہے کہ دشمن رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اسکو پس دیکھا میں نے پس ناگہان دیکھتا ہوں کہ وہ شخص پاؤں سے ہلانیوالے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف**

شاید کہ حضرت کو عذر اس کا معلوم نہ ہوگا اسلیے فرمایا کہ ممکن تھا کہ دونوں پائونوں پر جھکجاتے واسطے دفع درد کے بغیر پھیلانے پائون کے ع **وعن** علی بن شیبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجاب وفی روایۃ جار فقد برئت منہ الذمۃ رواہ ابوداود فی معالم السنن للخطابی **حجی** اور روایت ہے علی بن شیبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات کو سوئے گھر کی چھت پر کہ اُس پر پردہ یعنی کوٹھا سکے نہ ہو اور کہا ہے حجی کو اور ایک روایت میں ہے لفظ جار کا یعنی بدلے حجاب کے اور جار حجی چھت کی ہے ساتھ زیر حج کے یعنی جو چیز مانع ہو کرنے پناہ کے گرنے یا مند دیوار وغیرہ کے پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سوئے پس تحقیق بری ہوا اُس سے ذمہ نقل کی ابوداود نے اور بیچ معالم السنن کے کہا نام کتاب خطابی کا ہی بجائے حجاب کے حجی واقع ہوا ہے **ف** بری ہوا اُس سے ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نے واسطے نگہبانی اُسکی کے بندھا ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم و مہربانی کے واسطے حفاظت اپنے بندوں کے عہد کیا ہے اور حالانکہ اور اسباب اس کام کے لیے پیدا کیے پس جب شخص نے اپنے ہاتھ سے نفس کو تہلکہ میں ڈالا اور ایسی جگہ سویا کہ بحکم عادت کے سبب ہلاکت اسکے کا ہو وہ عہد محافظت اُسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر حج اور زبر اُسکے کے مقصور ساتھ تنوین کے ہے اور مراد دونوں حج سے پردہ ہے اسلیے کہ زیر سے حجی ہے یعنی عقل کے ہے تشبیہ دی پردہ کو ساتھ عقل کے جیسے عقل مانع ہے امور نازیبا سے ویسے ہی پردہ مانع ہے گرنے یا اور ساتھ برے حجی ہے یعنی جانبے کے ہے اجاسے جوانب کو کہتے ہیں اور پردہ جانب کو ٹھے کے ہوتا ہے اسلیے اسکو حجی کہا بخ **وعن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے آدمی کے سے اُس کوٹھے پر کہ نہو پردہ اوپر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ ملعنت کیا گیا ہے اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہے علما نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹھے ہیں اور ایک شخص آیا لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر بیچ میں جا بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا اور دوسرے یہ کہ بیچ میں جا کر بیٹھا استخفاف کرنیکے لیتے کہ لوگوں کو ہنسائے ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس وسعھا رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین مجلسوں کی فراخ ترین اُنکی ہے یعنی ایسی جگہ مجلس کرنی چاہیے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہوں اور ایذا نہ پاویں نقل کی ابوداود نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حلق فقال مالی اراکم عزین رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپنے کہ کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں تمکو متفرق نقل کی ابوداود نے **ف** عزین جمع عزۃ کی ہے ساتھ تخفیف زکے بمعنی جماعت کے مکروہ رکھا آنحضرتؐ نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہے اور رغبت لائی اوپر اجتماع و اتفاق کے کہ نشان یگانگت و اتحاد کا ہے حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کے بیٹھو یا صف کر کے متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو ح ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیٔ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم رواہ ابوداود وفی شرح السنۃ عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیٔ فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطان ھکذا رواہ معمر موقوفا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمھارا بیٹھا سایہ میں پس اُٹھ جاوے اس سے سایہ پس ہو کچھ اُسکا آفتاب میں اور کچھ سایہ میں پس چاہیے کہ اُٹھ کھڑا ہے یعنی اور جگہ جا بیٹھے تاکہ ہووے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیے کہ جب آدمی بیٹھتا ہے ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں تو فاسد ہو جاتا ہے مزاج اُسکا بسبب اختلاف حال بدن کے

ف ظرف ہونا عزین کا اقامت صلوٰۃ کے وقت

موثرین متضادین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہؓ سے ہے کہ کہا ابوہریرہؓ نے جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اٹھ جاوے اُس سے سایہ پس اُٹھ کھڑا ہے اسلیے کہ جگہ کہ کچھ سایہ میں ہے اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے اسیطرح یعنی جیسے کہ شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہے اسکو معمر نے موقوف ابوہریرہؓ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہؓ کا ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع میں ہے اسلیے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی اُسکو صحابی بغیر سُننے کے حضرتؐ سے نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اسپر تا کہ پونہچے اسکو ضرر پس وہ دشمن ہے بدن کا بھی جیسا کہ دشمن ہے دین کا پس اگر تمام آفتاب میں ہو تو بھی بسبب اُسکے اذیت نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا بسبب ہونے اُسکے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑے کا ہو تو ضائقہ نہیں ۔ ح **وعن** اَبِی اُسَیْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَاْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اَنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ وَشُعَبُ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی اُسید انصاری سے کہ اُنھوں نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے یعنی باتیں اور امر و نہی کرتے تھے لوگوں کو اس حال میں کہ آنحضرتؐ نکلنے والے تھے مسجد میں سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کے راہ میں پس فرمایا حضرتؐ نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کے اور الگ رہو اسلیے کہ نہیں پونہچتا تمکو اے عورتو یہ کہ بیچ میں راہ کے چلو لازم کرو اپنے پر کہ چلو راہ کے کنارونمیں پس جب یہ حکم ہوا تو عورت اہ چلنے میں دیوار سے الگ کر چلتی تھی یہانتک کہ کپڑا اُسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنی کبھی بسبب نہایت الگ چلنے کے بحسب فرمانبرداری امر حضرتؐ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ بَعْلٌ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ک اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ بعل یعنی تفسیر ہے بعضے راوی سے یعنی ارادہ کرتے تھے آنحضرتؐ فاعل مشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث سے پس یہ جملہ معترضہ ہے اور منع اسلیے ہے کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مروت سے بھی دور ہے اور مرد کو جیسے دو عورتوں کے بیچ میں چلنا منع ہے ایسطرح راہ میں ساتھ بھی اُسکے چلنا منع ہے درصورت خوف فتنہ کے ۔ ح **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَھِیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب کہ تے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اتی مجلس شریف میں بیٹھ جاتا ایک ہم میں سے اُس جگہ کہ پونہچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جہان جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا قصہ بلا اُرمی کا تکرار ادب اور ترک تکلف اور مزالفت حظ نفس کے کہ طلب کرنا علو مرتبہ کا ہے جیسے کہ شان اہل جاہ کی ہے ۔ ع **وذکر** حدیثا عبد اللہ بن عمرو فی باب القیام و سنذکر حدیثی علی وابی ھریرۃ فی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئیں دو حدیثیں عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کے کہ سرا ایک حدیث کا تو یہ ہے لا یحل الرجل اور دوسری کا کہ بعد اُسکے ہے ولا یجلس بین جلین اور ذکر کرینگے ہم دونوں حدیثیں حضرت علیؓ اور ابی ہریرہؓ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے انشاء اللہ تعالیٰ کہ ایک کا سرا تو یہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہ ہے ما رایت شیئا حسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَھْرِیْ وَاتَّکَاْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عمرو بن شرید تابعی سے

کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سے کہ کہا گذرے مجھپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین بیٹھا تھا اسطرح یعنی جس طرح کہ دکھاتا ہون بعد ازان بیان کی ہیئت اپنے بیٹھنے کی ساتھ قول اپنے کے اور حال آنکہ تحقیق رکھا تھا مین نے بایان ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا مین نے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ مین ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر ہیئت بیٹھنے اُن لوگون کے کہ غضب کیا گیا ہے اُنپر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد مغضوب علیہم سے یہود ہین لیکن اُنکو اسطرح ذکر کرنے مین دو فائدے ہین ایک تو تنبیہ ہے اِس پر کہ اسطرح کا بیٹھنا اُن چیزون کی جنس سے ہے کہ دشمن رکھتا ہے اُنکو حق تعالیٰ اور دوسرے یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہ سے چاہیئے کہ تشبہ نکرے اُنکے ساتھ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالیٰ نے اور لعنت اور سورۂ فاتحہ مین بھی مغضوب علیہم سے یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اِس حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبر ان کہ جنکے بیٹھنے اور چلنے وغیرہ مین آثار عجب اور تکبر کے ہویدا ہین ع **وعن** ابی ذر قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ وقال یا جندب انما ھٰذہ ضجعۃ اھل النار رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا گذرے مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ مین لیٹتا تھا اپنے پیٹ کے بل یعنی اوندھا پس لات ماری مجکو آنحضرت نے اور فرمایا اے جندب نہین ہے اسطرح کا لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف جندب نام ہے ابوذر کا اور احتمال یہ ہے کہ مراد یہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کے سے ہے پس دارمین یا اسطرح کا لیٹنا اُنکا ہوگا اس حال مین کہ ہونگے دوزخ مین **باب العطاس والتثاؤب** باب ہے بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ فاما التثاؤب فانما ھو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان احدکم اذا قال ھا ضحک الشیطان متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پس جبوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سُنے اُسکو یہ کہ کہے واسطے چھینکنے والے کے یرحمک اللہ پس رہی جمائی پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان سے ہے پس جبوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیئے کہ دفع کرے اُسکو جہانتک کہ ہو سکے پس تحقیق ایک تمہارا جبوقت کہ جمائی لیتا ہے یعنی کھولتا ہے مُنہ ہنستا ہے اُس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کے یون ہے اسلیے کہ تحقیق ایک تمہارا جبوقت کہ کہتا ہا یعنی جمائی لیتے ہین ہنستا ہے شیطان اُس سے ف دوست رکھتا ہے چھینکنے کو آخر اسلیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوائے ادراکیہ کا ہے پس باعث ورمعین ہوتا ہے طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہے امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث ہوتی ہے غفلت اور کسالت اور فہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہونے دیتی پس شیطان اُس سے خوش ہوتا ہے اور اسی سبب سے نسبت شیطان کی اور نسبت اُسکی طرف معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالیٰ کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اُنکے کے ہے کہ نشاط طاعت مین اور کسالت اُسمین ہے اور تعریف کرے آخر یعنی الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین زیادہ کرے بہتر ہے اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر ہے قال الطیبی اور روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف مین حضرت علیؓ سے بطریق موقوف کے کہ جو کوئی چھینکنے اپنے کہ الحمد للہ رب العالمین علی کل حال کہ وہ نہین پاویگا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنیکے بعد چھینکنے کے یہ ہے کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہے اور ہے حق الحمد یہ عبارت دلالت کرتی ہے اسپر کہ جواب چھینکنے والیکا ساتھ یرحمک اللہ کے

ف یہ ترجمہ اوپر کے قول کو تھوڑا سا بدلکر ہے یعنی اوپر سے یہ ترجمہ ہے کہ میرے باپ نے کہا اور اب یہ ترجمہ ہے کہ میرے باپ کا بیان ہے کہ کہا ۱۲

فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن علما کو یہین اختلاف ہے صحیح مذہب حنفی مین یہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہے اگر ایک بھی حاضرون مین سے کہیگا سبکے ذمہ سے ساقط ہوجاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کے مؤلف نے کہا کہ ظاہر صحیح حدیثون کا یہ ہے کہ جواب چھینکنے والیکا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اورون سے نہین ساقط کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہے ولیکن افضل یہ ہے کہ ہر ایک دے اور مذہب مالک مین اختلاف ہے کہ واجب ہے یا مستحب اور اتفاق ہے پسر کہ وجوب یا سنت اس صورت مین ہے کہ چھینکنے والا حمد کہے اور حاضرین سُنین اور اگر حمد نہ کہے مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سُنے تو بھی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ بلفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہے دلالت کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہے مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکے کے اور شرح السنہ مین ہے کہ یہین دلیل ہے اسپر کہ لائق ہے یہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تاکہ سُنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہو ۔ ح ۔ ع

وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ چھینکے ایک تمھارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اُسکے مسلمان بھائی اُسکا یا فرمایا اُسکا یار اُسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہے اُسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمھارے یا احوال تمھارے نقل کی یہ بخاری نے ف خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار غالب کے ہے اکثر ہوتا کہ چھینکنے والے کے پاس کئی آدمی ہوتے ہین پس دعا مین سب کو شریک کرے یا خطاب کو واسطے تعظیم کے ہے یا تمام اُمت مرحومہ مراد ہے ۔ ح

وعن اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا چھینکا دو شخصون نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے اُن دونمین سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اُس شخص نے کہ جسکی چھینک کا جواب دیا تھا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے مجھکو اور نہ جواب دیا مجھکو فرمایا کہ تحقیق اُسنے حمد کی تھی اللہ کی اور نہین حمد کی تو نے اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی پس مستحق ہوا تو جواب کا کہا لکھول نے کہ تھا مین ابن عمرؓ کے پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کی ایک جانب مین پس کہا ابن عمرؓ نے یرحمک اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سُنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اُسکی چھینک کا ۔ ع

وعن اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتُوْہُ وَاِنْ لَّمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ فَلَا تُشَمِّتُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو موسیٰؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمھارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اُسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اُسکو نقل کی یہ مسلم نے

وعن سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ فَقَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ الرَّجُلُ مَرِضْتَ فَقَالَ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْتِّرْمِذِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ اِنَّہٗ مَزْکُوْمٌ اور روایت ہے سلمہؓ بن اکوع سے یہ کہ اُنھون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت مین کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اُسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی مین ہے یہ کہ حضرت نے فرمایا اُسکو تیسری بار مین کہ یہ زکامی ہے ف یعنی یہ بیمار ہے بہت چھینکے گا اور حمد کریگا اور اُسکے ہر بار کے جواب مین حرج ہوگا اور اور حدیث مین ابوداؤد اور ترمذی سے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور پیچ زیادہ کے اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت مؤکدہ علی الخلاف تین بار ہے اور اس سے زیادہ مین اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کے کہ فرصت ہے

اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب سکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم **وعن** ابی سعید رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم ۔ و در روایتے ابی سعید خدری سے ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنی اُسکے منہ مین اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد داخل ہونا حقیقۃ ہے یا مراد قابو پانا ہے اُسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کے ۔ ع ۔

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجھہ بیدہ او بثوبہ وغض بھا صوتہ رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح ۔ و روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنی آواز بلند نکرتے تھے چھینکنے مین اور منہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہی ادب ہے مجلس کا اکثر فضلہ دفع کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے مبادا اپنے بدن پر یا کپڑے پر یا اور شخصون کے بدن پر پڑے اور وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت بھی چہرہ مین واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب ہے کیونکہ بلند آواز نا گہان سے لوگ چونک اُٹھتے ہین اور لکھا ہے علما نے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دین کذا فی مطالب المؤمنین ۔ ش ح **وعن** ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی ۔ اور روایت ہے ابو ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اُسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی موسی قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابوداود ۔ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے یہ بکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بامید اسکے کہ کہین آنحضرت تمکو یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی نہ فرماتے یرحمکم اللہ اس لیے کہ رحمت خاص ہے واسطے مؤمنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال اُنکے کے کرتے شیخ **وعن** ھلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال لہ سالم وعلیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال ما ادری لما قلت الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک وعلی امک اذا عطس احدکم فحمد اللہ فقولوا الحمد للہ رب العلمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم رواہ الترمذی وابوداود ۔ اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص نے قوم مین سے اور کہا السلام علیکم یعنی بگمان اسکے کہ بدلے الحمد للہ کے سلام بھی جائز ہے پس کہا واسطے اُسکے سالم نے تجھپر اور تیری مان پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی مین یعنی لفظ وعلی امک کے کہنے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہین کہا مین نے مگر وہ کہ فرمایا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو اور تیری مان پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اُسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی چھینکنے مین یہ الفاظ کہنے چاہییں سلام کہنا

حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے کہ اولیٰ یہ ہے کہ جمع کرے درمیان یغفر اللہ آخر کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوائے الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اُس نے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اُسکے کا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی کل حال فرمایا تو اس لفظ میں واشارے ہیں ایک یہ کہ سلام بیچ محل بے موقع کے ہے جیسے کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیرے کے سلام تیری ماں پر کرے دوسرا یہ کہ یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اُسکو ہے ساتھ اسکے کہ یہ ادب اتیوں کا ہے اور اُنکا کہ تربیت مردوں سے پائی ہو اور ماں کے پاس ادب نہ حاصل کیا ہو اور یہی لکھا ہے علما نے کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اُسکی کے بسبب سرایت صفات ماں اُسکی کے اُسمیں پس محتاج ہوا وہ عاقل اسطے ماں اپنی کے دفع مرح **وعن** حُمَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَشَمَّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے حمید بن رفاعہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اُسکو اور اگر چاہے نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمَّتَ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ جواب چھینک کا جواب دے تو بھائی اپنے کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے نہیں جانتا میں ابوہریرہؓ کو مگر یہ کہ اُسنے پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابوہریرہؓ پر نہیں اور ابوہریرہؓ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر کہیں تو بھی بیچ حکم مرفوع کے ہوگی اسلیے کہ یقین عدد بغیر سُننے کے شارع سے نہیں کر سکتے **مرح** **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمرؓ کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمرؓ نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے لیکن نہیں اسطرح سے یعنی نہیں ہے ادب یا مامور و مستحب اسطرح کہ ملاوین سلام ساتھ حمد کے وقت چھینکنے کے بلکہ ادب متابعت امر کی ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے کھلایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر ہر حال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **باب الضحك** باب ہے بیچ بیان ہنسنے کے **الفصل الأول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حضرتؐ کا کوا کہ تالو تک ہوتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سے کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا مجھکو مگر کہ مسکراتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنی آنے سے پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی یا منع نہ کیا مجھکو اُس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرتؐ سے یعنی جو کچھ کہ میں نے حضرتؐ سے مانگا دیا مجھکو **مرح** **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اُٹھتے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے

مسین صبح کی یہان تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اُٹھتے اور تھے صحابہ باتین کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتون جاہلیت کے یعنی بطریق ندمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی مسلم نے اوپر بیچ روایت ترمذی کے یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر ف اُٹھتے یعنی واسطے نماز اشراق کے یا پھرتے گھر مین تشریف لیجانے کے لیے اور مراد شعرون سے وہ شعر ہین کہ جنمین مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کے ہوتے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہین باتین جاہلیت کی کرنین اور ہنسنا اُنپر ع ح ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ ابن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبد اللہ بن الحارث بن جزء سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے کسی کو بہت مسکراتے زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** قتادۃ قال سئل انس عمر ھل کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحکون قال نعم والایمان فی قلوبھم اعظم من الجبل رواہ البخاری **و** قال بلال بن سعد ادرکتھم یستدون بین الاغراض ویضحک بعضھم الی بعض فاذا کان اللیل کانوا رھبانا رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سوال کیے گئے انس عمر کہ کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمر نے ہان اور حالانکہ ایمان اُنکے نہ تھا نہین بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا مین نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانون تیر کے یعنی وقت تیر اندازی کے اور ہنستا تھا بعض اُنکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضے کے پس جسوقت ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنیوالے اللہ سے نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین ف حالانکہ آہ یعنی ایسا نہ ہنستے تھے کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہین اور ہنسنا دل کو مارڈالتا ہے اور خلل نور ایمان مین آتا ہے بلکہ اس حال مین بھی آداب شرع نہ چھوڑتے تھے اور ایمان کامل رکھتے تھے اور بہت ڈرنیوالے یعنی مارے خوف الٰہی کے عبادت کرتے خدا کی اور روتے اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے ہ ح ح **باب الاسامی** باب ہے بیچ بیان نامون کے ف مراد بیان احکام نامونکا ہے کہ کیا نام رکھے اور کیا نام نہ رکھے اور کونسا نام اچھا ہے اور کونسا برا ح ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السوق فقال رجل یا ابا القاسم فالتفت الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما دعوت ھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو اے ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اُس شخص نے کہ نہین پکارا تھا مین نے مگر اُس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہان حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و عن** جابر ان رجلا ولد لہ غلام فسماہ القاسم فقالت لہ الانصار لا نکنیک ابا القاسم ولا نقر ک حتی تخبرنا ما سماہ فقال سماہ القاسم فقالوا الآن نقرک وقد سماہ القاسم فقال انما سمیتنی القاسم فانا جعلت قاسما اقسم بینکم متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق مرد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کے اسواسطے کہ تحقیق مین سوا اسکے نہین کہ ٹھیرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمھارے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف کنیت اُسکو کہتے ہین کہ بیٹے یا باپ کے مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت وغیرہا مانند انکے کے اور بعضون نے کہا مذہب ہمارا یہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو پس یہ بات تمھارے حق مین غیر موجود ہے بلکہ نرا نام ہے لفظا اور صورۃ تمھارے حق مین اور تمھاری اولاد کے حق مین حاصل یہ کہ مین ابو القاسم نرا اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ لحاظ کیے گئے ہین بیچ میرے معنی قاسمیت کے باعتبار تقسیم کرنے امور دینی و دنیوی کے پس نہین ہونگے مانند ایک تمھارے کے ذات مین اور نہ صفات مین پس تکلیف میری سی کنیت نہ رکھنی چاہیئے اور اسصورت مین معنی ابو کے ہین صاحب پس وصف کے جیسے کہ کہا جاتا ہے ابو الفضل اگرچہ بیٹا اُسکا فضل نہو اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ نہی خاص حضرتؐ ہی کے زمانہ مین تھی تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب اُنکا ساتھ خطاب غیر اُنکے کے اور یہی صحیح ہے

کذا ذکر الملا علی قاریؒ اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہے اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہیں خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونوں یہیں جمع ہوں یا نام اور کچھ ہو کہ یہی نرمی کنیت ہو یہ قول امام شافعیؒ اور اور اصحاب ظواہر کا ہے اور متمسک انکا ساتھ انھیں دونوں حدیثوں کے ہے اور علما کے اس مسئلے میں کئی قول ہیں ایک تو یہی قول ہے جو ذکر ہوا اور دوسرا قول یہ ہے کہ جمع کرنا روا نہیں یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر تنہا ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں یعنی حدیث مذکور کے انکے نزدیک یہی ہیں کہ جمع مکروہ فافہم اور یہ قول محمد شیبانی کا ہے اور قول تیسرا یہ ہے کہ جمع کرنا بھی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کی طرف کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں منع کی منسوخ ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ منع آنحضرتؐ کے زمانہ شریف میں تھا اور بعد انکے درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علیؓ کی ہے کہ آنحضرتؐ سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکے میرے یہاں فرزند پیدا ہو تو اسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھوں حضرتؐ نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرتؐ کے پیدا ہوئے حضرت علیؓ نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت کہ انکے قول پر اعتماد نہیں کہتی ہے کہ نام بھی حضرتؐ کا رکھنا جائز نہیں اور قول صواب ان قولوں میں سے یہ ہے کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرتؐ کے اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو منوع ہے اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا اور ایسے ہی جمع کرنا میان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولی ہے اور حضرت علیؓ نے جو یہ کیا تو وہ مخصوص تھا انکے لیے اور کو جائز نہیں جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخؒ **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر ناموں تمھارے کے طرف اللہ عزوجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیا کے ناموں کے یہ نام دوست تر ہیں پس یہ دونوں نام اسم محمد سے دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں یا کم **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول ا ثم ھو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام رکھو اپنے غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اس لیے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنی یسار یا رباح مثلاً پس نہ ہووے وہ فرضاً پس کہیگا جواب دینے والا نہیں یسار یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہے یعنی آسانی اور فراخی کے اور رباح ربح سے ہے یعنی فائدہ کے اور نجیح نجح سے ہے یعنی بیڑ زنی اور برآنے حاجت کے اور افلح فلاح سے ہے یعنی چھٹکارہ کے اور نافع نفع سے ہے پس اسطرح کے نام رکھنے کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور کہے وہ کہ نہیں ہے تو باعتبار اصل معنی الفاظ کے مکروہ ہے اگرچہ مراد یہاں پر ذات معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا نجیح اس سے معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انھیں نامون پر نہیں ہے بلکہ جو انکے معنی ہیں ہون یہی حکم رکھتا ہے اور کہا نووی نے کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ مکروہ تنزیہی ہیں اس طرح کے نام رکھنے نہ مخربی **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینھی ان یسمی یعلی و برکۃ و بافلح و بیسار و بنافع و بنجیح ثم رآہ سکت بعد عنھا ثم قبض و لم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانند انکے کے پھر دیکھا میں نے حضرتؐ کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کے ان ناموں کے منع کرنیسے

پھر وفات کیے گئے اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سطح کے نام رکھنے سے نہی واقع نہیں ہوئی کما یعنی نے گر گویا جابرؓ نے علماستین نہی کی دیکھیں اور سنین وہ چیز کہ شرعی پر تھی اور نہیں سُنی نہی صریح اسلیے اسطح کہا ولیکن نہی اُس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر انتہی کہتا ہون نہیں کہ سکی اور بھی تاویل ہے وہ یہ ہے کہ حضرتؐ نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنیکا پھر سکوت کیا بعد اُسکے از راہ رحم کر نیکے اُمت پر کہ اکثر لوگ حسن وقبح نامو مین فرق کرتے نہیں ہین حج مین پڑینگے پس نہی منفی کی محمول ہے تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل سمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیامۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہو نکا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مردونکا نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصونکا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شاہنشاہو نکا بادشاہ نہین ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہے سوائے اللہ تعالی کے چہ جائے بادشاہ بادشاہان کہ صلا وہم شراکت کا بھی اس راہ مین نہین رکھتا ع **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم بما اھل البر منکم سمو ھا زینب رواہ مسلم اور روایت ہے زینبؓ بنت ابی سلمہ سے کہ کہا نام رکھی گئی مین برہ یعنی نیکو کار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سراہو اپنے نفسون کو اللہ داناتر ہے ساتھ اہل نیکی کے تم مین سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکھنا چاہیے جسمین نفس کی تعریف ہو ع **وعن** ابن عباس قال کانت جویریۃ اسمھا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمھا جویریۃ وکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھین جویریہؓ کہ ازواج مطہرات سے مین نام اُنکا تھا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام اُنکے کو جویریہ اور تھے حضرتؐ مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** برہ کے معنی ہین نیکوکار پس حضرتؐ نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے اسلیے کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہین اور کان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباسؓ کا ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ حضرتؐ ہی نے خبر دی ہو مانی الضمیر کی اور سبب ممانعت اسطرح کے نام رکھنے کا یہان یہ فرمایا اور در باب زینب کے تزکیہ نفس اسلیے کہ مزاحمت اسباب مین نہین ہوتی ہے دونون چیزین صلاحیت بسببیت کی رکھتی ہین شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد اُنکا اسنام کے رکھنے سے مدح اور ثنا ہونا یہان اور یہ بھی ہے کہ یہ عبارت ہے کہ آئے حضرتؐ فلانی بیوی کے پاس اور نکلے فلانی بیوی کے پاس سے مستعمل ومتعارف تھی پس یہان اسی کو کہا واللہ اعلم اور بدغالی جیسے نجح وفلاح مین اعتبار کیا گیا احتمال ہے کہ یہان بھی ہو اور تزکیہ اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہے وہان بھی ممکن ہے ع **وعن** ابن عمرؓ ان عمر ان بنتا کانت لہ یقال لھا عاصیۃ فسماھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھی بیٹی حضرت عمرؓ کی کہا جاتا تھا اُسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکھا اُسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی اور عاصیہ رکھتے تھے یعنی سرکشی اور تکبر اور تظلم کے عیب اور نقصان اور انقیاد اور زبونی سے جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرتؐ نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ع **وعن** سھل بن سعد قال اتی المنذر بن ابی اسید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعہ علی فخذہ فقال ما اسمہ فقال فلان قال لا ولکن اسمہ المنذر متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا لایا گیا منذر بن ابی اسید حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرتؐ نے اُسکو اپنی ران مبارک پر اور فرمایا کہ کیا نام ہے نام اسکا کہا لانیوالے نے فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا

سلہ ماعلی قاری المحشی ۱۲ سلہ فلان ۱۲ وسیجیان ۱۲ وسیجیان زنیا ۱۲

چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہے کہ بمعنی تبلیغ احکام اور ڈرانے کے ہے ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَ اَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَکُلُّ نِسَآءِکُمْ اِمَآءُ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمھارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمھارے بندے اللہ کے ہین اور سب عورتین تمھاری لونڈیان اللہ کی ہین ولیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنی لڑکا میرا اور لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہے غلام یعنی مالک کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت مین ہے چاہیے کہ کہے سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہے نہ کہے غلام اپنے مالک کو مولی میرا اسواسطے کہ مولی تمھارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کہے عبدی الخ اس سے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کے جو عبدیت مین یا حقیقت عبدیت مین اور اسیطرح امتی کہنے سے منع فرمایا کہ امتی یعنی مملوکہ کے ہے کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کے لیے اور غلام یعنی لڑکے کے ہے اور جاریہ یعنی لڑکی کے اور فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کے ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اس لیے کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڈھے ہون ان کے ساتھ معاملہ جوانون کا سا کرتے ہین اور حرمت بڑھاپے کی نگاہ نہین رکھتے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب قوت و مستعد ہونے انکے خدمتگاری مین کتنے ہون پس فرماتے ہین کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی غلام کے لیے بہتر ہین عبدی اور امتی کہنے سے اور لکھا ہے علمانے کہ نہی الفاظ عبد و امۃ سے اس صورت مین ہے کہ برسبیل تفاخر اپنے کے اور حقارت انکی کے ہو ورنہ الاطلاق عبد و امۃ کا قرآن و احادیث مین آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ و قال عَبْدًا مَّمْلُوْکًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ اور اسی طرح حدیثونمین بھی بہت آیا ہے اور جیسے کہ مالکون کو فرمایا ساتھ محافظت بان کے بعضے الفاظ ناشایستہ سے مملوکون کو بھی فرمایا کہ نہ کہین اپنے مالک کو ربی اس لیے کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنیوالیکے ہے ولیکن بوجہ غلبے الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہے پس اطلاق آدمی پر وہم دلانیوالا شرک کا ہے اور یہی اگر بطریق تعظیم کے ہو تو منع ہے والا قرآن مین آیا ہے اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ اور سید کہے اسلیے کہ سیادت و فضیلت و ریاست ثابت ہے مالک کو بہ نسبت مملوک کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مولی کہے اور ایک مین آیا کہ نہ کہے تو جاننا چاہیے کہ مولی کے کئی معنی آئے ہین متصرف و ناصر اور معین پس جو از اس اعتبار سے ہے کہ مولی کہے اور اسکو متصرف یا ناصر اور کہے چنانچہ اسلیے اطلاق کیا جاتا ہے لفظ مولی محقق اور معتق پر جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے مولی القوم من انفسھم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکے ہے کہ ناصر و معین مراد رکھے اسلیے کہ مولائے حقیقی باعتبار معنی نہ کور کے اللہ ہی ہے نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پس منافات نہ ہی دونون روایتون مین حاصل یہ کہ مرجع اسکا بھی قاعدہ پہلا ہے کہ بطریق غایت تعظیم کے منع ہے والا نہین ح ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ فَاِنَّ الْکَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُوْلُوا الْکَرْمَ وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اس لیے کہ کرم دل مومن کا ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سے ہے کہ نہ کہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلۃ جملہ ساتھ ترجمہ اور ب کے اور ساتھ ضمہ ب کے بھی ہے بمعنی درخت انگور کے اور کبھی بطریق مجاز کے انگور کو بھی کہتے ہین یعنی انگور اور درخت انگور کے اور بھی نام ہین نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اسکو جاننا چاہیے کہ عنب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتھ جزم ر کے کہتے تھے بعلاقہ اسکے کہ شراب اُس سے بنتی ہے اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہے پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اُس سے اسلیے کہ وصف کرنا ساتھ کرم و خیر کے ایسی چیز کو کہ اصل

خباثت ہے مناسب نہین تا وسیلہ تعریف محرمات کا اور رغبت دلانے اُسکے کا ہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطے مومن اور دل اُسکے کے کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہے مناسب ہے اور کرم مشتمل تمام بھلائیون کو ہے اور لکھا ہے علمانے کہ جب ضعف کیا تو نے کسی کو ساتھ کرم کے ثابت کین اُسکے لیے تمام بھلائیان ۔ ح **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبة الدهر فان الله هو الدهر رواه البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو اے ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ یعنی زمانہ اُسی کے اختیار مین ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پونہچتی تھی تو کہتے تھے یا خیبتہ الدہر مراد رکھتے تھے اس سے بُرا کہنا زمانہ کا پس منع کیے گئے اس سے اسلیے کہ پھیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالیٰ ہے یعنی خیر و شر تم زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو درحقیقت مین خدا کی طرف سے ہے فاعل حقیقی وہی ہے پس زمانہ کو بُرا کہنا اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنا ہے ۔ ح **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یسب احدکم الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بُرا کہے ایک تمھارا زمانہ کو اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی ہے پھیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمھارا بُرا ہوا جی میرا لیکن کہے لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کے زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی خفتان اور شورش دل یعنی جی متلاتا ہے سے ولیکن اُسحضرت نے مکروہ رکھا کہ خبثت نفسی کہے بسبب قبح اس عبارت کے اور بسبب احتراز نسبت کرنے مومن کے خبث کو طرف نفس اپنے کے ۔ ح **وذکر** حدیث ابی هریرة فی ان آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابوہریرہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے یوذینی ابن آدم باب الایمان مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** شریح بن هانی عن ابیه انه لما وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مع قومه سمعهم یکنونه بابی الحکم فدعاه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله هو الحکم والیه الحکم فلم تکنی ابا الحکم قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینهم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احسن هذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد الله قال فمن اکبرهم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواه ابوداؤد والنسائی ۔ روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ جب یا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سُنا حضرت نے اُسکی قوم کو کہ کنیت کرتے ہین اُسکو ساتھ ابی الحکم کے پس بُلایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی ہے حکم اور طرف اُسی کے ہے حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہے تو ابو الحکم کہا ہانی نے کہ تحقیق قوم میری جبوقت کہ اختلاف کرتی ہے کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہون مین درمیان اُنکے پس راضی ہوتے ہین دونون فرقے ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میری اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا اُنمین کہا کہا مین نے شریح ہے فرمایا پس تو ابو شریح ہے **ف** ساتھ ابی الحکم کے کنیت کبھی ہوتی ہے ساتھ اوصاف کے جیسے کہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے کہ ابی سلمہ و ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کے ہوتی ہے جیسے ابی ہریرہ اُسحضرت نے دیکھا تھا اُنکو اس حال مین کہ اُنکے ساتھ بلی تھی پس کنیت کی اُنکی ابوہریرہ اور کبھی ہوتی ہے نری علمیت کے لیے مانند ابی بکر اور ابو عمر کے اور طرف اُسی کے حکم ہے یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اُسی کی طرف ہے نہین رد کر سکتا کوئی اُسکے حکم کو اور نہین خالی ہے حکم اُسکا حکمت سے پس یہ صفت مختص ذات باری ہی کے لیے سزاوار ہے دیگر اُسکے کے لیے اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہے شریک کرنے کا اُسکے وصف مین اگرچہ نہین اطلاق

کیا جاتا ہے اُسپر ابوالحکم بسبب وہم ولانے والدیت اور ولدیت کے ہے **وعن** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا ملاقات کی میں نے حضرت عمرؓ سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے میں مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اجدع شیطان ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل میں کہتے ہیں کان اور ناک اور ہاتھ و منہ بگڑ جانے کو اور اس نام میں مراد یہ ہے کہ بے دلیل ہے اور حضرت عمرؓ نے کلام مذکور از راہ خوش طبعی کے فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہ نام بدل ڈال ۱۲ منہ

وعن اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارے جاؤ گے تم دن قیامت کے ساتھ نام ہمارے اپنے کے اور نام ہمارے باپوں اپنے کے پس اچھے رکھو نام اپنے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اچھے رکھو اُس خطاب تمام بنی آدم کو ہے پس باپ بھی داخل ہیں اسمین اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ دن قیامت کے لوگوں کو بنام ماؤں کے پکارینگے اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا نہ ہو اور واسطے رعایت حال عیسیٰ بن مریم کے کہ بے پدر تھے اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اگر یہ روایت ثابت ہو تو بالجملہ تغلیب پر کرینگے جیسے کہ ابوین کہتے ہیں اور شاید کہ کبھی بنام باپوں کے پکارینگے اور کبھی بنام ماؤں کے یا بعضوں کو بہ نسبت باپوں کے اور بعضوں کو بہ نسبت ماؤں کے یا بعضی جگہوں میں اُسطرح اور بعضی میں اسطرح ۱۲

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمّٰى مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا یہ کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرتؐ کے اور کنیت آپکی کے اور نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھ ابوالقاسم کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ معنی اُس تقدیر پر ہیں کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسے کہ جامع ترمذی اور شرح السنہ اور اکثر نسخوں مصابیح کے میں واقع ہوا ہے اور جامع الاصول اور بعضے نسخوں مصابیح کے میں محمدًا واقع ہوا ہے ساتھ نصب کے اس تقدیر پر یسمی ساتھ صیغہ معلوم کے ہوگا یعنی نام و کنیت کرے کوئی محمد نامی کو ساتھ ابوالقاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنے کی اوپر ہو چکی ہے ۱۲ منہ

وعن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِاسْمِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِيْ فَلَا يَكْتَنِيْ بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِيْ فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِيْ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میریؐ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت ابی داؤد کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیثین صریح ہیں بیچ نہی کے جمع کرنیسے درمیان اسم و کنیت حضرتؐ کے تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ اَحَلَّ اِسْمِيْ وَحَرَّمَ كُنْيَتِيْ اَوْ مَا الَّذِيْ حَرَّمَ كُنْيَتِيْ وَاَحَلَّ اِسْمِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اُسکا محمد اور کنیت رکھی میں نے اُسکی ابوالقاسم پھر ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اُسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکی کے تحریمًا پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال و جائز کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا کنیت کرنے کو ساتھ کنیت میری کے

لہ دوسرا نسخہ
تشریح الاوراق
انقطع الوحی فی حیاتی

لہ ۱۲ منہ
کل یدعی بالکنیۃ
اجمع فرمایا ہی
کذا فی شرح السنۃ
والاکتفاء بالتسمی سے
والاحوط ترک نسخان
بادی الرائے میں بایہ
ذاتی ہیں ۱۲ منہ
صح ابن حجر

یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کینت میری کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محمی ابنہ نے کہ یہ غریب ہے ف شک ہوا ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کینت کا یا اول ذکر حرمت کینت کا کیا بعد اُسکے حلت اسم کا مقصود دونو عبارتون سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود مین نہین ولیکن محدثین بیچ روایت لفظ حدیث کے احتیاط تمام رکھتے ہین کہ جس طرح حضرتؐ سے سُنتے ہین اُسیطرح روایت کرتے ہین چونکہ یہان راوی کو شبہہ ہوا اِسطرح کہا اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیسے درمیان نام وکینت کے تحریم کے لیے نہین ہے بلکہ تنزیہ کے لیے ہے ؛ ح

وعن محمد بن حنفیہ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت ان ولد لی بعدک ولدا اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علیؓ مرتضی نے کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میرے یہان بعد آپکے کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہؓ سے یا اور سے تو نام رکھونگا اُسکا ساتھ نام آپکے کے اور کنیت مین اُسکی آپکی کے فرمایا اچھا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اِسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کینت آنحضرتؐ کے بعد حضرتؐ کے جائز ہے اور اختلاف علما کا اوپر نکو رہو چکا ہے **وعن** ابی قال کانانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وفی المصابیح صحیحہ اور روایت ہے اُبی سے کہ کہا کینت مجھکو میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک ساگ کے کہ اُکھیڑتا تھا مین اُسکو یعنی نرا تبرک اُکھیڑ رہا تھا کہ اُسکو عرب مین حمزہ کہتے ہین پس کینت میری ابوحمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے کہ نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر ساتھ اِسوجہ کے یعنی ساتھ اِسل سناد کے کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنی کے یعنی حدیث غریب ہے روایت نہین کیگئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک سناد کے اور مصابیح مین صحیح کہا ہے اُسکو **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے بُرے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف مثلاً ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص کا نام سود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرتؐ نے اُسکو اور کہا اُسکا نام ضمرہ یعنی گورا ہے **وعن** نبیہ بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری قال کنت اماشی رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابوداؤد وقال وغیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وشہاب وقال ترکت اسانیدھا للاختصار اور روایت ہے نبیہ بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اُنہے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے یہ کہ ایک شخص تھا کہ اُسکو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اُسنے کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت کے ناخوش رکھا اُسکو آنحضرتؐ نے اور اُسکے بدلے زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے جو شعر جو اور خیر اور برکت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغیر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت وانقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت وانقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اِسلیے کہ عزیز اسمائے الٰہی سے ہے پس لائق نہیں ہے یہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اِسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت وغلبہ پر اور داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اِسیطرح نہیں لائق ہے یہ کہ نام رکھا جاوے حمید اِس لیے کہ یہ اسما وصفات الٰہی سے ہے بروجہ مبالغہ کے پس نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اِسیطرح کریم اور مانند اُسکے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اِسلیے کہ معنی اُسکے غلظت وشدت کے ہین اور مومن موصوف ہے ساتھ لین جانب اور خفض جناح کے اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اِسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور نہین حکم ہے مگر اُسی کا پس جبکہ آنحضرتؐ نے تغیر کیا ابوالحکم کو جیسے کہ ابوشریح تو حکم بطریق اولیٰ لائق تغیر کے ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اِسلیے کہ غراب کہ جسکو کوا کہتے ہین پلید تر ہے جانورون مین کہ مُردار ونجاست کھاتا ہے

ف
بابت نام رکھنے کی ساتھ حضرت اسماعیل کے اور ۱۲ بابت عنایت فرمانے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے اور اللہ مین رحمت بھیجنا پیغمبر پر ع ۱۲ منہ

اور اس لیے کہ معنی اُسکے دوری کے ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کے بھڑکتے شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور ہانکے جاتے ہین ساتھ اُسکے شیاطین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کے یعنی شہاب لدین نام رکھین تو نہو مکروہ اور کہا ابو داؤد نے کہ نہ ذکر کی مین نے اسنادان حدیثون کی کہ جنہین تغیر انام سون کا واقع ہوا واسطے اختصار کے **وعن** اَنَّ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَنْصَارِیًّا قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ زَعَمُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ مَطِیَّۃُ الرَّجُلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ھُوَ حُذَیْفَۃُ اور روایت ہے ابو مسعودؓ انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کے یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعودؓ کے یعنی شک ہوا ہے کسی راوی کو اسمین کیا سنا ہو تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے پیچ زعموا کے کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بُری سواری مرد کی ہے یعنی زعموا نقل کی ہے ابو داؤد نے اور کہا محققین ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کینیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار اصحابہ سے تھے **ف** پیچ زعموا کے یعنی پیچ حق اس لفظ کے اور معنی اسکے کے کہ نسبت نہ کرتے تہین طرف لوگون کے کہ کہتے ہین زعموا الذاہ زعم فلان کذا اور زعم ساتھ پیش اور زیر زے قریب معنی ظن کے ہے کذا فی النہایۃ اور صراح مین لکھا ہے کہ زعم کے معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتے ہین و قاموس مین ہے کہ زعم ساتھ پیش زاور زبر اور زیر اسکے کے قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق اور کذب کے اور اکثر اُس چیز پر ہین کہا جاتا ہے کہ اُسمین شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرتؐ زعموا کے حق مین کیا فرماتے تھے اور بُری سواری الخ تنشیہ ہی لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا لے کلام مین لاتا ہے تا پونچے بسبب اسکے غوض کو کہ رکھتا ہے ساتھ سواری کے کہ اُسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پونچتے ہین اور اداے حاجت کرتے ہین پس فرماتے ہین کہ زعموا بُری سواری اور بُرا مقدمہ کلام کا ہے یعنی ایسا کلام کہتے ہین کہ مبنی اور مدار اسکا اوپر زعم اور گمان کے ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اُس حدیث کلام مین کہتے ہین کہ کچھ سند اور ثبوت نہ رکھے بلکہ نری حکایت ہے کہ بسبیل گمان کے زبان پر آئی ہے پس چاہیے کہ بیچ روایت و حکایت کے احتیاط کریں کہ بغیر اعتماد و یقین کے روایت نکرین اور اسلیے مثال مین آیا ہے وزعموا مطیۃ الکذب اور دوسرے معنی یہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیے کہ نسبت زعم و گمان کی کسی کی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا مگر یہ کہ یقین رکھتا ہو ساتھ درجہ کے کہ وہ جھوٹی کہے اور چاہیے کہ لوگ اُسکے جھوٹ سے پرہیز کرین اور در خانہ یا دین اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم کی جیسے کہ بحدیث وغیرہ کہ تہین پڑھ **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے حذیفہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو تم جو کچھ چاہے اللہ اور چاہا یعنی وہی ہوگا اسلیے کہ اسمین برابر کرنا بندے کا ساتھ اللہ کے ہوتا ہے ارادے اور مشیت مین ولیکن کہو یعنی اگر ہو اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی طرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلانا یعنی تا بعیت مشیت اللہ تعالیٰ کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور ایک روایت مین آیا ہے بطریق انقطاع کے یعنی سند متصل نہین اسکی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمدؐ اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا یعنی خواہ جاے غیر اُسکا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہین ہے اوپر کی روایت کے کہ جسمین جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلیے کہ اگر وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تنے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام و لونڈی کا اور اولاد اموال کا تو اُسکے سید کہنے سے اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین تعظیم اُسکی ہوتی ہے اور وہ مستحق تعظیم کا ہے نہین و جس صورت مین وہ سردار ہوگا نہین تو مع ذلک جھوٹ و نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق بجاے

ل معنی نہ چاہیے کہ کہو تم جو کچھ چاہے اللہ اور چاہا فلانا یعنی جس کسی کو چاہے اللہ اور چاہے فلانا دونون کو برابر نہ کہو بلکہ کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلانا یعنی تابع مشیت اللہ کی مشیت فلان کو کرو

ل یعنی نقل کی یہ ابو داؤد نے بیکار کسی کا نسب سے خارج کرنا

ل یعنی حضرت حذیفہؓ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے

ل یعنی حضرت حذیفہؓ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے

ل یعنی ابو عبد اللہ کی کنیت ابو مسعود ہے

ل یعنی ابو مسعود

بھی حکم منافقین میں ہو لیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اسکا پوشیدہ ہے تعریف و تملق اُسکے لیے محتمل تھی پس نہی کی کہ اُسکو سیدہ کہو مرع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا میٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میرے یہ کہ دادا اُسکا کہ نام اُسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل رکھا میں نے کہا نہیں میں تغیر کرونگا اس نام کو کہ رکھا میرا نام باپ میرے نے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی سختی خاندان ہمارے میں انتہا تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتے ہیں اور سہل ضد اُسکی یعنی نرم اور چونکہ اُسنے نام ختیار کیا ہوا حضرتؐ کا نہ رکھا اور نام برا ہی رہنے دیا بشومی اسکے کہ اُسکے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبًا بقبول نکرنا اُسکا ابتدائے ہجرت میں تھا کہ جب یہ ہجرت کر کے اسلام کے لیے آئے تھے اور ہنوز ساتھ صحت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے مشرف نہیں ہوئے تھے مرع **وَعَنْ** أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیا کے اور بہترین ناموں نزدیک اللہ کے عبداللہ اور عبدالرحمن یعنی اور زاہد اُنکے کے مثل عبدالرحیم اور عبدالکریم اور مانند اُنکے کے اور خوب سچے ناموں یعنی مطابق واقع کے حارث اور ہمام اور بدترین ناموں کے حرب اور مرہ کہ یعنی لڑنے اور تکبر کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ساتھ ناموں انبیا کے یعنی نہ ملائکہ کے اور نہ ناموں جاہلیت کے مانند کلب اور حمار اور عبدشمس اور مانند انکے کے اور حارث کے معنی ہیں کسب کرنیوالا اور ہمام ہم سے ہے یعنی قصد وارادہ کے اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں اسلیے انکو خوب سچا فرمایا مرع **بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ** باب پانچ بیان اور شعر کے **ف** بیان کے معنی اصل میں کشف اور ظہور اور وضوح کے ہیں اور صراح میں لکھا ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان اسے افصح واوضح کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی کے ہے شاعر یعنی دانا اور زیرک کے اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفیٰ کو کہ کہنے والے نے قصد موزون ہونیکا اسکی کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہیں مرع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا آئے دو شخص جانب مشرق سے پس کلام انمیں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب بیان فصاحت اُنکی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعض بیان البتہ سحر ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ آنحضرتؐ نے اُسوقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت بنی تمیم کی جانب مشرق سے آئی تھی اور انمیں دو شخص تھے کہ ایک کا نام حصین بن یدی تھا اور لقب اُسکا زبرقان تھا اور دوسرے کا نام عمرو بن الاہتم بن بربرقان نے بیان اپنے فضائل کا کیا اور فصاحت سے ظہر فرمایا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہے عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اُسکا دیا اسطرح کہ یرا بیان اُسکی بیان کین زبرقان نے کہا یا رسول اللہ یہ فضائل میرے جانتا ہے اور خلاف اُس چیز کے کہ کہا اعتقاد رکھتا ہے لیکن بسبب حسد کے اسطرح کہتا ہے پس اس پر حضرتؐ نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہے یعنی حکم سحر کا رکھتا ہے مرع تغیر حال دیکھنے والوں کے کہ جیسے سحر آدمی کو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پھیر دیتا ہے ایسا ہی بعض بیان پھیر دیتا ہے اور انمیں اختلاف ہے کہ یہ کلام حضرتؐ نے بمعنی برائی بیان کے فرمایا یا اُسکی تعریف میں اور ظاہر تر یہ ہے کہ محتمل دونوں وجہوں کو ہے اور معنی یہ ہیں کہ بعض بیان مانند سحر کے ہے بمعنی مائل کرنے دلوں کے اور عاجز کرنے کے لانے سے

ف کہ زبرقان مکون باسے وموحدہ وقاف مکسور وآخر نون ہے اور اسکا نام حصین بن بدر تھا اور زبرقان لقب اُسکا تھا اور اسکے معنی ہیں چاند پورا اور آفتاب روشن ۱۲ ج

مثل اُسکے اور یہ محمود ہے اگر حق میں ہو اور مذموم ہے اگر باطل میں ہو جیسے کہ حدیث میں آیا ہے الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح وعن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی تمام شعر بُرے نہیں ہوتے بلکہ بعضے اُنمیں فائدے کے بھی ہوتے ہیں ۱۲ مولانا وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلَاثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوے وہ شخص کہ مبالغہ کرتے ہیں کلام میں فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی تکلف کرنا کلام کرنے میں اور مقید ہونا ساتھ عبارت کے رائی کے طریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگوں کے اور متوجہ کرنے اُنکے کے اپنی طرف بُرا ہے ۱۲ منہ وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اُسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہے کہ وہ یہ ہے کہ خبردار ہو ہر چیز سوے اللہ کے فانی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لبید صحابی تھے اور جاہلیت و اسلام میں معزز و مکرم رہے اور ایکسو ستاون برس کی عمر اُنکی ہوئی ۱۲ منہ وعن عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پیچھے بٹھایا میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہے تجکو چیزوں امیہ بن ابی صلت کے سے کچھ کہا میں نے کہ ہاں یاد ہیں مجھے فرمایا کہ ہاں پڑھ پس میں نے پڑھا بیت حضرت کے ایک بیت پس فرمایا اور بھی پڑھ پھر پڑھی میں نے ایک بیت پس فرمایا کہ ہاں پڑھ کوئی اور بیت یہانتک کہ پڑھی میں نے سو بیتیں نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کرتے تھے اور وہ پڑھتا تھا اور اُمیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف میں کہ عہد جاہلیت میں اہل کتاب سے دین سیکھا تھا اور عبادت اور دین داری کی باتیں کرتا تھا اور ایمان بمعاد و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار پُرحکمت اور نصیحت کہتا تھا چنانچہ آنحضرت نے اُسکے حق میں فرمایا اُمن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تھا اوپر پوچھنے اور جاننے خبر کے واوصفت پیغمبر آخر الزمان کے اہل کتاب سے اور گمان رکھتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہونگے قریش میں ہونگے اور وصفات آنحضرت کے تفصیل جانیں پھر گیا اس طریق سے اور حسد و عناد اختیار کیا کہا نہ چاہیے مجھے ایمان لانا اُسپر کہ ثقیف سے نہو اور ابن جوزی نے کتاب فامین لکھا ہے کہ وہ جو علامات نبوت آنحضرت کے سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ کاش یہ اُنکو اور خدمت و مدد اُنکی کروں جب نور نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سُننا اُس شعر کا کہ اُسمیں علم و حکمت ہو سنت ہے اگرچہ کہنے والا اُسکا کافر و فاسق ہو ۱۲ وعن جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائیوں کے اور حالانکہ خون آلودہ ہوئی انگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر ایک انگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کے ہے وہ چیز کہ دیکھی تو نے اور پیش آئی تو اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں تو آلہ تعجب انگلی حضرت کی غزوۂ احد میں زخمی ہوئی تو خطاب اُسکو فرمایا بطریق استعارہ کے یا حقیقت کے درحالیکہ تسلی دیتے تھے اُسکو اور زخمی یہ ہیں کہ یہ زخم و خون آلودگی سہل ہے تجہ پر اسلیے کہ تو نہیں مبتلا ہوئی ہے ساتھ کسی چیز کے یعنی ہلاک و قطع کے سوے اسکے کہ نہیں خون آلودہ ہوئی ہے تو اور یہ بھی ضائع نہیں بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اُسکی کے ہے ثواب دیگا اسپر جیسے کہ کہا فی سبیل اللہ بمعنیت اور امین تلقین ہے امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہنچے تو صبر کریں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ یہ شعر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اس سے اور متصور نہیں صدور اُسکا حضرت سے اس لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْنٰہُ الشِّعْرَ اور جواب اس کا یہ ہے

کہ کہنے والے نے قصد موزونیت کا کیا ہو جیسے کہ اوپر معلوم ہوا اور صدر و اس قول کا آنحضرتؐ سے بغیر قصد موزونیت کے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیل رجز سے ہے اور اسکو داخل شعر کے نہیں رکھتے ہیں اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی شعر کہے وہ شاعر نہیں ہے اور مراد قول سبحانہ سے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ یہ ہے کہ وہ شاعر نہیں ع ش ح وعن البراءؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اھج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہے براءؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ کے واسطے حسانؓ بن ثابت کے کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہیں یعنی امداد و اعانت تیری کرتے ہیں ہجو الخ والہام مضامین کے اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسانؓ کے جواب دے میری طرف سے یعنی کافروں کو کہ ہجو کرتے ہیں اور ناسزا کہتے ہیں مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوت دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن قریظہ کے بنی قریظہ ایک فرقہ ہے یہود میں سے ایک جانب مدینہ کے انکو آنحضرتؐ نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوۂ خندق کے اور حسانؓ بن ثابت بن منذر انصاری مدنی صحابی بڑے شعرائے اسلام سے ہیں ایکسو بیس برس کی عمر انکی ہوئی ساٹھ برس کفر میں گذرے اور ساٹھ برس اسلام میں ع ش ح وعن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھو اشد علیھم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنے شاعروں کو ہجو کر کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہے اوپر پھینکنے تیر کے واسطے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہجو کرنی کافروں کی اور دشمنان دین کی ولیکن چاہیے کہ ہجو کریں انکی بعد ہجو کرنے انکے کے مسلمانوں کی اور اس سے پہلے ہجو انکی نکریں باعث ہجو مسلمانوں کی نہو بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ع وعنھما قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لھجاھم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے واسطے حسانؓ کے کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتا ہے اور رد کرتا ہے اور کہا حضرت عائشہؓ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے وعن البراءؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ یقول واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنۃ ابینا یرفع بھا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہے براءؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے مٹی دن خندق کے یعنی جس زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب میں تو حضرتؐ خود ذات شریف سے اسکے کاروبار میں مشغول رہتے تھے کہ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ غبار آلودہ ہوا تھا پیٹ حضرتؐ کا فرماتے تھے یعنی پڑھتے یہ جز کہ عبداللہ بن رواحہ سے ہے قسم ہے خدا کی اگر نہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم پس اتار اے اللہ آرام اور آہستگی ہم پر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہے ہم پر سبب اسکے کہ جب ارادہ کرتے ہیں وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پھیرنیکا انکار کرتے ہیں ہم بلند کرتے تھے آنحضرتؐ ساتھ ان بیتوں کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہا کی ضمیر پھرتی ہے طرف کلمہ ابینا کے اور اول ابینا ابینا کے لفظاً قائلاً مقدر ہے اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید کے اور تلذذ اور سنانے اور رون کے مسلمانوں اور رکافروں سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہے ضمیر بہا کی طرف بیتوں کے اور ابینا ابینا حال ہے یعنی خصوص ساتھ لفظ ابینا ابینا کے ع وعن انس قال لما اجرون

وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ۔ عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا ۔ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ۔ فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اُٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس رجز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے بجواب خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے اُنکو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں زندگی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو متفق علیہ ۔

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں تسلی دی صحابہؓ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا یَرِیْہِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردے پیٹ اُسکے کو بہتر ہے بھرنے پیٹ کے سے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق رہے اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر بُرا ہے اور یا مراد شعر مذموم ہے کہ مشتمل ہو پر فحش اور کفر اور مجانی ناشائستہ کے ۔ ع **الْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَھُمْ بِہٖ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِی الْاِسْتِیْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَا تَرٰی فِی الشِّعْرِ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ روایت ہے کعب بن مالک سے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہیں حق شعر کہنے کے وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری ہیچ ہاتھ اُسکے کے ہے گویا کہ مارتے ہو کفار کو ساتھ شعر کے تیر مارنے کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور مذکور ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعبؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو ہیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا بُرا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے **ف** لکھا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعرائے اسلام سے تھے حسانؓ بن ثابت اور عبد اللہؓ بن رواحہ اور کعبؓ بن مالک ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کے اور ڈالتے تھے رعب ہیچ دل اُنکے کے اور حسانؓ طعن کرتے تھے ہیچ نسب اُنکے کے اور عبد اللہؓ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے تھے اُنکو کفر پر پس کعبؓ نے بقصد حکایت کے قبح شعر سے اور تاسف کے اوپر حال اپنے کے عرض کیا حضرتؐ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہیچ مذمت شعر کے یہ آیت اُتاری وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ حضرتؐ نے فرمایا کہ شعر کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتے ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں اور کہنے والا اُسکا اُن شعراء میں کہ اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسلیے استثنا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے انکو ساتھ قول اپنے کے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا الخ اور فرمایا آنحضرتؐ نے ہیچ بیان ہونے ہجو کفار کے ہیچ حکم جہاد کے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ الخ ط ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ سنا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان بستگی بُری بات سے دو شاخیں ہیں ایمان سے اور فحش گوئی اور بیکواس بیفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اُسکا کتاب الایمان میں ہو چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بیکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور سکینی اور شغل عبادت اور صلاح باطن کے قدرت نہیں رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کے اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد سے بروجہ مبالغہ اور تیزی زبان کے اور تقویٰ کرتا ہے

بُری باتوں سے بخلاف منافق کے کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اور بیان اور تیز زبانی کے مدح **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی وابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ عن جابر فی روایۃ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیھقون قال المتکبرون اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہارے طرف میرے اور بہت نزدیک تمہارے مجھ سے دن قیامت کے بہت خوش اخلاق تمہارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میرے اور دور ترین تمہارے مجھ سے بد اخلاق تمہارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنیوالے تکلف کرنیوالے اور فراخی کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے اور تشدق نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے ترمذی سے مانند اسکے جابرؓ سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کے یوں ہے کہ عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیھقون فرمایا متکبر کرنے والے **ف** فھق کہتے ہیں فراخ کرنے سخن کو اور منہ پھیر کر کلام کرنے کو جیسے متکبر کیا جاتا ہے ہیں پس چونکہ اسطرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا متفیھقون کو ساتھ متکبرین کے بعلاقہ لزوم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ بیکواس بیفائدہ کرنی اور تقریریں بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں بہ نیت تاثیر کے دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کے اور متوجہ کرنے کے طرف طاعتوں کے کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن رسمیں بھی موافق سمجھ لوگوں کے کلام کریں نہ یہ کہ قائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں سامنے ان پڑھوں کے کہ یہ بھی اچھا نہیں ۞

ح ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحج قوم بألسنتھم کما تأکل البقرۃ بألسنتھا رواہ احمد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی ایک قوم کہ کھاوینگی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہیں گائیں ساتھ زبان اپنی کے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ زبانوں آلہ یعنی زبانوں کو وسیلہ کھانے کا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹی اور زظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پھانسیں اور حاصل کریں اُنسے دنیا اور خواہش نفسوں اپنے کی جیسے کہ کھاتی ہیں گائیں الخ یعنی جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تیز نہیں کرتی پیچ چرنے چارے کے درمیان تر اور خشک اور شیرین و تلخ کے اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ مقاصد اپنے کا کیا ہے تیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کے مدح **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما یتخلل البقرۃ بلسانھا رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اُس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں وہ جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتوں کے یعنی ازراہ مبالغہ کے بیچ اظہار بلاغت و بیان کے جیسے کہ لپیٹتی ہیں اور رکھاتی ہیں چارا گائیں ساتھ زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ کلام اچھا ہے کہ بموجب حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اُسکا ساتھ باطن اُسکے کے بموجب شریعت کے مدح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی بقوم تقرض شفاھھم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من ھؤلاء قال ھؤلاء خطباء امتک الذین یقولون ما لا یفعلون رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں اُس رات کو کہ معراج کروائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹھ اُنکے ساتھ مقراضوں آگ کے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ قوم تیری کے وہ جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے

نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور آپ نہیں کرتے اور برائی سے انکے نہ کرنے میں ہے اور کہنے میں برائی نہیں اگرچہ آپ نہ کریں چنانچہ اس لیے امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر کریں تو بہتر ہے ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کے تاثیر نہیں رکھتا ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا ولا عدلا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاقا دل مومن لاوے بسبب اسکے دل مردوں کے یا فرمایا لوگوں کے نہیں قبول کریگا اللہ تعالیٰ اس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عمرو بن العاص انہ قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قولہ لکان خیرا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رایت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز ھو خیر رواہ ابو داود اور روایت ہے عمرو بن العاص سے یہ کہ انھوں نے کہا ایک دن اُسحالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت بیان کیا یعنی دسلطے اظہار فصاحت و بلاغت کے یہانتک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمروؓ نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا وعظ واسطے اُسکے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ تجاوز کروں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کے اسلیے کہ ولو قصد انہ مقولہ ہے قال یونا کا اور قام رجل حال ہے پس چون کہ قول و مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کے پھر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ع **وعن** صخر بن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابو داود اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے اُسنے نقل کی صخر کے دادا سے یعنی بریدہؓ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنی کہنے والے پر یا ملال ہے سننے والے پر اگر جاہل ہے تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہیں اور اگر عالم ہے تو بسبب اسکے وہ خود جانتا ہے یا اگر ان ہے اُسپر کہ نہیں چاہتا کہ سُنے اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بعضا علم جہل ہے اُسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کہ احتیاج نہیں ہے انکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکے کے اور چھوڑ دے اُن علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ انکے یعنی قرآن اور اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرنے والے جہل اور علوم کے ہوتے ہیں باین اعتبار اُسکو جہل کہا دوسرے یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے یہ حال اس لیے ہوا کہ جو کوئی علم رکھے اور عمل نہ کرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک دعویٰ علم کا کرتا ہے اور اپنے گمان میں عالم ہے اور واقع میں جاہل ہے یہ علم اُسکا علم نہیں بلکہ جہل ہے اور حکم ساتھ پیش ح کے معنی حکمت کے ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسانؓ کے واسطے منبر مسجد میں کہ کھڑے ہوتے اُسپر کھڑے ہونا دا انکا کہ فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا کہا مقابلہ کرتے حضرت کیطرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ تائید کرتا ہے حسانؓ کی ساتھ جبرئیلؑ کے جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ وکان حسن الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ

لہ حاد اونٹ ہانکنے والے کو کہتے ہیں ۱۲ منہ
لہ یعنی آہستہ چلا ۱۲ منہ
لہ یعنی شیشوں پر ۱۲ منہ
لہ یعنی آہستہ ۱۲ منہ
لہ یعنی آہستہ ۱۲ منہ
لہ یعنی آہستہ ۱۲ منہ
لہ یعنی آہستہ ۱۲ منہ
لہ یعنی آہستہ ۱۲ منہ

لا تکل القدر یرید قال قتادۃ یعنی ضعفۃ النساء متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی کہنے والا کہ جاتا تھا اسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آہستہ ہانک اونٹون کو اے انجشہ سست توڑ تو شیشون کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنی آنحضرت ساتھ شیشون کے بڑھیون ضعیف عورتون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانے اور آواز کے کذا فی الصراح اور یہ حدی کہ ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسی کو علما مین سے خلاف نہین ہے آسین اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تھک جاتے ہین تو خوش آوازی کرتے ہین اور حدی کہتے ہین اُس سے اونٹ گرم و مست ہو جاتے ہین اور تیز چلنے لگتے ہین اور قوارير جمع قارورہ کی ہے یعنی شیشہ کے اور معنی اخیر جملہ کے دو ہین ایک تو یہ کہ بسبب ضعف و نرمی کے کہ عورتون کے بدن مین ہے تیز چلنا اونٹون کا اور جنبش موجب رنج و مشقت کی ہے اور دوسرے معنی یہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتون کی ہے یعنی مبادا اُسکے گانے سے تغیر اُنکے باطن مین پیدا ہو اور خطرے بُرے اُنکے دلون مین گانا بانخاصیت طبیعت کو جنبش مین لاتا ہے اور وسوسے دلمین ڈالتا ہے اسی سبب سے فضیل بن عیاض رح نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہے اگرچہ یہ احتمال ازواج مطہرات مین ضعیف ہے لیکن وسوسے خاطر کے طبعی ہین اختیار مین نہین پس راہ احتیاط کی چلنی اولی ہے کذا قالوا اور حقیقت مین افعال و اقوال آنحضرت کے واسطے تعلیم و تلقین اُمت کے ہین اور اکثر شارحین نے دوسرے معنون کو ترجیح دی ہے اگرچہ معنی اول ظاہر ترہین باعتبار الفاظ کے ش وعن عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو کلام حسنہ وقبیحہ فیؤخذ الحسن ویترک القبیح رواہ الدارقطنی وروی اثرا مرفوعا عن عروۃ مرسلا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا بُرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعر کلام ہے پس اچھا اسکا اچھا ہے اور بُرا اسکا بُرا ہے یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر بُرا ہے تو بُرا ہے نقل کی یہ دارقطنی نے اور نقل کی شافعی رح نے عروہ سے مرسل وعن ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلئ جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلئ شعرا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جسوقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عرج مین کہ نام ہے ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان روبرو آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا جانے دو اس شیطان کو البتہ بھرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اُسکے لیے بھرنے ساتھ شعر کے نقل کی یہ مسلم نے ف چونکہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو شعر پڑھتا ہے وہ بے باک و بے محابا چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانون کی طرف نہین کرتا جاتا کہ نہایت شائق ہے شعر کا اور بھرے ہوے ہین شعر اُسکے باطن مین اور بے حیا اور بے ادب ہے پس اُسکو شیطان کہا کذا ورد رحمت آلہی سے اور ذلت کی شعر کی کہ ساتھ اُسکے مغرور و مبتلا تھا ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان ینبت الماء الشیح رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگ جماتا ہے نفاق کو دلمین جیسے کہ جماتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی اگ ہے سبب نفاق کا اور بیچ روایت دیلمی کے انس سے بلفظ آئے ہین کہ ان الغناء واللھو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب الذی نفس محمد بیدہ او الذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب او کما قال نووی نے کتاب وضعہ مین کہ گانا ساتھ نرمی آواز کے مکروہ ہے اور سُننا بھی مکروہ ہے اور اگر ہو سُننا اُسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ ساز کے کہ شعار شراب پینے والون کا ہے مانند عود اور طنبور اور اور باجون کے حرام ہے ایسا گانا بھی اور سُننا بھی بدع وعن نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی اذنیہ ونأی عن الطریق الی الجانب الآخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ھل تسمع

ل ۱۲ ع

شبہا فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتَ زَمْرٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ فَوَلَّیْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمرؓ کے بیچ راہ کے پس سُنی اُنھون نے پس رکھین دونون انگلیان اپنے کانون مین اور دور ہوے راہ سے دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کے پھر کہا واسطے میرے پیچھے اِسکے کہ دور ہوئے اے نافع کیا سُنتا ہے تو کچھ یعنی اِس آواز سے کہا مین نے نہین پس اُٹھالین اُنگلیان اپنی دونون کانون اپنون سے کہا ابن عمرؓ نے تھا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سُنی آواز نے کی پس کیا حضرتؐ نے مانند اُس چیز کے کہ مین نے کہا نافع نے اور تھا مین اُسوقت لڑکا چھوٹا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے

ف یعنی اِس سبب سے مجکو منع نہ کیا سُننے اُسکے سے کہ مین چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھپر تھی تو کوئی نہ کہ کہ اہمیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمرؓ کا بسبب کمال تقوی اور ورع کے تھا والا نافع کو بھی اُس سے منع کرتے اور کلام در باب غنا کے طویل ہے حاصل اُسکا یہ ہے کہ محدثین کہتے ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتے ہین کہ جو کچھ کہ مقام نہی ہین واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اُسکے ساتھ باجا ہوا اور فقہا اِس باب مین تشدید بلیغ رکھتے ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے کہ سُننا آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہے بموجب فرمانے آنحضرت کے اِستماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فاسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سُنے اچانک پس نہین گناہ ہے اُسپر اور واجب ہے اُسپر یہ کہ بہت کوشش کرے نہین کہ سُنے اِسلیے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ اُنگلیان کان مین رکھلین بدل عنہ اور بُرا کہنا اُسکا کہ چاہیے اُسکی غیبت کرنی اور بُرا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اُس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اُسکے کے ہے یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بے فائدہ اور بُرے سے اور دانتون کو کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اُس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اُسکے کے ہے یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا سے ضامن ہونمین واسطے اُسکے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کے درجات عالی مین اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سے ہے جیسا کہ اپنے فضل سے ضامن رزق بندون کا ہوا ہے ویسے ہی وعدہ قوی جزا اور اعمال کا بھی کیا ہے اور آنحضرتؐ نائب اُسکے ہین ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِہَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَہَا بَالًا یَہْوِیْ بِہَا فِیْ جَہَنَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہَا یَہْوِیْ بِہَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اُسمین رضامندی حق کی ہے نہین جانتا اُس بات کی شان بلند کرتا ہے اللہ بسبب اُسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہے قدر اُسکی اور گمان کرتا ہے اُسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑے رتبہ کی ہوتی ہے اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کے کہ اُسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہے مضائقہ نہین جانتا اُسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہے اُسکو گرتا ہے بسبب اُسکے دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کے یہ لفاظ آئے ہین کہ گرتا ہے بندہ بسبب اُس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہے اُس مسافت سے کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے

ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اُسکے فضل کو آسان نہ جاننا چاہیے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہے اگرچہ آدمی اُسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہے تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہے اور اگر بُری ہے

تو موجب گرنے کی درکات دوزخ مین ہوتی ہے مرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اُسکا کفر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ تغلیظ و تشدید ہے بیچ نہی کے مار ڈالنے مسلمانون کے سے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہے جیسے کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر رکھتی ہے یا مراد مار ڈالنا ہے بسبب استحلال کے کہ حلال و مباح جانے بسبب اُسکے قتل اُسکا اور یہ بیشک ہے کہ قتل مسلمان کا بسبب استحلال اُسکے کے اور حلال و مباح جاننے کے کفر ہے ۞ مرح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِہَا اَحَدُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہے ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اُن دونون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کہنے والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہے اس لیے کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہے اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہے اس لیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اُن حدیثون مین سے ہے کہ گنا ہے انکو بعضے علما نے بسبب مشکلات کے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہے کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتل و زنا کے اور کہتے اُسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہے کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتل و زنا کے اور کہتے اُسکے کہ اپنے بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اوپر حلال جاننے والے اُسکے کے پس اس صورت مین معنی یا بہا کے یہ ہون گے کہ رجوع کرتا ہے طرف اُسکے کفر اور دوسرے یہ کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہے اسپر معصیت تکفیر اُسکے کی اور تیسرے یہ کہ یہ محمول ہے اوپر خوارج کے کہ کافر کہتے ہین مومنین کو اور ضعیف ہے اس لیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہے کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نہ کہے جاوین کما ہو مبین کہ یہ بیچ غیر حق روافض خوارج زمانے ہمارے کے ہے اس لیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بڑھکر تمام اہل سنت و جماعت سے پس وہ کافرین بلا نزاع ۞ ط ۞ مرح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرے اُسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہے کلمہ کفر و فسق کہنے والے پر اگر نہ ہووے اُسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرح کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہے تو آپ کافر ہوا ۞ مرح **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کے اور نہین ہے وہ شخص اسطرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہے کفر یا عداوت اسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** الْاَنْصَارِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انصاری اور ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص کہ گالی دینے والے آپس مین گناہ اُس چیز کا کہ کہین اُسپر ہے کہ پہلے بُرا کہا یعنی دوسرا شخص کہ بُرا کہتا ہے اُسکا گناہ بھی اول پر ہے کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہے اور وہ باعث ہوا اُسکو بُرا کہنے پر جب تک کہ تجاوز نہ کرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نے حد سے باین نہج کہ زیادہ ہوا بُرا کہنا اُسکا بُرا کہنے پہل کرنے والے کے سے اور زیادہ اُسکی سے ہوتا ہے گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہے گناہ فقط پہل کرنیوالے پر بلکہ ہوتا ہے دوسرا بھی گناہگار بسبب تعدی کے ۞ مرح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

لہ قول ما کان فی حیزہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز واسطے صدیق کے یہ کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہے یعنی کثیر الصدق کے اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہے بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ وَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اشارہ ہے اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کامل ہوا اور ایسے مقام مین پہنچا کہ بعد مقام نبوت کے ہے اور تمام انبیا واسطے رحمت کے اور نزدیک کرنے دورون کے مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سے شان اُسکی نہ ہوا اور مقتضاے مقام صدیقیت کا نہین اور اس لیے خصلت پسندیدہ اہل سنت والجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہے کہ کسی کو لعنت نہ کرین اگرچہ مستحق اُسکا ہوا اور اپنی زبان کو ساتھ اُس کے آلودہ نہ کرین اور تضییع وقت ساتھ اُسکے نہ کرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نہ کرین جو کہ ملعون ہے نزدیک خدا کے کیا حاجت کہ اور کوئی اُسکو لعنت کرے مگر جائز ہے اُس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو ساتھ مرنے اُسکے کے کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہے رحمت الٰہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہے فضل نامتناہی اُسکے سے یہ تو مخصوص کافرون کے لیے ہے اور دوسری دوری اور محرومی مقام قرب ورضاے حق سے کہ راجع اور عائد ساتھ ترک اولیٰ اور احوط کے ہے پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک بعضے اعمال اوراد کے از بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول وماثور ہے سب اسی باب سے ہے نہ قسم اول سے اور لعان صیغہ مبالغہ کا اس لیے لائے کہ احتراز تھوڑی سی لعنت سے نادر الوقوع ہے مومنین مین کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہے اسپر کہ یہ ذم نہین ہے اُسکے لیے کہ صادر ہو لعنت اُس سے ایک بار یا دو بار ع وَعَنْہُ اَیْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُہَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بہت لعنت کرنیوالے نہون گے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنیوالے دن قیامت کے نقل کی یہ مسلم نے ف گواہی دینے والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین بزبان محمدی گواہی دینگے کہ اُنکے رسولون نے ابلاغ احکام الٰہی کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ پس فرماتے ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اُنکی ہے درجہ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہونیکا دن قیامت کے ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ھَلَکَ النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی یہ کہے بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے لوگون کو رحمت الٰہی سے بطریق تکبر اور غخر اور تاسف کے اوپر حال اُنکے کے تو وہ کہنے والا اُسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا ہے کہ اپنے نفس پر عُجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنی اہلکھم کے ہین کہ پیش ہو کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکھم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اُسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگون کو اور بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک طاعت اور مبتلا کرنے کے معاصی مین ڈالتا ہے اسلیے کہ سُننے اس کلام کے سے شکستہ دل اور نا امید بے شوق ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر وجلال کے ہین اُنکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت ومغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب ومفید ہے پس یہان اشارہ ہے اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امید وار رحمت کرنا چاہیے ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْوَجِیْہَ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَآءِ بِوَجْہٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین

لوگون کا دن قیامت کے دور[1] یہ منافق صفت ہے وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت سے زیادہ خوشامد کے ایسی باتین کرتا ہے کہ موافق مرضی اُنکی کے پور عایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات[2] متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم نمام اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پائے ہوؤن کے چغلخور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین بجاے لفظ قتات کے لفظ نمام کا آیا ہے **ف** قتات اور نمام کے ایک ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پونہچاوے اوپر وجہ فساد کے ۱۲ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یھدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یھدی الی النار اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو اپنے اوپر سچ بولنے کو اس لیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنی پونہچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اُسکے کے اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پونہچاتا ہے بالخاصیت طرف فسق وفجور کے اور تحقیق فسق کرنا پونہچاتا ہے طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے مین یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اُسکا نزدیک اللہ تعالیٰ کے بڑا جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور سچ ایک روایت مسلم کے یہ لفظ آئے ہین کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پونہچاتی ہے طرف بہشت کے اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پونہچاتا ہے طرف آگ کے **ف** لکھا جاتا ہے آخر یعنی حکم کیا جاتا ہے اُسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہے اُسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب سکایا لکھا جاتا ہے نام اُسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگون پنی کتابون مین نام اُسکا صدیق لکھتے ہین اور اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق مین ساتھ اس صفت اُنکے اور ڈالا جاتا ہے لوگون کے دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون پر کہ یہ سچا ہے بموجب قرآن قول اللہ تعالیٰ کے[3] ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا اور اسطرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ جھوٹا ہے اور ثابت کیا جاتا ہے اُسکے لیے عذاب جھوٹون کا یا لوگونمین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اُس سے بغض رکھتے ہین ۱۲ **وعن** ام کلثوم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فیقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ اور روایت ہے اُم کلثومؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جھوٹا[4] وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہے درمیان لوگون کے اور کہتا ہے باتین نیک کہ باعث اصلاح اور رفع نزاع کے ہون اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور پونہچاتا ہے اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آخر یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید کو عمر مین بیگاڑ ہے یہ آپس کی اصلاح کے لیے کہتا ہے ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ بکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ مین دوست رکھتا ہون اُسکو اگرچہ اُسنے نہ کہا ہو ۱۲ **وعن** المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب رواہ مسلم اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اُنکے منہ مین مٹی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو

[1] یعنی منافق فرقہ
[2] ۱۲ منہ
[3] ۱۲ منہ
[4] یعنی جھوٹا
[5] ۱۲ منہ

تمھارے جلیہ مال کے برابر ہے کہ تعریف نثر ہو یا نظم اُنکے مُنھ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دو یہ مشابہ ہے ساتھ ڈالنے خاک کے قلت وحقارت مین تاکہ ہجو نہ کرین تمھاری اور بعضے علما نے اُسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقدادؓ سے کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ مٹھی خاک کی لی اور سامنے حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ کے تعریف کرنیوالے کے مُنھ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہے تعریف کرنے والے کو اس لیے کہ وہ مغرور متکبر کرتا ہے اُسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہے کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہے اُنھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کرنے کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہے مدح تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس جو کہ تعریف کرے کسی کی اچھے فعل اور امر محمود پر تاکہ اُسکو رغبت ہو اور بھلائیون کے کرنے کی اور لوگون کو رغبت ہو اُسکے اقتدا کی پس نہین ہے وہ مدح یعنی مداح برائی

ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ابی بکرہؓ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی مبالغہ کیا اُسکی تعریف مین پس فرمایا حضرتؐ نے وائے تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے حقیقت حال اُسکے کو اور حساب کرنیوالا اور جزا دینے والا اُسکا ہے اُسکے کردار پر اگر گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنی احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور بہ جزم نہ کہے کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے تاکہ حکم علم الٰہی پر **نوف** کاٹنا گردن کا یعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہے استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے کہ ممدوح کو اُس سے عجب غرور پیدا ہوتا ہے وہ ہلاک دنیا مین ہے اور یہ دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہے جیسے کہ تعریف سُننے سے مغرور ہو اور کسی کو ہلاک کیا اور اُسکے قصاص مین اُسکو ہلاک کیا حاکم نے **ف** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے تعریف کرے اُسکی اُسکے مُنھ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اُس سے اور دوسری یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ لیکن جانتا ہے کہ خبر تعریف کی اُسکو پہنچے پس اس سے بھی نہی کی گئی اور تیسری یہ ہے کہ تعریف کرے اُسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اُسکے پہنچنے کی اور تعریف کرے اُسکی ساتھ اُس چیز کے کہ اُس مین ہے پس اس تعریف کا مصداق نہین ہے عالم گیریہ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہٗ اور روایت ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت کہا بعضے صحابہ نے کہ اللہ و رسول اُسکا دانا تر ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز وصفت کے کہ ناخوش رکھے کہا بعضے صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی میرے کے یعنی اُس شخص مین کہ اُسکو بیدی ذکر کیا مین نے وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی اگر وہ صفت بد اُسمین ہے اور سچ مین نے کہا اور اُسکو ناخوش لگا یہ بھی غیبت ہے فرمایا حضرت نے اگر ہے اُس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اُسکی اور اگر نہو اُسمین وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اُسپر یعنی غیبت یہی ہے کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا و بہتان ہے نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یہ الفاظ آئے ہین جبوقت کہ کہے تو اسلیے بھائی اپنے کے وہ چیز کہ اُسمین ہے پس تحقیق غیبت کی تو نے اُسکی اور جبوقت کہے تو وہ چیز کہ نہین اُسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نے **فا** جان کہ غیبت ایک گناہ ہے

نہایت بُرا اور بہ نسبت وگناہون کے زیادہ پھیلا ہوا ہے لوگونمین بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اُس سے اور غیبت کہتے ہین کسی کے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اُسکو خواہ وہ عیب اُسکے بدن مین ہو یا اُسکی عقل مین یا اُسکے دین مین یا اُسکی دنیا مین یا اُسکے خلق مین یا اُسکے نفس مین یا اُسکے مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا اُسکے خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار وگفتار مین یا ہیئت مین یا نشست وبرخاست مین یا اُس کے حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تندخوئی مین یا سرسخن گوئی اور خاموشی مین اور سوائے انکے مین جو کچھ کہ متعلق ہے ساتھ اسکے ذکر کرنا ساتھ الفاظ کے وہ یا کنایہ کے یا رمز کے یا اشارہ کے ساتھ آنکھ اور بھوؤن اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے کے اور قاعدہ کلیہ اس مین یہ ہے کہ جس چیز سے سمجھاوے تو کسی کو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اُسکے ہو پس وہ غیبت حرام ہے اور اگر اُس کے مُنہ پر کہے اور ناخوش لگے اُسکو جیسا ایذا اور وقاحت ہے کہ یہ اور بھی گناہ ہے اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشوائے اُس سے کہ جسکی غیبت کی ہے اگر خبر اُس غیبت کی اُسکو پہنچی ہے اور اگر نہین پہنچی ہے اگر وہ مر گیا یا مسافت دور پر ہے تو استغفار کافی ہے اور بخشوانے مین لازم نہین ہے کہ تفصیل کہے بطریق اجمال کے کافی ہے کہ کہے تیری غیبت کی ہے مین نے بخش وہوا الصحیح اور بیچ استغفار کرنے کے اُسکے لیے کہ جس کی غیبت کی ہے بھی کفارہ غیبت کا ہے جیسا کہ احادیث مین آیا ہے ؛ ع ؛ ح **وع** ذکر کرنا آدمی کی بُرائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضائقہ ہے اور مکروہ ہے اس صورت مین کہ ارادہ کرنا ہو بُرا کہنے اور نقصان کا اور جس نے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہوتی وہ غیبت یہانتک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذافی السراجیۃ ایک شخص روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے لیکن ضرر پونہچاتا ہے لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پونہچاوے سلطان کو اُسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اُسکو پس نہین گناہ ہے اسپر کذافی فتاوی قاضی خان ؛ عالمگیریہ **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ ؛ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو اُسکو آنے کا پس بُرا ہے اپنی قوم مین پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرتؐ نے بیچ ملاقات اُسکی کے اور تبسم کیا واسطے اُسکے یا بیٹھی باتین کین اُس سے پس جبکہ گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہؓ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپنے اُسکے حق مین ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپنے بیچ ملاقات اُسکی کے اور بیٹھی باتین کین اُس سے پس فرمایا حضرتؐ نے کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیون کا نزدیک اللہ کے مرتبے مین دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ چھوڑین اُسکو لوگ واسطے بچنے بُرائی اُسکی کے اور ایک روایت مین واسطے بچنے فحش اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصین تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین بیس تھا اور تھا بد خلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اُس سے حضرتؐ کی حیات مین اور بعد وفات حضرتؐ کے ظہور مین آئے اور بعد رحلت آنحضرتؐ کے مرتد ہو گیا تھا اور حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور اُسوقت مین کہ آنحضرتؐ کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نہ تھا اور کلام مذکور آنحضرتؐ کا اُسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ خبر دیے اور حقیقت حال اُسکے سے دی آخر کو آثار بد ہی کے ارتداد وغیرہ کے اُس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اُسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اُسکے کے تھی تا لوگ اُسکو پہچانین اور فریب نہ کھاوین اور فتنہ مین نہ پڑین پس غیبت نہ تھی اور نووی نے کہا کہ حضرتؐ نے اُس سے نرم کلام کیا واسطے تالیف قلب اُسکے کے اور اس سے معلوم ہوا

کہ جائز ہے مدارات اُسکی کہ ڈر ہو اُسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دینا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کے یا دونوں کے یا دین کے اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات مین اچھی ہوتی ہے اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اِس سے اور اِن دونون کے فرق سے جاہل ہین اور حضرتؐ نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے آلہٖ یہ انکار ہے حضرت عائشہؓ کی اِس بات پر کہ آپنے مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون بُرا کہا آپنے اُسکو حاضر مین جیسے کہ بُرا کہا آپنے غائب مین اور واسطے بچنے فحش اُسکے کے اِس حدیث کے دو معنی لکھے ہین ایک تو یہ کہ مین نے کہا اُسکے مُنھ پر فحش اور سخت نہ کہا بسبب اُسکے کہ فحش گو نہ ہو مین اور اُس جماعت سے نہون کہ لوگ ساتھ ترک کرنے اُنکے کے مہین بسبب فحش اُنکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اُسکے چھوڑ دیا مین نے اور اُسکے مُنھ پر اُسکو بُرا نہ کہا اور بُرا شخص ہے وہ کہ چھوڑدین اُسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کے بُرائی اُسکی سے ۔ ح ع وعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرِیْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاھَرَۃِ اَنْ یَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَۃَ کَذَا وَکَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُہُ رَبُّہٗ وَیُصْبِحُ یَکْشِفُ سِتْرَ اللّٰہِ عَنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اُمت میری عافیت مین ہے یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور نہین عذاب کیجاتی سخت مگر اشکارا کرنیوالے بُرائی کے اور تحقیق بے پروائی اُسی ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی شبانہ عمل بد پھر صبح کرے اِس حال مین کہ تحقیق ڈھانکا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی اُسکے عمل کو لوگون سے باپردہ پوشی کی تھی اُسکی کہ نہین عذاب کیا اُسکو رات مین یہان تک کہ جیتا رہا دن تک پس کہے وہ شخص کسی سے اے فلانے کیا مین نے آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اُسکی پروردگار اُسکے نے اور صبح کرتے ہی کھول دیا پردہ اللہ کا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت شیخ رح نے معنی معافی کے یہ لکھے ہین کہ سلامت رکھی جاتی ہے یعنی غیبت نہین کیجاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنے والے اور طیبی رح نے بھی یہی معنی لکھے ہین اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ نہین دلالت کرتی حدیث اِس پر بلکہ یعنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئے اور شیخ مرحوم نے لکھا ہے کہ اِس سے معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہے اُسکی ہے کہ بُرا کام کرتا ہے پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہے اور آشکارا بُرائی کرتا ہے غیبت اُسکی غیبت نہین اور لکھا ہے علما نے کہ جائز ہے غیبت فاسق مُعلن کی اور امام ظالم کی اور متبوع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوے اور وقت داد خواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہے غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کے اور راویان اخبار و احادیث کی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَۃِ وَذُکِرَ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ بَابِ الضِّیَافَۃِ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ کَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق تو اور وہ بنایا جاتا ہے اُسکے لیے محل بیچ کنارۂ جنت کے اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اُس حال مین کہ وہ حق پر بنایا جاتا ہے اُسکے لیے مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اُسکے لیے بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسے ہی بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ہو وہ ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بولنا بعضے مواضع مین جائز ہے جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عمدہ شگفتی کا وہ ہو اور صلح کروانے مین اور محافظت مال مسلمان مین کہ ناحق جاتا ہے یا جو کہ دو بیویان رکھتا ہے جائز ہے کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھ زیادہ چاہتا ہون اور ہے حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اُسکے تھا لیکن رفع نزاع کی اُسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر

امر دینی کے ہے کہ سکوت کرنے سے اُسمیں کوئی خلل دین مین نہ پڑے امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ نہ کیا مین نے ہرگز دوست کھا مین نے کہ حق اوپر ہاتھ خصم میرے کے ظاہر ہوا اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراد اپنی جھگڑے کی اعتراض کرنا ہے اوپر کلام غیر کے ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اُسمیں یا عتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد تکلم کے اور ترک مراد یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سُنے تو اگر حق ہو تصدیق کرے اسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کرے اُس سے اور حُسن اخلاق شامل ہے تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اُسکا بیچ حرف یہان کے کشادہ پیشانی اور حُسن معاشرت پر آتا ہے بدح ۴ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَاَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو بہشت مین یعنی سبب جو داخل کرنے اُنکے کے بہشت مین ساتھ فائز ہونے کے مین اُنمین سے کونسی چیز ہے کہ اکثر سبب ہوتی ہے وہ تقوی اللہ کا اور حُسن خلق کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ مین دو چیزین کا واک مُنہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ادنی تقوی کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اعلیٰ اُسکا یہ ہے کہ بچے خطرہ ماسوائے اللہ سے اور حُسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اُسکا ترک کرنا ایذا اُنکی کا ہے اور اعلیٰ اُسکا یہ ہے کہ احسان کرے اُسپر کہ جو بدی پونہچاوے اُسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخؒ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہے پس ذکر اُسکا بعد ذکر تقوی کے تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حُسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہے طرف حُسن معاملہ کے ساتھ خلق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجالاوے تمام اوامر کو اور حُسن خلق اشارہ ہے طرف حُسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور مُنہ کہ زبان بھی داخل اُسمین ہے اور پڑنا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ و لاطائل کا ساتھ زبان کے ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اُس کے مخالفت خالق کرتا ہے اور مغلوب العقل ہو جاتا ہے **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَعْلَمُ مَبْلَغَهَا یَکْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا یَعْلَمُ مَبْلَغَهَا یَکْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَیْهِ سَخَطَهٗ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَاهُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَی مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اُسکے بسبب اُسکے خوشنودی اپنی اُسدن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بُرائی کی کہ نہین جانتا قدر اُسکی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اُسکے اُسپر خفگی اپنی اُسدن تلک کہ ملاقات کرے اُس سے نقل کی بشرح السنہ مین اور روایت کی مالکؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکے **ف** ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الٰہی یعنی توفیق دیتا ہے ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اُس سے اور برزخ مین بچاتا ہے عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہے قبر اُسکی اور کہا جاتا ہے کہ سورہ مانند سُونے عروس کے اور روز قیامت کے اُٹھیگا سعید اور اللہ تعالیٰ کے سایہ مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اُسکے حق مین عکس اسکے سمجھے پس معنی توقیت یعنی اُسدن تلک آخر کے یہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اُسدن تلک کے بعد ازان منقطع ہون گے اور نظیر اسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہے بیچ حق ابلیس کے اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد ہیلی باتسے کلمہ حق کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کے انتہی اور اس قیاس پر بُری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین مین اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلام ہو بدح ۴ ع **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے

حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ویلے ہے واسطے اُس شخص کے کہ بات کرے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنسائے سانتھ اُسکے قوم کو ویلے ہے واسطے اُسکے ویلے ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** ویل کے معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہرے کا ہے جہنم مین اور یکرر فرمانا اِس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے وعید مین اور جھوٹ بولے اِس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے مضائقہ نہین اور چاہیے یون کہ اُسکو بھی عادت پیشہ اپنا نہ کرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ شروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسکہ حدیث آیندہ مین فرماتے ہین ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا یَقُوْلُ لَهَا اِلَّا لِیُضْحِكَ بِهَا النَّاسَ یَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَیَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہین بولتا ہے اُسکو مگر اسواسطے کہ ہنسائے ساتھ اُسکے لوگون کو گراتا ہے بسبب اُس بولنے کے یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اُسکے کی اُس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے بسبب زبان اپنی کے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اُسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اُسکو بہ نسبت ضرر کرنے اُسکے پانون سے مُنھ کے بیل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے بچا پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہے زبان کے سبب سے پہنچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالیؒ نے کہ کلام چار قسم پر ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اُسمین ضرر بھی ہے اور نفع بھی ہے اور چوتھا وہ کہ نہ اُسمین ضرر ہے اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور لازم ہے خاموشی اُس سے اور ایسے ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے تحمل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اُسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اُسمین بھی خطر و آفت ہے کہ کبھی اُسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور ترکیۂ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اُسکا بھی مشکل ہے پس خاموشی بہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتین اُن گنت ہین کیا خوب کہا ہے کسی نے اللسان حجرۃ صغیرۃ وجرمہ کبیرۃ وکثیرۃ ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَلْیَسَعْكَ بَیْتُكَ وَابْكِ عَلٰی خَطِیْئَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا ملاقات کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ ملک ساتھ زبر ہمزہ کے اور زیر لام کے یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اُس چیز سے کہ نہین اُسمین خیر کہا یہ ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہین بند کر اپنی زبان کو حالانکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنے پر امور زبان اپنے کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اُسمین اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اُسمین بلکہ غنیمت جان تو اُسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت لمن اراد النجاۃ اور کہا طیبی نے کلام ظاہر مین وارد ہے گھر پر اور حقیقت مین مخاطب یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صوت رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ نَعْمَةَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَآءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ

فِینَا فَإِنَّا لَنَخَافُ عَلَیْکَ قَالَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پونچھا اُنھون نے حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق کہ صبح کرتا ہے بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہین روبروز بان کے اور کہتے ہین ڈر اسہ سے بیچ حق ہمارے کے اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی رہے تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑے ہوگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہے اگر وہ صالح ہو تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہو تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث مین آیا ہے اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ جواب اسکا یہ ہے کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اُسکا ہے پس حکم اُسکا حکم دل کا ہے گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہے زبان اُسکو بیان کرتی ہے اور اعضا اُسپر عمل کرتے ہین ح **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْھُمَا اور روایت ہے علی بن حسینؓ سے یعنی حضرت امام زین العابدینؒ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کے سے ہے چھوڑ دینا اُسکا اُسچیز کو کہ نہ فائدہ دے اُسکو نقل کی یہ مالک و احمد نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان دونون سے یعنی ابو ہریرہؓ اور علی بن حسینؓ سے ف یعنی علامت خوبی اور کمال یقین کی ترک کرنا اُسکا ہے اُسچیز کو کہ اہتمام ساتھ اُسکے نہ رکھے اور غرض ساتھ اُسکے متعلق نہو اور شان اُسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرے اُسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اُسکے یہی معنے ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اُسکا رکھتا ہے وہ ہے کہ متعلق ہے ساتھ ضرورت حیات اُسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اُسکی کے معاد مین متعلق معاش کے طعام ہے کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور ہیوی کہ سبب عفت ستر اُسکے کی ہو اور مانند اُنکے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے اُن سے اور بہرہ مند و دولت مند ہو اُن سے اور نہ فضول قوال و فعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے اسلام اور ایمان اور احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضروریہ مین اُسکی معاش و معاد مین اور سبب بے ضامندی مولی کی ہین وہ تو لایعنی نہین اور سوای اُنکے لایعنی ہین عام ہے کہ وہ چیزین کرنیکی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالیؒ نے کہ حد لایعنی کی یہ ہے کہ کلام کرے تو ساتھ اُسچیز کے کہ اگر سکوت کرتا اُس سے تو گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مآل مین اور مثال اُسکی یہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اُنسے احوال سفر دیکھا اور اُن چیزون کا کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر اسکو سکوت کرتا تو اُسنے نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیونمین سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنی برکت صحبت آنحضرتؐ کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہین جانتا تو تحقیق حال پس شاید کہ اُسنے کلام کیا ہو بیچ اُسچیز کے کہ ضد ہے اُسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے حاصل یہ کہ کیون کر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اُسکے کے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اُسنے اور بخل کیا ہو اور اُسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہو بہشت کے سے منع کیا گیا ہو ح **وَعَنْ** سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہے سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہے

ف ۵۷ دوسرا کلمہ ان کلمون کا جنکو اوپر ذکر کیا ہے

ف ۵۸ ضرور اُسکا اُسکو اوپر ذکر ہوا

ف ۵۹ یعنی جیسے کہ نقصان مال مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے اسی طرح سے نقصان علم مین نہین لاتا بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہے مولانا

اُن چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اُنسے مجھ کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ کہ اُسکے شر سے بہت ڈرتا ہون تمہارے حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دُور ہو جاتے ہین اُس سے فرشتے یعنی محافظت کرنیوالے کوس بھر سبب بدی اُسچیز کی سے کہ لایا بندہ اُسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سفیان بن اسد الحضرمیؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لکبرت خیانۃ ان تحدث اخاک حدیثا ھو لک بہ مصدق وانت بہ کاذب رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہی از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجکو ساتھ اُسبات کے سچا جانتے والا ہو اور تو اُسبات مین جھوٹ بولنے والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو بہرحال بُرا ہے اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے

وعن عمارؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجھین فی الدنیا کان لہ یوم القیامۃ لسانان من نار رواہ الدارمیؒ اور روایت ہی عمارؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہو دو رویہ دنیا مین ہونگی اُسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی نقل کی یہ دارمی نے **ف** دو رویہ اُسکو کہتے ہین کہ وہ کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتین کرے کہ وہ جانین کہ یہ میرا بڑا دوست ہی اور اُسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اُسکے ایذا کے ہون اور بعضون نے کہا کہ دو رویہ وہ ہی کہ خوشامدی ہو یہ ہر ایک کے پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے پاس جاکر دوسرے کو بُرا کہتا ہی اور اُسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی ع **وعن** ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی رواہ الترمذی والبیھقی شعب الایمان وفی اخری لہ ولا الفاحش البذی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا مومن کامل بہت طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کے اور نہین ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھ بذی کے یعنی نہین ہی مومن فحش کہنے والا بمبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المؤمن لعانا وفی روایۃ لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا رواہ الترمذیؒ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اُسکی اور نہ چاہیے اُسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہ الفاظ آئے ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنے والا **وعن** سمرۃ بن جندبؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجھنم وفی روایۃ ولا بالنار رواہ الترمذیؒ وابو داؤد اور روایت ہی سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زنہار لعنت خدا کے اور آپسین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسین ایک دوسرے کو نکہے کہ تجپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپسین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونیکے دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجپر اور دوزخ مین جاوے تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن** ابی الدرداءؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونھا ثم تھبط الی الارض فتغلق ابوابھا دونھا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن ان کان لذلک اھلا والا رجعت الی قائلھا رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہے لعنت طرف آسمان کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اُترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے اُسکے نزدیک ملعون لعنت کے پھر مائل ہوتی ہے داہنے اور بائین یعنی پس اُدھر سے بھی روکی جاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پھرتی ہی طرف اُسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اُسکے تو پہنچتی ہی اُسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اُسکے پھر آتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ اُسپر نہین ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکلجاؤن جب جگہ نکلنے کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اُسپر اور اگر وہ مستحق اُسکا نہین ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر پس جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اُسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہین ہو سکتا مح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ اِبْرِيْقٌ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ ایک شخص کی اُڑائی ہوئی چادر پس لعنت کی اُسنے ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اُسکو اسلیے کہ وہ حکم کیگئی ہی اور تحقیق شان یہ ہی کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** حکم کیگئی ہی ساتھ چلنے کے اور ہمیشہ ہے اسکو واسطے حکمتونکے تنگ آنا اُس سے اور مکروہ جانتا اُسکو منافی ادب عبودیت اور ہمقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب بیچ نزول حوادث زمانہ اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن اور ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دلمین بحکم تصنع بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے مح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوے مجکو کوئی میرے صحابیون مین سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سے طرف تمہارے اسحالمین کہ صاف سینہ ہون اور کسی سے غصہ اور کسی سے ناراضی باکینہ نہون نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی تعلیم ہی تست کو کہ کسیکو نہ چاہیے کہ نزدیک امیر اور بزرگ کے ملکہ نزدیک کسی کے کسی کیطرف سے بُرائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی نہو مح یعنی اسکے یہ مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلون دنیا سے اسحالمین کہ دل اُنکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ۱۲ مح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سے یعنی اُنکے بیون سے ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھین عائشہؓ اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ کوتاہ قد تھین عائشہؓ نے چاہا کہ ہاتھ عیب اُنکو حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہؓ سے ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اُسکے دریا البتہ غالب آوے یہ کلمہ اُس دریا پر اور تغیر کردے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جب یہ کلمہ یا کوہ باوجود اس عظمت کے تغیر کردے اور غالب آوے اُسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کے ہمقصد عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ کذا و کذا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہؓ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عائشہؓ کا کذا اشارہ ہی طرف بالشت اپنی کے کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سے تعدد نعت اُسکے کا ہی پس شاید کہ اُنھون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنی کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس اراد ہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنیکے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم مح مع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں یعنی کسی امر میں امور میں سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی اسکو اور نہیں ہوتی حیا و نرمی کسی چیز میں مگر زینت دیتی ہی اسکو نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** کہا طیبی نے نہیں مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جماد ات میں ہو تو اسکو بھی عیبناک کر دے یا زینت دے **وعن** خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لیس اسنادہ بمتصل لان خالد الم یدرک معاذ بن جبل اور روایت ہی خالد بن معدان سے کہ اُسنے نقل کی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ صادر ہوا ہی اُس سے پہلے نہیں مرتا وہ عار دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ گناہ کو مراد رکھتے تھے حضرت عار دلانا اُس گناہ سے کہ توبہ کر چکا ہی اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو **ف** تو بہ کر چکا ہی اور اگر تو نہیں کی ہی اور اُس گناہ میں گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہیں اُسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اُس سے اور التفسیر یعنی قول یعنی من ذنب الخ منقول ہی امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں آیا ہی اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے **وعن** واثلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر الشماتۃ باخیک فیعافیہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہ کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کے یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلاے دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب شمنی کے کہ رکھتا ہی اُس سے پس اگر خوش ہو دیگا تو رحم کریگا خدای تعالی اُسپر اور مبتلا کریگا تجھکو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وعن** عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احب انی حکیت انسانا وان لی کذا وکذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں دوست رکھتا یہ کہ نقل بکالونہیں کسی کی حال اُنکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤں نہیں کتنا ہی مال اُسکے بسبب اس نقل بکالنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اُسکو **ف** حرام ہی نقل بکالنی کسی کی خواہ تو ہی ہو یا فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ میں **وعن** جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلھا ثم دخل یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم اتی راحلتہ فاطلقھا ثم استوی علیھا ثم رکبھا ثم نادی اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد قلتم ھو اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال قالوا بلی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوارا اور بٹھایا اُسنے اونٹ اپنے کو پھر باندھ دیا پاؤں اُسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے پاس اور کھولا اُسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہیں سُنتے اور کان نہیں رکھتے طرف اُس کلام کے کہ اسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہاں سُنا ہم نے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ کلم الملہوف کلک یلقی الاعتصام فی الفصل الاول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرۃ کی کہ سزا اُسکا ہی کفے بالمرء کذا باب الاعتصام کے فصل پہلی میں **الفصل الثانی** فصل تیسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مدیح الفاسق غضب الرب تعالی واھتز لہ العرش رواہ البیہقی

فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی انسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی شلاً کہا اُسکو اے سردار وغیرہ لک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالیٰ یعنی تعریف کرنیوالے پر اور رہلتا ہی اور کانپتا ہی سبب تعریف اُسکی کے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کے راضی ہوتا ہی ساتھ اُسچیز کے کہ اُسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہووے سبب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پونہچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علما جہل اور شاعرون اور قارئون ریاکار کی داخل ہی اسمین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اِس بلای عظیم سے جب ہی ہو کہ پرہیز کرے اُنکی صحبت سے ح ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّہَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکَذِبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوای خیانت وجھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین سعد بن ابی وقاصؓ سے ف یعنی مومن کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق والیتا کی ہین یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی اِن دونون صفتون کے مومن سے کہ حاصل اُسکا امانت یا نکاہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دوصفتون سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرتؐ کے کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرتؐ کے کیا ہوتا ہی مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے ف یعنی مومن جھوٹا نہین ہوتا اسلیے کہ صدق وحقانیت ایمان کی منافی کذب کے ہی کہ نفس الامر مین باطل ناحق ہی اور یہ بھی معلوم ہی اوپر تاویلات سابقہ کے بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہی ایما ہی اسپر کہ اگر کبھی بحکم بشریت کے بیچ بعضی جگہ کے کہ خالی اغراض فاسدہ دینویہ سے ہو جھوٹ واقع ہو جاوے تو بعید نہین اور صفوان راوی اِس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سے اور نہایت صالح تھے کہتے ہین کہ چالیس برس تک پہلو مین پر نہین رکھا اور وقت مرگ کے بیٹھے ہوے جان دی اور اُنکی پیشانی مین کثرت سجود سے سوراخ ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتے تھے اور اور مناقب اُنکے بہت سے ہین ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُہُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکَذِبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْہَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبھی کبھی پس آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی اُنکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص اُنمین سے سُنا مین نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون مین چہرہ اُسکا یعنی اگر دیکھون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اُسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کرے سُنتے حدیث مین کہ معلوم کرے صحیح وغیر صحیح ہونا اُسکا اور جو کچھ کہ سُنے اور جس سے سُنے نقل نکرے بغیر دریافت تصدیق اُسکے کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہین نقل کیگئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سُننے کے حضرتؐ سے ممکن نہین حکم مرفوع مین ہی ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا عَلَیْہِ لَوْ حَدَّثْتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ حَدَّثْتُ حَدِیْثًا خَیْرٌ مِنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِنَ الْعَلُوِّ

وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطّان سے کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذرؓ کے پاس پس پایا مین نے اُنکو مسجد مین گوٹ مارے ہوے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوے پس کہا مین نے اے ابوذرؓ کیا ہی یہ تنہالی یعنی کیون نہین صحابہؓ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ واستفادہ کرتا پس کہا ابوذرؓ نے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے سکھانے بُرائی کے سے یعنی اور معین سکوت پر گوشہ نشینی وتنہائی ہے

ف تنہا بیٹھنا آخر یعنی چونکہ اسوقت مین یاران خاص سے کہ ہمدم اور نیکی اور صلاح اُسکی کے ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہو نہین اور جب اُٹھتے ہین تو بیٹھنا ہی ہون ۱۲

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے

ف لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ پیش میم کے بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت اُسکے کی شہر افضل ہی اُس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ ساتھ اقامت دین کے ہوا وطیبی نے مقام کے معنی کیے ہین مرتبہ اُسکا نزدیک اللہ کے اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی اُنسے بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکر اللملا علی اور حضرت شیخ نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ نزدیک خدا کے بسبب خاموشی کے افضل وزیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ سکوت کہ ہمین جولائی کرے فکر پیچ معارف وحقائق آلہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ پیچ ویا ذکر خفی کے اور متنور ہو ساتھ نور ذات وصفات آلہی کے۔ اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہے طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سے پیچ تفرقہ اور بے حضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع ہو اگرچہ سالہا ہو۔

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّؓ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ اور روایت ہی ابوذرؓ سے کہ کہا ابوذرؓ نے داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابوذرؓ نے یا راوی ابوذرؓ اور حدیث کا (یعنی حدیث از ذکر کی کہ یہان تک کہ نہین یہانتک کہ کہا ابوذرؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ نصیحت کر مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا مین نے زیادہ کر مجکو یعنی نصیحت فرمایئے فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی ہو کچھ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرین گے تجکو ساتھ خیر وبہتری کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی پس فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مین نے زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا لازم ہے تجکو چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تدبر نعمتون آلہی کے اسواسطے کہ یہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہے شیطان کو کہ راہ زبان سے درآتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنیوالی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کے کہا مین نے زیادہ کر فرمایئے مجکو فرمایا بسیار ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو یعنی بسبب اردہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم ومعرفت کے کہ حیات دل کی ہی اور کھو دیتا ہے

مُومنہ کے نور کو کہ عبادت ہی ظاہر ہوتے علامت عبادت سے جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہے تو مومنہ بے نور ہوجاتا ہے اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدنکی ساتھ حیات حسّی اور معنوی کے ہی کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تایید و تقویت اُسکی کو ملامت ملامت کہ نہ والی کی سے کہا مین نے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا باز رکھے مجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کہ بنیت تقرب الی اللہ کرین داخل ذکر کے ہین اگر اس معنے پر حمل کرین تو ذکر کرنا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ اگر یہ مراد کہین گے تو قبیلہ ذکر جزر کے سے ہی بعد کل کے بسبب یاد تی فضل و شرف کے اور نہ ذکر ہیر قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکے طرف مذمت لوگون کے اور تعریف اُنکی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور نفس اپنے سے یعنی نفس عیوب نفس اپنے سے یعنی امر بالمعروف و نہی منکر کریکن عیب جوئی اور غیبت اُنکی نکر اور اپنے تئین دلمین سے خوار و ناقص جان ع غافلند این خلق از خود و بیخبر ، لاجرم گویند عیب یکدگر ، روایت کیا ہی بیہقی نے انسؓ سے طوبیٰ لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا اور روایت ہی انسؓ سے کہ سُنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے ابوذرؓ کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اُسکے پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذرؓ نے کہ کہا مین نے ہان فرمائیے فرمایا دراز ی چپ رہنے کی یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ف نیکی و آسانی ان دونون صفتونکی اِس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین محنت و شقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانے اور بات کے ترتیب دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور نیکی خوش خلقی مین اسی قیاس پر ہے کہ سہین نرمی اور آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین ہر وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَھُوَ یَعِظُ بَعْضَ رَفِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْبَکْرٍ یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْدُ وَلَا اَعُوْدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ پر اسحالمین کہ وہ لعنت کہتے تھے بعضے غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف اُنکے اور فرمایا آیا دیکھا ہی تو نے لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اُنکو کہ جامع ان دونون صفتون کے ہون مقصود یہ کہ مدت لعنیت و لعانیت جمع نہین ہوتین جیسکہ اوپر حدیث گذری لا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبے کے کی پس آزاد کیا ابوبکرؓ نے اُسدن بعضے غلام اپنے کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنیکے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نکرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین ہی نے شعب الایمان مین یا بیچون حدیث کہ حدیث عمران بن حیطان سے احمد بیچ تک ہوتی ہین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ عُمَرَ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ تحقیق حضرت عمرؓ داخل ہوے اوپر ابوبکر صدیقؓ کے پاس اسحالمین کہ ابوبکر کھینچتے تھے زبان اپنی یعنی گویا نکالنا اُسکا چاہتے تھے متصور ظاہر کر نا زجر و تہر کا تھا اُسپر پس کہا حضرت عمرؓ نے نذر و بخشے اللہ تم کو پس کہا واسطے اُنکے ابوبکرؓ نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہ مین نقل کی یہ مالکؒ نے وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی عبادہؓ بن صامت سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل وضامن ہو واسطے میرے چھ چیزوں کے واسطے منفعت نفسوں اپنے کے ضامن ہونگا میں واسطے تمہارے بہشت کا یعنی داخل ہونے بہشت کا ساتھ اچھے لوگونکے سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دیئے جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے اُچیز کے سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اُسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنی مارنے اور پکڑنے اُچیز کے سے کہ حرام کرو ہی یا یعنی مین کہ باز رکھو اپنے نفسون کو ظلم سے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّۃِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن غنمؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسونمین ساتھ چغلی کے یعنی بنظر فساد کے جیسیکہ بیان کیا اُنکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگونسے مشقت اور ہلاکی اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد وعیب سے متہم کرتے ہین اُنکو ساتھ گناہ اور فساد وعیب کے اور مشقت وہلاکت مین ڈالتے ہین نقل کیا ان دونون حدیثون احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ایسے مرتبہ کو پہنچے ہین کہ آثار وانوار اُسکے اوپر احوال واطوار انکے کے ایسے ہویدا ہین کہ جب اُنکو دیکھا جاوے اُنکا جمال پر پڑتی ہے تو خدا تعالیٰ یاد آتا ہی بسبب ظہور علامت عبادت کے اوپر مُنہ اُنکے کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ دیکھنا اُنکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسے کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے موندپر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنیکے صلاح کے موندپر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہے کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی النظر الی وجہ اعلی عبادۃ اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو بھی یا ہی کہ حضرت علیؓ گھر سے نکلتے تھے اور لوگونکی نظر اُنکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْرَفَ ہٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَکْرَمَ ہٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَعْلَمَ ہٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْجَعَ ہٰذَا الْفَتٰی پس دیکھنا اُنکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا صَلٰوۃَ الْفَجْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَکَانَ صَائِمَیْنِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَعِیْدُوْا وُضُوْءَکُمَا وَصَلَاتَکُمَا وَاَمْضِیَا فِیْ صَوْمِکُمَا وَاقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ قَالَ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ دونون روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی فطار نکرو اور قضا کرو بدلے اُسکے ایکدن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہی قضا اُسکی لیکن باوجود اُسکے بھی سبطرح رہو اور فطار نکرو اور روزہ اُسکے بدلے رکھو احتیاطاً اور کہا اُن دونون نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تم نے فلانے شخص کی ف یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہے علما نے کہ یہ حدیث بسبیل تغلیظ وزجر کے واقع ہوی ہی والا تحقیق مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال ثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کے غیبت مفسد روزہ کی ہی بہرتقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے زیادہ ہی احتیاط وتقوی اسمین ہے کہ بعد از وقوع غیبت کے تجدید وضو کی کرنی چاہیے بلکہ کہا ہی علما نے کہ اگر ہنسے یا سخن لایعنی کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہی واسطے ازالۂ ظلمت کے کہ طاری ہوی ہی اُس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ الْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ یَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ

عَلَيْهِ وفي رواية ثم يتوب فيتوب الله عليه وان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفر له صاحبه وفي رواية اتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل افرأيت ان كان في اخي ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته رواه مسلم وابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان وله ايضا عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من ورائكم فتنا يفيض فيها المال فيضا وان من ورائكم فتنا يكثر فيها الرجال فيكثرا وان من ورائكم فتنا يكثر فيها النساء حتى يكثرن رواه البيهقي في شعب الايمان وله ايضا عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من ورائكم فتنا يكثر فيها المال فيفيض حتى يهم الرجل بزكاة ماله فيطلب من يقبلها منه فلا يجد احدا يقبلها منه وتقع الفتنة فيكثر فيها النساء حتى يكون لكل امرأة اربعون امرأة يلذن به رواه البيهقي في شعب الايمان وله ايضا عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من ورائكم فتنا يكثر فيها المال فيفيض حتى يهم الرجل بزكاة ماله فيطلب من يقبلها منه فلا يجد احدا يقبلها منه وتقع الفتنة فيكثر فيها النساء حتى يكون لكل امرأة اربعون امرأة يلذن به رواه البيهقي في شعب الايمان وله ايضا عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من ورائكم فتنا يكثر فيها المال فيفيض حتى يهم الرجل بزكاة ماله فيطلب من يقبلها منه فلا يجد احدا يقبلها منه وتقع الفتنة فيكثر فيها النساء حتى يكون لكل امرأة اربعون امرأة يلذن به رواه البيهقي في شعب الايمان

الفصل الاول عن جابر قال كانت رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاء اباك مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فليأتنا قال جابر فقلت وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعطيني هكذا وهكذا وهكذا فبسط يديه ثلث مرات قال جابر فحثى لي حثية فعددتها فاذا هي خمس مائة وقال خذ ليتها متفق عليه روايت ہے جابر سے کہ کہا جب فوت ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال جانب علاء بن حضرمی کے سے کہ عامل تھے حضرت کے بحرین پر پس کہا

ف یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بھی معتبر ہوتی ہے

ف استغفار کے حکم کا مقصود یہ ہے کہ آپ بخشش کی دعا کریں اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ سے گناہ ہوئے ہیں

ف یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بھی معتبر ہوتی ہے

ابوبکرؓ نے جس کسی کا ہو حضرتؐ پر دین یا ہو حضرتؐ کی طرف وعدہ یعنی آنحضرتؐ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو جس کو آنحضرتؐ پاس کر کے بھیجا پس کہا میں نے وعدہ کیا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار دونوں ہاتھ بھر کر پس کھولے جا پڑتے دونوں ہاتھ تین بار یعنی واسطے دکھانے صورت عطا کے آنحضرتؐ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہا جا پڑے پس لپ بھر کر مجکو ابوبکر صدیقؓ نے ایکبار پس گن دیئے مجھکو پانچسو پس میں وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبرؓ نے کہ دو دشمل سکے یعنی تہ آدھا کہ کم زیادہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے اور کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اُسکا خلیفہ کے لیے اور برابر ہے امین وارث وجہنی اور امین شارہ ہوا سپر بھی کہ وعدہ ملحق ہے صدقہ دین کے جیسا کہ آیا ہے

الفصل الثانی آنحضرتؐ العدۃ دین واہ الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود وعن عکرمۃ فی فصل دوسری عکرمہ سے روایت ہے کہا کہا ابن عباس نے کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فجاءنی یتقاضانی فاغلظ لی فہممت بہ فزجرہ اصحابہ وقالوا ویحک اتدری من ہذا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ جئت اتقاضاک فاغلظت لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا امرت ان اعامل ربی لا اعامل ربی ثم قال لعمر اقض ما لہ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فلیتبعنی فانطلق الی منزلہ فاعطاہ ثلثین صاعا فقال اتمہ فقال ہو لک بما روعتنی رواہ الترمذی روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھا میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا اور تھے حسن بن علیؓ مشابہ حضرتؐ کے یعنی نصف اعلے میں بیچ بات کہی واسطے اثبات جسمت اپنی کے حضرتؐ سے ایسے کہ یہ غیر سن تھے صحابہؓ من اور وقت رحلت کے صغیر تھے پس کہتے ہیں ابوجحیفہؓ کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کے ساتھ تیرآن اونٹنیوں جوان کے پس گئے ہم تا قبض کریں اُن اونٹنیوں کو پس آئی جماعت ہمارے پاس خبر وفات حضرتؐ کی پس نہ دیا ہم کو کچھ پس جب کھڑے ہوئے ابوبکرؓ یعنی خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے کہا تو کوئی کہ ہو اُسکے لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچھ دینے کا پس چاہیئے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں اور گیا طرف ابوبکرؓ کے پس خبر دی میں نے یعنی اُسکی کہ حضرتؐ نے وعدہ کیا تھا ہمارا ان اونٹنیوں کے دینے کا پس فرمایا ابوبکرؓ نے واسطے جماعت ہمارے ساتھ دینے اونٹنیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث وبقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان اتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلث فاذا ہو فی مکانہ فقال لقد شققت علی انا ہہنا منذ ثلث انتظرک رواہ ابوداؤد ورواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے کہا خرید میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے سے اور باقی رہا واسطے حضرتؐ کے بعجز کچھ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرتؐ سے یہ کہ لاؤنگا میں اُنکے لیے بقیہ مول کو بیچ جگہ اُنکی کے کہ جہاں آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ نماز کے پس بھول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کے یعنی دور سے گیا میں وہ مول نہ دیکھا حضرتؐ کے اُسی جگہ پس نا گہاں دیکھا میں نے کہ آنحضرتؐ وہیں بیٹھے ہیں پس فرمایا کہ تحقیق شقت میں ڈالا تو نے مجکو میں ہیجگہ تین روز سے منتظر تیرا تین روز سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ حسماء مشکوٰۃ کے نسخوں میں ساتھ تقدیم حا مہملہ مفتوحہ کے سین ساکنہ پر واقع ہوا ہے اور اسی طرح مصابیح کے نسخوں میں ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ سہو وخطا ہے مصابیح والے سے اور اُسی کی تقلید مشکوٰۃ والے نے کی اور صواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کے سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے اور انتظار کرنا حضرتؐ کا واسطے پورا کرنے وعدہ کے قائمہ واسطے لینے مول مذکور کے اور امین تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدہ کی اور وعدہ کے پورا کرنیکا حکم سب مومنوں میں رہا ہے اور سب رسول محافظت اُسکی کرتے رہے پس چاہیئے اللہ نے بطریق تعریف کے فرمایا واذکر فی الکتٰب ابراہیم انہ کان صدیقا نبیا ۔ ع ۔ **وعن** زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایہا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی فقال لہ حصین ومن اہل بیتہ یا زید الیس نساؤہ من اہل بیتہ قال نساؤہ من اہل بیتہ ولکن اہل بیتہ من حرم الصدقۃ بعدہ قال ومن ہم قال ہم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس قال کل ہؤلاء حرم الصدقۃ قال نعم رواہ مسلم روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہا کھڑا ہوا ہمارے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کرنیوالا ساتھ پانی کے کہ نام اُسکا خم ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسکی اور وعظ کیا اور یاد دلایا پھر کہا بعد حمد وثنا کے آگاہ ہو اے لوگو پس نہیں ہوں میں مگر آدمی قریب ہے یہ کہ آوے میرے پاس فرستادہ پروردگار میرا پس قبول کروں میں اور میں چھوڑنیوالا ہوں درمیان تمہارے دو چیزیں بھاری اول اُن دو کی کتاب اللہ ہے اُسی میں ہدایت اور روشنی ہے پس پکڑو ساتھ کتاب اللہ کے اور مضبوط پکڑو ساتھ اُسکے پس ترغیب دی ساتھ کتاب اللہ کے اور رغبت دلائی ساتھ اُسکے پھر کہا اور اہل بیت اپنی کی یاد دلاتا ہوں تمکو اللہ کی اہل بیت اپنی کے بارے میں یاد دلاتا ہوں تمکو اللہ کی اہل بیت اپنی کے بارے میں یاد دلاتا ہوں تمکو اللہ کی اہل بیت اپنی کے بارے میں پس کہا واسطے زید کے حصین نے اور کون ہیں اہل بیت اُسکے اے زید کیا نہیں ہیں عورتیں اُسکی اہل بیت اُسکے سے کہا زید نے عورتیں اُسکی اہل بیت اُسکے سے ہیں لیکن اہل بیت اُسکے سے وہ ہے کہ حرام کیا گیا ہے صدقہ اُسکے پیچھے کہا حصین نے اور کون ہیں وہ کہا زید نے وہ آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس ہیں کہا حصین نے کیا سب کو حرام کیا گیا ہے صدقہ کہا زید نے ہاں نقل کی یہ مسلم نے

ف یہ حدیث بہت مشہور ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بیبیاں اہل بیت ہیں اور اس میں شیعوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد صرف حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی بیبیاں بھی اہل بیت ہیں اور اس میں شیعوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد صرف حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہیں

کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی اس سے سمجھا گیا کہ جسنے وعدہ کیا اور نیت میں ہو کہ نہیں وفا کرنیکا اسکو منافق کہا ہے برابر ہے کہ پورا کیا اسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہ اخلاق منافقین سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کے حرام ہے اور مراد حدیث میں بھی یہی ہے اور مجمع انہارین کہ اتفاق کہتے ہیں علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر ممنوع کا تو نہ وفا کرنیکو اور وفا وعدہ واجب ہے یا مستحب اسمیں اختلاف ہے جمہور علما اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اسپر ہیں کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا ساءت مکروہ ہے لیکن گناہ نہیں اور ایک جماعت اسپر ہے کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے اور عمر بن عبد العزیزؒ بھی انمیں ہیں سے ہیں اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آیا ہے کہ فرماتے تھے لفظ علی ح مع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِیْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیَهٗ قَالَتْ اَرَدْتُّ اَنْ اُعْطِیَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا كُتِبَتْ عَلَیْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن جابر سے کہ کہا بلایا مجکو میری ماں نے ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میرے گھر میں پس کہا میری ماں نے آگاہ ہو آ دون میں تجکو پس فرمایا واسطے اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تو نے لینے کا اسکو کہا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ دونگی اُسکو ایک کھجور پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اسکو کچھ لکھا جاتا تجپر ایک جھوٹ نقل کی ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف کیا ارادہ کیا تھا آنحضرت سمجھے کہ کہنا کا لڑکے کو کلام مذکور واسطے پاس خاطر اُسکے ہے جیسے کہ بچوں کے آگے وقت رونیکے تمسخر کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں لی ورڈ رلاتے ہیں اور حقیقت کلام وہاں مراد نہیں ہوتی پس بقصد اعتراض کے اس عورت کے پوچھا ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَقَالَ اَجِیْءُ اِلَیْهِ وَقْتَ الصَّلٰوةِ وَمَا اَرَاهُ اِلَّا یُصَلِّیْ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ از زید بن ارقم روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وعدہ کرے کسی سے پس آیا ایک اُسی سے نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تا کہ نماز پڑھے پس نہیں گناہ اُسپر نقل کی یہ رزین نے ف صورت سکی یہ ہے کہ دو شخصوں نے آپسمیں وعدہ کیا کہ فلانی جگہ فلانے وقت ہم دونوں آوینگے پھر ایک اُن دونوں میں سے پہلے وہاں گیا اور منتظر دوسرے کے آنیکا رہا تا آنے وقت نماز کے اور وہ دوسرا اُسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ منتظر اُسکا بیٹھا تھا بعد اسکے انتظار نکرے اور نماز کے لیے اُٹھ کر چلا جاوے خلاف وعدہ اُسنے نہ کیا اور گنہگار نہیں ہوا یہ اسلیے کہ جانا نماز کے لیے ضروریات دین سے ہے اور اگر پہلے آنے وقت نماز کے بلا ضرورت اُٹھ کر چلا جاوے بُرا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کھانے اور پینے اور بول و براز اور مانند اُنکے کے پیش آجاوے اُسکے لیے بھی جانا جائز ہے ح **بَابُ الْمِزَاحِ** باب ہے بیان خوش طبعی کے ف لفظ مزاح ساتھ زیر میم کے مصدر ہے معنی خوش طبعی کرنیکے اور ساتھ پیش میم کے اسم ہے بمعنی مطائبہ یعنے خوش طبعی کے اور مزاح اُس خوش طبعی کو کہتے ہیں کہ بغیر ایذا وغیرہ کے ہو اور اگر ساتھ ایذا کے ہو تو اُسکو سخریہ کہتے ہیں اور یہ جو حدیث میں آیا ہے لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہے کہ جسمیں افراط اور مداومت کرے اُسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہے ہنسنے اور قسوت قلب کا اور ذہاب کرامت و کراہت سے اور فکر سے مہمات دین میں اور اکثر اوقات انجام کو اُسکے ایذا ہوتی ہے اور سبب پیدا ہوتا ہے کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہے ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہے ان امور سے پس وہ مباح ہے کہ آنحضرت بھی کہتے تھے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور مؤانست کے اور یہ سنت مستحب ہے لیکن اگر کوئی کہے کہ یہ قول مخالف احادیث کے ہے کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سے کہ کہا مارایت احدًا اکثر

ف کہ رزین نقل کیا ذکر دال اور بکسر کاف اور سکون راء اور فتح زاء اور سکون یاء تحتانی اور نون دال اور بکسر کاف اور سکون راء اور فتح زاء اور سکون یاء تحتانی اور نون

ف ۱۲ منہ ترجمہ انظام کرلیے بھائی مسلمان سعادت دارین حاصل کرلیے

ف ۱۲ منہ ترجمہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ تبسم کرنیوالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مزاحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اُسکا یہ ہو کہ حضرتؐ کے برابر اور کوئی اپنے نفس پر قادر نہیں ہو سکتا پس یہ منصبات حضرتؐ کے سے ہوا اور اور کو ترک کرنا اُسکا اولیٰ ہے چنانچہ شمائل ترمذی میں آیا ہو کہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتے ہیں ہم سے فرمایا کہ میں نہیں کہتا مگر حق پس حاصل یہ کہ سوا آنحضرتؐ کے اور لوگ داخل ہیں نہی میں مگر جبکہ قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنے کی اگلی حدپر اور نہ منحرف ہونیکے راہ اُسکی سے ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ کَانَ لَہٗ نُغَیْرٌ یَلْعَبُ بِہٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو انسؓ سے کہ کہا اُسنے کہ تحقیق تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم البتہ خلط و خوش طبعی کرتے ہمسے یہاں تک کہ فرماتے یعنی بطریق خوش طبعی کے واسطے بھائی چھوٹے میرے کے اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر تھا چھوٹے بھائی میرے کے لیے نغیر کھیلتا تھا ساتھ اُسکے پس مر گیا نغیر کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انسؓ کا یہ چھوٹا بھائی تھا اخیافی یعنی ماں شریک کہ اُسکا باپ تھا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اُسکا نام تھا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہے مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضوں نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضوں نے کہا کہ اہل مدینہ اُسکو بلبل کہتے ہیں پس وہ جانور لعل ہو گا یا مانند اُسکے اُسکو لینکے بھائی لیکر حضرتؐ کے پاس آیا کرتے تھے جیسے کہ چھوٹے آتے ہیں ناگہان وہ جانور مر گیا پھر جو وہ حضرتؐ کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے ازراہ خوش طبعی کے کہ اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور کیونکر اُسکی مقدر کی وسطے موافقت صحیح نغیر کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ جائز ہے لڑکوں کو کھیلنا جانور سے اگر عذاب نکریں اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کنیت کرنی چھوٹے کی اور داخل نہیں ہو جھوٹ میں بلکہ بطریق تفاول کے ہو ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَآ اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کہ کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتے ہیں ہمسے فرمایا تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق یعنی نہیں کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سچ اور نہیں ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کے اور ظاہر تر یہ ہو کہ منشا صحابہ کے سوال کا یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے منع کیا تھا اُنکو مزاح سے جیسے کہ اوپر گذرا کذا ذکر علیؒ اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہے کہ مگر سچ یعنی میں مزاح کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کے ہو اگرچہ صورت میں خلاف واقع کے معلوم ہو اور ضابطہ سچ جواد اور عدم جواز کے یہی ہے کہ اگر متضمن جھوٹ کو نہو جائز ہے لیکن باوجود اس کے مداومت اُسپر نہ کرنی چاہیے کہ ہیبت و وقار کو کھو دیتی ہو اور مزاح آنحضرتؐ کا اسی قبیل سے تھا جیسے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو انسؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا میں بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف شخص سمجھا تھا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہو کہ قابل سواری کے نہیں ہوتا اور حضرتؐ کی یہ مراد تھی کہ جو اونٹ ہوتا ہو اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرتؐ نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کے فرمایا بعد ازاں متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس سمین باوجود خوش طبعی کے اشارہ ہو اسپر کہ لائق کلام کے ہی سُننے والے کو کہ تامل کرے سمین اور نہ بسبقت کرے اُسکے اوپر مگر بعد غور کرنیکے ع وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنکو اے دو کانوں والے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف سمین خوش طبعی بھی ہو اور تعریف بھی ہو انسؓ کی ذکاوت اور فہم اور خوب سُننے اُنکے کی ع وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَۃٍ عَجُوْزٍ اِنَّہٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ مَا لَھُنَّ وَکَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ

لہٰذا اقترنت بین القرآن اتانا انشاء فجعلنہن ابکارا رواہ رزین وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی انس سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی بطریق مزاح کے ایک عورت بڑھیا کو یعنی جب اُسنے التماس دعا کی آنحضرت سے ساتھ داخل ہونے بہشت کے یہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت مین بڑھیا یعنی پس کہا بڑھیانے ازراہ تحیر وحسرت کے کیا ہوا واسطے اُنکے کہ نہ داخل ہونگی بہشت مین اور تھی وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطے اُسکے کیا انمین پڑھا تو نے قرآن مین تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرینگے ہم اُنکو کنواریان یعنی بڑھیون کو بھی باکرہ اُٹھاوینگے اور بہشت مین لیجا وینگے پس درست ہوا یہ کہنا کہ بڑھیان صفت بڑھاپے کے بہشت مین نہین داخل ہونگی نقل کی یہ رزین نے یعنی باین الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین اور شرح السنہ مین کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کے ہی ف مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑھیان پس منہ پھیرا روگئی وہ عورت اسحال مین کہ روتی تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دو اسکو کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑھاپی کے ہونگی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہمارا انشاء انہن فجعلناہن ابکارا الخ

وعنہ ان رجلا من اہل البادیۃ کان اسمہ زاہر بن حرام وکان یہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من البادیۃ فیجہزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان زاہرا بادیتنا ونحن حاضروہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ وکان دمیما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وہو یبیع متاعہ فاحتضنہ من خلفہ وہو لا یبصرہ فقال ارسلنی من ہذا فالتفت فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل لا یالو ما الزق ظہرہ بصدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین عرفہ وجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری العبد فقال یا رسول اللہ اذا واللہ تجدنی کاسدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایک شخص باہر کا رہنے والا تھا نام کا زاہر بن حرام اور تھا وہ محمد لاتا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند سگاں و رکڑیون اور پھولون وغیرہ کے اور سامان سفر کا درست کردیتے اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنی مدینہ سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسکے حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اسکے شہر کے دیتے ہین اسکو چیزین شہر کی اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے اُسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار مین اور وہ بیچتا تھا اسباب اپنا پس کودی بھری آنحضرتؐ نے اُسکے پیچھے سے اسحال مین کہ وہ نہین دیکھتا تھا آنحضرتؐ کو یعنی پیچھے بیٹھکر دونون ہاتھ اسکی بغلون کے نیچے سے نکالکر اُسکی آنکھون پر ہاتھ رکھدیے تا نہ پہچانے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجکو کون ہی یہ پس گن آنکھیون سے دیکھا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے مین ساتھ سینہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جسکو پہچانا آنحضرتؐ کو یعنی واسطے حاصل کرنے برکت کے اور شروع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرانے تھے کون شخص خریدے غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہو خدا کی پاؤگے مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کے نہین تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ مین ف غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ استفہام کی خریدنے سے کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین کبھی اوپر مقابلہ شے کے اور کبھی اوپر استدلال کے یہ ہی کہ حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کے اکرام کو یعنی اُسپر اکرام کرے یا کون بدلے اسکو سمجھے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکے اور ممکن ہی یہ کہ ہو قبیلہ ازتجرید سے پس معنی یہ ہونگے کہ کون شخص لے اس عبد کو رع **وعن** عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد علی وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت قال عثمان بن ابی العاتکۃ لما قال ادخل کلی من صغر القبۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک مین اس حال مین کہ حضرت تھے

لہٰذا کہا عوف نے سلام کیا مین نے حضرت پر پس جواب دیا مجھپر اور کہا داخل ہو مین نے کہا کیا داخل ہونگا مین آپکی پوری پوری یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے پوری پوری داخل ہو عثمان بن ابی العاتکہ نے کہا جسوقت کہ کہا حضرت نے داخل ہو پوری پوری واسطے چھوٹا ہونے قبہ کے

بیچ خیمہ چمڑے کے پس سلام علیک کی میں نے پس جواب دیا یا مجھکو اور فرمایا آؤ پس کہا میں نے بطریق مزاح کے آیا تمام بدن میرا آؤں یا تمام بدن اپنے کو اور لاؤں میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آؤ تمام بدن تیرا یا اور لا اپنے تمام بدن کو پس داخل ہوا میں اندر خیمہ کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی احدیث کا ہی سوا اسکے نہیں کہ کہا عوف نے لا اعلم یعنی تمام بدن اپنے کو واسطے چھوٹے ہونے قبہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے مقام بے تکلفی میں **وعن** النعمان بن بشیر قال استاذن ابوبکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ عالیا فلما دخل تناول لطمها قال لا ارینک تفعل صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحجزہ وخرج ابوبکر مغضبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین رجع ابوبکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل قالت فمکث ابوبکر اياما ثم استاذن فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلا فی سلمکما کما ادخلتما فی حربکما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا رواہ ابوداؤد اور در روایت ہر نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنے کا چاہا ابوبکر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارے اُنکو واللہ کہا نہ دیکھوں میں تجھکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہ کے سے اور نکلے ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکلے ابوبکر کسطرح دیکھا تو نے مجکو اے عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سے کہا عائشہ نے پس درنگ کی حضرت ابوبکر نے یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت کی میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کے کہ عائشہ سے رکھتے تھے یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازے پر اور اذن آنے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں بیٹھے پس کہا ابوبکر صدیق نے اُن دونوں کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسے کہ داخل کیا تھا مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہمنے تحقیق کیا ہمنے یعنی داخل کیا تکو صلح میں مکرر تاکید کے لیے فرمایا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمیں قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا مجکو اس شخص سے اور اسلیے نفرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سے بقصد مزاح کے **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کالمتمازح کالمتلاعب موعدا فاخلفه رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہر ابن عباس سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑا تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اُس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اُسکو اور حضرت شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کرو وعدہ کہ پس خلاف کرے تو اُسکو یعنی وعدے کو پورا کر یا سرے سے وعدہ کرے ہی مت اور راہ وعدہ کرنے کی بند کر تا خلاف وعدگی میں نہ پڑے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **باب المفاخرۃ والعصبیۃ** باب ہی بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** مراح میں ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کے تفاخر شکیبفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگرچہ میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت یعنی کے اور اظہار قوت کے اعدای دین پر تو جائز ہی اور اصحاب و سلف سے آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کے ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف میں باین معنی آتا ہی اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اُسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور اُنکے لیے غضب کرے اور عصبیہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اُسکے لیے کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور تعصب اصل میں یعنی تشدد یا درسخت کرنے کے آتا ہی چنانچہ اسی لیے میگویند کہ عصب کہتے ہیں کہ بسبب مضبوطی اور سختی جوڑوں بدن کا ہی اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سے اور تعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ حمال خصومت کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کے اور تعصب بھی اگرچہ ہو اور متضمن ظلم کو نہ مستحسن ہی اور اگر بطریق باعث ظلم کے ہو مذموم ہی اور اکثر اطلاق اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہی جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کی جاوینگی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی هریرة قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اکرم فقال اکرمهم

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کون سا آدمی بزرگ تر ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اسمین اعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل نیک کے اور خصائل نفس اپنے کے نہ وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے ہمین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے یعنی اگر بزرگی حسب نسب سے پوچھتے ہو تو بزرگ لوگون کا اس راہ سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پڑپوتا دوست خدا کا یعنی انمین طرح طرح کی بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت بھی انکی نبی ہین اور پردادا کو انکے لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوست خالص اپنا بکڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا مین پس اس اعتبار سے بزرگتر وہ تھے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول اور حسب اور ذاتون عرب سے سوال کرتے ہو سمجھے کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنے کے اور بابون اپنے کے افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتے ہین اور ایک دوسرے کو اپنے مین ساتھ ان صفات کے بزرگی کرتے ہین بلا اعتبار تقوی اور نیکی کہا ان یہ پوچھتے ہین فرمایا بہترین تمھارے جاہلیت مین بہتر تمھارے ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور نہیں تر اور پسندیدہ تر تھے وہی بزرگتر اور عزیز تر ہین اسلام مین جبکہ وقت کر فقیہ و دانا ہون ساتھ شرائع اور احکام دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکے جوہر ذات مین صفات تھین کہ ساتھ انکے ممتاز و متعین تھے جاہلیت مین ساتھ اُن صفات کے اسلام مین بھی معزز و مکرم ہوے غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کے ملوث اور مظلوم تھے اور ساتھ ہوای شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر اور منور ہوے اور تا بعد رجوع کے اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگون کے ہین جیسا کہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ الحدیث کہ کتاب العلم مین مذکور ہوا ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرَمُهُمْ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحق کا پڑپوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُؤِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کے تھا ابوسفیان بن حارث پکڑنیوالا لگام خچر انکے کی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا آنحضرت کو مشرکون نے اُترے یعنی خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس رجز کو مین ہون نبی نہین ہون جھوٹ آسمین مین ہون بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سے اُسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت خچر کو ہانکتے تھے تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا اُنھون نے اُترے آسمین دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کے کہ ایسے معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوے تھے اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور حملہ کرتے تھے اور جب نہ چھوڑا اُنھون نے پیادہ ہوے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن یہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ بر سبیل جاہلیت کے بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کے ہوا و ریہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کے تھا کہ وہ جائز ہے اور یہ بھی تھا کہ بعضے لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلے ظہور حضرت کے خبر دیتے تھے ساتھ ظاہر ہونے امر نبوت اُنکے کے اور نشانون نبوت کے کہ ایسا پیغمبر

سلسلہ قرآن الکریم
اللہ تعالیٰ کے فرمان
ایمان والو اللہ
اللہ سے ڈرو جیسا کہ
ڈرنے کا حق ہے
اور تمہیں موت نہ آئے
مگر اس حالت میں کہ
تم مسلمان ہو
سورۃ آل عمران
آیت ۱۰۲ رکوع ۱۲
پارہ ۴
تحریر: محمد یونس
بزرگ ابن ابراہیم
خلیل اللہ
ذبیح اللہ
ابن یعقوب
اسرائیل اللہ
ابن اسحاق
ذبیح اللہ
ابن ابراہیم
خلیل اللہ
الخ

سلسلہ حدیث
ابن عبد المطلب
کی نبی ہونے
پر حضرت
محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا زبردست
جہاد
عربی جلد ۲ صفحہ
الخ

اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہو گا پس آنحضرت خبر دیتے تھے کہ میں وہی پیغمبر خدا اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان دیتے تھے ساتھ ظہور میرے ح

وَعَنْ انسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ اِبْرَاھِیْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کے ابراہیم تھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہیں پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوے جواب اسکا تین طرح پر دیا ہے علما نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کے فرمایا بسبب رعایت حق خلت و باپ ہونیکے جیسے کہ ایک شخص احق ہے ساتھ تعظیم و تقدیم کے وہ اور کو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ یہ حضرت نے پہلے اسکے فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کے اپنے وقت میں تھے ولیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کے ع

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کے جیسے کہ زیادتی کی نصاریٰ نے بیچ تعریف بیٹے مریم کے یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندۂ حقیقی وہی ہیں اور سب سے کامل تر اس صفت میں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہے

وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف میرے یہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس میں دلیل ہے اسپر کہ فخر کہ بطریق تکبر و ستم کے ہو حرام ہے ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِھِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا ھُمْ فَحْمٌ مِنْ جَھَنَّمَ اَوْ لَیَکُوْنُنَّ اَھْوَنَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَھْدِہُ الْخُرْءَ بِاَنْفِہٖ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَفَخْرَھَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا ھُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آویں وہ قوم کہ فخر کرتی ہیں ساتھ باپوں اپنے کے کہ مر گئے سوا اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہونگے ذلیل تر نزدیک خدا کے یعنی اگر باز نہ آوینگے فخر کرنے سے ہونگے خدا کے نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سے کہ ڈھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے دور کی تجھ سے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے نہیں آدمی مگر مؤمن متقی ہے یا فاجر بدکار یعنی پھر فخر کرنا ساتھ باپوں کے اور تکبر کرنا اُسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپوں کے فخر کرنے کی کیا حاجت اور کیا لائق حال اُسکے کے ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کے اُسکو تکبر کرنے کی کیا جگہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا ہوے مٹی سے یعنی اور سستی خوار و پست ہے تعزز اور ترفع اُسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** مگر کوئلے دوزخ کے کہ دوزخ کی آگ میں سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کے ورود اسکا مشرکون کے حق میں ہے کہ بالیقین دوزخ میں ہے اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کریں اُسکو بھی محتمل ہے اسلیے کہ مرنا اُنکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ خُرْء ساتھ پیش خ اور زیر کے بھی

اور ساتھ سکون ہ کے اور آخر مین ہمزہ یعنی پلیدی کے تشبیہ دی آنحضرتؐ نے فخر کرنیوالون کو ساتھ باپون کے کہ ایام جاہلیت مین مرے ہین ساتھ کرم نجاست کے اور تشبیہ دی اُنکے باپون کو کہ مرے ہین ساتھ پلیدی کے اور تشبیہ دی اُنکے فخر کرنیکو ساتھ باپون کے ساتھ ڈھیلنے اور بلانے کرم کے نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نے ؎ دوش دیدم کہ ابلہے سیگفت ہ پدرمن وزیر خان بود ست ہ باوجود سے کہ نیست معلوم ہ خود گرفتم کہ آنچنان بود ست ہ ہیچ کس دیدہ کہ گہ خورد ست ہ لیکن احمد قدیم نان بود ست ہ ح **وعن** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنی میرے باپ نے یعنی عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسکا ابو داؤد مین ہی گیا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کے بھیجا تھا بنی عامر نے اُنکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہم نے یعنی بعد پونہچنے کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہم نے آپ بہترین ہمارے ہین از روی بہترائی کے اور بزرگ ترین ہمارے ہو بخشش مین پس کہا ہم نے یا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتھ اُسچیز کے کہ لائق خالق تعالی کے ہو نہ مخلوق کے یعنی اسقدر کہہ سکتے ہو بلکہ اگر اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ مبالغہ مین نجاؤ بہتر ہوا ور نہ وکیل پکڑے تم کو شیطان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور نہ وکیل پکڑے تم کو شیطان کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کے اُسکی طرف سے کہنے لگو اور لفظ جری ساتھ زبر جیم اور زیر راء اور تشدید تحتی کے وکیل کو کہتے ہین کہ جاری فجری موکل اپنے کے ہے اور لا یستجرینکم کو ساتھ ہمزہ کے جگہ تحتی کے بھی پڑھا ہی جرأت سے یعنی دلیر و بے باک نکرے تم کو شیطان تمکو کہ کہو جو کچھ کہ چاہو اور سردار خدا ہی بیشک وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سب کی دست قدرت اُسکے مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی گہا ہی علما نے کہ انکار کرنا آنحضرت کا اس جماعت پر اس سے تھا کہ انھون نے خطاب کیا آنحضرتؐ کو اُسطرح کہ ساتھ امارت اور رؤساء قوم وقبائل کے کرتے ہین اور چاہیے یون تھا کہ خطاب کرتے ساتھ لفظ نبی اور رسول ہ کے کہ اعلیٰ مراتب بشری ہی نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنے اصل سیادت اُنکی کے اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کے ہین بلا شبہہ ح **وعن** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حسن سے اُسنے نقل کی یہ سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ ف حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنے بزرگونکی پس فرماتے ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کے یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کے سب کے نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام واسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کے اصل و عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کے کوئی فضیلت اعتبار نہین رکھتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ **وعن** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی اُبی بن کعب سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی تسلی چاہے کسی مصیبت مین نسبت جاہلیت کے پس کٹواؤ اُسکو بوں باپ اُسکے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین ف لفظ ہن ساتھ زبر ہاء اور تخفیف نون کے اور نہا یہ مین ساتھ تضعیف ونون وتشدید کے ہر چیز قبیح کو کہتے ہین پس نام اُسکا نہ لے سکین اور او پر ستر مرد اور عورت کے بھی اطلاق کرتے ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ دادون اپنے کے کہ ایام جاہلیت مین گندے ہین پس کٹواؤ اور اُسکے گھر مین ڈلواؤ یعنی کہو اُسکو کہ کاٹے اور ڈھیر مین ڈالے ستر باپ اپنے کا اور یہ کنایہ نکو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکرین ساتھ اُنکے اور بعضون نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کے قبیلہ پر بلا سکنے اور لعنت کرنے اور عار دلانے اور گالی گلوچ کرنے لوگون کے سے پس نہ کرو صراحۃ نہ کنایۃ واسطے اُسکے قبل اُسکے باپ اُسکے کے قسم پرستش

بتون سے اور زنا کرنے سے اور شراب پینے سے اور مانند اُنکے کے تاکہ وہ کسی کو نہ بُرا کہے اور آپس میں بڑ ریزی نہ کرے مرع **وعن** عبد الرحمن بن
ابی عقبۃ عن ابی عقبۃ وکان مولی من اھل فارس قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا فضربت رجلا من
المشرکین فقلت خذھا منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی فقال ھلا قلت خذھا منی وانا الغلام الانصاری رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہؓ سے اور تھا وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل میں اہل فارس سے تھا کہا ابو عقبہ نے کہ حاضر ہوا
میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں پس مارا میں نے ایک شخص کو مشرکین میں سے یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا میں نے لے تو یہ ضربہ
میری طرف سے اور میں ہوں غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مارنیوالا پس دیکھا آنحضرت نے طرف میرے اور فرمایا کیوں نہ کہے تو نے کہ لے مجھسے اور میں غلام
ہوں انصاری نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اگر اس مقام میں نسبت انصار کی طرف نہ کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کے ہیں اور ہر قوم مولی القوم
منہم کے تو اُن میں سے ہے تو یہ بہتر ہوتا بہ مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہیں اور مولی البعض انصار کا عادت یوں تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے
اور ہجرت کرتے تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت صحابہ کے مہاجرین اور انصار میں سے پناہ پکڑتے تھے اور بااختیار اپنے کی نیک و بد میں اُنکے ہاتھ میں دیتے
اور اُسکو مولی موالات کہتے تھے اور ایک قسم مولی عتاقہ ہے یعنی غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہؓ صحابی تھے نام انکا رشد تھا ساتھ پیش آور زبر شین کے
اور عبد الرحمن میاں ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہے مرع **وعن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نصر قوما علی غیر الحق فھو کالبعیر
الذی ردی فھو یذرع بذنبہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے
اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کے ہے کہ گر پڑا کنوئیں میں پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ دم اپنی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی بلند کرے
نفس اپنے کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کے باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اُس اونٹ کے ہے کہ کنوئیں میں گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہ گناہ کے کنوئیں میں گرا اور ہلاک
ہوا اور قدرت اُسکے نکالنے کی نہ ہی اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ اونٹ ہلاک ہونیوالے کے اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہے
اور مشابہت دی اُنکے مددگار کو ساتھ دم اُس اونٹ کے پس جیسیکہ کھینچا اونٹ کا ساتھ دم پکی کے نہیں خلاص کرتا ہے اُسکو مہلک سے اسی طرح یہ مددگار نہیں
خلاص کریگا اُنکو کنوئیں ہلاکت کرنے کے پڑے ہیں ۱۲ منہ مرع **وعن** واثلۃ بن الاسقع قال قلت یا رسول اللہ ما العصبیۃ قال ان تعین
قومک علی الظلم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے واثلہؓ سے کہ کہا واثلہؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا یہ کہ مدد کرے تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہے جیسیکہ حدیث آیندہ میں فرمایا ہے **وعن**
سراقۃ بن مالک بن جعشم قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرتہ مالم یاثم رواہ ابو داؤد اور
روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا تھا ہمارے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہترین تمہارا وہ ہے کہ دفع کرے لوگوں کو
ظلم کو اپنی قوم سے جب تک کہ گنہگار نہ ہو یعنی بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر کہا جاوے کہ وہ دفع ظلم کرتا ہے دفع ظلم سے ظلم میں کیونکر پڑیگا
جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اُسکو ہاتھ سے مارنا روا نہیں اور اگر بایں سے حاصل ہو تو جان سے مارڈالنا روا نہیں اور اگر قدر
حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہے مرع **وعن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من دعا الی عصبیۃ و
لیس منا من قاتل عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگوں کو ملکہ حمایت کرنیں اُنکی باطل پر نہ ہیں
ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بہر تقدیر عصبیت یعنی

حمایتی ہوتا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کے ہو مذموم و ممنوع ہو ح **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہو ابی درداؓ سے اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی محبوب مین اگر برائی دیکھتا ہو تو اچھی معلوم ہوتی ہو اور اگر اُس سے بدسُنتا ہو تو اچھا جانتا ہو بسبب غلبۂ محبت کے محبوب چیز کے عیب نہ دیکھتا ہو اور نہ سُنتا ہو یا یہ مراد ہو کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہو محب کو غیر محبوب سے کہ سوای جمال اُسکے کے نہ دیکھتا ہو اور نہ سوای کلام اُسکے کو سُنتا ہو اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہو اسپر کہ وارد ہوی ہو یہ بیچ حق اُس شخص کے کہ حمایت کرتا ہو کسی کی باطل پر بسبب محبت اُسکی کے رد نقل دیکھتا ہو اور نہ سُنتا ہو مانے محبت کے حمایتی بن رہا ہو ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرے **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ کَثِیْرٍ الشَّامِیِّ مِنْ اَھْلِ فِلَسْطِیْنَ عَنِ امْرَاَۃٍ مِنْھُمْ یُقَالُ لَھَا فُقَیْلَۃُ اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَصَبِیَّۃُ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّۃِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَہٗ عَلٰی الظُّلْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہو ایک عورت سے کہ تھی اُنمین سے کہا جاتا تھا اُسکو فسیلہ اُس عورت سے کہا کہ سُنا مین نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا عصبیت ہے جو دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہین بلکہ عصبیت یہ ہو کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُکُمْ ھٰذِہِ لَیْسَتْ بِسَبَّۃٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفَّ الصَّاعُ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُہٗ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَّتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب تمہارے نہین ہین جگہ برا کہنے اور سبب عار کے اوپر کسی کے تم سب ولد آدمؑ کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہین بھرتے تم اُسکو نہین واسطے کسی کے کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین اور تقوی کے کفایت کرتا ہی شخص کو برائی مین یہ کہ ہو زبان درازفحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف برابر ایک صاع آنیہ یعنی تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کے اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اُسچیز کے کہ مپا نہ مین ہی برابر ہونے اُسکے کے ساتھ پیمانہ کے جسوقت کہ نہ بھرے پورا اور تقوی کے یعنی بچنے کے شرک خفی وجلی سے اور احتراز کے کبائر وصغائر سے حاصل یہ کہ سب بنی آدم درجۂ نقصان و خسران مین ہین مگر صاحب تقوی وکمال دین وہ جسیکا اشارہ کیا طرف اُسکے سبحانہ تعالی نے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے طیبی سے یہ معنی نقل کیے ہین کہ تم سب ولد آدم ہو نزدیک ایک دوسرے کے نقصان مین بانند طف صاع کے کہ نہ بھرا ہوا وطف صاع نزدیک بھرنے کے پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان مین اور نہ پونہچنے مین درجہ کمال کو بسبب ہونے تھا سے کے اولاد آدمؑ کہ پیدا کیے گئے ہین خاک سے **بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ** باب ہی بیچ بیان بر وصلہ کے ف برساتھ زیر ب کے بمعنی جہان نیکی کے ہی اور مراد یہان نیکی کرنی ساتھ والدین کے اور ضد اُس کی عقوق ہی اور صلہ لغت مین بمعنی ملانے اور پیوند کرنے کے ہی اور مراد یہان انعام اور احسان ہی ساتھ اقارب کے ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ فَاَدْنَاکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہو ساتھ اچھی صحبت کے کرنے میری کے فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون ہو فرمایا ماں تیری کہا اُس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اُسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لایق تر ہو اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ

لہ یعنی ملک العلماء مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی لکھنوی

اپنے سے پھر جسان کر قریب تر اپنے سے یعنی بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی کہ جو بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اِس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ مان کے لیے تین حصہ احسان ہی بہ نسبت باپ کے اِسلیے کہ وہ اُٹھاتی
ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہا کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اُسپر واجب
تر و مؤکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو جیسے کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق
دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق مان کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق مان کا اور یہ بھی مان باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی قوم سے
اور تعلق کرے اور ادائے خدمت کرے یہانتک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت کرے اُنکی اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے
اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اُنکی آواز سے بلند نکرے اور اُنکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اُنسے پہل نکرے اور امر معروف و نہی منکر مین نرمی
کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہوا وریہ ادب آن سے لگا لیا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم کے
اپنے باپ کو ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ
وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خاک آلودہ ہو ناک پھر خاک آلودہ ہو ناک پھر خاک آلودہ ہو ناک اُسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ
بد دعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے مان باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو اُنمین سے یا دونو کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اُنکی
نہ کی اور اُنکو اپنے سے راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ
مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صَلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
اسما بیٹی ابو بکرؓ کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرک بیچ زمانہ صلح قریش کے یعنی یہ آنا اُسکا اُسوقت مین تھا کہ
آنحضرتؐ نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اُنسے لڑنیکے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مان میری آئی ہی پاس میرے
اور وہ بیزار ہی اسلام سے آیا پس سلوک کرونمین اُس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اِس سے معلوم ہوا کہ اگر
مان باپ کافر ہون تو بھی اُنسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمرو بن عاص سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حضرتؐ کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میری دوست
سوا اِسکے نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اُنکے ناتا ہی یعنی مجھسے تر کرتا ہون مین اُنکو ساتھ تری اُنکی کے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف لکھا ہی علما نے کہ آنحضرتؐ نے صریح نام فلانیکا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ فلان کر ذکر کیا ظاہراً وقت روایت کے ڈرکرنے
نام سے صراحۃً خوف رکھتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کے بعد از لفظ ابی کے سفیدی چھوڑ دی ہی اور نام نہین لکھا ہی بسبب علت کو رکے
اور مراد ابی فلان سے ابولہب ہی اور بعضون نے کہا ابوسفیان یا حکم بن العاص و ظاہر یہ ہی کہ یہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین ہلو الف قریش یا بنی ہاشم
یا سچا حضرتؐ کے اور نہین میرے دوست جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنْ اَوْلِيَاؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اور مراد صالحین سے عبس صلحا ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نے
کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علیؓ اور تر کرتا ہون آنحضرتؐ یعنی کچھ دیتا ہون اُنکو کہ اُس سے ضرور ہے اُنکی دفع ہو جو تکہ تری
اور نرمی سبب نے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی مثل کو کہ یعنی ترکے ہی استعارہ کرتے ہین واسطے صلہ رحم یعنی ظاہر کے ساتھ دینے کے

خشکی کے ہی واسطے کاٹنے نانے کے ۔ ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی تمپر ایذا دینی ماؤنکی اور گاڑھنا جیتی لڑکیون کا کہ جاہلیت مین کرتے تھے بسبب فقر وعار کے اور حرام کی تمپر بخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکھی واسطے تمہارے قیل وقال اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری ومسلم نے

ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے حقوق اُنکے کے جیسیکہ پہلے معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونے دلون اُنکے کے کہ ذرا سی بات مین بیحجیدہ ہوجاتی ہین بسبب تقصیر وسستی کرنے اولاد کے اُنکے حقوق مین اور لفظ منع ساتھ جزم اور زبر اونکے اور ساتھ زیر عین کے بنا براسکے کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اُس سے بخل وامساک ہی اور لفظ ہات یعنی آت کے کہ امر ہی ایتاء سے یعنی دے اور عبارت ہی طلب سوال سے اور لکھا ہی علمائے کہ مراد نہ ناحق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اُس چیز کا کہ حلال نہین لوگونکے مالمین سے اور بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سے اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اُسچیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سے اور تکلیف دینی اُنکو ساتھ بجالانے اُسچیز کے کہ واجب نہین اُنپر اور کرہ ساتھ زیر رکے اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید اور زبر اُسکے کے اور قیل وقال ساتھ زبر لام کے بطریق حکایت کے فعل ماضی مجہول ومعلوم سے ہی اور مقصود نہی ہی اُسچیز سے کہ لوگ باہم ذکر بیٹھکر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانے نے ایسا اور نہی قیل وقال سے متصور ہتین ہی کہ واسطے تحقیق کسی امر کے نہو والا واسطے تحقیق اُسچیز کے کہ تحقیقت اُسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کے نقل کرین حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل وقال سے بہت کلام کرنا ہی کہ دلکو بار ہوا لتا ہی اور قساوت قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت ضائع کرتا ہی اور بہتایت سوال کے کتنے ہی معنی لکھے ہین حملانے ایک قول پر یہ کہ بہت پوچھنا یا نجی اور تجسس کرنا احوال لوگون کے سے اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنیکے سہین اور تیسرے بہت پوچھنا آنحضرتؐ سے کہ سبب ایذا دینے اور باعث تنگی وتشدید کا ہی احکام مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ الخ اور مراد ضائع کرنے مال کیسے اسراف اور خرچ کرنا اُسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام یا بعضو مال اپنا کسی کو دیدے اور اہل حقوق اُسکے محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدے یا آگ مین جلادے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے اور تفصیل کلام کی اِسمقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب ومستحب ہی تو اُسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکھتا اور اگر حرام ومکروہ ہی تو بے شبہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اُسجگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اُس سے نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا پیچ بنانے مکانون دُور دراز کے بغیر حاجت کے اور پیچ مزین کرنے اُنکے کے وسعت وفسحت مین بھی کہ احتیاج اُسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنین اور توسیع پیچ پہننے اچھے کپڑونکے اور کھانون لذیذ کے زیادہ حد اعتدال سے واسطے نمود ونفاخر کے اور تفاخر کے بغیر رعایت جانب فقرا ومحتاجون کے جیسیکہ عادت اہل اسراف کی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کے حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی ہی اور ایسے ہی آراستہ کرنا باسنون اور تلوارون اور ہتھیارون کا ساتھ سونے اور جواہر کے اور مانند اُنکے کے اور بے قیدی بیع وشرا مین ساتھ اُٹھلانے غبن فاحش اور مقرر کرنے مدتون دراز کے اور مانند اُنکے کے سب داخل ضائع کرنے اور اسراف کے ہی ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْيَدِيْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ کبائر سے ہی گالی دینی اپنے مان باپ کے عرض کیا لوگون نے یا رسول اللہ کیا گالی

دیتا ہی آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی واقع ہوتا ہی حقیقۃ کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اسکو نہین جانتے ہو پھر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کو باپکو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپکو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپکا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپکو اور گالی دینی ماں باپکو بہر وجہ کہ ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کے ہی ۵ گرفتار خویش و دستاویز دشنام مدہ۔ بمادر من ۱۲ اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب اور واسطہ فسق و فساد کا ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اسکے گناہ مین ۶ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکیون سے احسان کرنا آدمیونکا ہی اپنے باپ کے دوستونکو ۹ سے بعد اسکے مرنے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اسکے پیچھے اسکے دوستونسے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہوا اور چونکہ خاطر یہ رعایت اسکی کی نہایت نیکی کی روح وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یبسط لہ فی رزقہ ویسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کیجاوے اسکی روزی مین اور تاخیر کیجاوے اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اثر اصل مین بمعنی نشان پانون کی ہو چلنے مین زمین پر اور فیر عیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اسکا نشان قدم زمین پر رہا پس اثر سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین زیادہ ہوتے ہین نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائے جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقای نام نیک کے ہی جہانمین یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اسکے دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکھین کہ بقای اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کے لیے اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنیکو ناتیدارون سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اُسکا فراخ اور عمر اُسکی دراز کرے توفیق ادای حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علما نے کہ یہ محو اثبات بنسبت خلق کے ہی جیسیکہ لوح محفوظ مین لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بنسبت علم حق تعالی کے تغیر و تبدل نہین اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا نشان سعادت یہ ہی کہ بجز دسننے مانند ان خبرونکے عمل اُسپر کرین اور حقیقت حال اُسکی سپرد اللہ تعالی کے کرین نہ یہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فقال مہ قالت ھذا مقام العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقاتکو علم ازلی مین اسطرح پر کہ وقت پیدایش کے ہونکے پس جب فارغ ہوا پیدا کرنیسے کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتے نے یہ ہی جگہ کھڑی ہوئی پناہ پکڑنیوالیکی ساتھ تیرے کاٹنے سے یعنی مین کہ روبرو تیرے کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیری مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ کوئی قطع کرے مجکو اور صلہ اور پیوند مدیر کی رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہین راضی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اسکو یعنی سلوک واحسان کرون اُسپر کہ ملا دی تجکو یعنی سلوک کرے تجھسے اور کاٹون مین اُس سے یعنی احسان و انعام نکرون اُسپر کہ قطع کرے تجھسے کہا ناتے نے ہان راضی ہوا مین پروردگار میرے پس فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فارغ ہوا یعنی پیدا

کرچکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کے کسی کام مین ہو اور اس سے خدا یتعالیٰ پاک ہو اسلیے کہ اسکو ایک کام دوسرے کام سے مانع نہین ہوتا جیسیکہ دعای ماثورہ مین آیا ہو سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتھ زبر حا مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کے باندھنے کی جگہ کو کہتے ہین اور چونکہ بیچ باندھنے ازار کے دونون طرفین اسکی بہم باندھی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بعضون نے کہ الرحمٰن یعنی دونون طرفین جگہ بندھنے ازار کی اور ازار پر بھی اطلاق کرتے ہین اور پروردگار تعالیٰ اس سے منزہ ہو وار دہونا کلام کا بطرز زبان عرب کے ہو کہ عادت ہو لوگونکی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہو تو اُسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہو اور کبھی کہ کارسخت ہوتا ہو اور ضطرار ہوتا ہو کام مین اور مبالغہ اور تاکید منظور ہوتی ہو تو ہاتھ دونون حقو ازار پر مارتا ہو تا وہ تنگ ہو کر پوچھے کہ مقصد تیرا کیا ہو اور کیا چاہتا ہو استعارہ کیا اس عبارتکو واسطے پناہ ڈھونڈھنے جم کیساتھ حضرت رحمٰن کے قطع کرنے رحم سے بعد ازان یہ عبارت مثل ہوی اس معنی مین بغیر اسکے کہ معنی حقو کے اور پکڑنے اُسکے کہ منظور ہون جیسیکہ کہتے ہین یداہ مبسوطتان یعنی دونون ہاتھ اُسکے فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہو اگرچہ اول پیدایش ہی ہاتھ نرکھتا ہو یا ہاتھ اُسکے لیے ہون یا محال ہو وجود ہاتھ کا اُسکے لیے جیسیکہ پروردگار تعالیٰ اور یطرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہو اور قرآن اور احادیث اور بطرز زبان عرب کے واقع ہوا ہو پس اصل عظیم ہو واسطے تاویل متشابہات قرآن واحادیث کے بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سے ذات نہین ہو کہ کھڑا ہوا اور پناہ پکڑے کھڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈھنا اُسکا بطریق تشبیہ تمثیل کے ہو گویا رحم ایک شخص ہو کہ کھڑا ہوا اور دامن کبریا اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈھتی ہو اور کہا نووی نے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہو اور قطع کیا جاتا ہو وہ معنی ہو معانی سے نہین آتا اس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اُسکی اور فضیلت صلہ رحم کر نیوالیکی اور بُرائی گناہ قطع کرنیوالے اُسکے کی اور نہین خلاف ہو اسمین کہ صلۂ رحم واجب ہو فی الجملہ اور قطع کرنا گناہ کبیرہ ہو اور صلۂ رحم کے درجے ہین کہ بعض اُنکا بلند تر ہو بعض سے اور ادنی اُنکا چھوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہو اور عدم رحم ساتھ کلام کر ہوتا ہو اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہو وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت کے پس بعض سمین واجب ہو اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اُسکا نہین نام رکھا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا ہیچ مے سے کہ قادر ہو اُسپر اور لایق تھا اُسکو یہ کہ کرے اُسکو نہین نام رکھا جاویگا صلہ کرنیوالا ۱۲ ح ۴ وعن ۸ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم شجنۃ من الرحمٰن فقال اللہ تعالیٰ من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ رواہ البخاری اور روایت ہو اُنھین ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ رحم شجنہ کیا گیا ہو اور لیا گیا ہو لفظ رحمٰن سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاویگا تو یعنی رعایت تیری حق کی کرے ملاؤنگا مین اُسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا مین اُسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری نے ف اشتقاق کیا گیا آخر جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہو کہ پیدا کیا مین نے رحم کو اور شتقاق کیا مین نے اُسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحمٰن ہو اور احتمال ہو کہ مراد دونون لفظون سے معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واجب ہو رعایت اُسکی ایک شاخ ہو رحمت حضرت رحمٰن سے کذا قال الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ لفظ شجنہ مثلثہ الشین یعنی ساتھ زبر اور زیر اور پیش شین کے قاموس مین اور نہایہ مین ساتھ زیر اور پیش شین کے اور جزم جیم کے اصل مین رگین اور رجڑین درخت کی ملی ہوئین ہین اور یہان مراد اس سے یہ ہو کہ رحم مشتق ہو رحمٰن سے یعنی رحمت سے کہ مشتق ہو اُس سے رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہو ساتھ رحمٰن کے مانند اشتباک رگون درخت کے اور بعضون نے کہا بیچ وجہ شجنہ کے یہ کہ حروف رحم کے موجود ہین بیچ اسم رحمٰن کے اور داخل ہین حروف اُسکے مانند داخل ہونے رگون درخت کیواسطے ہونے اُسکے اصل واحد سے اور معنی یہ ہین کہ رحم آخر ہی ہو آثار رحمت اُسکی سے اور متصل ہو ساتھ اُسکے پس قطع کرنیوالا اُس سے قطع کرنیوالا رحمت خدا سے اور وصل کرنیوالا اُسکا ملنے والا ہو طرف رحمت اللہ تعالیٰ کے جیسیکہ فرمایا

حضرت زنقال اللہ آخر ح ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرحم معلقۃ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور دعا کے جو شخص کہ ملا دیگا مجکو ملا دیگا اُسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو شخص کہ کاٹیگا مجکو کاٹیگا اُسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑے ہوی ہی عرش رحمٰن کا اور پناہ مانگتا ہی اُس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے ازراہ تلذذ کے ساتھ اُسکے کہ سُنا ہی اللہ تعالیٰ سے یا بطریق دعا کے ع **وعن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع متفق علیہ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب وبغیر شبہہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اُسکی کے وہ بہشت مین داخل نہین ہونیکا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پائے ہوؤنکے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھ اقرار اُسکے کہ اگر وہ بیہر احسان کرتے ہین تو یہ بھی اُنپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اُسکا یعنی رعایت نہ کیجاوی حق قرابت اُسکے کی وصل کریگا رحم کو یعنی رعایت اُسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لکھا ہی علما نے کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کریگا اور حق اوروں کا ادا کریگا ح ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی واحسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم مادمت علی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اُنسے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجسے اور حسان کرتا ہون مین اُنپر اور وہ بُرائی کرتے ہین مجھسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اُنسے اور وہ جہل کرتے ہین مجپر یعنی بُرا کہتے ہین اور غضب دلاتے ہین مجپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ کھلاتا ہی تو اُنکو راکھ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار اور دفع کرنیوالا اشر وایذا اُنکی کا اُنپر جب تک کہ ثابت ومستقیم ہی تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھکاتا ہی آگ یعنی چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا تیری اُنپر اور حکم آگ کا لکھتی ہی اُنکو پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اُنکو کھانا اُسکے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنیکے اُنپر رسوا وحقیر کرتا ہی اُنکو آگ گرفتہ نفسون اُنکی کو مانند اُس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور کھاتا ہی اُسکو اور بعضون نے کہا کہ احسان تیرا اُنپر مانند راکھ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اُنکو اور بعضون نے کہا کہ منہ اُنکا کالا کرتا ہی مانند راکھ گرم کے ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القدر الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ثوبانؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پوہچتا ہی اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ **ف** مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالیٰ سے سبب گردانا ہی دگرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہ بلا اُسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا وقدر الٰہی کے ایسی حکم رکھتے ہین جیسیکہ دوائین بلیہ شفا کی لیکر اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت ودوزخ کی

اور بعضون نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان کرتا ہی وارد ہوئے قضا کو اور خوش لگتا ہی اسکو اسکے دلمین یعنی جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہین پھرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجھ اُسکا اُسکے دل پر بخلاف اسکے کہ یکایک آ وے اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ دیا دعا نے اُسکو کذا نقل الطیبی اور التماس مسکین کے لیمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود میلا بغ بیچ تاثیر دعا کے اور مرجع اُسکی کو ہو یعنی کوئی چیز تضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی بیچ مقدمہ سلطنظر گذرنے کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی والد اعلم اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہونا ہی اُسمین جیسیکہ فصل اول مین بیان مفصل اُسکا ہو چکا اور اخیر حلقہ حدیث پر اشکال ارد ہوا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اُنکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے تاویل کرتے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول صفا و خوش گزرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت ظلمت سے جیسیکہ متقون اور مطیعون کے لیے قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کے کہ حاصل ہوتا ہی اُنکے وقت مین کدورت و ظلمت و تعب کہ پیدا ہوتے ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونے اُسکے سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی کے گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اُسکی کے راہ پاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بعضے مومن گنہگارون کے لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اُنکو کدورت گناہ سے پاک کرکے بہشت مین داخل کرے پس بعضون کو گناہو پر دنیا مین فقر و بلا کو کہ پاک و صاف آخرت مین پہنچا تا ہی اور بعضونکو ساتھ پونہچنے بلا کے متنبہ کرکے توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ مومن نے جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کیطرف سے شامل حال اُسکی کی ہی تو ساتھ فقر یا مرض کے اُسکو گناہ سے پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اُسکے حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اُسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ منہ

وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَمَتْ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سُنی مین نے آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مین نے کون ہی یہ کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلای صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اُسنے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اُسکے کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح ہی ثواب نیکی کرنیوالا ماں باپ سے اسی طرح ہی فضیلت ثواب نیکی کرنیکا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتھ ماں اپنی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کے یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا مین پس دیکھا مین نے اپنے تئین بہشت مین یہ عبارت ہی بروایت بیہقی مین بجای اُسکے کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنہ مین مذکور ہی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہوا اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ

۱۲ ترجمہ اور کوئی دخل نہین رکھیں گے ہم مگر زندگانی دنیا کی ۱۲ منہ

۱۲ ترجمہ اور ہوئی ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ ولی ہی

اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلٰى اَلْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی درداءؓ سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداءؓ کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق انکی کر پس کہا اسکو ابو درداءؓ نے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب درآنے بہشت کا محافظت ضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ درآوی بہشت مین اس دروازہ سے کہ بہترین دروازونکا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اُس دروازی پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر طلاق دی تونے رضا والدہ کی نگاہ رکھی تونے ورنہ ضائع کی تونے اور اسحدیث سے ابو درداءؓ نے حکم مانکا پون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یون فرمایا تو مان کا بطریق اولیٰ یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جنے والا مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہو مع وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن صدہ ہی کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی مان سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اُس سے کہ قریب ہی تجھسے یعنی بعد مان باپ کے جیسکہ بھائی اور بہن پھر اُس سے کہ بعد اُسکے قریب ہی یعنی جیسکہ چچا اور ماموں وساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ سُنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والا اور بلند قدر نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مین نے رحم یعنی ناتے کو اور نکالا مین نے یعنی نام رحم کا نام اپنے سے یعنی رحمٰن سے پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اُسکے حق کی کرے ملاؤنگا مین اُسکو یعنی طرف رحمت اپنی کے اور جو کوئی کاٹے اُسکو یعنی رعایت اُسکے حق کی نکرے کاٹونگا مین اُسکو یعنی رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مین ہون اللہ یعنی واجب الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی ہادہ رحم سے یعنی رحمٰن مع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اُترتی رحمت اُس قوم پر کہ اُسمین کاٹنے والا ہو ناتے کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اُسپر اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے مینھ ہو یعنی روکا جاتا ہی اُنسے مینھ بسبب سخت کاٹنے ناتے کے مع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی گناہ لائق تر اسبات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اُسکے واسطے بیچ آخرت کے مثل جلد سے طاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے کیسے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی ان دو گناہ مین پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا چونکہ اثران دو گناہ دنیا مین بھی ہوتا ہی یعنی ہمیشہ مرتے عالم مین اور کینہ وعداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہون لیکن یہ گناہ مبتلا ور شنیع ترین مع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

ع یعنی اگر والدہ نے طلاق دی تو بھی رضا والدہ کی نگاہ رکھے یعنی اسکی خدمت کرے اور اسکے حکم کی تعمیل کرے

ع یعنی اگر والد نے طلاق دی تو بھی رضا والد کی نگاہ رکھے یعنی اسکی خدمت کرے اور اسکے حکم کی تعمیل کرے

ع یعنی اگر والدین نے طلاق دی تو بھی رضا والدین کی نگاہ رکھے یعنی اسکی خدمت کرے اور اسکے حکم کی تعمیل کرے

ع یعنی اگر والدین نے طلاق دی تو بھی رضا والدین کی نگاہ رکھے یعنی اسکی خدمت کرے اور اسکے حکم کی تعمیل کرے

مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
داخل ہوگا بہشت میں احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نا فرمانی کرنیوالا ماں باپ کا اور نہ شراب پینے والا یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مرجاوے نقل کی یہ
نسائی اور دارمی نے ف منان منت سے ہی یعنی دیکر احسان جتاوے یہ برا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى اور
بعضوں نے کہا کہ منان من سے ہی یعنی قطع کرنے والا ناتے کا اور عاق سوا دہی ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا بے حجت شرعی کے یا
عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینے والدین کے یا ایک کے اندونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ ساتھ فائزین کے یعنی نجات پائے ہوؤں
کے نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کردیگا بموجب وعدہ اپنے کے
وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ
مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنے نسبوں میں سے اسقدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اسکے اپنے قرابتداروں سے
اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے دار وں سے سبب ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہے تا ہی کثرت و برکت کا مال میں اور سبب ہے تا ہی تاخیر کا اجل میں نقل
کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف سیکھو تم انکو یعنی باپ اور دادا اور نانوں اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد انکی کو اور تمام اقربا
کو پہچانو اور نام انکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ کسطرح سے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہے ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِّيْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ
وَهَلْ لَّكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا
یا رسول اللہ تحقیق میں پونچا ہوں ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہی واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنے اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ رحمت کے اور وہ
گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کہ کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا اور کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف
یعنی تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا ہوا گرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرتؐ نے اسکو خاص اس شخص کے حق میں وحی معلوم کیا ہو
اور یا یہ کہ اسکے نزدیک بسبب قرائن ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہوا و واقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہی ح وَعَنْ
اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ
شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی اُسید ساعدی سے کہ تھے ہم نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آیا آگے پاس اسکے ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا
رسول اللہ کیا باقی ہی کوئی سے کی سے کچھ یعنی ماں باپ سے نیکی زندگی میں سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا انکے سلوک سے کچھ کہ کروں میں اسکو بعد مرنے انکے یعنی بعد مرنے انکے
مرنے کو بھی انکے ساتھ سلوک کی نیکی کوئی صورت ہے فرمایا ہاں دعا کرنی انکے لیے کہ بخشے اللہ تعالیٰ انکو یعنی پڑھنا جنازہ پر اور استغفار کرنی انکے لیے اور پورا کرنا ان کی وصیت کو
بعد مرنے انکے اور سلوک کرنا انکے ناتے داروں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے ماں باپ کے یعنی محض انکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب ثواب
انکی کہ آگے قضای حق متعلق ہی ساتھ اسکے واسطے اور غرض کو اور تعظیم کرنی ماں باپ کے دوستوں کی نقل کی یہ ابی داؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ
اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ اِذَا اَقْبَلَتْ اِمْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَطَ لَهٗ
رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا هِيَ اُمُّهٗ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی طفیلؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی

ف ۱۲ منہ باطل کرد ثواب صدقہ را سائل صدقہ احسان بمعنی ترک اور ایذا دینے کے ۱۲ منہ یعنی نہیں رہتا ثواب صدقہ کا ساتھ احسان کرنیوالے کے ۱۲ منہ یعنی نہیں رہتا ثواب صدقہ کا ساتھ ایذا دینے والے کے ۱۲ منہ یعنی نہیں رہتا ثواب صدقہ کا ساتھ احسان کرنیوالے کے اور

صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو شت باتنے تھے جمرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہے ایک منزل مکہ سے کہ ناگہان آئی ایک عورت یہان تک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپ نے اُسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اُسپر پس کہا مین نے یعنی بعضے لوگون سے کہ کون ہے یہ پس کہا اُنھون نے کہ یہ ہے مان حضرتؐ کی کہ جسنے دودھ پلایا تھا حضرتؐ کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی دایہ حلیمہ سعدیہ اور تو یہ لونڈی ابولہب کی نے بھی دودھ پلایا تھا ابتدا مین اور اخلاف ہی ان دونون کے اسلام مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنِ** ابن عمرؓ **عَنِ النَّبِيِّ** صلی اللہ **صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ آخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ** مِنَ الْجَبَلِ **فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا وَ** ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اُسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اُنکو بڑے مینھ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کے کہ یہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مُنھ پر ایک بڑا پتھر یہاڑ مین سے پس بند کر دیا اُنپر دروازہ غار کا پس کہا اُنھون نے آپس مین کہ دیکھو اُن نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ ازراہ ریا اور اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالیٰ سے ساتھ وسیلے اُن عملون کے اُمید ہے کہ کھولدے اللہ اس پتھر یا سختی کو **فَقَالَ** احدھم **اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ** پس کہا ایک نے اُن مین سے کہ یا الٰہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور حال آنکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا مین چرتا اُنکا بکریان کہ خرچ کرون دودھ اُنکا اُنپر پس جبکہ شام کو آتا مین اُن بچون کے پاس اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ مان باپ اپنے کے پلانا مین اُنکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لیگئے مجکو درخت یعنی ایک وزنکہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دیر چلا گیا مین چرانیکو پس نہ آیا مین گھر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نے مان باپ کو کہ سو رہے ہین پس دودھ دوہا مین نے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین پاس دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین مان باپ کے سر کے پاس احسان مین کہ مکروہ جانا مین نے جگانا اُنکا اور مکروہ جانا مین نے یہ کہ دون مین بچون کو پہلے اُنسے اور بچے روتے تھے پاؤن میرے پاس مارے بھوک کے پاس پاؤن میرے پس یہی رہا حال میرا اور حال اُنکا یعنی مان باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا یہان تک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق مین نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کے پس کھولدے واسطے ہمارے اِس پتھر مین سے کھولنا کہ دیکھین ہم اُس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالیٰ نے واسطے اُنکے یہان تک دیکھا اُنھون نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اُس قوم کے حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو اور بعضون نے کہا شاید کہ مقدار رسد رمق کی بچونکو دیا ہو اور بے تابی اور فریاد اُنکی واسطے زیادہ کے ہو مرح **قَالَ الثَّانِي اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فَنَظَرَ** دوسرے شخص نے کہا اے اللہ تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اُسکو جیسا چاہتے مرد ون کے عورتون کو پس طلب کیا مین نے طرف اُس کے نفس

ف وان حضرت یوسف نے بھی اپنے خاندان اور والدین کو بوجہ اعلیٰ درجہ کی خدمت اور احسان کے مقدم رکھا ۱۲ منہ

اسکو یعنی خواہش کی میں نے اُسکی صحبت کو تبھی اور بھیجا کسی کو اُسکے بلانے کو پس انکار کیا اُسنے یہانتک کہ لاؤنمیں اُسکے پاس سو دینار پس سب وکار کیا میں نے یہانتک کہ بہم پونچایا میں نے اُسکو سو دینار پس ملا میں اُس سے ساتھ اُن دینار وںکے پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پانوں اُسکے یعنی جماع کیلیے کہا اُسنے اے بندے خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت کر پس اُٹھ کھڑا رہا میں اُس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا میں نے اُسکو باالٰہی اگر جانتا ہے تو یہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب ضامندی تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اِس پتھر سے پس کھولی واسطے اُنکے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی **وَقَالَ** الْاٰخَرُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اُرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَہٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَقَّہٗ فَتَرَکَہٗ وَرَغِبَ عَنْہُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُہٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْہُ بَقَرًا وَّرَاعِیَھَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْھَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْبَقَرِ وَرَاعِیْھَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَھْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اَھْزَأُ بِکَ فَخُذْ ذٰلِکَ الْبَقَرَ وَرَاعِیَھَا فَاَخَذَہٗ فَانْطَلَقَ بِھَا فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِیَ فَفَرَجَ اللّٰہُ عَنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک دو روپے بدلے فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کھا ہے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اُسپر حق اُسکا یعنی دینے لگا اُسکو حق اُسکا پس چھوڑ گیا اُسکو اور اعراض کیا اُس سے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اُن چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اُس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اُنکے پس آیا میرے پاس اور مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کے اور چرانے والوں اُنکے کے کہ حق تیرا ہے پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانے والے اُنکے کو پس لیا اُسنے اُنکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے اُن سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر اور جزم ر کے نام ہے ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ تین سو لہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانیوالے اُسکے یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانیوالوں کا کیا باعتبار اکثر واغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اُسی کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سو اور یہی حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا پڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی و کربہ بیں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول کی اُس سے اور تحضرت نے اُنکی اِس قوم سے بیع معرض ثنا اور ذکر فضائل کے خبر دی اور اگر استحباب نہ ہو تو جواز تو یقینی ہے اور اس میں فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سے اور ترجیح دینی اُنکو سب اہل و اولاد پر اور استاد کو نان کی تکلیف و مشقت سے اور ملحوظ رکھنا اُنکے راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہے خصوصاً جگانا ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اِس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور بازر کھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور نمونے مانع کے اور خواہش نفس کی خصوصاً پیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اُسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہے عقل پر اور مشکل ترین حالات ہے مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کے بغیر اذن اُسکے کے جائز ہے اگر اجازت دے بعد اسکے جیسیکہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کے اور بعد اجازت اُسکی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عبد نیک اور اداے امانت اور خوش معاملگی امر میں بہتر اور پونچانیوالے میں قرب و کرامت کے نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہے اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہیں جیسیکہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے

+ح **وَعَنْ** مُعَاوِیَۃَ بْنِ جَاھِمَۃَ اَنَّ جَاھِمَۃَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ ھَلْ لَّکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْھَا فَاِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہؓ سے کہ تحقیق جاہمہؓ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مین نے یہ کہ جہاد کو جاؤنمین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپسے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے مان کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑو اُسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پانؤن اُسکے کے ہے ف یعنی اُن کے پانؤن کے پاس وہ اور خدمت اُنکی کرکہ باعث درآنی بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم کیا ساتھ اُسکے اولاد کو واسطے اُنکا

جَاحَ اللّٰهُ لِي مِنَ الرَّحْمَةِ ۔ ح وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنی نکاح مین تھی میرے کہ دوست رکھتا تھا مین اُسکو اور تھے حضرت عمرؓ ناخوش رکھتے اُس عورت کو پس کہا حضرت عمرؓ نے مجھکو کہ طلاق دیدی اُسکو پس انکار کیا مین نے پس آئے حضرت عمرؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرتؐ کے پس کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اُسکو ف یا مر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو مجکو کوئی باعث اور مع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی امامہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی مان باپ کا اوپر اولاد اُنکی کے فرمایا وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری ف یعنی حق انکا رضا اُنکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکا بہشت مین آور ترک رنجانا فرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کا دونون خ مین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يُكْتَبَهُ اللّٰهُ بَارًّا اور روایت ہی انسؓ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندہ کہ مرتے ہین مان باپ اُسکے یا ایک انمین ہی اُس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اُنکے اور استغفار کرتا ہی واسطے اُنکے یہان تک کہ لکھتا ہی اُسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد ارتحال کے وہ فائدہ رکھتا ہی اگر راضی گئے ہون تو بھی حق تعالیٰ اُنکو راضی کر دیگا اُس سے اور لکھے گا نام اُسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ مان باپ کے اور رضا جویون اُنکے کے ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کرے اسحالمین کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ اپنے کے یعنی حق اُنکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اسحالمین کہ ثابت ہین اُسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک مان باپ مین سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص کہ صبح کرے اسحال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق مان باپ کے صبح کرتا ہے اسحال مین کہ کھلے ہین اسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہے ایک مان باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کے ہی حقیقت مین طاعت و معصیت اللہ تعالیٰ کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ مان باپ اُسکے اُسپر ظلم کرین فرمایا اگرچہ ظلم کرین اُسپر اور اگرچہ ظلم کرین اُسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہے نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمانبرداری مان باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین ۔ ح وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ نَظْرَةٍ قَالَ نَعَمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ اور روایت ہی اُنھین سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی فرزند نیکی کرنیوالا مان باپ اپنے کی طرف مان باپ اپنے کے یعنی ایک کے اُن دونون مین سے

دیکھنا محبت و شفقت کا اگر لکھتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بھلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی بیحیز ہے کہ تمہارے گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عرض ہر نظر کے حج مقبول **وَعَنْ** اِبْنِ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الذُّنُوْبِ یُغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا مَا شَآءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہی ابی بکرۃ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالےٰ اُنمین سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی مان باپ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی سزا دیتا ہی مان باپ کی نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنیکے ف یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالے کے پہلے مرنے اسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے انکے کے اور رہے عورت ع اب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی یہ کہ ہون بیچ حکم انکے کے تمام حقوق بندون کے اسلیئے کہ شامل ہی وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی مان باپ کے ع ح **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْکَبِیْرِ الْاَخِ عَلَی صَغِیْرِ الْاَخِ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہوا اوپر بیٹے اپنے کے نقل کرین ہمنے پانچون حدیثین شعب الایمان مین

بَابُ الشَّفَقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ

باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر **وَعَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین رحمت کرتا یعنی رحمت خاص و کامل اللہ اُس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُھُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَّزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا عائشہؓ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسے لیتے ہین لڑکون کے پس عرض کی کیا بوسے لیتے ہو تم لڑکون کے پس نہیں بوسے لیتے ہم لڑکون کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہون مین واسطے تیرے یہ کہ دفع کرون اللہ کی رحمت کے نکالنے کو دل تیرے سے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہین اُسکو دفع نہین کرسکتا اور یہ معنی اسکے ہین کہ لفظ اَنْ کو ساتھ زبر ہمزہ کے پڑھین جیسیکہ اکثر روایت مین ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ زیر ہمزہ کے ہی اسکے معنی یہ ہین نہ آیا مالک ہونمین رکھنے رحمت کا تیرے لیمین اگر نکال لی اللہ تعالےٰ تیرے دل سے رحمت کو یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تیرے دلمین رحمت و شفقت نرکھی مین نہین رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی بے رحمی پر اور اشارہ ہی اسپر کہ دلون مین رحمت پیدا کی ہوئی اللہ ہی کی ہی اگر اُسنے نہ پیدا کی تو اور کوئی نہین پیدا کرسکتا اور آل دونون روایتون کا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ اعراب مین ہی فقط مرح **وَعَنْھَا** قَالَتْ جَآءَتْنِیْ امْرَاَۃٌ وَمَعَھَا ابْنَتَانِ لَھَا تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَاَعْطَیْتُھَا اِیَّاھَا فَقَسَمَتْھَا بَیْنَ ابْنَتَیْھَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْھَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اُسکے ساتھ دو بیٹیان تھین اُنکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھسے پس نہ پایا اُسنے میرے پاس سوای ایک کھجور کے پس دی مین نے اُس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اُس عورت نے وہ کھجور درمیان دونون بیٹیون کے اور آپنے کھایا اُنمین سے کچھ پھر اُٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا مین نے آنحضرت سے یعنی یہ اجر اُس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوے جنس ان بیٹیون سے ساتھ کسی چیز کے یعنی ساتھ ایک یا دو کے یا زیادہ کے پس احسان کرے طرف اُنکے ہونگی وہ بیٹیان اور احسان کرنا

اُنسے اُسکے لیے پردہ آگ دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹون کے اور اختلاف کیا ہی علمانے آسمین کہ مراد ابتلاء اور امتحان ساتھ نرسے ہونے بیٹیون کے ہی یا ساتھ اُسچیز کے کہ صادر ہو اُنسے قسم سختی اور ایذا اور صبر کرنیسے اُسپر اور ظاہر اول ہے اور آسمین بھی اختلاف ہی کہ مراد احسان سے قدر واجب ہی نفقہ سے یا زیادہ اُسپر اور ظاہر ثانی ہے اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کے ہو اور ظاہر یہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہے کہ ہمیشہ احسان کرتا رہے یہان تک کہ حاصل ہو بے پروائی اُن کو بسبب نکاح کے یا غیر اُسکے کے ۔ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَا وَھُوَ ھٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیون کو یہانتک کہ پونہچین وہ حد بلوغ کو یا پونہچین اپنے خاوندون کے پاس آویگا وہ دن قیامت کی آیا لین کہ مین اور وہ ہم ہونگے اسطرح اور ملائین اُنگلیان اپنی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی واسطے بیان معنی یکذا کے اور کیفیت ہم رہنے کے اُنگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسیکہ ان دو اُنگلیون کو ملا ہوا دیکھتے ہو اسطرح مین دو وہ روز قیامت کی ہم ہونگے یعنی مین اور وہ محشر مین ساتھ ہونگے یا جنت مین ساتھ داخل ہونگے ۔ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کرنے والا عورت بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکے ہی راہ خدا مین یعنی مثل سلوک و خبر گیری کرے عورت بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اُسکو مانند ثواب سعی کرنے والے اور خرچ کرنیوالے کے راہ خدا مین کے جہاد و حج ہے اور گمان کرتا ہو مین اُنکو کہ یہ بھی کہا کہ خبر گیری کرنیوالا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنیوالیکے ہے رات کو نماز کے لیے کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اُس کی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کے ہے کہ نہین افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فقیر بھی بیچ حکم مسکین کے ہی بلکہ بالاولیٰ ہے بعضون کے نزدیک اور یہ بھی کہا کہ ہنوالا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ تعنبی ہے کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہے مالک سے جیسیکہ تصریح کی ساتھ اسکے بخاری نے اور معنی اسکے یہ ہین کہ گمان کرتا ہو مین مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ مشکوٰۃ و مصابیح کا یہ ہے کہ کہنے والا اسکا ابو ہریرہؓ ہے پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہے ابو ہریرہؓ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کے چنانچہ مؤید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ۔ ع **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور پرورش کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ اُنگلی شہادت کے اور بیچ کی اُنگلی کے اور کشادگی رکھی درمیان اُنکے تھوڑی سی نقل کی بخاری نے ف واسطے عدم تصور کثرت کے اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کے اور طرف اسکے کہ بعد نبوت کے رتبہ فوت و مروت کا ہی ۔ ع **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی نعمان بن بشیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اسے مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنے بعض انکی کے بعض پر بسبب برادری ایمانی کے بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنے احوال کی بعلاقہ محبت کی کہ آپسمین رکھتے ہین مانند ملاقات کرنے کے

آپسمین اور تحفہ بھیجنے کے آپسمین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنیکے آپسمین مانند حال بدن کے جبوقت دُکھتا ہے ایک عضو بُلاتے ہین ایک دوسرے کو باقی اعضا بدن کے بسبب اس عضو کے اور موافقت کرتے ہین اعضا آپسمین بیچ درد و شفقت کے ساتھ بیداری اور تپ کے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسیکہ وقت دُکھنے بعضے عضو کے تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی مؤمنونکو ایک تن ہونا چاہئے کہ جب ایک کو اُنمین سے مصیبت پہونچے تو لائق ہے کہ سب اُسکے بیخ مین شریک ہون اور قصد کرین اُسکی مصیبت کے دفع کرنیکا اُسی کا ترجمہ شیخ سعدیؒ نے کیا ہے **ع** بنی آدم اعضای یکدیگند ✦ کہ در آفرینش ز یک جوہرند ✦ چو عضوے بدرد آورد روزگار ✦ دگر عضوہا را نماند قرار ✦ **وعن** ح قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین اسلئے کہ وہ ایک دین پر ہین اگر دُکھتی ہے آنکھ اُسکی دُکھتا ہے یعنی بیچین ہوتا ہے سارا بدن اُسکا اور اگر دُکھتا ہے سر اُسکا دُکھتا ہے سارا بدن اُس کا نقل کی مسلم نے **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کے ہے یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتے ہین اس باب مین کہ مضبوط رکھتے ہین بعضے اجزا مکان کے بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانونکو چاہئے کہ آپسمین ایک دوسرے کی تقویت و تائید مین رہین پھر داخل کیین آنحضرت نے انگلیان اپنے ایک ہاتھ کی بیچ انگلیون ہاتھ دوسرے کیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی واسطے بیان تمثیل کے کہ مسلمان اسطرح آپسمین ملے ہوے اور ایک دوسرے کیے مددگار رہے لیکن مددگاری حق بات مین ہو حرام و مکروہ اور بیجا گناہ کی نہو **ح** **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تھے آنحضرت جب آتا اُنکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہے اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنے کے جو کچھ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم سفارش کرتے رہو ثواب اُسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمھاری قبول ہو یا نہو کہ وہ بتقدیر الہی اور حکم اسکے کے ہے اور بملاحظہ اسکے کہ شاید سفارش تمھاری قبول نہو ترک نکرو اسکو اور ثواب اُسکا ہاتھ سے نہ دو اور جاننا چاہئے کہ سفارش حدود مین بعد اسکے پہونچے کے امام تک جائز نہین اور پہلے پہونچنے کے اُس تک جائز ہے اور تغیر مین جائز ہے سفارش مطلق اور یہ سب اُس صورت مین ہے کہ جسکی سفارش کیجاوے وہ موذی و شریر نہو ✦ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو وہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اسکی بحالیکہ مظلوم ہو اور کیفیت اُسکی معلوم ہے پس کیونکر مدد کرون اُسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے منع کرے تو اور باز رکھے تو اُسکو ظلم سے پس یہ یاری ہے اسکو ظلم سے مدد کرنی تیری ہے اسکی یعنی شیطان اور نفس پر کہ باعث ہین اُسکے ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ کرتا ہے اُسپر ظلم نہ اُسکا حکم مانتا ہے اور نہ شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم پاکر ظلم نہ کرے

ف اس حدیث سے اشارہ نکلتا ہے اس طرف کہ مسلمان کو چاہئے کہ ظالم کی مدد نہ کرے اور ظلم سے اُسکو باز رکھے اور مظلوم کی مدد کرے اور ظلم سے اُسکو باز رکھے اور یہ بھی اشارہ نکلتا ہے اس طرف کہ ظالم کی مدد کرنی اُسکو ظلم سے باز رکھنا ہے

مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالے اُسکو مہلکہ مین اور نہ چھوڑے اسکو دشمن کے ہاتھ مین بلکہ مدد کرے اُسکی جو کوئی سعی کرتا ہو بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہو اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اُسکی کے اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم یعنی خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہو اللہ تعالی اس سے ایک بڑا غم غمون دن قیامت کے سے کہ دم نہین مار سکے گا اُمین اور جو کوئی ڈھانکے بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈھانکے گا اللہ تعالے عیب اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ساتھ ڈھانکنے کے اہل موقف سے اور ترک کرنے محاسبہ کے اور پوشیدہ کرنے ذکر اُسکے کے اور لکھا ہی علمانے کہ پردہ پوشی کہ مستحسن اور مستحب ہو اہل عزت وحیا کی آہ کہ عیب اُنکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتے ہین تو پردۂ حیا مین اسکو پوشیدہ رکھتے ہین اور جسنے کہ پردہ حیا کا اُٹھا دیا اور ساتھ ایذا اور فساد کے معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اُسکا واجب ہو اور منع اور زجر اُس سے لازم اور اگر منع سے باز نرہے تو نزد حاکم کو کرنی چاہئے تا اسکو ایذا لوگون کے سے اور فساد ڈالنے سے دین مین باز رکھے اور حرج راویو کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطے نگہبانی دین کے اور حفاظت حقوق لوگونکے واجب لازم ہو اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کے سے نہین ع **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ وَلَا یَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہرایی ہرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ترک مدد کرے اُسکی اور حقیر نجانے اُسکو پرہیزگاری اسجگہ ہو اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنے کے تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنی یہ بات بُرائی مین کامل ہی اور بُرائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمانی مسلمانپر حرام ہین خون اُسکا اور مال اُسکا اور آبرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حقیر نجانے آخر یعنی ساتھ ذکر کرنے عیبون اُسکے کے اور بدزبانی اور ڈھٹھا کرنیکے اگر فقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جانتا ہی کہ قدر اُسکی اللہ کے نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اُسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والے ہین قَالَ اللّٰهُ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ پھر وجہ عزت یا نی انکی ہاتھ سے نہ نیچی چاہئے خصوصًا جو کہ نور علم و عبادت سے روشن ہو رہے ہین عایت تعظیم اُنکی کی بطریق اولی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصًا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین و بال فقرا و غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارونکو حقیر جانتے ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کئے گئے تھے ساتھ ہمنشینی فقرا کے جیسیکہ سورہ کہف مین مذکور ہی اور پرہیزگاری اسجگہ ہی آہ یعنی نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہ سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینے مین ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویت جملے پہلے کی ہی یعنی چونکہ جگہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کرے حالانکہ حقیقت حال اُسکے کی معلوم نہین یا یہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکے دل مین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نہ کرے اسلئے کہ متقی حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین اور خون اُسکا آخر یعنی ایسا کام نکرے اور کلام نکہے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اُسکا تلف ہو اور آبروریزی اُسکی ہو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی **وعن** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَّمُسْلِمٍ وَّعَفِیْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَهٗ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْکُمْ تَبَعًا لَّا یَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ

وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشَّنْظِيرَ الْفَحَّاشَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنی جو کہ لائق ہیں کہ ساتھ سابقین اور مقربین کے بہشت میں داخل ہوں تین ہیں ایک حاکم عادل و احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق دیا گیا بھلائی کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چھوٹوں بڑوں پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنی اُس چیز سے کہ نہیں حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سے اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیال دار یعنی نہیں باعث ہوتی اُسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اُنکے رزق کا اوپر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنیکے خلق سے اور حاصل کرنیکے مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونیکے علم و عمل سے بسبب عیال کے اور دوزخی پانچ شخص ہیں یعنی وہ مستحق عذاب کے ہیں بسبب شومی ان افعال کے بقصور وہی بُرائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید انپر جیسیکہ اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی ملّت عقل کی نہیں عقلمند اُسکو کہ باز رکھے کار ناشائستہ سے اور ثبات اور استقامت نہو اُسکو وقت شہوت کے اور صبر نکر سکتا ہو گناہوں اور بُری باتونسے وہ لوگ کہ تمہارے تابع اور خادم ہیں یعنی اور پھرتے ہیں گرد امراء و اغنیاء تمہارے کہ اور مدنظر اور خیال نہیں ہر انکو مگر بھرنے پیٹ کا اور پہننا کپڑے کا اگرچہ شبہ و حرام سے ہو نہیں ڈھونڈھتے ہیں اہل مال کو یعنی نہ طالب ہیں بیوی و حرم کے پس احتراز کرتے ہیں حلال سے اور مرتکب ہوتے ہیں حرام کے اور نہ طالب اور راغب ہیں مال حلال کے کہ بوجہ طیب حاصل کریں بلکہ مصروف ہے ہمت اُنکی کھانے اور پینے اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہ بھی سستی عقل سے ہے اور دوسرا شخص دو خیون میں سے وہ بے دیانت ہے کہ نہیں پوشیدہ اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمیں اگرچہ شے قلیل ہو مگر کہ ڈھونڈھتا ہے اور تجسس کرتا ہے اُسکو تا پاوے اور مطلع ہو اُسپر اور خیانت کرے اُسمیں اور بعضوں نے کہا کہ خفا یعنی ظہور کے بھی آتا ہے یعنی خائن کہ ظاہر نہیں ہوتی اُسپر وہ چیز کہ طمع کرسکے اُسمیں مگر نہ خیانت کرتا ہے اسکو اور تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح نہیں کرتا اور شام نہیں کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہے تجکو بسبب اہل تیرے اور مال تیرے یعنی ہر صبح و شام کار اُسکا فریب دینا ہے کہ طمع رکھتا ہے اہل مال تیرے میں اور ظاہر کرتا ہے عفت و امانت کو لیکن باطن میں خیانت کرتا ہے اُسمیں اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی مسلم نے **ف** مراد رحیم سے صفت فعلیہ ہے کہ ظاہر ہو وجود اسکا خارج میں یعنی غیر میں اور رقیق سے مراد صفت قلبیہ برابر ہے کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اُسکا یا نہو اور ثانی ظہر ہے اور لفظ کذب و بخل مصدر ہیں قائم مقام فاعل کے تعیین ذکر کیا آنحضرت نے بخیل مقام اعتداد اہل نار کے بخیلی و کاذب کو فرمایا اور دوزخیونمیں سے بخیل اور کاذب ہے اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلئے کہ بعینہٖ لفاظ آنحضرت کے یاد نہیں رہے یعنی کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخیل اور کذب کے اُس سے سمجھے جاتے تھے خواہ یوں فرمایا والبخیلی الکاذب یا اور لفظ فرمائے اور قول او الکذب کا شرواتیون میں بلفظ او شک راوی کے ہے یعنی چوتھے بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی روایتون میں والکذب واو سے آیا ہے اس صورت میں بھی واو بمعنی او کے ہے اور لفظ شنظیر بعضون نے کہا کہ منصوب ہے بنا بر معطوف ہونے کے کذب پر اور صحیح یہ ہے کہ مرفوع ہوگا بسبب عطف رجل پر اور ہر نوع چوتھا بخیل ہے یا کاذب اور یا بخوان شنظیر طرح ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت میں ہے ایمان نہیں لاتا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہیں ہوتا ایمان اُسکا یہانتک کہ دوست رکھے واسطے بھائی مسلمان کے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اُسچیز کو یعنی بھلائی دنیا اور آخرت کی اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہے اور بھلائی آخرت کی نجات پانا ہے عذاب دوزخ سے اور پونچنا درجات بہشت کو بسبب

کرنے اعمال صالحہ کے اور بھلائی دنیا کی سبب اور متاع اور اہل اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کے ہوں پس ان چیزوں کو اپنے لئے دوست رکھتا ہو چاہیئے کہ سب مسلمانوں کے لئے بھی دوست رکھے اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کے اپنے لئے مال جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد اور وبال عذاب کا ہو چاہتا ہو اور دوست رکھتا ہو کیونکہ اور مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھے اسکو چاہیئے کہ اپنے لئے دوست رکھے اور نہ اوسکے لئے کیونکہ وہ خیر نہیں یا ایک شخص ہو کہ حصول مال اور جاہ اُسکے لئے سبب ہو حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولیٰ تعالیٰ کا ہوتا ہو جیسیکہ مال واسطے حج اور خیرگیری فقراء کے کام آتا ہو اور جاہ باعث عدالت اوامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہو اور دوسرا ہو کہ نہیں ہوتا اسکے لئے ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہو پس چاہیئے مال جاہ کا اور دوست رکھنا اُسکا اُسکے لئے درست ہوگا اسلئے کہ اُسکے حق میں وہ خیر نہیں ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ متفق علیہ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہو اسکی نہیں ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہو اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم ہو اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچھا گیا کون ہو کہ ایمان نہیں لاتا اور کسکو آپ فرماتے ہیں یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن میں نہیں ہوتا ہمسایہ اُسکا بدیوں اُسکی سے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ رواہ مسلم اور روایت ہو انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں ساتھ نجات پانے والوں کے وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اُسکا بُرائیوں اُسکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں بالغہ ہو کہ گرفتاری ہونے امن کو وقوع ضرر سے سبب واسطے نفی دخول جنت کے پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر و شر کا ح **وعن** عائشۃ وابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما زال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ متفق علیہ اور روایت ہو عائشہ رض اور ابن عمر سے کہ نقل کی اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے تھے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنی ساتھ احسان کرنیکے اسپر اور دفع کرنے ضرر کے اُس سے یہانتک کہ گمان کیا میں نے کہ متحقق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کر دینگے ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آسمیں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کریگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلثۃ فلا یناجی اثنان دون الاخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ متفق علیہ اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکریں دو شخص پسمیں بے سُنائے شخص دوسرے کے یہانتک کہ ملو ساتھ لوگوں کے یعنی بعد ملنے لوگوں کے اور کثرت اجتماع کے اگر سرگوشی کریں تو مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص صاحب ہوں اور دو شخص پسمیں سرگوشی کریں تو روا ہے منع سرگوشی کرنے دو شخصوں کے سے وقت مصاحبت تین شخصوں کے بسبب غمگین کرنے اس فعل کے اوس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یحزنہ ساتھ زبر میم اور پیش زے کے اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زبر زے کے ہو اور دونوں لغت فصیح ہیں اور تعدی حزنہ واحزنہ اندوہگین کرد اور اور روایت اول مشہور تر ہو اور سبب غمگین ہونیکا یہ ہو کہ اسکو خیال جاوے گا کہ شاید سرّی ہلاکت اور بدانديشی کا مشورہ کرتے ہوں کسانووی نے کہ یہی سرگوشی کرنی دو کے سے ہو، وبر و تیسرے کے اور اسیطرح نہی سرگوشی کرنے تین اور زیادہ تین کے سے وبر و ایک کے نہی تحریمی ہو پس حرام ہو جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر بغیر اذن اُسکے اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنی شافعی کا اور جمہور علماء کا ہو اور یہ عام ہو ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں ع **وعن** قیس الدارمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدین النصیحۃ ثلثا قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم رواہ مسلم اور روایت ہو تمیم داری سے کہ متحقق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا مہم فہم دین میں خیر خواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہمنے یعنی بعضے صحابہ نے کہ یہ خیر خواہی کسکے لیے ہو اور کسکے لیے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کتاب اُسکی کے اور واسطے رسول اُسکے کے اور واسطے سلمانون کے اور امامونکے کہ امراو علما ہین اور واسطے سب مسلمانونکے نقل کی مسلم نے ف خیر خواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اُسکی وحدانیت وصفات پر اور ترک کرے الحاد کو اُسکی صفات مین اور خالص کرے نیت اُسکی عبادت مین اور فرمانبرداری کرے اُسکے اوامر ونواہی کی اور اقرار کرے اُسکی نعمت کا اور شکر ادا کرے اُسکا اور محبت رکھے اُسکے فرمانبردار ونسے اور دشمنی رکھے اُسکے نافرمانون سے اور خیر خواہی اُسکے کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کہ تری یہ اللہ کے پاس سے اور عمل کرے اُسپر اور تلاوت اُسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر اور تدبر کے اور تعظیم اُسکی کرے اور خیر خواہی اُسکے رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اُنکی نبوت کی وقبول کرے اُسکو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے ہین اور اطاعت کرے اُنکی اور دوست رکھے اُنکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور مان باپ اور سب لوگون سے اور محبت رکھو اُنکے اہلبیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اُنکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے اور سب کتابین اللہ تعالیٰ کی اور مراد رسول سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالیٰ کے ہین اور خیر خواہیان راجع بندے کی طرف ہین کہ خیر خواہی اپنے ہی نفس کی کرتا ہے سبب اُسکے اور خیر خواہی مراد کی یہ ہے کہ فرمانبرداری اُنکی کرے اچھی باتون مین نہ بُری باتو مین اور خبردار کرے اُنکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے اُپر اُنکے اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کرے علما کی بسبب اُنکے موافق حق کے کہنے اور روایت کرین اور خیر خواہی سب مسلمانونکی یہ ہے کہ ہدایت کرے اُنکو طرف بھلائیون دین ودنیا کے اور دفع کرے ضرر اُنسے اور نفع پونچاوے اُنکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ مدار تمام دین ودنیا کا اُسپر ہے اور تمام علوم اولین وآخرین کے مندرج ہین اُسمین ع ح **وعن** جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم متفق علیہ اور روایت ہے جریر سے کہ کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور خیر خواہی کرنیکے واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام سے ہین بعد شہادتین کے کہ نماز وزکوٰۃ ہین اور ہو سکتا ہے کہ روزہ اور حج اسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندے منکے منقول ہوئے کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے تین سو درہم سے آیا بیچتا ہے تو چار سو درہم کو اُس نے کہا یہ تم جانو اسی عبداللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے اُس سے آیا بیچتا ہے تو پانچسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہانتک کہ پونہچے آٹھسو درہم کو پھر خرید اُسکو آٹھسو درہم کو پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا اُنھون نے یہ کہ مین نے بیعت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمانکی خیر خواہی کرنے کی مح ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا ینزع الرحمۃ الا من شقی رواہ احمد والترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے ابوالقاسم سے کہ سچے سچے کہے گئے ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد وترمذی نے ف سچے کہے گئے یعنی اللہ تعالیٰ نے اُنکے سچے ہونیکی خبر دی ہے وما ینطق عن الہوی اور بدبخت سے مراد کافر ہے یا فاجر ع **وعن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمٰن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رواہ ابوداؤد والترمذی وروایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنیوالے خلق پر رحمت کرتا ہے اُنپر رحمٰن رحم کرو اُنپر زمین مین ہین تا رحمت کرے تمکو جو آسمان مین ہے نقل کی یہ ابوداؤد وترمذی نے ف اُنپر کہ زمین مین ہین یعنی جانور وآدمی خواہ نیکوکار ہون خواہ بد اور رحم کرنا بد پر

یہ ہو کہ لوگ تم سے بازرکھیں جیسکہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم آخر یا مراد یہ ہو کہ رحم کر و اُپر کہ مستحق رحم کے ہین اور جو کہ آسمانین ہو یعنی اللہ تعالیٰ کہ کمال قدرت اور سلطنت اُسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت کرنی اُنکی یہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سے اور مودیات سے کہ شیاطین جن و انس غیرہ ہین اور دعا و استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سے واسطے رحم کرنیوالونکے ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹے پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑونکی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے بُرائی سے نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کہ سن اُسکے کے مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے وقت کہ سن اُسکے کے اُس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اُسکی نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمر دراز ہوتی ہی اُس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑھے کی مقبول ہو کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے کہ مصر مین تھا اور روان ہو پہنچا اور ایک مدت اُسکی خدمت مین حاضر رہا اور اُنھین دنون مین ایک جماعت بزرگونکی زیارت شیخ کے لیے آئی پس شارہ کیا شیخ نے اُسی مرید کو کہ جانور سواری کے تھام لے پس نکلا وہ مرید لیکن یہ خطرہ گذرا اُسکے دل مین کہ یہ سفر دور دراز کرین شیخ کے پاس اُنکا نتیجہ ہو پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نے اسی ولد میرے قریب ہو کہ تیرے پاس اکابر آوینگے اور متعین کریگا اللہ تعالیٰ واسطے تیرے انکو کہ خدمت کرینگے اُنکی پس کتنے ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اُسکے دروازے پر نہین پائے جاتے تھے مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اُسکی ملاقات کے لیے اور حضرت انسؓ سے وہی حدیث کو بھی بہ مرتبہ علا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس کی عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے پس دراز کی اللہ تعالیٰ نے عمر اُنکی کہ ایکسو بیس برس کی عمر ہوئی اُنکی و ربست ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئے ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابو موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالیٰ کی سے ہی تعظیم کرنی بوڑھے مسلمان کی اور تعظیم کرنی اٹھانے والے قرآن کی یعنی پڑھنے والے قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اُسمین اور نہ ہو دور ہونیوالا اُس سے اور جملہ تعظیم اللہ تعالیٰ کی سے ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اُٹھانیوالے قرآن کے لیے ایک تو یہ کہ غلو کرنیوالا نہو دوسری یہ کہ نہ دور ہو اُس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسکہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ مین اور غلو کرنیوالا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظاً اور معنیً مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کے یا خیانت کرے لفظ قرآن مین ساتھ تحریف اُسکی کے مانند اکثر عوام کے یا مانند اکثر علماء کے یا خیانت کرے اُسکے معنونین ساتھ تاویل باطل کے مانند تمام مبتدعونکے اور بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا بتجوید مین یا جلد پڑھنا اسطرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قرآن سے اور احکام قرآن سے اور عمل کرنے سے اُسچیز پر کہ اُسمین ہی اور بعضون نے کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہے اور تعلیم فضائل اور ذکر فکر اور اسی عبادات کیطرف ہرگز متوجہ نہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہے اور تلاوت نکرے اور ادنیٰ عادل کا یہ ہو کہ غالب ہو عدل اُسکا ظلم پر

بخلاف عکس اُسکے کے یعنی ظلم اُسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اُس سے افضل ہی چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضے علما ہمارے نے کہ جو کوئی کہے اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکے کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کے عدل سے اور تحقیق اُسکی مبنی ہی اوپر فرق کے درمیان اُسکے کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کے پس اول طلاق کیا جاتا ہی اُسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اُس پر کہ ہو موصوف ساتھ عدل کے بطریق دوام کے جیسیکہ کہا جاتا ہی فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑھتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاؤس نے سنت سے ہی یہ کہ توقیر کرے تو بچار کی عالم کی اور بڑھے کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہیٰ اُمتون مین اور باپ کے حکم مین مان بھی ہی اور مراد عالم سے عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیے ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیے کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجاوے تعظیم اُسکی اس لیے کہ واجب ہی تعظیم اُسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نے جامع مین انس رض سے کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ تَوْقِیْرَ الشَّیْخِ مِنْ اُمَّتِیْ

ح مع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْهِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گھر وہ گھر مسلمانونکے گھر ومین سے وہ گھر ہی کہ ہو اسمین یتیم کہ بُرائی کیجاوے طرف اُسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اور بُرا وہ گھر ہی کہ ہو اسمین یتیم کہ بُرائی کیجاوے طرف اُسکے بواسطے تعلیم وتادیب کے اگر واسطے ناحق اور ایذا دیجاوے اُسکو تو داخل احسان کچھی نہ ہی نہ بُرائی کرنے کے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَا یَمْسَحُهٗ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ یَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا ثُمَّ قَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر یعنی بطریق شفقت کے درحالیکہ نہین پھیرتا ہی ہاتھ مگر واسطے اللہ کے یعنی واسطے طلب رضا اُسکی کے نہ واسطے اور غرض کے ہوتی ہین واسطے اُسکے بدلہ ہر بال کے کہ پھرتا ہی اُسپر ہاتھ اُسکا نیکیان اور جو شخص احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اُسکے ہی یعنی اُسکی پرورش مین خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہو نگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کے اور ملائین دونون انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور اُسکے پاس کی کہ انگوٹھے کی طرف ہی یعنی مین اور وہ مانند دونو انگلیو نکے نزدیک ہونگے بہشت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** لفظ قمر ساتھ زبر ت اور پیش میم کے ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اُسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش تی اور زبر میم کے صیغہ مذکر کا آیا ہی اس صورت مین فاعل اُسکا ضمیر ماسخ کی ہی اور یہ مفعول اُسکا اور ترجمہ اُسکا یہ ہی کہ پھیرتا ہی وہ شخص اس بال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کے ہی بنا بر ہونے اُسکے کے اسم کان کا اور ظاہر یہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت اور کیفیت مین باعتبار احسان کرنے تینون کے اور احسان کرے یعنی شفقت ومہربانی کرے اُسپر اور تادیب وتعلیم کرے اُسکو اور نکاح کردے اُسکا اور محافظت کرے اُسکے مال کی اگر مال ہو اُسکا اور لفظ اذا ومیم مین تنوین کے لیے ہی اور ظاہر یہ ہی کہ شک کے لیے ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ تمیمۃ فرمایا یا یتیم اور اسحدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اُسکے کے

ع مع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ یَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰی یُغْنِیَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَیْنِ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً

لہ یعنی مال اطلاق
سے یا ہر ایک
سے یا ہر ایک
اور اس کا
اور اس کا
اور اس کا

وَمَنْ اَدْخَلَ اللّٰہُ بِہٖ عَلَیْہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کَرَامَتُہٗ قَالَ عَیْنَاہُ رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بہشت مقرر یعنی قطعاً بلاشک وشبہ موجب وحدے اپنے کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش کرے دو تین بیٹیوں کو یا پرورش کرے اُنکو کہ مانند تین بیٹیوں کے ہیں کہ تین نہیں ہوں پس ادب سکھاوے اُنکو اور شفقت کرے اُنپر یہانتک کہ بے پروا کرے اُنکو یعنی تزویج ہوں اور نکاح کیا ویں واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے بہشت پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ دو کو یعنی فرمائیے کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرنے میں بھی یہی ثواب ملتا ہے فرمایا پرورش کرے دو بیٹیوں یا دو بہنوں کو یہانتک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کہتا البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کی لے اللہ دو یا یاں واجب ہووے اُسکے لیے بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہے دو یا یوں سے فرمایا دو نوں آنکھیں اُسکی نقل کی یہ شرح السنہ میں ف وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندوں کے پس تقدیر یہ ہے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کے یا ساتھ بخشوانے اور مانند اُسکے کے حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالیٰ کے ہیں بخشے جاتے ہیں اگر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ سوائے شرک کے اور اگر کہتے لوگ الجزیہ بموجب مذہب مختار کے کہ کہتے ہیں احکام مفوض ہیں آنحضرت پر جو کچھ چاہیں کریں اور جسکو چاہیں تخصیص کریں ظاہر ہے اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بعد التماس اُنکے کے وحی ہوئی ساتھ اُسکے کہ موافق مقصود اُنکے کے تھی اور مانند اُسکے بہت سی حدیثوں میں آیا ہے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہے واسطے اُسکے تصدق کرنے ایک صاع غلہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہیں نزدیک محدثوں کے قوی ف یعنی حفظ وضبط میں کہ اعتماد اُسپر کیجیے پس یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہے اجماعاً اور اسمیں شک نہیں کہ مراد اور سے ادب شرعی ہے ع وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی موسیٰ سے موسیٰ نے نقل کی ایوب کے دادا سے یعنی عمرو بن سعید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیا باپ نے اپنے بیٹے کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث نزدیک ہمارے مرسل ہے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَشْجَعِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَۃٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَھَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃِ اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِھَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَھَا عَلٰی یَتَامَاھَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عوف بیٹے مالک اشجعی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور عورت سیاہ رخسار دنیکی یعنی بسبب خدمت اولاد اور بخ اور ترک زینت کے رخسارہ اُسکے سیاہ ہوگئے مانند ان دونوں انگلیوں کے ہونگے دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع نے کہ راوی اس حدیث کا ہے طرف بیچ کی انگلی کے اور انگلی شہادت کی یعنی واسطے بیان دو انگلیوں کے وہ عورت ہے کہ ہوئی بے شوہر یعنی بسبب مرنے یا طلاق دینے خاوند کے لجی جاہ وجلال والی ہو کہ اپنے نفس کو یعنی نکاح کرنیسے واسطے پرورش وشفقت کرنیکے اور چال یتیموں اپنے کے یہانتک کہ جدا ہوئے یعنی وہ لڑکے کہ بی بیشک بالغ ہونیکے محتاج ان کے نہ رہے یا مر گئے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جس عورت کا خاند

ف یہاں عوف سے مراد عوف بن مالک اشجعی ہے جو کہ صحابی ہے ع ۱۲

مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑگیا اور اُس عورت نے اولاد کی پرورش کے واسطے کسی سے نکاح نکیا اور انکی خدمتین مشغول رہی وقت احتیاج انکی کے تمکو وبسبب خبصت اُنکی کے اپنا حُسن و جمال برباد کیا تو حضرت نے اُسکے حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانندان دونون انگلیونکے قریب ہم ہونگے اس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوندمنکرین اور صبر کرین اور صلاح اور عفت اختیار کرین اور ترک زینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہو ع ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ انثی فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یؤثر ولدہ علیھا یعنی الذکور ادخلہ اللہ الجنۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی ہووے ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت مین بسبب عار و فقر کے کرتے تھے اور نہ حقیر ذلیل کر کر رکھا اُسکو اور نہ ترجیح دی اپنے ولد کو اُسپر یعنی لڑکونکو دینے دلانے وغیرہ مین داخل کریگا اللہ اُسکو بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی ساتھ سابقین کے اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹے اور بیٹی پر کرتے ہین کہا ابن عباس نے کہ یہ حدیث مین ولد سے مراد حضرت کے بیٹے ہین ع **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وھو یقدر علی نصرتہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ وان لم ینصرہ وھو یقدر علی نصرتہ اذنب اللہ بہ فی الدنیا والآخرۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوے نزدیک اُس کے بھائی مسلمانکی حال آنکہ وہ شخص قادر ہو اوپر مدد کرنے اُسکے کے یعنی ساتھ دفع کرنے غیبت وھار کے اُس سے اور منع کرنیکے غیبت اُسکی سے پس مدد کی اسکی مدد کریگا اُسکی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی اُسکی اور وہ قادر تھا اُسکے مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اس سے بسبب مدد نکرنیکے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذب عن لحم اخیہ بالغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دفع کرے اور بازرکھے کھانے گوشت بھائی اپنے کے سے یعنی غیبت کرنیوالیکو منع کرے غیبت کرنے بھائی مسلمان کی سے غائبانہ حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اُسکو آگ سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانے گوشت کے سے کنایہ ہی غیبت کرنیسے جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ہی حق بُرائی غیبت کے **ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا** یعنی آیا دوست رکھتا ہی ایک تمھارا اپنے بھائی مردہ کے گوشت کھانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتھ کھانے کے گوشت مُتاع کے چونکہ آبروریزی اُسکی کرتا ہی گویا ہلاک کرتا ہی اور گوشت اُسکا کھاتا ہی اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبت یعنی غیبت کے ہی ساتھ زیر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبت متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال رکھتا ہی کہ بالمغیبت متعلق ہو لحم اخیہ کے تقدیر اکل لحم اخیہ کے اور مغیبت یعنی غیبت کے ہوساتھ زیر غین کے یعنی بازرکھے کھانے گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور آل دونون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور بازرکھنا لوگونکا ہی آپس کی غیبت سے یعنی جو کہ بازرکھے لوگونکو غیبت کرنیسے اور آزاد کریگا الخ یعنی اول داخل ہونیکے اُسمین یا بعد داخل ہونیکے پہلے پورا کرنے عذاب کے ع ع **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جھنم یوم القیمۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ وکان حقا علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابودرداء سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور بازرکھے غیبت کو آبرو بھائی اپنے کی سے یعنی منع کرے اُسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ بازرکھے اُس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت نے یعنی واسطے استشہاد کے اپنے قول پر کان حقا الخ

ف غیبت کرنیکو ذب کہا ہی یعنی دفع کرنے اور بازرکھنے کے ساتھ اور منع کرنے کے ساتھ

یہ آیت اور سنی ثابت واجب ہم پر مدد کرنی دونوں کی نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتهک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذل اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرئ مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتهک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہو جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکرے مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اُسکی سے اُسجگہ کہ بیحرمتی کیجاتی ہو اسکی اور نقصان کیا جاتا ہو اس جگہ میں آبرو اُسکی سے مگر کہ نہیں مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی اسجگہ میں کہ دوست رکھتا ہو اسمیں مدد خدا کو یعنی آخرت میں اور دنیا میں اور نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی اسجگہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہو اسمیں آبرو اسکی سے اور بیحرمتی کیجاتی ہو اُسکی اُسمیں مگر کہ مدد کریگا اُسکی اللہ تعالی اُسجگہ میں کہ دوست رکھتا ہو اُسمیں مدد اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من راٰی عورۃ فسترھا کان کمن احیا موؤدۃ رواہ احمد والترمذی وصححہ اور روایت ہو عقبہ بن عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے یعنی جانے عیب یا بُرائی یعنی کسی مسلمان میں اور ڈھانک دے اسکو ہو گا ثواب اسکو مانند ثواب اس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور صحیح کیا اُسکو وجہ تشبیہ ڈھانکنے عیب کی ساتھ زندہ کرنے جیتی گاڑی کے یہ کہی ہو علما نے کہ جب کا عیب ظاہر ہوتا ہو تو وہ خجالت سے مانند مردہ کے ہوتا ہو اور دوست رکھتا ہو کہ کاش میں مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہ ہوتا پس جب کسی نے عیب اسکا ڈھانکا تو دفع کی اُس سے خجالت کہ وہ اُسکے نزدیک بمنزلہ موت کے تھی پس ڈھانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنیکے ہو جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کیگئی تھی قبر میں اور قریب مرنیکے تھی پس نکالی گئی اور زندہ ہی ع **وَعَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ لہ وللبیہقی فی دعوات المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف عنہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہو بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اُس میں بُرائی تو چاہیئے کہ دور کرے اس سے بُرائی یعنی اور مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اُسکے کے جسطرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر اور نصیحت کے جیسے کہ شرط ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو یعنی روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہو اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابوداؤد کے یوں ہو مسلمان آئینہ مسلمان کا ہو اور مسلمان بھائی ہو مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہو اُس سے وہ چیز کہ اسمیں ضرر اور ہلاکت اسکی ہو اور نگاہ رکھتا ہو یعنی حق اُسکا غائبانہ اُسکے ف مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہو یعنی آگاہ کر دیتا ہو اسکو اسکی بُرائی پر مانند آئینہ کے کہ جو کچھ دیکھنے والے کے وجود میں ہوتا ہو اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہو اور خفیہ آگاہ کرے تاوہ ذلیل نہ ہو لوگوں میں جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہو کہ سوا اُسکے کسی پر معلوم نہیں کرواتا اور وہ دوسرا بھی مطلع ہو جاتا ہو اپنی بُرائی پر بسبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کے جیسیکہ مطلع ہوتا ہو اپنے چہرہ کی بُرائی پر بسبب دیکھنے کے آئینہ میں مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہیں جبتک کہ کاوش کرتے ہیں احوال ایکدوسرے کے سے اور جب شفق ہونگے ہلاک ہونگے اور واسطے تقویت وتائید ان مضمون کے فرمایا المومن اخو المومن اخ الموت اور نگاہ رکھتا ہو آخر یعنی غیبت نہیں کرتا اُسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہو اُسکی تو منع کر دیتا ہو اور سکوت نہیں کرتا بلکہ محافظت کرتا ہو تمام حقوق اُسکے کی نفس میں اور مال میں اور آبرو میں ع **وَعَنْ** معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جہنم

ف یعنی مسلمان کا آئینہ ہونا اس بات میں کہ اگر دیکھے اُس میں بُرائی تو چاہیئے کہ دور کرے اس سے بُرائی یعنی اور مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اُسکے کے جسطرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر اور نصیحت کے جیسے کہ شرط ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو یعنی روایت حدیث ساتھ اس لفظ کے ضعیف ہو اور بیچ ایک روایت ترمذی کے اور ابوداؤد کے یوں ہو مسلمان آئینہ مسلمان کا ہو اور مسلمان بھائی ہو مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہو اُس سے وہ چیز کہ اسمیں ضرر اور ہلاکت اسکی ہو اور نگاہ رکھتا ہو یعنی حق اُسکا غائبانہ اُسکے

وَمَنْ رَفَعَ عَنْ مُسْلِمٍ شَيْئًا يُؤْذِيهِ فِي الدُّنْيَا رَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ حَسَنَةً مِنْ حَسَنَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اسکی آبرو کو منافق کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اُسکے کو یعنی اُسکے بدن کو دن قیامت کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کے یعنی عیب دین سے درحالیکہ چاہتا ہو ساتھ اس چیز کے عیب اُسکا قید کریگا اسکو اللہ اوپر پل دوزخ کے یہانتک کہ نکلے عہدہ اُس چیز کے سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی پاک ہوا سکے گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اُسکے کے یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنیکے بقدر گناہ کے اور منافق سے یہاں مراد غیبت کرنیوالا ہو اُسکو منافق اسلئے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل میں ارادہ رکھتا ہے فضیحت کا اور غیبت گوئی کا رمنافقو نکا ہے کہ حاضر و غائب یکسان نہیں ہوتے ع ن وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یار و نکا یعنی اکثر انکا ازروی ثواب کے نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہو وسطے یار اپنے کے یعنی اکثر انکا ازروی احسان کے اگرچہ ساتھ خیر خواہی کے ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کے بہترین انکا ہو واسطے ہمسایہ اپنے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَمْ إِذَا أَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ أَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرونمیں نیکو کاری اپنی یعنی کیونکر جانون مین کہ مین نیک کارہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھسے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن وقبح اُسکا شارع علیہ السلام نے کہ جسوقت سُنی تو اپنے ہمسایونکو کہتے ہین تحقیق نیکی کی پس تحقیق نیکی کی تونے اور جسوقت سُنی تو ہمسایونکو کہتے ہین تحقیق بُرا کیا تونے پس تحقیق بُرا کیا تونے یعنی نیکی اور بدی تیری ساتھ گواہی دینے ہمسایونکے معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف سُنے تو ہمسایون یعنی سب ہمسایونکو اسلئے کہ مبنی جمع ہوتے ہین سب ضلالت پر غالباً اور اسمین اشارہ ہے اسپر السنۃ خلق قوام احق کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اُسوقت ہے کہ جس وقت ہون ہمسائے اُسکے اہل حق وانصاف والے اور نہ بہت محبت رکھتے ہون اور نہ بہت دشمنی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتارو لوگ آدمیونکو بمراتب اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی بمراتب معینہ اُنکے کے یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک ہی شریف واہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونون کو یکسان نہ رکھو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اُسکے کا نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کے بلکہ ہر ایک سے موافق مرتبہ اُسکے کے پیش آؤ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ اور احیاء العلوم مین منقول ہے کہ حضرت عائشہ کھانا کھا رہی تھین کہ ایک فقیر اُس راہ سے گذرا ایک ٹکڑا روٹی کا اسکو بھیجا بعد ازان ایک آدمی اُسکے گذر اُس سے کہلا بھیجا کہ طعام حاضر ہے اگر خواہش ہو تو آئیے ایک شخص نے حاضرین مین سے تفاوت احوال سے پوچھا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے انزلوا الناس منازلھم وہ مسکین اس روٹی کے ٹکڑے سے راضی ہو گیا اور اگر سوار سے بھی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اس سے کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اُسکی لازم آتی اور یہ حدیث مبدا ہے فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کے اور تفضیل خلفا کے اور ملزم اُنکے کے جیسیکہ یہ حدیث منشا ہو وہم اغبیا و متکبرین کا امرا و وزرا سے جیسیکہ دیکھا جاتا ہے بیچ مجلسون اُنکی کے قد علم کل اناس مشربھم وقھم

ف یعنی ایسا ہی ہے حال اُن لوگون کا کہ جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہین اور اپنے سے کمتر لوگون کو حقیر جانتے ہین اور اُنکے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہین کہ جو موجب ایذا اور حقارت اُنکی کا ہو اور اُنکو ذلیل سمجھتے ہین اور اُنکے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہین کہ جو موجب ذل

کُلُّ فَرِیْقٍ بِدِیْنِہِمْ یُصَلِّیْ یعنی ہر ایک فریق اپنے دین پر خوش ہے یعنی علما کا فہم اس سے بجا ہے کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتے ہیں اُنکے غیر پر اور اغنیا کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتے ہیں اور فاسق دولتمند فاجر دنکی عزت و تعظیم کرتے ہیں اور احادیث کو دلیل لاتے ہیں انکو اللہ نے اس سے گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ روایت ہی عبد الرحمن بیٹے قراد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا صحابیوں نے کہ مسنے تھے اپنے بدن کو پانی حضرتؐ کے وضو کا پس فرمایا واسطے اُنکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور اسکے رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکھے اُسکو اللہ اور رسول اُسکا پس چاہئے کہ سچ بولے اپنی بات مین جسوقت کہ بات کرے اور چاہئے کہ ادا کرے امانت لوگونکی کہ اسکے پاس ہو جسوقت کہ امانت سونپی جاوے اور چاہئے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایونکی **ف** مراد وضو کے پانی سے اکثرونکے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ باسن مین بچ رہتا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی کہ جدا ہوا اعضاء سبارک سے اور لفظ اَوْ اَوْ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مین تنوع کے لئے ہی اور یہ مرتبہ بالاتر ہی اول سے اور حقیقت مین دونون مستلزم ہین ایک دوسرے کے کہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہی اور یا لفظ او بمعنی بل کے ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کے لئے ہو اور معنی حدیث کے یہ کہ دعوی محبت خدا اور رسول کا فقط ایسی ہی باتونسے کچھ ان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضرور ہی اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصاً بجالانا اُن امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایونسے کہ معاملات مین اور حقوق لوگونمین ان چیزون مین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہی اور شاید کہ ان لوگونمین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی سچ ادای اُن حقوق کے ہو اس سبب سے خاص اُن چیزونکو ذکر کیا ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے احوال مین کہ ہمسایہ اُسکا بھوکا ہو اسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال ہی ضمیر شبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے احوال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اُسکے کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کے اشارہ ہی کمال غافل ہونے اُسکے کی پہ خبر گیری ہمسایہ سے ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلَاتِھَا وَصِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا غَیْرَ اَنَّھَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا بِلِسَانِھَا قَالَ ھِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ فُلَانَۃَ تُذْکَرُ قِلَّۃَ صِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا وَصَلَاتِھَا وَاِنَّھَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِھَا جِیْرَانَھَا قَالَ ھِیَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی یعنی لوگونمین بطریق شہرت کے بسبب کثرت نماز اُسکی کے اور روزہ اُسکے کے اور صدقہ دینے اُسکے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہی اپنے ہمسایون کو اپنی زبان سے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق یا وجودیکہ فضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اُسکے کا نہین ہونگے کہا اس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کم رکھنے روزون کے اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز

پڑھنے کی اور تحقیق وہ اللہ دیتی ہے جنکو ترقوں کے اور نہیں ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو فرمایا وہ بہشت میں ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اسلئے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہیں ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنی عبادات نفل کے اور ضائع کرنے اصول کے جیسیکہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کے کہ علما تو ترک کرتے ہیں اُن چیزوں کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہیں حاصل کرتے صلحا اُس علم کو کہ واجب ہے اوپر حاصل کرنا اُسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہیں درمیان علم و عمل کے وہ مقدم رکھتے ہیں رعایت پر پیر کرنیکو اوپر دینے دوا کے وہ چلتے ہیں راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہیں کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسی لئے گرداتا ہے اُنھوں نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید میں اشارہ ہے طرف اس معنی کے بطریق نفی و اثبات کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ صفات سلبیہ مقدم ہیں اوپر صفات ثبوتیہ کے پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ع **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ خَيْرِهِ قَالُوْا بَلٰى فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَخَيْرُنَا بِخَيْرِنَا مَنْ شَرُّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ نیک ترین تمھارے کے اور ممتاز کردں میں نیک ترین تمھارا کو بدترین تمھارے یعنی بیان کروں کہ بہتر تم میں کون ہے اور بدتر کون کہا ابوہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکے کہ متعین کرکے فرماویں کہ یہ نیک ہے اور یہ بد نہ ساتھ عموم عام اور عنوان کلی کے اور یہ عدت موجب فضیحت اور ذلت کے ہو پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے ہمکو اور تمیز کر دیجئے نیک ترین ہمارا کو بد ترین ہمارے پس فرمایا بہترین تمھارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہوں لوگ بھلائی اُسکی کی اور امن میں رہتے ہوں اُسکی بدی سے اور بدترین تمھارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہوں لوگ اُسکی بھلائی کی اور نہ امن میں رہتے ہوں اُسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اور جو ایسا ہو کہ امید اُسکی بھلائی کی رکھیں اور اُسکی بدی سے امن میں نہوں اور یا اُسکی بدی سے امن میں ہوں لیکن امید بھلائی کی اُس سے نہ رکھتے ہوں تو وہ میں بیچ نیک تر ہونے بدتر ہونے کے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَسْلَمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیے درمیان تمھارے خلق تمھارے جیسیکہ تقسیم کیے درمیان تمھارے رزق تمھارے تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے دنیا اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے یعنی انبیا اور اولیا میں سے مانند سلیمانؑ اور عثمانؓ کے اور دیتا ہے اُسکو کہ نہیں دوست رکھتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کے اور نہیں دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اُسکو قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اُسکا اور زبان اُسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن میں ہو ہمسایہ اُسکا برائیوں اُسکی سے ف اسلام دلکا پاک کرنا اُسکا ہے عقاید باطلہ سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اسکا مالا یعنی سے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ عبارت تصدیق و اقرار سے ہو بلکہ کنایہ ہو تسویہ ظاہر و باطن سے اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونے اُنکے مدار اسلام و ایمان کے ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ

فی شعب الایمان اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل ہے الفت کا اور نہیں بھلائی اُس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سے اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نرکھین اُسکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ مالف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہے استعمال کیا گیا ہے معنی فاعل و مفعول کے یعنی یالف و یولف یعنی الفت کرتا ہے اور الفت کیا جاتا ہے جیسیکہ ایک روایت مین ہے اور مؤلد اسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہے یہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کے جیسیکہ جعل عدل الفت کرنیوالا ہے یا مالف اسم مکان ہے یعنی ہوتا ہے جگہ الفت کی اور منشا اُس کا اسلئے کہ بسبب الفت کے حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانونکے اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہے تفرقہ اور حق سبحانہ تعالیٰ نے منت رکھی ہے مؤمنون پر ساتھ تالیف قلوب اُنکے کے اس آیت مین کُنتُم اَعدَاءً فَاَلَّفَ بَینَ قُلُوبِکُم اور کئی جگہ مثل اس مضمون کے ہے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یریدان یسرہ بھا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے یعنی امت اجابت سے درحالیکہ چاہتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ حاجت روائی کے اس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت مین ف اور جامع صغیر مین ہے کہ جسنے روا کی واسطے بھائی مسلمانکے ایک حاجت ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب مانند ثواب اُس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا۔ روایت کیا اسکو خطیب نے انس سے معہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعان مملوکا کاتب اللہ لہ ثلثا وسبعین عتقۃ واحدۃ منہا صلاح امرہ کلہ وثنتان وسبعون لہ درجات یوم القیمۃ اور روایت ہے اُسی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ستر بخششین ایک اُن ستر بخششون مین سے بخشش ہے کہ اُسمین اصلاح سب کامون اُسکے کی ہے یعنی دنیا اور آخرت مین اور ستر بخششین واسطے اُسکے موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے وعنہ وعن عبید اللہ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ رواہ البیہقی فی کتاب الثالث فی شعب الایمان اور روایت ہے اُسی انسؓ سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اُن دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہے پس بہترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کے نقل کین یہ تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمانمین ف عیال آدمی کے وہ ہین کہ جنکو یہ پرورش کرتا ہے اور کھلاتا ہے اور مال خرچ کرتا ہے اُنپر پس یہ بہ نسبت غیر اللہ تعالیٰ کے مجاز ہے اور بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہے جیسیکہ خلاق ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول خصمین یوم القیمۃ جاران رواہ احمد اور روایت ہے عقبہ بیٹے عامر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنیوالے دن قیامت کے دو ہمسائے ہونگے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی اول دو شخص اُنمین جھگڑنیوالے بعد جھگڑنے اہل رکے دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگے اُسمیر کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر اُنمین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اول جو محاسبہ ہوگا بندے سے در مقدمہ نماز کے ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا درمیان لوگون کے خون ہوگا اور ایک روایت مین یہ آیا ہے کہ اول دو جھگڑنیوالے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے پس تطبیق اینمین یون دی ہے علمانے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اُسکی کے تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کے کہ وہ

بہت بڑا گناہ ہو اور یہ حدیث مقید ہو ساتھ انضمام خصمین کے یعنی جو لوگ ایسے ہین کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کے تصور کیا ہو ادائی حقوق
ہین اور اُس سے گناہ لازم ہوا ہو اُنمین اول یہ دو شخص جھگڑتے آوینگے اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی
ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشارکت کے ہوگا مانند قول اللہ تعالی کے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا پس ولیت ہر ایک مین اضافی ہو منافات
نہ لازم آئی اُمین ۴ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ
رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنے کی کہ علاج اسکا کیا ہو فرمایا پھیر تو
ہاتھ تیمم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے **ف** یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آویگی پس غنیمت جانیگا توحیات کو اور غفلت
دور ہوگی اور دل نرم ہوگا قساوت قلب کا منشا غفلت ہو اور کھلا مسکین کو تاکہ دیکھے تو انعام نعمت الٰہی کے اپنے پر کہ غنی کیا اُسکو اور محتاج کیا تیری طرف
اور نکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ۴ **وعن** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَصْدَقِ الصَّدَقَةِ
اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا نہ آگاہ کرد مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کے کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہے اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پھیری گئی ہو طرف تیرے یعنی
طلاق دی ہو اُسکو خاوند اُسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہو اور نہین واسطے اُس بیٹی کے کوئی کمانے والا سوای تیرے یعنی بیٹا ہو
کہ خدمت کرے اُسکی اور نہ اور کوئی خبر گیران ہو نا چار تیرے گھر مین آن پڑی ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **باب الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ومن اللہ**
باب ہو بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کے **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کے اور وجہ اُسکی کے کہ: امیدش ہو اُسمین
ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کے اور رضا اُسکی کے یعنی جب دوست رکھے کسی بندیکو تو دوست رکھے اُسکو واسطے
اللہ کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ
مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ رواہ البخاری ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحین پہلے آنے کے بدنون مین مانند لشکر کے تھین یعنی ایکی جمع تھین بعد ازان متفرق کیا انکو اور بدنون مین
بھیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تھین اُنمین سے یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کے صفات مین آپسمین الفت رکھتی ہین یعنی بعد از تعلق کے
بدنون مین اور جو ارواحین تھین اُنمین سے اختلاف رکھتی ہین نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے ابی ہریرہؓ سے **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل
کی مناسبت تھی صفات مین یہان بھی محبت ہوتی ہو اور جن مین وہان اختلاف تھا یہان بھی اختلاف ہوتا ہو مثلاً نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی
ہو اور فاسقونکو فاسقون سے اور ظلمور وہان کے تعارف کا بسبب الہام خدا کے ہوتا ہو کہ لوگون کے دلونمین بسبب ہانکی محبت کے یہان
بھی محبت ڈالدیتا ہو طیبی **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ
اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ
الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ
اَهْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ رواہ مسلم اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہو کسی بندے کو یعنی ارادہ کرتا ہو اظہار محبت اپنی کا واسطے کسی
بندے کے اپنے بندون مین سے تو پکارتا ہو جبرئیل کو اور فرماتا ہو کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون فلانے کو پس دوست رکھ تو اسکو فرمایا حضرتؐ نے

پس دوست رکھتا ہے اُسکو جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمان میں یعنی بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست رکھو تم اُسکو پس دوست رکھتے ہیں اُسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہے اُسکے لیے قبولیت یعنی محبت میں میں کہ زمین والے یعنی جن و انس اُس سے محبت کرتے ہیں اور جسوقت کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہوں فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اُس سے فرمایا مصنفؒ نے پس بغض رکھتا ہے اُس سے جبرئیل پھر پکارتا ہے جبرئیل آسمانوں میں تحقیق اللہ بغض رکھتا ہے فلانے کو پس بغض رکھو تم اُس سے پس بغض رکھتے ہیں اہل آسمان اُس سے پھر رکھا جاتا ہے واسطے اُسکے بغض زمین میں یعنی زمین والے بھی اُس سے عداوت رکھتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اُس کے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اُسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتوں کی احتمال رکھتی ہے دو وجہوں کو ایک تو یہ کہ استغفار کرتے ہیں وہ اسکی اور ثنا کرتے ہیں اُسپر اور دعا کرتے ہیں اُسکے لئے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لیں کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اُسکے اور اشتیاق ملنے اُسکے کا ہوگا اور یہ ظاہر تر ہے واسطے اس کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اُسکے معنی حقیقی پر تو کیوں بعید معنی مجازی کی طرف پھیرے معنا معنی اول متفرع ہیں ثانی پر ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی لی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماویگا دن قیامت کے یعنی سب لوگوں کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضے بندوں کے کہ کہاں ہیں آپسمیں محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہاں ہیں وہ کہ تھے محبت رکھتے آپسمیں واسطے رضا جناب میری کے اور ملنے ثواب میرے کے آج کے دن جگہ دونگا میں اُنکو بیچ سائے اپنے کے اُسدن کہ نہیں سایہ سوائے سایہ میرے نقل کی مسلم نے **ف** مراد سایہ خدا تعالیٰ کے سے یا سایہ عرش کا ہے جیسا کہ بعضی حدیثوں میں صریح آیا ہے اور اضافت اللہ تعالیٰ کیطرف واسطے تشریف و تعظیم کے ہے یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اُسکی ہے جیسا کہ السلطان ظل اللہ آیا ہے اور یا سایہ عبارت ہے راحت و نعمت سے جیسا کہتے ہیں عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہؓ سے کہ اُسنے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنے بھائی مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی میں پس مقرر کیا اللہ نے واسطے اُسکے اُسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اُس فرشتہ نے اُس شخص سے کہ کہاں جایا چاہتا ہے تو کہا اُسنے ارادہ کرتا ہوں میں اپنے بھائی کی ملاقات کو کہ وہ اس بستی میں ہے کہا اُس فرشتہ نے کہ آیا ہے تیرے لئے اُسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے تو اور استیفا کرے تو یعنی کوئی نعمت دی ہے تجھے اسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلہ اُسکے کے جاتا ہے کہا اُس شخص نے نہیں کچھ سوا اسکے کہ میں دوست رکھتا ہوں اُسکو واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تیرے تا خبر دوں میں تجھکو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دوست رکھا تجھکو جیسا کہ دوست رکھا تو نے اُسکو واسطے خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں فضیلت ہے محبت للہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہے محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کی اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کبھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے اولیا کے پاس اور وہ کلام کرتے ہیں اُنسے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اگلی متونگے خصائص سے ہے کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس

ع یعنی علامت فتح ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اُس شخص کے لئے کہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سے اور نہیں پونچا اُنکی صحبت مین یا اُنکے علم و عمل کو نہین پونچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اُسکے ہوگا کہ دوست رکھتا ہو اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاوے گا ساتھ محبوب اپنے کے اور ہوگا زین اُسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کے ہو وہی ہو کہ متابعت اور موافقت کی طرف کھینچے لیکن اصل تحاب اور اعتقاد و مورث معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہو دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہو روز قیامت کے اُنکے زمرہ مین اُٹھین گے اور اُنکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہو کہ ظاہر حدیث کا عموم ہو کہ شامل ہو واسطے صالح اور بدبخت کے اور موید ہو اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ جیسیکہ آوے گی پس اسمین ترغیب و ترہیب ہو اور وعدہ وعید **وعن** انس رض ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہو انس رض سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا واسی ہی تجکو کیا تیار کیا ہو تو نے قیامت کے لئے اعمال صالحہ سے یعنی اُسکو کیا پونچتا ہو کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہر آنحضرت کو یہ سوال اُسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ ارزاء تعنت و استبعاد کے پوچھتا ہو نہ از راہ خوف و اعتقاد کے کہا اُسنے کہ نہین تیار کیا مینے اُسکے لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہون خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اُسکے ہوگا کہ دوست رکھتا ہو تو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانو نکو کہ خوشی ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے مانند خوشی ہونے اُنکے کے ساتھ اس کلمہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون مین آنحضرت سے یہی ذکر کیا اور اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلیٰ مرتبہ ہو کہ باعث ہو واسطے محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اُسکے ہوگا کہ دوست رکھتا ہی یعنی ملحق ہو ساتھ اُسکے کہ غالب ہو محبت اُسکی اوپر محبت غیر اُسکے کے کہ نفس اور اہل اور مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اُسکے کے اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی اُس کی اوپر مراد غیر اُسکے کے جیسیکہ کہا العز نے **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ہذا لعمری فی القیاس بدیع لو کان حبک صادقا لاطعتہ ان المحب لمن یحب مطیع — اور مسلمان اسلئے خوش ہوئے کہ وہ پہلے گمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتھ نبی محبت اور متابعت کے بلکہ موقوف ہی اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کے اور مجاہدون کے چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ رض نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور اہل میرے سے اور فرزند میرے سے اور مین اپنے گھر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپکے پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہونگے جنت مین اعلیٰ درجے مین ہونگے ساتھ نبیونکے اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون اُس سے کہ نہین دیکھنے کا آپکو پس نہ جواب دیا اُسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اُتری یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین الخ پس ظاہر ہو اساتھ اسکے یہ کہ مراد ساتھ معیت کے بیان معیت خاص ہو اور معیت خاص یہ ہی کہ حاصل ہوگی اُس سے ملاقات درمیان محب و محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونون ہونگے ایک درجے مین اسلئے کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اُسکا یہ ہو کہ اعلے درجے والے اُترین گے طرف اُنکے کہ اسفل ہین

ف حضرت نے پہلے اس شخص سے علم اور عمل کے بارے مین سوال کیا اور اسکے جواب مین اُسکے اعتقاد کی تعریف کی اور اسکو اُن لوگون کے ساتھ ہونے کی خوشخبری دی جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص مین علم و عمل کی کمی ہو لیکن اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہو تو اسکو بھی اُن لوگون کے ساتھ ہونے کی اُمید ہو جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتے ہین اور اُنکی اطاعت کرتے ہین اور اسی لئے انس رض نے کہا کہ مسلمانون کو اسلام کے بعد کسی اور چیز سے اتنی خوشی نہین ہوئی جتنی اس بات سے ہوئی کہ آنحضرت سے محبت رکھتے ہین اور اُنکی اطاعت کرتے ہین ۱۲

اُنسے پس جمع ہونگے بیچ باغوں جنت کے اور ذکر کرینگے اُن چیزوں کا کہ انعام کی ہونگی اللہ نے اُنپر اور ثنا کرینگے اُسپر اور اُترینگے اُنکے لئے اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگے اُنکو وہ چیز کہ چاہینگے وہ اور یا نگین گے پس وہ باغ جنت مین خوش ہوینگے اور چین کرینگے پھر ظاہر ہے کہ یہ معیت اور موا نجتلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن حال کے والد اعلم ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بدکی مانند اُٹھانیوالے مشک کے اور پھونکنے والے بھٹی کے پس اُٹھانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اُس سے اور یا پاویگا تو اُس سے خوشبو یعنی اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہے اسیطرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت مشخص نہین پہنچتی یہی بس ہے کہ ایسا صحبت اُسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہے اور فارغ بیٹھتا ہے اور پھونکنے والا اُسنکا یا جلاویگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اُس سے ہوا بدبو دھوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے وقت کو اور لیجاتا ہے سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہین ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یعنی اگرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکھا گیا ہے حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ لازم کرانے پر محبت مصاحبت اول کی اور یہ تو محبت اور موافقت دوسرکی سے اسمین رغبت دلائی ہے اور صحبت و ہمنشینی صلحا و علما کے کہ نفع دیتی ہے وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہے صحبت اشرار و فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہے دین و دنیا مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ روایت ہے معاذ بیٹے جبل کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنیوالونکے اُسمین بسبب میرے اور واسطے بیٹھنے والونکے بسبب میرے اور ثنا کرنیکے اور واسطے ملاقات کرنے والونکے میری رضا کے لئے یعنی بعض بعض سے ملتے ہین میری عبادت کے لئے اور واسطے مال خرچ کرنیوالونکے میری رضا مین نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کے ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنیوالے اُسمین بسبب عظمت و جلال میرے کے ہونگے اُنکے لئے منبر نور کے کہ رشک کرینگے اُنپر نبی اور شہید **ف** بیان ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہے کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سے ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتے ہین باوجود اس فضل عظیم کے کہ اُنکو حاصل ہے رشک لیجاوین اس جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کے کیا اور رشک سوا مفضول کے فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علمارنے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور ثنا ہے حقیقت معنی اُسکی کہ طلب کرنا ہے مثل اُسکے تو کہ یہ رکھتے ہین یعنی انبیاء اور شہدا اُنپر ثنا کہتے ہین اور اُنکے مقام کو اچھا جانتے ہین جواب دوسرا یہ کہ کلام مبنی ہے اوپر فرض و تقدیر کے یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو اُنپر ہوتا اور مشہور حوالت ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل و کمالات کے کہ اُنکے مقابلہ مین صفت مفضول کی محو ہے جیسیکہ ایک کے پاس ہزار غلام خوبصورت ساتھ کتنی ایک صفتون اور ہنرونکے ہون اور ایک کے پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بھی نیک ہووہ ہزار غلام والا چاہے کہ وہ بھی میرے ہاتھ لگ جاوے والد اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ

ع یعنی جس سے رشک کرینگے انبیا و شہدا اُسکے فضائل مفضول ہونگے یا اُسکے ساتھ کوئی صفت فاضل کی مفضول نہ ہوگی

وُجُوهُهُمْ نُورٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَا النَّسَائِیُّ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ مَعَ زِیَادَةٍ وَكَذَا فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہین یعنی جماعت عظیمہ ہی اولیاء سے کہ نہین وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگے اُنپر انبیاء اور شہداء دن قیامت کے بسبب مرتبہ اُنکے کے کہ نزدیک خدا کے رکھینگے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا وہ قوم ہین کہ محبت رکھتے ہین آپسمین بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہی حالانکہ محبت اُنکی وہ ہوگی بغیر ناتے کے کہ درمیان اُنکے ہو اور بغیر اموال کے کہ دادوستد کرتے ہین اُنکو آپسمین پس قسم اللہ کی کہ تحقیق منہ اُنکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نور ہونگے یعنی بہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کے اور تحقیق وہ نور کہ مبنی پر ہونگے یا متسولی اور متمکن ہونگے نور پر تقصو دبیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اُنکے کا ہی نہ ڈرینگے جبوقت کہ ڈریگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی حضرتؐ نے یعنی واسطے استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدا کی اُنکے لئے اور واسطے نفی خوف وحزن کے اُنسے یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہین ڈر اُنپر اور نہ وہ غمگین ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ابی مالک سے ساتھ لفظ کے کہ مصابیح مین مذکور ہی ساتھ اور زیادتیونکے یعنی جیسیکہ مصابیح مین ہین اور اسطرح روایت کی ہی بیہقی نے یعنی ساتھ زیادتیونکے شعب الایمان مین ف رشک لیجاوینگے انبیاء یعنی وہ انبیاء کہ فوت ہوئی ہووے گی اُن سے ملاقات آپسکی والا محبت وہمنشینی آپسکی لمدد رمیان ہر نبی اور امت کے حاصل ہی بالشہید اور اسیطرح شہداء سے وہ شہداء مراد ہین کہ ثبت ہوئی ہو اُنسے ہمنشینی اور مانند اُسکے کے اور لفظ روح ساتھ پیش آر کے اصل مین یعنی اُس چیز کے ہی کہ زندہ ہو ساتھ اُسکے بدن اور مراد اس سے بیان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا اور جیسیکہ حیات بدنون کی ساتھ روح کے ہی حیات دلون کی ساتھ قرآن کے ہی اور دوست رکھنا بسبب قرآن کے یا تو باین اعتبار ہو کہ حجت جامع اور باعث محبت اُنکی کا قرآن ہے یعنی دین و اسلام اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ محبت مومنین کے آپسمین اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت رکھتے ہین کہ محبت بھی سبب حیات اور نشاط اور تازگی دلونکی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتے ہین جامن اور بعضے سخنون مین لفظ روح ساتھ زبر آر کے ہی یعنی رحمت ورزق کے کذا فی الصحاح اور مآل سب مضمون کا ایک ہی ہی یعنی دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کے اسطرح ہین عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام تواصلون ولا دنیا یتباذلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمٰن نور قدام عرش الرحمٰن وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَبِیْ ذَرٍّ اَیُّ عُرَى الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِی اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذرؓ کے اے ابی ذر کونسی دست آویز ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابوذرؓ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی فرمایا دوستی کرنی آپسمین بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسی کو بسبب خدا کے یعنی اگرچہ بکطرفے ہو مانند دوست رکھنے ہمارے کے بعض اُن اولیاء اللہ کو کہ نہین دیکھا ہی ہمنے اُنکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی

ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ عیادت کرتا ہو مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہو اور اُسکے دیکھنے کو جاتا ہو فرماتا ہو اللہ تعالیٰ یعنے بلا واسطہ یا زبانی ملائکہ کے کہ خوش ہوئی زندگی تیری یعنی دنیا اور آخرت مین اور خوش ہوا ہو چلنا تیرا کہ یہان آیا تو اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نے اور پکڑی تو نے بہشت سے ایک بڑی جگہ اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ع

ف خوش زندگانی دنیا مین ہی ساتھ قناعت کے اور رضا کے اور برکت رزق کے اور وسعت دل کے اور حُسن خلق کے اور توفیق علم و عمل کے اور یہ تینون لفظ یعنی طبت اور طاب اور تبوات اخبار ہین اور احتمال دعا کا بھی رکھتے ہین یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل ع ح خ **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکرب کے سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو وقت کہ دوست رکھے شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیئے کہ خبر کر دے وہ شخص اُس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہو اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے

ف اسلیے کہ جب وہ سُنے گا تو وہ بھی دوست رکھے گا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اُسکا رہے گا ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عِنْدِهٖ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ فِيْهِ قَالَ ثُمَّ رَهْمَ فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا اكْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ ۔ اور روایت ہی انس رضؓ سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حال مین کہ نزدیک حضرتؐ کے تھے کتنے ایک شخص پس کہا ایک شخص نے اُن لوگونمین سے کہ حضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تحقیق مین البتہ دوست رکھتا ہون اُس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تو نے اُس شخص کو کہ دوست رکھتا ہو تو اُسکو کہا اُسنے کہ نہین فرمایا کہ اُٹھ اور جا طرف اُسکے اور خبردار کر تو اُسکو پس اُٹھا وہ اور گیا طرف اُسکے اور خبردار کیا اُسکو کہ مین دوست رکھتا ہون تجکو پس کہا اُس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکھے تجکو وہ کہ دوست رکھا تو نے مجکو واسطے اُسکے یعنی اللہ تعالےٰ کے کہا انس رضؓ نے پھر پھر کر آیا وہ شخص پس پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا اُس شخص نے تیرے جواب مین پس خبر دی اُسنے حضرتؐ کو ساتھ اُسچیز کے کہ کہی تھی اُسنے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو ساتھ اُس شخص کے ہو گا کہ دوست رکھتا ہو تو اُسکو اور تیرے لیے ہو جزا اور اجر اُسچیز کا کہ نیت کی تو نے واسطے خدا کے یعنی سچ محبت رکھنے اُسکے کے بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کے یہ لفظ آئے ہین کہ مرد ساتھ اُس شخص کے ہو گا کہ دوست رکھتا ہو اُسکو اور اُسکے لیے ہے جزا اُس چیز کا کہ کسب کیا بنیت ثواب ف معنی احتساب کے ہین امید ثواب کی رکھنی خدا تعالیٰ سے اور حسبہ ساتھ زیر ح کے اور جزم سین کے اسم ہو اُس سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہو یعنی گننے کے گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتا ہی مرح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ ۔ اور روایت ہی ابی سعیدؓ سے اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نرکھ مگر مسلمان سے یعنی نہ کافر سے یا یہ مراد ہی کہ یاری نہ کر مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور مؤید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنی چاہیئے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو نا قابل کھانے متقیونکے ہو اور چاہیئے کہ متقیونکو کھلاوے تاکہ اُنکو اس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر اُنکے کو تاکہ اُنکو قوت

گناہ کی خوٗس سے منع فرمایا حضرتؐ نے مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونے کفار وفجار کے سے تا سبب الفت ومحبت کا ہونو اور اُنکی مصاحبت سے بُری صفتین سرایت نکرین اور لکھا ہی علمار نے کہ یہ شرط طعام دعوت مین ہی ورنہ طعام حاجت مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا اور اسیر اُنکے کافر تھے پس واسطے رفع حاجت کے یعنی بھوک کے کافر کو دینا بامر ہی ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وقال الدوری اسنادہ صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسی کو البتہ اُسکے مذہب سیرت پر ہوتا ہی غالباً پس چاہیے کہ دیکھے ایک معتبار اکہ کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نے کہ اسناد اسکی صحیح اوف چاہیے کہ دیکھے الخ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی ومخالطت زاہد کی بے رغبت کرتی ہی دنیا مین اسلیے کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ واقتدا کے اور بعد حدیث کے جو مؤلف عبارت دراز لایا مقصود اس سے مبالغہ ہی پیچ رد کے اسپر کہ تو ہم کیا ہی اُسنے کہ یہ حدیث موضوع ہی ع وعن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ ومن ھو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی یزید بن نعامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ بھائی چارہ کریں کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اُسے نام اُسکا اور نام باپ اُسکے کا اور پوچھے کہ کس قبیلہ مین سے ہی اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینے والا ہی واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری ع عن ابی ذر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال قائل الصلوٰۃ والزکوٰۃ وقال قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد ورواہ ابو داود الفصل الاخیر روایت ہی ابو ذرؓ سے کہ کہا ابو ذرؓ نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کے کہا ایک کہنے والے نے نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالیٰ کے دوستی ہی بیچ راہ خدا کے اور بغض بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابو داؤد نے فصل اخیر یعنی جملہ خیر کان احب الاعمال الخ اور سوال وجواب کہ اول مذکور ہوا روایت نہین کیا لفظ والزکوۃ مین ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنی اَوْ کے ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر درست ہوا ہی کہ حب فی اللہ وبغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سے ہون حال آنکہ یہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت للہ رکھتا ہوگا محبت رکھے گا انبیاء اور اولیاء اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت واتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھے گا واسطے خدا کے دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کرے گا جہاد وقتال اُنکے مین پس یہان سب طاعتین نماز وزکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہین انمین کوئی چیز باہر نہی اسسے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال وطاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا یہ مراد ہی کہ اعمال قلبی مین حب للہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور روزہ اور زکوۃ اور جہاد اس صورت مین کچھ تعارض نہا اور یا یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب ماموریات شرعیہ کے اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کے حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونو کو اور یہ مراد نہین ہی کہ یہ دونون

افضل ہیں نماز اور روزے اور زکوٰۃ سے ثواب میں اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ طبرانی نے نقل کی ہے ابن عباسؓ سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المؤمن ح ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احب عبد عبداً للہ الا لاکرامہ ربہ عزوجل رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو مگر کہ تعظیم کرنے اُسنے اپنے پروردگار عزوجل کی نقل کیا احمد نے وعن اسماء بنت یزید انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا اخبرکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رؤا ذکر اللہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق اُسنے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کیا نہ خبر دوں میں تمکو کہ بہترین تمہارے کون ہیں کہا اُنھوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا بہترین تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل میں یہ حدیث ترجمہ اور شرح کے اگر بکی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدین تحابا فی اللہ عزوجل واحد فی المشرق والآخر فی المغرب لجمع اللہ بینھما یوم القیامۃ یقول ھذا الذی کنت تحبہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت رکھیں آپسمیں واسطے خدا کے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ درمیان اُن دونوں کے دن قیامت کے یعنی واسطے شفاعت اُس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے فرماویگا یعنی زبانی فرشتے کے یا بلاواسطہ ہر ایک اُن دونوں میں سے یہ بندہ وہ ہے کہ تھا تو محبت رکھتا اُس سے بسبب میرے وعن ابی رزین انہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی ملاک ھذا الامر الذی تصیب بہ خیر الدنیا والآخرۃ علیک بحلیس اھل الذکر واذا خلوت فحرک لسانک ما استطعت بذکر اللہ واحب فی اللہ وابغض فی اللہ یا ابا رزین ھل شعرت ان الرجل اذا خرج من بیتہ ترائت لہ الحاہ شیعۃ سبعون الف ملک کلھم یصلون علیہ ویقولون ربنا ان وصل فیھا فصلہ فان استطعت ان تحمل جسدک ذلک فافعل اور روایت ہے ابی رزینؓ سے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورزین کو آیا نہ آگاہ کروں میں تجکو اوپر اُس امر کے یعنی دین کے کہ پہنچے تو بسبب اُسکے بھلائی دنیا اور آخرت کی کہ وہ یہ ہے میں ہیں لازم کر اپنے پر بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسوں میں یعنی ذکر کے لیئے اور جب تنہا بیٹھے تو پس ہلا زبان اپنی جہتک ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنی لوگوں میں اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کے یعنی جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کے یعنی جسکو دشمن رکھے تو اے ابورزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے پیچھے اُسکے ہوتے ہیں ستر ہزار فرشتے سب دعا استغفار کرتے ہیں اُسکے لیے اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطے تیرے پس ملا اُسکو ساتھ رحمت اور مغفرت اپنی کے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام میں لاوے تو اپنے بدن کو اسمیں یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وعن ابی ھریرۃ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لغرفا یرا من یاقوت علیھا غرف من زبرجد لھا ابواب مفتحۃ تضیء کما یضیء الکوکب الدری فقالوا یا رسول اللہ من یسکنھا قال المتحابون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ والمتلاقون فی اللہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان الاحادیث الثلثۃ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کے اُنپر بالاخانے ہیں زمرد کے اُنکے دروازہ ہیں کھلے ہوئے روشن ہوتے ہیں وہ بالاخانے اور دروازے اُنکے جیسکہ روشن ہوتے ہیں ستارے روشن پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کون رہینگے اُنمیں فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہیں

آپس مین واسطے اللہ کے اور نیشینی کرتے ہین واسطے اللہ کے اور ملاقات کرتے ہین آپسمین واسطے اللہ کے نقل کین بیہقی نے یہ تینون حدیثین

شرح بیان مین بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ باب ہوا اُس چیز کا کہ منع کیا گیا ہو اُس سے چھوڑنے ملاقات کے سے اور کاٹنے دوستی کے سے اور ڈھونڈھنے عیبونکے سے ف تہاجر کے معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کے پس تقاطع بیان وتفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اُنسے ترک ملاقات اور سلام بھائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا نہ تھا اسلیے کہا ماہیٰ عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہے کہ شرم رکھے اور مکروہ جانے آدمی اُسکے ظاہر ہونے کو اور دوست رکھے کہ پوشیدہ رہے یعنی عیب ونقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب چینی کرنی ح الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ہٰذَا وَیُعْرِضُ ہٰذَا وَخَیْرُہُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو ایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دنسے کہ ملین دونون پس منہ پھیر لے یہ ایک طرف کو اور وہ پھیر لیوے منہ دوسری طرف یعنی ایک دوسرکو نہ دیکھے اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیے کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور حمیت اور مانند اُنکے بیٹھ رہی ہی پس اسقدر معاف کیگئی اور غالب یہ ہی کہ تین روز کے عرصہ مین خفگی جاتی رہے یا کم ہو جائے اور بعد اسکے کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یقین آنکے اور مراد یہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر کسی حقوق کے ہو تو منع ہی مثلاً اُسنے اسکی غیبت کی اور اسکی خیرخواہی نکی اُس سے اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ نہ چاہیے اور اگر تقصیر کسی دین مین کرتا ہی جیسے اہل ہوا و بدعت تو اُس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اُسکی طرف حق کے اور سیوطی نے مؤطا کے حاشیہ مین ابن عبد البر سے نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علما نے اسپر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کے کلام کرنیسے اور ملنے سے اپنے دین کے فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اُسکو کنارہ کشی اور دوری ڈھونڈھنی اُس سے باحسن وجوہ یعنی بغیر ارتکاب ہونیکے بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کے انتہی اور آحیار العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہی کہ بعضون نے انمین سے ترک ملاقات کی تھی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تینون صحابیون پر کہ غزوۂ تبوک مین نہ گئے تھے پچاس روز تک صحابہ کو اور اُنکی بیبیون اور قرابتیونکو حکم کر دیا تھا کہ اُنسے ملاقات وکلام نکرین بسبب خوف راہ پانے نفاق کے اُنمین اور آنحضرت ایک مہینہ تک اپنی بیبیون سے خفا رہے تھے اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تھی غرضکہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رکھے اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنی پہلے کرے سلام علیک اور رفع کدورت کرے اسمین اشارہ ہوا اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سے اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اس سے کم نچاہیے ناحق مسلمانی ہاتھ سے نجاوے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان بد سے اسلیے کہ گمان بد دروغترین باتونکا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کیخریدنے کا اور منظور نہ لینا اور حسد نکرو آپسمین اور نہ بغض رکھو آپسمین اور نہ عیبت کرو آپسمین اور ہو جاؤ بندے اللہ کے

بھائی اور ایک روایت مین ہو اور نہ حرص کر و نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف در و غترین باتو نکا ہو کہ جب کسی پر کچھ گمان لیجاتا ہو حکم کرنا ہو اسپر کہ ایسا ایسا ہوا اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جھوٹ ہوگا اور مراد ساتھ بات کے بات نفس کی ہو اور وہ بالقای شیطانی ہو اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اسکو اس سبب سے ہو یا مبالغہ ہو اسمین اور قرآن مین آیا ہو اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اور مراد اُس سے گمان بد کہ نہی آئی ہو اُس سے وہ ہو کہ استقرار کر ہو اور جزم کرے ساتھ اُسکے نہ وہ کہ بطور خطرہ کے گذرے دل مین اور بعضون نے کہا کہ موجب گناہ کا جب ہو کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور زبان پر لاوے اور بہرتقدیر دلیل نرکھتا ہو اسپر یا دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کے جو گمان لیجاوے اُس سے ماخوذ نہین ہوتا اور لاتَحَسَّسُوا ہلا ساتھ حا مہملہ کے ہو اور دوسرا ساتھ جیم کے اور بالعکس اور فرق درمیان تحسس اور تجسس کے علمانے کئی وجہ کر کیا ہو قاموس مین بیچ فصل جیم کے کہا ہو کہ تجسس دریافت کرنا خبرونکا مثل تحسس کے اور جاسوس اور جسیس مشتق اس سے ہو یعنی صاحب سر شر کے اور فصل حا مین کہا ہو کہ حاسوس یعنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہو ساتھ خیر خیر کے اور جیم سے مخصوص ہو ساتھ جنس شر کے انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کے اور حا سے دریافت کرنا اُسکا حاسہ سے جیسے کہ حواری سے سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کے عیبون سے اور حا سے سُننا اُنکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا تاخیر کے لیے اور حا سے اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگونکے عیبونکا اور امور پوشیدہ اُنکے کا بذات خود یا بمدد غیر کے اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کرنے خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانے کے خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لاتناجشوا تناجش ہو بخیس ساتھ جنم جیم کے کہا بعضون نے کہ مراد اس سے ہو طلب رفعت اور بلندی لوگونپہ اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنیکے تا دوسرا اُسکے دیکھا دیکھی اتنے کو لے لے اور اصل مین بخش کتے ہین شکار کے برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نے کہا کہ بخش حدیث مین یعنی وغلا نیکے کسی کو کسی کے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی محکم پہنچ جاوے کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنی احتراز کرو اسباب حادث ہونے بغض کے سے والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اسمین اختیار نہین ہو اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو ا ہوائے نفسانی مذاہب مین اسلیے کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہین بغض کے اور ظاہر تر یہ ہو کہ نہی آپس کی بغض سے تاکید ہو واسطے امر محبت رکھنے کے آپسمین مطلقاً مگر جہان کہ خلل پڑے دین مین تو اُس صورت مین نہین جائز ہی محبت آپسکی بلکہ واجب ہو بغض اسلیے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہو موجب قول اللہ تعالیٰ کے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا اور اسمین شک نہین کہ محبت آپسکی سبب اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب تفرق کا پس معنی یہ ہین کہ نہ بغض رکھے بعض تمھارا بعض سے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون پس ہوگی نہی پیمہ یعنی چغل خوری سے اسلیے کہ اسمین بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہی اور لاتدابروا یعنی غیبت نکرو آپسمین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک تقاطعین سے پیٹھ دیتا ہی دوسرے کیطرف یعنی اعراض کرتا ہی حق ادا کی حقوق اسلام کے اور ہو بندے اللہ کے اخ یعنی جب تم بندے ایک مولا کے ہو تو سب عبود یت مین برابر ہو اور آپسمین بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو اور لفظ ولاتنافسوا جو ایک روایت مین ہو ظاہر یہ ہو کہ بعد سب لفظون کے ہو اور ظاہر تر یہ ہو کہ بعد لاتحاسدوا کے اور معنی تنافس کے تحاسد ہین یا قریب اسکے اور احتمال ہو کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسکہ ایک حدیث مین آیا ہو کہ ڈرتا ہون مین تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اسمین مع ہ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا

کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا رواہ مسلم اور روایت ہی اُسی ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے ان پیر کے اور جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہر واسطے ہر بندے کے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو پس نہین رہتا بغیر بخشا گیا مگر وہ شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی اور کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونو کو کہ آپسمین دشمنی رکھتے ہین یہانتک کہ صلح کرین آپسمین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے یعنی طبقات اُسکے یا بالاخانے اور درجات اُسکے کے ان دونو لفظون مین واسطے کثرت رحمت کے کہ اُترتی ہو اُن دونون مین اولبعث ہو مغفرت کی گذا اقال علی اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہو کہ کھلنا دروازون کا نیا ہو کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جرایم خلق سے اور دینے ثواب رفعت درجات سے اور صواب یہ ہو کہ معمول ہو یہ ظاہر پر اسلئے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہو جبتک کوئی دلیل پھیر نیوالی ظاہر سے نہو اور کھلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہانتک کہ صلح کرین ظاہر ہو کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہو اُسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہو کہ دوسرا صاف ہو یا نہو واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین و یوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ھذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل لوگونکے آگے پروردگار تعالی کے ہر ہفتے مین دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشش کیجاتی ہو واسطے ہر بندہ مومن کے مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان مسلمان بھائی اُسکے کے دشمنی پس کہا جاتا ہو کہ چھوڑو ان دونو کو یہانتک کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** امّ کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ یرخص فی شیء مما یقولہ الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امراتہ وحدیث المراۃ زوجھا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبۃ بن ابی معیط کی سے کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرے درمیان لوگونکے یعنی ساتھ جھوٹ اپنے کے اور کہے نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنونمین سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہنچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مین نے اُنکو رخصت دیتے عام کلثوم ضمیر اسمعہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دی ہو بیچ کسی چیز کے اُن چیزون سے کہ کہتے ہین لوگ اُسکے حقمین کہ وہ جھوٹ ہین مگر بیچ تین چیزونکے ایک لڑائی مین اور دوسرے صلح مین درمیان لوگونکے اور تیسرے بات کرنے مرد کے مین اپنی بیوی سے اور بات کہنے بیوی کے ہین اپنے خاوند سے ف پہنچاوے نیک بات دونو لوگون کو جسمین نمو اُسنے مثلاً کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست رکھتا ہو اور نہین کہتا ہو تیرے حق مین مگر اچھی بات اور مانند اسکے کے اور جھوٹ لڑائی مین یہ ہو کہ ایسی باتین کہے کہ اُس سے قوت مسلمانونکی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگونکے قوی ہون اور دشمن فریب کھا جاوے اگرچہ خلاف واقع کے ہو مثلاً کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہو اور مددانکی بہت سی آتی ہو یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ اپنے پیچھے کہ فلانا آپہنچا ہو تیرے پیچھے مارنے کو تیرے اور میان بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت وخوشنودی کیا کرین زیادہ اُس سے کہ واقع مین ہو نا باعث محبت والفت کا ہو ع **وذکر** حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کیگئی حدیث جابرؓ کی کہ سرا سکا یہ کہ ان الشیطان ایس بیچ باب الوسوسہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الکذب الا فی ثلث

لہ جھون ہو یا خوش کرنا بخوشی کرنا طلاق کرنا عطا کرنا اقرار کرنا اقرار کرنا اقرار

الکذب الرجل امرأتہ لیرضیہا والکذاب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی روایت ہے اسماء بنت یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کے اور جھوٹ بولنا اسلیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس روایت مین فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر اور اغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل اور بیمار ہین انکی تسلی اور راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث مین دونو نکا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے ازراہ اختصار کے ایک ہی کا ذکر کیا وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دنسے پس جو وقت کہ ملاقات کرے اُس سے اسحال مین کہ سلام علیک کرے اُس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اُسکو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اُسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جسنے کہ جواب ندیا پھرا وہ ساتھ گناہ ترک ملاقات کے باساتھ گناہ نہ لینے کے باساتھ گناہ سلام علیک کرنیوالیکے یا سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کے سے باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینے والیکے گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالیکا بھی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص کہ جھوڑے ملاقات زیادہ تین دنسے اگر چہ کہ یا ہست ہو پھر مرجاوے یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کیے داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے وعن ابی خراش السلمی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابو خراش سلمی سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمانکی برس روز پس وہ مانند خون کرنے اُسکے کے ہے یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الہجرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذرین تین دن تو چاہیے کہ ملے اُس سے یعنی جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اُس سے پس اگر جواب دیا اُسنے اُسکے سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونون ثواب مین یعنی ثواب ملجانے مین پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کے اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اُسکے کے اور اگر جواب ندیا اُسنے سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کے یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کے اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنیوالا نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ رواہ الترمذی وابو داود وقال ہذا حدیث صحیح اور روایت ہے ابی درداء سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونمین تمکو ساتھ اس عمل کے کہ افضل ہو درجہ اُسکا اور بہت ہو ثواب اُسکا درجہ روزے اور ثواب اور صدقہ اور نماز کے سے کہا ابو درداؓ نے کہا ہانہ یعنی فرمایئے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصونکے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصونکے وہ ہی مونڈنے والا یعنی دین مین خلل ڈالنے والا النقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف ظاہر آیہ ہے کہ واو والصدقۃ وغیرہ مین جمع کے لئے ہے پس معنی یہ ہونگے کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزون مذکورہ سے اور احتمال یہبھی ہے کہ واو بمعنی او کے ہو پس معنی یہ ہونگے کہ یہ افضل ہے ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سے یعنی روزے وغیرہ سے نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اسواسطے کہ کبھی متصور ہے یہ کہ مصلح کرنیوالے فساد مین کہ منفرع ہو اسپر خونریزی اور لٹنا اموال کا اور تک حرمت افضل اُن عبادات فرض سے کہ ممکن ہو قصاً انکی اور یہ عبادتین اللہ تعالیٰ کے حقوق مین سے ہین کہ سہل ہین حق سبحانہ کے نزدیک بندونکے حقوق سے پس جبکہ موالیسطح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوے کہ یہ جنس عمل سے افضل ہے اُن جنس سے بسبب ہونے بعض افراد اُسکے کے افضل کا بشہ خیر الہلک الرجل خیر من المراۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدیگر کے ہے جیسیکہ بغض او عداوت اور جنگ جدل مثلاً ایک جماعت مین واقع ہو اور فساد پڑا ہے اُنکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کے کرنا اور فساد سے طرف صلاح کے لانا اصلاح ذات البین کے یعنی ہین اور ذات البین نام اُن احوال کا ہے کہ درمیان لوگونکے ہین اور اصلاح انکا نیک کرنا ہے اور مبدل کرنا اُنکا فساد سے ساتھ صلاح کے اور فساد احوال کہ ذات البین ہے حالقہ ہے حلق کہتے ہین بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنے والی اور مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سے اُکھیڑنا ہو یعنی فساد ذات البین ایک خصلت ہے ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سے اُکھیڑنیوالی ثواب کی جیسیکہ اُسترہ بالونکو جڑ سے مونڈتا ہے اور آہین غیبت ذالک اصلح کروانے پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہے فساد ڈالنے سے آپسمین ح ع **وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زبیرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمھارے اور سرایت کی ہے تم مین بیماری اُمتونکی کہ پہلے سے تھین وہ بیماری حسد اور بغض ہے وہ بغض یا ہر ایک ان دونون مین سے مونڈنے والا ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہے بالونکو ولیکن مونڈتا ہے یعنی جڑ سے اُکھیڑتا ہے دین کو یعنی ضرر اُسکا بڑا ہے دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ** عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کھاتا ہے یعنی فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنیوالے کی نیکیونکو جیسیکہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیونکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اِس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت قابل کرتا ہے عمل صالح کو اور بُرائیان لیجاتی ہین نیکیونکو اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک نہین ہے بلکہ نیکیان لیجاتی ہین بُرائیونکو جیسیکہ فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ اور جواب اُنکے دلیل پکڑنے کا اسحدیث سے یہ ہے کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیونکا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضون نے یہ جواب دیا ہے مراد کھانے اور لیجانے حسد کے سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے نفس کے اور تک حرمت محسود کے اور اگر چہ نہین کرتا حاسد یہ ارادہ رکھتا ہے اور کچھ نہین تو تک حرمت بسبب غیبت کے تو ضرور کرتا ہے پس روز قیامت نیکیان اُسکی محسود کو دینگے عوض مین

اُسکے حقوق کے کہ حاسد کے گردن پر ہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ شخص ہی کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزے اور شب بیداری کے آویگا اور حال اُسکا یہ ہوگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اُسکی انکو دینگے کہ جنپر ظلم کیا تھا معنی جبط اعمال کے یہ ہین نہ ٹہرانا اور فنا کرنا اُنکا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کسی اعمال کے آویگا حالانکہ حدیث ناطق ہی ساتھ آنیکے مع اعمال روز قیامت کے اور اوجاب یہ ہی کہ حسنات مضاعف ہوتے ہین ساتھ استداد وصالح بندیکے پس جب مرتکب خطاؤنکا ہوتا ہی تو مضاعفیت سے محروم رہتا ہی وجوع

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بُرائی ڈلوانیسے درمیان دو شخصونکے پس حقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اُمِّ صِرْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ حقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پونہچاوے یعنی کسی مسلمانکو بموجب شرعی پونہچاویگا اللہ ضرر اُسکو یعنی سزا دیگا اُسکے عمل کی اور جو شخص شقت ڈالے کسی پر شقت ڈالیگا اللہ اُسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی حرف اور لفظ شاق الخ کے یعنی بھی لکھے ہین کہ جس نے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اُس سے عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اُسکو ع

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی بکرہ صدیقؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہی یعنی دور ڈالا گیا ہوگا قرب و رحمت الٰہی سے وہ شخص کہ ضرر پونہچاوے کسی مسلمان کو یعنی ظاہر مین یا مکر کرے یعنی ضرر پونہچاوے خفیہ اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَتَتَبَّعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا چڑھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا بلوگونکو ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا کہ اے گروہ اُن شخصونکے کہ اسلام لائے ہین ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پونہچا ہی ایمان طرف دل اُنکے کے نہ ایذا دو تم مسلمانونکو یعنی کامل مسلمانونکو کہ جو اسلام لائے ہین زبان سے اور ایمان لائے ہین دل سے اور نہ عار دلاؤ اُنکو اور نہ تلاش کرو عیب اُنکے پس حقیق جو شخص کہ ڈھونڈے عیب اپنے بھائی مسلمان کا ڈھونڈیگا اللہ عیب اُسکا اور جسکا ڈھونڈا اللہ نے عیب سو اگر یگا اُسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگونسے بیچ گھر اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے حرف اسلام لائے ہین آنحرشریک ہین اسمین مومن و منافق اور نہین پونچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کامل اُسکا طرف دل اُنکے کے پس شامل ہی یہ فاسق کو بھی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیے کہ آگے آتا ہی من یتبع عورۃ اخیہ المسلم اور منافق اور مسلمان مین اخوۃ یعنی بھائی چارہ ہی نہین پس طیبی نے کہا جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہ خلاف ظاہر کے ہی اور حکم اعم بمنابت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اُس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہی اگلے زمانے مین برابر ہی کہ جانو تو یہ کرنی اُنکی اُس سے یا نہ جانو اور رعایت دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اُسکے پہلے ظاہر ہونے تو یہ کے واجب ہی اُسکے لیے کہ قادر ہو اُسپر اور کبھی واجب ہوتی ہی حد و تعزیر پس یہ قبیلہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سے ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اُنکے اُن عیبون مین کہ نہین

جاننے تم اُنکو اور نہ اظہار کرو اُن عیبونکو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہی کہ جو کوئی ڈھونڈے یعنی طلب کرے عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کے کہ واجب ہی حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کوئس سے اور ڈھونڈھیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیوب اُسکے یعنی یہ آخرت مین ہوگا اور بدترین عیبونکا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برایمان اُسکی کہا امام غزالی رح نے کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتھ مسلمان کے پس دل نہین ٹھیر سکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس باعث ہوتا ہی پردہ دری کا اور حد پردہ کی یہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلے اور جو دیوار ملی ہو مکان کی پس نہین جائز ہی چوری سے کان لگانا اُسکے گھر پر تاکہ سُنے آواز تار نکی یعنی ستار وغیرہ کے تارون کی اور نہ جائز ہی دخل ہونا اُسپر واسطے دیکھنے گناہ کے مگر یہ کہ ظاہر کرے وہ اسطرح کہ معلوم کرلے اُسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند آواز امیر کے اور آواز نشے والونکی کہ آپس مین نشے والونکی سی باتین کر رہے ہون اور اسیطرح جبکہ چھپالین باسن شراب کے اور آلات لہو کے آستین مین اور دامن کے بیچ تو نہین جائز ہی کھولنا اُنکا اور اسیطرح نہین جائز ہی سونگھنا تاکہ آئے بو شراب کی اور نہین جائز ہی یہ کہ طلب خبر کی کرے پنے ہمسایون سے تاکہ خبر دیوین وہ اُسکو ساتھ اُسچیز کے کہ ہوتا ہی شرابی کے گھر مین اور اس قول مین کہ نہین پہنچا ہی ایمان الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ جبتک کہ نہین پہنچتا ہی ایمان طرف دل کے نہین حاصل ہوتی اُسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اُسکے پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالی کی ہی اور حقوق ادا کرنے مسلمانون کے پس نہ ایذا دیتا ہی کسی کو اور نہ ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی اُنکے احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور ترجمہ حواس سے ع

وعن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اربی الربوا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی سعید بن زید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا بیان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کے ناحق نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی غیبت کرنی اور بُرا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اُسپر اور حقیر جاننا اُسکو ناحق اور بے مصلحت شرعی کے زیادہ ترین سود ونکا ہی یعنی بڑا سود ہے بہ نسبت اور سودون کے حرمت و گناہ مین اور بروایت مین بمعنی زیادتی کے ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنے کسی کی آبروریزی مین لینا ہی زیادہ اُس چیز سے کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اُسچیز سے کہ رخصت ہی تشبیہ دی اسکو ساتھ ربوا کے کہ زیادہ حق سے لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلئے کہ آبرو مسلمانکی عزیز تر اور شریف تر ہی اُسکے مال سے پس ضرر اور فساد اُسکے لینے مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلئے کہ بعضے احوال مین مباح ہوتی ہی آبروریزی جیسیکہ صاحب حق کے یا ظالم اُسکو کہ حق اُسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح کرے یعنی اُسکا نقصان بیان کرے اور اُسی قبیلہ سے ہی جرح رواۃ کا کہ محدثین اور یون کو واسطے مصلحت حفظ دین کے کرتے ہین اور اسکے مانند ہی ذکر کرنی بُرائی منگنی کرنے والیکی اور بدعتی اور فاسقونکی بقصد بچانیکے لوگونکو ج

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اُنکے ناخون تھے تانبے کے کھرونچتے تھے مُنھ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مینے کون ہین یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگونکے یعنی غیبت کرتے ہین اُنکی اور پڑتے ہین لوگونکی آبرو مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی

غیبت کرتے ہین اور بُرا کہتے ہین اور بسبب اسکے آبروریزی کرتے ہین لوگونکی غیبت کرنیکو جو کہا کھانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہوچکی ہی باب الغیبت مین اور چونکہ آبروریزی لوگونکی کی اور اُس سے خوشی ہوئے حقتعالی نے منہ اور سینے اُنکے بھی اُنکے ہاتھونسے زخمی کروا دیے

وعن المستورد رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ یطعمہ مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ وریاء فان اللہ یقوم لہ مقام سمعۃ وریاء یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مستورد رض سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص کہاوے بسبب غیبت کرنے نباہتان زنا کرنے یا بے آبروئی کرنے کسی شخص کے تقمہ پس تحقیق اللہ تعالے کھلاویگا اُسکو مانند اُس لقمہ کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ پناوے کسی شخصکو کپڑا بسبب الٰہنت کرنے کسی شخص مسلمان کے پس تحقیق اللہ تعالے پہناویگا مانند اُس کپڑے کے آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ کھڑا ہوے کسی کو بیچ مقام سُنانے اور دکھلانیکے پس تحقیق اللہ تعالی کھڑا ہوئیگا واسطے اُسکے بیچ مقام سُنانے اور دکھانیکے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بلفظہ اکلۃ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کے ہی یعنی لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہی یعنی یکبار کھانیکے جیسیکہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور بُرائی کسی مسلمان کی سے خوش ہوتا ہو کوئی اُسکے پاس جاوے اور ازراہ خوشامد کے غیبت اُس مسلمان کی کرے اور اس وسیلہ سے اپنے لئے روٹی پیدا کرے اور وجہ رزق کی بہم پونچاوے اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کے ہی یعنی البس شخصا ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکھا گیا ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مفعول کے ہی یعنی پہنایا جاوے کپڑا اور یہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اول کے ہین کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوے اپنے نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے اُسیطرح کہ اوپر ذکر کیگئی کھانے مین اور قام برجل مین حرف ب تعدیہ کے لئے ہی اور مراد رجل سے نفس اُسکا ہی یا غیر اُسکا یعنی کھڑا کرے اپنے تئین یا کسی اور کو بیچ مقام دکھانے اور سُنانے کے یعنی تعریف کرے اور خوبیان دکھاوے اپنی یا اوسکی تا لوگ دیکھین اور سنین اُسکی فضیحت کرنیکے لئے کھڑا ہوگا اللہ تعالی پس کھڑا ہونا اللہ کا مقام سُنانے اور دکھانے مین کنایہ ہی جو اُسکی فضیحت کرنے سے کہا مظہر نے کہ ب برجل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کے لئے ہو یا سبب کے لئے پس اگر تعدیہ کے لئے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کھڑا کرے کسی کو مقام سُنانے اور دکھانے مین یعنی تعریف کرے کسی کی ساتھ صلاح اور تقوی کے اور ساتھ زہد اور عبادت کے شہرت دیوے تا لوگ اُسکے معتقد ہون اور خدمت کرین اُسکی اور اُسکو جال ٹھیراوے اپنے لئے تا کہ اُسکے سبب سے مال وجاہ اپنے تئین حاصل ہو جیسا کہ بعضے خادم درویشونکے کرتے ہین ہمارے زمانہ مین بقبول شخصے بیران مٹی پرندمیدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کھڑا کریگا ساتھ اسطرح کے کہ حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ یہ جھوٹا ہی کہ ایک شخصکو جھوٹ شہرت دی تھی اپنی غرض نفسانی کے لئے بعد ازان عذاب دیگا اُسکو عذاب جھوٹونکا اور اگر سبب کے لئے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی ظاہر کرے صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکے کہ معتقد ہو اُسکا کوئی شخص ذی قدر اور بہت مال والا تا کہ حاصل ہو اسکو مال وجاہ جیسیکہ کہتے ہین لوگ عرف مین کہ یہ زاہد امیر کا ہو کھڑا ہوگا اللہ تعالے اُسکے رسوا کرنیکے لئے یعنی ارادہ کریگا اُسکے فضیحت کرنیکا مقام سُنانے اور دکھانے مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ اظہار کرین کہ یہ ریاکار تھا خلق کے لئے کام کرتا تھا بعد ازان عذاب کریگا اُسکو عذاب ریاکارون کا ع ہوح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان رکھنا جملہ عبادات حسنہ سے ہی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی نیک گمان رکھنا ساتھ اللہ تعالی کے جملہ عبادات حسنہ سے ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتونکا بخلاف اُسکے کہ گمان کرتے ہین عوام کہ حسن ظن یہ ہی کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور کہے کہ وہ کریم وغفور رحیم ہے

پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتھ معبود کے وہ مغرور و مردود ہی یا معنی یہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانونپر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھنا ساتھ اُنکے جملہ عبادات حسنہ سے ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سے یعنی جو کوئی متعبد و نیکو کار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوائے بدکار کے نہین ہوتا ۵ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار بدانکہ خود خواند بدرحق یار ع ۱۲ ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ لِتِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةَ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا عائشہ رضی نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تھا زیادہ اُنکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے بمعنی بطریق استفہام انکاری کے کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصہ ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اُنسے ملاقات مہینہ و یکمر کی اور محرم کی اور کچھ صفر کے مہینے کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تھین حیی بن اخطب یہودی کی کہ بنی سرائیل مین سے تھا اولاد حضرت ہارون کی سے اور بیوی تھین ابو الحقیق کی پس وہ مارگیا جنگ خیبر مین اور یہ پکڑی آئین پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اسنے نکاح مین لائے اور بعضی ازواج مطہرات کو اُنسے سوء مزاجی تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی انھین مین سے تھین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اُنکی کرتے تھے ایک دفعہ انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور بہت سخت سست کہا انھون نے حضرت سے شکایت کی فرمایا آپنے کہ تو اُس سے کہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی اُنکی تو کرکی اور حضرت زینب بھی بیوی تھین حضرت کی پس آپ خفا ہوئے اُنسے بسبب بدزبانی کرنیکے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب قبیح کے یعنی بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ بغض و عداوت کے اور اس تقریر سے حاصل ہوجاتی ہی تطبیق حدیثون مین جیسکو اوپر گذرا ع ع **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِيْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کیگئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سرا اُسکا یہ ہی من حمی مومنا یعنی باب شفقت اور رحمت کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹے مریم کے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا واسطے اُسکے عیسی نے تو چوری کی تو نے یعنی کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہین ہی یون قسم ہی اُسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اُسکے پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا مینے نفس اپنے کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی اُسکی وحدانیت کے کہ سمجھی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے یا تقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مینے تیری قسم کھانے کو ساتھ اللہ کے اور جھٹلایا مینے نفس کو یعنی سچ جانا کہی مینے بہ ظاہر کے واسطے احتمال اسکے کہ یہ دیا خفیہ ہو چوری واسطے ہونے کسی شرط کے اُن شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین خاکذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مینے مجلو تیری قسم مین اور پھر امین اُس چیز سے کہ گمان کیا تھا مینے اور جھٹلایا مینے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ برخلاف اُسکے معلوم ہوجاوے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور بوجب اُسکے عمل کرے بسبب تعظیم نام خدا تعالی کے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہی فقر یہ کہ ہوجاوے کفر اور نزدیک ہی حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکے اللہ تعالی پر اور یا بسبب ناراضی ہونیکے قضاء اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنیکے

ماسوی اللہ سے یا بسبب میل کرنیکے طرف کفر کے بسبب دیکھنے اسکے کے کہ اکثر کفار اغنیا وحسین والے ہین اور اکثر مسلمان فقرا وآرائش مین نہین بمقتضا اسکے کہ وارد ہوا ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنے بندونکی تسلی کے لئے لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ یعنی ہرگز نہ دھوکا دے تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چلنا پھرنا کافرونکا شہرون مین یہ سب تھوڑا ہے پھر ٹھکانا انکا دوزخ ہے اور بری ہے وہ جگہ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے اپنے رب سے انکے لئے باغ ہین بہشت کے بہتی ہین نیچے انکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین وہان مہمانی ہوگی اللہ کی طرف سے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے بہتر ہے نیکوکارونکے لئے حال تو ہم اچھا دیکھتے ہین اور ہم ہلاک ہوگئے مارے بھوک ومشقت کے اسپر یہ آیت اُتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہے پھر فنا ہونیوالا ہے اور تمھارے لئے بڑی چین آخرت کی ہے اس فانی کو دیکھکر حریص نکر اور منتظر باقی کے اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہے ایسے ہی زیادتی غنا کی بھی بسبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہے اور اسلئے متوسط اور بقدر ضرورت کے ملنا افضل ہے غنا وفقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آنی تقدیر پر اور بدل دینی اسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نے کہا قریب ہے حسد بیچ گمان حاسد کے کہ بدن یگا تقدیر کو مرع وح وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ أَوَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ الْمَكْسُ الْعُشْرُ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کے پس معذور نہ رکھے اسکو وہ بھائی یعنی انکار اسکا عذر کا کرے اور کہے کہ عذر نہین رکھتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی یا قبول کرے عذر اُسکا اور کہے اگرچہ عذر رکھتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہونگا اس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینے والا ہی ف یعنی وہ کہ ظلم کرے اور موافق حق کے نہ لے اور اسکا بڑا گناہ ہی ہے حدیث مین کہ نہین داخل ہونگا جنت مین صاحب مکس عیاذاً باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہو کہ صاحب مکس بھی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اس کنے اُسکے مین کہ یہ مال امانت کا ہی اور شہر مین مجھسے عشر لے لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکے کے اور حضرت عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی بیہقی نے اور سطرین اوپر منقول ہین ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونگا مین تمکو ساتھ بُرے لوگونکے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر جانیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ بُرا تم مین سے وہ ہی کہ اُترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دونگا تمکو ساتھ بُرے یکے اس سے کہا اُنھون نے ہان اگر جانیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگونسے اور لوگ بغض رکھین اُس سے فرمایا کہ کیا پس نہ خبر دونگا تمکو ساتھ بُرے یکے اُس سے کہا ہان اگر جانیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرے تحفظا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتے معذرت اور نہین بخشتے گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دونگا تمکو ساتھ بُرے یکے اس سے کہا اُنھون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو اُس سے خیر کی اور نہ امن ہو شر اُسکے سے نقل کی یہ طبرانی وغیرہ نے اور ابی ہریرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا آپنے عفت کرو لوگونکی عورتون سے یعنی بد نظر نہ کھو اُنپر عفت کرینگی عورتین تمھاری اور نیکی کرو اپنے باپونسے نیکی کرینگے تمسے بیٹے تمھارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بھائی اُسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیئے کہ قبول کرے اُسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہی مرع وح بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِّي فِي الْأُمُورِ باب ہی بیان بچنے اور درنگ کرنیکے کامون مین ف حذر ساتھ زبح اور زوال کے اور جزم رکھنے کے بعنی ہر چیز وا حترا ز کرنیکے اور حذر ساتھ زبح اور زبردزال کے مرد بیدار اور تانی توقف ودرنگ کرنا کارمین اور شتابی نکرنی اُسمین اور اناۃ بروزن قناۃ کے اسم ہی اس سے بعنی درنگ کے یعنی آدمی کو چاہیئے کہ لوگونکے شر اور نیکی

آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنے کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کامون مین جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بیجے کامون خیر کے مین کہ شتابی اُنمین فرمائی ہے د ہان شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ ح **الفصل الاول** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار لفظ لگی یہ بخاری اور مسلم نے ف لدغ کاٹنا سانپ اور بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضموسہ کے حج ساکنہ پر سوراخ سانپ اوبچھو اور مانند اُنکے کا فرماتے ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کے ہو یہ ہے کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب اور بدلہ للہ لینا چھوڑے اور ہر بار حلم و تغافل نکرے اور فریب نہ کھاوے اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کھائے تو سہل ہے لیکن امور دین مین نچا ہے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہے اور سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہ ہے کہ ابوعزہ ایک شاعر تھا شعر کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنے قوم کے بدذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑ آیا پس عہد کیا کہ درگزران افعال بد کے پاس نہ پھٹکون گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بسبب اس عہد و پیمان کے چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو پھر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد مین ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرتؐ نے اُسکے قتل کا حکم کیا اور اُسوقت بعضے لوگون نے درخواست اُسکے عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے لایلدغ المومن الخ ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبدالقیس کا تھا کہ تحقیق تیمین دو خصلتین ہین کہ دوست رکھتا ہے اُنکو اللہ یعنی خواہ تجھ مین ہون یا تیرے غیر مین ایک تو سنگی اور بردباری اور دوسرے کام کرنا بدرنگ دوقار نقل کی یہ مسلم نے ف عبدالقیس نام ایک قبیلہ کا ہے آیا ہے کہ جب جماعت عبدالقیس کی آئی حضرتؐ کی زیارت کے لیے تو حضرتؐ کو دیکھکر اونٹون پر سے کود پڑے اور ملازمت شریف مین دوڑے اور بیقراریان اور شوق محبت ظاہر کین آنحضرتؐ نے اُنکو تقریر فرمایا یعنی اُنکو ان اضطراہیون سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام اُنکا سندر تھا اور رئیس و سردار اُنکے تھے مکان پر اُترے اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا پھر غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف مین آئے اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی پھر حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرتؐ کو یہ وضع اُنکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تیمین دو خصلتین ہین الخ اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اُنکو ساتھ وجود ان دو صفتون کے خبری تو اُنھون نے کہا یا رسول اللہ یہ دو صفتین کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اُنھون نے شکر اُس خدا کو کہ پیدا کیا مجکو اوپر دو صفتون کے کہ دوست رکھتا ہے اُنکو خدا اور رسول اُسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکھتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہے کہ ہمیشہ اور باقی رہین گی ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِ الْمُهَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِیْ عَنْ اَبِیْهِ بِقَرِیْبٍ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی اُسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضے اہل حدیث نے بیچ حق عبدالمہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یاد داشت

اُسکی کے یعنی وہ حافظہ خوب نرکھتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نرکھتا تھا پس امر اُسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے اور لفظ اُسکے یہ ہیں التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اُسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے لکھتے ہیں اس سے وہ چیزیں کہ نہیں ہے شبہہ اُنکی خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلد کرنی شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ اکتا ہوئیں کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کی طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنیکے نفس عبادات میں پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ۱۲ ع یعنی مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کے یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا در نگ نکرے اُسمیں جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنے لگے اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرلے پس اول یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنی جلدی سے کر لینا نیک کام کا بُرا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کے لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اُسکو بُرا ہے ۱۲ مؤلف

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا ہر بار کامل مگر صاحب نعرش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب نعرش کا یعنی جو گناہ میں پڑا ہو اور خطا اور خلل کاموں میں اُسکے وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اُسکے دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب خطائیں اُسکی ڈھانکیں اور قصور اُسکے عفو کریں پس حاصل یہ کہ ایسے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنے میں پائی تو لوگوں سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہیں دانا اور درست اور استوار کار کو اور حکمت کہتے ہیں جاننے حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کام سونپے پہچاننے کو پس فرماتے ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جانا نفع اُنکا اور پہچانا اشیا کے مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اُسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ۱۲ ع

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي فَقَالَ **خُذِ الْأَمْرَ بِالتُّؤَدَةِ لِيُمْرَ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ** رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو یعنی ساتھ ایک چیز کے کہ جاتا رہے تحیر پس جب کام میرے پیش آئے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اُس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اُسکے کا ساتھ دیکھنے انجام اُسکے کے اور تامل کرنیکے بیچ مصالح اور مفاسد اُسکے کے پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اُسکے کے بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اُخروی پس کر اُسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اُسکام میں پس بازرہ اُسکام کے نیسے اور چھوڑ دے اُسکو نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ **لَا أَعْلَمُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر بیشک خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی اُسکے باپ نے کہ سعد سے آنحضرتؐ سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ دھیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیوں کے آفات ہیں اور منقول ہے کہ اکثر چلانا دزخیوں کا تاخیر عمل سے ہوگا کما طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہیں نہیں جانا جاتا انجام اُنکا ابتدا میں کہ انجام انکا اچھا ہے جلدی کیجاوے انہیں یا برا ہے پس تاخیر کیجاوے اُسنے بخلاف امور اُخرویہ کے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ کہا امام غزالی رحمہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ کہ لائق ہے مومن کو کہ جب حرکت کرے اُسکے لیے واسطے خرچ کرنیکا نہ توقف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہے اُس سے فقر کا اور ڈراتا ہے اُسکو اور روکتا ہے اُسکو اور روکتا ہے خرچ کرنیسے تھے ابو السعود یا کنانہ میں پس پکارا اُنھوں نے

اپنے شاگرد کو اور کہا کہ اُتار میرے بدن پر سے قمیص کو اور دے اسکو فلانے کے تئیں پس کہا شاگرد نے کہ کیون نہ صبر کیا تنے یہانتک کہ نکلتے یا اُخانہ سے کہا اُنھون نے کہ میرے دل مین آیا تھا دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنے نفس پر اسکے تغیر ہونے سے ۔ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمْتُمُ الْحُسْنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے عبداللہ بیٹے سرجس کے سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور درنگ کرنی کام مین اور میانہ روی جزہین چوبیس جزنبوت سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میانہ روی یعنی نیکی راہ اختیار کرنی تمام احوال و افعال مین اور پسند دونون طرفون کمی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہے اسراف اور بخل کے اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین ہے تہور اور جبن کے اور اسی قبیلہ سے ہے میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہے اہل سنت کا کہ بیچ مین ہے جبر و قدر کے اور اسی طرح میانہ روی معیشت مین جیسیکہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنے مین کہ بیچ بیچ مین ہو اسراف و تنگی کے آدھی معیشت ہے اور اسی طرح حکم ہے میانہ روی کا تمام احوال و افعال مین جیسیکہ بعضی چیزون کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا **وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ** اور قول اللہ عزوجل کا **كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا** اور کہا بعض عارفین نے کہ طلب کر علم کو باین حیثیت کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور عمل کر باین حیثیت کہ نہ باز رکھے تجکو علم سے غرض کہ سب چیزو مین میانہ روی چاہیے اور جزہے یعنی سب چیزین ملکر بمنزلہ ایک جزکے ہین یا ہر ایک نہین سے جزہے یعنی ایک خصلت ہے خصال انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے سے اور تعیین عدد کی سپرد ہے شارع کے اور سوائے نبوت کے حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ع ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزہین پچیس جزنبوت سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کے یہ ہے کہ ہدی متعلق ہے ساتھ احوال باطنہ کے اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کے پس یہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کے ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کے نور علی نور ہے اور تمام ہوتی ہے ساتھ اسکے حقیقت اور احدیث مین ایک جزپچیس مین سے کہا اور پہلی مین چونتیس جزسے پس ہو سکتا ہے کہ یہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہوا یا بسبب اور سر کے واللہ اعلم وع احتمال ہے کہ پہلے یہ حکم ہوا ہو پھر ازراہ کرم و عنایت کے وہ حکم ہوا ہو جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہ کہ اُن تین چیزون کا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین چیزون کا ملکر یہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کی طرف راوی کے کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم ۔ مؤلف **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جسوقت کہ کہے کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہے اُسکے اخفا کا پھر غائب ہوئے یعنی چلا جاوے پس وہ امانت ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہے بہ نسبت مجلس والون کے کہ جنھون نے سُنی ہے پس اُنکو چاہیے کہ امین خیانت نکرین اور افشا نکرین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَّكَ خَادِمٌ قَالَ لَا فَقَالَ فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابوالہیثم بن تیہان کے کہ کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہین پس فرمایا جسوقت کہ آوے ہمارے پاس بندی تو آتو ہمارے پاس

لغت ترجمہ اور میانہ روی

لغت ترجمہ کھانا اور پینا اور چلنا

لائے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بردے پس آئے آن حضرت کے پاس بوجب وعدہ کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پسند کرلے تو ایک کو ان دونوں میں سے پس کہا یا نبی اللہ تم پسند کردو مجکو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اسکے چاہیے کہ امین ہو یعنی جسمین کہ مصلحت و بہبودی مشورہ چاہنے والیکی ہووے وہی کہے اور خیانت نکرے اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تو نے مشورہ مجھسے کیا اور مجھے حق یہ دیا تو وہی بردہ مجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی ایک بردے کی طرف اُن دونوں مین سے اور فرمایا کرلے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مین نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کرو وصیت میری بیچ حق اسکے کے احسان کرنیکی نقل کی یہ ترمذی نے ف اور حدیث مین آیا ہے کہ جب ابو الہیثم گھر مین آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیا ہے اور نیکی اور احسان کرنیکی اسکے حق مین وصیت کی ہے اُنکی بیوی نے کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہے اور احسان یہی ہے کہ اسکو آزاد کردو ح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوْ اِقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ** رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسین ساتھ امانت کے ہین یعنی جو بات مجلس مین سُنین اُسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلسین سُنین واجب ہے نقل دیونیجا دینا اُنکا غیر کو وہ یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہے یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر کسے کسی سے یہ بات کہین ارادہ رکھتا ہون کہ فلانے شخص کو مارڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے کا مال لونگا ازراہ ظلم کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پونہچا دے اُن لوگون کو تا بر حذر ہون اور اپنے کو بچاوین یہ حضرت شیخؒ نے لکھا ہے اور ملا علی قاریؒ نے کہا معنی یہ ہین کہ لائق ہے مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو بُرا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اُسیکا کہ دیکھی ہے اُسنے مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس تین مجلسون سے **وَذَكَرَ حَدِيْثَ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ وَفِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعیدؓ کی کہ سراسکا یہ ہے اِن اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے ف یعنی یہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہے ایکبار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہے صحاح مین ذکر کی دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین احسان سے لایا اور ہنے باب المباشرۃ مین بحال خود چھوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کے اور صواب ذکر کرنا اسکا صحاح ہی مین ہے اور شاید کہ مصابیح کے نسخہ مین کہ مؤلف کے پاس موجود تھے مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخون مین کہ ہنے دیکھے ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین ہے فقط غالباً لکھنے والون نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کردیا ہو واللہ اعلم + ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلَ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنَ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَذِّبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْ بَصْرِ الْعِلْمِ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عقل کو فرمایا اُسکو کھڑی ہوی پس کھڑی ہوی پھر فرمایا اُسکو بیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اُسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطے اُسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل پھر کہا اُسکو نہین پیدا کی مین نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسے اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھسے کمال مین اور نہ خوب تر تجھسے بسبب تیرے لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنے بندون سے یا جس سے کہ لیتا ہون تیرے ہی سبب سے لے لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیرے دیتا ہون مین ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطے تیرے دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیرے پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیرے غصہ کرتا ہون اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہون اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف اور خطاب اور عتاب اور ثواب اور عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہے

ف قولہ ترجمہ کیا ہے فرجہ کا شرمگاہ مصنف نے اس فرجہ کی تفسیر نہیں کی ہے ترجمہ کرنے والے نے اپنی عقل سے ترجمہ کیا ہے واللہ اعلم

اور تحقیق کلام کیا ہے بیچ صحت اس حدیث کے بعضے علما نے اور کہتے ہین کہ یہ حدیث موضوع ہے ف ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسیکہ پیدا کیجاوے گی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کیجاوے گی درمیان ہین جنت و دوزخ کے ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَجَمِيْعِ ذٰلِكَ مَا هُوَ اَخْبَرَ كُلَّهَا وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہے نماز یونمین سے اور روزہ دار دنمین سے اور زکوٰۃ دینے والونمین سے اور حج اور عمرہ کرنیوالونمین سے یہانتک کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے بہ اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین دلالۃ اکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کے ف مراد عقل سے یہان پہچاننا شیا کا ہے اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدا و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کے اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتھ حق کے اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہے یہی ہے اور سنجملہ مین ہے اختلاف علما کا اور بحث انکی پنج تفاضل علم و عقل کے کہ کہتے ہین علم افضل ہے یا عقل یعنی بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو بھی اور یہ معنی تمیز و دریافت کے عمل کرین کہ اثر عقل کا ہو باین معنی کچھ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس معنی کے علم و عقل افضل ہے عمل و عبادت سے لکھا ہے علما نے کہ ایک رکعت اُس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کی ہزار رکعتون سے مع وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہے ورع مانند باز رہنے کے اور نہین ہے حسب مانند خوش خلقی کے ف تدبیر کے معنی ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملہ کے یہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کے یعنی مانند اُس عقل کے کہ ساتھ ہو اُسکے تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور اُسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ تورع بالاتر ہے تقی سے اور کہتے ہین کہ تقوی یہ ہے ترک کرنا حرام چیزون سے ہے اور تورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سے ہی اور صواب یہ ہے کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم مین اسی طرح واقع ہوا ہے پس فرماتے ہین کہ نہین ہے ورع کا مانند کف یعنی باز رہنے کے طبعی اس عبارت پر اشکال لایا ہے کہ ورع بمعنی باز رہنے کے حرام چیز سے ہے پس لازم ہے مثل الکف کیا معنی رکھتا ہے اور جواب اسکا یہ دیا ہے کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہے مسلمانون کی ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لایعنی سے چونکہ مفاسد اسکے اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کے اور ممکن ہے کہ کہا جاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنے باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معاً اور اگر بمعنی اجتناب کے ہون تو ترک کرنے امتثال اوامر سے بھی اجتناب کرنا چاہیے باین وجہ بھی شامل امتثال اجتناب کو ہونگے اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہے فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کے لیے دو چیزین چاہئین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہے علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کی ضرور تر اور مقدم تر ہے بہ نسبت امتثال کے اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کرے فرائض اور واجبات پر نہ کرے مندوبہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کرے تو یہ نہج جاوے گا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کے اور قرب الٰہی کے ہے اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کرے جیسیکہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو نہ نزل مقصود کو نہین پہونچے گا اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بیمار ہے کہ پرہیز کرتا ہے اور دوا نہین کھاتا اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچھا ہو اور اگر دوا کھا دے اور پرہیز نکرے ہرگز شفا نہین پانے کا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہے کہ اور کتا بونمین مذکور ہے آور نہین ہے حسب اور فضیلت مانند خوش خلقی کے حسب اُسچیز کو کہتے ہین کہ شمار کرتا ہے آدمی فضائل اور مفاخر اپنے اور اپنے باپون کے پس فرماتے ہین کہ اصل کمال

اور بزرگی خوش خلقی ہے یہ چاہیے آدمی مین بدون اُسکے سب کچھ ضائع ہے اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن رکھین تو ظاہر ہے کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ عرف مین خلق اسی کو کہتے ہین تو مقصود دبالغہ ہے اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈنی چاہیے حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سے باز رہنا ہے اور واسطی ؒ نے کہ نام ایک بزرگ کا ہے کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ خلق کے اور راضی رکھنا خلق کو راحت و محنت مین ہے اور سہل تستری ؒ نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق یہ ہے کہ جفا اُٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہ لے اور رحم اور شفقت کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اُسکے لیے موع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْعَيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْاٰدَابِ وَرَوَاهُ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنے مین آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیونکی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا آدھا علم ہے نقل کین بیہقی نے یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی خرچ مین آدھا سرمایہ ہے زندگانی کا یعنی زندگانی کرنے مین دو چیزین چاہییں دخل اور خرچ بنا سے میانہ روی برچاہیے پس رعایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیونکی الخ یعنے محبت ظاہر کرنی صالحین کی اور سررشتہ اُنکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہے کہ کچھ کسب کار کرے اور آپسمین محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت مین ہے کہ محبت اُنکی موجب فوت ہونے دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنے اچھی طرح سوال کرنا علم سے آدھا علم ہے اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اُس چیز سے سوال کرتا ہے کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمد ہوتی ہے اُسکے اور یہ محتاج ہے ساتھ زیادتی علم کے اور تمیز کرنیکے درمیان اقسام مسئلہ کے کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اُسکا حاصل یہ کہ علم دو قسم ہے سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہے تحقیق اور تتبع اُسکی سے ساتھ تمام شقوق کے اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے اور کچھ نہ رہجاوے جواب مین پس سوال اسطرح پر قبیلہ علم سے ہوگا اور وارد نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہے بسبب جہل و تردد کے نہ علم کے اسکو علم و نصف علم کو نکر مین اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے سمجھا جاتا ہے اچھی طرح سوال کرنے طالب کے سے کہ اُسکو مشارکت علم مین اور وہ چاہتا ہے یہ کہ ملاوے ساتھ اسکے بقیہ علم نخلاف اُسکے کہ سوال کرتا ہے بغیر تامل کے اور بُری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہے اُسکے نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہے کہ ایک شاگرد امام ابو یوسفؒ کا پیچھا بیٹھا تھا مجلس مین پس کہا ابو یوسفؒ نے کہ بصوقت مشکل ہو تجھیکو کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہے علم سے اور اُسوقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم مین کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہے پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہنا بہتر ہے تیرے کلام کرنیسے اور کیا خوب کہا ہے بعضے صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو مانند گدھے کے ہے اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کے ہے موع ح **بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ** باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کے **ف** رفق ضد ہے عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتھ نفاذ کے اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سے اور حیا شرم رکھنی اور وہ ایک حالت ہے کہ وارد ہوتی ہے آدمی پر بسبب ڈر عیب و برائی کے اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہے کرنے اُسچیز کے سے کہ بُری ہے شرع مین اور کہا جنید ؒ نے کہ حیا ایک حالت ہے کہ پیدا ہوتی ہے بسبب دیکھنے نعمتون الٰہی کے اور قصور کرنیکے نعمتون کے شکر کرنے مین اور کہا ذوالنون نے پایا جاتا ہیبت کا دلمین ساتھ وحشت کے بسبب گناہون گذشتہ کے اور کہا دقاق ؒ نے کہ وہ ترک کرنا دعوے کا ہے آگے سولی کے اور حسن خلق کے بہت ظاہر معنی یہ ہین کہ اتباع کرے اُسچیز کا کہ لائے ہین اُسکو محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسلیے جبکہ پوچھین گئین

ل حدیث ان من احسن الناس خلقا

حضرت عائشہؓ خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ وارد ہے اُنکے حق مین وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ پس کما حضرت عائشہؓ نے کہ خُلق آپکا قرآن تھا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین اچھی ہین تھے حضرتؐ متصف ساتھ اُنکے اور جو فعل کہ بُرے ہین اُسین پرہیز کرتے تھے حضرتؐ اُسنے پھر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کے کہ لیتا ہے ہر ایک حصہ اپنا مع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ **وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ** روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنی اپنے بندون پر چاہتا ہے اُنکے لیے آسانی نرد شواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی کہ طاقت نہین رکھتے اُنکی یا سہتی نہین کہ دوست رکھتا ہے یہ کہ نرمی کرین بندے آپسمین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہے مہربانی کو لیتے راضی ہوتا ہے اُس سے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہین دیتا اُسچیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے عائشہؓ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سے تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اُسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کر دیتی ہے اُسکو **ف** دوست رکھتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنے کامونمین خواہ مطلب رزق ہووے اور کچھ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکے اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنے طریق نرمی کے بیچ طلب کرنے رزق کے اور حاصل کرنے مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتھ اس قول کے کہ دیتا ہے بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہے سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا اُسچیز پر کہ سوا نرمی کے ہے یعنی اور اسباب پر پہلے ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اسکی ہے اور دوبارہ اشارہ کیا اُسپر کہ سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنے مقصد کے اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کے سے ہین تو ترجیح گنجائش نہین رکھتی اور اگر قبیلہ سختی سے ہین تو بھی کلام اول سے ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہے جواب یہ کہ یہ تاکید ہے پہلے کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سے بطریق نرمی کے کرے کہ دینے والا خدا ہے اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اُسکی ہے زیادہ دیگا اُسیر بہ نسبت سختی کرنے اور منسلک رہنے کے بیچ مباشرت اسباب کے ع **وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی سب بھلائیون سے جیسیکہ جامع صیغہ مین لفظ کلہ کا ہے پس اسمین فضیلت ہے نرمی کرنے کی اور رغبت دلانی ہے اُسکے حاصل کرنے پر اور مذمت ہے سختی کی اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیونکی ہے ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **وَفِيْ رِوَايَةٍ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک شخص پر انصار مین سے کہ وہ نصیحت کر رہا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو اسلیے کہ حیا شاخ ہے ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ حیا کے کہ بہت حیا نکیا کر اسلیے کہ اس سے باز رہتا ہے آدمی رزق سے اور علم سے جیسیکہ ایک روایت مین ہے پس اسکے بھائی نے جب یہ کہا تو حضرتؐ نے اُس کو منع کیا کہ تو منع نکر چھوڑ دے اسکو بحال خود اور کہا طیبی نے کہ معنی لیعظ کے ہین نیذ یعنی ڈرا رہا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اُسمین کچھ ڈرانا بھی ہو اور کہا خلیل نے کہ وہ نصیحت کرنا ساتھ خیر کے ہے اسطرح کہ دل اُس سے نرم ہو تمام ہوا کلام اُسکا اور وعظ یمان بمعنے عتاب کے ہے

جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہے ع **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہین تمام اقسام اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہان ایک اشکال آتا ہے کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہے بعضے حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کے جواب یہ کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعاً بلکہ وہ عجز اور جبن ہے کہ نقصانون مین سے ہے اور اگر اُسکو حیا کہین گے تو مجازاً کہین گے اور حقیقت حیا کی ازراہ شرع کے یہ ہے کہ باعث ہو اور پر ترک کرنے قبیح کے یہ جواب علمائے دیا ہے اور جواب یہ ہے کہ معنی حیا کے انقباض نفس کا ہے کہ ترک قبیح کے سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو ابھی اور تعریف کی گئی ہے شرع مین وہ ہے کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس ظاہر تر جواب مین یہ ہے کہ یہ کلیہ لحیا راجع کلمہ مخصوص ہے ساتھ اُسکے کہ موافق رضائے حق کے ہو ج **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ آمیختہ سے کہ پایا ہے لوگون نے پہلے انبیا کے کلام مین سے یہ کلام ہے جسوقت کہ شرم نکی تو نے پس کر جو چاہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہے الم یعنی پونچا ہے اُسکو اور باقی ہے حکم اُسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اُسمین راہ نہین پائی ہے اور معنی اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہین لوگون نے ایک تو یہ کہ یہان معنے امر کے حکم اور طلب مراد نہین بلکہ یہ خبر ہے اور مقصود یہ ہے کہ مانع بڑی چیزون کے کرنے سے حیا ہے اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہے گا اور دوسرے یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کے ہے جیسیکہ **اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ** یعنی جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گے ع **وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے نواس بیٹے سمعان کے سے کہ کہا اُسنے کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ ہے کہ تردد کرے تیرے سینے مین اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہون اُس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہو سینہ دل کو لیکن یہ اُس شخص کے حق مین ہے کہ کھولدیا ہے خدا تعالی نے سینہ اُسکا اسلام کے لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہے دل اُسکا ساتھ نور تقوی کے اور یہ اُسمجگہ ہے کہ انکار شارع کا اس باب مین نہو نہین اور اقوال علما کے دہان مختلف ہون اہ علامت دوسری گناہ کے پہچاننی بعد اسکے فرمائی کہ مکروہ جانے تو الم اور یہ بھی اچھے ہی لوگو نکا حال ہے ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میرے نیک ترین تمہارا ہے ازروے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو کہ خصلتین اچھی رکھتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کے حقوق کی اور بندون کے حقوق کی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر مین تمہارے نیک ترین تمہارے ہین ازروے اخلاق کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری ع **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اُسکو نصیبہ اُسکا نرمی سے دیا گیا اُسکو نصیبہ اُسکا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے اور جو شخص کہ محروم

کیا گیا نصیبہ کا زہی سے محروم کیا گیا نصیبہ کا بھلائی دنیا اور آخرت کی ہر نقل کی یہ شرح السنہ مین **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم رکھنی بُرے کام سے ایمان سے ہے اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت مین ہین اور بیحیائی بدی سے ہے اور بدی آگ مین ہین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُخْبِرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ سَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلۂ مزینہ سے ہے کہا اُس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ کیا بہتر ہے اُس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور شرح السنہ مین اسامہ بن شریک سے **وَعَنْ** عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ اَلْفَظُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ اَلْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسْخَةِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ فِیْ لَفْظِهٖ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَّعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ اَلْفَظُّ اور روایت ہے عائشہ بنت طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین سخت گو اور نہ سخت خو کہا روایت کرنے والے نے اور جواظ سخت گو سخت خو نقل کی یہ ابوداود نے اپنی سنن مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول مین عائشہ سے اور اسی طرح شرح السنہ مین نقل کی گئی ہے عائشہ سے اور لفظ حدیث کے شرح السنہ مین اس طرح ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھ جعظری کے اور کہا گیا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کے ایک ہی معنی ہین اور مصابیح کے نسخون مین عکرمہ بن وہب ہے یعنی مصابیح کے بعضے نسخون مین عکرمہ سے ہے والا اکثر نسخون مین عائشہ ہی سے ہے اور لفظ حدیث اُن مصابیح کے نسخون مین یون ہین کہا راوی نے اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو **ف** یعنی بعضی روایتون سے معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونون کے ایک ہی معنی ہین اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنے متکبر کے ہے اور جعظری بمعنی بدخلق کے اور حاصل یہ کہ یہ دونون لفظ قریب ہین معنون مین اور ظاہر تر یہ ہے کہ راوی جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اسلیے کہ خطیب نے حضرت عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے روایت کی ہے کہ ہر چیز کے لیے توبہ ہے مگر سیاء سخت بُرے خلق کے لیے نہین اسلیے کہ وہ نہین توبہ کرتا ایک گناہ سے مگر کہ پڑتا ہے اُس سے بُرے مین اور حرف لازائدہ جو لائے لفظ جعظری پر تو اشارہ ہے اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دونون خصلتون سے نہین داخل ہوگا جنت مین مطلق اگر ہے منافقین سے یا نہین داخل ہوگا ساتھ نجات پائے ہوؤن کے اگر ہے مؤمنین سے حرع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق بہت بھاری چیزون مین سے کہ رکھی جاوین گی مؤمن کی ترازو مے اعمال مین دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ابوداود نے پہلا طرف حدیث کا یعنے لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخؒ نے بھی لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی نے کسی شارح سے بذی کے معنی بدخلق نقل کیے ہین اور لکھا ہے کہ مناسب مقام کے یہی معنی ہین اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملہ کے مقابلہ مین لائے اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ حسن خلق بہت بھاری ہوگی بندہ کے اعمال مین **وَعَنْ** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قائم اللیل وصائم النہار رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بیشک مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجہ قیام رات کے نماز گذار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نفل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا سہیل نے کہ راوی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ تحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور مغفرت کرے اسکے لیے اور شفقت کرے اسپر **وَعَنْ** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا وخالق الناس بخلق حسن رواہ احمد والترمذی والدارمی اور روایت ہے ابوذر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لقمان کی کہ تو اللہ کا جہان ہووے تو اور جہان ہووے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹا دے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** لقمان کی کہ یعنی ساتھ بجا لانے جمیع واجبات کے اور باز رکھنے کے تمام برائیون سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب حاصل ہوتے ہین مراتب الیقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بچا رہے اور پاک ہو شرک اور اعلے درجہ اسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوی اللہ سے اور مابین ان دونون درجون کے اور مراتب ہین کہ بعض انکے بڑے ہین بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہے پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنی خلوت مین اور جلوت مین اور حضر مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتون کو بھی جیسیکہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکے اور نواہی کے گناہون اسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ انھون نے سنی آواز ایک قبر مین سے کہ میت کہتا ہے کیا نہین ذکر تو دی مین نے تیری کیا نہین نماز پڑھی مین نے کیا نہین کیا مین نے ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان اے دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ ولیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہون کے اونہ لحاظ کیا تو نے اسکا اور چھپے کر برائی کے نیکی انڈیلنے تجھسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہے توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیان کہ ضد ہین ان برائیون کی کما طبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹالے آثار سیات کے ساتھ کرنے حسنات کے فارغ نمود اور ہر بدی کے بدلے مین کرے نیکی کہ اسکے جنس سے ہے جیسیکہ اگر گالی بچا تا ہے اور صحبت رکھے اُنسے کہ جو گرفتار ہین اس بلا مین تو اسکے بدلے مین قرآن سُنے اور ذکر کی مجلسون مین بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اسکے بدلے مین حلال چیز مین پینے کی للہ دے اور تکبہ کے بدلے مین تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کے انتہی اور مٹانے سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کے آثار برائی کے دل سے یا اعمال کے لکھنے والے فرشتون کے دیوان سے اور یہ جب ہے کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اسکے حق کے یا راضی کرے اللہ تعالی اسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ انکو دیکھا کسی نے خواب مین بعد انتقال کے پس پوچھا اُنسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تمسے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر نہ حساب لیا مجھسے یہان تک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایک دن کا کہ تھا مین روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا مین نے ایک نیمون اپنے بارگی دو کا ان سے پس توڑا مین نے اسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیمون میرا نہین ہے پس پھینک دیا مین نے اسکو گیمون پر پس پائی گئی میری نیکیون سے مقدار نقصان توڑنے اسکے سے اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹے گناہون کا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسی طرح اُن گناہون کا جنکا ہونا معلوم ہو شیوع سے کہ بڑے مین سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کے **لَنُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ** اور بسبب عام ہونے حدیث کے اور جو کہ ظاہر ہوئے اُن کبائر مین سے اور ثابت ہوئے حاکم کے نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حد انکی اور نہین معاف ہوتے

تو یہ سے ع ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم من یحرم علی النار او من تحرم علیہ النار علی کل ھین لین قریب سھل رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب ع ف اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہووے آگ پر اور ساتھ اُس شخص کے کہ حرام ہووے آگ پر آسان ہے اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہووے اپنے لوگون سے اور نرم خو کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف سوال مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے دو نون شق ذکر کیون حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ تامل دونون مین ایک ہی ہے یعنی دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا آگ مین جواب مین اقتضار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف زبان پر بھی یہی ہے کہتے ہین کہ آگ دوزخ کی اُسپر حرام ہے ف

وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم رواہ احمد والترمذی وابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بھالا ہوتا ہے اور فاجر سیانا نجیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف غر ساتھ زیر نون کے مرد فریب کھانیوالا اور صرح مین غرتا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ مومن بسبب اتقیا اور نرمی کے فریب کھا جاتا ہے ہر اُس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اُسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب لوگو نکا اور تفتیش اور کاوش نہین کرتا اُس سے اور یہ بسبب جہل اور نادانی اُسکی کے نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اُسکی کے ہے اور بعضے یون تقریر کرتے ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہے اور لوگون پر گمان نیک رکھتا ہے اور تجربہ بوجہ ان امور کا نہین کیا ہے اور لوگو نکے سینون کے کینہ پر مطلع نہین ہوتا جو کچھ کہ اُسکے سامنے کہین قبول کر لیتا ہے اور فریب کھا جاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اُسکا ساتھ امر آخرت اور اصلاح نفس اپنے کے ہے کار معاش دنیا کو سہل جانتا ہے اور اہتمام اُسکا نہین کرتا اور اُسمین فریب کھا جاتا ہے ولیکن کار آخرت مین ہشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہے اور باوجود اسکے تنبیہ کی حضرت نے ساتھ قول اپنے کے لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین اسپر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا باتھ سے دیوے اور پہلے اسکے یہ نہین گذرا ہے کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کے ہے ولیکن مناسب ہمیشہ فریب دینیوالا اللہ کا اور سعی کرنیوالا افسادمین اور فتنہ انگیزی کا اور اصلاح پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کھاتا اور اپنے لیے ساتھ فریب کے رضی نہین ہوتا اور اگر کبھی فریب کھاوے تو دیدہ و دانستہ اپنے اختیار سے نہین کھاتا اور اُسپر راضی نہین ہوتا ح **وعن** محکول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون ھینون لینون کالجمل الانف ان قید انقاد وان اُنیخ علی صخرۃ استناخ رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے محکول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقادون مانند اونٹ مسادار کے اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے تو پر پتھر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کے اور امر اور نواہی کا جسطرح حکم ہوتا ہے شرع کا اسی طرح چلتا ہے اپنا کچھ امتیاز نہین رکھتا اور تحمل ہوتا ہے مشقت کا اسمین اور امثال ہے کہ مراد نا بعداری اور تذلل مومنون کی ہو آپسمین بینکم کے اور یہ بھی تشبیہ ہے اطاعت امر الٰہی کی ہے ح

وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاھم افضل من الذی لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگونمین اور صبر کرے اُنکی ایذا پر بہتر ہے یعنی ثواب مین اُس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگونمین اور نہ صبر کرے اُنکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگونمین ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر مومنین بھی اسی پر تھے اور یہ افضل و اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنیکے اوپر تقوی اور اعانت اسلام کے اور عزلت کے حق مین جو حدیثین آئی ہین کہ دلالت کرتی ہین اُسکی فضیلت پر اور تحقیق اس

باب مین یہ ہے کہ مختلف ہی ساتھ اختلاف زمانون اور مکانون اور لوگون اُنکے کے یعنی بعض اوقات اور بعضے مکانون مین اور بعضے لوگون کے ساتھ ملے رہنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضے مکانون مین اور بعضے لوگون سے الگ رہنا افضل ہے اور یہ مسئلہ مفصل آداب الصالحین مین کتاب احیاء سے نقل کیا گیا ہے اور مختار آمین تو سط ہے کہ عزلت کرے اکثر لوگون سے اور اُنکے عوام سے اور ملا رہے صالحین اور خواص مین اور جمع ہو اُنکے عوام کے ساتھ جمعہ اور جماعت مین اور عزلت جب کرے کہ پہلے علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہے خلق سے حاصل کرلے چنانچہ اسلیے کہا ہے بعضے عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کے رستے اور بغیر زاد زہد کے علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیونکا مانند نقش بندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کی کہ لوگونسے الگ بھی تھے اور بھیڑ بھی تھے ۔ ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا اور روایت ہی سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اُنے باپ سے یعنی انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصہ کو حالانکہ وہ قادر ہو اُسکے جاری کرنے پر بلا دیگا اُسکو اللہ روبرو خلائق کے دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اُسکو بیچ جسکو چاہے حور سے کہ چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابوداود کے منقول ہے سوید بن وہب سے کہ اُنھون نے نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مبشرین سے تھا روایت کرتا ہے اپنے باپ یعنی صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بھرے اللہ تعالی دل اُس شخص کا کہ روکے غصے کو کہ بسبب کسی دُکھ کے آیا تھا اُس ایمان سے ف بلا دیگا اُسکو اخیر یعنی شرف دیگا اُسکو لوگونمین اور شاکریگا اُسکی اور فکر کریگا ساتھ اُسکے اور کہا بادیگا اُسکے حقمین کہ یہ ایسا ہے کہ صادر ہوئی اُس سے یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا اخر کنایہ ہے داخل کرنے اُسکے جنت مین اور اونچا ذُسکے درجہ بلند کو اور غصے کو روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اُسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اُنکی اللہ تعالی نے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور جو کہ نفس کو باز رکھتا ہے اُسکی خواہش سے اُسکا ٹھکانا جنت ہے اور حورعین جزا اُسکی اور یہ ثواب جمیل جبکہ مرتب ہو نرے غصے کے روکنے پر کیا حال ہوگا جبکہ ملاوے ساتھ اُسکے عفو کرنیکو یا احسان کرے اُسپر کہا ثوری نے کہ اصل احسان یہی ہے کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالے پر اسی لیے احسان کرنا احسان کرنیوالے پر بدلہ ہے ۔ ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِيْ غَيْرِ الْبَاطِلِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید کی کہ سزا اُسکا یہ ہے کہ ترک کرلبس ثوب جمال یعنی کتاب اللباس کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ذُكَيْرِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ الْمَالِكُ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہی ذکیر بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر دین کے خلق ہے یعنی ایک صفت غالب اور عمدہ ہے اُسمین اور خلق کہ غالب ہے دین اسلام مین حیا ہے نقل کی یہ مالک نے یعنی زکیر بن طلحہ سے بطریق ارسال کے یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین انس سے اور ابن عباس سے ف حیا یعنی بیچ اُسچیز کے کہ شروع ہے اُسمین حیا بخلاف اُسچیز کے کہ نہین شروع ہے اُسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور حکم کرنیکے ساتھ حق اور قائم ہونیکے ساتھ حق کے اور ادا کرنے شہادت کے جیسیکہ چاہیے اور ظاہر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ غالب اوپر ہر دین والون کے ایک خصلت ہے سوائے حیا کے کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہے باوجود اشتراک اُسکے کے واسطے تمام دینون کے بیچ تمام خصلتون کے واسطے قول علیہ السلام کے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہے کہ تمام اخلاق تھے ناقص ہم سے پہلون مین اور وہ کامل ہوئے ہمارے دین مین برکت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چنانچہ اسلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

آخر حدیث تک اور انسؓ اور ابن عباسؓ سے یعنی بطریق مرفوع کے نہ موقوف کے جیسیکہ ہم جانتا ہے مطلق چھوڑنیسے پھر ظاہر یہ ہے کہ ہر ایک نے اُن دونون مین سے لیے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہے ان دونون سے یعنی انسؓ اور ابن عباسؓ سے اور احتمال یہ ہے کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کے یعنی ابن ماجہ نے انسؓ سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے والله اعلم پھر دیکھا مین نے جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہے احمد حدیث کو طرف ابن ماجہ کے بروایت انسؓ اور ابن عباسؓ کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونون سے روایت کیا ہو گا ۱۲ **وعن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الحیاء والایمان قرنا جمیعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر وفی روایة ابن عباس فاذا سلب احدهما تبعه الآخر رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کیے گئے ہین ملے ہوئے پس جسوقت کہ اُٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک اُن دونون مین سے اُٹھایا جاتا ہے دوسرا اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے یون ہے کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہے ایک ان دونو نمین سے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لفظ قرنا جامع قرین کی ہے آمین دلیل ہے اُسکے لیے کہ کہتا ہے اقل جمع دو ہین اور بعضے نسخونمین قُرِنَا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی مجہول کے آیا ہے ۔ ع **وعن** معاذ قال کان آخر ما وصانی به رسول الله صلی الله علیه وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال یا معاذ احسن خلقک للناس رواه مالک اور روایت ہے معاذؓ سے کہ کہا معاذؓ نے کہ تھی آخر وصیت کی کہ وصیت کی مجکو ساتھ اُسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ رکھا مین نے پاؤن اپنا رکاب مین یہ کہ فرمایا اے معاذؓ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگون کے نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرتؐ نے معاذؓ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا تھا اور وقت بھیجنے کے بہت سی نصیحتین کین اُنکو اور سوار کیا اور پیادہ یا اُنکے پونچانیکے لیے گئے اور فرمایا اے معاذؓ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد اِسکے جائیگے رحلت فرمائی پس اُسوقت مین آخر نصیحت یہ فرمائی ۱۲ سیوطی نے کہا کہ مراد لوگون سے یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کے ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج ہین اور اُنکے لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا وارد ہوا ہے اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کے ہے کہ تربیت اور تہذیب اُنکی اُمین ہے اور سلامتی اور رفاہیت حال اور دنیا کی اُمین ہوتی ہے اور سیوطی نے کہا مراد حسن خلق سے یہان نرمی اور درگذر کرنا رکھا ہے ۔ **وعن** مالک بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواه فی الموطا ورواه احمد عن ابی هریرة اور روایت ہے مالک سے کہ پونچا اُنکو یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا مین واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہ مالک نے موطا مین اور نقل کی یہ احمد نے ابی ہریرہؓ سے **ف** تحقیق اسکی میسری فصل کی پہلی حدیث مین ہوچکی ۱۲ ع **وعن** جعفر بن محمد عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نظر فی المرآة قال الحمد لله الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ما شان من غیری رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہے امام جعفر صادقؒ سے کہ نقل کرتے ہین اپنے باپ بزرگوار امام باقرؒ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ مین کہتے سب حمد ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجھسے یعنی میری پیدایش اور خلق سے وہ چیز کہ عیبدار کی غیر مجھسے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کف یعنی بعضے آدمیون مین بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلاً کسی کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن نہ پیدا کیا یا مہ ہا پیدا کیا اور محجوبان عیبون سے صحیح سالم رکھا یہ مولانا اسحٰقؒ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے لجد لفظ غیری کے لکھا ہے برابر ہے کہ عیب ہو بیچ پیدائش اُسکی کے یا خلق اُسکے کے از آنجمین دلالت عمریہ کی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرتؐ کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر اُنکے کے کما طبعی نے کہ آنجمین معنی قول آنحضرتؐ کے ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گردانا نقصا نکو عیب مثل اس کے حمد داؤد اور سلیمان علیہما السلام کی سے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے **ولقد آتینا داود وسلیمان علما وقالا الحمد لله الذی فضلنا علی کثیر من عباده المؤمنین**

اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ مین اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدایش اور اوپر اچھے خلق کے اسلیے کہ یہ دونون نعمتین اللہ کی بخشی ہوئی ہین پس مناسب ہے شکر کرنا اور رہا انتہی باتی رہا یہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہے اُسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہے وہ تو تجھ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اُسکو اُسکے ساتھ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہے اس مناسبت سے اُسکو ذکر کیا اور اگر کہے تو کہ آیا حضرتؐ کے سوا اور کوئی پونہچتا ہے کہ حضرتؐ کی پیروی کی راہ سے کہے یہ حمد یا یہ خاص حضرتؐ ہی کے لیے ہے اور حضرتؐ کے سوا اور لوگ وہ دعا پڑھین گے اُسکے بعد کی حدیث مین ہے جواب اسکا یہ کہ جائز ہے ہر مومن کے لیے کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے اس صورت پر اور صاحب ایمان ہے نہین شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی اچھی کی تونے پیدایش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نے ف فرمانے یعنی مطلق یا وقت دیکھنے کے آئینہ مین جیسکہ تصریح کی ہے ساتھ جزری نے حصن حصین مین اور یہی لائق ہے بسبب حدیث پہلی کے اور یہ دعا آنحضرتؐ کی یا تو واسطے تعلیم اور تلقین اُمت کے تھی یا مراد طلب کامل کرنے دین کی اور تمام کرنے نعمت کی ہے اسلیے کہ سبب اچھے اور مہذب کرنے خلق آنحضرتؐ کا قرآن تھا جیسیکہ عائشہؓ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرتؐ کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنے خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اُسکا ہے ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونمین تمکو اسکی کہ بہترین تمہارے کون ہین عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا بہترین تمہارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اُنکی اور بہت اچھی ہے خلق اُنکی نقل کی یہ احمد نے ف اسلیے کہ جبکا اخلاق نیک ہی اگر اُنکی عمر دراز ہوئی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگے اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگے اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہے اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر مین مشغول ہے ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنون کے ایمان مین نیک ترین اُنکے ہین اخلاق مین نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَيَغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے بُرا کہا ابوبکرؓ کو اور صحابہؓ مین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے درحالیکہ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اُس شخص نے بہت کیا برا کہنے کو جواب دیا حضرت ابوبکرؓ نے بعضی بات اُسکی کا یعنی کچھ اُنھون نے بھی اُسکے مقابلہ مین بُرا کہا پس غصے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُٹھ کھڑے ہوئے پس پونہچے اور پایا آنحضرتؐ کو ابوبکرؓ یعنی عذر کرنیکے لیے یا پوچھنے کے لیے گئے اور کہا یا رسول اللہ تھا وہ شخص بُرا کہتا مجکو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا مینے اُسکو بعضی بات اُسکی کا غصہ ہوئے آپ اور اُٹھ کھڑے ہوئے یعنی پس کیا حکمت ہی آپکی فرمایا کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اُسکو یعنی بدلے تیرے پس جب جواب دیا تونے اُسکو یعنی اور دخل کیا اُسمین خط نفس کو آیا شیطان پھر فرمایا اے ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی

کرے بندہ اُس سے اللہ یعنی واسطے طلب رضا اور ثواب اُسکے کے اور نہ واسطے سُنانے اور دکھانیکے اور نہ بسبب عوض کے مگر کہ قوی کرتا ہے اللہ بسبب اُس
خلق کے یا اُس خصلت کے مدد کرنی اُسکی یعنی مدد کرتا ہی اُسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت مین اور نہین کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اُس
بخشش کے سلوک کرنا تابعدارون اور مسکینون سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اُس دینے کے بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کھولا کسی
شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اُسکے بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کے مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اُس سوال
کے کمی کو یعنی کی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نے تعجب کرتے تھے یعنی بسبب بُرا کہنے اُس شخص کے اور قلت حیا اُسکی کی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار
اُنکی کے اور شکر کرتے تھے یعنی بسبب دیکھنے فرق کے دو نون شخصون مین اور بسبب دیکھنے اُسچیز کے کہ مترتب ہوئی دونون کے فعلون پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کا ہوا
اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تھی اور جواب یا الٰہی یعنے عمل کرنے کر رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنیکو عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اگرچہ مُنع کیا ابوبکر کو درمیان بدلہ لینے بعض حق لینے کے اور درمیان صبر کرنے کے بعض سے
دلیکن چونکہ مطلوب اُنکے یہ کمال تھا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کا نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئے یعنی تیر بھر ہوئے مانند تیر بھرنے غصہ کرنیوالیکے
اور اُٹھ کھڑے ہوئے یعنی اُس مجلس سے بسبب عمل کرنے کے قول اللہ تعالیٰ کے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ اور آپڑا شیطان یعنی اور چڑھ گیا فرشتہ اور
شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور بُرائی کا پس ڈرا مین تجھ پر یہ کہ تعدی کرے تو اپنے دشمن پر اور بڑھاوے تو ظالم بعد اُسکے کہ تھا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہے
کہ ہوتو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور تحقیق پوشی کرے اُس سے اور ترک کرے جواب اُسکا یا مطالبہ اُسکا دنیا مین یا مطلق
معاف کردے یہ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ
اِلَّا ضَرَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور در روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا اللہ تعالیٰ ساتھ کسی گھر والونکے
نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہے اللہ اُنکو بسبب اُسکے اور نہین محروم کرتا اُنکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہونچاتا ہے اللہ اُنکو بسبب اُسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الغضب والکبر باب ہے غصے کا اور تکبر کا **الغضب** غضب بالتحریک زبر غین اور ضاد کے غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت
نفس کی ہوتی ہی جانب خارج کے بقصد بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اسلیے کہ روح حیوانی تحلیل کرتی ہی حالت غضب مین طرف اُسکے کہ غصہ آتا ہی اُسپر
تا بدلہ لیوے اُس سے اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہوجاتا ہی منہ اور پھول جاتی ہین رگین جیسیکہ حالت خوشی مین بھی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا
پیش آوے محبوب کے چنانچہ اسی لیے وقت افراط غضب کے اور خوشی کے خوف ہوتا ہے ہلاک کا بسبب نکل آنے تمام روح کے باہر کی طرف اور غم اور خوف مین
روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی منہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہے اور اسجگہ بھی خوف ہلاک کا ہوتا ہے بسبب چلے جانے روح کے اندر کی جانب
اور سرد ہونے اُسکے کے مطلق اور یہ جو آیا ہے کہ جو کوئی اللہ سے سوال نہین کرتا اللہ اُسپر غضب ہوتا ہے یہ مجاز ہے یعنی کرتا ہے اُس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی
بادشاہ وقت غضب کے اپنے زیر دستون پر کہ بدلہ لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضبط غضب کی حلم ہے اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سے
اسطرح کہ اُسکو وقت پونہچنے کے محبوب کے پاس بھی بیقرار نکرے جیسیکہ بیچ حدیث عبد القیس کے آیا ہے کہ جب وقت دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اضطراب
نکیا جیسا کہ اُسکی قوم نے کیا آنحضرتؐ نے اُسکے لیے حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب نبی ہی اگرچہ بر نہوا اور فرمودہ شرع پر نہ چلے اور اگرچہ کے لیے ہوتو محمود ہے
اور مقصود ریاست سے مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہے بلکہ کرنا اُسکا موافق حق کے اور غضب سبب انتظام بدن اور بقاے حیات کا ہے بسبب دور کرنے
ضرورون اور موذیات کے اور اسی لیے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکھی ہی جو کوئی قادر ہی اُسکے ہلاک کرنے پر بخلاف حیوانات کے اور حکمت کاملہ الٰہی
نے حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اُنسے دفع کرے سوذی کو مانند سینگ اور دانت کے اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین

ولیکن اُسکو عقل تدبیر سکھادی ہے کہ اُس سے ہر طرح کے ہتھیار کہ لائق اور مناسب حال کے ہوں بناوے اور موذی کو دفع کرے اور لیکن کبر نشا اُسکا عجب ہے کہ اچھا دیکھنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہے اور جب اسکو اظہار کرے اور اُسکے لوگون پر سبقت اور بلندی ڈھونڈے اور دعوٰی بزرگی حق اور ماننے اُسکے سے انکار کرے اور کرسی ڈھونڈھے تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہے اگر برخلاف واقع کے ہو اور بیچ ذات اُسکے کے صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہے نہون اور ساتھ تکلف اور تصنع کے نفس سے اظہار کرے اور اگر واقع مین وہ فضائل کہ بسبب اُنکے سبقت اور بلندی ڈھونڈھے موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کے تواضع ہے اور تواضع توسط ہے درمیان کبر اور صغر کے کہ یہ ہے کہ جو کچھ کہ رکھتا ہو اُس سے زیادہ کا دعوی کرے اور صغر یہ کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جسچیز کا استحقاق رکھتا ہے اُسکو بھی ترک کرے اور تواضع قائم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کے ہے اور شرائع صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس مین غالب دیکھی تو اتنا سہالنا اُسکے ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہ تواضع کے رکھا تا نفس مقام تواضع مین ٹھیرے لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہے تمام احوال مین ۔ ع ۔ الفضل الاوسط ۔ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ وصیت کیجیے مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پھر عرض کی اُسنے یہی بات بار بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی ہر بار کہ اُس شخص نے وصیت طلب کی جواب اُسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اُس شخص مین صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال ہر سائل کے جواب دیتے تھے اور ہر ایک کے درد کا مناسب حال اُسکے کو علاج فرماتے تھے پس اُسکے حق مین اسکے منع کرنے کی تاکید سنا جانی اور کہا بعض محققین نے کہ غضب وسوسہ شیطانی سے ہے یعنی یہ جانے کہ آدمی بسبب کسکے حد اعتدال سے صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام کرتا ہے باطل اور کرتا ہے عمل بُرے شرعًا اور عرفًا اور دلمین کینہ اور بغض رکھتا ہے اور سوا اُنکے بہت سی بُری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین کرتا ہے بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہو جاتا ہے غصہ اور ایسے اسلیے کئی بار حضرت نے اسکے منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کے زیادتی اور تبدیل کے پس گویا کہ فرمایا اُسکو کہ چھار خلق اپنا اور خلق جوامع الحکم سے بچھ علاج اُسکا جو مرکب علم و عمل سے ہے یعنی یہ جانے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے ہین ضرر پہنچانیوالے پر کیون غصہ کرون اور اپنے نفس کو نصیحت کرے کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہے اور باوجود اسکے درگذر فرماتا ہے کہ کتنی مخالفت کرتے ہین لوگ اُسکے حکم کی اور وہ غضبناک نہین ہوتا ہے سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہے ہمارا جہل خانہ و عرشانہ تو ایسا کہان نکا بڑا آیا کہ چھینکے ناک کا ٹے ڈالتا ہے اور اعوذ پڑھے اور وضو کرے تاکہ شغل مین لگ جاوے نفس کے ۔ ع ۔ وعنہ ۔ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑے لوگونکو قوی اور پہلوان حقیقت مین وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنے نفس کا وقت غصے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہے جیسیکہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہے اور یہ قوت دنیہ باطنیہ آسیب پاجیہ ہے پس نفس کا مارنا عجب چیز ہے اور پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہے ۔ ع ۔ مردی بود کہ نفس بخود زور کرد کشف ۔ بالنفس اگر برائی دائم کہ شاطری ۔ ع ۔ وعن حارثۃ بن وھب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا اخبرکم باھل الجنۃ کل ضعیف متضعف لو اقسم علی اللّٰہ لابرہ الا اخبرکم باھل النار کل عتل جواظ مستکبر متفق علیہ وفی روایۃ لہما کل جوّاظ زنیم مستکبر اور روایت ہے حارثہ بیٹے وہب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دونمین تمکو بہشتیونکی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اُسکو لوگ اور جبر کرکے کہون اُسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اُسکے اگر قسم کھاوے اللہ پر البتہ سچا کرتا ہے اللہ تعالی اُسکو یا اُس کی قسم کو کیا نہ خبر دونون مین تمکو دوزخیونکی ہر سخت کو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالے

مال کا بخیل تکبر کرنیوالا الخ کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے ہر جمع کرنیوالا مال کا حرام زادہ متکبر مراد ضعیف سے یہان یہ ہے کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہے اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی ہے مین کا اور ترجمہ اُسکا یہی ہے جو ذکر کیا گیا اور بعضون نے زیر بھی پڑھی ہے اُسکے معنی مین متواضع اور ذلیل اور گم نام اور مراد انکے بہشتی ہونیسے یہ ہے کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسیکہ اکثر اہل نار قسم خیرہ اور سچا کرتا ہے اگرچہ اُسکے کئی طرح سے معنی بیان کیے ہین علمانے ایک تو یہ کہ اگر قسم کھادے کسی کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بطمع امید وکرم الٰہی کے اور اعتماد کرکے کرم اُسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالیٰ اُسکو تو سچا کرتا ہے اُسکو اور قبول کرتا ہے اُسکی امید وطمع اُسکی یعنی پوری ہوتی ہے قسم اُسکی ٹوٹتی نہین دوسرے یہ کہ اگر سوال کرے اپنے پروردگار سے کچھ اور قسم دے اُسکو کہ دیوے اُسکو مراد اُسکی تو بر لاتا ہے حاجت اُسکی اور تیسرے یہ کہ اگر قسم کھادے کہ حق تعالیٰ فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ یعنی اُسی طرح کرتا ہے کہ اُسنے قسم کھائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنے کو کسی قوم کی طرف منسوب کرے اور واقع مین وہ نہین اُنمین سے جیسیکہ قرآن مجید مین یہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کے واقع ہوئی ہین ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان ولا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنے کے وہ کوئی کہ جسکے دلمین ہو مانند دانہ رائی کے ایمان سے اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ سابقین کے وہ کوئی کہ جسکے دلمین ہو مقدار دانہ رائی کے برسے نقل کی یہ سلم نے ف ایمان سے یعنے مثل ایمان سے اور وہ اخلاق اُسکے ہین کہ جو متعلق ہین ساتھ باطن کے یا ظاہر کے کہ صادر ہوتے ہین نور ایمان سے اور ظہور ایقان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہے نہین ہے قابل زیادتی اور نقصان کے ہان شعبے اُسکے بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوٰۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کے اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کے جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہے اس ہمارے کہنے پر قول آنحضرت کا وانما یتفاضل المتفاضلون بالایمان اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ ایمان داخل نہین معدوم ایمان مین اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھ تکبر کے بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اُس سے اور خصلت بُری سے یا تو بسبب عذاب دینے کے صاف کریگا اللہ تعالیٰ یا بسبب عفو کرنیکے بیچ داخل کرے گا بہشت مین اور کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایکی یہ کہ مراد کبر سے کفر وشرک ہے اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہیگا داخل کرنا اُسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اُسکے دل سے کبر یہانتک کہ داخل کریگا اُسکو بغیر کبر اور کدورت کے اُسکے دلمین اور اس صورت مین مراد کبر سے تکبر کرنا لوگونپر ہے

ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم

اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اُسکے کے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اُسکا اچھا اور پاپوش اُسکی بھی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگونکا نقل کی یہ سلم نے ف مراد ذرہ سے یا تو چھوٹی چیونٹی ہے یا بغبار کہ وقت روشنی کے چلتا ہے اور مراد شخص پوچھنے والے سے شاید ابن جبل ہین یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اسمین اور پاپوش اچھی یعنی دوست رکھتا ہے اُنکے پہننے کو بغیر اسکے کہ خیال ہو اُسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور اترانے اور سُنانے اور دکھانیکا اور علامت اسکے صدق نیت کی یہ ہے کہ دوست رکھے اُسکو تنہائی مین بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ عادت متکبرونکی ہے کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہین اُسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہے اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور تمام جہان ظاہری اور باطنی اثر اُسی کے جمال کے ہین پس نہین ہے جمال اور جلال مگر اُسی ذات پاک کے لیے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنی آراستہ کرنے والے

اور جمال بخشنے والے کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جمیل یعنی جلیل کے ہے یعنی بزرگ اور بعضوں نے کہا مالک نور اور ہیبت اور حسن وجمال کا ہے اور بعضوں نے کہا نیکو کار ساتھ بندوں کے اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہے کہ توحید وعبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور رد کرنا اور قبول نہ رکھنا حق کو اور بعضوں نے بطر الحق کے معنی لکھے ہیں باطل کرنا جہال حق کا ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہینگے کہ نہیں کلام کریگا اُنسے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اُنپر اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا طرف اُنکے یعنی نظر رحمت وعنایت سے اور ہوگا واسطے اُنکے عذاب دردینے والا ایک تو بڈھا زانی دوسرے بادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنے والا الفقل کی یہ سلم نے ف دن قیامت کے یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالیٰ کے اور نہ ثنا کریگا اُنپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اُنکی ثنا کریگا اللہ تعالیٰ کے یہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اُنکو نجاست گناہون سے ساتھ عفو کرنے گناہون اُنکے کے اور جملہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ احتمال ہے کہ تتمہ روایت دوسری کا ہے یا عود ہے طرف حدیث اصل کے اور متعدد ہی اور یہ سب کنایہ ہی ناراضمندی اور غضب الٰہی سے اُن پر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہے تو نگاہ نہین کرتا اُسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اُسکی اور عذاب کرتا ہے اُسکو اور بعد ناکارا اسلیے کہ جب ناہر ہے جوان کے حق مین باوجود ہونے اُسکے کے معذور طبعاً تو بڈھے کے حق مین کہ شہوت نہین رکھتا اور غفلت اُس سے دور ہوتی ہے ہوگا بترا اور دلیل ہے یہ اُسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ بولنا سب کے حق مین برا ہے اور بادشاہ کے حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنے اور حکم اُسکے کے ہین بدتر ہے اور یہ بھی ہے کہ جھوٹ جو بولتے ہین تو اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کو بولتے ہین اور بادشاہ خود قادر ہے اُپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اُسکو جھوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بدتر ہی اور فقیر کے لیے کہ اسباب تکبر کے سے کہ وہ مال ہی جاہ ہے عاری ہے بدتر اور دلیل ہے اُسکے خبث باطن اور لئیم طبعی پر ع کبر زشت واز گدایان زشت تر ہ رو زسر دو برف وآنگہ جامہ تر ہ اور بعضے عائل سے عیال اراد رکھتے ہین کہ قبول صدقہ اور زکوٰۃ اور تواضع اور ملائمت لوگون کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کے ہین تکبر کرتے ہین اور عیال کو ضرر پونہچاتے ہین اور ہلاک کرتے ہین تعفف اور حیا کرنے سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنیکے مولی پر اور دیگر ہی اور تکبر اور بے اندامی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سے بسبب تکبر کے باوجود احتیاج وضطرار کے امر دیگر ہے اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوے کہ مراد شیخ کی محصن ہے یعنی بیاہا ہوا برا ہے کہ جوان ہو یا بڈھا اور بسبب زنا کے بدتر اُسکے حق مین شرعاً اور عرفاً وجب ہونی اُسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سے مراد بیاہا ہوا ہے بیچ آیت مسوخہ اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ کے اور مراد بادشاہ سے غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی غرض فاسد کے لیے کہ منفعت دنیویہ ضرور ہے اور غنی نہین محتاج ہوتا اُسکا مطلقاً پس جھوٹ بولنا اُسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ شخص ہے کہ تکبر کرے فقر پر اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا سے متکبرین سے صدقہ ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد فقیر سے وہ ہے کہ تکبر کرے کسب کرنیسے اور شفقت کرنیسے اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے باوجود قادر ہونے کے کسب پر جیسیکہ دیکھا جاتا ہے ہمارے زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہ تکبر کہ متضمن ہے واسطے رعونت اور ریا اور سمعہ کے ساتھ ضرر پونہچانے نفس کے اور کرنے سوال کے اور لینے مال کے بغیر وجہ حلال سے بدتر ہے تکبر غنیا کے سے خصوصاً جبکہ تکلف کرے اور بنادی وضع بزرگونکی سی تا بعضے فقہا کے کہ جو کہتے ہین کہ حلال وہ چیز ہے کہ حلال ہوئی بسبب ہمارے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی ہمنے پس یہ بیماری مرکب سخت ہماری ہے کہ عاجز ہین اس سے حکما اگرچہ پونہچین حد کمال کو ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگی ذاتی چادر میری ہے یعنی بمنزلہ چادر کے ہے نزدیک تمہارے اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہے یعنی بمنزلہ تہبند کے ہے نزدیک تمہارے پس جو شخص کہ چھینے مجھسے ایک کو ان دونوں میں سے یعنی تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات اپنی کے اور چاہے ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میرے بیچ ذات اور صفات میری کے تو داخل کرونگا میں اُسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ جسکے حق میں فرمایا ہے فَاِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى وَجَمَعَ فَاَوْعٰى اور ایک روایت میں ہے کہ پھینکونگا میں اُسکو دوزخ میں یعنی اس عبارت میں حقارت ہے کہ پھینکو نگا جیسکہ ڈھیلے کو پھینکدیتے ہیں ازراہ بے پروائی اور بے اعتباری کو نقل کی یہ مسلم نے ف یہ ایک مثال ہے کہ حضرت حق سبحانہ نے بیان کی ہے واسطے یہ کہ ہونے اپنے کے صفت کبریا اور عظمت میں یعنی یہ دو صفتیں خاص میری ہی ذات کے لیے ہیں کہ کسی کو مجال شرکت کی انمیں اور متصف ہونا ساتھ انکے درست نہیں یعنی جو دو کرم اور مہربانی صفتیں میری ہیں اور خلق کو بھی اُنسے ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہے وصف کرنا اُنکا ساتھ اُنکے بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق مجاز کے بھی میرے غیر کو وصف کرنا اُنکو درست نہیں بستابہ دو کپڑوں کے کہ کوئی پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا اُنکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت میں دونوں ایک ہی معنوں پر آتے ہیں کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہے دونوں میں کہ ایک کو چادر کے ساتھ تشبیہ دی اور ایک کو ازار کے ساتھ پس بعضوں نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کبیر و متکبر ہے اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانے یا نہ جانے اور عظمت عبارت ہے ہونے اُسکے سے اسطرح کا کہ اُسکا غیر یعنی خلق بھی اُسکو بڑا جانتے ہیں پس صفت پہلی ذاتی اور دوسری صفت اضافی اور یہ ضرور ہے کہ جو صفت ذاتی ہوگی اعلیٰ ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلیٰ ہے ازار سے پس ان لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کے ساتھ اور عظمت کو ازار کے ساتھ

فصل دوسری

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے سلمہ بیٹے اکوع کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہے ایک شخص کھینچتا اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے یعنی نام اُسکا سرکشوں میں یعنی ظالموں اور متکبر ونکے دیوان میں پس پہنچتی ہے اُسکو وہ چیز کہ پہنچی اُنکو یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ بِنَفْسِهٖ میں ب تعدیہ کے لیے ہے یعنی بلند کرتا ہے اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہے اُسکو لوگوں سے مرتبہ میں اور اعتقاد کرتا ہے اُسکو عظیم القدر یا باب مصاحبت کے لیے ہے یعنی موافقت کرتا ہے اپنے نفس کی بیچ جانے اُسکے کے طرف تکبر کے اور عزت دیتا ہے اُسکو اور اکرام کرتا ہے اُسکا جیسا کہ اکرام کرتا ہے دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہے متکبر اور خلاصہ معنی کا یہ ہے کہ ہمیشہ لیجاتا ہے اُسکو اُس درجہ اور مرتبہ سے طرف رتبہ اعلیٰ کے بیچ یعنی لیجاتا ہے اپنے نفس کو اُسکی جگہ بلند اور مرتبہ سے کہ اُسمیں ہے جگہ بلند اور درجہ بلند میں ساتھ تکبر اور ترفع کے اور موافقت کرتا ہے نفس کی اور جاتا ہے ساتھ اُسکے ہر جانب میں کہ وہ جاتا ہے اور باز نہیں رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حشر کیے جاوینگے متکبر کرنیوالے مانند چیونٹیوں کے دن قیامت کے بیچ صورت مردوں کے یعنی صورت اُنکی آدمیوں کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیوں کا سا آوے گی اور ڈھانکے گی اُنکو خواری ہر جگہ سے ہانکے اور کھینچے جاوینگے طرف ایک قید خانہ کے کہ دوزخ میں ہے نام رکھا جاتا ہے اُسکا بولس غالب ہوگی اُنپر آگ کھیگی اُنکو آگ آگوں کی اور پلائے جاوینگے نچوڑ دوزخیوں کے سے کہ نام ہے اُسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ جو دوزخیوں کے بدن سے بہینگے نقل کی یہ ترمذی نے ف مانند چیونٹیوں کے الخ اس حدیث کے معنوں میں اختلاف کیا ہے علماء نے کہا بعضوں نے کہ یہ کنایہ ہے اُنکے خوار ہونے سے محشر میں اور پامال ہونے سے نیچے پاؤں

لوگون کے جیسیکہ حال چینٹیونکا ہی بدلیل اسکے کہ اُٹھنا اور عود کرنا بدنون کا ساتھ اُن اجزا ہی اصلی کے ہوگا کہ دنیا مین رہتے تھے اور صورت چینٹیونکی اور جثہ اُنکا گنجایش اُسکی رکھتا انمین چنانچہ اسی لیے کہا فی صور الرجال تا معلوم ہو کہ آدمیونکی صورت پر ہون گے نہ چینٹیونکی صورت پر اور یغشاہم الذل بھی قرینہ ہے اسکا کہ مراد معنی حواری کے عین اور سیاق حدیث بھی دلالت کرتا ہی اسپر اور صواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اُٹھانا متکبرونکا ہی ہیئت چینٹیون کے حقیقت تین ولیکن صورت مین مردہونگے حقتعالی قادر ہے کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اُنکے اُٹھینگے بیچ مقدار جثہ چینٹیونکے جمع کرے اور ساتھ اسصورت کے بنادے اور خوار کرے یہ تقریر تو حضرت شیخ کی ہے اور ملا علی قاری نے بہت سے قول یہان نقل کیے ہین اور تو جیہی سے نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی احدیث کے اسلیے نہین لیتے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگے اور یہ ان اجزا کے کہ تھے یہانتک کہ نیز ختنہ اُنمین گے کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بھی لگ جاویگی پس کیونکر ہو سکو کہ سب اجزا آدمی کے ناخن اور بال وغیرہا چینٹی کے جثہ تین جمع ہون پھر اسکے جواب بھی علما سے نقل کر کر پھر اُسپر شبہہ کیا ہے اور اپنی تحقیق یہ لکھی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اُنکو وقت نکالنے اُنکے کے اُنکی قبرونسے اوپر کامل ترین صورتون اُنکی کے اور ساتھ تمام اجزا اُنکے موجودہ کے واسطے ثابت کرنے وصف اعادہ کے بروجہ کمال کے پھر کردیگا اُنکو موقف جزا مین اور یہ صورت ذکر کی گئی کے ازراہ اہانت اور ذلت دینے اُنکے کے یا چھوٹے ہوجاوینگے ہیبت الہی سے وقت آنے اُنکے کے طرف حساب کی جگہ کے اور وقت ظاہر ہونے اثر عذاب سلطانی کے کہ وہ اگر رکھا جاوے پہاڑ پر تو ہو جاوے غبار پراگندہ اور ثابت بھی ہوئی ہے تبدیل دو نوعیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کے مانند کتون اور سورون اور گدھون کی صورتون کے موافق صفتون اور حالتون اپنی کے پس اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر ب کے اور جزم واو اور زبر لام کے اور قاموس مین ساتھ پیش ب اور زیر لام کے مشتق ہے بلس سے بمعنی تحیر اور نا امیدی کے اور ابلیس بھی اسی سے مشتق ہی اور آگ آگونکی یعنی نسبت اُسکی ساتھ اور آگونکے مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ اور چیزونکے کہ جلادیتی ہی اور جبال ساتھ زبرخ کے بمعنی فساد کے ہے کہا ایک شارح نے کہ وہ نام ہے عصارہ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور لہو اور خون کہ بہیگا دوزخیون سے ع **وَعَنْ** عَلِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطے خدا کے ہو شیطان سے ہی یعنی اُسکے اغوا سے ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور بجھائی نہین جاتی ہے آگ مگر پانی سے پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمھارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانی سرد کے استعمال کرنے کی خاصیت ہے کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ڈھنڈا پانی نہ ہوے اُسکی بھی یہی خاصیت ہے اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوے تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ حدیث مین آیا ہے کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہی پھر جب دیکھے کہ غصہ نہین گیا تو اُٹھکر وضو کرے اور دو رکعت نماز کی پڑھے واسطے اللہ تعالی کے ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ غصے ہو ایک تمھارا یعنی یا وے اثر غصے کا کسی پر اسحالمین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہا اُس سے غصہ فبہا والا لیٹ جاوے پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف شرح السنہ مین ہے کہ حکمت آسمین ہے کہ تا غصے مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ اُس سے پشیمانی اُٹھاوے اسلیے کہ لیٹا ہوا دور تر ہے حرکت مین بہ نسبت بیٹھے کے اور بیٹھا دور تر ہے کھڑے سے اور ظاہر ہی کہ بیچ تغیر حالات کے اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کے ہے ایک تاثیر ہے بیچ دفعہ شورش غصہ کے ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَ نَسِيَ الْمَقَابِرَ وَ الْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا عَلَى رَبِّهِ وَ طَغَى وَ نَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَ الْمُنْتَهَى وَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَالُ الدُّنْيَا وَ الدُّنْيَا لَا تَبْقَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَالُ لِلدُّنْيَا بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَ قَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اسماء بنت عمیس کی سے کہا اسماء نے کہ سُنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے تئیں اچھا جانا اور ورن سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بھول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہے یا بھول گیا اُسکے حساب عذاب کو یا بیں حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا میں بُرا بندہ وہ بندہ ہے کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد میں حد سے گذر گیا اور بھول گیا خداوند جبار شکست قہار کو کہ بلند تر ہے قدرت و عزت میں سب سے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا میں اور بھول گیا مقبرون کو اور کہنگی و پوسیدگی بدن کو خاک میں بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا اپنے ابتدائی حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے کیسا عاجز و ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہے اور آخر اُسکا کیا ہے کہ مٹی میں جانا ہے یعنی جسکی ابتدا ایسی ہو اور انتہا ایسی تو لائق ہے اُسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کے درمیان میں بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنی ہیں کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کے تاکہ وہ معتقد ہون اُسکے اور حاصل کرے یہ مال جاہ اُسسے بُرا بندہ وہ بندہ ہے کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری کی خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہے اُسکو دنیا دارون کے دروازہ پر اور لیجاتی ہے جدھر چاہتی ہے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اُسکو اور لیجاتی ہے راہ دین سے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اُسکے حاصل کرنے میں اور طلب کثرت خوار کرتی ہے اُسکو اور آبروریزی اُسکے دین کی کرتی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہیں ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف بھول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتھ اُنکے یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہے موت سے یعنی بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنیکے اُسکے لیے اور طمع آنجہ عیب نقل ہے سید شاذلی رح سے کہ وہ پوچھے گئے کیسے اُنھون نے کہا کہ وہ دو کلمے ہین گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع جی سے اسباب کی کہ دیوے تجکو غیر اپنے سے کہ تسمت مین ہے تیرے اور نہیں سنا داؤد کی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہے طبرانی نے بھی اور بیہقی نے نعیم بن ہماز سے اور زوائد کیا ہے اسکو حاکم نے بھی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور سہمی شک نہیں ہے کہ کثرت طرق قوی کر دیتی ہے ضعیف کو اور کر دیتی ہے اُسکو حسن غیرہ اور اُس سے تمام ہو جاتا ہے مقصود و العلم اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہیں منافی ہے صحت اور حسن کے اور نہایت کار یہ کہوگے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے فضائل اعمال مین اتفاقا پس وعظ نہیں لائق ہے یہ کہ ہو اُسپر عمل بطریق اولی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کے گھونٹ غصے کے سے کہ پی جاوے اُسکو واسطے رضامندی اللہ تعالی کے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے دور کر تو بیسے بُرائی کو ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک ہے کہا ابن عباسؓ نے صبر کرنا نزدیک غصے کے اور عفو کرنا نزدیک بُرائی کے پس جب کرین لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھے خدا تعالی اُنکو آفات نفس اور خلق سے اور پست ہو تا ہے واسطے اُنکے دشمن اُنکا گویا کہ وہ دوست صمیم یعنی قریب نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے ف اول اس آیت کریمہ کا یہ ہے

ع یعنی جسکی ابتدا ایسی ہو اور انتہا ایسی تو لائق ہے اُسکو کہ اطاعت کرے اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کے درمیان مین بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا یہ معنی ہیں کہ فریب دیوے اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کے تاکہ وہ معتقد ہون اُسکے اور حاصل کرے یہ مال جاہ اُسسے بُرا بندہ وہ بندہ ہے کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری کی خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہے اُسکو دنیا دارون کے دروازہ پر اور لیجاتی ہے جدھر چاہتی ہے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اُسکو اور لیجاتی ہے راہ دین سے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اُسکے حاصل کرنے میں اور طلب کثرت خوار کرتی ہے اُسکو اور آبروریزی اُسکے دین کی کرتی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور بیہقی نے کہ نہیں ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ یعنی برابر نہیں ہے نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکے بعد یہ ارشاد فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ یعنی دفع کر ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہے یعنی نیکی سے بُرائی کو کہ جب آوے تجھکو یعنی اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اُس سے مصرع اگر بدی جن الی من اساء پس ابن عباسؓ اُسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنے بُرائی کے سے ساتھ نیکی کے یہ ہے کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے بُرائی پہنچے تو درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہے حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہے کہ فرمایا ہے فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۔ ح **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی بہز کے دادا سے کہ نام اُسکا معاویہ بن حیدۃ القشیری ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہے ایمان کو جیسا کہ خراب کرتا ہے ایلوا شہد کو ف ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اُسکے نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو بھی باطل کر دیتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ۔ **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا اسحالیں کہ منبر پر تھے اے لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے واسطے خدا کے یعنی واسطے طلب رضا اُسکی کے بلند کرتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ مرتبہ اُسکا پس وہ اپنے نفس اور نظر میں حقیر ہے یعنی بسبب دیکھنے کے اپنے کو نظر کمی سے اور لوگوں کی آنکھ میں بزرگ ہے یعنی بسبب بلند کرنے حق تعالیٰ کے اُسکے مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے خدا تعالیٰ قدر اُسکی پس وہ لوگوں کی آنکھ میں حقیر اور اپنے نفس اور نظر میں بزرگ ہے یہاں تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہے لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے ف یعنی متکبر اگرچہ اپنے کو بزرگ جانتا ہے اور بزرگ دکھاتا ہے ولیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی خوار ہوتا ہے اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنے کو حقیر جانتا ہے اور حقیر دکھاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک بزرگ ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی بزرگ ہوتا ہے ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسیٰ بیٹے عمران علیہ السلام نے اے رب میرے کون عزیز تر ہے تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدے ف یعنی درگذر کرے اُس سے کہ اُسپر ظلم کیا اور رنج دیا اُسنے اسمیں اشارہ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیے کہ تھا غالب غیر جلال اور جامع صفتیں میں ہے کہ جو کوئی عفو کرے نزدیک قدرت کے عفو کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے دن عسرت کے یعنی دن قیامت کے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بند رکھے زبان اپنی یعنی عیب نقصان لوگوں کے سے ڈھانکتا ہے اللہ تعالیٰ عیب نقصان اُسکے یعنی لوگوں سے یا فرشتوں اعمال کے لکھنے والوں سے یا دونوں سے اور جو کوئی روکے غصہ اپنا یعنی لوگوں سے باز رکھے گا اللہ تعالیٰ اُس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالیٰ کے قبول فرماتا ہے اللہ عذر اُسکا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں آنحضرت میں

لا تغضب جنت دیتا ہے غصہ کرنے والے کو جو شخص کہ روکے غصہ اپنا اللہ تعالیٰ اُس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے اللہ تعالیٰ اُسکا عذر قبول فرماتا ہے

پس لیکن تین چیزین نجات دینے والین ایک اُنمین سے ڈرنا ہے خدا سے پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کے یا باطن و ظاہر مین اور دوسری کسیکا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور لیکن ہلاک کرنے والی چیزین پس وہ بھی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہے اور دوسری بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے تئین نیک جانے اور اپنی صفت کو خوش رکھے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہے اور کبر سے تکبر و جود مین آتا ہے اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون ذلرکی گئین کے ہے نقل کین زہقی نے پانچون حدیثین شعب الایمان مین ف کسیکا حق کا الم یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوائے سچ اور واقعی بات کے نکلے اور اگر ناراض ہو تو بھی سوائے سچ کے نکلے مثلاً اگر کسی شخص سے ناراض ہو تو بھی نہ کہے کہ اُسنے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اگر کسی سے راضی ہو تو بھی نہ کہے کہ اُسنے مجھ پر احسان کیا ہے اور اگر کسی سے راضی ہو تو بھی نہ کہے کہ اُسنے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اگر کسی سے ناراض ہو تو بھی نہ کہے کہ اُسنے مجھ پر احسان کیا ہے اور اگر کسی سے ناراض

واسرع السّیر حتّی اجتاز الوادی متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہؓ کو کہ نہ داخل ہو تم اُن لوگونکے مکانونمیں کہ جنھوں نے ظلم کیا اپنے جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنے پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونیوالے یعنی عبرت پکڑنیوالے اور احوال اُس جماعت کا یاد کرنے والے کہ موجب رونیکا ہے اور نہ گذرو یہان سے ساتھ سہو و غفلت کے بسبب خوف اسکے کہ بسا دا یہ پہنچے تمکو وہ چیز کہ پہنچی اُنکو یعنی ایسے لیے کہ ایسی جگہون سے ساتھ غفلت کے گذرنا اور اُس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونے خشوع کی ہے اور یہ محل اور مظنہ وقوع عذاب کا ہے یا ڈر واو عبرت پکڑو کہ بسا دا تسے بھی مثل عمل اُنکے کے وجود مین آوے اور اُسکی سزا کو پہنچو پھر مُڑا کا آنحضرتؐ نے سر اپنا چادر سے اور جلدی چلے یہانتک کہ گذرے اُس مکان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حجر ساتھ زیر حا اور جزم جیم کے نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہے اور یہ گذرنا حضرتؐ کا وہان سے وقت جانے غزوہ تبوک کے تھا اور حضرتؐ چاروڑ الکر وہان سے جلدی سے گذرے مانند ڈرنیوالیکے تاکہ نہ پڑے نظر اُنکے مکانون پر اور کیا یہ حضرتؐ نے واسطے تعلیم اُنکے تاکہ پیروی کرین وہ حضرتؐ کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کے تاکید اً یا اسلیے کہ حضرتؐ نہایت خوف الٰہی رکھتے تھے جیسیکہ فرمایا ہے انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے منع کیا کہ اسجگہ پانی نہ پیوین اور کھانا نہ کھاوین اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظالمون کے مکانون کو وطن اور جگہ رہنے کی نہ ٹھیرلے ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درھم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہ حسنات اخذ من سیات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کچھ حق بھائی مسلمان اپنے کا آبرو ریزی اُسکے سے ساتھ کرنے غیبت اور بُرا کہنے اور مانند اُنکے یا کچھ اور ہو خون اور مال سے پس چاہیے کہ معاف کروے او اُس سے اُس حق سے آجکے دن یعنی دنیا مین پہلے اس سے کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوے بدلے حق کے روز قیامت کے اگر ہوگا واسطے اُسکے عمل نیک لیا جاویگا اُس سے موافق ظلم اُسکے کے کہ کیا ہے یا سوا فق اُسچیز کے کہ لی ہے اور اگر نہین ہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیا جاویگا بُرائیون صاحب اُسکے سے کہ مظلوم ہے پس لادی جاوینگی ظالم پر تقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہے کہ نیکیان اُسکی مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیان نہ رکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کے اُسپر رکھین گے اور اُسکو بسبب اُسکے عذاب کرینگے اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اُن گناہونکے مستحق اُسکا ہوا تھا نجات دینگے اور یہ جواب ہے کہا کہ نہو دینار اور نہ درہم اُسمین تنبیہ ہے اسپر کہ وجب ہے اُسپر یہ کہ بخشوا دے حق اُس سے اگرچہ بدلے دینار اور درہم کے ہو اسلیے کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنے والے پر آسان تر ہے لینے حسنات کے سے یا رکھنے سیئات کے سے برتقدیر نہ بخشنے کے اور موافق ظلم اُسکے کے مقدار طاعت اور معصیت کی از روے کمیت اور کیفیت کے سپہ علم الٰہی کے ہے کہ کتنی اور کیسی لی دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نے احتمال ہے یہ کہ نیکیان اور بُرائیان جو مل جاتی ہین نفس اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جو نعمتین اور عذاب طیار کیے گئے ہین اُنکے لیے وہ ملین مع ع وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایا ھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہؓ سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس کہا بعضے صحابہؓ نے کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہے کہ نہین درہم واسطے اُسکے اور نہ اسباب یعنی نقد و جنس سے کچھ نہ رکھتا ہو حاصل کہ اُنھون نے جواب دیا ساتھ اُسچیز کے کہ وہ جانتے تھے سب عرف اہل دنیا کے اور غافل ہوئے امر آخرت سے پس فرمایا تحقیق مفلس میری اُمت سے یعنی ارباب حقیقت مین وہ شخص ہے

ف حجر جسمین ثمود قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہے اور یہ گذرنا حضرتؐ کا وہان سے وقت جانے غزوہ تبوک کے تھا اور حضرتؐ چاروڑ الکر وہان سے جلدی سے گذرے مانند ڈرنیوالیکے تاکہ نہ پڑے نظر اُنکے مکانون پر اور کیا یہ حضرتؐ نے واسطے تعلیم اُنکے تاکہ پیروی کرین وہ حضرتؐ کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کے تاکید اً یا اسلیے کہ حضرتؐ نہایت خوف الٰہی رکھتے تھے جیسیکہ فرمایا ہے انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے منع کیا کہ اسجگہ پانی نہ پیوین اور کھانا نہ کھاوین اسمین دلیل ہے اسپر کہ ظالمون کے مکانون کو وطن اور جگہ رہنے کی نہ ٹھیرلے ع

ف یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہے کہ نیکیان اُسکی مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیان نہ رکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کے اُسپر رکھین گے اور اُسکو بسبب اُسکے عذاب کرینگے اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب اُن گناہونکے مستحق اُسکا ہوا تھا نجات دینگے اور یہ جواب ہے کہا کہ نہو دینار اور نہ درہم اُسمین تنبیہ ہے اسپر کہ وجب ہے اُسپر یہ کہ بخشوا دے حق اُس سے اگرچہ بدلے دینار اور درہم کے ہو اسلیے کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنے والے پر آسان تر ہے لینے حسنات کے سے یا رکھنے سیئات کے سے برتقدیر نہ بخشنے کے اور موافق ظلم اُسکے کے مقدار طاعت اور معصیت کی از روے کمیت اور کیفیت کے سپہ علم الٰہی کے ہے کہ کتنی اور کیسی لی دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نے احتمال ہے یہ کہ نیکیان اور بُرائیان جو مل جاتی ہین نفس اعمال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جو نعمتین اور عذاب طیار کیے گئے ہین اُنکے لیے وہ ملین مع ع

کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوٰۃ یعنی طرح بطرح کی عبادتیں مقبول اُس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت میں کہ گالی دی ہوگی کسی کو اور تہمت لگی ہے کسی کو اور کھا گیا ہے مال کسی کا یعنی ناحق اور خون کیا ہے کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہے کسی کو بغیر استحقاق کے یا زیادہ اُسچیز سے کہ مستحق ہے اُسکا یعنی یہ کہ مفلس حقیقی وہ ہے کہ جسنے جمع کیا درمیان اُن عبادات کے اور ان بُرائیوں کے پس دیا جاویگا یہ مظلوم صاحب حق بعضے نیکیوں ظالم کی سو اور یعنی اور تخصیص حق نیکیوں اُسکی سے پس اگر تمام ہوجاوینگی نیکیاں اُسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ جزا گاہ کے کہ اُسپر ہے یعنی ہنوز جزا اُن حقوق کی کہ اُسپر ہیں تمام ہونگی کچھ باقی رہ جاوے گی لیجاوینگی بُرائیاں مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ نہیں ہے عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کے مگر یہ کہ چاہیگا اللہ کسی کے لیے تو راضی کردیگا اُسکے مدعی کو ساتھ اسچیز کے کہ چاہیگا کما نووی نے کہ حاصل حضرت کے فرمانیکا یہ ہے کہ حقیقت مفلس کی یہ ہے کہ جو زکری میں نے اور لوگ اُسکو مفلس گنتے ہیں کہ جسکے پاس مال نہیں ہوتا یا جس پاس کم ہوتا ہے مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی نہیں ہے اسلیے کہ یہ افلاس منقطع ہوجاتا ہے بسبب نے اُسکے کے اور کبھی منقطع ہوجاتا ہے بسبب تنگدستی کے کہ حاصل ہوتی ہے جدا اسکے اُسکی حیات میں بخلاف اُس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حق والونکے دن قیامت کے یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے بکری بے سینگ کے بکری سینگ دار سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی عدالت اسدن یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیو کا کیا حیوانات سے بھی کہ داخل دائرہ تکلیف کے نہیں ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہے علمانے کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہے نہ قصاص تکلیف کا ج ۲ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اُسکے کے نظر ہے کہ نہیں پوشیدہ پس اگر کہا جاوے کہ بکری غیر مکلف ہے اُسکے کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالیٰ **فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ** ہے **وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ** اور غرض اُس سے آگاہ کرنا ہے بندون کو کہ حقوق ضایع نہیں ہوتے بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سے انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وَذَکَرَ حَدِیْثَ جَابِرٍ بِلَفْظِ اتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ** اور ذکر کی گئی حدیث جابرؓ کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہ تمہو گے اگر نیکی کرینگے لوگ تو نیکی کرینگے ہم اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم لیکن قرار دو اپنے نفسونکو اسپر کہ اگر نیکی کرینگے لوگ پس لازم ہے تمہیں یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرینگے لوگ تو ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** امعہ بمعنے زیر ہمزہ اور زیر ہمزہ مشددہ اور عین مہملہ کے مرد تابع کو لوگ کا عقل مین غیر ثابت اپنی رائے پر اور عورت کو امعہ نہیں کہتے اور مراد یہان وہ شخص ہے کہ کہے مین ہوں گا ساتھ لوگونکے جیسے کہ ہونگے لوگ وطنوا انفسکم کے معنے ہیں ثابت کرو

مقرون کا ہے زنا اللہ مع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے یہ کہ اُنھوں نے لکھا طرف حضرت عائشہ کے یہ کہ لکھو واسطے میرے ایک خط کہ نصیحت کرو مجھکو اُس خط میں اور کثرت سے نہ لکھو یعنی مختصر اور جامع لکھو پس لکھے حضرت عائشہ نے یہ کلمات سلام تجھ پر لیکن بعد بھیجے سلام کے تحقیق میں نے سُنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہے رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگوں کے کفایت کرتا ہے اُسکو اللہ محنت لوگوں کی سے اور جو شخص کہ ایسا کام کرے کہ رضا حق کی اُسمیں ہے اور خلق بسبب خواہش نفس اپنے کے اُس سے ناراض ہوں تو اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور خلق کو بھی راضی کر دیتا ہے اور دفع کرتا ہے اُس سے محنت و شر لوگوں کے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے رضامندی لوگوں کی ساتھ خفگی اللہ کے سونپتا ہے اُسکو اللہ طرف لوگوں کے اور سلام بعد تحریر نقل کی یہ ترمذی نے ف سونپتا ہے اُسکو اور اُسکے کار کو طرف خلق کے اور مدد نہیں کرتا اُسکی اور دفع نہیں کرتا شر اُنکے اُس سے اور سلط کرتا ہے لوگوں کو اُسپر کہ ایذا دیتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں اُسپر یعنی اصل رضاے خدا ہے اگر یہ ہو وے تو خلق بھی راضی اور مطیع ہو جاوینگے اور اگر یہ نہوے تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بھی لکھے اور آخر خط میں بھی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کے ہے اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے

ع الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن مسعود سے کہ جب اُتری یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ملایا اُنھوں نے اپنے ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کے یعنی گمان اسکے کہ مراد ظلم سے مطلق گناہ ہیں کہا اُنھوں نے یا رسول اللہ کونسا ہم میں سے ہے کہ نہیں ظلم کیا اپنے نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مراد ظلم سے جو تم سمجھے ہو گناہ وہ نہیں ہے بلکہ مراد ظلم سے نہیں ہے مگر شرک کیا نہیں سُنا تمنے قول لقمان کا واسطے بیٹے اپنے کے لے بیٹے میرے نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کرنے کو ساتھ ایمان باللہ اور تمام اُن چیزوں کے کہ واجب ہے اُپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ نہیں ہے مراد ظلم سے جیسا کہ تمنے گمان کیا ہے نہیں وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعد لفظ ظلم کے بقیہ آیت یوں ہے کہ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ یعنی یہ لوگ ہیں کہ اُنکے لیے امن ہے اور یہ راہ سیدھی پانیوالے ہیں اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اُتری تو صحابہ نے ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہے ہم میں کہ اُس سے گناہ نہیں ہوا پس حضرت نے فرمایا کہ ظلم سے گناہ نہیں مراد ہے بلکہ شرک ہے اور اگر کوئی کہے کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے کیونکر ہو سکتا ہے شرک ضد ایمان ہے جواب ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے البتہ متصور ہے چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب اس طرف گیا کہ ظلم سے گناہ مراد ہے جواب اسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتھ شرک کے واقع نہ ہوا جیسا کہ مشرک مکہ کے ایمان خدا پر رکھتے تھے اور بھی بت پرستی کرتے تھے اور بتوں کو عبادت میں شریک حق کا کرتے تھے شرک بیچ وجود اور ثابت اور عبادت کے ہوتا ہے اور یہاں مراد شرک عبادت میں ہے اور نص قرآن دلالت کرتی ہے اُسپر وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ یعنی ایمان نہیں لاتے اکثر اُنکے مگر ساتھ اسکے کہ شرک میں یا مراد ایمان لانا ہے ساتھ زبان کے اور شرک نگاہ رکھنا دلیل ہے کہ خلط کیا ہے ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہے یہ بیان تعلیل ہے یعنی باطل کر دیتا ہے شرک ایمان کو اور نہیں جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کے ہرگز جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ بخلاف اور تمام گناہوں کے کہ وہ منافی ایمان کے نہیں ہیں بوجہ

ف کو نہیں ہے
الکلمات الی آخرہ
دیکر الظلم الی آخرہ
الی الناس ع
الی الکلمات
ف یعنی تک
حضرت شیخ نے
اور اس کو نہیں
ایمان کے ساتھ
ف اس سے معلوم
ہوا کہ ایمان
ایمان کے ساتھ
ف اس سے معلوم
ہوا کہ ایمان

مذہب اہل حق کے بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کے پس صحابہؓ نے اول سمجھا تھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کے اسلیے کہ شرک نہین متصور ہے ملنا اُسکا ساتھ ایمان کے پس جواب دیا حضرتؐ نے کہ ملنا اُسکا ساتھ ایمان کے ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوے اللہ پر اور شریک کرے اُسکی عبادت مین غیر اُسکے کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان بالله نہین متعہد ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اور ثابت کرے صفات کمال کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور پاک کرے اُسکے کے نقصانون سے والا لازم آوے یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنے والے اللہ تعالیٰ پر حقیقۃً فرمایا اللہ تعالیٰ ذٰلِكَ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ولیکن اللہ تعالےٰ نے نہین رخصت دی ہے شریک کرنے ظاہری کی ہی جیسکہ حدیث قدسی مین ہے اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ ع ۷

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین آدمیونکا از روے مرتبہ کے دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھوئے اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی دنیا واسطے دوسرے کے حاصل کی اور بسبب ظلم لوگون پر کیا جیسے کہ عامل اور مدوگار ظالمون کے کرتے ہین ج

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ فَدِيْوَانٌ لَّا يَغْفِرُ اللّٰهُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَّا يَتْرُكُ اللّٰهُ ظُلْمَ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَّا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنے نامہ اعمال تین طرح کے ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالیٰ اُسچیز کو کہ اُسمین ہے وہ وہ نامہ اعمال ہے کہ اُسمین شریک کرنا ہے کسی چیز کو ساتھ خدا کے یعنی کفر ہے فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ خدا تعالیٰ نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین مہل چھوڑیگا اُسکو خدا تعالیٰ اور بالضرور حکم کریگا ساتھ اُسکے وہ ظلم بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلے لے بحکم الٰہی بعض اُنکا بعض سے یعنی یا فضل کرے اللہ بعضون پر ساتھ رضی کردینے مدعیون اُنکے کے پس وہ بمنزلہ بدلہ لینے کے ہوگا قائم مقام دیت کے دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین پرواکرتا اللہ تعالیٰ ساتھ اُسکے یعنی اگر چاہے موافق اُسکے حکم کرے اور اگر چاہے نہ کرے وہ یہ ہے ظلم کرنا بندہ کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے یعنی تصور کرنا اللہ کے حقوق مین پس یہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے بندہ کو بسبب اُس عمل کے اور اگر چاہے درگذر کرے اُس سے اور عذاب نکرے اُسپر فقط پس معلوم ہوا کہ بندون کے حقوق مین البتہ مواخذہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق مین شرک نہین بخشا جانیکا اور باقی موقوف ہے مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کرے چاہے بخشدے ۱۲ مرح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سے یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجھ پر بددعا کرے اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہے خدا سے مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اُسکے سے یعنی بلکہ دیتا ہے ہر صاحب حق کو حق اُسکا

وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَشٰى مَعَ مَظْلُوْمٍ لِيُعِيْنَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اور روایت ہے اوس بن شرحبیل سے کہ اُسنے سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اُسکی تاکہ تقویت اور تائید کرے اُسکی حالانکہ وہ شخص جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سے یعنے کمال ایمان سے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتّٰى الْجُعْرُبٰى فِيْ جُحْرِهَا بِظُلْمِ الظَّالِمِ اَوِ الْفَيْقَةُ اَوِ الْحُبَارٰى فَلَا تَكَادُ تَرْتَعِدُ فِيْ وَكْرِهَا بِظُلْمِ الظَّالِمِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق ابوہریرہؓ نے سُنا ایک شخص کو کہ کہتا تھا تحقیق ظالم

نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو یعنی ضرر اُسکا سراسر اوپر نہیں کرتا پس کہا ابو ہریرہؓ نے ہاں یعنی غیر کو بھی ضرر پہنچاتا ہے قسم اللہ کی یہانتک کہ تقدری جانور البتہ مرجاتا ہے اپنے گھونسلے میں مبتلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کیا بیہقی نے چار اون حدیثین شعب الایمان میں ف جباری ساتھ پیش ح کے ایک جانور ہے کہ اُسکو تقدری کہتے ہیں یعنی بازر کھتا ہے خدا تعالی مینھ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے اور مرجاتے ہیں بسبب اُسکے انسان اور جانور یہانتک کہ جباری بھی اور تخصیص جباری کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہے دانہ پانی کی تلاش میں یہانتک کہ دیکھا ہے کہ اُسکے پیٹ میں سے حبۃ الخضر نکلا ہے کہ وہ بصرہ کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا اور مسافت اُسکی اُگنے کی جگہ میں اور بصرہ میں کئی روز کی راہ ہے اور اُسکے گھونسلے کو دیکھا ہے کہ ایسی جگہ ہوتا ہے کہ مسافت بہمین اور پانی کی جگہ میں چند روز کی راہ کی ہوتی ہے اور وہانسے پانی بیکر آتا ہے پس مرنا اُسکا بڑی دلیل ہے قحط پر اور اِمساک باران پر اور مراد اُس شخص کی کہ جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ تھی کہ اگرچہ ظالم ظاہر میں زیان مظلوم کا کرتا ہے لیکن حقیقت میں اپنا ہی زیان کرتا ہے مظلوم کے لیے ایسا زیان ہے کہ جزا اُسکی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابو ہریرہؓ نے اُسکو ساتھ تمثیل کے کہ اُس مقام میں پہنچ آیا ہو عموم پر حمل کرکے بیان کیا اور غالب ہے کہ یہ قول ابو ہریرہؓ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو یا اُسنے استنباط کیا کہ بازر کھنا سینہ کا بشومی ظلم کے وارد ہوا ہے اور اُس سے لازم آتا ہے زیان پر پہنچنا حیوانات کو ح **بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ** باب ہے بیچ بیان امر معروف کے ف معروف معرفت سے ہے بمعنی پہچانے کے یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہے شرع میں اور شرع ساتھ اُسکے وارد ہوئی ہے مثل مرد آشنا کے کہ سب اُسکو پہچانتے ہیں اور مقابل اُسکے منکر ہے ساتھ زبر کاف کے بمعنی نہ پہچانے گئے کے شرع میں کہ وارد ہوئی ہو ساتھ اُسکے شرع جیسیکہ مرد ناآشنا کہ کوئی اُسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مولف کہ شروع باب میں وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ نہ لکھا بعد بالامر بالمعروف کے باوجودیکہ اکثر کتابوں میں دونوں لکھے آتے ہیں اور بعضی حدیثوں میں بھی کہ اس باب میں مذکور ہیں مرح بیان نہی منکر کا ہے اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر معروف شامل ہے نہی منکر کو بھی مرح **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے اسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص کہ دیکھے یعنی جانے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اُسکو ساتھ ہاتھ اپنی کہ یعنی مثلاً باجے توڑ ڈالے اور نشے کی چیزوں اوندھا دے اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دے پس اگر طاقت نہ رکھے ہاتھ سے تغیر کرنے کی بسبب ڈرنے فاعل اُسکے کے قوی اُس سے پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور ڈرے ہمین وعید کی اُسکے آگے اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور سخت سست کہے اگر سید ھی طرح نہ مانے پس اگر تغیر نکرسکے زبان سے پس تغیر کرے ساتھ دل کے یعنی مکروہ رکھے دل سے اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکھے اُسکے تغیر کرنیکا ہاتھ اور زبان سے بر تقدیر قدرت کے اور عداوت اور کنارہ کرے اُس کے کرنیوالے سے نہ فراموش کار اور بے پروائی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی یہ سست ترین زمانہ ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتے اہل زمانہ کے قوی تو قادر ہوتے اور یہ انکار قولی اور فعلی کے اور نہ محتاج ہوتے طرف انتصار کے اور یہ انکار قلبی کے یا یہ معنی ہین کہ یہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین ہین تو نہ اکتفا کرتا اُسپر اور سوید ہے اُسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نے وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ اور کہا ہے بعضے علما جہارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہے اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے کمی ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہے اسلیے کہ جب کسی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین ہا بعذر قوی اور نہ مکروہ رکھے اُسکو اور دل سے راضی ہو ساتھ اُسکے اور اچھا جانے اُسکو تو ہوگا کافر یہ جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اُسے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بھی

طابع ہے اُسچیز کے کہ حکم کیا ہے ساتھ اُسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر بالمعروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہ ہے کہ نہ یا عث ہوں فتنہ کے جیسا کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور اور شرط ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ نہین قبول کرینگا تو واجب نہین لیکن مستحب ہو واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے یعنی یہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پونہچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ پنج واجب ہونے امر معروف کے یہ شرط نہین ہے کہ امر کرنے والا خود بھی کرتا ہو اور بغیر اُسکے درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ بر تقدیر تسلیم کے کہ ورود اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے مراد اُس سے زجر اور منع کرنا نہ کرنیسے ہی نہ کہنے سے یعنی مراد یہ ہے کہ آپ کیون نہین عمل کرتے اور یہ مراد نہین ہے کہ کہین نہین لیکن ہمین تو نہین کہ اگر آپ بھی کرین تو بہتر ہے اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اُسکا کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف اور نہی منکر تبرعًا کرو واجب کے ساتھ کتاب و سنت اور اجماع اُمت کے اور نہین مخالف ہین ہمین مگر بعضے روافض سو اُنکا کچھ اعتبار نہین اور جسنے کہ وہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور بعد اُسکے کچھ اُسپر لازم نہین اور کہا ہے علمانے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایہ کے ہے اور جو کوئی قادر ہوا اُسپر اور نکرے اُسکو بلا عذر تو گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسیکہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہے اُسکو کوئی سوا اُسکے یا نہین قادر ہے اُسکے ازالہ پر کوئی سوا اُسکے جیسیکہ دیکھے زنی بیوی کو یا بیٹی کو بُرا کام کرتے تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے اور نہین ساقط ہوتا ہے مکلف پر بگمان اسکے کہ نہین فائدہ کرنیکا بلکہ واجب ہے ہر کرنا اُسکا فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہے حاکمون ہی کے لیے اور امر حاکم کا بھی اُسمین شرط نہین ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پونہچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کرین اگلے بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے حاکمون پر اور مسلمان اُسکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہین کرتے تھے اُنکو پھر امر معروف اور نہی منکر نہ کرے کہ علم رکھتا ہوا سچیز کا کہ امر کرتا ہے اُسکا اور نہی کرتا ہے اُس سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اُسچیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اُنکے کے تو تمام مسلمان علم رکھتے ہین اُنکا کرین شوق سے اور اگر ہو دقائق افعال اور اقوال سے اُس قبیلہ سے کہ متعلق ہے ساتھ اجتہاد کے نہین ہے عوام کو دخل اُسمین اسلیے کہ انکار اُسپر علما ہی کو پونہچتا ہے اور انکار متفق علیہ مین ہے اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیے خصوصًا جب مذہب اُنکے کہ کہتے ہین ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کے کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے نفس کے تا تاثیر کرے اور ثواب پاوے اور نصیحت پذیرہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ع ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنے والیکی بیچ حدود اللہ کے اور پڑنیوالیکی بیچ حدود اللہ کے یعنی کرنے والے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کے ہے کہ بیٹھے کشتی مین اور قرعہ ڈالا تا جس جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کے آیا بیٹھا جیسیکہ عادت شرکا کی ہے پس ہوئے بعضے اُنکے کشتی کے نیچے کے مکان مین اور ہوئے بعضے اوپر کے مکان مین پس تھے وہ کہ نیچے کے مکانین تھے کشتی کے گذرتے واسطے پانی کے اُن لوگون پر کہ اوپر تھے پس ایذا پائی اوپر والون نے بسبب اسکے یعنی وہ کہ نیچے سے آتا

پانی لینے کے لیے اور اوپر والون پر گذرتا اُنھون نے ایذا پائی بسبب اسکے پس لیا نیچے والے نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کی طرف پس آئے اوپر والے اُس پاس اور کہا کیا ہوا ہے تجکو اور کیا کام کرتا ہے کہ کشتی کو کھودتا ہے کہا نیچے والے نے کہ ایذا پائی تھے بسبب ہمارے آنے سیر کے اور گذرنے کے تیر ساتھ پانی کے اور ضرور ہے مجکو پانی لینے سے پس اگر پکڑین اوپر والے اُسکے ہاتھ کو نجات دینگے اُسکو اور نجات دینگے اپنے کو یعنی غرق اور ہلاکت سے اور اگر چھوڑدین اُسکو یعنی نہ پکڑین ہاتھ اُسکا اور کھودنے دین ہلاک کرینگے اُسکو اور ہلاک کرینگے اپنے کو نقل کی یہ بخاری نے ف حدیث مین جو لفظ مدہن کا ہے اُسکے معنی مین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور تغیر نکرے اُسکو اور منع نکرے اُس سے باوجود قدرت رکھنے کے اُسپر بسبب شرم کے یا بے حمیتی دین کے یا کسی کی جانب داری کے یا بطمع رشوت لینے کے یا بے پروائی کے دین مین اور نفع مین مداہنت اور مدارات کے ایک ہی معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہے بلکہ بعضی جگہ مستحسن ہے اور مداہنت سے منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہ ہے کہ مدارات یہ کہ واسطے حفظ دین کے اور نگاہ رکھنے کے تشویش دفت سے اور دفع کرنے ظلم ظالمون کے کرے اور مداہنت یہ کہ واسطے حفظ نفس اور طلب کرنے منافع کے لوگون سے اور بسبب بے پروائی کے دین مین کرے اور مثال سستی کرنیوالے کی بیچ حدود اللہ کے یعنی بسبب قائم کرنے حدودن کے یا بسبب نہ منع کرنیکے گناہونکے کرنیسے کہ جو گناہ موجب حد کے ہین اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حد دوسے مطلق گناہ پس فرماتے ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالے کی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہے کہ جیسے ایک قوم نے قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹھنے کے لیے الخ یعنی تقسیم کیا اُسکے درجون کو ساتھ قرعہ کے اور یہ قید اتفاقی ہے اسلیے کہ نہین متصور ہے یہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اُسکے ساتھ شرکت برابر کے والا ہوتی ہے تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کے بموجب اجارہ وغیرہا کے اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کے مفرد لائے تو بنظر لفظ بعض کے لائے اور اشارہ ہے اسپر کہ اگرچہ ایک ہو تو بھی امر ایسا ہی ہے اور اکثرون کے نزدیک تو یہی پانی استعمال کا مراد ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد پانی سے پیشاب پیخانہ ہے کہ نیچے کرتا ہے اور اوپر لاتا ہے تا دریا مین ڈالے اور لانے مین اُوپر گذرتا ہے اور ایذا اُٹھاتا ہے اُنکا اسصورت مین ظاہر تر ہے حاصل یہ کہ نیچے والا اوپر آتا ہے پانی لینے کے لیے یا پیشاب پاخانہ پھینکنے کے لیے اور اوپر والے اُسکے جانے آنے سے ایذا پاتے ہین پس نیچے والے نے کشتی کھودنی شروع کی تا وہانسے پانی لیوے یا پیشاب وغیرہ ڈالے پھر آپسمین کلام مذکور ہوئے اور لفظ پانی تک بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کھودنے کشتی کی ہے اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کے یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکھین اُسکو اُس سے تو خلاص کرینگے اُسکو اور اپنے تئین عذاب خدا سے اور اگر چھوڑ دینگے اُسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نہ کرینگے اُسکو تو ہلاک کرینگے اُسکو بھی اور اپنے تئین بھی اور اثر یگا ان سب پر عذاب اور یہ معنی ہین قول اللہ تعالیٰ کے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً یعنی بچو تم اُس فتنہ سے کہ نہ پہنچے گا اُن لوگون کو کہ ظلم کیا ہے اُنھون نے تم مین سے خاص کر کے یعنی بلکہ تم سب کو پہنچے گا بسبب مداہنت تمھاری کے اسلیے آنحضرت نے مشابہت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ کی حدود مین ساتھ اُس شخص کے کہ اوپر کے حصے مین ہے کشتی کے اور مشابہت دی حدود مین پڑنیوالیکو یعنے گناہ کرنے والے کو ساتھ اُس شخص کے کشتی کے نیچے کے درجے مین ہے اور مشابہت دی اُسکے انماک یعنی مستغرق رہنے کو اُن حدود مین اور اُسکے پکھوڑنیکو اُن حدود یعنی گناہون کو ساتھ کھودنے اُسکے کے نیچے کشتی کے اور تعبیر کیا نہی کرنے والے کی نہی کو گناہ کرنے والیکے تئین ساتھ پکڑنے ہاتھ اُسکے کے اور ساتھ منع کرنے اُسکے کی اُسکے تئین کھودنے سے اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے فائدہ کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنیوالے کے اور منع کیے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنیوالونکے نہ منع کرنے کو ساتھ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا مداہنون کے گناہون کو کہ جنھون نے نہ منع کیا اور کرنے والونکے گناہون کو ساتھ ہلاک کرنے اُنکے کے اُنکو اور اپنے کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیرے ہوئے ہے دونون فریق کو

اور رجوع لائے منع کرنیوالوں کے فرقہ کو واسطے رہنمائی کے طرف اُسکے کہ مسلمانوں کو ضرور ہے یہ کہ مدد کریں ایسی نیوں پر اور مفرد لائے گناہ کو نیوالے کو واسطے اسکے کہ وہ ناقص ہیں اگرچہ کتنے ہی ہوں ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَمَا يَطْحَنُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری میں بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی منکر کے دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ میں پس جلدی سے نکل پڑینگی انتڑیاں اُسکی آگ میں پس پھرے گا اپنی انتڑیوں کو یعنی پھریگا گرد اُسکے اور یا نکال کریگا اُسکو مانند پھرنے خراس کے گدھے کہ آتے کو ساتھ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی یعنی فاسق اُسپر اور کہیں گے اسکو فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہیں کہتا تھا تو ہم کو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو برے کام سے کہیگا تھا میں کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نہ کرتا تھا میں اُسکو اور منع کرتا تھا تمکو برے کام سے اور آپ کرتا تھا میں اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ منہ السبب عمل کرنے اُسکے کے ہوگی یہ بسبب امر و نہی کرنیکے کہ اگر یہ بھی نہ کرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنے دو دو واجب کے ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے تم برائی سے یا قریب ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ تمپر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کیجاوے گی واسطے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایک چیز ان دو چیزوں میں سے ہونے والی ہے یا امر معروف اور نہی منکر سے یا عذاب بھیجنا تمپر خدا کی طرف سے یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نہ کروگے تو عذاب بھیجیگا خدا تعالیٰ تمپر دعا کروگے تم اللہ تعالیٰ سے اُسکے دفع کے لیے اور قبول نہیں کیجاوے گی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلا ئیں دعا سے احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہیں لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کے ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکھتا اور دعا سمیں قبول نہیں ہوتی اور رویت کی ہے بزار نے اور طبرانی نے کتاب اوسط میں ابی ہریرہؓ سے کہ البتہ امر معروف کروگے تم اور البتہ منع کروگے تم منکر سے یا البتہ مسلط کرے گا اللہ تمپر تمہارے بدون کو پھر دعا کرینگے نیک تمہارے اور نہیں قبول کیجانے کی دعا اُنکی ح ع **وَعَنِ** الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاویں گناہ زمین پر پس برا جانے اُن گناہوں کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانے ہوگا مانند اُس شخص کے کہ غائب ہے اُنکے یعنی اور نہ جانا اُنکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اُنسے یعنی اور جانا اُنکو پس راضی ہوا اُنسے یا اچھا جانے اُنکو ہوگا مانند اُس شخص کے کہ حاضر ہوا گناہ میں یعنی اور نہ برا جانا اُنکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونے کی دل سے ہے نہ تن سے جب ایک چیز کو مکروہ و ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں اُس سے غائب ہے اگرچہ بظاہر بدن حاضر ہے اور جب دل سے اُس سے راضی و خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے ح **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ

اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ ثُمَّ یَبْعَثُهُمْ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْا اِلَّا یُوْشِكُ اَنْ یَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ یَّعْمَلُهٗ اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جبکہ تم راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اُسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے وہ واجب ہونا امر معروف اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہے ایسے کہ میں نے سُنا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر کریں اور منع نکریں اُس سے قریب ہے کہ پکڑے اُنکو خدا تعالیٰ اپنے عذاب میں الفعل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اُسکو اور صحیح روایت ابی داؤد کے یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسی کو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اُسکا قریب ہے کہ پکڑے اُن سب کو خدا تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داؤد کے یہ ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اُنمیں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتی ہو وہ قوم اُسکے تغیر کرنے پر پھر تغیر نکریں اُسکو یعنی ہاتھ و زبان سے مگر قریب ہے کہ پکڑے اُن سب کو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابوداؤد کی یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاویں اُنمیں گناہ حالانکہ وہ قوم زیادہ ہوں اُن لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ ف یعنی جب ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے اور منع نکریں اُن کو گناہوں سے تو اللہ سب کو عذاب میں پکڑیگا اسلیے کہ یہ بھی حکم قدرت میں ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں کم پر اور اصل دومدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے اللہ یعنی چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ترک کرنا اُسکا کیونکر جائز ہو پس آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اسکے کہ لوگ اُسکو نہ نہیں اور اُنمیں تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور ہو جیسا کہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہے کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی اُنھوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمھارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ ہمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں ولیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہیں سُنیں گے یہ آیت اُنکے آنے کی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کی کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تقیہ کی ہوگی اور حضر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد بانفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کی ضرر نہیں کرتے تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہو دُگے تم اور گناہوں سے منع کرتے رہوگے ح یعنی آیت کے یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنے نفسوں کی گناہوں سے بس جب حفاظت کی تمنے اپنے نفسوں کی نہیں ضرر کریگی تم کو جب عاجز ہو دُتم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اُس شخص کی کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کے جبکہ راہ یاب ہوئے تم طرف بچنے کے گناہوں سے ع **وَعَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَكُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یُعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْهِ وَلَا یُغَیِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہیں کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم میں کرتا ہو اُنمیں گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اُسپر کہ تغیر کریں اُسکو اور غالب ہوں اُس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچاتا ہے اُنکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنیکے عذاب پہلے اس سے کہ مریں نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی دنیا میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کے عذاب دنیا میں بھی پہنچتا ہے اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہے بخلاف اور گناہوں کے کہ عذاب ہونا اُنپر دنیا میں لازم نہیں ہے ح **وَعَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى

ف قولہ یعنی دنیا میں الخ
ایسا صفحہ ۱۰۰ پر ہے اور یہاں سے نقل ہوا ہے
ف قولہ یعنی دنیا میں الخ
ایسا صفحہ ۱۰۰ پر ہے اور یہاں سے نقل ہوا ہے
ح

فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ
فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے کہ بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالیٰ کے لازم پکڑو تم اپنے نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جبکہ تم راہ یاب ہو تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو تم سے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرو مین بمقتضاے اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر مجمع کے اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھے تو اے مخاطب صفت بخل کو کہ لوگو مین کہ فرمانبرداری اُسکی کیجاتی ہے اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اُسکی کیجاتی ہے اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہے آخرت پر اور دیکھے تو خوش رکھنا اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل مذہب اپنے عقل مذہب کا اور رجوع طرف علم کے مکر نا اور منہی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک امر کو کہ چارہ اور جدائی نہین ہے تجکو اُس امر سے پس ان صورتون مین لازم پکڑو تو ذات اپنی کو اور رکھ نگاہ اپنی کو گناہونسے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض نکرانسے اور گوشہ پکڑ انسے اسلیے کہ تحقیق آگے تمھارے آخر زمانہ مین ایسے دن آتے ہین کہ انمین صبر کرنا چاہیے ابتدا ان ایام کی بعد خلفاے راشدین کے ہوئی تا آجکے دن تک فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پس جو کوئی کہ صبر کرے اُن ایام مین گویا کہ ہاتھ مین لیا انگارہ دہکتے کے عمل کرنے والے کے شریعت اور احکام دین پر اُن ایام مین اجر ہے پچاس شخصونکا کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اُسکے کے یعنی اُنمین سے کہ مبتلا نہین ہین اُسکی سی بلا مین اور نہین ہین اُن ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اُنکے لیے اجر پچاس شخصونکا ہے کہ انمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصونکا تم مین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دیکھے تو ایک امر کو کہ آیندہ ہے وہ امر کہ میل کرے طرف اُسکے خواہش نفس تیری کی صفات بُری سے کہ اگر درمیان لوگون کے آوے تو اور انمین رہے تو بے اختیار بحکم طبیعت کے انمین پڑے تو اسصورت مین کنارہ کرنا اُن سے لازم ہے کہ بُرائی مین نہ پڑے تو کذا قال الطیبی اور بعضے حواشی مین لکھا ہے کہ یعنی یہ ہین کہ مراد لابد سے سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونیکے نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اُسکے کہ بعضے نسخونمین واقع ہوا ہے وَلَا يَدَ لَكَ مِنْهُ ساتھ یاے تحتانیہ کے بمعنی لَا قُدْرَةَ لَكَ عَلَيْهِ کے یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کنارہ ضرور کی کہ احتیاج ہے تجکو اُسکی اور چارہ نہین ہے اُس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضرور کی فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا اور حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگون کو گناہ کرتے اور ضرور ہے تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیرے کہ تو نگاہ رکھ اپنے نفس کو گناہونسے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے کے اور چھوڑ امر لوگونکا طرف اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اُسکے کے اور ہاتھ مین لینا انگارا اپنی لاحق ہوئی اُسکو مشقت بسبب صبر کے مانند مشقت صبر کرنیوالے کے اوپر پکڑنے انگارے کے اپنے ہاتھ مین اور اخیر اس حدیث سے فضیلت آخرات کی لازم آتی ہے صحابہؓ پر اس صفت مین اور اسی سبب سے ہے کہ فضل جزئی ثانی فضل کلی کے نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہے اس مسئلہ مین کلام کیا ہے اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کے کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضے اُنکے کے ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثون کے کہ یہ بات اُسے سمجھی جاتی ہے دلیل لایا ہے اور مختار جمہور کا خلاف اسکے ہے اور خلاف اسکا اُن صحابہ مین ہے کہ ایمان لائے ہین اور اپنے وطن کو چلے گئے اور زیادہ اس سے صحبت نہین کی نہ وہ صحاب کہ اُنھون نے صحبت دراز حضرتؐ سے رکھی اور شب و روز خدمت مین تھے اور آثار اور انوار صحبت کے جمع کیے انتہی اور باوجود اسکے شرف صحبت تمام صحابہؓ مین باقی ہے اور اس فضیلت مین کسی کو اُنکے ساتھ مشارکت نہین ہے اور قوت اقلو بت مین کہا ہے کہ ساتھ ایک نظر کے کہ اوپر جمال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑی وہ بچہ کھلتا ہے اور وہ کار براری ہوتی ہے کہ اور رون کو ساتھ چلون کے حاصل نہو واللہ اعلم ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ

فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ قَالَ وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ قَالَ قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَمَنَعَنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا أَلَا وَمِنْهُمْ

مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کو بعد عصر کے پس نہیں چھوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے کہ ہونیوالی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اُسکو یاد رکھا اُسکو جس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اُسکو جو کہ بھول گیا یعنی احوال راز تھا بعضوں نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور تھا[1] پیچ اُس چیز کے کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیریں سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تمکو دنیا میں پس دیکھنے والا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچکو دنیا سے اور بچکو عورتوں سے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق واسطے ہر توڑنے والے عہد کے نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اُسکی کے دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی اُتنا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوے بسبب اُسکے اور ہر باعث حق و باطل کے لیئے نشان ہوگا تا اُس سے پہچانا جاوے[2] اور نہیں ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سے کہ گاڑا جاویگا نشان اُسکا نزدیک مقعد اُسکی کے یعنی واسطے ذلت و فضیحت اُسکی کے فرمایا آنحضرتؐ نے اور نہ باز رکھے کسی کو تم میں سے ڈر کہنے بات حق کے سے جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیے کہ کلمۃ الحق کہنے میں خوف و ملاحظہ کسی کا نکرے اگر خوف ہلاک کا ہو اور اگر وہاں بھی او لی ہے اور ایک روایت میں ہے یعنی بچاوے کہنے حق کے سے الخ یہ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسی کو ہیبت[3] لوگونکی جب دیکھے خلاف شرع تغیر کرنے اُسکے سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا ہمکو ہیبت لوگوں کی نے پس کہے ہمیں پھر فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہے اوپر چھ اعتوں مختلفہ اور قسام مراتب متفاوتہ کے پس بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں یعنی تمام عمر میں وقت سن تمیز سے آخر عمر تک مومن اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں مومن اور زندہ رہتے ہیں مومن اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں مومن اور بعضے اُنمیں سے وہ ہیں کہ پیدا کیے جاتے ہیں کافر اور زندہ رہتے ہیں کافر اور مرتے ہیں کافر

العدد عام لوگون نے اُسکو امیر کیا اور پشیمان اُسکے ہوئے بغیر مشاورت خواص کے اور اہل حل وعقد کے کہ علما اور اراکین وقت ہین اور ابو سعید جو روئے کلام مذکور کرتو غرض اُنکی یہ تھی کہ ہمسے اولویت ترک ہوئی والا اُنھون نے بھی عمل کیا تھا بمعنی حدیثون پر کہ حنین اجازت تھی سکوت کی وقت خون کے اپنے نفس پر یا مال پر دصورت یا مال نہ ہونے اور ضعف زمانہ ایمان کے بس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تھے باوجود کمال قوی ہونے اپنے کے دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکھتے تھے اظہار حق کی بسبب اہل باطل کے مانند یزید پلید اور حجاج سفاک وغیرہما کے تو اولے برحال ہمارے کہ سلاطین اور اُمرا کا حال ویسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہے حاکمون ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر اور شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھے رہنے گھر وکا ہے اور قناعت کرنیکا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہے مومن یعنی مومن ماں باپ کے یہان پیدا ہوتا ہے یا شہر مومنون کے مین پیدا ہوتا ہے یہ اسلیے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہے تو قبل تمیز کے نسبت ایمان کی اُسکی طرف ہوتی نہین مگر بااعتبار علم الٰہی کے اُسکے حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کے اور پیدا ہوتا ہے کافر مین یا کافرمان باپ سے پیدا ہوتا ہے یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہے احدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہے اگر نہو کوئی مانع بواسطہ گمراہی کے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کے ہے والا بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین مومن اور زندہ رہتے ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے انمین سے پیدا ہوتے ہین کافر اور زندہ رہتے ہین مومن اور مرتے ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اسلیے کہ مقصود اس سے یہ ہے کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور وہ جانا گیا اُس سے کہ ذکر کیا گیا اجمالاً ع + ح

قَالَ وَذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰی ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰی ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ یَکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ قَالَ اَقُوْلُ الْغَضَبُ جَمْرَۃٌ یَجْعَلُ الْعَبْدُ بَنِیْ اٰدَمَ کَالْکِیْرِ اِلَی انْتِفَاخٍ اَوْ دَاحٍ وَحُمْرَۃُ عَیْنَیْہِ وَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ مِنْکُمْ مَنْ یَکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا کَانَ لَہٗ اَلْحَسَنَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰی ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰی ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَشِرَارُکُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَلْحَسَنَ فِی الطَّلَبِ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُؤُسِ النَّخِیْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْھَا اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم مین سے وہ ہے کہ جلد غضب مین جلد جاتے رہتے ہین یعنی تھوڑی سی چیز مین جلدی غصے مین آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونون مین سے بدلے دوسرے کے ہے یعنی جلد آنا غصے کا خصلت بُری ہے اور جلد جاتے رہنا خصلت اچھی پس ہر ایک خصلت مکافات بُرائی کی کرتی ہے یہ شخص صحیح تر ہے کہ مطلق اور نہ مستحق بُرائی کا بلکہ مین مین ہے واسطے برابر ہونے دونون حالتون کے آمین بیش تو اُسکے حق مین کہا جاویگا کہ یہ بہتر ہے لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ بُرا ہے انمین اور بعضا اُنمین سے وہ ہے کہ ہوتا ہے غصہ دیر مین اور جاتا ہے غصہ دیر مین پس یہان بھی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہے دوسرے کے یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچھا ہے لیکن دیر مین جانا بُرا ہے یہان بھی مین ہے اور بہتر ہے تمھارے وہ ہین کہ دیر کر آوے غصہ اور جلد جاتا رہے اور بدتمھارے وہ ہین کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بجوتم غصہ کرتے ہو اسلیے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کے کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل ابن آدم کے یعنی غالب ہے اُسپر وقت غلبہ غصہ کے

کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہین کیا نہین دیکھتے تم طرف پھولنے رگون گردن غصے دالیکے اور سرخی آنکھون کی کے یعنی یہ اثر حرارت اور اُٹھنے بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سب پھولنے رگون کا ہوتا ہے جیسیکہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کے تپ مین پس ظاہر ہوا نون باطن ہی پس جو شخص کہ پادے کچھ اسمین سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگ جاوے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے قرض کا یعنی احوال و اقسام قرض کا اور قصد ادا کا اور قرض خواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہی ادا کرنے مین یعنی جبکہ ہوتا ہے اُسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے قرض والے اُسکے یعنی کسی پر سختی کرتا ہے طلب کرنے مین یعنی نہین رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہے اُسکے تقاضا کرنے مین اور تشدد کرتا ہے طلب مین پس شخص اُسکے ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہے دوسرے کی اور بعضا تم مین سے وہ ہے کہ ہوتا ہے برا ادا کرنے والا دین کا اور اگر ہو اُسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہی یعنی پس ادا دین مین بد ہے اور طلب مین نیک پس ایک ان دو خصلتون مین سے مقابل ہی دوسرے اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ جب ہو اُنپر دین اچھی طرح ادا کرین اور اگر ہو اُنکا کسی پر اچھی طرح طلب کرین اور بدترین تمہارے وہ لوگ ہین کہ جب ہو انپر دین بُری طرح ادا کرین اور اگر ہو اُنکا کسی پر سختی کرین اُسکے طلب کرنے مین آنحضرتؐ نے خطبے مین یہ فصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جسوقت ہوا آفتاب کھجور کے درختون کے سرون پر اور دیوارون کے کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار بتحقیق شان یہ ہے کہ نہین باقی رہا ہے زمان دنیا سے بہ نسبت اُس زمانہ کے کہ گذرا ہے اُس سے مگر جیسیکہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے بہ نسبت اُس زمانہ کے کہ گذرا ہے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصے کے لیٹ جانیکو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آوے اُسکو کہ اصل میری مٹی ہے مجھکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہے دفع غضب مین ع **وَعَنْ** اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہیثم سے کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہانتک کہ بہت ہون گناہ اور عیب اُنکے ذاتون اُنکی سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ یُعْذِرُوْا ساتھ پیش ی اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے صراح مین ہے کہ اعذار بہت باعیب و گناہ ہونا اور قاموس مین ہے اعذر فلان اے کثر فی ذنوبہ و عیوبہ اور حقیقت کلمے کی یہ ہے کہ اعذار یعنی سلب عذر اور ازالہ اُسکے کے ہے اور جب کسی کے گناہ اور عیب بہت ہوے بیچ عذاب کرنے حق تعالیٰ کے اُسکو اور منع اور نہی کرنے لوگونکے اُسکو منکرات سے جاے عذر نرہی پس اُسنے بسبب کثرت گناہون اور عیوب کے سلب و ازالہ عذر کا کیا اور اعذار یعنی صاحب عذر ہونیکے بھی آیا ہے اور یہ بھی یہان درست آتے ہین یعنی ہلاک نہون گے لوگ یہانتک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کے اپنی طرف سے تاویلین ٹیڑھی اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین یُعْذِرُوْا ساتھ زبر حی کے بھی آیا ہی عذر سے ساتھ زبر عین کے یعنی معذور رکھنا اور معنی اسکے یہ ہین کہ ہلاک نہون گے لوگ یہانتک کہ معذور رکھین ملامت کرنے والون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سے یعنی ملامت کرنے والے اُنکے معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی تینون توجیہون کا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کے ہے کہ بسبب اسکے محل نجر اور منع اور نہی کے اُٹھے ہون ع **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ عَدِیٍّ الْكِنْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًی لَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْكَرَ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّنْكِرُوْهُ فَلَا یُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد جماے نے یہ کہ اُسنے سنا دادا اسیر سے یعنی عمیرہ کندی سے کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بتحقیق اللہ تعالیٰ نہین عذاب کرتا

اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضوں اُنکے کے یعنی اگر بعضی قوم مین سے گناہ کرین اور دون کو عذاب نہین کرتا یہانتک کہ دیکھین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنے کہ بعضون نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہون اُسکے تغیر کرنے پر پس نہ تغیر کرین اُسکو پس جب کرین اکثر اُسکو یعنی سکوت اور مدہنت کو باوجود قدرت کے عذاب کریگا خدا تعالیٰ اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح اسنین ف یعنی بعضون کو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثرون کو بسبب انکار کرنے اور نہ منع کرنے کے وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور مدہنت کے ٹوکار کرنے مین اور سوا اُنکے منع کیا اُنکو علما اُنکے نے یعنی اول پس نہ باز آئے یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور چھوڑا منع کرنے والون کو پس نشینی کی اُنکے علمانے اُنکی بیچ مجلسون اُنکی کے یعنی گنہگارونکے اور ہم نوالہ اور ہم کاسہ ہوئے اُنکے یعنی مدہنت کی اور ہمنشینی لغتہ اطرتھا پس خلط کیے خدا تعالیٰ نے اور ہمنشین ملائے دل بعضون اُنکے کے ساتھ بعضون کے پس لعنت کی اُنکی اللہ تعالیٰ نے اُنکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تھے اور جو ساکت اور مصاحب رہتے تھے اُنکے اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ لعنت کرنی اُنکی بسبب گناہ کرنے اور تجاوز کرنے اُنکے کے تھی حدون سے یعنی بسبب اسکے کہ کھینچا اُنھون نے گناہون کو طرف کفر کے ساتھ حلال جاننے اور مانند اُنکے کے اور بسبب راضی ہونیکے گناہون سے اور بسبب اچھا جاننے گناہون کے کرنیوالون اُنکے سے کہا ابن مسعودؓ نے پس اُٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ کیے ہوئے یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹھے تھے پہلے اسکے پس تکیہ چھوڑ کر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہین نجات پاؤگے تم قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے یون نہین ہے کہ جو گمان کرتے تم یعنی نجات پاؤ عذاب سے باوجود مدہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو گے بات اچھی اور منع کرو گے بری بات سے اور پکڑو ہاتھ ظالم کے اور البتہ مائل کرو گے اُسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو گے اُسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہ کار کرو یا البتہ بھیجیگا اور خلط کریگا اللہ تعالیٰ دل بعضون تمھارے بعضون پر پھر لعنت کریگا اللہ تعالیٰ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی اُنکے کھوگنا ہونیہ یعنی ایک مران دونون مین سے ہونیوالا ہے قطعاً ف جلد ضرب اللہ آخر کا ترجمہ ملا علی اور شیخ نے تو یہی لکھا ہے جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہے کہ لفظ بعض مین ب سببیہ کے لیے ہے یعنی سیاہ کیے اللہ نے دل اُنکے کو نہین گناہ کیا اُنھون نے بسبب نحوست گناہگارون کے پس ہوگئے دل سبھون کے سخت اور دور قبول کرنے حق اور خیر اور ترسے بسبب گناہون اور مخالطت بعض اُنکے کے بعض سے وعن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کترے جاتے تھے مین ہونٹ اُنکے آگ کی قرصون کی مانند مین نے کہا کون ہین یہ اے جبرئیلؑ کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کے کہتے تھے لوگون کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے اپنی

ف اور یہ علامت ہے اس امر کی کہ بعضون کے گناہ کے سبب سے سب پر عذاب آتا ہے اور اس سے معلوم ہوا

ذاتوں کو یعنی آپ عمل نکرتے تھے اور لوگوں کو حکم کرتے تھے عمل کرنیکا نقل کی یہ بنوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیہقی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا واعظوں میں تیری امت میں سے وہ کہ کہتے تھے وہ چیز کہ نہیں کرتے تھے اور پڑھتے تھے کتاب اللہ اور نہیں عمل کرتے تھے ف یہ سزا بسبب نہ عمل کرنے اُنکے کے ہوگی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نے وَيْلٌ لِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسیکہ وارد ہوا ہے حدیث مشہور میں اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهِ ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا فَاُمِرُوْا اَنْ لَا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ سے اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اُتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئے یہ کہ نہ خیانت کریں یعنی ساتھ قصد کھانے بہتر کے یا اکثر کے غیر اپنے سے اور نہ ذخیرہ کریں واسطے کل کے یعنی واسطے دن کے کہ پیچھے آوے خوان کے اتر نیکے دن سے پس خیانت کی اُنھوں نے اور ذخیرہ کیا اور اُٹھا رکھا کل کے لیے پس تبدیل کی گئیں صورتیں اُنکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نے ف ظاہر یہ ہے کہ بڑھے اُنمیں کے بصورت بندروں کے ہوئے اور جوان بصورت سوروں کے ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ نصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شِدَّةٌ لَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مِنْهَا اَشَدَّ مِنْهَا لَا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّتْهُ عَلَيْهِ وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَتْهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِثْنَانِ كُلِّهِ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچیگی امت میری کو اخیر زمانہ میں اُنکے بادشاہوں سے بلائیں اور سختیاں دین کی یا دنیا کی یا دونوں کی نہیں نجات پاویگا اُس بلا سے یا اُس بادشاہ سے کہ وہ بلا اُس سے پہونچی گروہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین خدا کو یعنی نہیں خلاصی پائیگا بیچ زمانہ اُس سلطان مشابہ شیطان کے مگر وہ شخص کہ جمع کیا اُسنے درمیان علم و عمل کے اور کمال اور تکمیل کے پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل اُسکی کے اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطے نفس اپنے کے اوپر اُسچیز کے کہ تقضی ہے اُسکو امر مشروع پس جہاد کیا اور حاصل کرنے اعلاء دین خدا کے ساتھ زبان اپنی کے یعنی بطریق نصیحت و بیان کے اور ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی اگر ہو اُسکو قدرت دقوت اور ساتھ دل اپنے کے یعنی دل سے بُرا جانا وقت عجز کے پس وہ شخص ہے کہ پہلے پہونچا واسطے اُسکے کمال ثواب اور نیک بختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اُسنے دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اُسکو یعنی جہاد کیا اُسکا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے یہ مطلب معلوم ہوا ساتھ قرینہ مقابلے کے چونکہ تصدیق کار دل کا ہے اور زبان ترجمان اُسکی ہے تعبیر ان دو سے ساتھ تصدیق کے کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا کافی بجملہ پس خاموشی قبول کی اُسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کے پھر بیان کیا حال وصفت اُس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہے یہ اُس شخص کو کہ کام نیک کرتا ہے دوست رکھتا ہے اُسکو بنابر اُسکے اور اگر دیکھتا ہے اُس شخص کو کہ عمل کرتا ہے غیر حق دشمن رکھتا ہے اُسکو بنابر اُسکے پس یہ شخص نجات پاتا ہے بنابر پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر اور بغض باطل کو ف پس اول تو وہ ہوا کہ جسنے دین اللہ تعالیٰ کا پہچانا اور سخت ہوا دین خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کے ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا ادنی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اُسمیں بقدر ایمان اپنے کے کہ مکروہ رکھنا دل سے ہے اور یہی مراد ہے اور حدیث میں ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ پس یہ تینوں قسمیں مردوں عارف اور پہچاننے والوں دین کی ہیں متفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد لینے متوسط اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیت

کریمہ مین ہے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ تیسرے کو بسبب زیادتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو اور اول کو سابق اور مین تینون ہر گزیدہ درگاہ کے جیسا کہ اول آیت مین فرمایا ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہر سابقہ کہتے ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو لوگ ہین کہ فلانے کو سابقہ ہے اس امر مین یعنی سبقت لیگیا ہے لوگون پر اس کام مین پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنے سعادتون دنیا اور آخرت مین اور بشارتون عین ساتھ جزا اور ثواب کے اور توفیق طاعت وعبادت مین اسمین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ یعنی جمع کرنیوالے درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور درجات علم عمل کے اور تعلیم کے اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہ لوگ مقرب خدا ہین ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے یہ کہ اُلٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اُسکی ایسی اور ایسی ہے مع اہل اُسکے کے پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اُن لوگون مین بندہ تیرا ہے فلانا کہ نہین گناہ کیا اُسنے تیرا ایک لحظہ کہا حضرتؐ نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُلٹ اُس بستی کو اُسپر اور اُنپر اسلیے کہ مُنہ اُس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میرے اور بسبب دین میرے کبھی ایک ساعت ہرگز

ف حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنے والے گناہ کے ایک ساعت کبھی اور اسمین فراخی ہے کہ اگر کبھی بار بھی غصہ ہوتا اللہ کے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کے

ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَا الَّذِيْ اَرَاكَ اَنْ لَّا تُنْكِرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُلْقَى حُجَّتَهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچھے گا بندہ سے دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا تجکو جب دیکھا تونے ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونے اُسپر یعنی تغیر کیا تونے اُسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس سکھایا جاویگا وہ حجت اپنی یعنی عذر بیچ ترک کرنے انکار کے جبکہ ارادہ کریگا اللہ اُسکی نجات دینے کا پس کہے گا اے رب میرے ڈرا مین لوگونسے یعنی بدون کی تعدی سے پس نہ تغیر کرسکا زبان و ہاتھ سے اور امید رکھتا تھا مین تیری عفو و مغفرت کی تقل کیا ہے بیہقی نے یہ تینون حدیثین شعب الایمان مین

ف اسمین اقرار ہے اپنے گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے کرم رب پر کہا بیہقی نے احتمال ہے یہ کہ یہ اُس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگونکے رعب اور غلبہ سے اور نہ قدرت رکھتا ہو اُسکے رفع کرنے کی پنڈ نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور رعب لوگون کے نکر سکے تو جائز ہے اور امید عفو کی ہے اسمین کذا ذکرہ الطیبی والشیخ اور اسپر شبہ وارد ہوتا ہے کہ ایسا شخص معذور ہے شرع مین پس نہین طلب کیا جاویگا اُسپر اور نہین محتاج ہے سکھانے حجت کا بلکہ یہ اُسکے حق مین ہے کہ تصور کیا اُسنے فی الجملہ پس الہام کرے گا اُسکو اللہ یہ معذرت ع

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ لَيْسَا بِشِعَارٍ وَّلَا دِثَارٍ وَّلٰكِنْ اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخُوَيْصَةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيْهِنَّ عَلٰى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ بَلْ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی موسی اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ مین ہے کہ تحقیق عمل شرع اور نا شرع پیدا کیے جاوینگے یعنی بصورت آدمیون کے مانند اور حرام اعمال کے کھڑے کیے جاوینگے واسطے لوگون کے یعنی نکلے گا کیا ہے ان کو دن قیامت کے پس لیکن مشروع بشارت یعنی خوشخبری دے گا اپنے یارون کو لینے اپنے عمل

ف یہ حدیث اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ ظاہر ہوا ہے فتنہ اور فساد اور نفس نے غلبہ کیا ہے اور ہوا نے متابعت کی ہے اور ہر صاحب رائے نے اپنی رائے کو پسند کیا ہے اور دنیا نے اپنی طرف بلایا ہے اور ہر شخص نے اپنے نفس کو اچھا سمجھ

کرینوالوں کو اور وعدہ وفا کرنیوالوں کو بھلائی کا اور لکین خلاف شرع بس کے گا یعنی اپنے یاروں کو دور ہو مجھسے اور نہین طاقت رکھین گے یہ واسطے اُسکے یعنی اُس سے جدا ہونیکی مگر لگتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی جدا اُس سے نہین ہو سکتے کے یعنی عذاب جو اُسپر مترتب ہے اُس سے الگ نہین ہو سکتے کے اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگے اچھی صورتون مین اور خوشبودار قبرین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اُسکے اور لفظ نصبان ساتھ صیغہ مؤنث کے ہے اوپر بناے مجہول کے اور ایک نسخہ مین ساتھ صیغہ مذکر کے اور ظاہری ہے اسلیے کہ تانیث خلیقہ مین تانیث کے لیے نہین ہے بلکہ مبالغہ کے لیے ہے اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع ہین مخلوقات سے کہ ظاہر ہونگے لوگونکے لیے ع **کِتَابُ الرِّقَاقِ** کتاب ہے رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کی ہے بمعنی نرم کے یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اُنکے سننے سے دلمین نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت کی اُنسے حاصل ہوتی ہے ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** منصل پہلی **عَنْ** روایت ہے **عُمَرَ** ابن خطاب سے **قَالَ** کہا **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے **نِعْمَتَانِ** دو نعمتین **مَغْبُوْنٌ** نقصان کیا ہوا **فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ** بہت آدمی **اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ** تندرستی اور فراغت **رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کھائے ہوئے ہین اُنمین بہت آدمی تندرستی ہے اور فراغت نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ان دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹے مین پڑے ہین کہ قدر اُنکی نہین جانتے اور مفت ہاتھ سے دیتے ہین اور بیع معاملہ اُنکے کے نفس سے فریب کھاتے ہین جیسکہ بیع معاملہ بیع و شرا کے کوئی فریب کھاتا ہے اور متاع کو مفت ہاتھ سے دیتا ہے اور زیان زدہ ہوتا ہے وہ دو نعمتین یہ ہین صحت بدن امراض سے اور خالی ہونا وقت کا شواغل سے اور شرشات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنی کار آخرت نہین کرتے انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جسوقت کہ بیمار ہون اور ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کے گرفتار ہون قدر اُنکی جانین جیسکہ کہا ہے علماے **اَلنِّعْمَةُ اِذَا فُقِدَتْ عُرِفَتْ** ح یعنی اس کے یہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے انمین ایسے اعمال بیع دونون معاش کے کہ محتاج ہونگے اُنکے آخرت مین اور نادم ہونگے اوپر ضائع کرنے عمرون اپنی کے وقت جاتے رہنے اُنکے اور نہین نفع دیگی اُنکو ندامت جیسکہ فرمایا اللہ تعالی **ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ** اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرین گے اہل جنت مگر اُس ساعت پر کہ گذری اُنپر اُسحال مین کہ نہین یاد کیا اُنھون نے اللہ کو اُس مین ع **وَعَنِ** المستورد **بْنِ شَدَّادٍ** بیٹے شداد کے **قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ** رواہ مسلم اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کے سے کہ کہا اُسنے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہین ہے مثال دنیا کی یعنی اُسکی نعمتون اور زمانہ کی مقابلہ مین آخرت کے یعنی ایام اُسکے کے مگر مانند ڈالنے ایک تمہارے اُنگلی اپنی کو دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس چیز کے پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کسقدر پانی اُسمین لگ آتا ہے دریا مین سے کچھ نہین لگتا سولے رطوبت کے یا ایک آدھ قطرہ کے پس ایسے ہی دنیا قلیل و حقیر ہے بہ نسبت آخرت کے اور یہ بھی تمثیل ہے واسطے سمجھانے لوگونکے ورنہ متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ کہ دریا مین سے نکلتا ہے باوجود قلت و حقارت کے کچھ نسبت رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی ح حاصل یہ کہ اس دنیا سریع الزوال کے نعمتون پر مغرور ہونا اُسکی تکالیف و تنگی پر جزع و فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے **اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ** کہ حضرت نے اُسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع مین پھر جائے کہ دنیا فرمتہ الاخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اُسکو طاعت مین ع **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ** رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے بچے چھوٹے کان والے یا بین کان والے یا کان کٹے مرے ہوئے پر پس فرمایا کہ کون تم مین سے

دوست رکھتا ہو کہ یہ ہووے اُسکے لیے بدلے ایک درہم کے یعنی کوئی ہے تم مین سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہؓ نے کہ نہین دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہووے بدلے کسی چیز کے فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہے خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کے اس بکری کے بچے سے نزدیک تمھارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبیٰ مین اسلیے کہ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ بنا بر اُس چیز کے کہ روایت کیا ہے اُسکو بیہقی نے حسن سے بطریق ارسال کے جیسا کہ تَرَکَ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ اور سبب اسمین یہ ہے کہ محبت رکھنے والا اگرچہ مشغول ہوا امور دینی مین ہوتا ہے اُسکے اعمال مین دخل غرضون فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیوی مین مقصود ہوتی ہے اُسکو آخرت چنانچہ اسلیے کہا ہے بعضے عارفون نے صاحبان تلوین سے کہ جیسے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکین گے اُسکو تمام مرشد اور جیسے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکین گے اُسکو تمام مفسد یع **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کے ہے مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اسمین اور نہایت سے اپنے تئین بچاتا ہے اور شدت طاعات کا تحمل ہوتا ہے یا تنگ ہے میدان دنیا اور سکونت اُسمین اسلیے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اُس سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہے کافر کے لیے کہ ساتھ لذتون اور شہوات کے اُسمین مشغول ہے اور نہین چاہتا اُس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہین مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قید خانہ کے ہے مومن کے لیے بہ نسبت اُن نوا یون اور نعمتون کے کہ طیار کی گئی ہین اُسکے لیے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہے کافرون کے لیے مقابلہ مین اُس عذاب دردناک کے کہ تیار کیا گیا ہے اُسکے لیے آخرت مین یعنی مومن ہر چند کہ دنیا مین نازونعمت مین رہے ہنوز کم ہی ہے اور آخرت مین بہ نسبت اُس سے پاویگا اور کافر ہر چند محنت و شدت دیکھے دنیا مین آخرت مین بدتر حال اُسکا اس سے ہوگا رح ۔ مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن بصری اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمھارے نانا صاحبؐ نے جو کہا ہے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ یہ کیونکر صادق آوے بہ نسبت میرے اور تمھارے تم تو گھوڑے پر چلے جاتے ہو اور حسین مین رہتے ہو اور ہمین ہمارطرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپ نے یہی جواب دیا جو بقول بعض کے نقل کیا گیا۔ مولف **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِھَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہے یعنی مومن تمام بھلائیان بسبب اُس نیکی کے دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذالک نعمتین اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اُسکے آخرت مین اور کافر نیس کھلایا جاتا ہے یعنی دیا جاتا ہے دنیا مین بسبب نیکیون کے کہ کین ہین واسطے اللہ کے یعنی کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکے یہانتک کہ جب پہنچے گا طرف آخرت کے نہوگی اُسکے لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اُسکے فضل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہے تو اُسکو آخرت مین جزا اور ثواب اُسکا پورا ملتا ہے اور دنیا مین بھی اُسکا بدلہ ملتا ہے کہ فراخی ہوتی ہے رزق مین اور حاصل ہوتی ہے خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سے اور کافر جب نیکی کرتا ہے خدا کے لیے تو بدلہ اُسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہے اور آخرت مین اُسکا بدلہ نہین دیکھتا اور اُسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہے جو وارد ہوا ہے اور حدیث مین کہ مومن کو بدلہ دیا جاتا ہے بُرائیون کا دنیا مین ساتھ انواع محنت اور مشقت اور بلاؤن کے یہان تک کہ جب پہنچے گا آخرت مین نہین ہوگی اُسکے لیے بُرائی کہ عذاب دیا جاوے اُسپر اور مؤید ہے اِسکی وہ روایت کی ہے احمد اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ کہا ابو بکرؓ نے کہ کون نجات پاویگا ساتھ اسکے یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجھکو اے ابو بکرؓ

ع عیب دنیا کا
ع دنیا کا مومن کا قید خانہ ہونا
ع دنیا کا کافر کا بہشت ہونا
ع دنیا کا مومن کا قید خانہ ہونا
ع مومن کا دنیا مین بدلہ نیکی کا پانا
ع کافر کا دنیا مین بدلہ نیکی کا پانا

کیا نہیں عمگین ہوتا تو کیا نہیں رنج اُٹھاتا تو کیا نہیں بیمار ہوتا ہے تو کیا نہیں پھر تین تجھکو بلائیں کہا اُنھوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا اللہ سبحانہ نے ہے کہ بدلا اور سزا دیے جاتے ہو تم ساتھ اُسکے اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہے کہ مصیبتیں اور بیماریاں جزا ہین دنیا مین ح ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حُجبت النار بالشہوات وحُجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ ولہ عند مسلم حُفت بدل حُجبت اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھانکی گئی ہے آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کے اور ڈھانکی گئی ہے جنت ساتھ سختیون اور شقتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کے لفظ حفت کا ہے یعنی گھیرے جانیکے بدلے حجبت کے ف یعنی بیچ مداومت کرنیکے طاعات وعبادات پر اور بیچ صبر کرنیکے شہوات ولذتون سے سختی دیکھیں اور شقت کھینچیں بہشت کو پہنچین گے اسلیے کہ جو چیز کہ پردے مین ہووے جب پردے تک پہنچین اور اُسکو دریمان سے اُٹھاوین وہ چیز ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ شقتونکے ہے اول شقتون کو پہنچین اور اُنہین درآوین اور اُنکو کہین پس اُٹنے گذرکر بہشت کو پہنچین گے اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردے دوزخ کے ہین جو شہوات تک پہنچین اور اُنکے مرتکب ہون دوزخ کو پہنچینگے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہین مانند شراب وزنا وغیبت اور مانند اُنکے کے والا مرتکب ہونا شہوات سابقہ کا موجب درآنے آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہے مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہے اور اسی جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یعنی العلم حجاب اللہ کے کیا ہین یعنی علم پردہ ہے درمیان نبدے اور خدا کے جب علم کو پہنچین اور اُسمین درآوین معرفت خدا کو پہنچین گے فائدہ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعس عبد الدینار وعبد الدرہم وعبد الخمیصۃ ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش طوبی لعبد اخذ بعنان فرسہ فی سبیل اللہ اشعث راسہ مغبرۃ قدماہ ان کان فی الحراسۃ کان فی الحراسۃ وان کان فی الساقۃ کان فی الساقۃ ان استاذن لم یؤذن وان شفع لم یشفع رواہ البخاری اور روایت ہے اسی ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مال کو اپنے معبود وجہار کی رضا پر اسطرح کہ لیتا ہے اُسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین صرف کرتا اُسکو اُسکے مصرف مین حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہے کیسا ہی ہووے اور جمع کرتا ہے اُسکو اور بخل کرتا ہے ساتھ اُسکے حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہے زیب وزینت مین بقصد تکبر وتجمل کے اور صفت اور نشان بندہ ہونے زر اور کپڑے کا یہ ہے کہ اگر دیا جاوے زر اور کپڑا خوش ہو یعنی طبع اُسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کے اور حرص اُسکی اُسکے جمع کرنے مین ہے اگر دین راضی ہوا اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دنیا اور نہ دنیا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا اُس سے بہ پھر کر دعا عابد کی تاکید کے لیے ہلاک ہو جو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگے اُسکے پاؤن مین پس نہ نکالا جاوے یعنی جب شدت ومحنت مین ہو کوئی مدد اُسکی نکیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص وطمع کی چاہا کہ اُنکے مقابلہ مین ذکر کرین طالبان دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھ جہاد کے اللہ تعالی کی راہ مین اور بے رغبت ہین دنیا اور زینت اُسکی سے اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین خوار وذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جو وے اسطے اُس بندیکے کہ پکڑے ہوئے لگام ہے گھوڑے اپنے کی واسطے جہاد کے راہ خدا مین پراگندہ ہین بال سر اُسکے کے گرد آلودہ ہین پاؤن اُسکے اگر ہے بیچ نگہبانی لشکر کے یعنی اگر اُسکو آگے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے مقرر کیا ہے تو ہوتا ہے بیچ نگہبانی کامل کے یعنی نہ غافل ہوتا ہے نہ سوتا ہے بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہے اگر ہوتا ہے پیچھے کے لشکر مین یعنی مقرر کرتے ہین اُسکو پیچھے کے لشکر مین نگہبانی کے لیے رہتا ہے پیچھے کے لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانونکا ہے جو کچھ کہتے ہین کرتا ہے اور جہان رکھتے ہین رہتا ہے تکبر واصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہے اذن لوگونکی مجلسون مین آنے کا نہین اذن دیا جاتا

یعنی بسبب ہونے مال کے اور اگر سفارش کرتا ہے کسی کی قبول نہیں کیجاتی اُسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بے قدر ہونے اُسکے کے لوگونکی نظر مین
نقل کی یہ بخاری نے ف بندہ دینار کا الخ یہ اس سبب سے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہے اسباب دنیا مین اور اگر مال اُسکی ملک مین ہو اور اُسکی
دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہ دونون نقدین کہ حاصل ہوتے ہین بسبب اُسکے تمام مقاصد نفس شیطان
اور لفظ خمیصہ ساتھ زبر خ کے اوپر وزن سفینہ کے چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکے چاروں طرف خط ہوتے ہین اور
خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکے پہننے مین تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہے اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہے اُسکی طرف اور نہین طاقت
رکھتے اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے اُسکے ہوتے ہین اور نقش اور اتقاش کے معنی ہین کانٹا پانون سے نکالنا یعنی جب شدت محنت
مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اُسکی نکیجیو اور چونکہ کانٹا پانون سے نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہے نفی کی اُسکی اس سے زیادہ جو مطلوب تھا اور نفی
اور بمقصود ہو گا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے کیا ہے ہنسنے والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینے کے وقوع حال اُس جماعت کے سے
اور بُرائی اور ذلت اور خواری اُنکی سے دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہے جیسکی تعین پوشیدہ ہے یہ ح ح **وعن** ابی سعید الخدری ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مما اخاف علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من زھرۃ الدنیا وزینتھا فقال رجل یا رسول اللہ
او یاتی الخیر بالشر فسکت حتی ظننا انہ ینزل علیہ قال فمسح عنہ الرحضاء وقال این السائل وکانہ حمدہ فقال انہ لا یاتی الخیر
بالشر وانہ مما ینبت الربیع ما یقتل حبطا او یلم الا اکلۃ الخضر اکلت حتی امتدت خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت و
بالت ثم عادت فاکلت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بحقہ ووضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ھو ومن اخذہ بغیر حقہ
کان کالذی یاکل ولا یشبع ویکون شھیدا علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ ان چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمہارے صحابہؓ یا لے امت یعنی وفات اپنی کے وہ چیز ہے کہ کھولی جاوے گی تمہارے اوپر
خونی دنیا کی اور زینت اُسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی بُرائی کو یعنی حاصل ہونا نعیمت کا اور اموال کا بھلائی ہے
پس کینہ کرو سیلہ اور سبب بُرائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرتؐ یعنی باانتظار وحی کے دیر تک یہانتک کہ گمان کیا جاتا ہے کہ تحقیق اُتاری
جاتی ہے وحی حضرتؐ پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرتؐ نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کو وقت اُترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہے
وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرتؐ نے تعریف کی اُسکی یعنی اور اچھا جانا اُسکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہو گا پس فرمایا
تحقیق شان یہ ہے کہ نہین لاتی بھلائی بُرائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہے اور اس سے بُرائی پیدا نہین آتی مگر بعارض دخول اسراف
اور تجاوز کرنیکے حد اعتدال سے مانند بسیار کے کہ نہین اُگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہے فی نفسہ اور ہلاک و ضرر بسبب زیادہ کھانیکے ہوتا ہے جیسکی بیان فرمایا
بقول خود اور تحقیق جنس اُس چیز سے کہ اُگاتی ہے بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہے
یعنی اگر مر انہین قریب پونہچتا ہے یعنی ہلاک کے مگر کھانیوالا جانور گھانس سبز کا اس طرح کہ کھائی گھانس یہانتک کہ تن گئین کوکھین اُسکی بیٹھا
سامنے قرص آفتاب کے یعنی یہ عادت ہے جانور کی کہ جب بدھمی سے پیٹ اُسکا پھول جاتا ہے تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہے جب گرم ہوتا ہے پیٹ نرم
ہوتا ہے اور جو کچھ اُسکے پیٹ مین ہوتا ہے نکلجاتا ہے جیسکہ فرمایا پس تپلا گوبر کیا اور پتلا بنسنا کیا یعنی پس اچھا رہ پیٹ کا جاتا رہا پھر بھیر اطراف
چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور لذیذ اور خوش مزہ ہے کہ لینا
اُس کا دل مین لذت زیادہ کرتا ہے پس جو کوئی کہ لیوے مال کو ساتھ حق اُسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اُسکو

بیچ حق اُسکے کے یعنی مصرف اُسکے کے کہ واجب یا مستحب ہے پس اچھا مدد کرنیوالا ہے وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اُسکو بغیر حق اُسکے کے ہوتا ہے مانند اُس شخص کے کہ کھاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اُسپر یعنی اُسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی اشارہ ہے اسپر کہ ابتدا اُسکی شیرین اور سبز ہے اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہے اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ کثرت ہوال تمھارے وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھی گی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال جاہ کے اور اُن چیزونکی کہ تعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان تیار کرنے موت کے سے اور پھر پھرانا یعنی کھاتا ہے اور بدہضمی کرتا ہے اور پیٹ سے نکالدالتا ہے اور پھر کھاتا ہے اور یہ تمثیل ہے حال اُس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے پہنچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہے بیچ طبیعت آدمی زاد کے لیکن جلدی اُس سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہے اور ساتھ پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہے اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے آخر اشارہ ہے طرف حال اس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اُسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع و استغفار کی نپائی اور ساتھ قیاس ان دونون قسمون ذکر کی گئی کے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہاد دنیا مین بے رغبتی کی اول ظالم ہے اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیون کے کرنے مین ایک سابق نے اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرا مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دھو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اُسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز اخ اور نفیر اُسکے کے یعنی نفیر احتیاج کے طرف اُسکے اور جمع کیا اُسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کے اور مانند اُسکے کہ کھاتا ہے اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اُس شخص کے ہے کہ اُسکو جوع البقر ہوا اور مانند اُس بیمار کے ہے کہ اسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہے زیادہ بھڑک ہوتی ہے پیاس کی اور پیٹ بہت پھولتا جاتا ہے کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہے پس جو شخص کہ جانے منتر اُسکا جائز ہے اُسکو لینا اُسکا والا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اُسکا کیا ہے کہا اُنھون نے وہ یہ ہے کہ معلوم کرے کہ کمان سے لیتا ہے اُسکو اور کس جگہ مین خرچ کرتا ہے اُسکو الخ وعن عمرو بن عوف قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْھَا کَمَا تَنَافَسُوْھَا وَتُھْلِکُکُمْ کَمَا اَھْلَکَتْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اُسمین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہے تمھارے لیے ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر اس سے کہ فراخ کیجاوے گی تمپر دنیا یعنی بس کروگے تم معاملہ غنیا کا ساتھ ہلاک ہوؤگے ساتھ انواع ہلاک کے جیسیکہ فراخ کی گئی اُن لوگون پر کہ تھے پہلے تم سے پس ہلاک ہوئے وہ بسبب نہ رحم کرینگے فقیر پر بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگے تم دنیا مین یعنی اختیار کروگے اُسکو تم اور رغبت کروگے اُسمین نہایت جیسیکہ رغبت کی پہلے لوگون نے اُسمین اور ہلاک کرے گی تم کو جیسے ہلاک کیا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سبب خوف کا فراخی دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنے اُسکے کی ہے کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پونہچے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد فقر سے یہ ہے کہ نہو اُسکے پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہے قسم ضروریات دین اور بدن سے اور غنا سے مراد ہے زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی

عبادت رحمان سے ع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا وفی روایۃ کفافا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجاے قوت کے لفظ کفاف کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد آل محمدؐ سے ذریت اور اہل بیت حضرتؐ کی ہے یا تابعدار اور دوست کامل حضرتؐ کے اور قوت اسقدر کھانے پینے کو کہتے ہین کہ جو نگاہ رکھے بدن کو اور قیام بدن ہو اُس سے اور بعضون نے کہا کہ وہ کہ جان بچا رکھے اور کفایت کرے رزق سے اور کفاف ساتھ ذیرکاف کے وہ ہے کہ باز رکھے اور بے پروا کرے سوال سے اور بعضون نے کہا کہ کفاف اور قوت کے ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہے کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہے اور بیان ہے اسکا کہ ادنی اکتفا ساتھ معیشت کے اولی ہے اور قبول کی اللہ تعالی نے دعا حضرتؐ کی بیچ حق اُنکے کہ چاہا اُن لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ کرنے اُنکے کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے ایک تو ہے کہ عادت ساتھ قلیل کھانیکے ہے جیسیکہ دو تین روز یا زیادہ اُس سے پھوکا رہ سکتا ہے اور دوسرا ہے کہ ایک روز مین دو تین بار کھاتا ہے اور ایک عیال دار ہے قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکھتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کے تھوڑی چیز کفایت کرتی ہے اور فراخی اور قوت مین زیادہ اُس سے طلب کرتا ہے پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہے کہ بسبب اُسکے قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور ارشاد ہے امت کو اسپر کہ بیچ طلب کرنے زیادتی کے شقت نہ اُٹھاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نکرین اور لکھا ہے علماے کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بھلائیون اور عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہے ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما اتاہ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اُسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے یعنی اُسقدر کہ کفایت کرے امر دنیا مین اور باز رکھے اُسکو ماسوی اللہ سے اور قانع کیا اُسکو خدا تعالی نے ساتھ اُسچیز کے کہ دیا ہے اُسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اُسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العبد مالی مالی وانما لہ من مالہ ثلث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہے بسبب مالک ہونے مال کے اور تکیہ کرتا ہے ساتھ نسبت کرنے اُسکے کے اور نہین جانتا وبال اُسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اُسکے ہے مال اُسکے سے تین چیزین ہین یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہے اُسکے لیے اُسکے مال مین سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اُنمین سے حقیقت اور باقی ہے اور منفعت دو صورت مین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونے والی ہین وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پھاڑ ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کی یعنی بقیہ کے لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکے ہے یعنی ذکر کی گئی ہے قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقدی اور جواہر اور مانند انکے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہے اُسے اور چھوڑ جانیوالا ہے اُنکو واسطے لوگون کے نقل کی یہ مسلم نے ف ذخیرہ کیا اشارہ اسمین طرف اسکے ہے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہ ہے کہ بخشے اور بندے فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اُسکا واسطے رد حاجت کے قیامت مین ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلثۃ فیرجع اثنان ویبقی معہ واحد یتبعہ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اھلہ ومالہ ویبقی عملہ متفق علیہ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین میتکے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو چیزین یعنی

ف یہ بیان کیا ہے کہ کفاف کا ساتھ قوت کے ہے اور قوت کا ساتھ کفاف کے ہے اور ہر ایک ساتھ دوسرے کے ہے اور ہر ایک ساتھ دوسرے کے ہے اور ہر ایک ساتھ دوسرے

اپنے مکان کو اور چھوڑ آتے ہیں اُسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہے اُسکے ایک چیز ساتھ جاتے ہیں اُسکے اہل اُسکے یعنی مانند اہل اور مال اور جانور پہچان اُسکے کے اور مال اُسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکے کے اور عمل اُسکے یعنی اچھے اور برے پس پھر آتے ہیں اہل و مال اُسکے اور ساتھ رہتے ہیں اُسکے عمل اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچھ کہ مترتب ہوتا ہے اُسپر ثواب و عذاب سے جناچہ اسی لیے کہا گیا ہے القصہ صدق العمل ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہے تم میں سے کہ مال وارث اُسکے کا بہت پیارا موافق اُسکے مال اپنے سے یعنی کون ہے کہ دوست رکھے یہ کہ اُسکے لیے مال نہو اور اُسکے وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اُسکا بہت پیارا ہوتا ہے طرف اُسکے مال وارث اُسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اُسکا حقیقت میں وہ ہے کہ آگے بھیجا یعنی للہ دیا فقیر کو اور مال اُسکے وارث کا وہ ہے کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہے کہ اُسکے لیے مال ہو تو چاہیے کہ للہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نچھوڑے اور چونکہ آگے نہیں بھیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہے اپنے مال سے اور مراد یہ ہے کہ فعل کرتا ہے اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کے اور وصیت کرنیکے واسطے فقرا کے کہ اکثر اُسکا تہائی ہے واسطے وارثوں کے چھوڑ جاوے تو افضل ہے جیسکہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر اپنے وارثوں کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ بھیک مانگنے کے لیے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں ع **وعن** مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مطرف تابعی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اسحالیکہ وہ پڑھتے تھے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی باندھ رکھا تمکو اندیشہ آخرت کے سے آپس کے فخر کرنے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ناشکر کے کہ کہتا ہے آدمی زاد مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رہ اور انکار اس قول کے اور نہیں حاصل ہوتا واسطے تیرے اے بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے مگر وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فنا کی تو نے اور پہنی تو نے پس پرانی کی تو نے یا اللہ دی تو نے پس گذاری تو نے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تونگری ہے بہت مال و متاع سے ولیکن تونگری تحقیقی تو تونگری دل کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ساتھ قناعت اور بے پروائی اور عالی ہمتی اور بچنے کے سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل تعلق ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور حرص سے دیر طلب یا دنی کے فقیر محتاج ہے اگرچہ مال رکھے اور جو کوئی قانع اور راضی ہے ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہے حرص اور زیادہ طلبی سے غنی ہے اگرچہ مال نرکھے جیسکہ کہا شیخ سعدی نے تونگری بدل است نہ بمال و نیز گی بعقل ست نہ بسال + اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہے کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اُسکے محظوظ اور تونگر نہیں ہوتا یعنی نجست و دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہے نہ بسبب مال کے بیت تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال + کہ مال تالب گورست بعد ازان اہمال + کہا بعض ارباب کمال نے **نظم** رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا + لَنَا عِلْمٌ وَّ لِلْاَعْدَاءِ مَالٌ + فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ + وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ + اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہے اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہے ج ع **الفصل الثاني**

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُکْثِرِ الضَّحِکَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضَّحِکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھ سے احکام کو آگے کہتا ہوں میں جملہ ان عمل کرے ساتھ اُنکے یا سکھاوے اُس شخص کو کہ عمل کرے اُنپر کہا میں نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں یعنی جیسکہ عادت ہے کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ کسیکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہیں پکڑ کر گنتے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی پنج بیان ان کلمات کے پنج چیز ہیں ایسے کہ حرام کی ہیں شارع نے اگر بچے گا تو ہوگا عابد ترین لوگوں کا اور راضی رہ تو ساتھ اُس چیز کے کہ قسمت میں کی ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے اگر راضی ہوگا تو قسمت حق پر تو ہوگا تو اگر ترین لوگوں کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب سے اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نہ رہی بے نیاز ہوا اور معنی تونگری کے یہی ہیں اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگر چہ بُرائی کرے تجھسے پہنچیگا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگوں کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنے نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کی ہوگا تو مسلمان کامل اور مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اُسکو اور عامل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف عمل کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ فضل اور شریف ہے اگر عمل کیا اُسپر فوالم اور دیگر بسبب تعلیم اوروں کے اور ہدایت کرنے اُنکے کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درستے اور محارم شامل ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگوں کا اسلیے کہ ترین ہے کوئی عبادت افضل اسسے کہ نکلے عہدہ فرائض سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں ساتھ کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ فضیلتوں کے پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پر قضاء روزہ کی اور فاضل ہوتا ہے اُسکے ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش کرتا ہے طواف اور نفل عبادتوں میں اور ہوتی ہے ایک پر زکوٰۃ یا حقوق لوگ کے اور کھلاتا ہے خود اکو اور بناتا ہے مسجدیں اور مدرسے اور بناتا ہے اُنکے کے اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سیّد ابو الحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا اُنھوں نے کہ وہ دو کلمے ہیں ڈال تو خلق کو اپنی نظر سے اور قبضہ کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجکو غیر اُس چیز کے کہ قسمت میں کیا ہے تیرے اور کہا سید عبد القادر جیلانی نے کہ جان تو کہ قسمت میں فوت ہونے کی تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہنچنے کا تو اُسکو بسبب حرص کرنے اپنے کے طلب میں اور بسبب کشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اُسکے کہ راضی ہو وے تجھسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل اُس چیز کے کہ دوست رکھے تو اسکو اپنے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کے لیے اور توبہ فاجر کے لیے اور مانند اُنکے کے اور بہت نہ ہنس یعنی ہنسی تو خوش دل اور زندہ ساتھ ذکر رب کے ج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَکَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَکَ وَاِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَکَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَکَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی تو فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کے بھر دونگا سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگے بے پروائی کو غیر مولیٰ سے اور بند کر دونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیرے کی طرف خلق کے اور اگر نہ کرے تو یعنی فارغ نہوئے تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہیچ مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کے رہے تو بھر دونگا میں ہاتھ تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کے شغلوں میں اور دور نہیں کرینگا فقر اور احتیاج تیری کو نفل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف یعنی ہیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کے فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور ہیچ فارغ ہونیکے واسطے عبادت کے آسایش بھی نہ اور غنا بھی ح حاصل یہ کہ نج میں ڈالیگا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تردد کے ہیچ طلب کرنے مال کے اور نہیں پہنچیگا

اتوال کو مگر اُسقدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیرے لیے ازل مین اور محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رہے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ لَهُ خَيْرٌ عَوْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلُ بِالرَّعَةِ شَيْئًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ اور مرہ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا اُسنے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرتؐ کے ساتھ عبادت بہت کرنیکے اور ساتھ کوشش اور مشقت کرنیکے یعنی طاعت مین باوجود کم بچنے کے گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرتؐ کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے برابر نہیں کرتی کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو بغیر پرہیزگاری کے ہو ساتھ پرہیزگاری کے یعنی اگرچہ اُسقدر عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے ف ساتھ لفظ یعنی کی تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام چیزون سے پس وہ بھی مقتضی مدح کا ہے بجا لانے عبادتون واجبہ کو ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ اور روایت ہے عمرو پتے میمون اودی کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اصحابین کہ آنحضرتؐ نصیحت کرتے تھے اُسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلے پانچ عوارض کے کہ متوقع ہون زمانہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اُس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑھاپے اپنے کے یعنی اور ضعیف ہونیکے طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑھاپے مین ہو پہلے بیماری اپنی کے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کے اور غنیمت گن توانگری کو پہلے فقر اپنے کے اور غنیمت گن فراغ وقت کو پہلے شغل اور مشوشات کے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونیکے اُسمین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت کے یعنی بڑھاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنیوالی ہین جب تک کہ نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان ف غنیمت اصل مین اُس مال کو کہتے ہین کہ کافرونکے لشکر سے ہاتھ لگے اور معنی یا نو مقصود کے مشقت کے بھی آتا ہے اور اغتنام سے ہے یعنی لینے غنیمت کے اور توانگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادات مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون آخرویہ پر ہیچ مطلق احوال کے اور پہلے فقر اپنے کے یعنی مفقود کرنے تیرے کیلئے اسکو زندگانی مین یا بعد مرنیکے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر توانگری کا کہ گنہگار کرنیوالی اور حد ہوشی سے باہر ڈالنے والی ہے یا انتظار نہین کرتا مگر فقیری کا کہ بھلا دینے والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور پریشانی اور تردد کلفت اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہے بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کے یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب کے یا انتظار نہین کرتا ہے مگر بہت بڑھاپے کا کہ بے عقل و بے حواس اور بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہے اور ہلاک کرنیوالی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اُسپر نہ رہے یا انتظار نہین کرتا ہے مگر دجال کا کہ آخیر زمانہ مین ظاہر کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بدتر ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اُسکا اور حاضر ہوگا آخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر توانگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی مین ڈالے اور راہ راست سے لیجاوے اور اسطرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلا دے اور اسطرح صحت اور جلون کے سمجھ لے کہ نہین انتظار کرتا مگر حیہ واقع ہو اپنے بطور توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے ہیچ دین اپنے کے یعنی کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر نہ عبادت کی اُسکی باوجود قلت

شواغل ورقوت بدن کا تو کیونکر عبادت کروگے اُسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قویٰ کے شاید ایک تمہارا نہیں انتظار کرتا مگر تو انکاری کا اہم مع
وَعَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی اسلیے کہ دور کرنیوالی ہے اللہ تعالیٰ سے اور راندی گئی ہے ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سے مگر ذکر اللہ اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اُسکو اور عالم اور سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دوست رکھتا ہے اُسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے یا والا ہ کے معنی یہ ہین وہ چیز کہ ترہیب و رشا بہ ہے ذکر کے قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سے یا وہ چیز کہ تابع ہے ذکر کا اور لوازم اور مقتضیات اُسکی سے ہے قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عزاسمہ کے سے اور والاہ وجاول پر ولی سے ہے یعنی محبت کے اور وجہ ثالث کی موالات سے ہے یعنی تبعیت کے اور یہ اُس تقدیر پر ہے کہ مراد ساتھ ذکر کے ذکر اسم الٰہی کا ہو عزاسمہ جیسیکہ متعارف ہے اور اگر مراد ساتھ اُسکے ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب و تعبد کے کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کے سب داخل ذکر کے ہونگی اور مراد ساتھ ما والاہ کے اسباب و آلات ہونگی کہ باعث ذکر کا اور مدد کرنیوالے اُسپر ہین قسم کفاف معیشت اور اوضر وریات کی سے اور ذکر کرنا وہ عالم اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سے ہوگا ۱۲ ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُسمین سے گھونٹ پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافرکو اُسمین سے ذرا دنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو اللہ کے ہین اور عدو کو نہین دیجاتی وہ چیز کہ اُسکی قدر ہو دینے والے کے نزدیک پس اُسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہے اور اپنے دوستونکو نہین دیتا جیسیکہ اشارہ کیا اس حدیث مین مَا رَاَيْتُ اللّٰهَ عَنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ كَانَتْ حَيْرَةً لَّهٗ اور اُسکی دنات ہی کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ بہت دیتا ہے دنیا کفار و فجار کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً اٰلخ یعنی اور اگر نہ کہا ہوتا اسکا کہ ہوجاوین سب لوگ جماعت واحد یعنی کفر پر تو کرتے ہم واسطے اُنکے کہ کافر ہوسے ہین واسطے گھرون اُنکے کے چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور فرمایا وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً مع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ضیعہ بر وزن فعلہ زراعت اور کاشتکاری کو کہتے ہین اور مراد منع کرنا ہے مشغول ہونیسے انمین اور مانند انکے مین کہ جو مانع ہون عبادت مولی سے اور خوب متوجہ ہونے سے طرف امور عقبی کے ۱۲ اسلیے کہ ان چیزون کے اختیار کرنے مین حرص اور طلب کرنے زیادہ کے پیدا ہوتی ہے اور یہ اُسکے حق مین ہے کہ گرفتار ہونا اسباب مین اُنکو مانع حضور سبب سے ہوا اور ادا سے حقوق سے باز رکھے اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونون معنون کو آیت کریمہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ متحمل ہے یعنی اسلیے کہ وہ رد کرنیوالے نہین رکھتی اُنکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا سے یعنی بیع اور تجارت نہین رکھتے تا مانع ہو یا یہ مراد ہے کہ ہونا انکا ذکر سے باز نہین رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالیٰ کا وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ مناسب تر پڑتا ہے **ف** گرت مال وجاہست زرع وتجارت ✽ چو دل با خدا ست خلوت نشینی ✽ ح **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست رکھتا کہ غالب ہو حبِّ مولیٰ پر نقصان پونچہانا ہے آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہے درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہے ظاہر و باطن اُسکا دنیا مین پس نہین ہوتی اُسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولی کے اور جو شخص دوست رکھتا ہے آخرت اپنی کو ضرر پونچاتا ہے دنیا اپنی کو یعنے بسبب نہ متوجہ ہونے اُسکے کے امر دنیا مین بسبب مشغول ہونے اُسکے کے امر آخرت مین اور ممات اُسکے مین پس جب جانا تمنے کہ دوستی دنیا اور آخرت کی آپسمین جمع نہین ہوتین تو پس اختیار کرو اُسچیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو اور پرہیز کرے کہ فانی ہے یعنی دنیا نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** علامت اختیار کرنے عقبیٰ کی اور اعراض کرنیکی دنیا سے یہ ہے کہ مستعد رہے موت کے لیے پہلے آنے اُسکے کے مع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ اُسنے نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی گرفتار رکی محبت کا ہے اور بسبب نکے بندگی خدا سے دور پڑا ہے وہ گویا بندہ ہے انکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے مع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹے مالکؓ کے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا اُسکے باپ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریونکے بہت خراب کرنیوالے بکریون کو حرص کرنے شخص کے مال و جاہ پر واسطے دین اُسکے دین کو کہ شاہد ہے بکری کے بسبب ضعف اُسکے کے مقابلہ مین حرص کے بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیون بھوکون کے ریوڑ بکریون کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور سند حدیث مین جو ہے عن ابیہ تو ہے اسی طرح مشکوٰۃ کا نسخہ نہین لیکن یہ بسبب سہو و خطا کے ہے اور صواب یہ ہے کہ لفظ عن ابیہ نہوا اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتھہ شرف اسلام کے مشرف نہین ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوٰۃ کے بعضے نسخہ نہین بھی اسی طرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعبؓ بن مالک سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہے اُن تین تینون مین سے کہ پیچہے رہ گئے تھے غزوۂ تبوک سے مع **وَعَنْ** خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا النَّفَقَةَ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جناب سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف معیشت اپنے مین مگر کہ ثواب دیا جاتا ہے اُس مین مگر خرچ کرنا اُسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی گھر کے بنانے مین کہ اُسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور یہ بیع غیر صورت ضرورت و احتیاج کے اور بنانے مکانون زیر کے ہے والا بنا تا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان زیر کے مانند مسجد اور مدارس اور مانند انکے کے کہ بنانا اُنکا مستحسن اور مستحب ہے مع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقْ مَا شِئْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خرچ کرتا سب راہ خدا مین ہے یعنی ثواب رکھتا ہے اگر بہ نیت تقرب کے کوے مگر خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کے یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہین ہے نیکی اور ثواب اُس مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** واسطے واقع ہونے اسراف کے اور اللہ نہین دوست رکھتا اسراف کو اور سوا سے

اسکے خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب کے اُسمیں اسراف نہیں ہے اسلیے کہ وہ قبیلہ کھلانے اور انعام کے سے ہے اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى اُبْنَةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكَا اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اَمَا لَا يَعْنِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اُسامہ رضؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اصحابین کہ ہم جماعت صحابہ کی ساتھ آنحضرتؐ کے تھی پس دیکھا آنحضرتؐ نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی بطریق انکار و تحقیر کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بُری ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرتؐ کے صحابہ نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرتؐ نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت و غضب کے اپنے دلمیں یہاں تک کہ جب یا مالک گنبد کا پاس سلام کیا اُسنے حضرتؐ پر لو گو یمیں پس منھ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس سے یعنی جواب اُسکے سلام کا نہ دیا یا دو یا اور منھ پھیر لیا التفات نہ کیا اسکی طرف واسطے ادب دینے اُسکے کے اور تنبیہ کرنے غیر اُسکے کے کیا آنحضرتؐ نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا اور آنحضرتؐ منھ پھیر لیتے تھے اُس سے اور جواب اُسکے سلام کا نہ دیتے تھے یہاں تک کہ پہچانا اُس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرتؐ کے اور روے مبارک پھیرنا اُس سے پس شکایت کی اُس شخص نے اسکی حضرتؐ کے یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اُس شخص نے قسم ہے خدا کی مین نا آشنا دیکھتا ہون اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہون حضرتؐ پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا مین نے سبب اس کا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرتؐ اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اُسکو پس پھیرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس گرا دیا اُسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اُسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرتؐ ایک روز پس دیکھا اُس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہؓ نے کہ شکایت کی طرف ہمارے مالک اُسکے نے آپکے منھ پھیر فیکی اُس سے اور پوچھا کہ سبب کیا ہے پس خبر دی ہمنے اُسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپ کی بسبب بنانے گنبد کے ہے پس گرا دیا اُسنے اُسکو پس فرمایا حضرتؐ نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننے اُس عمارت کے آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت مین اور پر مالک اُسکے کے اِلّا ما لا اِلّا ما لا یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اُس سے اور ضروری ہے اُسقدر معاف ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوے اُسکو مالک اُسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت مین اور وبال اصل مین بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہین اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور چین کے لیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کے کہ یہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کے لیے قسم قوت اور لباس اور مکان رہنے کے سے روایت کیا ہیہقی نے انس رضؓ سے بطریق مرفوع کے کہ تمام بنا وبال ہے اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعاً کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کے یعنی تھوڑی سی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اُسپر ع **وَعَنْ** اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ الدَّالِ بَدَلَ الدَّاعِ

وَھُوَ تَصْحِیْفٌ اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع مال کے سے ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اُسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم دین یعنی اگر کچھ رکھنا چاہے تو یہ دو چیزین رکھنا زیادہ اسپر اختیار نکر یا صرف کردے اور نہ رکھو اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر ان چیزون مین سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضے مصانیح کے نسخہ مین عن ابی ہاشم ابن عتبہ ہے ساتھ دال کے بدلے تا کے اور یہ غلط ہے کسی راوی سے یہ غلطی ہوئی ہے **وَعَنْ** عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُوَارِیْ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عثمانؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیع غیر ان چیزون کے گھر کہ رہوے اُسمین یعنی بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنے کو اور روٹی خشک بغیر ادون کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اُس سے پیاس کو بجھاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد ساتھ حق کے وہ چیز ہے کہ واجب ہے واسطے اُسکے اللہ تعالی کی طرف سے بغیر نج وسوال کے اُس سے آخرت مین پس جب اکتفا کریگا اُسپر وجہ حلال سے نہین سوال کیا جاویگا اُس سے اسلیے کہ یہ چیزین اُن حقوق مین سے ہین کہ نہین چارہ نفس کو انسے اور جو کچھ کہ سوا انکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اُنسے اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھ ریحم اور جزم لام کے روٹی موٹی خشک بغیر ادون کے اور ساتھ زبر جیم کے بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی بمعنی ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اُس سے بھوک کو دفع کرے ع ع **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ فَقَالَ اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جسوقت مین کرون اُسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا مین یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اُسکی کے اور اعراض کرنیسے زوائد اُسکے سے اوپر متوجہ ہونیکے طرف آخرت کے تا دوست رکھے تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکھنے تیرے عدو اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اُس چیز مین کہ نزدیک لوگونکے ہے یعنی مال وجاہ تا دوست رکھین تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** زہد کہتے ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کے اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے تلذذات کے بے رغبتی کرے کہا ہے بعضون نے کہ نہین متصور ہوتا زہد اُس سے کہ نہین ہے اُسکے لیے مال ورنہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اُنھون نے کہا کہ زاہد عمر بن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آتی تھی اور باوجود اسکے اُنھون نے ترک کیا اُسکو اور ہم کس چیز مین زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر ضرورت پر ہر چیز مین مانند کھانے اور پہننے وغیرہ نا لک کے اور چھوڑے فضولیونکو جب زاہد ہوتا ہے ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اٰمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَکَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اُٹھے حضرتؐ اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرتؐ کے بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعودؓ نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ تجکو یہ کہ بچھاوین ہم واسطے آپ کے فرش نرم اور بناوین ہم واسطے آپ کے کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا سونے آپ کے سے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہین ہے مجکو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت وصحبت ہے ساتھ میرے اور نہین ہے حال میرا ساتھ دنیا کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اوپر سواری کھڑا رہا پھر چل کھڑا ہوا

ف جلف خبز کی تفسیر میں جو اختلاف ہے اس کی تحقیق ہم نے شرح سفر السعادۃ میں کی ہے فقیر

اور چھوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا مالی وللدنیا آخ ما اسمین نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کے اور نہ واسطے دنیا کے الفت و محبت ساتھ میرے تاکہ رغبت کروں میں طرف اُسکے بچھونے بچھاؤں اُسپر اور جمع کروں اُسپر کو اسمین ہے یا ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کے یا کون سی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کے طرف دنیا کے یا میل کرنے اُسکے کے طرف میرے اسلیے کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سو کون اور ضد اُسکی ہے اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھیرنے اور جلدی چلے جانے کے ہے اسلیے کہ معلوم ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر کسقدر ٹھیر سکے گا یعنی تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہے اور یہ بھی ہے کہ اسمین اشارہ ہے طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور اہتمام کرنیکے ساتھ قطع مسافت اُسکی کے اور تعلق اور التفات کرنیکے کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اُس ع ح ث **وعنہ** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعبط اولیائی عندی مؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوٰۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی الغیب وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدیہ فقال عجلت منیتہ قلت بواکیہ قلت ترائہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی امامہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میرے دوستونمین سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا اُنکا از روے حال کے اور افضل اُنکا از روے مال کے نزدیک میرے یعنی میرے دین و مذہب مین البتہ مومن ہے بسبب رسا نصیبہ تھوڑے کما نماز سے اچھی طرح کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہے اُسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت اُسی مین مشغول رہتا ہے یعنی جیسیکہ اطاعت و عبادت کرتا ہے اُسکی ظاہر مین اور ہے وہ گم نام لوگونمین نہیں ہے اشارہ کیا جاتا طرف اُسکے ساتھ اُنگلیون کے یعنی شہورا و انگشت نما خلق مین نہیں ہے بسبب علم و عمل کے اور ہے روزی اُسکی بقدر کفایت کے پس صبر و قناعت کی اُسپر پھر چونکی نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی جیسے رسم ہے کہ وقت تعجب کے او ہو چلنے کسی چیز کے بجاتے ہین پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اُسکی کم ہین عورتین رونے والیان اُسکے مرنے پر کم ہے میراث اُسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف دال مہملہ کے پیٹھ سواری کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کما صرح بہ من خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال سے بکدوش ہے پس راہ خالق کی سیر خوب طے کرسکتا ہے اور زمین مانع ہوتی اُسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیبہ بڑا کیا نماز سے یعنی بہت پڑھتا ہے نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات مع اللہ کے چونکہ شواغل و تعلقات مال و مال کے کم رکھتا ہے ضرور ہے کہ کثیر الصلوٰۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہو گا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتے ہین اسی لیے کرتے ہین کہ نماز اور عبادت مولی تعالی کی بحضور کرسکین تا ورنہ گم نام لوگونمین اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہین نکلجاتا اُنھین سے اسلیے کہ نکلجانا اُنھین سے موجب شہرت کا ہے اُنھین اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ مراد لوگون سے عام لوگ ہین پس نہین ضرر کرتی اُنکو معرفت خاص لوگونکی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اُسپر جملہ ذکر ایشار الیہ الخ اور نقد بیدیہ کے معنی یہ ہین کہ مارا سر انگشت انگوٹھے کا بیچ کی انگلی کے سر پر یہان تک کہ سُنی گئی اُس سے آواز اور نما یہ مین ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیون دست مبارک اپنی کے جیسیکہ درہمی نقد کرتے ہین یعنی پرکھتے ہین ایک پھرا اور پھرا اور جانور جو دانہ اُٹھاتا ہے ایک پھر اور پھرا اور اُنکو بھی نقد کہتے ہین اور مراد مارنا سر انگشت کا ہے ایکدوسرے پر بقصد تعجب و تقلیل کے یعنی حال اُسکا یہ تھا چند روز مین موت آگئی پس چل کھڑا رہا جیسیکہ فرمایا جلدی کی گئی موت اُسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہے بسبب قلت تعلق کے دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کے ع ح ث **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکۃ ذہبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت حمدتک وشکرتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے انھین ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیا اوظاہر کیا مجھپر پروردگار میرے نے کہ کردے میرے لیے مکے کے

سنگریزون کو سونا پس کہا مین نے نہین چاہتا مین یہ اے پروردگار میرے ولیکن چاہتا ہونمین کہ پیٹ بھر کر کھاؤنمین ایک وزاور بھوکا رہون مین ایک وزپس جسوقت بھوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف تیرے اور یاد کرون مین تجکو اور جسوقت سیر ہونمین تعریف کرون تیری اور شکر کرون مین تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہ ظاہر تر ہے یعنی مشورہ کیا مجھسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بناؤ عقبیٰ کا طلا حساب و عتاب اور لطی اور البطحاء جگہ جاری ہونے پانی فراخ کی کہ اُسمین سنگریزے باریک ہون اور مراد سونا کر دینے بطحای مکہ سے بھر دینا اُس نالے کا ہے ساتھ سونیکے یا کر دنیا سنگریزون کا ہے سونا اور یہ ظاہر تر ہے جیسکہ اور روایت مین آیا ہے کہ پہاڑ مکہ کے سونیکے کر دے یعنی فرمایا اگر چاہو تم تو تمھارے لیے سنگریزے مکہ کے سونیکے کر دون اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ مین نے فقر اختیار کیا ایک دن زیادہ اور ایک روز بھوکا رہون تو فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤن مین اور یہ تعلیم و آگاہ کرنا ہے امت کو اور اختیار کرنے فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سے ع ح وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبید اللہ بیٹے محصن رضی اللہ عنہ کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے تمہین سے بیچ جان اپنی کے عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کے یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اُسکے ہے قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سے پس گویا جمع کی گئی اُسکے لیے تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف نڈر یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب خدا تعالیٰ کے سے بسبب توبہ کرنیکے گناہونسے اور بچنے کے معنا ہی سے اور سرب مشہور ساتھ زیر سین اور جزم رے کے ہے بمعنی نفس اور طریق اور حال اور دل کے اور یہ معنی بھی مناسب مقام کے ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اُٹھا صبح کو فارغ البال اور بے تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سے اور بعضون نے کہا کہ سرب بمعنی جماعت کے ہے پس معنی یہ کہ اپنے اہل و عیال مین اور بعضون نے کہا ساتھ زبر سین کے اور جزم رے کے بمعنی مسلک و طریق کے اور بعضون نے کہا سرب ساتھ زیر سین اور رے کے بمعنی خانہ زیر زمین کے مانند گھرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکے بھی مناسب مقام کے ہین یعنی اُس گھر مین کہ مانند سوراخ چوہے اور لومڑی کے ہے آفات زمانہ سے نڈر ہے ع ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مقدام بیٹے معدیکرب رضی کے سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنی پیٹ بدترین ظروف کا ہے اگر بھرا جاوے اور اُسکے بھرنیسے ایسی برائیان اُٹھتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتے ہین ابن آدم کو کتنے ایک لقمے کہ سیدھا اور کھڑا رکھین اُسکی پیٹھ کی ہڈی کو یعنی بجا لانے طاعت کے لیے اور درستی کرنے وجہ معاش کے لیے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور ادنی قوت پر کفایت نکرے تو چاہیے کہ تین حصے کرے پیٹ کو ایک حصہ جگہ طعام کی اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کے لیے تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا طیبی نے اتنی حق واجب یہ ہے کہ نہ تجاوز کرے اسقدر سے کہ کھڑی رہنے بسبب اُسکے پیٹھ اُسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اُسکے طاعت خدا تعالیٰ پر پس اگر ارادہ تجاوز کی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم نہ کورسے اور ٹھیرا پیٹ کو اول ظرف مانند اُن ظروف کے کہ کام مین آتے ہین جو بھرے گھر کے از راہ حقارت خان اُسکی کے پھر اُسکو بد ظرفونکا فرمایا یعنی کہ ظروف استعمال کیے جاتے ہین اُسمین کہ اُسکے لیے موضوع ہین اور پیٹ خالی ہے قوت جب حاصل ہو گی کہ بھر لیگا اور بھرنا اُسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہے پس ہوگا بُرا اور ظروف سے کہا ابو حامد نے کہ بھوک مین دس فوائد ہین اوّل تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا

فصل

ہوتا ہے اور اندھا کر دیتا ہے دل کو اور بہت ہوتا ہے اُس سے بخار دماغ میں اور درد دوسرے نرمی دل کی اور صفائی اسکی کہ اس سے دلمین تاثیر ہوتی ہے ذکر کی اور قسمے سبب ہے انکسار اور جاتے رہنے تکبر اور حرص اور فرحت کا کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسکہ ہوتا ہے بھوک سے اور جو تھے یہ کہ نہین بھولتا بلاے خدا اور غداب اُسکے کو اور اہل بلا کو اسلیے کہ پیٹ بھرے بھول جاتے ہین بھوکون کو اور بھوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین لوٹنا شہوات سب گناہون کا ہے اور غالب ہونا نفس مارہ پر اور کم کھانا ضعیف کر دیتا ہے ہر شہوت وقوت کو اور تمام سعادتین انمین ہین کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت انمین ہے کہ مالک ہو اُسکا نفس اُسکا اور پیچھے دفع ہونا نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنے پیٹ بھرا پانی بہت پیتا ہے اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اُسکی اور اُسکی کثرت مین ضائع ہوتی ہے عمر اور فوت ہوتی ہے تہجد اور پلید ہوتی ہے طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہے اور عمر بڑا نفیس جوہر ہے اور راس المال ہے بندیکا کہ اُسمین تجارت کرے اور نیند موت ہی پس بہت ہونا اُسکا ناقص کرنا عمر کو ہے اور ساتوین میسر ہونا موانست کا عبادت پر پس اگر کھاتا ہی تو بازر ہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی عمر کو ایک وقت کے کہ مشغول ہو کھانے مین اور اکثر محتاج ہوتا ہے ایک وقت کا کہ خرید سے اسمین طعام یا پکاوے اُسکو پھر محتاج ہوتا ہی ہاتھ دھونیکا اور خلال کرنیکا پھر بار بار جاتا ہی پاخانہ کی جگہ پینی کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور تمام عبادات مین تو بہت نفع اُٹھاوے اُس سے کما تسری نے کہ دیکھے مین نے ساتھ علی جرجانی کے ستو کہ پھانکتے تھے اسمین سے پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکی انھون نے کہا میں نے حساب کیا مین چپانے کے پھانکنے تک ستر تسبیحین پس نہین چپاتی مین نے روٹی جالیس برس سے اور اٹھوین کو کھانے سے صحت رہتی ہے بدنمین اور دفع ہوتے ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کھانا ہے پھر مرض نزدیک نہین ہوتا ہے عبادات سے اور تشویش دیتا ہے دل کو اور محتاج ہوتا ہے فصد کا اور پچھنون کا اور دواکا اور طبیب کا اور یہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بھوک مین ان سب سے امن ہے اور نوین خفت محنت کی اسلیے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہے کم کھانے کی کفایت کرتا ہے اُسکو تھوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہے ایثار و تصدیق پر ساتھ اُس طعام کے کہ زائد ہے حاجت سے اوپر مسکینون کے پس ہوئیگا دن قیامت کے اپنے صدقے کے سایے مین پس جو کچھ کہ کھاتا ہے خزانہ اُسکا یا خانہ ہے اور جو کچھ کہ تصدق کرتا ہے جزا اُسکی فضل اللہ تعالی کا ہے ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشأ فقال اقصر من جشاءک فان اطولکم فی الدنیا اطولکم جوعا یوم القیمۃ اخرجہ فی شرح السنۃ و روی الترمذی نحوہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہے پس فرمایا باز آو ڈکار اپنی سے اسلیے کہ درازترین لوگونکا بھوک مین دن قیامت کے درازترین انکا ہی پیٹ بھرنے مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہے آخرت مین بہت بھوک لگے گی اسکو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نے مانند اسی کے **ف** نام شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گنے گئے ہین چھوٹے صحابیون مین کہ حضرت کے زمانہ مین بالغ نہوے تھے منقول ہے اُن سے کہ کہا اُنھون نے کہ کھایا مین نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے یہ بازدہ ڈکار اپنی سے آج اور مقصود منع کرنا ہے پیٹ بھر کر کھانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا اسلیے کہ درازترین لوگونکا آج آیا ہے کہ بھر اُنھون نے پیٹ بھر کر کبھی نہین کھایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کھاتے تھے تو سیر کو نہین کھاتے تھے اور اگر سیر کو کھاتے تھے تو رات نہین کھاتے تھے ع **وعن** کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ فتنۃ و فتنۃ امتی المال رواہ الترمذی اور روایت ہی کعب بیٹے عیاض کے سے کہا اُسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہے جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہے یعنی حق تعالی اُنکو غنی کرتا ہے اور اموال دیتا ہے تا آزماوے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن ادم یوم القیمۃ کانہ بذج فیوقف

سلسلہ حاشیہ صفحہ گزشتہ
صفحہ گزشتہ سلسلہ حاشیہ صفحہ گزشتہ
سلسلہ حاشیہ صفحہ گزشتہ

بِبَسْطِ يَدَيْهِ إِلَى اللهِ فَيَقُوْلُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ أَتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُوْلُ لَهُ أَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ أَتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمْضِيْ بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی انسؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ وسلم سے کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ یعنی بسبب کمال ضعف وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاویگا وہر واللہ تعالی کے پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کے یا بلاواسطہ ساتھ زبان قال یا حال کے دی تھی تینے تجکو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکے اور دیے ہین تے تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور جاہ اور مانند انکے اور انعام کیا ہین نے تجپر یعنی ساتھ اُتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے وغیر ذالک پس کیا کام کیا تونے یعنی کیا شکر گذاری کی تونے انکی پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا ہین نے مال کو اور بڑھایا ہین نے اُسکو یعنی ساتھ سوداگری کے اور چھوڑا ہین نے اُسکو یعنی دنیا ہین وقت مرنے اپنے کے بہت اُسپر کہ کا تھا یعنی ایام زندگانی میری ہین پس پھیر بھیج مجکو دنیا ہین کہ لاؤن ہین تیرے پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنے اُسکے کے تیری راہ ہین جیسیکہ خبر دی ہے کفار کے حال سے انھم یقولون فی الاخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اُسکو کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تو نے یعنی واسطے آخرت کے قسم مال سے ایسے وہ مال رکھا ہو دنیا ہین فائدہ نہین رکھتا اور ممکن نہین پھیر بھیجنا پس کہیگا یعنی چونکہ کچھ آگے بھیجا نہ ہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پا نیکا نہین کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہے گنہگارونکی اور مبہوتون کی کہ جو عذر صحیح نہین رکھتے بار بار اُسی پہلی بات کو کہے جاتے ہین اے رب میرے جمع کیا مین نے اُسکو اور بڑھایا مین نے اُسکو اور چھوڑا ہین نے اُسکو بہت اُسچیز سے کہ تھا پس پھیر بھیج مجکو کہ لاؤن تیرے پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہین بھیجی اُس نے آگے کوئی بھلائی یعنی اُن دی گئی چیزونمین سے پس لیجایا جاویگا اُسکو اور حکم کیا جاویگا اُسکے لیجانے طرف دوزخ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اُسکے اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ یعنی اُسکے صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اُسکو ف کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اُس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے کہ دیا تھا اُسکو مالک اُسکے نے مال تا کہ تجارت کرے اُس سے اور نفع حاصل کرے پس نہ فرمان برداری کی اُسنے مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اُسطرح کہ صرف کیا اُسکو غیر جگہ کہ اُسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تھا پس یہ بندہ لوٹے مین ہے کہا ابو حامد نے جان کہ تمام بھلائیان اور لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکھا جاتا ہے نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اُخروی ہی ہے اور نام رکھنا سوا اسکے کا سعادت غلط ہے یا مجاز مانند نام رکھنے سعادت دنیویہ کے کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب یونہی ہوین طرف سعادت اُخرویہ کے اور محمد ہون اُسکے ساتھ ایک واسطے کے یا کئی واسطون کے اگر اُنکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہے بسبب اُسکے کہ یونہی ہوین گے طرف نعمت حقیقی کے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسئل العبد یوم القیمۃ عن النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونروک من الماء البارد رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول پوچھے جانا بندیکا روز قیامت کے نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاوے گا اُسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تھی تجھکو تیرے بدن کو اور نہین سیراب کیا تھا تجھکو ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نے اپنے مرید سے کہا کہ اے بیٹے پانی سرد کر کر پی اسلیے کہ پانی سرد نکالتا ہے شکر کو تہ دل سے اپنے والد سے یاد رکھتا ہو نہین کہ جب پانی سرد پیتے ہیں تو دیر ہو جاتے اور تھوڑی دیر ٹھیرتے تا بحال خود آوین جب بحال خود آتے ہین تو کہتے سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے اور کیا جوہر ہے اور کچھ کلمات عالم ذوق وتوحید سے کہتے اور عجائب حال پانی کے سے یہ ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پھر قیمت کچھ نہین رکھتا اور اسمین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ

واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی سکو بہت کہ قریب ہے پہنچا ہلاک کے پس ظاہر ہوا اُسکے لئے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤ تین مجکو کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اپنا پس پلایا اُسنے پانی پھر کہا اُسکا پیشاب بیانتک کہ دشوار ہوا اُسپر پس ظاہر ہوا وہی عارف یا فرشتہ دوبارہ اور کہا اگر کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرو تین ترے اس مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اور دونگا پس علاج کیا اُسنے پھر کہا اُس بادشاہ کو کہ لے ملک اپنا اور پہچان نعمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کر یکے درمیان نعمت صحت اور پانی کے اشارہ ہے طرف اسکے کہ یہ دونون نعمتین جسمی بیان فرمائین تو اشارہ ہے اسپر کہ ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ع **وعن**

ابن مسعودؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین سرکنے کے پانون آدمی کے روز قیامت کے یعنی کھڑا رکھین گے سکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتونسے پوچھا جاویگا عمر اُسکی سے کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچھا جاویگا جوانی اُسکی سے کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاوے گا مال اُسکے سے کہ کہان سے کمایا اُسکو یعنی وجہ حلال سے یا حرام سے اور کس چیز مین صرف کیا اُسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اُسکے کہ جانا یعنی علم کہ پڑھا عمل کیا یا نہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ابوبردارسے ہے کہ کہا اُنھون نے امو عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تھا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تھا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا حد رہا تجکو جاہل رہنے مین کیون نہ علم پڑھا تو نے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ذرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ انک لست بخیر من احمر ولا اسود اذا ان تفضلہ بتقوی رواہ احمد روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک اُن دونون مین سے ساتھ تقوی اللہ کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطے ہونے انکے کے اکثر اور غالب تر یہی ہے کہ مراد ساتھ ان دونون کے رنگ آقا اور غلام کے ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ آقا گورا ہوتا ہے اور غلام کالا اور کما طیبی نے کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہے اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتے ہین باعتبار اسکے کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہے اُنکے رنگ اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتے ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کے اُنپر اور معنی کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کے ہے اور بغیر تقوی اور عمل صالح کے نسبت کرنی فضیلت نہین رکھتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ تعالی نے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور تقوی کے کئی مرتبے ہین ادنی اُنکا تقوی کرنا شرک جلی سے ہے اور اوسط اُنکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سے ہے یعنی ریا اور سمعہ سے اور اعلی اُنکا یہ ہے کہ ہو دائم الحضور ساتھ اللہ کے اور نہ رکھنے والا خطرہ ماسوی اللہ کا ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زھد عبد فی الدنیا الا انبت اللہ الحکمۃ فی قلبہ وانطق بھا لسانہ وبصرہ عیب الدنیا ودواءھا واخرجہ منھا سالما الی دار السلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بے رغبتی کی کسی بندے نے دنیا مین یعنی زیادتی دنیاوی قدر حاجت سے مگر اُگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت استوار اُسکے دل مین اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اُسکی زبانکو اور کیا اُسکو دیکھنے والا ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت فنا اور خستہ شرکا اور سرعت فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا

دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا بیماری اُسکی کا یعنی حلت محبت اور سبب اُسکے کا اور دوا اُسکی کا یعنی معالجہ اُسکے کا ساتھ تعلم علم اور عمل کے اور پرہیز کرنیکے اُس سے اور صبر و قناعت کرنیکے اور راضی ہونیکے مقدر پر اور نکالا اُنکو حقتعالیٰ نے دنیا اور آفات اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے عقبیٰ پر طرف دار السلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی بہشت کے اشارہ ہو اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کامل دار آخرت مین اور بہشت مین ہو ایک روز سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال رکھتے ہو تم کہا خیر و سلامت انشاء اللہ اگر بہشت مین در آوینگے ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو ابی درّہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اسکا واسطے ایمانکے یعنی ایمان عطا کیا خالص آمیزش نفاق سے اور کیا دل اسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بد سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے مولی سے اور بھول جانیکے عقبیٰ کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور کی زبان اُسکی راست گو اور کیا نفس اُسکے کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اور محبت اُسکی کے اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کے اور کیا اُسکے کانونکو سننے والا بات حق کا اور کیا اُسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور صنعتون پروردگار کا پس ہے پرکان قیف ہین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہوا سچہ کو کہ نگاہ رکھتا ہو اسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اُسنے کہ کیا خدا تعالیٰ نے دل اُسکے کو نیکیا اُسنے اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** پس اسی پر کان الخ یعنی کان بسبب پہنچان اُسکے کے کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کے رکھتے ہین اور قیف اسکو کہتے ہین کہ ظرف یعنی شیشے کے منہ پر رکھکر اُسمین سے روغن اور شراب اور مانند انکے کے ڈالا جاتا ہو ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہو سخن حق از راہ گوش کے دلمین اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہو اُس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہو دل اُسچیز کو اور ظرف اُسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہو وہ چیز دل کو اور اُسمین در آتی ہو اور بنظر اس معنی کے قلب کو مرفوع اور منصوب پڑھا ہو اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی چیزین دلمین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اُسمین جیسیکہ کان کی راہ سے بعد از ان حاصل دونون جملونکا بیان کیا ساتھ قول اپنے کے وَقَدْ اَفْلَحَ الخ ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہو عقبہ بن عامر سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اُسکے کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہو یعنی اسباب دنیا پس تحقیق اسکے نہین کہ وہ دینا استدراج ہو پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ پھر جب استدراج کے وارد ہوئی ہو پس جبکہ بھول گئے کافر اسچیز کو کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اُسکے یعنی عہد اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ترک کیا اُنھون نے امر و نہی اُسکے کو کھولے ہمنے اُنپر دروازے ہر چیز کے یعنی دنیا کی نعمتونکے یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ دئے گئے یعنی مال و رجاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیرذالک اور نعمتین پکڑا ہمنے انکو یکبارگی پس ناگہان وہ نا امید اور متحیر تھے نقل کی یہ احمد نے **ف** استدراج لغت مین پایہ پایہ لیجانا ہی یعنی سیر دھی کے ایک پایہ پر چڑھایا پھر اوپر پھر اوپر اور استدراج حقتعالیٰ کا

بندہ کو یہ کہ جب گناہ کرے بندہ دیوے اُسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دے اور مہلت دے اُسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میرے حق میں پس توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور ہو ناگہان اُسکو گرفتار کرے عذاب میں پس گویا یہ پہایہ اُسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے ع **وعن** ابی امامۃ ان رجلا من اھل الصفۃ توفی وترک دینارا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیتۃ ثم توفی اٰخر فترک دینارین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیتان رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی امامہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اہل صفہ سے اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے یعنی اُسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کیا ابو امامہؓ نے پھر مر گیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ایک جماعت تھی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل اُسکی مسجد تھی جسوقت میں کہ قبلہ بیت المقدس بنایا گیا تھا اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی تو اُسجگہ کو اُسی حال پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار ستر اسی تن کے اور کبھی کم ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور انکے لئے نہ مکان تھا نہ مال اور نہ اولاد مقام زہد و توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنے حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مشغول ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور انکو اضیاف اللہ کہتے تھے اغنیای صحابہ اُنکی خدمت کرتے تھے اور قوت پہنچاتے تھے اور اپنے گھروں میں بطریق مہمانی کے لیجاتے اور کہتے ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھے کہ حضرت کے گھر سے طعام کھاتے تھے اور کبھی جماعت علیحدہ حضرت کے بیچ کثرت طعام کے ہوتے تھے چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سب کو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت تبسم کرتے گئے تھے اُنکے ساتھ بیٹھنے کا بسا اوقات انکو اپنے حضور شریف میں مشرف کرتے تھے اور فرماتے کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت دیتے اُنکو کہ آخرت میں تم میرے ساتھ ہو گے اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤ گے اور ابوہریرہؓ بھی اُنھیں میں سے تھے ۵ دلا خوش باش کان محبوب جانزا ✦ بدرویشان و مسکینان سرے ہست ✦ اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کی اس طریق میں ساتھ انکے ہے اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے تکلف ہو لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دینار کو چھوڑنے پر وعید فرمایا حقیقت اُسکی یہ ہے کہ اگرچہ جمع کرنے اور نگاہ رکھنے ایک دینار اور دو دینار کے واسطے وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھے بعد ادای حق زکوۃ کے تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اُسمیں سے حق زکوۃ ادا نکرے ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑ کر اور سب چشم پوشیدہ کر کر اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھے ہیں اور ہی ہے گویا یہ تشدید اور توبیخ اور چھوٹے دعوے فقر اور تجرید کے ہی چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مراد اور نکا کہ ایک مرد اصحاب سے مراد یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نامزد بنام فقر و زہد کے ہیں اور اُنکی صحبت میں بیٹھنا اور دعوی حال اُنکے کا کرنا مناسب جمع کرنے دو ہم دو دینار کے ہے اگرچہ اور دن پر کار آسان ہو ع اور توضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تھے ساتھ اُن فقرا کے کہ لوگ تصدق کرتے تھے اُنپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اُنکے کے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھے یا تو از روے قال کے یا حال کے اور حلال ہے تعین کسی کو یہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اُسکے پاس ہو قوت ایکدن کا پس حرام واقع ہوا کھانا اُنکا باوجود ہونے دینار کے پاس اُسکے اور اسیطرح جو شغل کہ ظاہر کرے اپنے تئیں بصورت فقرا کے کہ پہنے کپڑے پرانے یا بناوے وضع مشائخین کی اور اُسکے پاس کچھ فلوس نقود سے یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کے اور بیلوے اُس چیز سے کہ لوگ رکھتے ہاتھ میں ہیں اور رکھا ہوے تو وہ حرام ہو اُسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کرے اپنے تئیں عالم یا صوفی یا شریف اور نہ ہو نفس الامر میں مطابق واقع کے اور دیا جاوے بسبب علم اُسکے یا خرافت اُسکی کے پس ہو گا

حرام آسیلہ ہو منقول ہو کہ شیخ ابو اسحٰق گازرونی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کھاتے ہین طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقونکے پس کہا اے کھانیوالو حرام کے پس باز رہے وہ کھانیسے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچھ دنیا سے کھاوے وہ والا نہ کھاوے پس کھایا بعضون نے اور باز رہے بعضے پس کہا سبحان اللہ ایک کھانا حرام ہو واسطے ایک قوم کے اور حلال ہو واسطے اورونکے پس چاہیکہ ڈرائے جاوین اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ تعالیٰ من الدارین اس سے کہ کھاوے کوئی اُنمین سے اسحالمین کہ وہ غنی شرعی ہوا وقاف مین سے کہ موضوع ہو واسطے فقرا کے اواسیطرح جو شخص کہ رہے حجرونمین کہ وقف کئے گئے ہون مساکین کے لئے پس بتحقیق تصریح کی ہو اِن ہمام نے ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہو یہ کہ رہے خانقاہونکے حجرون مین اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھ اس روایت کے کہ مشہور ہوئی ہو یہ کہ اوقاف حرمین کے حرام ہین واسطے فقیر غنی کے پس تقدیر صحت اُسکی کے نہین ہو صحیح وقف ہمارے نزدیک اغنیا پر جبکہ ہون وہ غیر منحصرین ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْهَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالِ وَجَعٌ يُشْوِيْكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اَرَ اَنِّيْ اَلْخُلُوْ بِهٖ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو معاویہ بن ابی سفیان سے یکہ وہ گئے اپنے ماموں پاس کہ نام اُنکا تھا ابی ہاشم بن عتبہ تا عیادت کرین اُنکی پس رو دئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلوایا تجھکو اے ماموں میرے کیا بیماری نے قلق و اضطراب مین ڈالا تجھکو یا حرص دنیا نے قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نے یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہی جو کہا تو نے ولیکن قلق و اضطراب مجھکو اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا جاوے اُسپر کیا معاویہ نے اور کیا ہو وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سُنا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سوا اِسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجھکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کہ سیر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنے تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی اس احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** لفظ اُرانی ساتھ پیش ہمزہ کے یعنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کے ہو یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ع **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہو اُم درداء سے کہ یہی ابو درداء کی تھین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہو تمکو کہ نہین مانگتے تم یعنی مال و منصب حضرت سے یا صحابہ سے جیسے کہ مانگتا ہو فلانہ اور فلانہ پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سُنا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی ہی دشوار نہین گذرینگے اُس سے یعنی بطریق سہولت کے گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوون مین یعنی ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرینگے اوپر قلت مال کے واسطے چڑھنے کے اُس گھاٹی پر **ف** گھاٹی دشوار فاصل ہی درمیان داخل ہونے جنت کے اور مراد اُس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اُسکے ہین اور گرانبار یعنی اٹھانیوالے بوجھ مال جاہ کے اور وسعت حال کے اور اسلئے کہا گیا ہی مَنْ جَمَعَ الْمَالَ اِلَّا مِنْ حِلِّهٖ ثُمَّ هَلَكَ هَلَكَ مِنْ حَيْثُ يَمْشِيْ عَلٰى مَاءٍ لَمْ يَبْتَلَّ قَدَمَاهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے کہا صحابہ نے کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اُسکے فرمایا آنحضرت نے اسیطرح دنیا دار سلامت نہین رہتا گناہونسے نقل کرین یہ دونون حدیثین

بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سے کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکھنے والونکے لئے اس مین خوف شدید دلانا ہی غنیونکے لئے اور نہایت رغبت دلانی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہی اُن کے نقصان مین یہ کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس عَافَانَا اللّٰہُ مِنْھَا بِکَرَمِہٖ وَفَضْلِہٖ ع **وَعَنْ** جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَکُوْنَ مِنَ التَّاجِرِیْنَ وَلٰکِنْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِنَ السّٰجِدِیْنَ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ رَوَاہُ وَفَرَّحَ السُّنَّۃِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وحی کیگئی طرف میرے یہ کہ جمع کرون مین مال اور ہونون تجارت کرنیوالون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میرے یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سے یعنی نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک آوے تجکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصًا نماز کے مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک مشغول سمین رہون محکوم وقت مشغول ہونے کی ساتھ تجارت اور خرید وفروخت اور اور امور دنیا کے کہان ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْھُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اَلَا مُکَاثِرًا وَمُفَاخِرًا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنیکے اپنے عیال کے لئے اور واسطے احسان کرنیکے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت مین کہ چہرہ اُسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال (اور حالانکہ طلب زیادتی کی کرنیوالا ہی مال مین اور فخر کرنیوالا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی تو بطریق ریا اور دکھانے لوگونکے کرتا ہے ملیگا خدا تعالےٰ سے اسحالت مین کہ اللہ تعالےٰ اُسپر ہوگا خفا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** اے عزیز میرے بیچ طلب کرنے مال حلال کے بیقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنیکے آپسمین اور ریا کرنیکے تو یہ حال ہی بیچ طلب کرنے مال حرام کے کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنیکے طرف اسکے کہ یہ مین ہی کہ اہل اسلام کا اور دیا ایسلئے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سے آپ ہی سمجھا جاویگا ع **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ وَلِتِلْکَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِفْتَاحًا لِلْخَیْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَہُ اللّٰہُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَیْرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہین کہ ان خزانون کے لئے کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانے کھولتے ہین اور بخشتے ہین پس خوشی ہو جیواُس بندہ کے لئے کہ کیا ہو اسکو خدا تعالےٰ نے کنجی واسطے خیر کے یعنی سبب کھلنے دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور سبب بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیواُس بندہ کے لئے کہ کیا ہی اُسکو خدای تعالےٰ نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اُسکے کا اور سبب بند ہونے دروازہ خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ کے سے لکھا گیا ہی اور ملا علی نے لکھا ہی کہ خیر یعنی جنس خیر پوشیدہ معلوم سے کہ ادراک محسوس کے ہرخزائن ہین یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین کہ رکھی گئین درمیان بندگان اُسکے کے اور واسطے اُن خزانونکے کنجیان ہین یعنی اُسکے بندونکے ہاتھ وہ بمنزلہ وکیلون اُسکے کے ہین اور کنجی واسطے خیر کے یعنی از راہ

علم اور عمل کے یا از راہ مال و حال کے اور کبھی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بد سلوکی کے ساتھ جائی مسلمانونکے کہ اراغب نے کہ خیر وہ چیز ہو کہ رغبت کریں اُسمین سب عقل کے مثلاً اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہو اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یکہ ہو خیر خاصہ شرو سر یکے مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہو خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور اسیطرح علم بہ نسبت بعض کے حجاب ہو سبب عذاب کا اور بہ نسبت اوسکے سبب قربت کا طرف اللہ تعالے کے اور قیاس کر اسپر اوعیا دتو کو کہ بعضی اُنمین سے باعث محبوب اور مغرور کی ہین اور بعضی باعث نور و سرور کی اور مانند تلوار اور گھوڑے اور مانند اسکے کے کبھی ہوتے ہین آلہ جہاد کے ساتھ کفار کے اور وسیلہ ہوتے ہین داخل ہونے جنت کے اور کبھی اُن سے قتل کئے جاتے ہین انبیا اور اولیا اور پہنچتا ہے بسبب اُنکے نیچے کے درجہ دوزخ کے مین **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کرہ اللہ للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء والطین اور روایت ہو علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت نہ برکت دیکھا وے واسطے بندے کے بیچ مال اُسکے کے یعنی بسبب اسکے کہ خرچ کرے اسکو بیچ رضای مولی اور عمارت عقبیٰ اپنے کے گردانتا ہو اُس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہو بیچ بنانے عمارت کے کہ جزو ائد ہو حاجت سے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحرام فی البنیان فانہ اساس الخراب رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہو ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنے مال حرام کے سے بیچ عمارتونکے اسلئے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہو خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس سے سمجھا جاتا ہو کہ اگر مال حلال سے صرف کرے تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کے یہ ہین کہ پرہیز کرو اکتساب حرام سے کہ عمارت کے بنانے مین لازم آتا ہو اور باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہو اور معنی کلمہ فی کے مانند اس کے ہین کہتے ہین بیچ اس حلقہ کے دوسرے لوہا ہو اور حال آنکہ حلقہ عین دوسرے لوہا ہو نہ یہ کہ ظرف لوہے کا ہو اور مراد خرابی سے خرابی دین کی ہو اور احتمال رکھتا ہو کہ مراد خرابی عمارت کی ہو یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اُسکی کی ہو کہ آخر خراب ہوتا ہو جیسیکہ وارد ہوا ہے ط لدوا للموت وابنوا للخراب اسیطرح ہو بعضی شرحون مین اور یہ بھی متصور ہو کہ مراد حدیث سے یہ رکھین کہ پرہیز کرو ارتکاب گناہ اور حرام سے بیچ عمارت کے یعنی عمارتین اسلئے نہ بناؤ کہ وہان بیٹھو اور مشغول کرو اور ساتھ لچون کے صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اُسمین مشغول کرین آخر کو خراب ہوتی ہو ح + اور ملا علی نے دو احتمال لکھے ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ کہ دلالت کرتی ہو یہ حدیث اوپر جائز ہونے خرچ کرنے مال حلال کے عمارت مین اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اُسپر اور اسکو کہا ہو کہ یہ مناسب تر ہو ساتھ باب کے **وعن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للدنیا ادرن لا اد لہ ومال من لا مال لہ ولہا یجمع من لا عقل لہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہو عائشہ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دنیا گھر اُس شخص کا ہو کہ نہین گھر واسطے اُسکے یعنی آخرت مین اور مال ہو واسطے اُس شخص کے کہ نہین مال واسطے اُسکے اور اُسکو جمع کرتا ہو وہ شخص کہ نہین عقل واسطے اُسکے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف دنیا گھر اُس شخص کا ہو جو نکہ دنیا فانی ہے اور قیام اور زندگانی خوش اس مین ممکن نہین پس جسنے کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گو یا نہین ہو اُسکے لئے گھر اور اسیطرح دنیا مال اُسکا ہو کہ نہین اُس کے لیے مال یعنی مقصود مال سے خرچ کرنا اُسکا ہو بھلائیون اور مرضیات الٰہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہو اور حکم مالیت نے باہر ہو پس گو یا مال نہین اور بعضے حواشی مین لکھا ہو کہ مراد یہ ہو کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہئے اور مال اُسکے کو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اُسکی کے اور صحیح اس معنی کا بھی بعضی اول سکتے ہو اور ہو سکتا ہے

کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اُسکا ہو کہ نہین گھر اُسکے لئے آخرت مین اور مال اُسکا ہو کہ نہین اُسکے لئے غنا اور مال آخرت مین یعنی جسنے دنیا کو گھر ٹھیرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اُسکے اور مال جمع کیا گمان بقا اور خلود کے جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ اُسکے لئے آخرت مین گھر اور غنا نہین ہو یکا اور واسطے دنیا اور بقا اور فائدہ اُٹھانے کے بیچ اُسکے جمع کرتا ہو دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہو عقل یا لام لفظ لہا مین زائدہ ہو یعنی جمع کرتا ہو دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہو ۲ ح ۲ مجمل معنی اسکے یہ ہین کہ دنیا مین لیاقت رکھی اسکی کہ غنی جاوے گھر مگر اُسکے لئے کہ نہین اُسکے گھر اُسکے لئے اور نہ لیاقت رکھتی ہو اسکی کہ غنی جاوے مال مگر اُسکے لئے کہ نہین مال اُسکے لئے اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبے اُسکے کا ہو اس سے کہ گنے جاہین گھر یا مال اُسکے لئے کہ ہو آخرت اُسکے لئے قرار گاہ اور مال ۳ ح **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ جُمَاعَ الْاِثْمِ وَالنِّسَآءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ اِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہو حذیفہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے مین شراب پینی مجمع گناہو نکی ہو یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اور اُس سے وجود مین آتے ہین اور عورتین جال ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہو آدمی بسبب محبت دنیا کے کرتا ہو کہا حذیفہؓ نے کہ سُنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے تھے بیشک ڈالو عورتونکو اسلئے کہ پیچھے ڈالا ہو اُنکو خدا تعالیٰ نے یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پسن مقدم کرو تم اُنکو چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نے اور نقل کی بیہقی نے جملہ اس حدیث سے شعب الایمان مین حسن بصری سے بطریق ارسال کے اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے الخمر ام الفواحش والکبائر من شربہا وقع علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتے ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کے پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف پینے شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہو کہ ترک دنیا سر ہو ہر عبادت کا کما لبعضون نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرتے اُسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اُسکو نہین گمراہ کرتے اُسکو تمام مفسد کما طیبی نے کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہو نکو متضمن ہین اسلئے کہ ہر ایک اینمن سے علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سے گناہو نکی ۴ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانیوالی اُن چیزونکی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینے کی یعنی ساتھ تاخیر عمل کے پس اے پر خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہو ہدایت کے اور موافق ہو باطل کے پس باز رکھتی ہی قبول حق سے اور فرمانبرداری کسکی سے اور اے پر درازی آرزو جینے کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت سے بیٹے ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالے پس اگر کر سکو تم یہ کہ نہ ہو تم بیٹون دنیا کے سے پس کر و یعنی ایسے کام کر و کہ دنیا کے بیٹے تمہاری سے نکلجاؤ اور تابع

اور معلوم اُسکے ہنوز اسلئے کہ تم آجکے دن دنیا مین ہو کہ گھر عمل کا اور جگہہ کام کرنیکی ہو پس غنیمت جانو عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہین ہو حساب
دنیا مین عمل پر اور نہ کل کو پچھے گھر آخرت کے ہوؤگے کہ نہین ہو عمل سمین بلکہ جگہہ حساب کی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کہو کہ کیونکر
جانیوالی ہو اسطرحسے کہ نہین جانتا صاحب اُسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنے کشتی کو بیٹھنے والا اُسکا اور اس سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اُسکا۔
بہت جلد سمجھا جاتا ہو اسلئے کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اُسطرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی پہ جای آخرت بھی
اُسطرف سے ادھر چلی آتی ہو اور دنیا ادھر سے اُدھر چلی جاتی ہو درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی بحسب ظاہر کے بہ نسبت
فاجر کے والا روایت کیا گیا ہو حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ع ح **وعن** علیؓ قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الاٰخرۃ مقبلۃ
ولکل واحدۃ منہما بنون فکونوا من ابناء الاٰخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواہ البخاری
فی تاریخہ باب اور روایت ہو حضرت علیؓ سے یعنی بطریق موقوف کے کہ کہا کوچ کے جاتی ہو دنیا پشت دیے ہوے اور کوچ کے آتی ہے آخرت
درحالیکہ متوجہ ہو طرف ہمارے یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اُسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اُسکا اور واسطے ہر ایک کے اُن
دونون مین سے بیٹے ہین پس ہوؤ تم آخرت کے بیٹون مین سے یعنی ساتھہ متوجہ ہونیکے طرف اُسکے اور نہ ہوؤ تم دنیا کے بیٹون مین سے
یعنی ساتھہ اعراض کرنیکے آخرت سے اور متوجہ ہونیکے طرف دنیا کے اسلئے کہ آجکے دن یعنی دنیا مین عمل ہو یعنی وقت عمل کا ہو اور حساب
کا ہو اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہین ہو عمل روایت کی بخاری نے ترجمۃ الباب مین ف یعنی عنوان ایک باب
مین بغیر اسناد کے موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہو اور مضمون اسکا مضمون اُسکا ہے ح
وعن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوما ففال فی خطبتہ الا ان الدنیا عرض حاضر یاکل منہ البر والفاجر الا ان الاٰخرۃ
اجل صادق یقضی فیہا ملک قادر الا وان الخیر کلہ بحذافیرہ فی الجنۃ الا وان الشر کلہ بحذافیرہ فی النار اعملوا وانتم من
اللہ علی حذر واعلموا انکم معروضون علی اعمالکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی
اور روایت ہو عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا آپنے خطبے مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہو غیر ثابت
حاضر کھاتا ہو اُس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سے حصہ لیتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے ومامن دابۃ
فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہوؤ اور تحقیق آخرت ایک مدت ہو معین وعدہ کیگئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین
بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک اور بد اور مومن اور کافر کے ساتھہ ثواب و عذاب کے آگاہ ہوؤ تحقیق خیر و خوبی سب ساتھہ تمام طرائف
انواع اپنے کے بہشت مین ہو آگاہ ہوؤ اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھہ انواع اپنے کے دوزخ مین ہو خبردار ہوؤ پس عمل کرو یعنی
نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہو یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق
تم پیش کیے جاؤگے اپنے عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کے نیکی دیکھے گا جزا اُسکی یعنی آخرت مین یا دنیا مین اور جو
کوئی عمل کرتا ہو مقدار ذرہ کے بُرا دیکھے گا سزا اُسکی روایت کیا اسکو شافعی نے **وعن** شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایہا الناس

إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہے شداد سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کھاتا ہے اُس دنیا سے نیک و بدین مومن و کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا یعنی واقع ضرور کاذب ہو کر یگا اُسمین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکھے گا اُس مین حق کو اور باطل کو یعنی تمیز اور جدا کریگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب عذاب کے ہو گا آخرت کے بیٹون مین سے اور نہ ہو تم دنیا کے بیٹون مین سے اسلئے کہ تحقیق ہر مان کے تابع ہوتا ہے اُسکے بیٹا اُسکا ف اور دنیا باطل کا ٹھکانا دوزخ ہے اور آخرت حقہ کی جگہ جنت ہے یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کے ہین وہ اُسکے ساتھ دوزخ مین ہونگے اور جو طالب آخرت کے ہین وہ اُسکے ساتھ جنت مین ہونگے یہ تو اعلی ہے نے لکھا ہے اور حضرت شیخ نے بعد حدیث کے لکھا ہے کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اُسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اُسکی کریگا اور کام اُسکے لئے کریگا **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى رَوَاهُمَا أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابو درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونون پہلو اُسکے مین دو فرشتے ہین کہ پکارتے ہین سُناتے ہین ثقلائن کو یعنی سنتی ہے اُس خلائق کو یعنی مخلوقات سوای جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف حکم اُسکے کے یا انقطاع کر کر اور طرف سے رجوع ہو طرف اُسکے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور جالو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرتا ہو یعنی امر دین مین یا زاد عقبی مین بہتر ہو اُس مال سے کہ بہت ہو اور باز رکھے عبادت خدا سے تعالی سے اور خوشحالی سے اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف شاید کہ بھید نہ سنا نے جن و انس کے مین ہے کہ نہ اُٹھا دے تکلیف بسبب معائنہ غیب کے پھر اگر کوئی کہے کہ یہ تو اواسطے تنبیہ آدمیونکے ہی اور جب اُنھون نے نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگے جواب اُسکا یہ کہ کفایت کرتا ہو اُسمین خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انس مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلئے کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہے یہان تک کہ باز رکھا انکو اُسنے متوجہ ہونیسے طرف ذکر اللہ تعالی کے اور عبادت اُسکی کے پس کہا گیا انکو کہ کہانتک یہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اسے سے آؤ طرف عبادت رب اپنے کے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُو آدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سے نقل کرتے تھے کہ جسکو حدیث مرفوع کہتے ہین کہا ابو ہریرہ نے جسوقت مرتا ہے آدمی کہتے ہین اصحاب فرشتے ہین کہ کیا آگے بھیجا یعنی اعمال خیر سے اور کہتے ہین آدمی کہ کیا پیچھے چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہے اور نظر آدمیونکی اثر پر **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ صُيَّرٌ وَإِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى ذَهَابٍ وَقَدِ اسْتَقْبَلْتَ دَارًا لَا ذَهَابَ لَكَ فِيهَا فَأَنْتَ إِلَى دَارِ الْمُقَامِ أَقْرَبُ مِنْكَ إِلَى دَارِ الظَّعْنِ فَتَزَوَّدْ لِمَا أَنْتَ صَائِرٌ إِلَيْهِ وَكُنْ عَلَى الصِّرَاطِ حَذِرًا أَنْ تَزِلَّ قَدَمُكَ فَتَهْوِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عمد آدم سے آجکے دن تک اُنپر مدت اُسچوکی کہ وعدہ دئے جاتے ہین ساتھ اُسکے یعنی بعث اور حساب اور ثواب عذاب اور وہ طرف آخرت کے جلدی جاتے ہین اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہے تو نے دنیا کو جسکے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو طرف آخرت کے یعنی روز اول سے کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہے

گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہو تو طرف اُسکے بہت نزدیک ہو طرف اُس سے کہ نکلتا ہو تو اُس حدیث سے نقل کی یعنی
نے ف دراز ہوئی الخ معنی اسکے یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہو لوگون پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلے آتے
ہین طرف اُسپنے کہ وعدہ کئے گئے ہین اُسکا مانند قافلہ چلنے والے کے لیکن وہ نہین جانتے مانند بیٹھے دالون کشتی بھری ہوئی کے پھر
بیان کیا اس معنی کو ساتھ قول اپنے کے اور تحقیق تو الخ خطاب بیان خاص بیٹے کو کیا اور مراد اس سے خطاب عام ہو کہ ثابت ہو سکے
لئے اور آخر جملہ حدیث کی یہ دلیل ہو کہ جو کوئی ایک جگہ سے نکلتا ہو ہر دم قدم اُس سے دور پڑتا ہو اور جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے
اُسکے جانب نزدیک آتا ہو ایک مسافت درمیان ہین ہو کہ ہر دم ہر روز اُسکو قطع کرتا ہو اور اُس سے بہت نزدیک ہو جاتا ہو اور ایک مدت
ہو گا کہ وہ مسافت تمام ہو چکے گی اور وہان پونہچیگا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہو امر آخرت سے ۱۲ منہ ح وعن
عبد اللہ بن عمرو قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان
نعرفہ فما مخموم القلب قال ھو التقی النقی لا اثم فیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اُسنے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دل کا اور سچا
زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچے زبان کو جانتے ہین ہم کہ جو ہر گز جھوٹ نہ بولے پس کون ہو مخموم دل کا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار
نہین ہو گناہ اُسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گزرنا اور نہ کدورت و کینہ احمد نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف
مخموم خم سے ہو یعنی جھاڑنے خاک کوڑے کے زمین اور کنوئین سے پس یہان مراد یہ ہو کہ دل اُسکا جھڑا ہوا اور صاف ہو غبار اغیار سے اور
پاک ہو بُرے اخلاق سے جیسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالے نے الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور تقی یعنی صاف دل و پاک باطن
محبت غیر اللہ سے اور نقی یعنی بچے الا بُرے عقاید اور بُرے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھے احتمال ہو کہ وہ اس
لغت کو نہ جانتے ہون اسلئے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجود پہچاننے زبان عرب کے اور کہنے فصاحت اور بلاغت
کے نہ سمجھتے تھے اور معنی اُسکے پوچھتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کی طرف اور معین ہونا مراد کا اُس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت
نے بیان فرمایا اور یہ احتمال ظاہر ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ ح وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اترک اذاک عن فیک فلا علیک
ما فاتک الدنیا احفظ امانتہ وصدق حدیثہ وحسن خلیقتہ وعفۃ طعمۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہو اسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تمہین اے مخاطب نہین
تمہین خوف بچھڑنے اور ضرر نہین ہو تجکو فوت ہونے دنیا کے سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق ہر ورد گار کے
اور حقوق بندون کے اور حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسرے نیک خلقی اور چوتھے پارسائی کھانے مین یعنی پرہیز کرنا
حرام سے اور اکتفا کرنے مقدار حاجت پر اور بہت نہ کھاوے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف ضرر مین الخ یعنی
چونکہ اصول نعمت آخرت کے حاصل ہوئے اور نفس نے بسبب اسکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونے ثواب آخرت اور
نعمتون بہشت کا ہم پونہچا فوت ہونے نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اُسکی سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہون تو ظل و وحشت
کار خانۂ جمعیت و حضور مین اور کثافت اور ظلمت اور چال لطافت و نور کے پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ ح وعن مالک قال بلغنی ان عیسی قال للحواریین
انکم لن تدرکوا ما تبغون بترک ما ترجون حتی لا تجدوا ما تعذرون رواہ فی الموطا اور روایت ہو امام مالک

کہا جاتا ہے کہ کہا گیا اسطرح قرآن کریم کے کس تیر کے پر پہنچا ہوا ہے کہا طاؤس مرفوعہ کو کہ دیکھے ہیں ہم بعض نفیسات کو فرمایا القمان نے کہ بیشک پہنچایا ہے اچھی مرفوعہ کو بیچ بات نصیحت کرنے کے اپنی بات کہنے میں اور آمد کی بات نقل کرنے میں آمد داغی امانت نے یعنی اما نتدار ہو یا نقل اور پچھوڑنے کے تیر کے لئے کہ نہ ملفوظ دے مجلوا اور حضرت سہل کہلوا کسی کی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہے حدیث میں ف اسی باب سے کہا ہے کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کردار ہی ہے اور لقمان جلیل بیٹے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اہل بعضوں نے کہا کہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علماء کے اسمیں کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ پیغمبر نہ تھے اور آیا ہے کہ اللہ نے ان کو ہزار پیغمبروں کی خدمت سے نکالا وہبی کی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ لقمان بنی عنبر سے تھے اور بادشاہ تھے ایک غلام کالے تھے کہ بکریاں چراتے تھے مدتوں اسنے نکو مقبول پایا کالا حکمت اور بجا فروری اور عقل دی اور اپنی کتاب میں انکا ذکر کیا ہے **وَعَنْ** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی الاعمال یجی الصلوٰۃ فتقول یارب انا الصلوٰۃ فیقول انک علی خیر فیجی الصدقۃ فتقول یارب انا الصدقۃ فیقول انک علی خیر فیجی الصیام فیقول یارب انا الصیام فیقول انک علی خیر فیجی الاعمال علی ذلک یقول اللہ تعالیٰ انک علی خیر فیجی الاسلام فیقول یارب انت السلام وانا الاسلام فیقول اللہ تعالیٰ انک علی خیر بک الیوم اخذ وبک اعطی قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہوا ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویں گے اعمال پس آویگی نماز پس کہے گی اے پروردگار میرے میں نماز ہوں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہو پس آویگا صدقہ یعنی زکوٰۃ پس کہے گا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو اوپر خیر کے ہو پھر آوے گا روزہ پس کہیگا اے رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہو پھر آویگے اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکے کے اوپر اسیطرح کہ مذکور ہوئے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہو یعنی موقوف رکھیگا اللہ تعالیٰ ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کی قبولیت کو بہ نرمی و مہربانی پھر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ وارد ہونے اور امروا حکام کا ہے پس کہے گا اے رب میرے نام پاک تیرا اسلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سے اور میں ہوں اسلام کہ اجر جزیل کرنے والا اور مطیع امر اور تابعدار تیرے حکم کا ہوں اور فرمایا ہے تو نے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق تو تیر ہے سبب تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا یعنی مواخذہ کروں گا بسبب تیرے جس سے مواخذہ کرونگا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا میں یعنی ثواب پس تو اصل ہے اعمال مدار ہے تجھ پر امر طاعت و معصیت کا چاہے جو کچھ چاہتا ہے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ طلب کرے سوائے دین اسلام کے کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اس سے وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانیوالوں سے جو حرف آوینگے اعمال بندوں کے یعنی نیک اعمال مقبول خداوند تو اسلئے کے تا ہجت ہوں اور شفاعت کریں اپنے کرنیوالوں کی یا بھگڑیں اپنے ترک کرنے والوں سے اور اعمال یا قبول بھی صورت میں آویں گے کہ اللہ تعالیٰ انکو اچھی صورتیں عطا فرماویگا جیسیکہ بعضی احادیث اور آثار سے سمجھا جاتا ہے اور یا قدرت الٰہی ثابت ہوا ہے بلانے اعمال صالح کے اور کلام کروانے انکے کے اور میں نماز ہوں آئی ہوں بیچ درگاہ لطف تیرے سلام طاعت کروں بیٹھے کی باعتماد قبولیت اور آبرو کے کہ تیری درگاہ میں رکھتی ہوں کہ مجھکو ستون اپنے دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت میں بٹھایا جو تھے اور فرمایا ہے اِنَّ الْاَشْقَاوَۃَ الَّذِیْنَ شَقُوْا فِی النَّارِ چونکہ دنیا میں منع کرنیوالی فسق و فجور کی تھی میں امید وار ہوں آج کے دن کہ مانع عفو تجاوز اور مغفرت ہے تیرے سے دن میں پس فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ تو اے نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کے ہے اور یہ توقف اور مہلت تیری

قبول شفاعت اُسکی مین ساتھ پاکیزہ تر درجہ کے اور اچھے کلام کے یعنی تجکو بھی فضل شرافت ہو اور بجاہی خود ہے لیکن شفاعت کا وصف ایک دوسرے کی ہی کہ اصل اور مبنی تیرا اور اور جاہ و تن ہم مثل تیرے کا ہو اور جامع ہو تمام اچھی صفتونکا کہ وہ اسلام ہو جیسکیہ آگے آتا ہے بیان ایک نکتہ ہی کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اُس ذات کے ہو کہ جامع ہو کمالات کی جیسکیہ ذات پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الٰہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کھلوا سکے گا مگر وہ اسی طرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کرے جو کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہو جیسکیہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین تین صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندہ کی اور مجکو ساتھ لطف اپنے کے نواز اتو نے اور میرے حق مین فرمایا اصبت صدقة تطفح غضب الرب اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نے ساتھ جزای خاص کے اور تیرے کوئی اُسکو نہ جانیگا اور جسنے کہ مجکو پایا اور حرمت وحق نگاہ رکھا میرا اختیار تو نے اور وعدہ بہشت مین جانیکا کیا تو نے اُس سے اور اسلام جو کلام مذکور کہے گا اسلئے کہ در باب شفاعت اُسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنائے الٰہی کے کرے جیسکیہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اول ثنا خاص کردگار کی کرینگے بعد ازان شفاعت کرین گے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے ذاکر کیگا اور اپنے تئین بندہ مطیع کیگا اس سبب سے شفاعت اُسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا و تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلیٰ مقامات اہل قرب اور اصطفا کے سے ہی جیسکیہ حضرت ابراہیمؑ کے حق مین آیا ہی کلام مجید مین اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَإِنِّيْ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا عائشہؓ نے بقا واسطے ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اُسمین تھین تصویرین پرندجانور ونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ بدل ڈال اسکو اسلئے کہ مین جب دیکھتا ہون تجھکو یاد آتا ہون دنیا کو وقت یہ تعلیل دلیل ہو اسپر کہ وہ صورتین بہت چھوٹی تھین یا یہ فرمایا ہو پہلے حرام ہونے تصویر ونکے اور اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ دیکھنا اُس سبابکا کہ چین کرتے مین ساتھ اُسکے اغنیا رہا جاتا ہو فقرا کی حلاوت قلوب کو ۝ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرتؐ نے جب کھڑا ہو تو پڑھ نماز اپنی کے پس نماز پڑھ مانند نماز اُس شخص کے کہ رخصت کرنیوالا اور چھوڑنیوالا ہو ماسوی اللہ کا یعنی خلق اور نفس کا اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتھ خلوص کامل کے اور توجہ تمام کے اور نہ کہا ایسی بات کو کہ محتاج ہووے عذرخواہی کا بسبب اُس کلام کے کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنیکو یاران اور دوستون اور تمام مسلمانون سے یعنی ایسی بات نہ کہ کہ اُس سے پشیمان ہووے تو اور محتاج عذر کرنیکا ہووے اور قصد مصمم کرا اوپر ناامیدی کے اُس چیز سے کہ لوگونکے ہاتھ مین ہی یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگونکے مال سے طمع منقطع کر ف ایک معنی رخصت کہنیکے وہ ہین جو مذکور ہوئے اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ آخر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہو اوقات تیرے کا جیسکیہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیئے کہ ہر نماز اپنی مین ایسا تصور کرے کہ یہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سے ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ ہو طرف اُسکے کہ اُنسیت پکڑنی لوگون سے سبب افلاس کی ہے اور غنا قلبی یہ ہی کہ نا امید ہو اُس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہے ۝ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یعنی تحت رحلہ فلما فرغ قال یا معاذ لعلک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری فبکی معاذ جشعا
یوافی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجھہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا ای کیفما کانوا رواہ
الامام احمد اربعتہا احمد اور روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بھیجا اُسکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی عامل
کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پونچانیکے لئے اسحال مین کہ وصیت کرتے تھے اُسکو اور معاذ تھے سوار اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ہمراہ سواری اُسکی کے پس جب فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق تو زدیک ہی کہ نہ
ملے تو مجھے بعد سال عمر میری کے کہ یہ سال ہو اور شاید کہ تو گذرے اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس رُوئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کے اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین اور
متصل ترین لوگونکے ساتھ میرے پرہیزگار ہین جو ہون یعنی عربی یا عجمی گورے ہون یا کالے ہون اشراف ہون یا رذالے ہون اور جہان ہون
نقل کہن بچاروں حدیثیں احمد نے ف لفظ فاقبل الخ تفسیر ہو التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھین رونا اُنکا اور ہو سبب
رونے آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا اسپر کہ ضرور ہی چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف حقیقی کے پس تسلی دی اُنکو حضرت نے ازراہ فعل کے
اور وصیت کی زبان سے تو مجھے جدا ہونیگا اور جدا ہونیگا مدینہ سے اور پھر دیکھے گا تو مدینہ کو اور نہین دیکھے گا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف
اسکے کہ مجھ اتقیا کا دار البقا مین ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگونکے ساتھ میرے یعنی ساتھ شفاعت میری کے یا قریب ترین لوگون کے
طرف مرتبہ میرے کے متقی ہین الخ اور جہان ہون یعنی مکہ مین یا مدینہ مین یا بصرہ مین ہون یا کوفہ مین یا یمن مین یا غیر ذلک پس دیکھ طرف رتبہ
اویس قرنی کے کہ کہان مین بسبب کمال تقوی کے اور طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اُنھون نے باوجود دور ہونیکے تقوی سے
کیا درجہ پایا اور یہ بسبب ترک تقوی کے کیسے محروم ہے مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئے بسبب پونچانے ایذا کے حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت
اور تسلی ہو معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہمارے فراق پر غم نکھا جبکہ تقین سے ہوئے تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہو معنی مین ہمارے
ساتھ ہی ہو اور طیبی نے کہا کہ یہ تسلی ہو معاذ کو بعد از خبر دینے کے اُسکو ساتھ رحلت اپنی کے یعنی جبکہ پھر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ
متصل ترین اور قریب ترین آدمیونکے ساتھ میرے کہ تسقی ہین اور کہا کہ یہ کنایہ ہی ابوبکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
خلیفہ ہونگے جیسیکہ حدیث جبیرین مطعم مین آیا ہو کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت
اُس عورت نے کہا کہ اگر آؤن مین اور آپ کو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا
اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو ابوبکر کے پاس آنا اشارہ کیا اُنکی خلافت کا بعد اپنے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے حضرت نے اوپر دعا
کرنے تقوی کے اور یہ مین تسلی ہو واسطے بقیہ امت کے کہ جنھون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خدمت کا کہ اگر تقوی کرینگے تو تقرب حاصل ہوگا
حضرت سے اللھم ارزقنا ھذہ النعمۃ مع وعن ابن مسعود قال لما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ ان یھدیہ
یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النور اذا دخل القلب انفسح فقیل یا رسول اللہ ھل لذلک من علم
یعرف بہ قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اور روایت ہو ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے
کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہو اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پونچاوے اُسکو طرف مقام مقربان
کے کھولتا ہو اللہ فراخ کرتا ہی سینہ اُسکا واسطے اسلام کے یعنی واسطے شرائع اسلام کے بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف اور اس سلام ہو اور کہ یہ ہو جانا اور ہونا ساتھ توجہ اللہ کے سلام ہو اور

تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہے سینے مین کھلجاتا ہے اور فراخ ہوجاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہوا سطے اس حالت کے کچھ نشان ظاہر ہین کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساقط اُس نشانی کے فرمایا آنحضرت نے اُن اُسکے لئے تجافی ہے دور رہونا گھر غرور کے سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اُسکے لوگونکو فریب دیتا ہے اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت کے پہلے اُترنے اُسکے کے یعنی ساقط کرنے توبہ کے اور سبقت کرنیکے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت مین ف یعنی قبول کرتا ہے تمام شرائع اسلام کے اور شیرین معلوم ہوتی ہو اُسکے مذاق مین تلخی اُن احکام کی کہ مقرر کئے ہین اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ہے اُنکا اور یہ قلب حقیقت مین عرش رب ہے جیسکہ حدیث قدسی مین آیا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن الحدیث دنیا مکر کرنیوالی اور فریب دینے والی اور عمدہ شکن ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ صورت مین نفیس معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دھوکے کے ہے کہ گمان کرتا ہے اُسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین اسی دھوکے مین پڑرہے ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیاء اور پہلے آنے موت کے یا ظاہر ہونے مقدمات اُسکے کے کہ مرض ہے اور بہت بڑھاپا کہ نہ قادر ہو اُسمین اوپر حاصل کرنے علم کے یا عمل کے اور اُسوقت ندامت نفع نہ دے ع وَكَمْ لَّكَ بِالْاَشْبَاهِ مِنْكَ عِبْرَةٌ وَاِنْ كُنْتَ عَنْ اَحْدَاثِهَا فِيْ غَفْلَةٍ وَعَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى هُدًى فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی خلادؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوسوقت کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بے فہمی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس نزدیکی ڈھونڈو اُس سے اسلئے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے حکمت نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سے طرق سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت پر پوچھے گئے کہ کونسا مؤمن بہت دانا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور بعد موت کے لئے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہے مراد ہو اُس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالیٰ حکمت عطا فرماوے اُسکی بڑی فضیلت آئی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہے کہ ہر مرشد کامل کو مولا الہی واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اُسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اُسکی کما ہے بعضے عارفین نے کہ صحبت رکھو ساتھ ہر مدعی کے پس اگر نہ طاقت رکھو تو صحبت رکھو ساتھ اُسکے کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کے اور علامت صحت احوال اُسکے کی بدقیض اقوال و افعال اُسکے کے وہ ہے کہ جو اوپر گذرنی حدیث سابق مین علامت اشراح صدر سے باین حیثیت کہ مؤثر ہو صحبت اُسکی ہمہ امور مین اور بے رغبت کرے یارون اپنے کو دنیا سے یعنی تحصیل ان جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت ہو کہ پہنچا دے طرف زاد عقبیٰ کے پس ایسا عارف خلیفہ انبیاء کا ہے دقنا اللہ رؤیتہ وخلعۃ صحبتہ ع

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان فضیلت فقرا کے اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی ثواب کی ہے اور دونون مضمونون کو ذکر کرنے کے وجہ کرنے مین نکتہ یہ ہے کہ حضرت کی اوقات بسری بھی بطور فقرا کے تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کے اور فقرا کی فضیلت مین یہ بات کافی ہے اور جاننا چاہئے کہ علما کو اختلاف ہے اسمین کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر بعضے کہتے ہین کہ غنی شاکر افضل ہے کہ اُسکے ہاتھ سے خیرات اور تقرب کی چیزین مثل زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کے اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بھی بیچ شان اغنیا کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ چنانچہ سابق ذکر ہوا بیچ باب الذکر بعد الصلوٰۃ کے گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ

سہل کا فقر فی پر تھا اور حدیثین باب کی تمام دلیلین اُنکی ہین اور حق یہ ہو کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کے ہو مطلقاً اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبھی صلاح کار غنا مین ہوتا ہے اور کبھی فقر مین جیسکہ حدیث مین آیا ہو کہ جب پروردگار تعالیٰ بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو جس چیز مین صلاح حال اُسکے کا ہوتا ہو وہ دیتا ہو خواہ وہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسی طرح بیچ تمام صفتون متضادہ کے واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانیؒ سے منقول ہو کہ اُنسے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونون سے بہتر ہو اور اسمین اشارہ ہو فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہو کہ اُسپر شکر کرنا چاہئے نہ یہ کہ اُسپر صبر کرنا چاہئے شیخ عالم عارف ولی جلد اللہ متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے ہین کہ جب تک اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کے ہمسے نہ کروالیا بیعت ہماری نہ قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغناء بعد ازان ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جاننا چاہئے کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اگرچہ وہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہو اور مراد فقر اسے بیان فقیر اور مسکین ہین موضح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ رواہ مسلم

بروایت ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ ڈھکیلے گئے دروازون سے اگر قسم کھاوین اسپر تو البتہ سچا کرے اللہ اُنکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نے ف ڈھکیلے گئے الخ یعنی رد کے گئے دروازون سے ساتھ ہاتھ یا زبان کے اور یعنی عام ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازے پر جا کھڑے رہین تو اُنکو اپنے گھر مین نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت اُنکی کے لوگونکی نظرون مین اور جب دروازون سے ڈھکیلے گئے تو مجلسون مین آنے سے بطریق اولی روکے جاوین گے اور یہ اسلئے ہو کہ چاہتا ہے اللہ تعالےٰ چھپانا حال اُنکے کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو اُنکو سواے اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے کچھ اُنسے پس محفوظ رکھتا ہو اُنکو کھڑے رہنے سے ظالمونکے دروازون پر اور کھانے حلال حرام اُنکے سے جیسکہ بچا تا ہو آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولیٰ کی کے دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اُسکے سے بسبب کمال بے پروائی کے اور مراد یہ نہین ہو کہ وہ دنیا دارونکے دروازہ پر جاتے ہین اور وہ ڈھکیلتے ہین اپنے دروازون سے اور آنے نہین دیتے اپنے گھرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس مذلت سے اور اگر قسم کھاوین اُنکو بھی اگر وہ قسم کھاوین خدا تعالیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ اس فعل کو کریگا یا قسم کھاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اُنکو اُس قسم مین کہ کرتا ہو وہ فعل نہین کرتا جیسکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین موضح و حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگونکی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین کسی کام پر تو اللہ تعالیٰ سچا کرتا ہو اُنکو **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَوْسَعَ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ رواہ البخاری

اور روایت ہو مصعب بیٹے سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعدؓ نے یہ کہ اُسکو فضیلت ہے اوپر اُس کسی کے کہ کمتر ہو اُس سے یعنی فقرا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُنکے جواب کے لیے اور اوروں کے سمجھانے کے لئے نہین مدد کے جاتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر برکت فقیرون اور ضعیفون اُنکے کے نقل کی یہ بخاری نے ف چونکہ سعدؓ بہت سی فضیلتین رکھتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کے اُنھون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب مدد کرنے مسلمانونکے زیادہ ہو بنسبت اوروں کے کہ نہ جو ایسے ہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکھا اُنکو کہ یہ گمان ہم نہ کرو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر کرو اُن پر کہ تمہی اُن کی برکت سے بہرہ مند ہوتے ہو موضح **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃَ

من دخلها المساكين واصحاب الجد محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب الجنة فاذا عامة من دخلها النساء متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا میں بہشت کے دروازے پر پس بیشتر مسلمان کو یا خواب میں یا حالت کشف میں پس تھے اکثر اُن لوگوں کے کہ داخل ہوئے بہشت میں غریب اور دولتمند ٹھیرائے گئے ہیں میدان قیامت میں لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہو انکو جانیکا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہیں مجوس اور غیر مجوس اور مراد ان سے بہشت ہو اور کافر بیشک قسم دوزخ ہی میں جائینگے اور کھڑا ہوا میں دوزخ کے دروازے پر پس گمان اکثر اُنکے کہ داخل ہوئے ہیں اُسمیں عورتیں ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت خواہش کرنے اُنکے کی طرف دنیا کے اور بسبب رو کنے اُنکے کے مرد کو راہ عقبیٰ سے اور ٹھیرائے گئے لئیم یعنی چین والے اس دنیا فانی کے کہ ان مفلسوں کے لیئے ہیں ٹھیرائے اور روکے جاوینگے میدان قیامت میں واسطے بہت حساب دینے کے اور رنج میں ہونگے بسبب کثرت اموال کے اور وسعت جاہ کے اور لذت حاصل کرنیکے دنیا میں اور بہرہ مند ہونیکے موافق شہوات نفس ہوا کے اسلئے کہ حلال دنیا کا سبب حساب کا ہے اور حرام اسکا سبب عذاب کا ہو اور فقر اس سے بری ہونگے کہ بہ حساب لئے جاوینگے اور نہ روکے جاوینگے بلکہ چالیس برس پہلے اغنیاء کے داخل ہونگے بہشت میں حوض میں اُن سے تحقیق کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ع وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار فرايت اكثر اهلها النساء متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل بہشت فقراء اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنے والی اُسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيمة الى الجنة باربعين خريفا رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنیوں سے دن قیامت کے بہشت میں نقل کی یہ مسلم نے ف چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس اس دنیا کے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کے لئے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیا مہاجرین کے مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کے پہلے داخل ہونیکی یہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب دراز کے رُکے ہونگے میدان محشر میں اور فقرا باصحاب جنت میں داخل ہو کر چین میں ہونگے ع وعن سهل بن سعد قال مر رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل عنده جالس ما رايك في هذا فقال رجل من اشراف الناس والله حري ان خطب ان ينكح وان شفع ان يشفع قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم مر رجل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رايك في هذا فقال يا رسول الله هذا رجل من فقراء المسلمين هذا حري ان خطب ان لا ينكح وان شفع ان لا يشفع وان قال ان لا يسمع لقوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير من ملء الارض مثل هذا متفق عليه اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس آپکے بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہو تو اُس شخص گذرنیوالے کے حق میں یعنی یہ شخص اچھا ہی یا بُرا پس کہا اُس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنیوالے کا پوچھا تھا یہ شخص ہو اشراف لوگوں میں سے قسم ہو اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکے کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اُس سے اور اگر سفارش کرے یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سے بیچ حاصل کرنے نفع کے یا دفع کرنے بلا کے قبول کیا وے شفارش اُسکی کہا سہل راوی نے پس چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اُس شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہو تیرا اس شخص کے حق میں پس کہا اُسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقیر ہے مسلمین سے ہے

یہ شخص لائق ہے اسکے کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے کسی کی نہ قبول کیجاوے سفارش اُسکی اور اگر کہے کچھ بات نہ سنی جاوے بات اُسکی یعنی کوئی اُسکی بات نہ سُنے اور نہ التفات کرے طرف اُسکے بسبب نہایت فقر اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تو نے سُنو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہے بھری ہوئی زمین مانند اُس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر تمام روے زمین مثل اُس شخص کے سے کہ تو نے تعریف کی ہے بھر جاوے تو وہ ایک مرد کہ تیرے گمان مین حقیر ہے بہتر اور زیادہ تر ہوگا اس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر یہ ہے کہ حضرتؐ نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اُسکے سوال وجواب مین تنبیہ اُسکے لیے اوپر فضیلت فقر اکے اور ایسی فضیلت جو حضرتؐ نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اُسکی یہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہے امر پروردگار کا بخلاف اغنیا کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکھتے ہین قبول حق مین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور یہ امر دیکھا جاتا ہے علما کے شاگرد نہین اور صلحا کے مرید ونہین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتے ہین حق بات کو اور اغنیا حیل وحجت کرتے ہین اُسمین اور شخص اول بھی اغنیاے مومنین سے تھا نہ کافرون مین سے اسلیے کہ نہین ہے مقابلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہ کہا ہے بعضے علما نے کہ جسنے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہے اسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی انمین کہ نہین ہے خیر انمین اور جزم نہین کیا ہے اُسکے کفر مین اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہے ساتھ خیر کے یہ کہ وہ قریب تر ہے ساتھ حق کے **ع وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ نہ انمین پیٹ بھرا آل محمدؐ نے یعنی اہل بیت اُنکے نے جو کی روٹی سے یعنی پس نہ میسر ہوئی سے بطریق اولی دو دن پے درپے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو دن الزینے بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھر اتو دوسرے دن بھوکے رہے بنا برا سکے کہ حضرتؐ نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرتؐ پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ کے سونیکے کردین تمہارے لیے پس حضرتؐ نے اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایک دن مین بھوکا رہون پس صبر کرون اور سیر ہوؤن ایک دن پس شکر کرون اور اسمین رہے اُپر کہ کہا جسنے کہ بھوکے تھے آنحضرتؐ اخیر عمر مین یعنی ہان مال بہت سا ہاتھ لگا حضرتؐ کے لیکن اُسکو رکھا نہین بلکہ خرچ کیا اُسکو اپنے پروردگار کی خوشی مین اور رہے ہمیشہ دل کے غنی اور منقول ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے کئی راتین بھوک مین پے درپے حضرتؐ اور اہل اُسکے کہ نہ پاتے تھے طعام شبکا اور تھی اکثر روٹی انکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ مین فقرا سے نہین بسر کرتا جو زندگانی مانند زندگانی بسر کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ افضل الانبیا ہین پس حضرتؐ کے فعل مین بڑی تسلی ہے فقرا کے لیے **ع** ، اور یہ بھوک حضرتؐ کی اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا کے اور اذن دیا اُسکی کے اور قناعت کرنیکے قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کی اوپر ترجیح دینی حاجات لوگونکی اپنے نفس کی حاجت پر **ع وَعَنْ** سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید مقبریؒ سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے یہ کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اُنکے رکھی ہوئی تھی بکری بھنی ہوئی پس بُلایا اُنھون نے ابوہریرہؓ کو یعنی اُسکے کھانیکے لیے پس نہ نکار کیا ابوہریرہؓ نے اُسکے کھانیسے اور کہا یعنی پیچ ندرنہ کھانیکے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بھرا روٹی جَو کی سے یعنی چونکہ حال آنحضرتؐ کا ایسا تھا کھانا بھنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُفَنَّنٍ فَقَضِمَ وَاهْوٰى لِلثَّالِثَةِ سَخَنَهٗ وَلَدَدْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَاقْتَضَى مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ وہ لگیے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنوں رہنے کے اور تحقیق گروی رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کے اور لیے اُس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے کے اور روایت کرتا ہے انسؓ سے کہتا ہے کہ تحقیق سُنا مین نے انسؓ سے کہ کہتے تھے نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمدؐ کے صاع گیہون نے اور نہ صاع اور دانون غلہ کے یعنی ذخیرہ نہین کیا آپ نے رات کو فعل کل کے لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرتؐ کے تھین نو بیویان یعنی باوجود اسکے کچھ ذخیرہ نہ کرتے تھے نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گران نہون آپ اُنپر پس یون وہ آپ کو شرم کر کر اور ظاہر تر یہ ہے کہ اسمین نہایت تنزہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجرامت سے اگرچہ صورۃً ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ اور نظیر اسکی واقع ہوئی ہمارے امام اعظمؒ سے کہ نہین ٹھیرتے تھے بیچ سایہ دیوار اُسکے کہ مطالبہ کرتے تھے اُس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی بیبیون کے لیے قوت ایک برس کا اکھٹا بھروا دیا جواب اُسکا یہ کہتے ہین علما کہ یہ نرکھنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تھا کہ فقر اُنکے حال پر غالب تھا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اکھوا اکھٹا بھروا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ اَل زائد ہے کہ کلام مین آیا کرتا ہے کہ آل فلان کہتے ہین اور مراد وہی فلان رکھتے ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے نفس شریف اپنے کے نکرتے تھے اور اگر بیبیون کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اُس سے نہین رکھتا ع ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گمان حضرتؐ لیٹے ہوے تھے اوپر بوریے کے کہ بنا ہوا تھا کھجور کے ٹھیون سے نہ تھا درمیان حضرتؐ کے اور درمیان بوریے کے بچھونا تحقیق نشان ڈالدیے تھے بوریے نے حضرتؐ کے پہلو مین اس حال مین کہ سرہانے تکیہ رکھے ہوے تھے چمڑے کا کہ بھرا اُسکا پوست خرمے کا تھا کہا مین نے یارسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے تا فراخی کرے تمھاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اُنپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتے اللہ کو پس فرمایا حضرتؐ نے کیا کہتا ہے تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہے اور نہین حاصل ہوئی تجکو طرف فہم مقصد کے اے ابن الخطابؓ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اُنکے لیے خوبیان اور لذتین اُنکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقر اور خوار اور عذاب مین ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ کیا راضی نہین ہے تو کہ ہووے اُنکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر بوریے کے الخ یعنی بستر اُنکا بوریا تھا کہ چارپائی پر ڈالا تھا یا زمین پر پڑا تھا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اُس چارپائی ہی کو کھجور کے ٹھیے سے بنا تھا جیسیکہ چارپائیون کو بان سے بنتے ہین اور رُمال ساتھ پیش راو زیر اُسکے کے بمعنی مرمول کے یعنی بنے ہوئے کے اور بھرا اُسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بھری ہوئی تھی لیف ساتھ زیر لام کے اور جزم ی کے پوست خرما کو کہتے ہین جیسیکہ انفیا رمعوی وغیرہ مصرحہ ہین فقرا

لہ صاحب کا یہ بیان کہ ہمارے امام اعظمؒ سے کہ نہین ٹھیرتے تھے بیچ سایہ دیوار اُسکے کہ مطالبہ کرتے تھے اُس سے دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فھو ربوا اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی بیبیون کے لیے قوت ایک برس کا اکھٹا بھروا دیا جواب اُسکا یہ کہتے ہین علما کہ یہ نرکھنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تھا کہ فقر اُنکے حال پر غالب تھا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اکھوا اکھٹا بھروا دیا اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ اَل زائد ہے کہ کلام مین آیا کرتا ہے کہ آل فلان کہتے ہین اور مراد وہی فلان رکھتے ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کہ واسطے نفس شریف اپنے کے نکرتے تھے اور اگر بیبیون کے لیے ذخیرہ کرتے تھے تو منافات اُس سے نہین رکھتا ع ح

پوست خرما کو طاکر اور نرم کر کر بھرتے ہین اور فراخی کرے یعنی رزق فراخ کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکھا عمرؓ نے کہ آنحضرتؐ نے فقر اختیار کیا ہے اور اپنے تئین اس حال سے رکھتے ہین نظر کی بیچ حال ضعفاے امت کے کہ تاب فقر کی نہ لاوین گے اور دشواری پڑے گی اُنپر مناسب ساتھ حال ضعف اُنکے کے یہ دیکھا کہ فراخی ہو اُنکے لیے اور طبعی نے کہا کہ مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرتؐ کے لیے تھا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرتؐ کے مناسب نہ جانا کہ اُنکے لیے دنیاے دنیہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہے کہ عمرؓ نے دیکھا آنحضرتؐ کو بیچ گھر تاریک گرمے کے ایک بورے پر لیٹے ہوئے اور گھر کے کونون مین نگاہ کی کچھ چمڑے کے ٹکڑے دیکھے اور ایک واسن پڑے ہوئے روئے عمرؓ فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہے تو اے بیٹے خطاب کے کہا عمرؓ نے یارسول اللہ آپ کو دیکھتا ہون کہ رسول خدا کے ہو کر اس حال سے پڑے ہو اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ ٹکڑا اُسکا ہے لیکن معنی اول مناسب تر ہین ساتھ قول اُنکے کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور روم الخ **وَعَنْ اَبِیْ مُسْعُوْدٍ قَالَ** لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهُ بِیَدِهٖ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق دیکھا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہین تھا اُنمین سے کوئی شخص کہ ہو اُسپر چادر کہ اور کپڑے پر اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا یا تہبند تھا اور یا کملی تھی کہ بتحقیق باندھا اپنی گردنون مین پس بعضے اُن تہبندون اور کملیون مین سے وہ تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلیون تک اور بعضے پہونچتے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹھنے مین بسبب ناخوش رکھنے اُسکے کے کہ دیکھا جاوے ستر اُسکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اور روایت ہے اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ نظر کرے ایک تمارطرف اُس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اُسکو اُسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اُسکے دیکھنے سے سستی بیچ شکر حق کے اور غبطہ اُسکے حال پر ہو تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ پست تر اور کمتر اُس سے ہے یعنی تا شکر کرے اور خوش ہو مولی نعم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ کمتر ہے مرتبے مین تم سے اور نہ نظر کرو طرف اُس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سے مرتبے مین پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کے اور نظر نہ کرنا طرف زیادہ کے لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پونہچی ہے **فوائد** حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص اُسکو کہ زیادہ ہو اُس سے حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور زمین پہنا نیہ کہ اُسکے لیے آخرت مین بسبب اُسکے وبال ہی تو چاہیے کہ دیکھے اُسکو کہ وہ کم ہے اُس سے دنیا مین اور کمتر ہے درجے مین اُس سے تا بقبار مال و منال کے اور آخرت مین اُسکے لیے درجہ عالی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسی کے بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسی کے بہ نسبت پس جس نے اپنے سے افضل کو دیکھکر نظر اپنے سے کم پر کی اُسکا حال اچھا ہوا اور اسمین اشارہ ہے اپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکھے اُسکی طرف کہ وہ کم ہو اُس سے تا کہ نہ حاصل ہو اُسکو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اُسپر یہ کہ خوب شکر ادا کرے اُسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ ہو نیچے اُسکے کوئی فقر مین تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اُسکے بہت رنج و انکار مین چنانچہ اسی لیے شبلی جب کسی دنیادار کو دیکھتے تو کہتے اللھم اسالک العفو و العافیۃ فی الدنیا والعقبیٰ اور آیا ہے کہ ایک شخص فقرا مین سے کھڑا ہوا مجلس غط مین ایک ملکی نے اور شکوہ کیا اُسنے کہ تین دن سے تین کھایا ہے اتنی اتنی مدت سے حالانکہ مین پس کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو نے اے دشمن خدا کے

لہ قال ہو وہ یہ ہے کہ اگر دایان بین نظر اپنے سے کمتر کے اور دین مین اور دنیا مین اور دوم یہ ہے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ افضل ہے اُس سے دین مین اور دنیا مین اور سوم یہ ہے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ وہ برابر ہے اُس کے دین مین اور دنیا مین

اسلیے کہ اللہ نہین دیتا بھوک شدید مگر اپنے انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا انھین سے تو ہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چھپاتا تو خلق سے اس عنایت کو اور مجمل اور خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل وزوال سے تو نہین پرواکرتا نقصان جاہ ومال کا اور تمام مشقتون کے پونچنے کا حال واستقبال مین جیسیکہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اُسنے اُنسے اُنھون نے کہا کہ شکر الٰہی کر اس لیے کہ ہاکہی اس سے بھی بڑی ہوتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قید کے کنوین مین پس شکوہ کیا اُنسے پھر وہی بھلا سا جواب دیا اُنھون نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پھنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تھا اور زنجیر مین باندھکر اپنے پاس رکھا اُس سے نہایت تنگ دل ہوا اور شکوہ امام سے کیا حکم کیا امام نے صبر شکر کرنیکا پس مرید نے بیقراری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب مین کہ وہ یہ ہے کہ دیکھا جاوے تیری گردن مین طوق کہ کاٹتا نہین کاٹتا ہے اُسکو غ قالوا ربنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ع

الفصل الثانی فصل

دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل فقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے دولتمندون سے پانسو برس کہ آدھا دن ہے نقل کیا یہ ترمذی نے ف یعنی قیامت کا کہ مقدار درازی اُسکی دن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کے سے بموجب قول اللہ تعالی کے وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیت مین جو آیا ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ یہ مخصوص ہے پہلے عموم سے محمول ہے اور طویل ہونے اُسدن کے کفار پر جیسیکہ لیٹا جاوے گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیکوکارون کے یہان تک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کے جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نے کہ اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہے اس حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہے کہین گے ہم کہ ممکن ہے یہ کہ مراد انھیا سے اوپر کی حدیث مین انھیاے مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلے داخل ہونگے جنت مین انھیاے مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین انھیا غیر مہاجرین اور بین پس نہ تناقض رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوے اُنکی تطبیق مین کہ مراد دونون عدد دن سے کثرت ہو نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اُسکو چالیس برس کر اور کبھی پانسو برس کر از راہ تفنن کے اور مآل دونون کا ایک ہی ہے یا خبر دی اول ساتھ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کے پھر خبر دی دوسری بار ساتھ پانسو برس کے از راہ فضل اللہ تعالی کے فقرا پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا یہ اختلاف ساتھ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کے ہے بحال صبر اور رضا اور شکر اُنکے کے اور یہ ظاہر تر ہے اور مطابق ہے اُس تقریر کے کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اُسمین کہ وجہ جمع کی دونون حدیثون مین یہ ہے کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلے کہا مراد اُس سے یہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے داخل ہونگے غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلے کہا تو مراد یہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلے داخل ہونگے غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم احیینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم بأربعین خریفا یا عائشۃ لا ترد المساکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وروی البیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن ابی سعید المقبری قولہ یا عائشۃ الخ

اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسواسطے یہ دعا کرتے ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکر اور فضائل اور حسن اخلاق سے داخل ہونگے بہشت مین پہلے دولتمند نصف چالیس برس سے عائشہ نہ پھیرتو مسکین کو تا امید بلکہ احسان کر اگرچہ ساتھ

لے عائشہؓ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنی دل سے اور نزدیک کر اُنکو یعنی طرز مجالس اپنی کے اسلیے کہ خدا تعالیٰ نزدیک کریگا تجکو اپنے دن قیامت کے یعنی اُنکے نزدیک کرنیسے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نے دانی سعیدؓ سے تا قول آنحضرتؐ کے فی زمرۃ المساکین یعنی سوال وجواب عائشہؓ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہے ف مسکین مشتق ہے مادہ مسکنت سے یعنی نہایت تواضع کے یا سکون وسکینت سے ہے یعنی وقار اور اطمینان کے اور اقرار کے زیر احکام قدر کے اور اسمیں تعلیم ہے امت کو تا کہ پہچانیں فضیلت فقرا کی اور دوست رکھیں اُنکو اور نشیں رہیں اُنکے تا کہ پونچے اُنکو برکت اُنکی اور اسمیں تسلی ہے مسکینوں کے لیے اور آگاہ کرنا ہے اوپر علو درجات اُنکے کے اور جائز ہے یہ کہ ارادہ کیا جاوے مسکین کرنیسے یہ کہ کرے اللہ تعالیٰ قوت حضرت کا بقدر کفایت کے اور نہ مشغول کرے اُنکو ساتھ مال کے اسلیے کہ کثرت مال کی مقربین کے حق میں باعث محنت وبال کی ہے آیا ہے کہ ایک بادشاہ سلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صالحین پر پس اُنھوں نے کچھ التفات نکی اُسکی طرف اور متوجہ نہوئے اُسپر پس کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو اُنھوں نے کہا کہ ہم ایک گروہ ہیں کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہے اور عداوت ہماری سبب ترک عقبیٰ کی پس آگے بڑھا وہ اُنسے اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں تمھاری محبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو تمھاری عداوت کی اور پہلے دو تمندوں سے اتم اس جگہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ نقرا اسلیے اغنیا کے داخل ہونگے بہشت میں اگرچہ اغنیا پیغمبر ہوں اغلب ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا فضل وشرف فقر کا ہے اور طلب کرنا اپنے تقدم کا انبیا پر اور خوف تاخر اپنے کا بر تقدیر غنا کے اُن انبیا سے کہ فقر اُنمیں نہ خوف تاخر اپنے کا فقر اغیر انبیا سے فافہم بعد ازاں وصیت کی آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کو رعایت کرنے حال فقرا کی اور محبت کرنے اُنکی کی پس فرمایا اے عائشہؓ نہ پھیر آج اور روایت کی ہے شیخ نے اور بیہقی نے عطا ابن ابی رباح سے کہ اُنھوں نے سُنا ابی سعیدؓ سے کہ کہتے تھے اے لوگو نہ برا گیختہ کرے تم کو تنگی اوپر طلب کرنے رزق کے بغیر وجہ حلال سے اسلیے کہ میں نے سُنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر میرا بیچ گروہ مسکینوں کے پس تحقیق بدبخت ترین بدبختوں کا وہ شخص ہے کہ جمع ہو اُسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے اسمین غیر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمٰن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کے کہتا ہوں میں کہ اگرنہ ہوتی کوئی اور دلیل سوائے اس حدیث شریف کے تو البتہ کافی تھی یہ حجت واضحہ ہونے میں اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری وبہ افتخر باطل ہے نہیں کچھ اصل اُسکی بنا بر تصریح کرنے حفاظ کے عسقلانی وغیرہ سے اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقیناً اور بر تقدیر اُسکی صحت کے محمول ہے فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہے جزع اور فزع کا اور نہ رضی ہونیکا قضا وقدر پر اور اعتراض کرنے کا اوپر قسمت پروردگار کے اور روایت کیا گیا ہے الفقر شین عند اللہ عند الناس وزین عند اللہ یوم القیمۃ نقل کی یہ دیلمی نے مع ح وعن

ابی الدرداءؓ وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم رواہ ابو داؤد اور روایت کی ابی درداءؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنے کے اسلیے کہ نہیں رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہیں مدد کیے جاتے ہو یعنی دشمنون پر مگر بسبب ضعیفون اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنے کے ساتھ احسان کرنیکے اُن سے یا مراد ضعیفون سے مظلوم ہیں اگرچہ غنی ہون اُنکی مدد کرو حاصل یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اُنکی کے اور لفظ او تنصرون میں او تنویع کے لیے ہے اور مؤید ہے اُسکو روایت داؤد کی اور احتمال ہے کہ شک راوی کے لیے ہو اور بسبب ضعفا اپنے کے یعنی ببرکت وجود اُنکے کے اور احسان اُنکا وجود اُنکا ہے اسلیے کہ اُنمیں اقطاب بھی ہوتے ہیں اور ابدال بھی اور بسبب اُنکے انتظام ہے

بلاد وعباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈھونڈوں گا تجکو بیچ محافظت حقوق اُنکے کے اور خوش کرنے دلوں اُنکے کے اسلیے کہ تحقیق مین اُنکے ساتھ ہون بیچ سے بعض اوقات مین اور جان ودل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا اُنکا اکرام کیا میرا اور جس نے اُنکو ایذا دی اُسنے مجکو ایذادی اور مؤید ہے اُسکو حدیث قدسی من عادی فی ولیا فقد بارزنی بالحرب ع وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُهَاجِرِیْنَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے امیہ بیٹے خالد بیٹے عبداللہ بیٹے اسید کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت طلب فتح کی کرتے یعنی کفار پر اللہ تعالی سے ساتھ برکت دعا فقرائے مہاجرین کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے مانند عصفور کے یعنی فقیر کے اور ملا علی قاری نے معنی اس جملے کے یہ لکھے ہین کہ طلب فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقرائے مہاجرین کے اور برکت دعا اُنکی کے اور بعد اُسکے ابن ملک سے یہ نقل کی ہے کہ طلب فتح کی کرتے تھے بواسطہ فقرائے مہاجرین اسطرح کہ فرماتے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْاَعْدَاءِ بِعِبَادِكَ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ انتہی اور حضرت شیخ نے بھی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعد ازان یہ لکھا ہے اس مین نہایت بزرگی ہے فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے ثابت کی اور مخصوص اور مشرف کیا اُنکو ساتھ اُسکے کہ ببرکت اُنکے طلب فتح کی کرتے تھے مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا + انتہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رشک مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیا وی کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہے کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہے وہ یا کیا چیز پیش آنیوالی ہے اُسکو بعد مرنے اُسکے کے یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا سخت عذاب اُٹھاویگا تحقیق فاجر کے لیے نزدیک خدا کے قاتل ہے یعنی ہلاک کرنیوالا ہے یا عذاب سخت کرنیوالا ہے کہ اُسکی شان یہ ہے کہ قتل کر ڈالے کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہے مراد رکھتے تھے حضرت اُس سے آگ اس نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ تفسیر کی ہے اُسنے کہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نام اُسکا عبداللہ بن ابی مریم ہے اور بسبب نعمت کے کہ وہ اُسمین ہے یعنی اُسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکھکر اُسپر رشک لیجا اسطرح کہ چاہے تو مثل اُسکے اپنے لیے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ الْمُؤْمِنِ وَسَنَدَهٗ وَاِذَا قَارَفَ قَالَ اَللّٰهُمَّ فَارَقَنِیْ بِالْجَنَّةِ وَالسَّنَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور قحط ہے اُسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہے دنیا سے جدا ہوتا ہے قید خانہ سے اور قحط سے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف قید خانہ اور قحط ہے کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہے یعنی ہرچند کہ ناز ونعمت دنیا اُسکو میسر ہو لیکن یہ بنسبت اُن نعمتون کے کہ اُسکے لیے دار آخرت مین رکھی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکھتی ہے یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہے اور چین اور ترفہ کو اپنے مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہے کہ اس محنت آباد سے خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہے لَا یَخْلُوا الْمُؤْمِنُ مِنْ قِلَّةٍ اَوْ عِلَّةٍ اَوْ ذِلَّةٍ وَقَدْ یَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ الْکَامِلَ جَمِیْعَ ذٰلِكَ ع ح

وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ مَرِیْضَهٗ الْمَاءَ وَالطَّعَامَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ اور روایت ہے قتادہؓ بیٹے نعمان کے سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے کو بچاتا ہے اُسکو دنیا سے جیسیکہ ہوتا ہے ایک تمھارا کہ بچاتا ہے اپنے بیمار کو پانی سے نقل کی یہ احمد نے ف دنیا سے یعنی مال ومنصب دنیا کے سے اور اُس چیز سے کہ ضرر کرے اُسکے دین مین اور نقصان کرے اُسکو عقبی مین اور کما اشرف نے کہ منع کرتا ہے اُس کو دنیا سے اور

بچالاتا ہے اُس کو اُس مرض سے کہ مبتلا ہوا اُسکی زینت میں تاکہ نہ بیمار ہو دل اُسکا ساتھ بیماری محبت اُسکی کے اور مراد بیماری سے وہ بیماری ہے کہ پانی اُسکو ضرر کرتا ہے مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اُنکے کے ع وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثِنْتَانِ يَكْرَهُهُمَا بْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَّهُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں ہیں کہ ناخوش رکھتا ہے اُنکو بنیا آدم کا یعنی بالطبع حال آنکہ شرعاً وہ بہتر ہیں جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے فتنہ سے اور ناخوش رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہے حساب کے لیے نقل کی یہ احمد نے

ف مراد فتنہ سے ہے گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ میں اور جبر کرنا جباروں کا اوپر کرنے چیزوں نامشروع کے اور مانند اُنکے مکروہات دین کے زندگی اسلیے خوب ہے کہ طاعت کریں اور قدم استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کے زندگی کس کام اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنیکے اگرچہ دل برقرار ہے ایمان پر لیکن زبان پر لانا اُسپیچز کا کہ لائق و مناسب اُسکے نہیں ہے یہ بھی فتنہ ہے ہاں اگر فتنہ اور ابتلاے دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہے اور موت چاہنی اُسکے لیے درست نہیں اور کمتر ہے حساب کے لیے یعنی بعید تر ہے عذاب سے اور بہتر ہے مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اُس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہے اور سختی اور محنت کہ سبب اُسکے پونچھے سہل ہے عزیز میرے یہ تمام شاخیں ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کہ فرمانے پر درست رکھتا ہے یقیناً جانتا ہے کہ جو کچھ اُسنے فرمایا ہے حق ہے اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہے کہ کثرت مال کی اول محنت اور گرفتاری اور رزالت اور خواری بیچ جمع کرنے مال کے اور نگاہ رکھنے اور تعلق کرنیکے ساتھ اُسکے کہ کھینچتا ہے محنت فقر سے کم نہیں اور مجردی اور بے تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنے اُسکے اور قناعت کرنے کے قدر کفایت پر زکاۃ نفس اور صفائی اُسکی سے ہے +

ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو یعنی بہت والا مومن دوست رکھتا ہے حضرتؐ کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہے تو یعنی تفکر کر اس چیز میں کہ کہتا ہے تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہے امر عظیم کا پس کہا اُسنے کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہے تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کے پس تیار کر واسطے فقر کے پاکھر البتہ فقر بہت جلد پونچتا ہے طرف اُس شخص کے کہ دوست رکھتا ہے مجھکو جلدی پونچنے نالہ کے سے طرف انتہا اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف تجفاف ساتھ زیرت اور جزم جیم کے پاکھر کہ گھوڑے پر ڈالتے ہیں وقت جنگ کے تا زخم سے امان میں رہے مانند زرہ کے سوار کے لیے اور کہتا یہ کیا ساتھ تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈھانکتا ہے فقر کو جیسیکہ ڈھانکتا ہے تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کے لیے خصوصاً فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پونچنے نالہ کے سے اتم معنی یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پونچنا اُسکی طرف اور اُجڑنا بلاؤں اور شدائد کا اُسپر بکثرت ضرور ہے اسلیے کہ آیا ہے کہ اشد لوگوں کے ابروے بلا کے انبیا ہیں پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگ پس جو نکہ آنحضرتؐ بھی انھیں میں سے تھے اور یہ محب تھا اُنکا اُسکو بھی بقدر محبت اُنکی کے حصہ پونچے گا بجز الم و غم من احب کے ع + تیار کرو واسطے فقر کے پاکھر یہ کنایہ ہے صبر سے کہ آفت فقر سے نگاہ رکھتا ہے اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الٰہی کے نہیں ڈالتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر تحمل کرنے فقر کے اور چلنے

طریقے اُنکے کے ناروا اور جھوٹ ہے اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہے اور محبت بے متابعت محبوب کے درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکے کا ہے اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور بھر نا دل کا ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل وشمائل اُسکے کے ہے کہ اُسکو سب سے خوب دیکھتا ہے اور خوب جانتا ہے لیکن بیچ مرتبہ عمل کے اور اتباع کے ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کے اور اگر اُسکے ساتھ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللھم ارزقنا ۔ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یَخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ رواہ الترمذی وقال معنی ھذا الحدیث حین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھاربا ثلاثین صلوٰۃ ومعہ بلال الا ما کان مع بلال من الطعام ما یحمل تحت ابط ۱۲ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کے اور دعوت کرنے خلق کے طرف اُسکے حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنی تھا مین تنہا ابتدائے اظہار اسلام مین کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کے اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق گذرتے تھے مجھپر تیس شب و روز بیچ درپے حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال رض کے لیے طعام کہ کھاوے اُسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس جنس سے کہ حیوان اُسکو کھاوے تھی چہ آدمی مگر ایک چیز قلیل حقیر کہ چھپاتی اُسکو بغل بلال رض کی یعنی معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل مین کسقدر آماج ہی پھر وہ بھی ایسا ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر سے نہ دکھائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور صدوق اس حدیث کا اُسوقت تھا کہ باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکے سے اور حضرتؐ کے ساتھ بلال رض تھے نہ ساتھ بلال رض کے جنس طعام سے مگر مقدار کہ اُٹھاتا تھا نیچے بغل اپنی کے ف حدیث کے اوّل جملون کے معنی طیبی نے اسی طرح لکھے ہین کہ جو مذکور ہوئے ولیکن ظاہر یہ ہے کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا مین دین مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سے جیسیکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میرے جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہے کہ ما اُوذی نبی مثل ما اوذیت اسلیے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صادق اور حقانیت اُنکی ظاہر تر تھی اور خواہش اُنکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ سب سے تھی ایذا بھی اُنکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازان بیان فرمائی شدت نفرت کی کہ اشد مخلوقون کی ہے بقصد ارشاد اور تعلیم اُمت کے ساتھ قول اپنے کے ولقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ اُنکے ساتھ بلال رض تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا مکہ سے مدینہ کو نہ تھا اسلیے کہ اُسوقت بلال نے تھے حضرتؐ کے ساتھ بلکہ غالبا یہ قصہ اُسوقت کا ہے کہ جب بوطالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد اُنکے حضرت خدیجہؓ نے بھی وفات پائی اور اُس سال کو عام الحزن کہتے ہین ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہؓ کے انتقال کرنیکے تین مہینے بعد دسوین سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر مین آنحضرتؐ پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لیگئے اور حضرتؐ کے ساتھ زیدؓ بن حارثہ تھے پس حضرتؐ مہینہ بھر تک وہان کے لوگون کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے اُنھون نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکون اور نادانون کو لگا دیا کہ حضرتؐ کو ایذا دیتے تھے اور پاے مبارک پر حضرتؐ کے پتھر مارتے اور پاپوشین خون آلودہ کردین اور جب پتھر کے زخمون سے آنحضرتؐ زمین پر گرتے تھے دونون بازو آپ کے پکڑ کر اُٹھاتے تھے اور جب چلتے تھے پھر پتھراؤ کرتے اور ہنستے اور زیدؓ بن حارثہ اپنے تئین سپر آنحضرتؐ کی کرتے تھے یہان تک کہ تمام سر اُنکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بھیجا تا آپ پر سایہ ہو اور جبرئیلؑ نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سُنین باتین تیری قوم کی اور جو کچھ اُنھون نے رد کیا تجھپر اور پھاڑون کے فرشتے کو حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اُن کے بیچ مین آباد ہے آپس مین ملا دون ہم اور اُن کو اُن کے بیچ مین پیس ڈالین

فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ انکی بیشتوں میں سے وہ لوگ ہیں کہ یہ سے پروردگار کو ساتھ وصاحبت کے پوچھیں اور آخر اس حدیث میں ایک قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پھر ہونا بلالؓ کا ساتھ حضرت کے متاخی نہیں ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کے یعنی دونوں ہوں لیکن کتابوں میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصے میں والد اعلم ع **وعن** ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فرفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہؓ سے کہ کہا ابو طلحہؓ نے کہ شکوہ کیا ہم نے نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھولے ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے پیٹ کھولکر پتھر دکھائے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشے اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمزور نہ لگ جاویں اور کھانے جاویں اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو مدت دو پتھر باندھنے کی ہوتی ہے پس آنحضرت کو جو تکہ بھوک بہت تھی اور تھا آپ بڑی ریاضت کرنے آپنے اور پتھر باندھے تھے ع **وعن** ابی ھریرۃ انھم استطعموا فاطعاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ تمرۃ قال فاعطانی التمرۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ پوچھی کچھ اسے صحابہؓ نے بھوک پس دی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی ان پر اس حد کو پہونچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اتفاق کرتے تھے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خصلتان من کانت فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاتسف علی ما فاتہ منھا لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے سنے نقل کی اپنے باپ سے سنے اپنے دادا سے سنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھے دین امر دین اپنے کے یعنی اچھے اعمال کے کرنے میں طرف اس شخص کے کہ زیادہ ہو اس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کرے اسکی یعنی صبر کرنے میں طاعت کے مشقتوں پر اور کرنے بڑائیوں کے سے یا تاسف کرے ان کمالات پر کہ فوت ہوئے اس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ کم ہو اس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کرے اللہ کا بنا بر فضیلت دینے خدا تعالیٰ کے اسکو اس پر لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کے صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کے اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اسکے کہ وہ کم ہو اس سے یعنی اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اسکو عجب اور غرور اور تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اس سے یعنی مال و جاہ میں اور پیدا ہو اس سے حرص و آرزو پس غم کرے اس چیز پر کہ فوت ہوئی اسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکھتا ہے اسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بسبب نہ صادر ہونے ایک چیز کے بھی اس سے دو چیزوں ذکر کی گئیں میں سے بلکہ برخلاف اسکے کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور یا اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف اسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنے تئیں مایوسات سے اور شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضای ع **وذکر حدیث** انی سمیت امۃ فانا معشر صعالیک المھاجرین فی باب یعد فضائل الفقراء اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعیدؓ کی کہ سر اسکا یہ ہے البشر وا یا معشر صعالیک المھاجرین پس اس باب کے بعد فضائل

لغات صعلوک بمعنی فقیر بے مال و بے زر و بے اسباب و بے نوا و بے چیز و بے سامان و بے برگ و بے نوا و بے چیز و بے سامان و بے برگ و بے نوا و بے چیز و بے سامان و بے برگ

قرآن کی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** روایت ہے **ابی عبد الرحمٰن الحبلی** قال کہا **سمعت عبد اللہ بن عمرو** سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے **سأله رجل** سوال کیا اس سے ایک شخص نے **قال أسنا من فقراء المهاجرين** کہا کیا ہم میں سے فقراء مہاجرین **فقال له عبد الله ألك امرأة** پوچھا اس سے عبد اللہ نے کیا تیرے عورت ہے **تأوي إليها** جاتا ہے تو اس کی طرف **قال نعم** کہا ہاں **قال فأنت من الأغنياء** کہا پس تو غنی ہے **قال فإن لي خادما قال فأنت من الملوك** کہا اس شخص نے کہ میرے خادم بھی ہیں کہا پس تو بادشاہوں میں سے ہے **قال فإن لي خادما فانطلق فقراء إلى عبد الرحمٰن بن عمرو وأنا عنده فقالوا يا أبا محمد والله ما نقلوا ولا نقدوا ولا أدابوا ولا متاع فقال لهم ما شئتم إن شئتم رجعتم إلينا فأعطيناكم ما يسر الله لكم وإن شئتم ذكرنا أمركم للسلطان وإن شئتم صبرتم فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن فقراء المهاجرين يسبقون الأغنياء يوم القيامة إلى الجنة بأربعين خريفا قالوا فإنا نصبر لا نسأل شيئا رواه مسلم** روایت ہے ابو عبد الرحمٰن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہتے تھے یعنی جو کچھ کہ بعد اسکے بیان ہوگا صحابیین کہ پوچھا اُنسے ایک شخص نے یہ کہ کیا ہم میں ہیں ہم فقرائے مہاجرین سے کہ بشارت دیے گئے ہیں ساتھ بہشت میں دخول کے بہشت میں پس کہا واسطے اُسکے عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اُسکے کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا ہوں میں پاس اُسکے کہا عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہے تو اُسمیں کہا اُس شخص نے کہ ہاں میرے پاس مکان ہے کہا عبد اللہ نے پس تو ہے دولتمندوں سے یعنی مہاجرین کے دولتمندوں میں سے ہے اسلیے کہ اُنکے فقرا کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس یک چیز تھی تو دوسری چیز نہ تھی کہا اُس شخص نے یعنی جبکہ سُنا عبد اللہ سے کہ عورت اور مکان کے ہونے سے اُسکو غنی کہا تو اُسنے کہا کہ میرے لیے خادم بھی ہے یعنی لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبد اللہ نے کہ پس تو بادشاہوں میں سے ہے یعنی اُنکے حکمین ہے تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبد الرحمٰن نے اور آئے تین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کے اور میں پاس تھا اُنکے پس کہا اُنھوں نے اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی چانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج کریں اُسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب زاید پر تاکہ بیچیں ہم اُسکو اور صرف کریں مول اُسکا پس کہا عبد اللہ نے اُنکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو تم یعنی یہ کہ دوں میں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آتا ہمارے پاس پس دونگا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کرے اللہ تعالیٰ واسطے تمہارے یعنی اسوقت کچھ حاضر نہیں پھر آ نا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کروں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کے کہ اُسوقت میں معاویہؓ تھے یعنی وہ بلکہ تمکو دیکر فارغ البال کردیں اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والوں کا ہے اسلیے کہ تحقیق سُنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقرائے مہاجرین کے پہلے جاوینگے دولتمندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اُنھوں نے پس تحقیق ہم صبر کرتے ہیں نہیں مانگینگے ہم کچھ یعنی تم سے یا نہ مانگینگے کسی سے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** روایت ہے **عبد الله بن عمرو** قال کہا **بينا أنا قاعد في الحلقة من فقراء المهاجرين** تحقیق میں بیٹھا ہوا تھا درمیان حلقہ سے فقرائے مہاجرین **إذ دخل النبي صلى الله عليه وسلم فقعد إليهم فقمت إليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أبشروا فقراء المهاجرين بما يسر وجوههم وأنهم يدخلون الجنة قبل الأغنياء بأربعين عاما قال فلقد رأيت الوانهم اسفرت قال عبد الله بن عمرو فقلت أن أكون معهم أو منهم رواه الدارمي** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں اور حلقہ حلقہ تھا فقرائے مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہان تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہو کر طرف فقرا کے پس گیا میں اور کھڑا ہوا میں مائل طرف اُنکے یعنی واسطے متابعت حضرتؐ کے اور حاصل کرنے نزدیکی اُن سے اور تاکہ مطلع ہوں اُس کلام پر کہ حضرت فرماویں اُن سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیے جاویں فقرائے مہاجرین ساتھ اُسکے خوش حال کرے اُن کو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے بہشت میں پہلے تونگروں کے چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقرا کے کہ روشن و تابان ہوئے یعنی

ملا علی قاری نے مرقات میں کہا ہے کہ فقرائے مہاجرین کی یہ فضیلت صرف اسوجہ سے ہے کہ انہوں نے دنیا کو چھوڑ دیا ہے اور اسکی طرف رغبت نہیں کی ہے اور اسکی طرف رغبت نہ کرنا اس وجہ سے ہے کہ انکو دنیا میسر نہیں ہوئی ہے اور اگر میسر ہوتی تو وہ اسکی طرف رغبت کرتے اور اسکو اختیار کرتے اور اسکو اختیار کرنے کی صورت میں وہ اس فضیلت سے محروم ہو جاتے جو انکو حاصل ہوئی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ دنیا کو چھوڑ دینا اور اسکی طرف رغبت نہ کرنا ایک بڑا عمل ہے اور اس عمل کی وجہ سے انکو یہ فضیلت حاصل ہوئی ہے اور اگر وہ دنیا کی طرف رغبت کرتے اور اسکو اختیار کرتے تو اس عمل کی وجہ سے انکو یہ فضیلت حاصل نہ ہوتی اور اس فضیلت کے حاصل نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس فضیلت سے محروم ہو جاتے جو انکو حاصل ہوئی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ دنیا کو چھوڑ دینا اور اسکی طرف رغبت نہ کرنا ایک بڑا عمل ہے اور اس عمل کی وجہ سے انکو یہ فضیلت حاصل ہوئی ہے اور اگر وہ دنیا کی طرف رغبت کرتے اور اسکو اختیار کرتے تو اس عمل کی وجہ سے انکو یہ فضیلت حاصل نہ ہوتی اور اس فضیلت کے حاصل نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس فضیلت سے محروم ہو جاتے جو انکو حاصل ہوئی ہے

بسبب سخت اس بیمارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے منہ بہت روشن ہوئے منہ یہان تک کہ آرزو کی میں نے کہ ہووں میں ساتھ انکے یعنی دنیا میں ہمیشہ اُن جیسا یا اُنمیں سے یعنی عقبیٰ میں اُنھوں اُنکی جماعت میں نقل کی یہ دارمی نے ف وجوہ سے مراد ذات ہے یا بمعنی منہ کے ہے یعنی خوش کرے انکے دلون کو اور ظاہر ہو اثر اُسکا اوپر ظاہر جلد چہرے اُنکے کے اور او منہم میں لفظ او تنویع کے لیے ہے اور یعنی اُسکے ذکر کیے گئے یا شک کے لیے ہے یعنی دوست رکھا مین نے کہ ہون میں جملہ فقرا سے مہاجرین سے ع وعن ابی ذر قال امرنی خلیلی بسبع امرنی بحب المساکین والدنو منھم وامرنی ان انظر الی من ھو دونی ولا انظر الی من ھو فوقی وامرنی ان اصل الرحم وان ادبرت وامرنی ان لا اسال احدا شیئا وامرنی ان اقول بالحق وان کان مرا وامرنی ان لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم وامرنی ان اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانھن من کنز تحت العرش رواہ احمد اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا حکم کیا مجکو جانی دوست میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتون کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینون کے اور نزدیک ہونیکے ان سے اور دوسرے حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اُس شخص کے کہ کمتر ہے مجھسے یعنی امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اُس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنی مال اور جاہ اور منصب مین اور تیسرے حکم کیا مجکو یہ کہ ملائے رکھون ناتے کو اگرچہ کاٹے ناتا یعنی ناتے والا اور چوتھے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگونمین کسی سے کچھ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی تلخی والے اور چھٹے حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کے اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کے ملامت کرنے والے کے سے اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کرونمین کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتین اُس خزانے سے ہین کہ رب العزت نے ہیں نیچے عرش کے کہ فیوض اور برکات اُس سے نازل ہوتے ہین نقل کی یہ احمد نے ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو سات خصلتون مذکورہ کی طرف پھیری ہے اور ملا علی قاری نے اس کلمہ یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہین کہ رکھا گیا ہے وہ گنج نیچے عرش رحمان کے نہین پونہچتا طاعت اُسکے کوئی مگر یہ حول خدا اور قوت اُسکی کے یا گنج ہین گنجون جنت کے سے اسلیے کہ عرش جہت اُسکی سے ہے اور کہا کہ بعید ہے قول اُسکا کہ خصلتین سات گنج سے ہین کہ نیچے عرش کے ہے اسلیے کہ یہ بات بلا دلیل ہے بلکہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے صحاح ستہ وغیرہ مین کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہے جنت کے گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے معنون مین پس بعضون نے تو کہا کہ اس کلمہ کا نام کنز رکھا گیا اسلیے کہ یہ مانند کنز کے ہے جو نفاست اور محفوظ ہونے اپنے کے لوگون کی نظرون سے یا اسلیے کہ یہ جنت کے ذخیرون مین سے ہے یا یہ کہ اُسکے کہنے والیکے لیے ثواب نفیس وغیرہ رہتا ہے جنت مین اور ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ہیں نے یہ کلمہ حضرتؐ کے پاس پڑھا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا ہے تو کیا ہے تفسیر یعنی اُسکے مین نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہیں ہے پھرنا اور بچاؤ اللہ کے گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین ہے قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے انتہی اور شیخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے وصیت کی ہے طالبون کو تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطے توفیق عمل کے نہین ہے ع وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ من الدنیا ثلاثۃ الطعام والنساء والطیب فاصاب اثنتین ولم یصب واحدا اصاب النساء والطیب ولم یصب الطعام رواہ احمد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آمین اُنکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کھانا یعنی واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنیکے دین پر اور دوسرے عورتین یعنی واسطے بچانے نفس کے بڑے خطرون سے اور تیسرے خوشبو یعنی واسطے تقویت دماغ کے کہ وہ جگہ عقل کی ہے بعضے حکما کے نزدیک پس پائین آنحضرتؐ نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز

یعنی مگر قلت پائین عورتین یعنی یہان تک کہ نوتھین اور پانی خوشبو یعنی خلاف سے باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئون سے خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے ف یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کے لیے ہے اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ آنحضرت سیر نہین ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تادم وفات اور یہ بات تھی بسبب اختیار کرنے حضرت کے فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا سے نے جو اپنے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اسمین طرح لطیح کی حکمتین تھین ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِہٖ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی اخیر یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہے کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسی لیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑھون مین اور ریح اور شغول اور کاموں سے خلاص ہوکر اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرۃ یا تو مشتق ہے قر سے ساتھ زبر قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کے اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے قرار پاتا ہے اور بسبب دیدار اسکے کے آرام پکڑتا ہے اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہتا ہے اور یا مشتق ہے قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سردی اور ٹھنڈی آنکھ کے اور لذت اُسکی کے مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنے دشمنون کے ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنی اُسکی روایت مین یون ہے حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانتا چاہیے کہ لفظ حدیث کے جیسکہ اتفاق کیا ہے ائمہ نے یعنی احمد اور نسائی نے اُنپر یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئے اور روایت کیا اُسکو طبرانی نے تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نے کامل مین اور حاکم مستدرک مین بھی لایا ہے اور کہا کہ صحیح ہے شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کے اور روایت نسائی مین بھی وجہ دوسری سے لفظ من الدنیا کا آیا ہے اور یہ جو مشہور ہے لوگونکی زبانون پر زیادتی لفظ وثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کے یا بعد لفظ من الدنیا کے کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تفتیش کثیر کے گرد وجگہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سے گذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسکہ اس کتاب مین مذکور ہے اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظون مین ہے کہ من الدنیا اور ثلث نہین ہو تو بھی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال رکھتا ہے اسلیے کہ نماز دنیا سے نہین ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سے حیات اس عالم کی ہے یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سے امور طبیعہ دنیویہ سے ہین اور تیسری امور دین سے پھر صلوٰۃ جمہور کے نزدیک محمول ہے عبادت معروفہ پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صلوٰۃ سے اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا الْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اُنکو طرف یمن کے یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکھو تو اپنے تئین استراحت اور تن آسانی سے اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالی کے نہین آرام و استراحت مین ہوتے نقل کی یہ احمد نے ف بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ذَرْھُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْھِھِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ اور فرمایا یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ اور فرمایا اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ

لہ ترجمہ حبب الی من الدنیا النساء والطیب وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی دوست کی گئی طرف میری عورتین اور خوشبو اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہے کسی وقت اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسی لیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑھون مین اور ریح اور شغول اور کاموں سے خلاص ہوکر اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرۃ یا تو مشتق ہے قر سے ساتھ زبر قاف کے بمعنی قرار اور ثبات کے اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے قرار پاتا ہے اور بسبب دیدار اسکے کے آرام پکڑتا ہے اور کسی اور کی طرف نہین دیکھتا اور بسبب دیکھنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہتا ہے اور یا مشتق ہے قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سردی اور ٹھنڈی آنکھ کے اور لذت اُسکی کے مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی اور سوزش آنکھ کی بیچ دیکھنے دشمنون کے ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الخ یعنی اُسکی روایت مین یون ہے حبب الی من الدنیا الطیب الخ جانتا چاہیے کہ لفظ حدیث کے جیسکہ اتفاق کیا ہے ائمہ نے یعنی احمد اور نسائی نے اُنپر یہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئے اور روایت کیا اُسکو طبرانی نے تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نے کامل مین اور حاکم مستدرک مین بھی لایا ہے اور کہا کہ صحیح ہے شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کے اور روایت نسائی مین بھی وجہ دوسری سے لفظ من الدنیا کا آیا ہے اور یہ جو مشہور ہے لوگونکی زبانون پر زیادتی لفظ وثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کے یا بعد لفظ من الدنیا کے کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تفتیش کثیر کے گرد وجگہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سے گذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسکہ اس کتاب مین مذکور ہے اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظون مین ہے کہ من الدنیا اور ثلث نہین ہو تو بھی اشکال نہین اور اگر دونون ہون تو اشکال رکھتا ہے اسلیے کہ نماز دنیا سے نہین ہے اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سے حیات اس عالم کی ہے یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سے امور طبیعہ دنیویہ سے ہین اور تیسری امور دین سے پھر صلوٰۃ جمہور کے نزدیک محمول ہے عبادت معروفہ پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صلوٰۃ سے اس حدیث مین درود ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا الْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اُنکو طرف یمن کے یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکھو تو اپنے تئین استراحت اور تن آسانی سے اسلیے کہ بندگان خاص خدا تعالی کے نہین آرام و استراحت مین ہوتے نقل کی یہ احمد نے ف بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ذَرْھُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْھِھِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ اور فرمایا یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ اور فرمایا اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ

اور تم کے معنی ہین مبالغہ کر زیادہ حاصل کرنے قضاے شہوت کے بطریق تکلف کے اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کھانے مین اور خواہشون نفس کی کو اور سرزنش کیا اُنکو پس فرمایا اللہ تعالی نے لیکن تم اور بھر پور لین تمنے لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کے اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ اُنکے پس ڈرتا ہون مین یہ کہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب اُنکا ہکو اس عالم مین پس نہ پایا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نے ف یعنی مین اگر یہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اور چین کرون تو ڈرتا ہون کہ یہ ثواب ہمارے عملون کا ہو کر دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہے اور آخرت مین کچھ نصیب نہین اور یہ آیت اور آیت مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ اگرچہ کفار کے حق مین نازل ہوئی ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا نہ پیٹ بھرا ہمنے یعنی گروہ صحابہ نے ساتھ آنحضرت کے کھجور سے بسبب فقر کے یہان تک کہ فتح کی ہمنے خیبر کہ وہان کھجورین بہت تھین نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ

باب ہے بیچ بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنے کی ف اہل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کے امید رکھنی اور حرص کے معنی ہین زیادتی آرزو اور ارادہ کے فرمایا اللہ تعالی نے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدَاهُمْ یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت اُنکی کے اور قاموس مین لکھا ہے کہ بدترین حرص یہ ہے کہ بیوے تو حصلہ اپنا اور طمع کرے تو اپنے غیر کے حصے مین انتہی اور مراد امل سے یہان درازی امل یعنی آرزو کی ہے امر دنیا مین استحال مین کہ غافل ہو تیاری کرنے سے موت کے لیے اور تلوثہ آخرت سے جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نے ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ اور امی پر درازی آرزو کی

ف اور یعنی عبارت کہ لیکن ظاہر آرزو کرنا بالجملہ کہ ہو مذموم پا کروہ پس اسمیہ دراز ہونا امل کا نہ ہو مذموم ۱۲

پیچ حاصل کرنے علم وعمل کے محمود ہے بالاجماع جیسکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھون گا نوین کو بھی یعنی محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی پیچ اور جمع کرنے مال کے اور کثرت جاہ کے بُری ہے والا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کے حاصل کرنے پر اور بہت کرنے اعمال نیک پر مستحسن ہے بلانزاع مع **الفصل الاوّل** فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْہُ وَخَطَّ خُطُوْطًا صِغَارًا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِہِ الَّذِیْ ھُوَ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَھٰذِہِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَأَ ھٰذَا نَھَسَتْہُ ھٰذَا وَاِنْ اَخْطَأَ ھٰذَا نَھَسَتْہُ ھٰذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کہ چار خطون نے اُسکو احاطہ کیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ مین اُس شکل مربع کے کہ باہر نکلنے والا تھا اُس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اُس خط کے کہ درمیان مین تھا اُس جانب اُسکے سے کہ درمیان مین تھی یعنی دونون جانبون اُسکی سے وہ جو درمیان مین تین اسلیے کہ ایک جانب خط کے اندر ہے اور ایک جانب اُسکے باہر پس فرمایا آنحضرتؐ نے یہ یعنی یہ جانب خطیچ کی کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہے مثال آدمی کی ہے اور یہ یعنی خط بیچ اجل اُسکی ہے یعنی مدت اجل اُسکی کی اور مدت عمر اُسکی کی گھیرے ہوئے ہے آدمی کو اور یہ جانب خط کی کہ باہر نکلنے والی ہے یعنی مربع سے آرزو اُسکی ہے یعنی چیز آرزو کی گئی اُسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ مین لونگا اُسکو پہلے آنے اجل اپنی کے اور یہ خطا ہے اس سے اسلیے کہ آرزو اُسکی دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اس سے اور اجل اُسکی قریب تر ہے طرف اُسکے اُس سے اور یہ خط چھوٹے عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بھوک و پیاس وغیرہ کہ اُن چیزونمین سے کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھ اُسکے پس اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین یونہی آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ بھی پونہی حادثہ دوسرا نقل کی یہ بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امید مین دور دراز رکھتا ہے اور گمان لیجاتا ہے کہ پونچے گا اُن امیدونکو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اُسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امیدون کو بغیر پونچے جان دیدیتا ہے اور صورت اس شکل کی طبعی اور ابن حجر وغیرہ نے بھی یہ لکھی ہے اور اولی یہ ہے کہ گرد اُسے جاوین عدد خطوط کے ساتھ اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اس لیے کہ دس ایسا عدد ہے کہ تعبیر کیجاتی ہے ساتھ اُسکے کثرت اور مہندا اشارہ ہے طرف ساتھ اعضا کے پھر دیکھی مین نے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی مشہورہ کے اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین فقد بروہ صورت یہ ہے ح ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَاءَہُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا خط کھینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع مین اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہے مربع سے آرزو آدمی کی ہے اور یہ خط یعنی مربع اجل اُسکی ہے پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشے مین ہے کہ ناگہان پونہچا اُسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی جاتا ہے کہ خط اجل کو کہ دور تر ہے پونہچے ناگہان اجل پونہچتی ہے اور بغیر از حاصل ہونے آرزو کے چل کھڑا رہتا ہے ح ع

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْہُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُسی انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اُسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اُسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈھا ہو یہ دو صفتین انس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کے

اور شہوات بغیر مال اور عمر کے ہاتھ نہیں آتیں اور سبب قوی ہونے انکے کا سبب ضعف بدن کے ہے کہ اُسمین شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھے ضعیف ہو گئی وہ رفع اُسکو نہیں کر سکتی ۵ بنہاے خوی بد محکم شدہ * قوت برکندن آن کم شدہ ۴ ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِیْ اثْنَتَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑھے کا اور آرزو اُسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ۴ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰی امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰی بَلَّغَهٗ سِتِّیْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اُسی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی خدا تعالیٰ نے جگہ عذر کی اور دور کیا عذر اُس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ تعالیٰ نے اُسکی اجل کو یہانتک کہ پونہچایا اُسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پھر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چھوڑے گناہ اب اور کیا جگہ عذر کی رہی جوان کہتا ہے کہ جب بڈھا ہوؤن گا توبہ کرون گا بڈھا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی عبارت کے یہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اُسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کرے اور اسمین تقصیر نکرے ۴ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کے لیے دو جنگل بھرے ہوئے مال سے یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈھونڈے تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہے بسبب حرص کے اور نہین بھرتی آدمی کے پیٹ کو مگر خاک یعنی جب تک کہ گور مین نہین جاتا حرص اُس سے نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کے ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ حریص مذموم سے جس کسی سے کہ چاہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ توبہ گناہ سے مقبول ہے عمل ظاہر و باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ بھر ناہے اللہ تعالیٰ ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق از الہ اُس خصلت بُری کی اور تہذیب نفس کے اُس سے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۴ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا یعنی دونون ہونڈھے میرے جیسیکہ ایک روایت مین ہے بحسب عادت کے کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکے پکڑتے ہین پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مُردون سے کہ قبرین آسودہ ہین اور سب سے گذر گئے ہین اور مشابہت کر اُنکے ساتھ کہ زندگی مین ہیچ حکم مردہ کے رہے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میرک نے کہ اسمین نظر ہے اسلیے کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور لفظ بخاری کے اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کے لیے ہے یا بمعنی بل کے ہے ترقی کے لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہے اسمین مبالغہ زیادہ ہے اسلیے کہ مسافر کبھی چند روز کہین اقامت بھی کرتا ہے اور مشغول ہوتا ہے اور جو کہ سراہ پر گذرنیوالا ہے چلا جاتا ہے اور دل کسی چیز سے نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہے جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے قطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ جانا پیوند اُسکا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسے روح کے لیے اور روح بدنکے مرنیسے معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اُسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اُس سے آنکھین اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پانون اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیے جاتے ہین اُس سے اہل و اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتے ہین گھوڑے اور فوج و خدم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہین پس مشابہ ہونا ساتھ مُردون کے اور در آنا اُنکے حکم مین یہ ہے

ف یعنی صاحب عمر دراز کی عذر خواہی نہیں اور کوئی عذر اُسکا قبول نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسکی توبہ کو جب تک کہ وہ مرنے سے پہلے توبہ کرے

کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علائق بدنی کے حتی الامکان پس قطع کرے تصرف روح کا اعضاء سے بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کے اور جاننے کہ جو کچھ کہ اُسکے تصرف میں ہے دنیا سے اُسکی ملک سے نہیں بلکہ تمام اللہ تعالیٰ کی ملک سے ہے اور علامت اُسکی یہ ہے کہ اُسکے جاتے رہنے سے غمگین نہ ہو اور نہ اُسکے ہونے سے خوش اور اسی طرح انقطاع کرے اہل و اقارب سے اور آشناؤں سے اور اُنکے سبب سے حرام و مکروہ میں نہ پڑے پس جو کوئی کہ ساتھ اِن صفتوں کے متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردوں کے اور داخل ہوگا اُن کے حکم میں بعد ازاں رعایت کرے اور شرائط و آداب کی کہ بسبب اُنکی مشابہ ساتھ مردوں کے ہو ایک یہ ہیں سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوائے خدا تعالیٰ کے جیسیکہ موت سے اور زہد ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اُسکی سے اور شہوات اور لذتوں اُسکی سے جیسیکہ موت سے اور توکل ہے اور وہ برآنا ہے قید اسباب سے جیسیکہ موت سے اور قناعت ہو اور وہ برآنا ہے شہوات نفسانیہ سے جیسیکہ موت سے اور توجہ الی اللہ اور اُنس پیدا کرنا ماسوی اللہ سے جیسیکہ موت سے پس باقی نہ رہے کوئی مطلوب و محبوب اور مقصود سوائے خدا جل و علا کے اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہے حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جیسیکہ موت بے مجاہدہ ہے اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور درآنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالیٰ کے اور تسلیم احکام ازلیہ کے اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالیٰ کے بے منازعت و اعتراض کے جیسیکہ موت سے اور ذکر ہے اور وہ باہر آنا ہے ذکر ماسوی اللہ سے جیسیکہ موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسیکہ موت سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشابہ ہوگا مردوں کے اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ ہیں معنی قول آنحضرتؐ کے وعد نفسک من اھل القبور[1] اور موتوا قبل ان تموتوا ابھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبد الوہابؒ متقی نے بیچ رسالہ فضل التوبہ کے ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُطَيِّنُ شَيْئًا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ فَقَالَ لَا أُرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَسْرَعَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ اُس نے کہا کہ گذرے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم اصلاح میں کہ مین اور مان میری مٹی سے لیپتے تھے کچھ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا ہے یہ یعنی لیپنا اے عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہے یعنی دیوار ہے کہ درست کرتا ہوں مین اسکو یعنی بخوف گر پڑنے اُسکے کے یا زیادتی استحکام کے لیے فرمایا آنحضرتؐ نے امر جلد تر ہے اس سے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اجل قریب تر ہے خراب ہونے اس گھر کے سے یعنی تو سنوارتا ہے گھر کو بخوف گرپڑنے کے پہلے مرنے تیرے اور ہے یون کہ تو مرجاویگا پہلے گرنے اُسکے کے پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہے اصلاح گھر سے اسمین دل کا لگانا ثابت ہی اور ظاہر ہے یہ کہ وہ بنا ضروری نہوگا بلکہ مظنوطی اور زینت کے لیے ہوگا ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَأَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا أَبْلُغُهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَزَرِيِّ فِي الْحِصْنِ وَرواية ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پیشاب کرتے یعنی کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے یعنی پہلے اسکے کہ وضو کریں پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے یعنی استقدر دور نہیں کہ اُسکے سبب سے تیمم کیجیے فرماتے آنحضرتؐ کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی کیا جانو تمین کہ شاید کہ نہ پونچوں مین اس پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین **ف** یعنی مرتا ہون مین کہ عمر وفا نکرے اور اجل آپونچے اور فرصت نہ پاؤں تمین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل رہے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اجل اُسکی ہے یعنی نزدیک ہے اُس سے اور رکھا آنحضرتؐ نے ہاتھ اپنا نزدیک گدی اپنی کے یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ساتھ آدمی کے پھر کھولا

اور دراز کیا آنحضرتؐ نے ہاتھ اور دور رکھا گدی سے یعنی واسطے دکھانے درازی آرزو کے پس فرمایا اُسکو یعنی دور تر ہے آرزو اسکی یعنی اجل نزدیک آئی اور آرزو دور گئی ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخؒ کے ہے اور ملا علی قاریؒ نے یوں لکھا ہے کہ یہ ابن آدم ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرتؐ کا یہ اجل اُسکی ہے اور بیان واضح اسکا یہ ہے کہ حضرتؐ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آگے کی جانب اپنی پنجہ مساحت زمین کے یا پنج مسافت ہوا کے طول میں یا عرض میں اور فرمایا یہ ابن آدم ہے پھر پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اُسکے کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اُسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کے نیچے عقب اُس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنے باشت کے ساتھ ہتھیلی اور انگلیوں اپنی کے یا معنی بسط کے یہ ہیں کہ پھیلایا مسافت میں اُسکو سے کہ اشارہ کیا تنہا ساتھ اُسکے طرف اجل کے پس فرمایا اُسکو اور اشارہ کیا طرف جگہ دور کے کہ یہ آرزو اُسکی ہے حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت سے کہ اجل ابن آدم کی تر ہے طرف اسکے آرزو اُسکی سے اور آرزو اُسکی دراز تر ہے اجل اُسکی سے جیسیکہ کہا ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اُسپر ؎ کل امرئ مصبح باھلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون مجھے سو سوا ہے اس مقام میں واسطے واضح کرنے مطلب کے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالْخُدْرِیِّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَّ خُطُوْطًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَخَرَ اِلٰی جَنْبِہِ الْاَخَرَ بَعِیْدًا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَیَلْحَقُہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اُسکے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یا دونوں سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے یعنی کیا ہے مراد اسنے اور کسکی مثال ہیں یہ کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا یہ انسان ہے یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہے اور یہ دوسری لکڑی کہ اُسکے پہلو میں گاڑی ہیں نے مثال ہے موت کی کہ متصل ہے آدمی سے کہا ابو سعید خدریؓ نے کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرتؐ کو کہ فرمایا یہ تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی میں نے آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہے اُسکے حاصل ہونیکا پس آ پہنچتی ہے اجل یعنی پہلے اسکے کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھ برس ہیں اور انتہا اُسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے جیسیکہ آگے کی حدیث میں فرمایا ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ لَّا یُجَاوِزَ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمریں امت میری کی مابین ساٹھ کے ستر تک اور کم تر ہیں امت میں سے ایسے لوگ کہ تجاوز کریں اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی پونچھیں ستو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر کو اطلاع پائی ہے ہمنے اوپر درازی عمر کے اس امت میں معمرین صحابہؓ اور ائمہ مومنین سے یہ لوگ ہیں انسؓ بن مالک کہ ایک سو تیس برس کے ہو کر مرے اور اسماؓ بیٹی ابو بکر کی ستو برس کی اور حال اُنکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹے تھے اور نہ عقل میں کچھ خلل آیا تھا اور ان دونوں سے زیادہ عمر حسانؓ بن ثابت کی تھی کہ اکیسو بیس برس کے ہو کر مرے ساٹھ برس کفر کی حالت میں رہے اور ساٹھ ہی برس اسلام میں اور اُنسے زیادہ عمر سلمانؓ فارسی کی ہوئی کہ ازشہائی سو برس کی عمر میں مرے واللہ اعلم ودر حدیث عبد اللہ بن الشخیر فی باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادۃ المریض کے

ف یہ ترجمہ ہے قول کا ملا علی قاری کے اور قول شیخ کا اوپر ہے اور اہل ہیں کہ ترجمہ شیخ کا ہے اور ملا علی قاری کا ترجمہ ہیں ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے عمرو پوتے شعیب کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز رکھنا آرزو ے بقا کا دنیا مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل ارزاق کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور زہد بے رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پر حاصل ہوتا ہے تو بخل نہین کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پونہچنے رزق کے ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال صرف کرون گا تو پھر کہان سے کھاؤنگا اور جب زہد کیا دراز کی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہین گی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ یہ ضد ہین یقین کرنے رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکے دنیا مین اور جان کر شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکھا ہے کہ اعتقاد جب حد جزم کو پونہچے اور سند یکزنیوالا ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کرے اُسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اسطرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اُن چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہون شرع کے اور اُن چیزون سے کہ مخالف شرع کے ہون باز رکھے اُسکو یقین نہین کہتے مثلاً سبھون کو جزم آنے موت کا حاصل ہے لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اُسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہون کے وہ صاحب یقین ہے اور یقین چار جگہ چاہیے اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی جگہ یقین کی ہین یعنی اُن پر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اُنکی چار چیز ہین کہ سالک کو اُن پر یقین کرنا ضرور ہے اوّل توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے حق تعالی ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسرے توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالی کی ضمانت پر پونہچانے رزق کے تیسرے یقین کرنا بیچ جزاے اعمال کے قسم ثواب عذاب سے چوتھے یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہے بندون کے احوال پر بہرحال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کے یہ ہے کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کے اور فائدہ یقین کا بیچ پونہچنے رزق کے اجمال ہے بیچ طلب کرنے اُسکے کے یعنی میانہ روی کریگا اُسکے طلب کرنے مین یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونے رزق کے اور فائدہ یقین کا بیچ جزاے اعمال کے سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کے یہ ہے کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہے رزاقیت خدا تعالی پر اور توکل کرنا اُسپر جیسیکہ کہا ہم نے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پونہچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا تعالی پر ایک مرتبہ عالی ہے ہر مراتب سے اور اُس سے چارہ نہین سالک راہ حق کو اور ذرایع عبادت موقوف ہے اُسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابوالحسن شاذلی نے کہ اکثر پردے خلق کے حق سے دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی اشد ہے دونون پردونین اور منقول ہے اصمعی سے کہ کہا اُنھون نے کہ پڑھی مین نے ایک اعرابی کے آگے سورہ والذاریات پس جب پونہچا مین اس آیت پر وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ کہا اعرابی نے بس کر پھر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اُسکو اور باٹا اُسکو اُن لوگون پر کہ آگے اُسکے تھے اور پیچھے اُسکے اور قصد کیا طرف تلوار اور کمان اپنی کے اور توڑ ڈالا اُنکو اور پیٹھ پھیر کر چلا گیا پھر ملا مین اُس سے طواف مین اسحال مین کہ دُبلا ہو گیا تھا جسم اُسکا اور زرد ہو گیا تھا رنگ اُسکا پس سلام کیا اُسنے مجھپر اور کہا کہ پڑھو وہی سورت پس جبکہ پونہچا مین اُسی آیت پر یعنی وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ پر ایک چیخ ماری اور کہا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا پھر کہا اعرابی نے کہ کچھ اور بھی سوا اسکے پس پڑھا مین نے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ

ف اور یقین ہین کوئی چیز یقین کے سوا جسکے ساتھ یقین کرنا رزق کا ہے اور یقین ہین کوئی چیز یقین کے سوا جسکے ساتھ یقین کرنا رزق کا ہے اور یقین ہین کوئی چیز یقین کے سوا جسکے ساتھ یقین کرنا رزق کا ہے

ف یقین جب حد جزم کو پونہچے اور سند یکزنیوالا ساتھ دلیل اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کرے اُسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کے نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اسطرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اُن چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہون شرع کے اور اُن چیزون سے کہ مخالف شرع کے ہون باز رکھے اُسکو یقین نہین کہت

مگون ہے وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالیٰ کو یہاں تک کہ قسم کھائی پس نہیں ماناکہ تا اُسکا یہاں تک کہ اُرکلیف دی اُسکو قسم کھانے کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتھ اُسکے دم اُسکا ع ۔ مدارک **وَعَنْ** سُفْيَانَ النَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سفیان توری سے کہ کہا نہیں ہے زہد دنیا میں ساتھ پہننے کپڑے موٹے اور سخت کے اور ساتھ کھانے دال دلیے اور بے مزہ کے اور روٹی خشک کے نہیں ہے زہد دنیا میں مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی شرح السنہ میں **ف** غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت میں اور خشن ساتھ زبر خ اور زیر شین کے وہ کپڑا کہ سخت ہو بُنا وٹ میں اور جشب ساتھ زبر جیم اور زیر شین کے کھانا سخت بے مزہ اور بعضوں نے کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کے لیے ساتھ جلدی کرنیکے طرف توبہ کے اور علم وعمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہے کہ ہو ہیچ حال قلبی کہ نہ ارہو دنیا سے اور رغبت کرے طرف عقبیٰ کے اور نہیں ہے مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کے اسلیے کہ برابر ہیں دونوں امر اسمیں باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہے لباس کی بے تکلفی کو اور کم کھانے اور بے مزہ کھانے کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندیکے طریقت پر حاصل یہ کہ محبت دنیا دلمیں ہلاک کرنے والی ہے واسطے ہلاک ہونے والیکے نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کے اور مشابہ ہے حال کشتی کے کہ اگر پانی کشتی کے اندر آوے تو ڈبو دیتا ہے اُسکو مع بیٹھنے والوں اُسکے کے اور اگر باہر اُسکے رہتا ہے اور گرد اُسکے تو جاری کرتا ہے اُسکو اور پونہچاتا ہے اُسکو طرف جگہ اُسکی کے چنانچہ اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ میں سے پہننا لباس عوام کا اور بعضوں نے لباس امیر ونکا واسطے چھپانے احوال اپنے کے ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے زید بن حسین سے کہا زید بن حسین سے کہ بارے امام مالک کا کہ سُنا میں نے امام مالک سے اس حالمیں کہ پوچھا گیا اُن سے کہ کیا ہے زہد دنیا میں کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کسب سے مراد ہے مکسوب یعنی کھانے پینے کی چیزیں کہ ہوں حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو کُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور فرمایا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُونَ اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتھ رغبت کرنے عمل کے بخوف آنے اجل کے اور زہد کرنا دنیا میں رغبت دلاتا ہے عقبیٰ میں اگر کوئی کہے کہ کیا ہے دخل کسب حلال کو زہد میں جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ رد ہے اُس شخص پر کہ گمان کرتا ہے کہ زہد ہیچ زری ترک کرنے دنیا کے اور پہننے موٹے کپڑے اور کھانے سوکھی روٹی اور مسی کُسی کے ہے اُسکو رد کیا کہ نہیں ہے حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اُسکی یہ ہے کہ کھاوے تو حلال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضایع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا میں یہ ہے کہ نہو اُس چیز پر کہ تیرے ہاتھ میں ہے بہت اعتماد کرنے والا بہ نسبت اُسچیز کے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے ع

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے ہیچ بیان محبت مال کے اور عمر کے طاعت کے لیے **ف** یعنی اسمیں بیان ہے اِسکا کہ جائز ہے طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطے صرف کرنے اُنکے کے عبادت اور طاعت میں ع ۔ استحباب نیک گفتار اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہے اسلیے کہ آدمی بالطبع اُسکے طرف مائل ہے اور عمر ساتھ زیادہ اور بیش عین اور جزم مبہم کے زندگانی اور جینا ساتھ بیش عین اور بیش مبہم کے بھی آیا ہے اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم میں واقع ہو تو زیادہ فصیح تر ہے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے کہ کہا

لہ چھپا ہوا مال سے اور احوال سے کہ کسی کو معلوم نہ ہوں چنانچہ صوفیہ کا لباس یہاں والوں کو معلوم ہے (منہ) چنانچہ ملامتیہ کا لباس کہ ظاہر میں عبادت نہیں ہوتی اور باطن میں عبادت ہوتی ہے (منہ) ف اسمیں اشارہ ہے اس طرف کہ مکسوب حلال ہو (منہ) ع ۱۲ منہ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندے سے متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** متقی وہ کہ بچے ممنوع چیزون سے یا وہ کہ خرچ کرے مال اپنا اور بعضون نے کہا کہ متقی وہ ہے کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع کرے خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سے اور غنی سے مراد تو اگر ساتھ مال کے ہے یا ساتھ دل کے اور لاتا اس حدیث کا اسباب مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد تو انگری ساتھ مال کے ہے اور یہ منافی بھی نہین ہے غنائے نفس کے اسلیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہے غنا مین اور مترتب ہوتا ہے اسپر غنا ہاتھ کا کہ باعث ہو حاصل ہونے درجات کا دنیا اور عقبیٰ مین حاصل یہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہے اور اس سے دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتد خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سب سے انقطاع کر کے مشغول ہو اپنے رب کی عبادت مین یا مراد ہے خیر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی مین اسطرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع نہو اسپر اور یہ شامل ہے فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہے اور خفی ساتھ حاء مہملہ کے بھی روایت کیا گیا ہے بمعنی مہربانی اور احسان کرنیوالے حق پر اور صحیح اول ہی ہے اور اسمین دلیل ہے اسکے لیے کہ کہتا ہے گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سے اور جسنے فضیلت دی ہے اختلاط کو تاویل کی ہے اسکی ساتھ گوشہ نشینی کے وقت فتنے کے یا حمل کیا ہے دوسرے اوپر اختلاط بڑون کے ع **وَذَكَرَ** حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمرؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے لا حسد الا فی اثنین مع باب فضائل قرآن کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بکرہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور نیک ہون عمل اسکے پھر کہا اس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور بُرے ہون عمل اسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** ظاہر عبارت سے یہ حکم غالب کا ہے یعنی اچھے یا بُرے عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہو گا اور ایک وجہ کر شر باوجود یکہ ثابت ہوتا اس مادہ کا تا دیر ہے ۔ط ح **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹے خالد کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کے یعنی صحابہ مین سے پس مارا گیا ایک اُن دونو مین سے اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین پھر مرا دوسرا یعنی اپنے بستر پر بعد شہید ہونے بھائی اپنے کے بقدر ایک ہفتے کے یا قریب ہفتے کے یعنی تخمیناً کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہؓ نے اُسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تمنے اور کیا پڑھا تم نے نماز مین اُسپر بھی یعنی کیا دعا کی اُسکے لیے کہا صحابہؓ نے کہ دعا کی ہمنے خدا تعالیٰ سے کہ بخشے گناہ اُسکے اور رحمت کرے اُسپر اور پونچا دے اُسکو ساتھ یار اُسکے کے کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اُسکے کے جنت مین جیسیکہ دنیا مین اتحاد رکھتے تھے آپسمین اور رہتے تھے اکٹھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہان گئی نماز اُسکی بعد نماز اُسکی کے یعنی یہ جزا ہے شرط عدم وفور کی یعنی جبکہ دعا کی تمنے اللہ سے کہ پونچا دے اُسکو ساتھ یار اسکے کے بمکان اسکے کہ مرتبہ اسکا کم ہے مرتبہ بھائی اُسکے سے پس کہان گئی نماز زاید اس میّت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کے اور کہان گیا ثواب اور عملون اس مرد کا کہ بعد اسکے کیے یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزے اُسکے کا کہ بعد اُسکے رکھا تحقیق

ف یعنی یہ پوشیدہ سرّیہ مین فضیلتین رکھتا ہے اسکو دونون صورت مین ۱۲ منہ

ف یعنی راوی نے یہ بات کہی ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ

تفاوت درجے کا کہ درمیان دو شخصوں کے پہلی مشت مین اور قرب الٰہی مین دور تر اور زیادہ تر ہے تفاوت اس مسافت سے کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے قتل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی مرتبہ اس نیت کا اعلیٰ ہے شہید سے یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص کے پچھلے کا کہ ایک ہفتے تیمن کیا اوپر شہادت ہر شخص کے کہ پہلے شہید ہوا باوجود یکہ رجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین حق مین یا بالا تر ہے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کہ زمانہ ابتدائے اسلام اور قلت مددگاران دین کا تھا جواب اسکا یہ ہے کہ وہ شخص پچھلا بھی مرابط تھا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکھتا تھا پس جزاد یا گیا اپنی نیت پر ۱۲ + ح **وَعَنْ** اَبِیْ لَبِیْبَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْہُ فَاَمَّا الَّذِیْ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ فَاِنَّہٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَۃً صَبَرَ عَلَیْھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِیْ اُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْہُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَۃِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَّعِلْمًا فَھُوَ یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَیَصِلُ رَحِمَہٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰہِ فِیْہِ بِحَقِّہٖ فَھٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّلَمْ یَرْزُقْہُ مَالًا فَھُوَ صَادِقُ النِّیَّۃِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُھُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْہُ عِلْمًا فَھُوَ یَخْبِطُ فِیْ مَالِہٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَا یَتَّقِیْ فِیْہِ رَبَّہٗ وَلَا یَصِلُ فِیْہِ رَحِمَہٗ وَلَا یَعْمَلُ فِیْہِ بِحَقٍّ فَھٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ یَرْزُقْہُ اللّٰہُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَھُوَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِیْہِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَھُوَ نِیَّتُہٗ وَوِزْرُھُمَا سَوَاءٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہوا بی کبشہ انماری سے یہ کہ اُسنے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اُن پر کہ وہ حق ہین اور پڑھتا ہون مین تمھارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکھو اُسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کھاتا ہون اُنکی حقیت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین کم ہوتا مال بندے کا بسبب صدقہ دینے کے یعنی للہ دینے کے اگرچہ صورت مین نقصان ہے ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہے دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کے ہے نہ نقصان کے اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اُس سے مال ناحق کہ صبر کیا اُس بندہ نے اُپر اُسکے یعنی اگرچہ متضمن تھا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اُس بندے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بسبب اُس مظلمہ کے عزت یعنی اپنے نزدیک جیسیکہ وہ زیادہ کرتا ہے ظالم کے لیے اپنے نزدیک ذلت بسبب اُسکے یا زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے عزت اُسکی لیے دنیا مین انجام کار کو جیسیکہ حاصل ہوتی ہے ظالم کے لیے ذلت بسبب اُسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر لائق جاتا ہے اور کہ کیا جاتا ہے ظالم زیر دست و ذلیل مظلوم کے آگے از روے جزا سے موافق کے اور نہ کھولا کسی بندے نے یعنی اپنے نفس پر دروازہ سوال کرنیکا یعنی لوگون سے بغیر حاجت و ضرورت کے بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کے مگر کھولا اللہ تعالیٰ نے اُسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح بطرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لے لیتا ہے اُس سے نعمت کہ اُسکے پاس ہے پس پڑتا ہے نہایت خرابی مین اور ای پر وہ حدیث کہ کہا تھا مین نے بیان کرنا اُسکا پس یاد رکھو اُسکو یہ ہے کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان اُس حدیث کے نہین ہے دنیا مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہے احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم کہ بسبب اُسکے طریقہ خرچ کرنیکا اور کیفیت خرچ کرنے کے مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہے پس وہ بندہ تقویٰ کرتا ہے اُس مال مین رب اپنے کا کہ نہین خرچ کرتا اُسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہے اپنون سے اور کام کرتا ہے واسطے خدا پہچانی کے اُس مال مین موافق حق مال کے یعنی ادا کرتا ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کے مثل زکوٰۃ

ا اللہ اعلم وکرہ صلعم
کہ نہ پہچانا ہی کہ
مین نہ کہ یہ بات کی ہے
صلعم فرمودہ اصل حکم
صلعم علی فرمودہ ثالث
حسب الیمین فلا تزال
ہو ہو فرمودہ ثالث
مین نہ کہ یہ بات کی ہے
صلعم علیہ السلام
صلعم علیہ السلام
ح ۱۲ اسکا اللہ تعالیٰ
دنیا مین آخرت مین
جیسیکہ اوپر اللہ تعالیٰ
ح ۱۲ تفسیر
اور یہان ہے ۱۲

اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کے پس یہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہے یعنی بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا مین یا بیچ اعلیٰ درجات کے سے
عقبیٰ مین اور دوسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ نے علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہے اور نہین دیا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ نے
مال پس یہ بندہ بمقتضائے علم کے کہ رکھتا ہے صادق ہے نیت اُسکی اور دوست رکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے مال کے ہونے کی کہتا ہے کہ اگر ہوتا مجھ سے
پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانیکا سا کہ تقوی کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہے اور صرف کرتا ہے مال کو حقوق مین پس ثواب
اُن دونون کا برابر ہے یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہے اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کے اجر اسکا پاتا ہے
اور تیسرا وہ بندہ ہے کہ دیا ہے اُسکو خدا تعالیٰ نے مال اور نہین دیا ہے اُسکو علم کہ بسبب اُسکے تقوی کرے اور خرچ کرے مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا
ہے بیچ مال اپنے کے بغیر استعمال کرنے علم کے یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہے کبھی از راہ حرص اور حب دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہے واسطے منانے
اور دکھانے اور فخر وتکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنے اُس مال کے رب اپنے کا یعنی بسبب نہونے علم کے بیچ لینے اور صرف کرنے اُسکے کے اور نہین
احسان وسلوک کرتا ناتے داروں سے یعنی بسبب قلت رحم اور نہونے علم اور ہونے کثرت حرص وبخل کے اور نہین عمل کرتا اُس مین ساتھ حق
کے یعنی کیسطرح کے حق کے خواہ اللہ کا ہو خواہ بندون کا پس یہ شخص بیچ پلید ترین مرتبہ کے ہے اور جو تھا وہ بندہ ہے کہ نہین دیا اُسکو اللہ نے
مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کے پس وہ کہتا ہے کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اسمین فلانیکا سا یعنی اہل شر مین سے
پس وہ مغلوب ہے بسبب نیت اپنی کے پس وہ بہ نیت ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے ف یہان نیت کو اپنے معنی عزم کے
حمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہے اور معنی عزم کے یہ ہین کہ پیدا ہے اُسپر اور کوئی مانع اُسکے جانب سے نہین ہے مگر نہونا قدرت کا اور نہ یہ کہ اُسکو
اگر قدرت پاوے اور پورا نہیچے اُس تک تو بے توقف کرتا ہے مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھے گنہگار ہے اور ماخوذ ہے اُسپر اگرچہ عزم زنا کا نہین ہوا لیکن ایک
گناہ ہے علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہ ہے کہ اول وسواس شیطان ہے کہ دلین پڑتا ہے بغیر کسب وعمل کے اُسکو ہاجس کہتے ہین اور ہاجس پر
مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹھے اور باطن مین جولان کرے اور پھرے اُسکو خاطر کہتے ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع اور معاف
ہے اور مواخذہ نہین اُسپر اور یہ خصائص اس امت سے ہے بعد ازان اہم ہے کہ قصد ونیت فعل کی رکھے اور حسنات مین بمجرد قصد ونیت کے حسنہ کامل
لکھتے ہین اور سیئات مین نہین بعد ازان عزم ہی جیسیکہ بیان کیا اسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا ہے اور حضرت شیخ نے ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ وفیہ مین مال
کی طرف پھیری ہے اور ملا علی نے علم کی طرف یعنی کام کرتا ہے واسطے اللہ کے علم مین بحق علم کے کہ ادا کرتا ہے حق اُسکا اور عمل کرتا ہے اُسپر ساتھ حق اللہ
کے اور حق بندون اُسکے کے پس یہ کلھکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کے نقل کیا ہے اور معنی لفظ ینبغط کے حضرت شیخ نے یہ
لکھے ہین کہ خبط وخلط کرتا ہے اپنے مال مین اور ہاتھ اور پانون مارتا ہے بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کے طریق خیر وشر مین اور صرف کرتا ہے
اُسکو غیر حق مین جیسیکہ فرمایا ہے کہ یا بتقی الخ اور ملا علی نے یہ معنی لکھے ہین کہ اُٹھتا ہے اور بیٹھتا ہے ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ دینے کے اور مختلف ہوتا
ہے حال مین یا طیبا خرچ کرنے کے اور اسکے اپنے مال مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ قِیْلَ وَکَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے
انس رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جبکہ ارادہ کرتا ہے ساتھ بندہ کے بھلائی کی یعنی انجام کار اُسکے مین تو کرواتا ہی اُس سے
بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا آنحضرت ؐ سے کہ کسطرح کرواتا ہی بھلائی اُس سے یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہے اُسکو عمل نیک کی پہلے موت
کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہان تک کہ مرتا ہے تو یہ اور عبادت پر پس ہوتا ہے اُسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی

کہ اسمین کا ریک کرسکتا ہے مرع وعن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمان بردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالی کے امر کا اور منقاد کرے اُسکو اُسکے حکم اور قضاو قدر کا اور عمل کرے واسطے ثواب وجزا کے کہ بعد موت کے پاویگا اور احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ نفس چاہے چیزین حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوے اُسکو اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہے اور خلاف فرمان حق کے چلتا ہے اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہین کرتا ہے اور پھر آرزو اور خواہش رکھتا ہے خدا تعالی سے کہ راضی ہو اور بخشدے اور بہشت مین داخل کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی حال تو وہ ہے اور آرزو یہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ رب میرا کریم وحیم ہے بخش ہی دیگا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ما غرک بربک الکریم اور فرمایا ہے نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اور فرمایا ہے ان رحمت اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہے ان الذین امنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پھر امیدوار رہنا نچاہیے بلکہ عمل کرے اور پھر امیدوار رحمت کا رہے اور ڈرتا رہے اُسکے عذاب سے شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ نے شرح حکم کے لکھتے ہین کہ علماے بالمد نے کہا ہے کہ رجاے کاذب کہ مغرور ہو صاحب اُسکا اُسپر اور باز رہے عمل سے اور دلیر کرے اسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین ہے بلکہ وہ آرزو فریب شیطان کا ہے اور حضرت معروف کرخی فرماتے ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بے عمل کے ایک گناہ ہے گناہونمین سے اور امید شفاعت بے سبب بے علاقہ ایک قسم ہے فریب سے اور امید رکھنا رحمت کا اُس سے کہ فرمانبرداری نکرے اُسکی حمق وجہالت ہے اور حسن بصری کہتے ہین کہ ایک قوم کو بازرکھا تمنی کی آرزو نے یہان تک کہ باہر نکلے دنیا سے اور حال یہ ہے کہ نہین ہے اُنکے لیے نیکی کہتا ہے ایک انمین سے کہ اچھا رکھتا ہونمین گمان اپنے پروردگار سے کہ بخشنے والا ہے جھوٹ کہتا ہے اگر اچھا ہوتا گمان اُسکا ساتھ پروردگار کے تو اچھے عمل کرتا اور فرماتے ہین حسن بصری کہ دور ہو اے بندگان خدا اون آرزوؤن باطل سے کہ یہ وادی احمقونکے ہین کہ پڑے ہین لوگ ان مین قسم خدا کی ندی خدا تعالی نے کسی بندے کو اُسکی آرزوؤن سے خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور خیر بن منصور نے اپنے ایک یار کو لکھا کہ تو امید رکھتا ہے درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکھتا ہے تو خدا تعالی سے ساتھ کاربد اپنے کے ہوش مین آ کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہے تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتدا اسے حدیث مین ہے اسکے معنی ایک تو یہی ہین کہ جو ندکور ہوے یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نے کہ کہا ترمذی نے اور اور علما نے کہ معنی دان نفسہ کے حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنے اعمال واحوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچھے تو محمد کرے اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کرے اُن سے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اسکے کہ حساب کیا جاوے تجھی مین جیسکہ روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نے ولتنظر نفس ما قدمت لغد مرع الفصل الثالث فصل تیسری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی رأسہ اثر ماء فقلنا یا رسول اللہ نراک طیب النفس قال اجل قال ثم خاض لقوم فی ذکر الغنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد روایت ہے ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ کہا تھے ہم ایک مجلس مین پس آئے ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تحقیق حضرت کے سر پر نشانی

ف یعنی حاصل یہ کہ کرنا عمل صالح کا اور پھر امید رکھنا قبول ہونیکی اور بخشے جانیکی اور نکرنا عمل صالح کا اور پھر امید رکھنا بخشے جانیکی اور قبول ہونیکی اور نکرنا توبہ

پانی کا یعنی بسبب تنہا ہونیکے پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اشارہ کا چہرہ پر ہویدا ہے فرمایا کہ ہان کہا راوی نے کہ پھر مشغول ہوئی قوم بیچ ذکر دولتمندی کے کہ نیک ہے یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہے مضائقہ دولتمندی کا واسطے اُس شخص کے کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور صحت یعنی بدنکی اگرچہ ساتھ فقر کے ہو واسطے پرہیزگار کے بہتر ہے دولتمندی سے اور خوشدلی اور خوش حالی جملہ نعمتون سے ہے کہ شکر کا واجب ہے اور سوال کیا جاویگا بندہ اُس سے قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهُ زَمَانُ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَبْدُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سفیان ثوری سے کہ کہا تھا مال اگلے زمانہ مین مکروہ و ناپسند یعنی اسلیے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اُس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بے سعی و تردد کے اور بغیر توجہ کے طرف بادشاہون اور امیرون کے پونہچتا تھا اور اُنسے ایذا اور خواری نہین پونہچتی تھی پس ای پر اس زمانہ مین مال سپر ہے مومن کی یعنی چونکہ اس زمانے مین باعث زہد اور قناعت کی سُست ہوگئی ہے اور احتیاجین غالب آتی ہین اور واسطے حاصل کرنے قوت کے توجہ اور تردد امنیا کے دروازے پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اُٹھائی جاتی ہے مال حلال میسلمانکی ہے کہ اُسکے سبب سے بچتا ہے پڑنیسے حرام اور شبہہ مین اور باز رکھتا ہے اُسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سے اور کہا سفیانؒ نے اگر نہ ہوتی یہ دنیار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کرڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور کہا سفیانؒ نے جو شخص کہ ہو بیع ہاتھ اُسکے کے ان اموال سے کچھ یعنی تھوڑا سا بقدر کفایت کے پس چاہیے کہ اصلاح کرے اُسکو یعنی ضائع نکرے اُسکو بلکہ بڑھاوے اُسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کرے اُسکو بوجہ قناعت کے اسلیے کہ یہ زمانہ ہمارا ایسا ہے کہ اگر محتاج ہوگیا کوئی ہوگا اول اُن شخصون کا کہ ہاتھ سے دین اپنے دین کو یعنی دنیا کے حاصل کرنیکے لیے اور کہا مال حلال نہین اُٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیے اور اُسکو لگاکر رکھے اور باحتیاط خرچ کرے تاچندے باقی رہے اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہے کہ مال حلال کم ہوتا ہے اور اس قدر نہین ہوتا کہ اُسمین اسراف کرسکین ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اُسکو خدا تعالیٰ اُسکا دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برسکی عمر والے یعنی وہ کہ عمر انکی دنیا مین ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہے کہ فرمائی اللہ تعالیٰ نے اسکے حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنے تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اُسمین ایسا عاقل کہ اُسکی شان سے ہے یہ کہ نصیحت پکڑی اور حالانکہ آیا تمھارے پاس ڈرانیوالا یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنْ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِيْ اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہے عبداللہؓ بن شداد سے کہ کہا تحقیق نکلے ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھے آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس مسلمان ہوئے یعنی اور ارادہ کیا ساتھ رہنے کے حضرت

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے کو دین کے کام کے لیے وقف کر دے اور اپنے بال بچوں کے لیے کچھ نہ چھوڑے تو اس کا یہ فعل نہایت قابل تعریف ہے اور اس کے بال بچے اللہ کے ذمہ ہیں۔ منہ

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے کو دین کے کام کے لیے وقف کر دے اور اپنے بال بچوں کے لیے کچھ نہ چھوڑے تو اس کا یہ فعل نہایت قابل تعریف ہے اور اس کے بال بچے اللہ کے ذمہ ہیں۔ منہ

مجاہدہ کے اور تھے وہ فقر وفاقہ والے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ کفایت کرے مجکو انکی خبرگیری سے یعنی غمخواری اور سامان اکلاد رست کرنے تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہؓ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہ پس نکلا اُس لشکر مین ایک شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بھیجا حضرتؐ نے ایک لشکر اور پس نکلا اُس لشکر مین دوسرا شخص اُن تینون مین سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اسحالمین کہ مرابط اور نیت رکھنے والا جہاد کا تھا کہا عبد اللہ بن شدادؓ نے کہ طلحہؓ نے پس دیکھا مین نے یعنی خواب مین اُن تینون کو بہشت مین اور دیکھا مین نے اُس شخص کو کہ مرا تھا اپنے بستر پر آگے اُنکے اور دیکھا مین نے اُسکو کہ شہید کیا گیا تھا آخر کہ پاس پاس جاتا ہے اُسکے اور متصل ہے ساتھ اُسکے اور دیکھا مین نے اُن تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تھا اُنمین سے کہ نزدیک جاتا ہے اُس شہید آخر کے اور سب سے پیچھے ہے پس گذرا میرے دلمین اس سے شبہ یعنی چاہیے تھا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تھا پیچھے اُن سے ہوتا اور اس ترتیب کے جو خلاف دیکھا تو نہایت تعجب الہ الکارمیرے دلمین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرتؐ نے اور کس چیز کا انکار کیا تو نے اس قضیہ مین سے یعنی آگے سب سے دیکھنا تیرا اُسکو کہ مرا تھا بستر پر اور اسی طرح دیکھنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہے کوئی افضل نزدیک خدا کے اُس مسلمان سے کہ دراز کیا ہے عمر اُسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنے اُسکے کے خدا تعالی کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الٰہ الا اللہ کہنے کی وصانہ اُنکے کے تمام عباد تون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بیشک اجر و فضیلت اُسکی زیادہ ہوگی اُس سے اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اُسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سے اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہے کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کے مذکور ہوئی چنانچہ یہان بھی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہے اُسکی طرف کہ تھا وہ مرابط اھ مع ح **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ عَبْدٌ لَّوَخَرَّ عَلٰی وَجْھِہٖ مِنْ یَوْمِ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ ھَرِمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لَوْ تَرَدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ** اور روایت ہے محمد بن عمیرہ سے اور تھا وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق ایک بندہ بندونمین سے اگر گرے اپنے مُنھ پر اُسدن سے کہ پیدا کیا گیا ہے یہانتک کہ مرے بوڑھا ہوکر بیچ طاعت اللہ کے یعنی اگر فرض کیا جاوے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک سجدہ اور نماز ہی مین مُنھ کے بل پڑا رہے یا مرا و بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچے تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنے پڑے رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اُسدن کے یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکھنے ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکھے گا اور آرزو کریگا کہ پھر بھیجا جاوے طرف دنیا کے تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی بس جسقدر کہ عمر زیادہ ہوتا کہ موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کہن یہ دونون حدیثین احمد نے **بَابُ التَّوَکُّلِ وَالصَّبْرِ** باب ہے بیچ بیان توکل کے اور صبر کے ف وکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر اور زیر کے اسم ہے اُس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور وکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اُس سے اور شرع مین عبارت ہے سپرد کرنے بندے کے اپنے کام کو خدا کے تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنی اپنے حول و قوت سے اور توکل سب کامونمین جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اُسکا رزق مین ہوتا ہے اور حقیقت مین معنی توکل کے بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونے حق عزوجل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب کسب کا شرط اُسکی نہین ہے بلکہ چاہیے کہ نظر اُس سے ساقط ہو اسلیے کہ توکل کا رد ول کا ہے جب یقین ضمانہ حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا توکل معطل کرنا اعضا کا شرط نہین ہے اور کسب و کار ساتھ اُسکے منافات نہین رکھتا اور دو دلیل کہ اسباب ترک کرتے ہین وا سطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہین نظر اسباب سے

ف قولہ باب ہم قال یعنی اللہ تعالیٰ ہمارا ان بقال الاسماء الاربعۃ الخ ف قولہ

ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کے پہونچنے مین شرط نہین ہے اور بعضون نے تفسیر کیا ہے توکل کو ساتھ ترک کسب و اسباب سے بسبب اعتماد کے رزاقیت پروردگار تعالیٰ پر اور یہ ابتدائے حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل سے ساتھ اُسکے اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہین ہوتی اور یقین اُسکا ہیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اُسکے کے ایک ہی حال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرمے کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اُسی وقت وہ پھل لاوے یقین اُسکا قدرت صانع تعالیٰ پر اُس صورت مین اور اِس صورت مین کہ درخت خرما بعد اد سا لہا سے سال کے بطریق عادت معمولی کے پھل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اُسکی کے بیچ صورت اسباب کے اور ترتب مسببات کے اُسپر زیادہ ہے اور بیچ بے سبھی کے وہی ایک فعل ہے فقط اور یہان کتنے ہی اعمال مضبوط اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کے معطل کر نا پیدائش آسی کا ہے اور صبر لغت مین حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے کہ اُسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیۂ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین کبریٰؒ نے فرمایا کہ صبر یا ہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا اور پیہم باز رکھنے نفس کے محبوبات اُسکی سے اور عوارف مین لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدا تعالیٰ پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا ادلے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل سے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہے ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسیکہ شکر کا استعمال رزق مین ہے ف۲ جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کی ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اُنکا کہ کماتا ہے سب چیز سے باز آیا مین اور زہد و تقوی کی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس و غیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کردن اور بہ دون کسب اور مخالطت کے ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ کے سوا توکل کرنے کے اللہ تعالیٰ پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا ترک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور حلاوت اُسمین ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اُسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہے کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہین بجا لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہے چنانچہ ایک حدیث دران مین آیا ہے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگونمین تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدا تعالیٰ کو وکیل اپنے امور کا اور ضامن اصلاح اپنی کا جانکر محض اُسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہے ہرگز فوت نہوگا اور حکم الٰہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدا تعالیٰ ضامن بندہ کی روزی کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اُسپر قسم کھائی ہے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر اور پر ضمانت اور وعدے اُسکے کے اعتماد نکرے اور باور نکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور کاسب کو سوا ہاتھ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوائے خدا کے کوئی نہین ہے بے سبب بے کسب بھی پہونچاتا ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو بھی عالم خدا کا جانکر اعتماد دل اُسپر نکرے اور وعدۂ الٰہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بھی خدا تعالیٰ روزی پہونچا دیگا اور یہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا ہے اور درجہ عام مسلمانون کا ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور اعلیٰ تر اس سے درجہ تسلیم کا ہے کہ بندہ تمام امور اپنے خدا اور اُسکے علم کو سونپے اور کچھ تردد اُسکے دل مین نرہے اور یہ درجہ اولیا کا ہے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب سبب منافی توکل کے نہین ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کے ہو اور اُس کو شریک

ف۱ یعنی کسبی کو چاہیے کہ اعتماد نہ کرے اپنے کسب پر اور توکل کرے اللہ پر اور جانے کہ کسب سبب ہے رزق کا اور رزق پہونچتا ہے اللہ کی طرف سے اور کسب کرنا اسکا امر ہے اللہ کا اور امر کی تعمیل کرنا عبادت ہے اور عبادت کا ثواب ہے اور آسان کی ہے توکل کرنا بیکسبی پر بہ نسبت توکل کرنے کسبی کے اور بیکسبی کو چاہیے کہ توکل کرے اللہ پر اور جانے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہے اور کسب کرنا اسکا امر ہے اللہ کا اور امر کی تعمیل کرنا عبادت ہے اور عبادت کا ثواب ہے اور آسان کی ہے توکل کرنا بیکسبی پر بہ نسبت توکل کرنے کسبی کے

ف۲ یعنی جو لوگ کہ قوی ہین ایمان و یقین مین اور ہمت رکھتے ہین اللہ پر توکل کرنے مین اور صبر کرنے مین اوپر بلاؤن اور مصیبتون کے اور شکر کرنے مین اوپر نعمتون کے اور ہر حال مین اللہ پر بھروسا کرتے ہین اور اللہ کو کافی سمجھتے ہین اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہین اور اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہین اور اللہ کی یاد مین مشغول رہتے ہین اور اللہ کی عبادت مین کوشش کرتے ہین اور اللہ کی طرف سے ثواب کی امید رکھتے ہین اور اللہ کی طرف سے عذاب سے ڈرتے ہین اور اللہ کی طرف سے رزق کی امید رکھتے ہین اور اللہ کی طرف سے رزق کی امید رکھتے ہین

خفی کہتے ہین پس جو کسب کرنیوالا کہ اعتماد اُسکے دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سے ہے لیکن اعلیٰ درجہ توکل کا یہ ہے کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ ہی پر اور سونپے اور اپنے اُسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر رکھسان رہے اور امید خلق سے منقطع رکھے اور رنج و بلا پر کہ پیش آوے راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کے بھی ہاتھ سے باز رکھنا روا نہین اسلیے کہ اکثر انبیاؑ اور اولیاؒ کسب کیا ہے لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کے بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور و فتور دیکھے اُسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدۂ نفس مین مشغول ہو تا کہ واصل بحق ہو اور جان کہ متوکل کو یاد رہنا اُسکار و سبب سے کہ قطعاً کار برآری سوا اُسکے نہوا اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے جیسے کہ ہاتھ سے کھانا کھانا چھوڑ دے بگمان اسکے کہ کھانا خود بخود منہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتے ہین اور حق توکل ایسے امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالیٰ نے طعام اسی لیے پیدا کیا ہے اور خالق و رزاق سب کا وہی ہے یہ سبب اس کار کا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ ہاتھ کٹون کے امور بھی سرانجام پاتے ہین اور اسی پر ہاتھ باز رکھنا اُس سبب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اُسکے تعلق نہو مانند لینے خرچ راہ کے سفرین اور مانند اسکے کے روا ہے اس لیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہے کہ سفر خرچ راہ نہ لینے والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہے اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہم لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہے اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کے حق پر اعلیٰ درجات سے ہے اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اُسکے تنگی پر صابر نرہین اور رضامند نہین اسکو ترک کسب رضامندین اور ذخیرہ رکھنا بھی واسطے عیال کے ایک سال تک اور واسطے نفس اپنے کے چالیس روز تک منافی توکل کے نہین کہ رسول علیہ السلام نے رکھا ہے اور اسی طرح علاج بیماری کا اور رکھنا چیز دن ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کے کہ ہر روز کام مین آتے ہین لیکن اگر بھی ذخیرہ نہ رکھے اور سب کچھ ترک کرے اور دل اُسکا اللہ تعالیٰ پر مطمئن ہو تو یقین ہے کہ اعلیٰ درجہ ہو اُسکے لیے بڑی قوت یقینی چاہیے پس جسکو سوا ذخیرہ کے فارغ عبادت اور دلجمعی حاصل ہو اُسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا بیچ اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا غیر طبیب سے شرط توکل ہے اور کہا ہے علمانے کہ توکل سوا ہے توحید اور زہد کے راست نہین آتا اور مراد توحید سے یہان یہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدا کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی جانے اور جانے کہ محرک سب کا سوائے واحد حقیقی کے کوئی نہین جو کچھ آتا جاتا ہے سب ایک ہی جگہ سے ہے جسکے دل پر یہ بات غالب ہو جاوے گی بے اختیار توکل حاصل ہو گا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اُسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کے عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنیکے ایک تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ اور دوسری مراد کو پونہچنا ہے صبر کے سبب جیسے کہ فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا اور تیسرے مقدم ہونا دار السلام ہونا ہے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا اور چوتھی تعریف کرنا حق کا پر اَنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اور پانچوین بشارت ہونا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور چھٹی محبت خدا تعالیٰ کی ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہے اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا اور آٹھوین بزرگی اور سلام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہے اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ پس کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہے سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہے سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہے اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہے کہ تامل کرے اسمین کہ جو کچھ مقدر ہے جزع و فزع سے تغیر نہین

ہوتا اور کم وبیش اومقدم ومؤخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہے پھر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا مقامات طاعت پر ہے دوسرے صبر کرنا گناہون کے کرنیسے تیسرے صبر کرنا مصیبتون دنیا سے چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجالاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سے امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتون سے محروم رہیگا اور عبادت نہین کرسکے گا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب صبر نکرنیکے گناہ لیکے ہبط ہوگا بحر العلوم ومنتہی الطالب **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب هم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربهم یتوکلون متفق علیہ

روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت مین سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ طلب منتر کی کرتے ہین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہین یعنی بیچ تمام اُن چیزون کے کہ کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکے کے پس نہین منافی ہے اس حدیث کے کہ ہر ایک کے ساتھ انمین سے ستر ستر ہزار ہونگے اور نہ طلب منتر کی کرتے ہین یعنی مطلقاً یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماے الٰہی کے اور نہ شگون بد لیتے ہین یعنی جیوانات کے اوڑجانیسے یا آواز کے سُننے سے بلکہ کرتے ہین جیسیکہ وارد ہوا ہے اللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ کما صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیاے کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اُسکے سے اور نہین التفات کرتے طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہے کہ نہین پہنچتے اُسکو غیر اُنکے اور ای پر عوام بس خصوصے اُنکے لیے دوا کرنے اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ دعا کے ہوتا ہے جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دیجاتی ہے اسکے لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہے تونے کہ حضرت صدیقؓ نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو انکا رکیا اُنپر آنحضرتؐ نے اسلیے کہ جانتے تھے یقین وصبر اُنکا اور جبکہ لایا آپکے پاس ایک شخص ماندیدہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا مین کچھ ملک نہین رکھتا پس حضرتؐ نے اُسکو مارا اور غصہ کیا اُسپر ع ۔ ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر یہ منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب وسنت سے معلوم نہین ہوئے اور شارع نے اُنکو روانہین رکھا اور امن نہین ہے اُسمین پڑجانے سے شرک مین بقرینۂ قول ولا یتطیرون کے اسلیے کہ یہ بات ثابت ہو کہ تطیر عادات جاہلیت سے اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سے تمام مسلمانون پر لازم ہے اور باوجود اسکے انمین فضیلت ہے اور اُسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ درآنحالیکہ (شگون ۱۲) بد نہ لیتے ہون بیحساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ اس باب کے اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بھی درجات توکل سے ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقاً کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کہ رین اور متعارف توکل سے یہی معنی سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کے بسبب اعتماد کے رزقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہے اور متوسطون کا اور اُنکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہے حاصل ہے ساتھ زیادتی کے لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ اور تیسرا مرتبہ متوسطون اور مقربون کا ہے کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اُنکی سے ساقط ہے اور وجود وعدم اُسکا برابر ہوا ہے اور اُنکو بیچ مباشرت اسباب کے عبودیت اور فرمانبرداری امر کی ہے اور اس حیثیت سے حکم عزیمت کا پکڑتا ہے اور یہ مرتبہ اخص خواص کا ہے کہ انبیا اور اولیا مین کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کے ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اُسکی یہ ہے اور جزا اُنکی سب سے زیادہ ہے ۔ ح ۔ اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکھا ہے کہ اسباب دور کرنے والے ضرر کے تین قسم کے ہین ایک تو مقطوع یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہے ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہے ضرر بھوک کو

اور دوسرے ظنی جیسے کہ فصد اور پچھنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کے اور معالجہ حرارت کا ساتھ برودت کے اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسرے موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑھکر دم کرنی اور تعویذ بنا کر لٹکانا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سے نہین ہے بلکہ ترک کرنا اُسکا حرام ہے درصورت خوف موت کے اور ای پر موہوم پس شرط توکل یہ ہے کہ ترک کرے اُسکو اس لیے کہ وصف کیا ہے ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور ای پر درجہ متوسط کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہے مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کے نزدیک اطبا کے پس کرنا اُسکا نہین ہے مناقض توکل کا بخلاف موہوم کے اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہے ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہے ترک کرنا ظنی کا افضل کرنے اُسکے سے بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہے درمیان دو درجون کے کذا فی الفصول الہمادیہ انتہی **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا اَلْيَرَاسَدَّ اَلْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيْ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا اَلْيَرَاسَدَّ اَلْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيْ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا اَلْيَرَاسَدَّ اَلْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی ابن عباسؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکھائی گئین مجکو امتین یعنی ساتھ انبیا اُنکے کے بطریق کشف کے یا خواب مین یا بخبر وحی کے پس دیکھا مینے اُنکے سے دن قیامت کے اور تعبیر ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہے ایک پیغمبر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ ایک شخص ہے یعنی تابع اُسکا کہ نہین تھا کوئی تابع اُسکا سوائے اُسکے اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر حال آنکہ اُسکے ساتھ ہین دو شخص اور گذرتا ہے ایک اور پیغمبر اس حالت مین کہ اُسکے ساتھ ہے ایک جماعت اور گذرتا ہے ایک پیغمبر اور نہین ہے ساتھ اُسکے کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنے کسی کے اُسکی پس دیکھا مین نے یعنی آگے اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اور بھر دیا ہے اُسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تھی وہ جماعت امید کی مجھ مین نے یہ کہ ہو اُمت میری پس کہا گیا کہ یہ موسیٰ پیغمبر ہین بیچ اُمت اپنی کے یعنی جو کہ ایمان لائے تھے اُنپر پھر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکھ یعنی گویا کہ آنحضرت نے حیا سے سر جھکا لیا تھا اُسوقت اور مُنھ پھیر لیا تھا اُس جگہ سے کہ جہان سے لوگ گذرتے تھے پس کہا گیا آپ کو کہ دیکھو دیکھو گے ایسا اپنی پس دیکھا مین نے یعنی آگے اپنے انبوہ بہت کہ روک رکھا ہے اُسنے کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مین نے اُسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میرے یعنی بلکہ تیرے لیے زیادتی ہے بہ نسبت سابق کے دیکھ ادھر اور ادھر یعنی داہنے بائین پس دیکھا مین نے ایک انبوہ بہت کہ گھیر لیا ہے اُسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگے اور داہنے اور بائین ہین اُمت تیری ہین اور ساتھ اُنکے یعنی منجملہ اُنکے یا زیادہ اوپر ستر ہزار آدمی کہ آگے اُنکے ہین داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے وہ وہ ہین کہ نہ شگون لیتے ہین اور نہ منتر پڑھواتے ہین اور داغ لیتے ہین اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہین پس کھڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ کرے مجکو اُنمین سے یعنی متوکلین مین سے کہ داخل ہون گے بہشت مین بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا کر دان تو عکاشہ کو اُنمین سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص دیگر پس کہا دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کر دے مجکو اُنمین سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لیگیا تجھسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد نبی سے یہ ہین رسول ہے حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کا کہا نووی نے احتمال ہے یہ کہ ہون معنی اسکے یہ کہ ستر ہزار تمھاری اُمت مین سے سوائے اُنکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہون

ف لعلہم الذین ولم یشرکوا بالله فلا ینافی ما فی الحدیث الآخر ۱۲ منہ

معنی اسکے یہ کہ اُنھین مین سے ستر ہزار ایسے ہین اور مرویہ ہے اسکی روایت بخاری کی کہ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اور نہ داغ لیتے ہین یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتے ہین اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورت بعضے صحابہؓ سے کہ اُنمین سے سعد بن ابی وقاص بھی ہین عشرہ مبشرہ مین سے یا مطلق داغ نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونیکے قضا و قدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کے کہ نہین ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوائے اُسکے پس وہ ہیچ مرتبہ شہود کے ہین خارج دائرہ وجود سے فانی اپنے نفسون کے خطوط سے ؛ ع ؛ نہ داغ لیتے ہین معنی اسکے یہ ہین مگر وقت ضرورت کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالیٰ سے رکھتے ہین نہ ترے داغنے سے اور نہ منتر پڑھواتے ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن ہین ہین نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ من ہوا اُس سے کہ ہو مُسمین شرک اور نہ شگون بد لیتے ہین یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کُتے بلی وغیرہا جانوردن چرندہ سے پس مراد یہ ہے کہ وہ چھوڑتے ہین اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہین عدد مذکور سے کہین گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ کہ عدد مخصوص ؛ ع ؛ داغ کرانا بھی اسباب پیمہ سے ہے اور حدیثون نہی اُس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کے اگر بحکم اطباے حاذق کے یقین ہووے تو اجازت بھی ہے اور حضرتؐ نے دوسرے شخص کے حق مین اسلیے داغنہ مانگی کہ اذن نہین دیے گئے تھے حضرتؐ اُس مجلس مین دعا کرنے کی مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہؓ کے لیے دعاے خیر اُس کی دوسرے کے حق مین نہی یا شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اُس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃً نہ فرمایا کہ تو اہل اُسکا نہین ہے بلکہ جواب اُسکا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہؓ کے دعا کرنیکا سبقت اُسکی تھی ساتھ التماس دعا کے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ شخص منافقون مین سے تھا اس سبب سے اُسکے لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکے از راہ حُسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضون نے کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی مخفی کے تھی اور یہ قول صواب تر ہے اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ مردود سرا سعد بن عبادہؓ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکون کے اور طلب دعا کی کرے صالحین سے وَعَنْ صُهَيْبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے صہیبؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطے شان اور مال مسلمان کے کہ تمام شان اُسکی اُسکے لیے بہتر ہے اور نہین ہے یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پونہچے اُسکو خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعات شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اُسکے لیے اور اگر پونہچتا ہے اُسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اُسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے ف مقام صبر و شکر کے دونون عالی ہین اور اجر و ثواب اُنپر مرتب ہوتا ہے اور آدمی اِن دو حال سے خالی نہین پس وہ بہرحال بہتر ہے پھر منحصر ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیے ہے اس لیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہے کہ اگر پونہچتی ہے اُسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرنے لگتا ہے اور اگر ضرر پونہچتا ہے اُسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کے کہ اُس سے ایسی بات نہین ہوتی ؛ ع ؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی پختہ ایمان اور اعتقاد کے ساتھ خدا کے اور توکل اور اعتماد کے اُسپر اور قصد کرنے کے امور خیر پر اور جہاد کرنے کے راہ خدا مین باقوی ہے صبر کرنے مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنے مین اُنکی ایذا پر اور نصیحت و تعلیم خیر کرنے مین بہتر ہے مسلمان ضعیف سے یعنی اِن صفات مین اور

لہ پاوے
ذکر کیا ہے
نصیحت مین
اِنمین سے
شرح اربعین

ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہے اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہین اور اصل ایمان کا مل ترین صفتون خیر کی ہے حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنی امرِ دین سے اور مدد توفیق طلب کر خدا سے یعنی عمل نیک کرنے پر اور عاجز نہو یعنی طلبِ استعانت سے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہووے تو اُسکی استعانت پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اُس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اُسکا اور نہ چھوڑ تو اُسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سے یا زبان حال سے کہ مقدر کیا اللہ نے یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اُسکی کے اور جو کچھ چاہتا ہے خدا تعالیٰ کرتا ہے اِس لیے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کھانے کے کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الٰہی کے اور بہ نسبت حول قوت نفس کے کہتے ہین کھولتا ہے کار شیطان کو اور لاتا ہے دل مین وسوسہ اُسکا ساتھ ندامت اور معارضہ قدر کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ کہنا اِس لیے منع ہے کہ کچھ فائدہ نہین رکھتا اِس لیے کہ جو مقدر مین ہے وہی ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اِس جگہ منع ہے کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے والا وارد ہوا ہے قرآن مین لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین ذکر کیگئی ہے اور بہت روایتون مین آیا ہے استعمال لو کا بس ظاہر یہ ہے کہ یہی وارد ہوئی ہے اُس جگہ کہ جہان فائدہ ہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور جبکہ کہے از راہ تاسف کے فوت ہونے طاعت الٰہی پر یا متعذر ہو اُس سے پس نہین مضائقہ ہے اِسکا اور اسپر عمل کیا جاتا ہے استعمال لو کا کہ موجود ہے حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر باعث ثواب ہے پس لائق ہے کہ گنا جاوے قبیل استحباب سے چنانچہ روایت کیا ہے رازی نے اپنی کتاب مشیخت مین ابی عمرو سے کہ جس نے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا دوزخ کے مسیرت ہزار برس کی اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا جنت سے مسیرت ہزار برس کی ذکر کی یہ سیوطی نے جامع مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا مُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دے تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہے جانورون پرندہ کو نکلتے ہین جانور صبح کو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو اپنے گھو سلو مین سیر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف حق توکل کا یہ ہے کہ یقیناً جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنا اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیر ذلک سب اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہین اور وہ ضامن ہے رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کرے بیچ طلب کرنے کے اچھی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اُٹھاوے اور حرص اور افراط و مبالغہ نکرے اُسکی طلب مین حتیٰ کہ حلت و حرمت کا خیال نرہے کما امام غزالی نے کہ جو کوئی گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پٹھے رہنا زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کے زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر مین ہے پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدا کے غر جل پر ہو چنانچہ اسی لیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندہ کے کہ وہ طلبِ رزق مین نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالیٰ ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہے اسپر کہ سعی اوسط درجے کی نہین منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالیٰ پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ پس حدیث آگاہ کرنے کی ہے اسپر کہ کسب نہین ہے رازق بلکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کے کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے پس نہین منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکے کے پہنچتا ہے رزق اللہ تعالیٰ کا

ف۱ اور اسی طرح ہر وہ چیز جسکو کرتے ہوئے کہنا ہے اللہ کے ارادہ کا کہنے سے پہلے
ف۲ اگر ہو سکے تو اپنے گھر والون کے لیے کچھ نہ کچھ بچا کر رکھ لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا توکل کرنے والے کو اسکی ضرورت کے مطابق رزق پہنچاتا ہے
ف۳ توکل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسکے دیئے ہوئے اسباب کو اختیار کیا جائے

بسبب برکت اُسکی کے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالیٰ کے سے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور منقول ہے کہ بچے کوّے کے وقت نکلنے کے انڈے سے ہوتے ہین سفید پس بُرے معلوم ہوتے ہین وہ کوّے کو ردہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے اُنکو اور باقی رہتے ہین بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ طرف اُنکے مکھی اور چیونٹی کو پس چن چن کر کھاتے ہین وہ اُنکو یہان تک کہ بڑے ہوتے ہین کچھ تو سیاہ ہو جاتے ہین پس پھرتا ہے طرف اُنکے کوّا تو دیکھتا ہے اُنکو سیاہ پس لے مُٹھتا ہے اُنکو اور پرورش کرتا ہے اُنکو پس یہ پونچتا ہے اُنکو رزق بغیر سعی کے اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور اور عجیب حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عزرائیلؑ کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کے پس کہا عزرائیلؑ نے ہان اے رب میرے جبوقت کہ غرق ہوئے ایک کشتی کے لوگ ورپھر اُنمین سے باقی رہے کشتی کے تختون پر اور تھی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ایک تختے پر پس حکم فرمایا تو نے اُسکی روح قبض کرنے کا پس رحم کھایا مین نے اُسوقت اُسکے بچے پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مین نے ٹوالا اُس بچے کو ایک جزیرہ پر اور بھیجی مین نے طرف اُسکے ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اُسکو یہان تک کہ پھر بڑا ہوا پھر متعین کیے مین نے کچھ جن تاکہ تعلیم کرین اُسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اٹھارہ اور داخل ہوا علمائین اور حاصل ہوئی اُسکو امارت اور پونچا وہ سلطنت کے مرتبے کو کہ بادشاہ ہوا تمام روے زمین کا پس دعوی کیا اُسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت و زمام تھا اُسکا شداد اللہ بہت مہربان ہے اپنے بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنے دشمنون کو وہ کیونکر بھولیگا اپنے دوستون کو

پ ۲۷ ع وعن ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس لیس من شیءٍ یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم بہ ولیس شیءٌ یقربکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نھیتکم عنہ وان الروح الامین نفث فی روعی ان نفسًا لن تموت حتی تستکمل رزقھا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ رواہ فی شرح السنۃ والبیھقی فی شعب الایمان الا انہ لم یذکر وان روح القدس اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہین ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرتے تمکو طرف بہشت کے اور دور رکھتے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے مین نے تمکو ساتھ اُسکے اور نہین ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرتے تمکو آگ دوزخ سے اور دور کرے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے مین نے تمکو اُس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہے کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونون عبارتون سے جبرئیلؑ امین پھونکا میرے دل مین یعنی وحی خفی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لے لیتی ہے رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہے اُسکے لیے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اُسکے حق سبحانہ تعالیٰ نے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ آگاہ ہوپس جب لیا ہے کہ جو رزق مقدر کیا ہے اُسے پونچنے والا ہے تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سے اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط ترک و بیع حاصل کرنے اور ڈھونڈھنے رزق کے یعنی تباروجہ مشروع اور موافق حق کے پڑے اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنے اُسکے کے ساتھ گناہون خدا کے اِس لیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے مگر بسبب طاعت اُسکی کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین مگر یہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس ف اِس حدیث کے سرے کے جملے دلیل صریح ہین اِسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہین کتاب و سنت سے اور دلیل ہین اِسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان اور وحی اور جبرئیلؑ اور عیسیٰؑ کے آیا ہے اور یہان مراد جبرئیلؑ ہین اور وصف لانا اُنکا ساتھ امین کے بسبب امانت داری اُنکی کے ہے علم و وحی مین اور اضافت اُسکی طرف قدس کے کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اُسکے کے بمعنی طہر کے ہے بسبب کمال طہارت اُنکی کے ہے بخاست ناسوت سے اور اجملوا اجمال سے ہے یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اُسکی طلب مین اِس لیے کہ تم نہین تکلیف دیے گئے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے

لہ اور حسن کی روایت سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مین نے رزق کو ضمان کیا ہے ساتھ اپنے کہ پونچاؤن اُسکو اور نہین ضمان کیا ہے مین نے ساتھ اپنے کہ دونگا مین

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ اور فرمایا اللہ عزوجل نے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى پس امر اہاحت کے لیے ہے یا معنی یہ ہیں کہ طلب و حلال سے پس امر وجوب کے لیے ہے اور مؤید ہے اسکو قول حضرت کا وَلَا يُطْعِمُكُمْ اِلَّا اور اوپر طلب کرنے اُسکے کے ساتھ گناہوں اُسکے کے یعنی جب رزق دیر کر پونچے تو اضطراب نہ کرو اور حاصل نہ کرو اُسکو بوجہ حرام و مکروہ کے مانند چوری اور غصب و خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینے کے بیت المال سے زیادہ حاجت سے اور مانند انکے کے اور حقیقت مین رزق ہر گز دیر کر نہین پونچتا اور جو کچھ پونچتا اور جس وقت کہ پونچے رزق وہی ہے اور مقدار اُسی طرح تھا اور گناہ سے زیادہ نہین پونچتا پونچتا وہی ہے کہ مقدر ہے اور اضطراب سے سوائے گناہ کے حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پونچے بسبب گناہ کے حرام ہوتا ہے پس طلب رزق ساتھ گناہ کے نہ کرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اُسکی کے یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت پر کہ جو کچھ کہ پونچتا ہے قسم رزق سے پونچتا ہے اگر گناہ سے حاصل کروگے حرام ہوگا اور مذمت راجع ہوگی اور اگر طاعت سے بہم پونچاؤگے حلال ہوگا اور مدح رجوع کرے گی اور یا مراد اُس چیز سے کہ نزدیک خدا کے ہے بہشت ہے ۱۲ ج ع ۱؎ اجملوا یعنی کما و مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہے کہ نہ طلب کرے اُسکو مگر بوجہ شرعی اور ستہطا بمعنی ابطا کے ہے اور سین مبالغہ کے لیے ہے اسین جیسے کہ استعصف بمعنی عصف کے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ طیبی **وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلزُّهْدَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزُّهْدَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اَبْقَتْ لَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہ ہے کہ نہ ہووے تو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ ہاتھون تیری کے ہے قسم مال سے اعتماد کرنیوالا زیادہ بہ نسبت اُس چیز کے کہ بیچ ہاتھون اللہ کے ہے اور زہد دنیا مین یہ ہے کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جو وقت کہ پونچایا جاوے تو اور مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اُس مصیبت کے بہت رغبت کرنے والا اُسمین اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا مین آلہ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہے ساتھ نرے ترک کرنے لذتون اور شہوات کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہے کمنہ کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزون کا ثابت ہی ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال رکھتا ہے پس فرماتے ہین کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہین بگمان اسکے کہ یہ کمال ہے پس بازرہتے ہین کھانے گوشت اور حلوا اور میوون اور پہننے کپڑون نئے اور مانند انکے کے سے اور اس کو زہد جانتے ہین یہ زہد نہین ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اُسکے کے غیر محل مین کہ پھینک دے اُسکو دریا مین یا دیدیوے اسکو لوگون کو بغیر تمیز کے درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ کہ نہین ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے پھر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اور زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کے اور بیچ ہاتھون تیرے کے ہے یعنی اموال یا صنایع اور اعمال اور بیچ ہاتھون اللہ کے ہے یعنی اُسکے ظاہر و باطن کے خزانون مین اور معنی یہ ہین کہ چاہیے کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالیٰ کے تجھسے ساتھ پونچانے رزق کے تجکو اور ساتھ انعام اُسکے کے تجھپر ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتا ہے اور گمان نہین رکھتا یا نہین تو نے قوی و سخت تر اُس چیز سے کہ تیرے ہاتھ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریون سے اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اس لیے

کہ جو کچھ تیرے پاس ہے تلف ہونیوالا ہے بخلاف ان چیزوں کے کہ اللہ کے خزانوں میں ہیں کہ وہ باقی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ اور لفظ وان یکون کا عطف سہان لایکون پر اور زہد دنیا میں یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنے کے ساتھ نعمتوں اسکی کے بلکہ یہ جان کہ نعمتیں دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کی اور سہو پہنچنے بلاؤں کے ہیں اسمیں تا کہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے اور نہ اُسمیں پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزوں کے پس ہوئے تو اُسوقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پونہچے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے بہ نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسے پس لکھا گیا لفظ الیقبت جلد ہم مصیبت کو اور جواب لو کا وہ ہے کہ دلالت کی اُسپر ماقبل اُسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے سبب ثواب اسکے کے زیادہ تر ہے رغبت تیری سے بیچ ہونے مصیبت کے پس یہ دونوں مرشاہد عدل ہیں اوپر زہد تیرے کے دنیا میں اور ذلیل کرنے تیرے کے عقبیٰ میں جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اسکی کو قسم مال جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد بجز دراسکے تمام نہیں ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ نہ آوے اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پونہچے کہ ہونا مصیبتوں اور بلاؤں کا دنیا میں محبوب ہو امید ثواب آخرت کے اور مرغوب تر ہو اُسکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوئی زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہے ع ہ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا میں سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کو اور طالب اسکی رضا کا ہو نگاہ رکھے گا تجکو اللہ تعالیٰ یعنی دنیا میں آفات و مکروہات سے و عقبیٰ میں طرح بطرح کے عذاب سے جزا موافق ہیگی اس لیے کہ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کے حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھ اور خوب فکر کر اُسکی قدرتوں میں اور شکر ادا کر اُسکا پاوے گا تو اُسکو سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا اور آخرت میں پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہوں یعنی متفق ہوں بالفرض والتقدیر اوپر اسکے کہ نفع پونہچاویں تجکو ساتھ کسی چیز کے یعنی امر دین یا دنیا تیری میں تو نہیں نفع پونہچا سکینگے تجکو مگر اُس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اُسکو اللہ نے تیرے لیے۔ اگرچہ ہوں سب آدمی اسپر کہ ضرر پونہچاویں تجکو ساتھ کسی چیز کے تو نہ ضرر پونہچا سکینگے تجکو مگر اُس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اُسکو تجپر اُٹھائے گئے قلم اور خشک ہو گئے صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف پاویگا تو اُسکو سامنے اپنے یعنی پاوے گا تو اُسکو اُس وقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے اور مشاہدہ کرے گا تو اُسکو بیچ مقام احسان اور کمال ایمان اپنے کے گویا کہ تو اُسکو دیکھتا ہے یا بایں حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سے پس اول حال مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ جبکہ محافظت کریگا تو طاعت اللہ کی نگاہ کی محفوظ رکھے گا تجکو اور مدد کرے گا تیری مہمات میں جدھر کہ متوجہ ہو دیگا تو اور سہل کر دیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ پاویگا تو عنایت و مہربانی اُسکی قریب اپنے اور رعایت کریگا تیری تمام حالات میں اور مدد کرے گا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششوں کے اُسی کے پاس اور ہاتھ میں ہیں اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا اُخروی کہ بندے کو پونہچتی ہے یا دفع ہوتی ہے اُس سے اُسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے ضمیمہ علت کے ہے اسلیے کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہے کہ کبھی محتاج ہی نہیں ہوتا پس لائق ہے یہ کہ نا امید رکھے مگر اُسی کی رحمت سے

اور نہ ڈرے مگر اُسی کے عذاب سے اور التجا کرے بڑی مہمات مین اُسی کی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اُسی پر یعنی نہ مانگ غیر اُسکے سے اس لیے کہ غیر اُسکا نہین قادر ہے دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہنچانے نفع پر اس لیے کہ وہ اپنے نفسون کے نفع اور ضرر اور موت حیات کے تو مالک ہی نہین چہ جائے غیر کے اور نہ ترک کرتو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جس نے نہ سوال کیا اللہ سے غضب ہوتا ہے وہ اُسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین ظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے ۵ اَللّٰہُ یَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَہٗ ۔ وَبَنِیْ اٰدَمَ حِیْنَ یُسْئَلُ یَغْضَبُ ۔ اور اگر جمع ہون آلہ خلاصہ کے معنون کا یہ ہے کہ نفع اور ضرر اُسی کی طرف سے جان اور ہر حال مین اُسی کی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانیوالا اور ضرر پونہچانیوالا اور دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بعضی کتابون مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہونمین اُس شخص سے کہ امید رکھتا ہے غیر میرے سے اور پہناتا ہونمین اُسکو پوشاک ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنی ذلیل کرتا ہون اُنکے سامنے اور محروم کرتا ہونمین اُسکو اپنے قرب سے اور البتہ دور کرتا ہونمین اُسکو اپنے وصل سے پس البتہ کرتا ہونمین اُسکو متفکر جہان آیا امید رکھتا ہے غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتھ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کھٹکھٹاتا ہے فلان دروازے غیر میرے کے اور میرے ہاتھ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہے اُسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے انتہی اور اُٹھائے گئے قلم یعنی احکام کے لکھنے سے اور خشک ہو گئے صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کے کہ قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے سمین لکھے گئے تھے وہ خشک ہو گئے پس نہین رکھا جاتا اُسپر قلم بعد اسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے خلاصہ یہ کہ لکھا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچھ نہین لکھا جائیگا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر گئی سبقت قضا و قدر کی ساتھ اُٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفہ کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین حدیث گذر ہی چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھون فرمایا کہ لکھ تقدیر پس لکھا اُسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابتک اور اگر کوئی کہے کہ قول منافی ہے قول اللہ تعالیٰ کی یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ تو جواب اسکا یہ ہے کہ محو و اثبات بھی انھین چیزونمین سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے اس لیے کہ قضا دو قسم پر ہے مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنیکے طرف لوح محفوظ کے ہے اور ساتھ اضافت کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور اسی لیے کہا وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ اور بعضون نے کہا کہ اللہ کے پاس دو کتابین ہین یک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ وہ متغیر نہین ہوتی اور دوسرے وہ کہ لکھتا ہے سمین فرشتہ اعمال خلق کے اور وہ محل محو اثبات کی ہے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضاے مولیٰ پر اور نفی کرنے حول و قوت پر اپنے سے سوا سے کہ نہین ہے کوئی حادثہ قسم سعادت و شقاوت و تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہے ساتھ اللہ کے اور قضا اور قدر اُسکی کے کہ تقدیر کی ہے آسمان و زمین کے پیدا کرنیکے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ اُس چیز کے کہ ہونیوالی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت عدا ہر بسبب صبر کے ہے محنت و بلا پر کما قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب مین کہ لائق ہے مومن کو کہ کرے اس حدیث کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے ہر تمام حرکات و سکنات اپنے مین تا کہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالیٰ کے اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تحاکم کے یہ زیادتی بھی آئی ہے تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَآءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدا تعالیٰ کے حالت فراغ اور آسانی مین پہچانیگا تجھکو حق اور نعمت شناسی کے پہچانے گا اور جزا اُسکی دیویگا تجکو نزدیک سختی کے اور بیلاویگا حاجتین تیری وَاِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِہٖ یعنی اگر کرے تو کام واسطے خدا کے ساتھ راضی ہونیکے تقدیر مین تو کر اُسکو کہ کار عظیم ہے فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِنَّ فِی الصَّبْرِ عَلٰی مَا تَکْرَہُ خَیْرًا کَثِیْرًا یعنی پس اگر نہ کر سکے کام تکرہ سکے تو اور شکر نعمت کا پورا ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنیکے اوپر بلا اور محنت و مکروہ کے کہ تجکو پونہچیگی اور فضل اور ثواب بہت ہے یعنی اصل شکر گذاری

۵ اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اگر کوئی کسی سے سوال کرتا ہے اور آدمی بھی غصہ ہوتا ہے جب کوئی اُسکے سوا سوال کرتا ہے ۱۲ منہ
۵ اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اگر کوئی کسی سے سوال کرتا ہے اور آدمی بھی غصہ ہوتا ہے جب کوئی اُسکے سوا سوال کرتا ہے ۱۲ منہ

حق کی ہے بہرحال بسبب شمول نعمتوں اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگرچہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہے وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَالْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندے کو ساتھ صبر کرنے بندے کے ہے اور طاعت کے اور گناہ سے اور کشادہ کار ساتھ محنت اور غم کے ہے یعنی بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہے اور بعد از غم کے راحت و شادی وَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا یعنی اور تحقیق بعد ہر سختی کے آسانی ہے وَلَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُّسْرَيْنِ یعنی اور ہرگز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنی جب قاعدہ عربی کے گویا آیت میں عسر ایک ہے اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہیں ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیاں پاوے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسے کہ مسلمانوں نے رنج و محنت اٹھائی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کے اور آخرت میں دیکھیں گے نعمت اور راحت و چین بہشت کی اور دیدار مولیٰ کا یہ تمام الفاظ اور حدیثیں میں آئے ہیں کہ مشکوٰۃ و مصابیح میں نہیں لایا ہے شرح **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی سے ہے راضی ہونا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے واسطے اُسکے اور بدبختی بیٹے آدم کی سے ہے چھوڑنا اُسکا مانگنے خیر کو اللہ تعالیٰ سے اور بدبختی ابن آدم کی سے ہے غضب اور ناخوش ہونا اُسکا ساتھ اُس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے اُسکے روایت کی ہے اِسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی آلہٖ یعنی نیکبختی یہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پھر راضی ہو اُس چیز پر کہ حکم کیا ہے ساتھ اُسکے اور مقدر کیا ہے اُسکو جیسے کہ دلالت کرتا ہے اُسپر مقابلہ اُسکا کہ وہ یہ ہے اور بدبختی آلہٖ اور چھوڑنا اُسکا مانگنے خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا تعالیٰ سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ راضی ہو بہرحال تو توہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیے کہ آدمی پروردگار تعالیٰ سے طالب خیر ہونا اُسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھے اور راضی ہونا قضاے الٰہی پر بہت بڑی چیز ہے کہ نام رکھا گیا ہے اُسکا مقام افخم (ابن ملک) اور راضی ہونے کو قضاے الٰہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہے علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دوامروں کے ایک تو اسلیے کہ فارغ ہو عبادت کے لیے اسلیے کہ جب راضی ہوا ساتھ قضا کے ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کے اور کمیگا کیوں نہ ہوا ایسا اور کیوں نہ ہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالیٰ کے میں بسبب غضب اپنے کے اور غضب بندے کا یہ ہے کہ ذکر کرے غیر اُس چیز کو کہ قضا کی ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکے لیے کہ یہ اصلح اور اولیٰ ہے بیچ اُس چیز کے کہ نہیں ہے فساد و صلاح اُسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہے اپنے خیر و شر کو عَلَيْكُمْ اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پھر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى اخْتِيَارِيْ وَاَكْمَلُ تر یہ ہے کہ پڑھے دو رکعت نماز کی پھر دعا استخارہ پڑھے کہ مشہور ہے سنت میں اور اوپر ذکر کیگئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں اُنسؓ سے مرفوعاً مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ اور کہا بعض حکما نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزوں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ　فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سَلَّمَ فَقَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي بَكْرٍ الْإِسْمَاعِيلِيِّ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقَالَ كُنْ خَيْرَ آخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ عَلَى أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَى أَصْحَابَهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰذَا فِي كِتَابِ الصَّحِيحَيْنِ وَفِي الزَّيَادَاتِ روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق اُنھوں نے جہاد کیا ساتھ نبی اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے حضرتؐ جہاد سے پھرے جابرؓ ساتھ حضرتؐ کے پس پہنچی صحابہؓ کو دوپہر پیچ ایک جنگل کے کہ بہت تھے درخت کیکر کے پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتے تھے ساتھ درختوں کے یعنی ہر ایک نیچے ہر ایک درخت کے گیا اور قیلولہ کیا پس اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ایک بڑے درخت کیکر کے پس لٹکا دی اُسکی ٹہنی میں تلوار اپنی اور سوئے ہم کچھ سونا پس ناگہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بُلاتے تھے ہمنے اپنے پاس پس گئے ہم اُنکے پاس اور ناگہاں اُنکے پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا فرحاضر تھا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اس اعرابی نے کھینچی مجھ پر تلوار میری اس حال میں کہ میں سوتا تھا پس جاگا میں اس حال میں کہ تلوار میری اُسکے ہاتھ میں ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچاوے گا تیری ایذا سے پس کہا میں نے کہ اللہ تعالیٰ بچاویگا میں بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نہ کیا حضرتؐ نے اُس اعرابی کو اور بیٹھے یعنی بعد سکے کہ تھے لیٹے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کے کہ بیچ صحیح اپنی کے لایا ہے یوں آیا ہے کہ پس کہا اُس اعرابی نے آنحضرتؐ کو کہ کون بچاویگا تجکو مجھسے فرمایا حضرتؐ نے کہ اللہ بچاویگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کے ہاتھ سے پس لی آنحضرتؐ نے تلوار اور کہا کہ کون بچاویگا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرتؐ کو کہ ہو تم بہتر پکڑنیوالے یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہے تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہیں ہوتا میں لیکن میں عہد کرتا ہوں تجسے یہ کہ نہ لڑونگا میں تجسے اور نہ ہونگا میں ساتھ اُس قوم کے کہ لڑیں تجسے پس چھوڑ دیا حضرتؐ نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہوں تمھارے پاس نزدیک بہترین آدمیوں کے سے اسیطرح ہے یعنی حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کے بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے تصنیف امام محیی الدین نووی کی ہے ف لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے اصل میں ہر بلند کو کہتے ہیں اور اب نام ہے اُس بارگاہ کا سکو تہامہ کہتے ہیں زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زبر عین کے جمع عضہ کی ہے بمعنی درخت خاردار کے اور مجمع البحار میں کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کے اُس درخت کو کہتے ہیں کہ بڑا ہو عضاہ میں سے برع بح **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک آیت کو اگر عمل کریں لوگ اُسپر یعنی فقط اُسپر تو البتہ کفایت کرے اُنکو یعنی افعال و اولاد سے سو اُس آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقویٰ کرے خدا سے گردانتا ہے اللہ اُسکے لیے خلاص ہونا یعنی غموں دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیتا ہے اُسکو اُس جگہ سے کہ گمان نہیں کرتا یعنی بے رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مابعد اسکے آیت یوں ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اور مراد حضرتؐ کی آیت سے یہ ساری آیت ہے

عدد ورق کی قول کے موافق ہے بیچ کے نسخے کے جو میں نے دیکھا ہے اور بعض نسخوں میں ۱۱۱ ہے اور بعض میں ۱۱۲ ہے

پس وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ سے حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ تک اشارہ ہے طرف اسکے کہ اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے اُسکو تمام اُن چیزون سے کہ ڈرتا ہے اور مکروہ رکھتا ہے اُنکو امور دنیا اور آخرت سے اور وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ الخ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ اللہ تعالیٰ کفایت کرتا ہے اُسکو تمام اُن چیزون سے کہ طلب کرتا ہے اُنکو اور ڈھونڈھتا ہے امور دنیا اور آخرت سے اور بَالِغُ اَمْرِهٖ یعنی جاری کرنیوالا ہے امر اپنے کو اور اسمین بیان ہے واسطے واجب ہونے توکل کے اللہ پر اور تفویض امر کے طرف اُسکے اس لیے کہ جب اُسنے جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اُسکے سے نہین ہوتی ہے مگر تقدیر اور توفیق اللہ تعالیٰ کے نہ باقی رہے مگر تسلیم واسطے قدر کے اور توکل ۵ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّزَّاقَ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ سکھائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کہ تحقیق رزق دینے والا زور آور استوار نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یہ قرأت شاذہ ہے اور قرأت مشہور یہ ہے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ اور حاصل یہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہے کہ بھروسا کرے مگر اُسپر اور نہ سر کرے مگر طرف اُسی کے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِيْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے دو بھائی حضرتؐ کے زمانے مین پس تھا ایک اُن دو بھائیون مین سے کہ آتا تھا آنحضرتؐ کے پاس یعنی چونکہ وہ ہمیشہ دو متعبد تھا اکثر حضرتؐ کی خدمت مین پہنچتا تھا واسطے طلب علم اور معرفت کے اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونون ساتھ کھاتے تھے پس شکوہ کیا اُس بھائی حرفہ کرنے والے نے اپنے بھائی کا آنحضرتؐ سے یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میرے حرفہ مین میرا ہاتھ بٹاتا ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کے لیے پس بوجھ اسکے خرچ کا بھی مجھی پر پڑا ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہے برکت اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے ف یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنے کے اُسپر نہ یہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیرے کے پس احسان کر اُسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے یہ کہ ترک کرے انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کے واسطے زاد عقبیٰ کے اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری اُنکی اپنے ذمے کرنی خصوصاً ذی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کا ہے ۵ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ اَوْدِيَتِهِ اَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ رَوَاهُ الشُّعَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بیٹے عاص کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دل آدمی کے لیے ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اسکے خاطر مین پس جسنے اتباع کیا ہر قطعہ کے دل اُسکے کا پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دل کو سارے شعبون کے یعنی درپے اُن فکرون کے دل جاوے اور تفرقہ مین پڑے نہین پروا کرتا اللہ تعالیٰ کہ بیچ کس جنگل کے ہلاک کرے اُسکو اور جانا اُسکا اس عالم سے کس شغلہ مین اتفاق پڑے اور کس حالت مین موت اُسکی پہنچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالیٰ کو کفایت کرے اللہ تعالیٰ اُسکو تمام مفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اُسکے کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عِبَادِيْ وَاِمَائِيْ قَامُوْا فِي الْمَطَرِ بِاللَّيْلِ وَاَلْهَمْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَاَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمھارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کرین میری یعنی بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اُنپر مینھ رات کو سوتے لوگون کی رام سے اور نکالونگا مین اُنپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ اپنے

امور وکسبون مین مشغول ہون اور نہ سُناؤ نین اُنکو آواز گر جنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نڈرین اور نہ گھبراوین پس نہ ضرر پاوین قتل کی یہ حمد نے

وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَاِذَا رَاٰى مَا يُعْجِبُهٗ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِّيَّةِ فَاِذَا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ ذٰلِكَ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَّرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ رَاَيْتَ مَا صَنَعَ فَاَطْعِمْ فَاِذَا الْحَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَسَبَحْتُمْ بَعْدِىْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعُوْذُ بِرَبِّنَا وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَدَوَّرَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمَا زَالَتْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے اُنھین ابی ہریرہؓ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اُس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ اُنکے تھی یعنی حاجت وفقر وفاقہ کا طرف جنگل کے یعنی واسطے تضرع کے خالق کے پس جبکہ دیکھا اُسکی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اُسکو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنی یہ ہین کہ تیار کیا اُسکو اور صاف کیا اُسکو یا سیدا سکے کہ مراد اُسکا باہر گیا ہے کچھ لاوے اور اُسکو پس کر روٹی پکاوے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اُسکو یعنی روٹی لگانے کے لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنی اپنے پاس سے تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری غیر تیرے سے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان گرم چکی کا بھرا ہوا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی تاکہ روٹی لگاوے اُس مین بعد گوندھنے آٹے کے پس پایا اُسکو بھرا ہوا روٹیون سے یعنی اُس آٹے کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین جا لگین یا آٹا گڑا ندمین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سے پیدا ہوئین کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد جانے میرے کے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پکیسر روٹی پکائی تم نے کہا عورت نے کہ ہان ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئے یعنی خلق کی طرف سے بسبب عادت کے نہین ملاہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اُٹھایا اُسکو تاکہ دیکھے اثر اُس کا پس ذکر کیا گیا ہے ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو وبتحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اُٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہ حمد نے ف اور یہ مرتب ہوا ببرکت صبر و توکل کے تھا اور یہ ماجرا حضرتؑ کے وقت کا ہے نہ اگلی امت کا ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ

اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتحقیق رزق البتہ ڈھونڈھتا ہے بندے کو جیسے کہ ڈھونڈھتی ہے اُسکو اجل اُسکی روایت کی یا بونیم نے کتاب حلیہ مین ف یعنی پونچنا دونون کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہین ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پونچتی ہے ایسے ہی رزق کو حاجت نہین ہے کہ ڈھونڈین جو کچھ مقدر ہے بالضرور پونچتا ہے ڈھونڈین یا نہ ڈھونڈین اور اگر ڈھونڈین رزق ڈھونڈھنے سے نہین پونچتا ہے ڈھونڈھنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالی کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کرین واسطے قائم کرنے رسم عبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے ۵ رو توکل کن ملزان پا و دست ✦ رزق تو برتو زند تو عاشق ترست ✦ کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نے بعد ازالفاظ حدیث کے لکھا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر ہے پونچنے اجل اُسکی سے اس لیے کہ اجل نہین آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ قتل کیا ہے میرک نے مندری سے کہ روایت کیا ہے حدیث کو ابن ماجہ نے اپنی صحیح مین اور بزار نے اور روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے مگر یہ کہ اُسنے کہا اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ اَكْثَرَ مِمَّا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ اور یہ مؤید ہے میری تقریر کے جو اوپر لکھی مین نے اور روایت کی ابونعیم نے حلیہ مین بلفظ مرفوع کے اِنَّ اَبْطَاَ مَا يَاْتِى الْعَبْدَ مِنَ الرِّزْقِ مَا يَقْوٰى بِهٖ ضَعْفُ

من الموت لا مدرک کہ یدرکہ کما یدرکہ الموت وعن ابن مسعود قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ وہو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حکایت کرتے ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سے اور دکھاتے ہین صورت اُسکی مارا اُن پیغمبر کو اُنکی قوم نے پس لہولہان کیا اُنکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتے تھے اور پونچھتے جاتے تھے مُنھ خون اپنے منھ سے اور کہتے تھے یا الٰہی بخش تو واسطے قوم میری کے اِس لیے کہ یہ نہین جانتے ہین حقیقت حال میرے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا کہ مین دیکھتا ہون آنحضرتؐ کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہے اور آنکھون کے سامنے ہے اور یا الٰہی بخش آنحضرتؐ یعنی اِنکے اُس فعل کو یعنی اسکے کہ نہ عذاب کر اُنکو ساتھ اُس فعل کے دنیا مین اور نہ استیصال کر اُنکا والا معلوم ہے کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کے اُنکے شرک وکفر سے غیر جائز ہے بالاجماع اور یہ نہین جانتے یہ کمال حلم اور حُسن خلق اُنکا ہے کہ گناہ کیا قوم نے اور اُنھون نے عذر کیا اُنکی طرف سے پروردگار کے آگے کہ اُنھون نے نہین کیا ہے یہ فعل مگر بسبب جہل کے اللہ اور رسول سے اور اسمین اشارہ ہے طرف اِسکے کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہے فی الجملہ بہ نسبت گناہ کے ساتھ علم کے چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہے وَيْلٌ لِلْعَالِمِ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِلْجَاهِلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اور یقین اُن پیغمبر مذکور کے اور نام اُنکے کے کہ کون ہین اور کیا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبرون انتہی اور اخبار مین آیا ہے کہ نوح علیہ السلام کو اُنکی قوم اتنا مارتی تھی کہ خون آلودہ ہوتے تھے اور مدتون زمین پر پڑے رہتے پھر اُٹھتے اور دعوت کرتے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرتؐ نے مراد اُن پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکھی کہ بیچ صورت اجمال اور ابہام کے اداکی اور یہ بات ظاہر تر ہے اور یہ کلام آنحضرتؐ سے روز اُحد مین روایت کیا گیا ہے واللہ اعلم

باب الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہے دکھانے اور سُنانے کا ف ریا مشتق ہے رویت سے اور صریحین ریا بالقصر المد اپنے کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکھانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کے پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سے نہ ہوا اُسمین ریا نہین بولتے جیسے کہ کثرت مال واتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچھا تہیہ لگانا اُن چیزون کو دکھاوے تو قبیلہ تکبر وافتخار سے ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ ومنزلت کا نہو جیسے کہ مشائخ واسطے دکھانے مریدون کے اور مائل کرنے دلون کے اور رغبت دلانے اُنکے کے اوپر اتباع کے کہ رین حقیقت مین ریا نہ ہوگا اگرچہ صورت اُسکی ہوا اور اسی سبب سے کہا ہے کہ رِيَاءُ الصِّدِّيقِينَ خَيْرٌ مِنْ إِخْلَاصِ الْمُرِيدِينَ اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہے کہ ایک شخص کی ذات مین کچھ کمال ہوا اور وہ بحکم واقع کے اُسکو لوگون کو دکھاوے اور دوست رکھے کہ لوگون پر ظاہر ہوا اور خلق اُسکو جانین اور جو کہ ناہو کو دکھاوے وہ کذب ہے اور نفاق بدتر ریا سے قیاس اِسکے کہ کہا ہے علما نے غیبت وہ ہے کہ عیب کہ واقع ہین ایک شخص مین ہو اُسکو کہین کہ اگر نہ ہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اُسکی وہ ہے کہ اُسمین قطعًا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولیٰ تعالیٰ کا نہ ہو بلکہ محض واسطے دکھانے خلق کے اور طلب منزلت کے اُنکے نزدیک ہو مانند اُس شخص کے کہ لوگون نہین ہوتا ہے تو نماز نہین پڑھتا ہے اور اگر اکیلا ہوتا ہے تو نماز نہین پڑھتا بلکہ اکثر نماز پڑھتا ہے بغیر طہارت کے ساتھ لوگون کے پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الٰہی کے ہے اور عمل اسمین باطل ہے تا آنکہ بعضون نے کہا ہے کہ موجب ابرا ذمہ کا نہ ہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اُسکو اور نہ باعث ہوتا اُسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اُسکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کے ہے اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسرے سے نہ باعث ہو اُسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہو وے رغبت عمل پر

اور ظاہر یہ ہے کہ سود وزیان اِس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث واثار وارد بہ وعید وعدم قبول کے ہین اور چوتھی یہ کہ راجح اور غالب اُسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالیٰ کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہے نہ بطلان یا ثواب وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کے اور اور یہ بھی فرق کیا ہے اِسمین کہ قصد ریا کا ابتداے عمل مین ہو یا اُسکے درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہے پھر دوسرا اور تیسرا کمتر ہے اور اسکے ہونے سے جو کچھ کیا ہے باطل نہین ہوتا اور یہ بھی فرق ہے اِسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اُسکا مصمم ہو یا خطرہ آکے اور کچھ نہو اور خلاصی ریا سے نہایت دشوار ہے اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہے تا آنکہ لکھا ہے علما نے کہ اگر تعریف اپنی کسی سے سُنے اور اُس سے شاد ہو علامت وجود ریا کی ہے اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہے اور خیال ریا کا خاطر مین رکھتا ہے وہ بھی ریا ہے اعاذنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہے کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کے اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کے ساتھ ڈھانکنے گناہون کے اور آشکارا کرنے طاعات کے بقصد اظہار دین اور طاعات کے تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہے اور داخل ابواب ریا کے نہین جیسے کہ حدیثین اسباب مین آتی ہین اور یہ مسئلہ غامض ہے اور تفصیل رکھتا ہے اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہے اور تحقیق اِس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سے ڈھونڈھنی چاہیے خصوصاً کتاب احیاء العلوم سے اور یہ جو مذکور ہوا اُس سے منتخب ہے اور سمعۃ ساتھ پیش سین اور جزم میم کے اکثر ساتھ ریا کے مذکور ہوتا ہے کہتے ہین کہ فلانا یہ کام واسطے ریا وسمعۃ کے کرتا ہے یعنی تا دکھین اور سُنین حاصل یہ کہ سمعۃ متعلق ساتھ حاسہ سمع کے ہے اور ریا متعلق ساتھ حاسہ بصر کے ۔ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دیکھتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمھاری کے یعنی اِس لیے کہ نہین اعتبار رہے اچھی صورتون اور بُری صورتون کا اور نہین دیکھتا طرف مالون تمھارے کے یعنی اِس لیے کہ نہین اعتبار رہے اُسکی کثرت وقلت کا ولیکن دیکھتا ہے طرف دلون تمھارے کے یعنی طرف اُس چیز کے کہ دلونمین ہے قسم یقین اور صدق اور اخلاص و قصد ریا اور سمعۃ اور تمام اچھے احوال اور بُرے اجوال سے اور دیکھتا ہے طرف اعمال تمھارے کے یعنی اچھے اعمال اور بُرے اعمال کے پس جزا دیتا ہے تمکو موافق اُنکے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین بے نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سے یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتے ہین محتاج ہین شرکت کے اور راضی ہین ساتھ اُسکے تنہا ہر ایک کو حصہ اور دخل اُس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میرے کہ خلاق علی الاطلاق ہون بے پروا ہون اِس سے کہ ساتھ شرکت کے عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص وتنہا میرے لیے کرین اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا ساتھ شریک کے باعتبار کرنے بندون کے سو اُسکے لیے شریک پھر بیان کیا بے نیازی اور بے رضائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی کہ کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اُس عبادت مین ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہون مین اُسکو ساتھ شرک اُسکے کے اور ایک روایت مین بجاے ترکتہ وشرکہ کے یون آیا ہے کہ مین اُس سے بیزار ہون وہ شخص یا عمل اُسکا واسطے اُس شخص کے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اُس شخص کے نقل کی یہ مسلم نے فظاہر اِس حدیث کا یہ ہے کہ آمیزش ریا کی اور دخل اُسکا بھی فوت کرنیوالا ثواب کا ہے ولیکن کہا ہے علمانے کہ یہ بیچ اُن دو قسمون ریا کے ہوگا کہ نیت ثواب کی اُسمین مغلوبانہ ہو یا قصد ریا کا غالب ہوا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقصود مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنے کے مداخلت ریا سے واللہ اعلم ع

وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جندبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سُنانے کے تاکہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ تعالیٰ عیب اُسکے اور رسوا کریگا اُسکو روز قیامت کے سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے جزا دیگا اُسکو اللہ تعالیٰ جزا ریاکارون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اُس سے طلب کر کہ عمل اُسکے لیے کیا تو نے اور بعضون نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ ظاہر کریگا عمل بُرے اُسکے کہ پوشیدہ رکھتا ہے اور فضیحت اور رسوا کریگا اُسکو نزدیک خلق کے دنیا مین یا آشکارا کرتا ہے نیت فاسد اور غرض باطل اُسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اُسکا خدا کے لیے نہ تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی سُناوے عمل اپنا اور دکھاوے اُسکو لوگون کو سُناویگا اور دکھاویگا خدا یتعالیٰ ثواب اُسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اُسکو تا حسرت کھاوے اُسپر یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی کہ دکھاوے اور سُناوے عمل اپنا سُناویگا اور دکھاوے گا خدا یتعالےٰ اُس کو لوگون کو اور ثواب اُسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سے ۵ ط ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے کیا کہو اُس شخص کی کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہین لوگ اُسکی اس کام پر حکم اُسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اُسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد از وجحمدہ الناس علیہ کے یہ عبارت بھی آئی ہے کہ دوست رکھتے ہین اُسکو لوگ اُس کام پر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکھنا اُنکا اُسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت مین ملیگی یعنی پہلے اس سے کہ آخرت مین ثواب اُس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب اُسکا پایا کہ لوگون نے تعریف کی اور دوست رکھا اُسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہے اُسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہین ہے اِس لیے کہ قصد اُسکا ثواب آخرت تھا حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا مین بھی ثواب دیا ط ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فَضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہُ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہُ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابو سعید بن فضالہؓ کے سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدا یتعالیٰ لوگون کو دن قیامت کے واسطے حساب و جزا اُس دن کے کہ نہین شک بیچ آنے اُسکے پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوائے خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اُسکو واسطے خدا کے یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اُسکو اس لیے کہ خدا یتعالیٰ بے نیاز ترین شریکون کا ہے شرک سے نقل کی یہ احمد نے ف کہا طیبی نے کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اُس دن کے کہ ضرور ہے حصول اُسکا اور نہین شک ہے اُسکے واقع ہونے مین تا کہ جزا دے ہر نفس کو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہے اُسکے لیے اور جائز ہے یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسے کہ آیا ہے استعاب مین اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْہِ الْحَدِیْثَ پس اس تقدیر پر لفظ یوم مظہر ہے کہ واقع ہوا ہے مقام مضمر کے اے جمع اللہ الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ ط ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ابن عمرو نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سناوے لوگون کو عمل اپنے اور مشہور کرے اپنے تئین نزدیک اُنکے ساتھ عمل اپنے کے سُناویگا اللہ تعالیٰ اُسکے عمل ریائی کو کانون خلق اپنے کے تئین یعنی پونچاویگا اللہ تعالیٰ خلایق کے کانون مین کہ یہ ریاکار ہے اور مشہور کریگا اُسکو ساتھ اُسکے لوگون مین اور فضیحت کرے گا اُس کو دن قیامت کے اور حقیر و ذلیل کرے گا اُس کو یعنی

ف جس طرح ریا کا عمل ضائع ہوتا ہے اسی طرح ریا کا ثواب بھی ضائع ہوتا ہے اور ریا کار کو ثواب کی امید رکھنا بیوقوفی ہے اور ریا کار کا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی حقیر ہے اور ریا کار کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی وزن نہین

دنیا اور آخرت ہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کانت نیتہ طلب الاخرۃ جعل اللہ غناہ فی قلبہ وجمع لہ شملہ واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ومن کانت نیتہ طلب اللہ بنیا جعل اللہ الفقر بین عینیہ وشتت علیہ امرہ ولا ینالہ منھا الا ما کتب لہ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی وعن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اُسکی یعنی قصد اصلی اُسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی خواستہ ہے اللہ تعالی بے پروائی اُسکے دل مین یعنی بے پرواکر دیتا ہے اُسکو خلق سے کہ دریا کرے ساتھ اُنکے اور بوسیلہ اُسکے مال و جاہ اُسنے بہم پونچاوے اور جمع کرتا ہے اُسکے لیے پریشانیان اُسکی اور خاطر جمعی کرتا ہے اُسکی ساتھ مہیا کرنے اسباب معیشت کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہے اُسکے پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہے اُسکے لیے دنیا مین سے حال آنکہ دنیا ذلیل اور بیقدر ہوتی ہے نزدیک اُسکے یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کے اسباب وحوائج معیشت کے ہاتھ آتے ہین اور جو شخص کہ ہو نیت وقصد اسکا طلب دنیا کا گرداننا ہے خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کے مانند امر محسوس کے حاضر آگے آنکھون اُسکی کے اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہے اُسپر کام اُسکا اور نہین آتی اُسکے پاس دنیا مین سے مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نے ابان سے کہ نقل کی اُسنے زید بن ثابت سے ف یعنی بیچ طلب کرنے آخرت کے اور عمل کرنے کے واسطے اُسکے جمعیت خاطر کی ہے اور ساتھ آسانی کے پونہچا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کے پریشانی اور سرگردانی ہے اور رزق وہی ہے کہ مقدر ہے ۱۲ ح وعن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ بینا انا فی بیتی فی مصلای اذا دخل علی رجل فاعجبنی الذی رایی علیہ فقال یرحمک اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ھریرۃ لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ سوقت کہ مین بیچ گھر اپنے کے مصلے پر تھا یعنی نماز مین تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اُس شخص نے مجکو اُس حال پر کہ نماز گذارتا ہے یعنی یہ خوش آنا ریا ہی ہو گیا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالی اے ابو ہریرہ واسطے تیرے دو بہر ثواب ہے ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر اخوش حالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکھنے کے اُسکو اس حال پر بسبب اسکے تھی کہ وہ مرد دیکھنے والا اتباع اُسکا کرے اور وہ بھی ساتھ اُس حال کے متصف ہو یا بسبب اسکے کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا کے اُسکو ثواب عمل کرنیوالے کا اُسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر ترہے کہ خوش ہونا اُنکا تھا جسب اصل طبیعت کے کہ مطابق شرع کے ہے یعنی خوش آتا ہے اُسکو یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اُسکو کوئی بُری حالت پر قطع نظر اسکے کہ ہو یہ عمل بہ خیال ریا وسمعہ کے پس ہو گا یہ قبیلہ فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے من سن سنۃ حسنۃ وسائہ سیئۃ علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا اور فرمایا اللہ تعالی نے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہے بسبب توفیق اعمال کے جیسے کہ غیر مومن خوش ہوتا ہے بسبب بہت ہونے اموال کے اور ممکن ہے خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکھنے اُس مرد کے اُنکو نماز مین بسبب شکرانہ اُسکے کے ہو کہ بارے درمیان مسلمانون کے ساتھ عبادت وتوفیق کے نامزد اور معلوم ہوا اور جملہ قائم کرنے والون نماز کے سے کہ قوی قرار کان اسلام سے ہے ہوا اور ایک مسلمان اُسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہین ساتھ معنی سر وعلانیہ کے واللہ اعلم الاحوال ۱۲ ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجیء فی اخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتھم احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترؤن فبی حلفت لاتیحن علی اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیران رواہ الترمذی

ل ۱۲ منہ یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور کوئی شخص اُسکو دیکھے تو اُسکو نماز مین خوش آنا ریا نہین ہے ۱۲ منہ
ع ۱۲ منہ یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور کوئی شخص اُسکو دیکھے تو اُسکو نماز مین خوش آنا ریا نہین ہے ۱۲ منہ
ف ۱۲ منہ یعنی اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور کوئی شخص اُسکو دیکھے تو اُسکو نماز مین خوش آنا ریا نہین ہے ۱۲ منہ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کتنے ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطے لوگوں کے یعنی نہ واسطے اللہ کے چمڑے دنبے کے یعنی صوف کے کپڑے پہنینگے مانند کمل وغیرہ کے تاکہ گمان کریں انکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا را غب حقیقی واسطے اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کے تاکہ لوگ مرید و معتقد ہوں اُنکے زبانیں انکی شیریں زیادہ شکر سے ہوں گی یعنی بیچ باتوں کے شیریں اور نرم اور دوستدارون کی سی کہنے کے اور دل اُنکے دل بھیڑیون کے سے یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے کے اہل تقوی سے اور غالب ہونے صفات بہیمہ و اور شہوات حیوانیہ کے فرماتا ہے اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینے اور چھوڑنے میرے کے اُنکو مغرور ہوتے ہین اور فریب کھاتے ہین یعنی اور نہین جانتے کہ مین ڈھیل دیتا ہون یا مراد اغتر اسے یہان نہ ڈرنا ہے اللہ تعالی سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنی پس نہین ڈرتے غضب و رعذاب میرے سے یا اور مخالفت میری کی جرأت کرتے ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکے کے لوگون سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کے پس اپنی قسم کھاتا ہون کہ البتہ مسلط کرون گا اُن لوگون پر اُنھین مین سے یعنی بسبب مسلط کرنے بعض اُنکے بعض پر بلا و آشوب کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو اُنمین متحیر کہ نہین قدرت رکھے گا اُسکے دفع کی اور نہ خلاص ہونے کی اُس سے نہ ساتھ قائم ہونے کے اُسمین اور نہ ساتھ بھاگنے کے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف لفظ نختلون ساتھ جزم تح اور زیر ت کے یعنی طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا بدل لینگے دنیا کو ساتھ دین کے اور اختیار کرین گے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ فریب دینگے اہل دنیا کو ساتھ عمل دین کے یعنی فریب دینگے بیچ طلب کرنے دنیا کے ساتھ کرنے امور دینیہ اور تورع کے اور پہننے لباس دین داروں کے بطریق ریا اور سمعہ کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کالبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُوعَ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهَا حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک تعالی نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نے ایک مخلوقات کہ زبانین اُنکی شیرین زیادہ شکر سے ہین اور دل اُنکے تلخ ترین ایلوے سے پس اپنی قسم کھاتا ہون کہ البتہ اُتارون گا اُنپر فتنہ کہ چھوڑے گا دانا کو اُن مین حیران کیا پس ساتھ میرے فریب کھاتے ہین یا مجھپر دلیری کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر چیز کے زیادتی ہے اور واسطے ہر زیادتی کے سستی ہے پس اگر صاحب اُسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کے اور احتراز کیا افراط و تفریط سے پس امید رکھو یعنی اسکی کہ ہو دیگا وہ مطلب یا ب اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اُسکے ساتھ اُنگلیون کے یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتھ زہد و عبادت کے اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اُسکو یعنی کچھ اور نہ اعتقاد کرو اُسکو صالح واسطے ہونے اُسکے کے ریاکار و نہین سے نقل کی یہ ترمذی نے ف شرۃ ساتھ زبر شین اور تشدید رّ کے حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہے اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہے عبادت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہے سست ہو جاتا ہے اور تھک جاتا ہے اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہے ساتھ اشیاء کے اور حرص شدید اور مبالغہ عظیم کے اول امر مین پھر یہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہے سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط و تفریط سے اور ہوا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکھو ہونے اُسکے کی مطلب پاوین کا طین سے اور اگر چلا راہ افراط کی یہان تک کہ اشارہ کیا گیا طرف اُس کے ساتھ اُنگلیون کے پس نہ التفات کرو طرف اُسکے اور نہ کہو اُسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کے اشارہ ہے طرف مبہم ہونے عاقبت کے اور عدم علم تقدیر کے

ف قولہ الحبر بفتح الحاء المهملة وكسرها والباء الموحدة وفتحها وقد قرئ بهما في السبع المشهور كما في القاموس والمصباح وشرح الجامع الصغير للمناوي

یعنی بظاہر امیدوار ہونا چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہے اور صواب کرتا ہے اور سیدھی راہ سے دور نہیں پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہے اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کے انگشت نما ہوا اُسکو ظاہر میں اہل فلاح سے نہ گنو اور عاقبت کار دونوں کی بہم ہے کہ خاتمہ کیا ہو ۵ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ ست ۔ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد ۔ لیکن امید ہے کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہے اور سیدھی راہ پر لے گئے ہیں عاقبت اُسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی جاری ہے کہ بدکاروں کو آخر نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک کاروں کو راہ پر کہ تر لاتے ہیں نسأل اللہ تعالیٰ العافیۃ **وعن** ابی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعسر احدکم من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فیقال ان ھذا وھذا الا من عصمہ اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے اُبی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اُسکے ساتھ انگلیوں کے دین میں یا دنیا میں مگر جسکو بچاوے اللہ نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہے کہ کل آفات اور سبب باہر پڑنے کی راہ امن و سلامت سے ہے اور دین میں اس لیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا بیچ حال ہیا اور جب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگوں کے اور تعظیم اُنکی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور بکروں نفس اور بہکانے شیطان کا ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہیں اسمیں مگر مقرب اور صدیق جیسے کہ کہا ہے مشائخ کرام نے اخرجوا ایکم من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کے نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوے اللہ یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس شخص کے حق میں ہے کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگوں کے دلوں کی دامنگیر اُسکے حال کی ہوا اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنیٰ ہیں اس سے چنانچہ فرمایا رب العزت نے اپنے کلام میں اور حکایت کی حال خواص بندوں اپنے سے **واجعلنا للمتقین اماما** اور نقل ہے کہ حسن بصری کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہے لوگوں میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے ہیں فرمایا کہ مراد آنحضرتؐ کی یہ تھی دین میں اور فاسق دنیا میں ہے یعنی جو کہ دنیا میں غنی ہوا اور مشہور ہو ساتھ غنا کے اور فسق و فجور میں نہ پڑے اور دین میں اور پر طریقہ سنت اور اتباع کے ہو داخل اس کلیہ کے نہیں و باللہ التوفیق **الفصل الثالث** فصل تیسری **وعن** ابی تمیمۃ قال شھدت صفوان واصحابہ وجندبا یعودونہ فقالوا ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیامۃ ومن شاق شق اللہ علیہ یوم القیامۃ قالوا اوصنا فقال ان اول ما یبلی من الانسان بطنہ فمن استطاع ان لا یاکل الا طیبا فلیفعل ومن استطاع ان لا یحول بینہ وبین الجنۃ ملء کف من دم اھراقہ فلیفعل رواہ البخاری و روایت ہے ابی تمیمہ تابعی سے کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان کے پاس اور اُسکے یاروں کے پاس اس حال میں کہ جندبؓ نصیحت کرتا تھا صفوانؓ کو اور اُسکے یاروں کو یعنی مستقیم ہونے کے اوپر مجاہدہ کے مانا یادتی عبادت کے یا میانہ روی کی طاعت میں یا احتراز کرنے کے سمعہ و ریا سے اور اشارہ سے اور ظاہر تر دونوں باتیں اخیر کی ہیں جیسے کہ دلالت کرتا ہے اُسپر سوال و جواب پس کہا صفوانؓ اور اُس کے یاروں نے کہ آیا سُنا ہے تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ یعنی کوئی حدیث سُنی ہے تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اُنکے کلام سے کہا جندبؓ نے کہ سُنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سُنا دے یعنی عمل نیک لوگوں کے سُنانے کے لیے کرے رسوا کریگا اُسکو اللہ دن قیامت کے اور جو شخص کہ مشقت ڈالے یعنی اپنے نفس پر کہ تکلیف دے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے یا مشقت ڈالے اپنے غیر پر کہ بھی کرے کو کہے اُسکو زیادہ طاقت اُسکی سے مشقت و محنت میں ڈالیگا اللہ اُسکو دن قیامت کے کہا صحابہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا صفوانؓ اور اُسکے یاروں نے جندبؓ سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرتؐ نے یا جندبؓ اول اُس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی سے اور پوشیدہ ہے اُسکا گو دوزخ کی پیٹ اُسکا ہے

ف اور اکثر مشہور نہ ہونا

یعنی پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور کھینچنے عذاب کی کا ہوگا کھانا آدمی کا حرام کو ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کھاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے یہ کام تا دوزخ کی آگ سے بخات پاوے اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع ہو درمیان اُسکا اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ گرایا ہوا اُسکو پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ بخاری نے وف کہ خونریزی ناحق مانع ہوتی ہے داخل ہونے بہشت سے اگرچہ مقدار ایک چلو کے ہو چہ جاے زیادہ اُس سے قتل سے دور ہے کہ ارتکاب کرے ایسے کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسے امر شریف و عظیم سے کہ درآنا بہشت کا ہے اور ظاہر ہے کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تھے اہل مدینہ سے اور رتھے نہایت نیک بندے کہتے ہین کہ نہین رکھا اُنھون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اُنکی پیشانی مین سورخ پڑ گیا تھا بسبب کثرت سجود کے اور نہین قبول کرتے تھے انعام سلاطین کے اور مناقب اُنکے بہت ہین اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت اُنکی ابوذر غفاری ہے بزع بدع **وعن عمر بن الخطاب** انہ خرج یوما الی المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد دعا معاذ بن جبل فلما انصرف اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلم یسلک فقال سامسیک قال یبکیک شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان یسیر الریاء شرک و من عادی للہ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا و ان حضروا لم یدعوا و لم یعرفوا قلوبھم مصابیح الھدی یخرجون من کل غبراء مظلمۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ وہ نکلے ایک اُن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے پس کہا عمر نے کس چیز نے رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کے شوق نے یا کسی بلا کے واقع ہونے نے یسولے انکے اور اسباب رونے کے نے کہا معاذ نے کہ رولایا مجکو یاد کرنے ایک چیز کے نے کہ سُنا ہے مین نے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جو شخص کہ دشمنی رکھے کسی خدا کے دوست سے یعنی ایذا دے اور غصہ دلاوے اُسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کے پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتھ جنگ کے یعنی اور جو کہ خدا سے لڑنے کے لیے نکلے گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نہ جاوین اُصلے معمائی اور مجلس آرائی کے اور اگر بلائے جاوین پاس نہ بٹھائے جاوین دل اُنکے چراغ ہدایت کے ہین کہ اُسکے نور سے راہ راست پائی جاتی ہے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف شرک ہے یعنی شرک عظیم ہے یا ایک نوع شرک سے ہے یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہے اور کم سالم رہتے ہین اُس سے اتقیا جہ جاے ضعفا پس یہ منجملہ اسباب، رونے کے سے ہے اور سبب دوسرا ایذا اولیا کی ہے اور اکثر اُنکے پوشیدہ ہین کہ جیسے کہ حدیث قدسی مین ہے اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ اور انسان خالی نہین ہے بدزباتی سے ساتھ مسلمان بھائیون کے کہ باعث ہوتی ہے گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہین یہ معنی ساتھ قول اپنے کے وَمَنْ عَادٰی لِلّٰہِ الخ اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتے ہین کہ وہ طاعت حق کی ہے اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اِس لیے کہا ہے بعضے عارفین نے کہ مدارین کا اوپر بزرگ جاننے امر الٰہی کے اور شفقت کرنے کے خلق پر ہے اور پرہیزگاری یعنی شرک جلی اور خفی سے اور ریا ہی اور لہوون سے اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سے اور مخالطت اور معاشرت اُنکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہے بیان کرنیو الا حقیقت ولی کی اور ذکر کیے واسطے اُنکے تین احوال کہ جب ہوتے ہین سفرین نہین ڈھونڈے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہین مجلس مین نہین نزدیک کیے جاتے اور چھوڑے جاتے ہین صف نعال مین اور یہ تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے

اللہ وَالْمُشْعَانُ اَیْضًا کَمَا یُسَمَّاہُ وَالْمُسْتَعَانُ عَلَی اللّٰہِ کَمَا یُسَمَّاہُ اور چراغ ہدایت کے ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کے پس مستحق ہین رعایت کے لائق ہے کہ طلب کرے اُنسے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہے طرف بیترگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اُنکے کہ کچھ نہین رہ گھتے ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گھرون کو اس حدیث مین تنبیہ ہے کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو بیئت و لباس وغیرہ اُنکے سے دھوکا نہ کھاوے اور ساتھ ترک تعظیم اور احترام اُنکے کے تعقصیر نہ کرے کوئی کیا جانتا ہے کہ باطن اُنکا درست ہے یا نہین ؎ خاکساران جہان را بہ حقارت منگر ۞ توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد ۞ اور یہ بھی اشارہ ہے کہ نرے فقر اور خواری اور بے اعتباری مین فضیلت نہین ہے جبتک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو ع ۞ ح ۞ اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہین منقی کو جیسے کہ اللہ صاحب نے فرمایا اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اور نہین ہین ولی اُسکے مگر پرہیزگار اور شرح عقاید نسفی مین لکھا ہے کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اُسکی صفات کا بحسب امکان کے اور مواظبت کرتا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات مین انتہی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی لِلنَّاسِ وَاَحْسَنَ وَصَلّٰی لِرَبِّہٖ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا عَبْدٌ حَقًّا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہرین پس اچھی طرح پڑھتا ہے یعنی شرائط اور واجبات و سنتین اور مستحبات اُسکے ادا کرتا ہے اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچھی طرح ادا کرتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ اَیَّامٌ اَلْقَوْمُ فِیْھَا اِخْوَانُ الْعَلَانِیَۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ وَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ بِرَغْبَۃٍ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہون گی آخر زمانے مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہون گی ظاہر مین اور دشمن ہون گی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنے بعض اُنکے کے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض اُنکے کے بعض سے

ف یعنی بسبب اغراض دنیوی کے جب غرض رکھتے ہون گے رغبت کرین گے اظہار دوستی کا اور اگر غرض درمیان نہو گی بیگانہ ہونگے اور بر تقدیر عدم حصول غرض کے دشمن ہون گے ۞ حاصل یہ کہ نہین ہونگے وہ اہل حب للہ اور بغض للہ سے بلکہ امور اُنکے متعلق ہون گے ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس کبھی رغبت کرینگے ایک قوم مین واسطے غرضون کے پس ظاہر کرینگے اُنکے لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھین گے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت اُنکے لیے اور خلاصہ اُسکا یہ کہ نہین اعتبار ہے محبت خلق کا اور عداوت اُنکی کا اِس لیے کہ وہ دونون مبنی ہین اور پر غرض و شہوت اُنکی کے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاھُنَّ اَحْمَدُ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا اُسنے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسے کہ اُسکے مابعد کی روایت مین صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص خیرات دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے

ف یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کے کرے شرک ہے غایت یہ کہ شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہے ریا کار کہ ایسا عمل و اسطے غیر خدا کے کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسے کہ کہا ہے بعض نے سَاَسْجُدُ لِلَّذِیْ حَجَبَ اللّٰہَ عَنِّیْ وَھُوَ سَمْتُکَ اور اسمین اشارہ ہے اِسپر کہ ریا کو دخل ہے روزی مین بھی بخلاف اُس شخص کے کہ نفی کی ہے اُسنے اُسکی اور علت بیان کی اُسکی یہ کہ مدار روزے کا غیب پر ہے اور

ف قولہ ریا کار کو ثواب نہین ہوتا یہ اُس حالت کی نفی کی گئی ہے کہ ریا اخلاص کی نیت کو فاسد کر دے اور اگر اخلاص کی نیت کو فاسد نہ کرے تو ثواب ہوتا ہے اور اسی پر حمل ہے حدیث ابن ماجہ کی جو آگے آتی ہے

نہیں دخل ہے اُسمیں ریا کو اور نہیں اعتبار ہے نہ کھانے اور نہ پینے کا ساتھ عدم صحت نیت کے پس ہم کہتے ہیں کہ ریا محض نہیں متصور ہے رونے میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کے کہ ارادہ کرے ساتھ اُسکے اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کے برابر ہے کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک اُنمیں سے غالب جیسے کہ تفصیل اسکی اوپر گذری پ ع وعنہ انہ قیل لہ ما یریبک قال التی تسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذ ذکر انہ فاکبکان سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر والشہوۃ الخفیۃ قال الکبر یا رسول اللہ اینشرک امتک بعدک قال نعم امالانہم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان یصبح احدہم صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترکہ رواہ احمد والبیہقی وسکت علیہ ہو والمنذری ورواتہ ثقات کما فی الایمان اور روایت ہے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اُسکے کہ کس چیز نے رولایا تجھکو کہا رولایا مجھکو ایک چیز نے کہ سُنی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اُسکو پس رولایا مجھکو سُنانے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرتا ہوں میں اوپر اُمت اپنی کے شرک سے یعنی شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہے کہ نہیں پاتے اُسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالے کہا شداد نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی اُمت آپکی بعد آپکے فرمایا ہاں خبردار رہو تحقیق اُمت نہیں پوجے گی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہیں کرینگے ولیکن کرینگے دکھلانے کے واسطے عمل اپنے یعنی یہ شرک خفی ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ مثلاً صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آوے اُسکو ایک شہوت اُسکی شہوتوں میں سے یعنی مانند کھانے یا پینے یا جماع کے پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور توڑ ڈالنا اُسکا حرام ہے بغیر ضرورت کے کہ باعث ہوا اُسکو طرف اُسکے اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اُسکے باطن میں گویا کہ بروقت نیت کرنے روزہ کے اپنے نفس میں پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑ ڈالوں گا اور طیبی نے مراد شہوت سے کھانا وغیرہ لکھا ہے جیسے کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہے شہوتوں اُسکی سے کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات اُسکے میں پس مائل ہو طرف اُسکے بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخالف ہونے اُسکے کا واسطے شرع کے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وجعلوا اعز اہلہا اذلۃ وکذلک یفعلون پس شروع کرنے کے پس واجب ہے تمام کرنا اُسکا ۱۲ منہ ع وعن ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ہو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلاتہ لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا ابی سعید نے کہ نکلے ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے اُنمیں مسیح دجال کا یعنی اُسکے فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہے مپر تزدیک میرے یعنی مسیح دجال سے فرمایا کیوں نہیں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا وہ چھپا شرک پوشیدہ ہے اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہے کہ مثلاً کھڑا ہوتا ہے آدمی پس نماز پڑھتا ہے پس زیادہ کرتا ہے یعنی یکبت یا کیفیت میں نماز اپنی یعنی تمام ارکان اُسکے میں یا بعض میں بسبب اُس چیز کے کہ معلوم کرتا ہے کہ دیکھتا ہے کوئی شخص نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی دجال سے ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطے کہ دلیلیں اور علامتیں دجال کے جھوٹے ہونے کی ظاہر ہیں اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہے ہر کسی کو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سے نہیں معلوم ہو سکتی بُرائی اُسکی ۱۲ منہ کلید در دوزخ سمن نماز ست کہ در چشم مردم گذاری ۱۲ منہ ع وعن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف علیکم الشہوات الا مضلات وما الشہوات یا رسول اللہ قال بطنہ وفرجہ واجتہد

ف پس بروایت ابی سعید ریا کا خطرہ زیادہ ہوا دجال سے اسواسطے کہ علامتیں دجال کی ظاہر ہیں اور ریا کا مقدمہ نہایت پوشیدہ ہے ۱۲ منہ

ف یعنی اور توڑ ڈالنا اُسکا حرام ہے بغیر ضرورت کے ۱۲ منہ

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ وَفِی الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُعَدِّدُھَا لَکُمْ اِذْھَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ کُنْتُمْ تُرَآءُوْنَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا ھَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَھُمْ جَزَآءً وَخَبَرًا
اور روایت ہے محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اُس چیز کی کہ ڈراتا ہون مین تم پر شرک چھوٹا ہے کہا صحابہ نے کہ یارسول اللہ اور کیا ہے شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہے نقل کی یہ احمد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطے ریاکارون کے اُس دن کہ جزا دیگا بندون کو اُنکے عملون کی جاؤ طرف اُن لوگون کے کہ اُنکے دکھلاوے کو کرتے تھے عمل دنیا مین پس دیکھو آیا پاتے ہو نزدیک اُنکے جزا یا بھلائی یعنی یہ شک راوی ہے کہ جزا فرمایا یا خیرا ۔ وعن آبی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا عمل عملا فی صخرۃ لا کباب لھا ولا کوۃ خرج عملہ الی الناس کائنا ما کان اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک عمل بیچ بڑے پتھر کے کہ نہین دروازہ واسطے اُسکے اور نہ روشن دان نکلے گا عمل اُسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہو ف صخرہ بڑے پتھر کو کہتے ہین اور یہان مراد غار ہے یا مبالغۃً فرمایا کہ اگر فرضاً کوئی پتھر کے اندر جاوے کہ اُس مین دروازہ نہین ہوتا کوئی اُسکی راہ سے اندر جاوے اور نہ روشن دان کہ کوئی اُسمین سے دیکھے اور مطلع ہو اور کوۃ ساتھ نہ بر کاف اور پیش اُس کے کے اور ساتھ تشدید واو کے مع ت کے آخر مین روزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نے کہا کہ الا نافۃ ہو تو ساتھ پیش کے آتا ہے اور غیر افد ساتھ زبر کے اور یہ بھی ہے کہ اگر ساتھ ت کے ہو تو ر وزن چھوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث مین چونکہ روایت ساتھ ت کے اور پیش کے ہے مراد روزن چھوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کے بھی یہی ہے اور حاصل یہ کہ فرماتے ہین ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کرے اس طرح کہ کوئی اُسپر مطلع نہو نکلتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے عمل اُسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہین ہے تا ریا کرے اور قبولیت وثواب سے محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہے اگر از راہ اخلاص کے واسطے خدا کے ہے اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کرے اور اصلاح بندے کی اُسمین ہو یا معنی یہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفاے عمل اور حاصل کرنے اخلاص کے اسلیے کہ عمل ظاہر اور شائع ہوتا ہے اُس جگہ سے کہ بندے کو خبر و اختیار اُسمین نہو ۔ وعن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ سریرۃ صالحۃ اوسمیۃ اظھر اللہ منھا ما شاء یعنی من بہ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہے خدا تعالی اُس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے وہ شخص ساتھ اُس علامت کے ف ردا اصل مین چادر کو کہتے ہین اور یہان مراد علامت ہے کہ اُس سے ایک چیز پہچانی جاتی ہے اور ممتاز ہوتی ہے غیر اپنے سے جیسے کہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہے اور ممتاز ہوتا ہے اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالی اُس سے ایک علامت یعنی ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہے کہ اُس سے پہچانا جاتا ہے کہ یہ ایسا ہے ۔ وعن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اخاف علیکم کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت یعنی امت اجابت کے مگر ہر منافق کے سے یعنی ریاکار یا فاسق کے سے کہ کلام کرتا ہے ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کے اور عمل کرتا ہے ساتھ ظلم اور ناراستی کے نقل کین یہ تینون حدیثین ہیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی کہتا ہے لوگون کے دکھانے کے لیے اور آپ عمل نہین کرتا یہ صفت منافقون کی ہے پس فرماتے ہین کہ وجود ایسے شخص کے سے اور اس صفت سے یعنی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہو اور یہ صفت اُنمین راہ پاوے ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی

لَا تَسْئَلُوْنِیْ کَلَامِ الْخَلَائِقِ اَتَقَبَّلُ وَلٰکِنِّیْ اَتَقَبَّلُ هِمَّتَهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ کَانَ هِمَّتُهٗ وَهَوَاهُ فِیْمَا یَعْنِیْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِیْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ یَتَکَلَّمْ وَهَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے مہاجر بن حبیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں ہوں میں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کروں میں یعنی جو کچھ کہ وہ کہے اُسکو قبول نہیں کرتا ولیکن میں قبول کرتا ہوں قصد اور نیت اور محبت اُسکی کو کہ ساتھ کس چیز کے رکھتا ہے پس اگر ہو نیت اور محبت اُس کی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کے کرتا ہوں میں اُسکے چُپ رہنے کو تعریف واسطے اپنے اور بزرگی وحلم اور اگر چہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ داری نے ف یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اُسکی رکھے خاموشی اُسکی بھی محمود اور مایۂ علم ووقار کی ہے اور گویا وقت خاموشی کے حمد وثنا میری کہتا ہے اور اگر نیت اور محبت اُسکی طاعت کی نہیں ہے کلام اُسکا اگر چہ علم و حکمت میں ہو ضائع ہے کہ واسطے ریا اور دکھانے اور سُنانے کے کہتا ہے ۵ ش ح **بَابُ الْبُکَاءِ وَالْخَوْفِ** باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف **بکا** بالقصر نکلنا آنسوؤں کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤں کا ساتھ بلندی آواز کے اور مشہور تر ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ساتھ اسکے اُس جگہ معنی اعم ہیں اور تباکے تکلف کرنا رونے میں اور بزور رونا ساتھ یاد کرنے اور حاضر کرنے اُن چیزوں کے کہ رولاویں اور ابکا رولانا کسی کو اور خوف ڈرنا اور آخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہے کہ پیش آتی ہے اور مراد یہاں رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سے اور عقاب خدا تعالیٰ سے ۵ ش ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ بقاذات میری کا اُسکے قبضۂ قدرت میں ہے اگر جانتو تم اُس چیز کو کہ میں جانتا ہوں یعنی احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگاروں کے لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہریہ جلالیہ باری تعالیٰ کے کہ باعث خوف وہیبت کے ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہے اُس سے غم ومحنت میرے دل پر انجام کار تمھارے سے البتہ رووٴ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ وتحذیر ہے امت کو اوپر رونے اور استحضار اُس چیز کے کہ باعث غم اور رونے کی ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنے عظمت اور جلال حق سے اور تنبیہ وتحذیر ہے اوپر اجتناب کرنے کے بہت ہنسنے سے اور راحت سے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہے اگر چہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ باعث امید عفو اور مغفرت اور رحمت اُسکی کے گنجایش رکھتی ہے ۵ ش ح **وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے اُم علاء انصاریہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ عاقبت ہم ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کریں گے اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہے ساتھ دلیلوں قطعیہ کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونے اُنکے کے اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کے تھا کہ کبار مہاجرین سے تھے اور اول جو بعد ہجرت کے مدینے میں مہاجرین میں سے مرے ہیں یہی تھے اور آنحضرتؐ نے بعد از موت کے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائے اور انکو بقیع میں اپنے سامنے دفن کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اُسنے کہا کہ گوارا ہو تجھکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت بخیر ہے پس آنحضرتؐ نے اُس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اُسکا زجر ومنع ہے بطریق مبالغہ کے اوپر بے ادبی کے روبرو حضرت کے اور اوپر حکم کرنے کے غیب پر اور اوپر جزم کرنے کے

ساتھ ارسکے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ یہ کنایہ ہے عدم تصریح سے ساتھ علم غیب کے ازراہ ادب کے اور حقیقت کلام کی مراد نہین یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہے بہ تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین اسلیے کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوائے عالم الغیب کے کسی کو نہین اگرچہ مجملاً معلوم ہے کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہ ہے کہ نہین جانتا مین کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہین جانتا مین کہ نازل ہونگا مثلہ عذاب جیسے کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہ ہے کہ ورود اس قول کا پہلے نازل ہونے اس آیت کے ہوا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ پہلے اسمین اہمام تھا عاقبت مین اور بعد اترنے اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کیگئی مجھپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین یا بیداری مین پس دیکھی مین نے اُسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سے یعنی اُنکے مومنون مین سے کہ عذاب کیجاتی ہے بسبب ایک بلی کے کہ اُسکی تھی باندھ رکھا تھا اُسکو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کھاوے حشرات الارض سے یعنی چوہے وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی مارے بھوک کے اور دیکھا مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہے آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور تھا وہ اوّل اُن شخصون کا کہ رسم نکالی چھوڑنے سانڈ کی نقل کی یہ مسلم نے ف سوائب جمع سائبہ کی ہے سائبہ اُس اونٹنی کو کہتے ہین کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کے یعنی عادت جاہلیت کی تھی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر و درازسے یا اچھا ہوتا کوئی بیماری سے تو آزاد کرتے اونٹنی کو یعنی چھوڑ دیتے اُسکو کہ سوار نہوتے اُسپر اور منع نہ کرتے اُسکو پانی اور گھاس سے کہ جہان سے چاہتی کھاتی پیتی اور دودھ دوہتے اُسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتھ بتون کے جانتے تھے اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نے نکالی اور یہ بھی لکھا ہے علمانے کہ پہلے جو رسم بُت پوجنے کی نکالی اور اُسکو موجب تقرب کا کیا یہی تھا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا اور ظہر ادونون ایک ہی ہین عامر نام اُسکے باپ کا ہے اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبھی نسبت باپ کے طرف کی ہے اور کبھی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضے آدمی اب بھی دوزخ مین ہین اور عذاب دیے جاتے ہین اُسمین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ کھولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اُسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اُسکی دکھادی گئی واللہ اعلم ۞ وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زینب بیٹی جحش کی سے کہ از واج مطہرات سے ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اُنکے پاس گھبرائے ہوے اس حال مین کہ فرماتے تھے نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہے واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک پہنچی کھولا گیا یعنی سوراخ ہوگیا آج کے دن سد یاجوج وماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دونون انگلیون اپنی کے انگوٹھے کی اور اُسکے پاس کی اُنگلی کے کہا زینبؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوین گے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اُنکی مانع نہین ہوگی واقع ہونے بلا اور فتنہ سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہان ہلاک کیے جاؤگے تم باوجود ہونے لوگون صالحون کے درمیان تمھارے جسوقت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہون گے لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب اس کا ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد شر سے فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوے اوّل اُنکا قتل عثمان بن عفان کا تھا

ف ۱ قولہ فی اس حال کو مع کا لفظ بڑھا کر بتلایا ہے کہ یہ حال مع کا ہے اور وہ حال مقدر ہے اسلیے وہ کان کا خبر ہے اور جملہ مستانفہ نہین ہے جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے منہ عفی عنہ

بعد ازاں دائم و متمر ہوا اب تک اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اُس میں اور حکومتوں میں ہے کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطے صورت دکھا دینے مقدار سوراخ سد کے یعنی آج تک سوراخ اُس میں واقع نہ ہوا تھا آج مقدار حلقہ ان دو اُنگلیوں کے کھولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سے ہے اور واقع ہونا فتنوں کا عرب میں بھی علامات قرب قیامت سے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف نکلنے ترکوں چنگیزیہ کے کہ نکلے اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اُنکے ہاتھ سے بغداد وغیرہ میں جو کچھ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتھ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کے ہے اور بعضوں نے کہا معنی اسکے زنا کے ہیں اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہ اور بھڑکتی ہے تو جلا دیتی ہے تر اور خشک کو اور غالب آتی ہے پاک اور نجس پر اور نہیں فرق کرتی درمیان مؤمن اور منافق کے اور موافق اور مخالف کے اور آگے آتا ہے کہ جب اللہ نازل کرتا ہے عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہے اُس کو کہ اُنمیں ہوتے ہیں پھر اُٹھائے جاوینگے موافق عملوں اپنے کے اور ایک نسخے میں خبث ساتھ پیش خ اور خرم ب کے ہے یعنی فواحش اور فسوق کے یا معنی دونوں کے ایک ہیں ۔ حدیث وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَرُوْحُ عَلَیْہِمْ بِسَارِحَۃٍ لَہُمْ یَاْتِیْہِمْ رَجُلٌ لِحَاجَتِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُہُمُ اللّٰہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْحَرِیْرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُہْمَلَتَیْنِ وَہُوَ تَصْحِیْفٌ وَاِنَّمَا ہُوَ بِالْحَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَیْنِ نَصَّ عَلَیْہِ الْحُمَیْدِیُّ وَابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ عَنِ الْبُخَارِیِّ وَکَانَ فِیْ شَرْحِہِ لِلطَّحَاوِیِّ تَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَۃٌ لَہُمْ یَاْتِیْہِمْ لِحَاجَۃٍ اور روایت ہے ابی عامر سے یا ابی مالک اشعری کہ کہا ابو عامر نے یا ابو مالک نے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ ہونگی میری امت میں سے کتنی ایک قومیں کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑے اور شراب کو اور باجوں کو اور البتہ اُتریں گی قومیں یعنی اُنمیں سے بیچ پہلو پہاڑ بلند کے یعنی ہوگی منزل اور مقام اُنکا بیچ جگہ مشہور اور نمایاں کے کہ گذرا اور محتاج سب اُنکے کہ دیکھنے کو آوینگے اور حاجتیں اپنی طلب کرینگے رات کے وقت آوینگے اُنپر مواشی اُنکے کہ چرنے کو گئے تھے پیٹ بھرے اور پر شیر لاوے گا اُنکو چرانیوالا اُنکا آویگا اُنکے پاس ایک مرد بسبب حاجت کے یعنی ایک سائل آویگا کہ مواشی کے دودھ سے محظوظ ہووے پس کہینگے وہ یعنی بقصد رد سوال اُسکے کے پھر آناطرف ہمارے کل کو پس اتوں رات بھیجے گا اُنپر خدا بتعالیٰ عذاب اور رکھدیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضوں اُنکے کے تا ہلاک و پست ہوں نیچے پہاڑ کے اِسطرح کہ باقی نرہے اُنسے کچھ اثر اور مسخ کرے گا اللہ تعالیٰ بعضوں کو اُنمیں سے یعنی کردیگا بصورت بندر اور سور کے قیامت تک یعنی رہیں گے اُسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہے گا یہ عذاب اُن قوموں پر کہ یہ عمل کرینگی روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے بجائے الخز کے الحر ہے ساتھ مہملتین کے یعنی ساتھ حر مہملہ اور زکے واقع ہوا ہے اور معنی حر کے ساتھ زبر ح کے اور تخفیف ر کے فرج عورت کے ہیں کہ مراد اُس سے زنا ہے اور یہ واقع ہونا الحر ساتھ مہملتین کے غلط ہے اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کے ہے کہ بعضے راویوں سے واقع ہوا اور نہیں ہے یہ لفظ مگر الخز ساتھ خ معجمہ اور ز معجمہ کے تصریح کی اِس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نے اِس حدیث میں اور واقع ہے بیچ کتاب حمیدی کے بخاری سے اور اسی طرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کے کہ خطابی کی ہے تَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَۃٌ لَہُمْ یَاْتِیْہِمْ لِحَاجَۃٍ ف یا ابی مالک اشعری سے یعنی شک و تردد کیا ہے بخاری نے بیچ روایت اِس حدیث کے کہ ابی عامر اشعری سے ہے کہ وہ چچا ہے ابو موسیٰ اشعری کا بڑے صحابہ میں سے یا ابی مالک اشعری سے ہے کہ اُسکو اشجعی بھی کہتے ہیں وہ بھی صحابی مشہور ہے اور

شک وتردد صحابی ہیں موجب طعن کا حدیث ہیں نہیں چونکہ صحابہ سب عدل اور ثقہ ہیں جس سے کہ ہو صحیح ہوگی اور خز ساتھ خ معجمہ اور آخر شدہ کے نام ایک کپڑے کا ہے کہ زمان قدیم میں پشم اور ریشم کا بنا جاتا تھا اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین اُسکو پہنتے تھے پس نہی ہو بسبب شائبہ ہونیکے ساتھ عجم کے اور ہونے اُسکے کے لباس اہل تنعم واسراف کا اور اب جو خز متعارف ہے وہ خود حرام ہے اِس لیے کہ تمام ریشم ہی سے بنا جاتا ہے اور یہ حدیث محمول بر اپسر ہے اور اِس طرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف میں نہ تھا پس حدیث بہ بنیاد دینے غیب کے معجزات سے ہوگا اور اِس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتھ زکے یعنی عود اور طنبور اور مانند اُنکے کے ہے جمع عزف یا معزف کی کہ ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور عزف اور عزیف اصل میں بمعنی آواز جن کے ہے اور گھنٹے کے کہ سُنا جاتا ہے جنگل میں شب کو اور بمعنی آواز ہوا کے بھی آیا ہے کذا فی القاموس اور معنی یہ ہیں کہ گنین گے ان حرام چیزوں کو حلال ساتھ وارد کرنے شہوات اور تاویلات واہیہ کے جیسے کہ بعضے ہمارے علما نے ذکر کیا ہے کہ حریر وہ پہننا حرام ہے کہ متصل ہو بدن کے یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہیں اور بہت سے امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہے کہ پہننا حریر کا حرام ہے تو کہتے ہیں کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتے اُسکو قاضی اور علما پس اِس سے پڑتے ہیں پیچ حلال جاننے حرام کے اور اسی طرح بعضے علما کو تعلق ساتھ مزامیر کے ہے کہ بیان اُسکا طول رکھتا ہے اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کے انس سے مرفوع لَيَكُونَنَّ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ إِذَا شَرِبُوا الْخُمُورَ وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوا بِالْمَعَازِفِ یعنی جب کرینگے یہ چیزیں حلال جان کر تو ان بلاؤں مذکورہ میں گرفتار ہوں گے اور تصریح کی الحلم مولف نے تائید کی غلطی کے ساتھ قول حمیدی اور ابن اثیر کے واسطے رد کرنے کے اُس کسی پر کہ گمان کیا ہے کہ صحیح الحلم ہے ساتھ مہملتین کے اور خز ساتھ معجمتین کے غلط ہے اور اشارت کی ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتھ مہملتین کے اِس حدیث میں ہے کہ ابو داؤد وغیرہ نے روایت کی ہے چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہے اور اِس حدیث میں کہ بخاری نے روایت کی ہے ساتھ معجمتین کے ہے لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتوں میں ساتھ مہملتین کے ہے اور اِس تقدیر پر دونوں روایتیں صحیح ہوں واللہ اعلم اور تروح آخر ساتھ تء فوقانیہ کے تروح میں اور سارحۃ ساتھ رفع کے فاعل تروح کا اور یہ قرینہ ہے اسپر کہ تب پیچ بسارحۃ کے کہ پہلی روایت میں واقع ہوا ہے زائدہ ہے جیسے کہ پیچ وجہ اول کے پیچ تقدیر معنی حدیث کے اشارہ اسکا کیا ہمنے اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں بِأَيْنِهِمْ بِحَاجَةٍ واقع ہوا ہے بغیر ذکر رجل کے ساتھ تقدیم بحاجۃ کے رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف ومسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہوا پس حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہے تو وہ یا تو محمول ہے اوپر اول زمانہ اس امت کے اور اخیر زمانہ اُس سے مستثنیٰ ہے اور یا محمول ہے اوپر خسف اور مسخ تمام اُمت کے نہ بعض کے واللہ اعلم ۱۲ منہ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اُتارتا ہے اللہ کسی قوم پر عذاب پہنچتا ہے وہ عذاب ہر کسی کو کہ ہو درمیان اُنکے یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہے سنت آلہی بعضے گناہ ہونیں اور کبھی نگاہ بھی رکھتا ہے صالح کو غیر صالحوں میں سے پھر اُٹھائے جاوین گے موافق علوم اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتے ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاویگا اگر نیک ہے اچھی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہے بُری جزا پاویگا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُٹھایا جاوے گا

ف ۱۲ منہ معاصی سے اگرچہ اسباب ظاہری کے یکساں ہوں بلکہ اور ارجح ہو کسی کا بعضے گناہ کا ہونا بعضے کے گناہ اور نیکی کا ہونا بعضے کے نیکی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ثواب وعقاب اور مجازات کا مدار نیات اور مقاصد پر ہے اور یہ امر مختلف ہوتا ہے اسباب ظاہری کے یکساں ہونیکے ساتھ اور اسی طرح ہوتا ہے اسباب ظاہری کے مختلف ہونیکے ساتھ یکساں ہونیکے اور اسی طرح ہوتا ہے اسباب ظاہری کے مختلف ہونیکے ساتھ مختلف ہونیکے اور اسی طرح ہوتا ہے اسباب ظاہری کے یکساں ہونیکے ساتھ مختلف ہونیکے اور اسی طرح ہوتا ہے اسباب ظاہری کے مختلف ہونیکے ساتھ یکساں ہونیکے اور اسی طرح ہوتا ہے اسباب ظاہری کے یکساں

ہر بندہ روز قیامت کے اوپر اُس حال وصفت کے کہ مرا ہے اُسپر نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہے کہ دیکھیے آخر کو کیا حالت گذرے جیسے کسی نے ؎ حکم ستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است ۔ پس نہ امنت کہ آخر بچہ حالت گذرد ۔ ولیکن بعضے عارفین نے کہا ہے کہ جب کسی کو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کے اختلاف وفتور اُسکے استحضار مین راہ پاوے ضرر نہین رکھتا بعد از مفارقت روح کے بدن سے وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا ہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے وباللہ التوفیق شرح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ؒ روایت ہے ابی ہریرہ ؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دیکھا مین نے مانند آگ دوزخ کے یعنی شدت وہول مین کہ سوتا ہے بھاگنے والا اُس سے اور نہین دیکھا مین نے مانند بہشت کے یعنی بہجت وسرور مین کہ سوتا ہے طلب کرنے والا اُسکا نقل کی یہ ترمذی نے ف بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کے سے بھاگتا ہے سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بھاگتا ہے جتنا کہ ہو سکتا ہے مگر یہ عجب بات ہے کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے درپے ہے اور لوگ بھاگنے مین اُس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتے اور اگر بھاگتے بھی ہین تو عین بھاگتے مین سوتے ہین اور غافل ہوتے ہین اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہون کے اور لازم کرنے طاعتون کے ہوتا ہے اور طلب کرنے والا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہے غافل نہین ہوتا ہے اُس سے اور سستی اور تساہل نہین کرتا اُسکے طلب کرنے مین اور دوڑتا ہے اُس کے پالینے کے لیے جتنا کہ ہو سکتا ہے مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کے کہ اُسمین ہے آدمی اُسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اُسکو نہین پاتا اور دوڑتا بہشت کی طرف اور پاتا اُسکا ساتھ کرنے طاعات کے اور بچنے کے گناہون سے ہوتا ہے ؛ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يٰلَيْتَنِیْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ ؒ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر ؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیکھتا ہون اُس چیز کو کہ نہین دیکھتے تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت آلہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اُس چیز کو کہ نہین سنتے تم یعنی اخبار واسرار احوال آخرت کے اور ہولین قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اُسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اُسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے نہین آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتے رکھے ہوئے ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہین واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم کم اور روو تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتھ عورتون کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کے نالہ وفریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کے یعنی جیسے کہ شان غمگینون کی اور غم سے تنگ آنیوالون کی ہے کہ گھر سے نکل جاتے ہین اور سر برہنہ ہوتے ہین تا گرہ دل سے کھلے اور دل ٹھکانے ہو کہا ابوذر ؓ نے یعنی بعد از روایت کرنے اِس حدیث کے ازراہ مردنا کی اور حسرت کے لے کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اطت آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کے بچے کا تعب سے اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق اس حدیث مین

ف یعنی عجب ہے کہ آگ دوزخ کی ایسی چیز ہے کہ بھاگنا اُسے سے ہر شخص کا لازم ہے اور بھاگنے والے سوتے نہین اور غافل نہین ہوتے اور بہشت کہ ایسی چیز ہے کہ طلب کرنا اُسکا لازم ہے اور طلب کرنے والے سوتے ہین اور غافل ہوتے ہین

ناظر ہے بسبب کثرت اور ازدہام ملائکہ کے اور بوجھ اُنکے کے جیسے کہ جانور سواری کا نیچے بوجھ سواری کے مشقت سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اُسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہے اور جبکہ آسمان باوجود اسکے کہ جماد ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہے خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہے اور آلودہ گناہوں مین ہے لائق تر ہے کہ نالہ وگریہ کرے اور یہ معنی مناسب ترہین ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہین پوشیدہ ہے یہ بات اور رکھے ہوئے ہین الخ یعنی تابعدار ہین تاکہ شامل ہوا سکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام مین ہین اور بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین یا خاص کیا ہوا سکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانون مین سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد بضمتین کی ہے کہ جمع صعید کی ہے بمعنی روے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ اُٹھتا مین جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہین اور جاتا رہتا ہے ایسے ہی مین بھی ہوتا اور مثل ان آرزوؤن دردناک کے اور بڑے بڑے صحابہ سے کمنی ہوئی ہین کہ ایک نے کہا کاشکے مین بکری ہوتا کہ اُسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہین دوسرے نے کہا اے کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہے بیٹھ جاتا ہے اور جہان چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اُسپر نہین اور یہ سب ایسے تھے کہ بشارت پائی ہے انھون نے جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت اُنکی بخیر ہے اور ون کو کیا کہیے اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہے لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کر توڑے ڈالتا ہے ۱۲

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا ہے اول ہی شب یعنی تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص کہ بھاگتا ہے اول شب پونہچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہے یعنی سوائے نفس کے نہین ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف منزل کو یعنی مطلوب کو کما طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اُسکی راہ پر لگ رہا ہے اور نفس اور آرزو ہمن باطلہ مددگار اُسکی ہین پس اگر ہوشیار ہوا پنے چلنے مین اور خالص کیا نیت کو اپنے عمل مین امن مین ہوا شیطان سے اور اُسکے مکر سے والا مارتا ہے وہ راہ اُسکی اپنے مددگارون کو ہمراہ لیکر پھر رہنمائی کی حضرت کے طرف اُسکے کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہے اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہین حاصل ہوتی تھوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور اخیر جملے کے معنی یہ ہین کہ مول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر امدا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ عز وجل وعزتی لا اجمع علی عبدی امنین ولا خوفین اذا امننی فی الدنیا اخفتہ یوم اجمع عبادی رواہ ابن حبان فی صحیحہ والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے انس سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ بزرگ ہے ذکر اُسکا یعنی روز قیامت کے فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سے اُس شخص کو کہ یاد کیا ہے مجکو یعنی بشرط ہونے اُسکے کے مومن مخلص ایک دن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہے مجھسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کے ف ڈرا ہے الخ یعنی بیچ کرنے گناہ کے گناہون مین سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی المأوی کما طیبی نے کہ مراد ہے ذکر سے اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہے خالص دل سے اور صدق نیت سے والا تمام کا فرد ذکر کرتے ہین اللہ کا زبان سے نہ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہے اُسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ

ف قولہ ادلج ادلاج سیر اللیل والادلاج سیر اللیل من اول الشب ۱۲ منہ

ف قولہ ثم اخرجہ الخ اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب التوبۃ ۱۲ منہ

ف قولہ ابن ابی الدنیا ھو عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی ۱۲ منہ

ف قولہ ابن حبان ھو محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی ۱۲ منہ

ف قولہ البیہقی ھو احمد بن الحسین بن علی بن موسی ۱۲ منہ

ف قولہ ابن ابی الدنیا ھو عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی ۱۲ منہ

ف قولہ ابن حبان ھو محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی ۱۲ منہ

ف قولہ البیہقی ھو احمد بن الحسین بن علی بن موسی ۱۲ منہ

خالیاً من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہوں سے اور لگا رکھنا انکا طاعات میں وا لاوہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور ایسی حرکت ہے کہ نہیں نام رکھا جاتا اُسکا اور یہ وقت دیکھنے ایک سبب ہونا اُسکے کے ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے وہ سبب نظر سے تو پھر ہوتا ہے دل طرف غفلت سے کہا فضیلؒ نے کہ جب کہا جاوے تجکو آیا ڈرتا ہے اللہ سے تو سکوت کر اس لیے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہاں جھوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف اُس خوف کے کہ وہ باز رکھتا ہے اعضا کو گناہوں سے اور اسمیں بشارت ہے کہ جس مسلمان نے ایک بار ازراہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اُسکے عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اُسکو نجات ہے اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو اُسکو دوزخ ہی میں نہ لیجاوے اور اوّل ہی سے بہشت میں بھیجدے یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ صفت اُسکی ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَھُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا ابْنَۃَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّھُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَھُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْھُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کے سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں وہ چیز کہ دیتے ہیں یعنی قسم زکوٰۃ اور صدقات سے اور دل اُنکے لرزان و ترسان ہیں یعنی بخوف اسکے کہ نہ قبول ہو اُنسے اور نہ واقع ہو وجہ لائق کے اور ماخوذ ہوں اسمیں آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں یعنی اس لیے کہ ڈرتا خداب سے کام گنہگاروں کا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے نہ اے بیٹی صدیقؓ کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ ڈرتے ہیں کہ مقبول نہ ہوا اُنسے بدلیل اسکے کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی نہایت رغبت کرتے ہیں طاعات میں اور ڈرتے ہیں طرف اُنکے پس نہیں صحیح ہے یہ کہ حمل کیجاوے شراب کے پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سیئات پر اور آیت مذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کے یہ ہے اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ اور جاننا چاہیے کہ اس آیت میں دو قراتیں ہیں قرات مشہورہ کہ قرات قراء سبعہ کی ہے یوتون ہے ساتھ پیش تی کے فعل مضارع ایتاء سے اور آتوا ساتھ مد ہمزہ کے فعل ماضی اُس سے ہے اور اعطا بمعنی عطا یعنی دینے کے جیسے کہ معنی اسکے بیان کیے گئے اور قرات دوسری شاذہ ہے یاتون ماالتو مشتق ایتان سے بمعنی کار کرنے کے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ لوگ کہ کرتے ہیں جو کچھ کہ کرتے ہیں اور دل اُنکے ترساں ہیں اور سوال عائشہؓ کا ساتھ اس قرات کے مناسب تر ہے لیکن مصابیح کے نسخوں میں بھی اوپر لفظ قرات اول کے واقع ہے اور ظاہر ہے کہ اوپر لفظ قرات دوسرے کی ہو وبطیبی نے تفسیر زجاج اور کشاف سے نقل کیا ہے کہتا ہے ہو نہیں مراد قرات شاذہ سے کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ہے کہ کرتے ہیں وہ چیز کہ کرتے ہیں قسم طاعات سے نہ وہ مراد ہے گمان کیا عائشہؓ نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ کرتے ہیں وہ چیز کہ کرتے ہیں قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہے خیر و شر سے واسطے نہ مطابق ہونے اُسکے کے ساتھ قول حق سبحانہ کے اُولٰٓئِکَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ پس اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الْخ تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا موجب دونوں قراتوں کے نہایت یہ کہ ہر ایک میں ان دونوں نہیں سے ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہور کا متعلق ہے ساتھ عبادات مالیہ کے جیسے کہ شاذہ متعلق ساتھ طاعت بدنیہ کے علاوہ یہ ہے کہ قرات مشہورہ وجہ ہے ممکن ہے کہ کہا جاوے اُسکی تفسیر میں کہ دیتے ہیں اپنے نفسوں سے وہ چیز کہ دیتے ہیں قسم طاعات سے اور نکالتے ہیں نفسوں سے قسم طاعات سے پس مشتمل ہوگی دونوں طرح کی عبادتوں کو ۱۲ ع ح وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا تھے

ل سوال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مع جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تجھ کے لیے پس فرماتے اسے یوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتھ وحدانیت ذات اُسکی کے اور تمام صفتون اُسکی کے یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اُسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کے اور اُن لوگون مین سے کہ جنکے حق مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا یا رابعہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اُسکے قائم ہوگی اور سب مرجاوین گے پیچھے آتا ہے اُسکے پیچھے آنے والا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اُسکے سب زندہ ہون گے اور اُٹھین گے قبرون سے غرض یاد دلانا قیامت کا ہے تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُس مین ہین آئی موت ساتھ اُن احوال کے کہ اُسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کے اور بعد اُسکے واقع ہوتی ہین تقل کی یہ ترمذی نے ف اے لوگو مراد اُنسے وہ لوگ تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے اُن کو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہو و تم ذکر اللہ مین اور تجہ مین اور اس مین اشارہ ہے طرف مستحب موکد ہونے قیام کے تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخے مین اُذْكُرُوا اللّٰهَ تین بار سے یعنی یاد کرو اُسکی نعمتون اور چین و ضرر کو اور آیا زلزلہ اس مین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ الخ اور رجاات صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقق وقوع اُسکے کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہے کہ قریب ہے آنا اُسکا پس تیاری کرو واسطے سہل ہونے امر اُسکے کے اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہے کہ اثر نفخہ پہلے کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکھتا ہے اور یہ دونون نشان قیامت کے اور یاد دلانے والے اُسکے ہین بدع و هن اِنَّ سَعِيْدًا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ وَقَالَ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَاَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهِ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا اُسنے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ادا کرنے نماز کے پس دیکھا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو و یعنی خواب غفلت سے کہ باعث ہے ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتون کا تو البتہ باز رکھے تمکو اُس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسی سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتون کی سے موت ہے پس بہت کھو ذکر کاٹنے والی لذتون کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر کہ بولتی ہے یعنی ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہے کہ مین ہون گھر غربت کا یعنی دوری کا کہ مجھ مین جو آیا اپنون سے اور آشناؤن سے اور اپنے گھر سے دور پڑا پس رہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہے اور مین ہون گھر تنہائی کا یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گھر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اُس سے جنسیت مناسبت اور مین ہون گھر کیڑون کا اور جسو قت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اُسکو قبر یعنی جیسے کہتے ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہ مین آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا نزدیک میرے اُن شخصون مین سے

ف الف ہوتے تو ہو اُنکے جزون کے اس حالت مین کہ بکلا نے مین استیعاب کا ارادہ نخست وقتی کرے

کہ چلتے ہین مجھپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی ہین تجھپر آجکے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس نزدیک ہے کہ دیکھے گا تو نیکی کرتی میری ساتھ تیرے یعنی ساتھ فراخی کرنے کے فرمایا حضرتؐ نے پس فراخ ہوجاتی ہے قبر اُس بندے کے لیے اور معلوم ہوتی ہے اُسکی نظرین مقدار دو رازی ہینائی اُسکی کے یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کھولا جاتا ہے اُسکے لیے ایک دروازہ طرف بہشت کے یعنی اور دیکھتا ہے اُس مین جگہ اپنی اور آتی ہے اُس مین سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹھنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکھین اُسکی بسبب دیکھنے حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اُسکے کے اور جس وقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق یعنی کافر یا کافرکہتی ہے اُسکو قبر یعنی جیسے کہ آشنا اور بن بلائے مہمے کو کہتے ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہ مین خبردار ہو تحقیق تھا تو بہت بڑا دشمن نزدیک میرے اُن شخصون مین سے کہ چلتے ہین مجھپر پس اس وقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجھپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکھے گا تو بُرائی کرتی میری تیرے لیے فرمایا حضرتؐ نے پس ملتی ہے قبر اُس پر یہان تک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان اُسکی یعنی درآتی ہین بعضی بعضیون مین کہا ابوسعیدؓ نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے دکھانے صورت اختلاف پسلیون کے ساتھ اُنگلیون اپنی کے پس داخل کین بعضی اُنگلیان اندر بعضیون کے فرمایا حضرتؐ نے کہ متعین کیے جاتے ہین واسطے اُس کافر کے ستر اژدہا اگر ایک اُنمین سے پھنکارے زمین مین تو نہ اُگائے زمین کچھ جبتک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اور نوچتے ہین اُسکو یہان تک کہ پہنچایا جاوے اُس بندے کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعیدؓ نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ قبر باغیچہ ہے باغون جنت کے سے یا گڑھا ہے گڑھون آگ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف بہت ذکر کرو کاٹنے والی لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلون کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل کے دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی بنا رکھتے تھے ایک تھیلی کہ لکھا ہوتا تھا اُسپر لفظ موت کا اور اُسکو لٹکا دیتے مرید کی گردن مین تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے نہ دور پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک بادشاہون مین سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسی کو اپنے امراین سے یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ پیچھے اُنکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہووے اُسکی بیماری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہؓ کے لیے وجہ حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے کے فانہ لم یات الخ اور مین ہون کھر کیڑون کا یعنی پس نہین لائق ہے کہ یہ ہو ہمت و قصد تمہارا پیچ استعمال لذات کے قسم کھانے کی چیزون اور پہننے کی چیزون سے اسلیے کہ انجام کار اُنکا فنا ہے اور نہین نفع دیتا اِس جگہ مگر عمل صالح پس قبر صندوق ہے عمل کا کہ ساتھ بعضون نے عمل کے پیدا ہوتے ہین کیڑے بدبو سے اور کھا جاتے ہین اعضا کو پھر کھاتا ہے بعض اُنکا بعض کو یہان تک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مرجاتا ہے بسبب بھوک کے اور مستثنیٰ ہین اِس سے انبیاؑ اور شہداؓ اور اولیا اسی لیے فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے شہدا کے حق مین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ اور علماے باعمل کو تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر روشنائی اُنکی افضل ہے شہیدون کے خون سے اور بندۂ فاسق مراد ہے اِس سے فرد کامل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اُسکے کہ کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کے کہ تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اُنمین سے کہ چلتے تھے مجھپر اور اسی قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا اور جاری ہوئی ہے عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کے بیچ دارین کے اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کے سے واسطے پردہ پوشی اُسکی کے ہے یا اِس لیے کہ ہو درمیان خوف ورجا کے نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کے درمیان دو مرتبون کے جیسے کہ وہم کیا ہے محترز نے اور ستر اژدہا احتمال ہے اسمین تحدید کا

ف یہ حدیث ترمذی و ابن ماجہ و صحیح ابن حبان کی روایت سے ہے اور ابن ماجہ کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ ہر روز قبر تین بار یہ ندا کرتی ہے کہ مین گھر تنہائی کا ہون مین گھر کیڑون کا مین گھر وحشت کا مین گھر تاریکی کا مگر واسطے اُس مومن کے کہ عمل کرے میرے اوپر نیک پس وہ میرے اوپر فراخ ہوگا اور ہموار ہوگا اور روشن ہوگا اور ہوگا میرے اوپر مثل باغیچون بہشت کے اور ہوگا میرے اوپر مثل باغیچون بہشت کے اور ہوگا میرے اوپر مثل باغیچون بہشت کے اور ہوگا میرے اوپر مثل باغیچون بہشت کے

اور تکثیر کا اور مویدہے دوسرے احتمال کی ایک اور روایت پنج مقدمہ عذاب کا قبر کے قبرمین کہ مسلط ہون گے اُسپر ایک کم سو اژدہا ۱۲ شرع

وَعَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَّطَحَانُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی حذیفہ سے کہ کہا اُسنے کہ عرض کیا

صحابہؓ نے یارسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے تم یعنی ظاہر ہوئے آپ پر آثار ضعف کے پہلے پہونچے بڑی عمر کے فرمایا بوڑھا کردیا مجکو سورۂ ہود نے اور

بہنون اُسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جو سورتین مانند اسکے ہین کہ جنمین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے پس اُنکے مضمون سے غم ہوتا ہے

مجکو اُمت کیطرف سے کہ دیکھیے کیا حال ہوا اُنکا اور اس غم کے مارے یہ حال ہوگیا ہے میرا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا ابوبکرؓ نے

یارسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے آپ فرمایا بوڑھا کردیا مجکو سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتسا لون اور اذا الشمس کورت نے یعنی اور مانند

اُنکی نے کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال اُسکے کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے وَذَكَرَ حَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ كَمَا مَرَّ فِیْ كِتَابِ الْجِهَادِ اور ذکر کیا حدیث

ابی ہریرہؓ کی کما مر فی کتاب الجہاد پنج کتاب الجہاد کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِ

النَّبِیِّ كَذَا وَكَذَا مَرَّةً اَیْ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ عَلَی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق ہم گنتے تھے ہم گنتے اُنکو آنحضرتؐ کے زمانے مین یعنی ہلاک کرنیوالون مین سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ

عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَائِشَةُ اِیَّاكِ وَمُحَقِّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ دور رکھ تو اپنے تئین اُن گناہون سے

کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہے اُنکو اسلیے کہ اُن گناہون کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین

ف یعنی ایک طرح کا عذاب ہے کہ عذاب دیتا ہے اُسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہے اُسکو طلب کرنا نہین پھیر سکتا اُسکو پس لفظ طالبا تنوین

تعظیم کے لیے ہے یعنی طالبا عظیما پس نہین لائق ہے یہ کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنیوالے اُنکے اُنکو نہ تدارک کرتے ہین اُنکا

ساتھ توبہ کے اور نہ التفات کرتے ہین اُنکی طرف ساتھ ڈرنے کے اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتھ اصرار کے اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت

اور کبریائی اللہ تعالیٰ کے کبیرہ ہے اور تھوڑا سا بھی اُسمین سے بہت ہے اور اسلیے کبھی عفو فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہے صغیرہ پر

جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے قول اللہ سے وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور اسی پر قول اللہ تعالیٰ کا اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

سَیِّاٰتِكُمْ پس معنی اسکے یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تمسے صغیرہ گناہ تمھارے بسبب عبادات مکفرہ کے لیکن بشرطیکہ بچتے رہو تمھارے کے بچ رہنے کے کبائر سے

جیسے کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئین چھوٹے گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال

ایک قوم کے ہے کہ اُترے وہ ایک نالہ کے اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اُنھون نے روٹی اپنی اور بلا شبہہ

حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے کرنیوالے کو ہلاک کردیتا ہے وہ اسکو نقل کی یہ احمد و طبرانی نے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ

اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ

اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرْدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لَا وَاللّٰہِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَهٗ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا

لہ اعتکاف کے مسائل کی جانب سے طالب وسائل ہین ۱۲ منہ عفوہ

كَثِيرًا وَاسْلَمْ عَلَى اَدْبَارِنَا بِشَرٍّ كَثِيرٍ وَاتَانَا الْمُرْجِفُ فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ جُمِعُوا لَكُمْ فَقَالَ اَبِي لَكِنِّي اَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَنَا هُنَّ صِنْوٌ كَفَافًا رَاسًا بِرَاسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ اَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابی بُردہ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ بڑے تابعین مین سے ہین کہا کہ کہا واسطے میرے عبداللہ بن عمرؓ نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا کہا باپ میرے نے واسطے باپ تیرے کے کہا ابوبردہ نے کہ کہا مین نہین جانتا مین کہا عبداللہ نے پس تحقیق باپ میرے نے کہا واسطے باپ تیرے کے یعنی ابی موسیٰ کے اے ابی موسیٰ کیا خوش کرتا ہے تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ آنحضرتؐ کے یعنی ملا ہوا ساتھ بخشت اُنکی کے اور ہجرت ہماری ساتھ اُنکے اور جہاد ہمارا ساتھ اُنکے اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزے اور زکوٰۃ اور حج اور مانند اُنکے کے سارے ساتھ اُنکے یعنی بسبب زمانۂ اُنکے کے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور یہ کہ جو عمل کیا اور رہنے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم اُسمے برابر برابر پس کہا باپ تیرے نے واسطے باپ میرے کے یون نہین ہے قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی ہم نے اور روزے رکھے ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوے ہمارے ہاتھ پر یعنی بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہین اسکی یعنی ثواب چیزون ذکر کی گئی کا زیادہ ہے اوپر پہلے اسلام وہجرت وغیرہ کے اور کہا باپ میرے نے یعنی حضرت عمرؓ نے لیکن مین قسم ہے اُس ذات کی کہ جان عمرؓ کی اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ دوست رکھتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہین مین نے ثابت اور باقی رہین واسطے ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہے ہم نے بعد آنحضرتؐ کے نجات پاوین اُس سے برابر برابر پس کہا مین نے ابن عمرؓ کو کہ تحقیق باپ تھا رے قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے ف برابر برابر یعنی نہ نفع اُسکا ہکو پہنچے اور نہ ضرر اُسکا ہم پر پڑے اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہ ہو ہمارے سبب عذاب کا بھی نہ ہو ۵ طاعت ناقصہ موجب عمران نشود و راضیم گردد علت عصیان نشود ۱۲ اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہم نے اور رگان اُنکی قبولیت کا رکھتے ہین باقی رہین تو زہے سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرتؐ کے کیے ہین ہم نے وہ خالی خرابی سے نہین اگر برابر برابر گزرے تو بھی غنیمت ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ تابع اسیر متبوع کا ہے صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کے علم وعمل مین کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ صحت بناے نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کے ہے اور اسی طرح فساد اُسکا اور نہین شک ہے بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعد آنحضرتؐ کے جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیر نیات سے اور فساد حالات سے جیسے کہ خبر دی بعضے صحابہؓ نے وقت وفات آنحضرتؐ کے کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تھے کہ اپنے دلون کو متغیر پایا یعنی بسبب ظلمت کے کہ پیدا ہوئی پیچھے آفتاب وجود حضرتؐ کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سرابر رہین طاعات وسیئات ہین اور یہ بات بنسبت جلیل القدر صحابہؓ کے تھی ماہ جو کہ بعد اُنکے ہین پس طاعات اُنکی کہ بھری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اُنکا کیا ٹھکانا ہے مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت وعین عنایت اپنی کے کہ لاحق کرے بدکارون کو ساتھ نیک کارون کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ معصیت کرنا باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہے اُس طاعت سے کہ لازم کرے عجب وتکبر کو اور اخیر جملہ سے مراد یہ ہے کہ جب تیرا باپ باوجود اتنے اعمال وفضائل کے مقام خوف وہشت مین ہے تو بہتر ہو امیرے باپ سے اور مقام اُسکا اعلیٰ ہوگا یا مراد یہ ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہے میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ کار نازک ہے ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةَ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ

اور عن ابی ہریرہؓ

وَالتَّرضِّی وَالْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَ نُطْقِیْ ذِکْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَۃً اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْہٰی بِالْمَعْرُوْفِ سَرَّانِیْ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے ساتھ نو چیزون کے ایک ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کے یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سے بجاوز نکرے بیچ حالت غصے اور رضا کے یعنی جب آدمی راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اُسکی اور اچھا کہتا ہے اُسکو اور جب اُسکا ڈھا نکتا ہے اور جب غصے مین آتا ہے تو برخلاف اسکے کرتا ہے چاہیے کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی بیچ فقر و غنا کے یعنی رزق بقدر کفایت کے ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا مراد ہے کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کے مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ اور جزع اور فزع نہ کرے اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علونہ اختیار کرے اور چوتھی یہ کہ ملائے رکھو مجھ یعنی سلوک کرون اُس سے کہ کاٹے مجھ سے یعنی اگر کوئی ناتے دار مجھ سے انقطاع و بدسلوکی کرے تو مین اُس سے سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہے پانچوین یہ کہ دونمین اُسکو کہ محروم رکھے مجکو اور سمیٹے یہ کہ درگذر کرونمین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینے کے اُس سے ظلم کرے مجھ پر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالیٰ کے آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالیٰ کا کرون نویں مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اُسکی سے اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بوجہ عبرت پانے اور ہوشیاری کے کرون مین نہ ساتھ جہل و غفلت کے اور حلم کیا پروردگار میرے نے کہ حلم کرون مین ساتھ نیکی کے اور روایت کیا گیا ہے ساتھ معروف کے نقل کی یہ رزین نے ف یعنی ایک روایت مین بجائے بالعرف کے بالمعروف آیا ہے اور معنی دونون کے ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کے اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اس لیے کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہے اچھی بات کے کرنے کو اور بری بات کے منع کرنے کو اور خصلتون زیادہ ہے نو خصلتون مذکورہ سے کہ جامع ہے تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کے کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی مع وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْہِ دُمُوْعٌ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حُرِّ وَجْہِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلے اُسکی آنکھون سے آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے یعنی تھوڑا سا بسبب خوف خدا کے پھر پونچھے آنسو اُسکے اچھے منھ پر مگر کہ حرام کریگا اُسکو اللہ آگ پر روایت کیا اُسکو ابن ماجہ نے

بَابُ تَغَیُّرِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کے ف تغیر کے معنی ہین ایک حال سے دوسرا حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہے اُس حالت سے کہ زمانہ نبوت مین تھی کہ لوگ مستقیم تھے طریقہ دین پر اور التزام تھا احکام سُنّت کا اور متبع تھے حق کے اور بے رغبت تھے دنیا سے اور مغرور نہ تھے زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہے اور ثابت تھے اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفائی باطن رکھتے تھے کہ اخیر زمانے مین حوال برخلاف اُسکے ہوگا مُرْ الْفَصْلَ اَوَّلًا فَصْلَ پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ کَالْاِبِلِ الْمِائَۃِ لَا تَکَادُ تَجِدُ فِیْہَا رَاحِلَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہے آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنے کے اور تغیر صفات اپنی کے مگر مانند سو اونٹون کے نہین قریب ہے کہ پاوے تو لے مخاطب نہین ایک قابل سواری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف راحلہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ توانا ہو سفر کے قابل اور بوجھ اُٹھانے پر اور حرف ت اسمین مبالغہ کیلیے ہے اور معنی یہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسے اونٹ بہت سے ہوتے ہین لیکن اونٹون مین سے لائق سواری کے

کم ہوتے ہین اسی طرح سے آدمیون مین بھی کام کے آدمی کہ قابل صحبت بنی کے ہون اور حق صحبت بجالاوین اور دوگا ہون خیر پر انکے درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد اُسنے آخر زمانے کے ہین کہ بعد قرون ثلثہ کے کہ نیک ہین اُنمت کے پیدا ہون گے اور حق یہ ہے کہ حاجت اس قید کی نہین ہے احتمال رکھتا ہے کہ مسلمان کامل اُس زمانے مین بھی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتھ تمام صفات پسندیدہ کے تمام زمانون مین کم تھے اور اخیر زمانے مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی اُن تین قرنون کی بہ نسبت اُنکے کہ بعد اُنکے آئے باقی ہے باعتبار کثرت وقلت کے ۱۲ منہ اور ذکر کرنا سو کا واسطے تکثیر کے ہے نہ واسطے تحدید کے پس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کے سے ہے چنانچہ اسی لیے بعضے ارباحال کہتے تھے کہ یہ زمانہ قطا الرجال کا ہے اور منقول ہے کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکھا اُنھون نے بہت سے لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اُسکے پس کہا اہل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بہت ہین اور مخلص اُنمین تھوڑے ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ نے آگاہ کیا اس معنی پر کئی آیتون مین ایک اُنمین سے یہ ہے وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اور فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اُن لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور ہاتھ ساتھ ہاتھ کے مراد ہے اس سے موافقت اور مطابقت یعنی مطابقت اگلون کی بجمیع وجوہ سب کا مونہین یہانتک کہ اگر بیٹھے ہون گے وہ سوراخ گوہ کے مین کہ وہ بہت تنگ اور رُہا ہوتا ہے تو پیروی کروگے تم اُنکی عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلے ہمسے تھے اور متابعت کرینگے ہم اُنکی وہ یہود ونصاریٰ ہین فرمایا آنحضرتؐ نے اگر وہ یہود ونصاریٰ نہین ہین تو اور لوگون مین یعنی ظاہر ہے کہ مراد یہود ونصاریٰ ہی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سنن ساتھ پیش سین کے جمع سنت کی ہے یعنی طریقہ کے نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل بدعت کا ہے کہ نکالا اُنھون نے اپنے دلون سے بعد انبیا اپنے کے کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا الکتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتھ تذکیر سین کے ہے یعنی طریقہ اُنکا ع وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مرداس اسلمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتے رہین گے یعنی مرتے جاوینگے نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کو اول کہا اس لیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اُسکے ہے اول ہوا بہ نسبت باقی اور باقی رہین گے بیدرد اور تباہ کار اور ناکارہ مانند بھوسی جَو کے یا کھجور کے نہین پروا کریگا اُنکی اللہ پروا کرنا یعنی کچھ قدر و اعتبار نہین کریگا اُنکی نقل کی یہ بخاری نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیَ الْمُطَهَّاءَ وَخَدَمَهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰی خِیَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت چلے گی اُنمت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگے اُنکی بیٹے بادشاہون کے کہ بیٹے فارس اور روم کے ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگے اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گے اور خدمت کہین گے اور بادشاہ اور امرا اُنکے آکر جا پر ہون گے اور خدمت کرین گے مسلط کریگا اللہ تعالیٰ امت کے بدون کو اُنکے نیکون پر نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہے اسلیے کہ خبر دی حضرتؐ نے غیب کی اور خبر حضرتؐ کے موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال اُنکے اور بندی مین پکڑی اولاد اُنکی اور چاکری کروائی اُنسے اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کے قتل کرنیوالون کو اُنپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر

لہ اور یہ حدیث دلیلون نبوت سے ہے اسلیے کہ خبر دی حضرتؐ نے غیب کی اور خبر حضرتؐ کے موافق واقع کے ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کے فتح کیے اور لیے مال اُنکے اور بندی مین پکڑی اولاد اُنکی اور چاکری کروائی اُنسے اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالیٰ نے حضرت عثمانؓ کے قتل کرنیوالون کو اُنپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر

اور کیا اُنھوں نے جو کچھ کہ کیا اور لفظ مطیطا ساتھ پیش میم کے اور زبر طا کے مدود و مقصورا تراتے ہوئے اور ہاتھ ہلکے ہوئے چلنا اور رمط کھینچنا ابرو اور رخسارے کا تکبر سے اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کے اور بیچ نسخوں صحیح مشکوٰۃ کے اور حواشی اور شروح اُسکے کے ساتھ ایک تے کے دیسان دو طا کے ہے تے دوسری بعد از دوسرے طا کے نہیں ہے اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کے بھی لکھا ہے کہ نزدیک بعض کے ساتھ حذف تی کے بعد از ط دوسری کے روایت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساتھ اثبات تی کے بعد از ط دوسری کے بھی ہے بلکہ راجح ہے واللہ اعلم ع ح ۔ **وعن** حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِيْطُ بَيْنَكُمْ شَوَاذُكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کرو گے تم اپنے امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گے تم ایک دوسرے کو ساتھ تلواروں اپنی کے اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگے دنیا تمھاری کے بدکار تمھارے یعنی ملک اور سلطنت ظالموں کے ہاتھ آوے گی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقوں کے پڑیگا نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَيْسَ هُوَ فِيْ كِتَابِ الدَّجَّالِ اور روایت ہے اُسی حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہوویں مرتبہ ترین لوگوں کا دنیا میں ساتھ کثرت مال کے اور منصب اور اجرائے حکم کے لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نہ رکھے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے محمد بن کعب قرظی سے کہ کہا حدیث کی مجکو اُس شخص نے کہ سُنا علی بن ابی طالب سے کہ کہا علیؓ نے تحقیق تھے ہم بیٹھے ہوئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں یعنی مسجد مدینہ میں یا مسجد قبا میں پس آئے ہم پر مصعب بیٹے عمیرؓ کے اس حال میں کہ نہ تھی اُنکے بدن پر مگر چادر اُنکی پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے چمڑے کے پس جب دیکھا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اُس مرکے کہ تھے یعنی پہلے اس دن کے بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنے اس حال کے کہ ہیں ہے آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمھارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمھارا بیچ ایک جوڑے کے اور شام کو نکلیگا بیچ ایک جوڑے کے یعنی کیا ہوگا حال تمھارا جسوقت کہ بہت ہونگے اموال تمھارے کہ اول روز ایک لباس پہنے گا اور آخر روز دوسرا بسبب نہایت تنعم کے اور رکھا جاویگا آگے اُسکے ایک پیالہ بڑا کھانے کا اور اُٹھایا جاویگا دوسرا یعنی جیسے کہ شان تنعمین کی ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اقسام طعام سے کہ طرح طرح کے طعام موجود ہونگے ایک بعد دوسرے کے اور ڈھانکو گے تم اپنے گھروں کو یعنی اپنی دیواروں پر اور گریبان لگاؤ گے بسبب زیادہ تنعم کے جیسے کہ ڈھانکا جاتا ہے کعبہ یعنی یہ کنایہ ہے تنعم اور ترفہ اور اسراف سے بیچ لباس اور طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اسدن کہ چالیس رکھتے ہونگے بہتر ہونگے اس حال سے کہ آج رکھتے ہیں اسلیے کہ فارغ ہونگے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے

واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یون نہین ہے کہ اُس وزمین بہتر ہوگے بلکہ تم آجکے دن بہتر ہو بہ نسبت اُسدن کے نقل کی یہ ترمذی نے ف سیوطی نے جمع الجوامع مین حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک روز مصعبؓ بن عمیر آنحضرتؐ کے پاس آئے اِس حال مین کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اُس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالیٰ نے دل اُسکا اور تحقیق دیکھا ہے مین نے اُسکے ماں اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اُسکو خوشترین طعامون کا اور دیکھا ہے مین نے اُسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو خریدا تھا اُسکو پس پونچایا اُسکو اللہ و رسول خدا کی نے اِس حال کو کہ دیکھتے ہو تم اور مصعبؓ بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلاے صحابہؓ سے ہجرت کرکے سے آئے آنحضرتؐ کے پاس اور تھے جاہلیت مین متنعم ترین لوگون کے طعام و لباس مین اور جب مسلمان ہوئے سب کچھ چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے اُحد مین اور وقت شہادت کے چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کے مصعب پر کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تھے نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن اِس بات کے کچھ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرتؐ مین اور عمرؓ مین جب کہ روئے عمرؓ آنحضرتؐ کو دیکھا کہ لیٹے ہوئے کھری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کے بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نے چین کسریٰ اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے انکو کہ تو اِس مقام مین ہے اے عمرؓ کیا نہین راضی تو اِس سے کہ اُنکے لیے ہو دنیا اور ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اول یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرتؐ کا اِس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبیٰ کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے اُن چیزون کے کہ مدد گار ہین عبادت کی مثل لباس ضروری وغیرہ کے واللہ اعلم اور مؤید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا احدکم الخ اور تم آجکے دن بہتر ہو الخ اِسلیے کہ جو فقیر کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اِسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہے دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کے لیے مثل اُسکے کہ اُسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کے ساتھ حاصل کرنے مال کے پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کے غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بہ نسبت صحابہؓ کے کہ وہ اقویا ہین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اُنکے کا ضعفا مین سے اور مؤید ہے اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس مین ابن عمرؓ سے بطریق مرفوع کے مَا تَمَنَّيْتُ الدُّنْيَا عَنْ اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ خَيْرًا لَهٗ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہے پس کا فر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کے دونخ مین پس جبکہ نفع پاوے فقیر کو اِس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اُس زمانے کے لوگون مین اپنے دین پر یعنی اوپر نگاہ رکھنے امرِ دین اپنے کے ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے مانند مٹھی مین لینے والے انگارے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کے ف یعنی جبکہ پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اُسپر دشوار ہے ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اُس پر اخیر زمانے مین مشکل ہے بسبب غلبہ فسق کے اور قلت مددگارون اور موافقون کے اُسپر ش وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ ہون امیر تمھارے نیک تمھارے اور غنی

ف ہین ف یعنی جبکہ پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اُسپر دشوار ہے ایسے ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اُس پر

تمھارے یعنی تمھارے اور امور تمھارے آپس کے مشورہ سے ہون یعنی مسلمان ایک اے پر ہون اور متفق ہون آپسمین مختلف پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اُسکا بہتر ہے تمھارے لیے پیٹ زمین کے سے یعنی زندگی بہتر ہے موت سے اس لیے کہ تم عمل کروگے ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب و سنت مین ہے اور خوشحالی ہے اُسکے لیے کہ دراز ہو عمر اُسکی اور اچھے ہون عمل اُسکے اور جبکہ ہون امیر تمھارے یعنی فاسق وظالم اور دولتمند تمھارے بخیل تمھارے اور کام تمھارے سپرد ہون طرف عورتون کے پس پیٹ زمین کا بہتر ہے تمھارے لیے پشت زمین سے یعنی مرنا بہتر ہے جینے سے اُس وقت مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف طرف عورتون کے حال آنکہ وہ ناقصات عقل ودین ہین اور وارد ہوا ہے شاورھن وخالفوھن اور وہ مرد بھی عورتون ہی کے حکم مین ہین کہ اُنکا سا حال رکھتے ہین یعنی جن پر غالب ہے جہ و مال ورنہین جانتے اُس چیز کو کہ اُس سے ضرر ہے دین مین اور نہین جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہا جاتا اور ہوا مر تمھارا مختلف درمیان تمھارے جیسے کہ مقابل مشورہ کے ہے پس یون جو فرمایا گویا اشارہ ہے اسپر کہ اختلاف وتنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کے اور چلنے کے اُنکے کہے پر ہوتا ہے ع ہر ح

وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوھن قال قائل یا رسول اللہ وما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت رواہ ابوداود وابیھقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہین کہ گروہ کفر وضلالت کے کہ بلاوینگے بعضے اُنکے بعضون کو واسطے کھانے اور کسر شوکت تمھاری کے جیسے کہ جمع ہوتی ہے جماعت طعام کھانیوالی اور بلاتے ہین بعضے اُنکے بعضون کو طرف کاسہ طعام کے کہ کھاتے ہین اُس سے اور بے مانع اور بے ملاحظہ کے جمع ہوتے ہین اور کھاتے ہین یعنی اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگے تمکو اور غارت کرینگے اموال تمھارے اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تم اُنکے آگے مثل طعام کے ہوکہ نگلتے ہین اُسکو اور ہلاک کرتے ہین پس کہا کہنے والے نے یعنی صحابہ مین سے کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اُنکا ہم پر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہون گے اُسدن فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ بسبب کمی کے نہین ہوگا بلکہ تم اُسدن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جھاگ کے ہوگے کہ اوپر کنارہ نالہ کے ہوتے ہین یعنی قوت وشجاعت نہ ہوگی تم مین اور البتہ نکالدیگا اللہ تعالی تمھارے دشمنون کے سینون مین سے ہیبت ورعب تمھارا اور البتہ ڈالیگا تمھارے دلون مین ضعف وسستی کہا کہنے والے نے یارسول اللہ اور کیا ہے سبب پڑنے کے سستی ہمارے دلون مین فرمایا کہ سبب پڑنے کے سستی کا دل مین محبت دنیا کی اور ناخوش رکھنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکھوگے اور موت کو ناخوش رکھوگے تو البتہ ضرور ہے کہ سستی کرو گے نقل کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین ۵ ✣

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال ما ظھر الغلول فی قوم الا القی اللہ فی قلوبھم الرعب ولا فشا الزنا فی قوم الا کثر فیھم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان الا قطع عنھم الرزق ولا حکم قوم بغیر حق الا فشا فیھم الدم ولا خفر قوم بالعھد الا سلط علیھم العدو رواہ مالک

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین یعنی کسی قوم کے مگر کہ ڈالتا ہے اللہ تعالی اُنکے دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہے اُنمین موت یعنی بسبب باکے یا طاعون کے یا موت علماکے اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتے ہین کیل اور وزن مین اور مانند اُنکے مین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہے اُنسے رزق یعنی حلال یا برکت اُس رزق کی کہ اُنکے ہاتھ مین ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر تحقیق کے یا بغیر علم کے بیچ احکام فاسد اپنے کے مگر کہ پھیلتی ہے درمیان اُنکے خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی

ف عورتون سے اور پیروی ظاہر کرنے اُنکے مکروہ ہے

کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہے اُنپر دشمن کو اللہ تعالیٰ مسلط کرتا ہے اُسکو نقل کی یہ ملک نے **باب** یہ باب ہے سچ تواحق اور تمامت پہلے باب کے **ف** اصول مخطوطہ نسخون صحیحہ مین تو سیطرح ہے یعنی فقط لفظ باب کا ہے بغیر ترجمہ کے اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہ باب ہے بیچ ذکر ڈرانے اور نصیحت کرنے کے **بدء الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذات یوم فی خطبتہ الا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جھلتم مما علمنی یومی ھذا کل مال نحلتہ عبدا حلال و انی خلقت عبادی حنفاء کلھم و انھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم و حرمت علیھم ما احللت لھم و امرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا و ان اللہ نظر الی اھل الارض فمقتھم عربھم و عجمھم الا بقایا من اھل الکتاب و قال انما بعثتک لابتلیک و ابتلی بک و انزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء تقرؤہ نائما و یقظان و ان اللہ امرنی ان احرق قریشا فقلت اذا یثلغوا راسی فیدعوہ خبزۃ قال استخرجھم کما اخرجوک و اغزھم نغزک و انفق فسننفق علیک و ابعث جیشا نبعث خمسۃ امثالہ و قاتل بمن اطاعک من عصاک رواہ مسلم

ل اور سلطان معنے آسمانی حجت یعنی کتاب اور شریعت یہان چونکہ تورات و انجیل کتاب اور شریعت ہے اسلیے سلطان کا ترجمہ کیا شاہ صاحب نے حجت اور سند **س** سلطان سے مراد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ایات بینات یا ہدایت اور دین حق فی صدور الذین اوتوا العلم اور فرمایا الا الذین تراخوا له الذکر و اما لک ظلمون

وعن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکھلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اُسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنے کے جملہ اُن چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالیٰ نے اسدن مین کہ مین اسمین ہون چکم ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو مال کہ دیا مین نے اُسکو کسی بندے کو بندون مین سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اُسکو اپنی طرف سے حرام نہین کر سکتا جیسے کہ جاہلیت مین اونٹون کو اپنے پر حرام کرتے تھے اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مین نے پیدا کیا اپنے بندون کو مائل باطل سے طرف حق کے اور تحقیق آئے بندون کے پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال رکھتا ہے کہ شامل ہو شیاطین الس کو بھی جیسے کہ آیا ہے فاجاءہ الیھود انا و ینصرانہ پس پھیرا انکو شیاطین نے اور دور ڈالا اُنکے دین سے اور حرام کی شیاطین نے اُنپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطے اُنکے یعنی گمراہ کیا انا حرام کیا حلال کو اپنے نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اُنکو یعنی وسوسہ مین ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہین اُتاری مین ساتھ اُسکے دلیل کہ پہ سبب اُسکے غالب آوین یعنی ثابت کہ اُنکو پوجتے ہین اور کچھ دلیل و حجت اُنکے استحقاق عبادت پر نہین رکھتے اور یہ حکم تحقیق خدا تعالیٰ نے نظر کی طرف زمین والون کے یعنی اور یا پائی اُنکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض رکھا اُنکو عرب اُنکے کو اور عجم اُنکے کو یعنی مبغوض رکھا اُنکو بسبب بدکرداری اور بدعقیدگی انکی کے اور متفق ہونے انکے کے قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک پر اور یہ سبب کفر اُنکے کے کہ قوم موسیٰ کا فرہوئی ساتھ عیسیٰ کے اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ کی قائل ہوئی تین خدا ہونے کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹے اللہ کے ہین غرض اُنکے مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت ہی اوپر دین و ایمان کے ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کے اور تحریف و تبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہین بھیجا ہے مین نے مجکو پیغمبر کر کر مگر اسلیے کہ آزمایش کرون تمکو کہ کونسا تم مین سے صبر کرتا ہے تو اور بڑا لیوے قوم اپنی کے تمکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیرے یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہین تجھ پر یا کفر کرتے ہین اور بھیجی ہے تجھ پر ایک کتاب کہ نہین دھوتا اور نہین مٹاتا اُسکو پانی یعنی کاغذ کے لکھے کو پانی سے دھوئے تو مٹ جاتا ہے یہ ایسا نہین بلکہ محفوظ ہے زوال و نسخ سے یعنی قیامت تک لوگون محفوظ ہے اور احکام اسکے باقی اور ہمیشہ جاری ہین پڑھتا ہے تو اُسکو سوتے اور جاگتے مین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اُنکے کفار کو ایسا کہ نابود ہو ون اور پھر اثر نہ رہے اُنکا پس کہا مین نے اے پروردگار میرے اُسوقت پھلین گے سر میرا پس کر دینگے میرے سر کو مانند روٹی کے یعنی کر دین گے اُسکو بسبب پچلنے کے چڑا مانند روٹی کے مقصود یہ کہ مین اُنسے کمزور عاجز ہون گا اور اُن پر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہے اور یہ بہت فرمایا کہ نکال تو اُنکو اُنکے وطن سے اور پریشان کر اُنکو جیسے کہ نکالا اُنھون نے

تجھکو اور جہاد کرانیوالے ہم اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشیں گے اور غالب کرینگے تجھکو اُنپر اور خرچ کرانیگے تجھکو اُنکے لشکر کے لوگون پر اموال اور اگر نرکھتا ہوگا تو مال تو ہم دینگے اور ہم پونچا دینگے اُسکو تیرے لیے اور بھیج اُنپر لشکر بھیجین گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کے چنانچہ روز بدر کے پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد لشکر اسلام کے بھیجے اور مشرک اُسدن ہزار تھے اور مسلمان تین سو اور طرہ یہ کہ ہمراہ لیکر آنیکو کہ فرمانبرداری کی ہے اُنھون نے تیری اور ایمان لائے دین تجھپر ساتھ اُن لوگون کے کہ سرکشی کی ہے تجھسے اور فرمانبرداری نہین کی ہے تیری اور رکا فرین نقل کی یہ مسلم نے ف مائل[1] باطل سے الخ یعنی مستعد قبول حق وطاعت کے یہ اشارہ ہے فطرت اسلام کی طرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الا اسلام یہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کے کہا سبھون نے بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اُسکے شرک و خلاف کیا اور سوتے اور جاگتے مین یعنی تجکو ملکہ ہوگیا ہے ایسا کہ حاضر رہتا ہے قرآن تیرے ذہن مین اور ملتفت رہتا ہے طرف اُسکے نفس تیرا غلب احوال مین نہین غافل ہوتا اُس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے اُسکو کہ قادر ہے ایک چیز پر اور ماہر ہے اُسکا کہ کرتا ہے اُسکو سوتے مین کذا ذکر الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمھارے دل مین ہے حالت سونے مین اور تین کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کے حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکھین سوتی تھین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھے گئے ہین کہ پڑھتے تھے وہ سوتے مین اور عجب تر اس سے یہ منقول ہے کہ ایک شخص اپنے شیخ سے دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس آیتون کا وقت سحر کے جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کے اپنی عادت پر آیا اُنکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنے ورد پڑھنے کا پس جب دس آیتین اُسنے تمام کین تو اُسنے قبر مین سے آواز اپنے شیخ کی سُنی کہ اُنھون نے بھی پڑھین دس آیتین اور چپ رہے اسیطرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک کہ یہان کیا مرید نے یہ ماجرا کسی اپنے یار سے پس موقوف ہوئی یہ بات۔ وح وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَقَامَ فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اِلٰهٰذَا جَمَعْتَنَا فَاَنْزَلَ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اُسنے جبکہ اُتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیون کو چڑھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہے پس شروع کیا پکارنا اسے اولاد فہر کی لیے اولاد عدی کی واسطے فرقون قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے یعنی فرقے قریش کے پس فرمایا کہ خبر دو مجکو کہ اگر خبر دونگا تمکو یہ کہ ایک لشکر اُترا ہے بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہے کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجکو کہا اُنھون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنے پر تجربہ کیا ہے ہمنے تجھسے سوائے سچ کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس اگر سچا جانتے ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلے اُترنے عذاب سخت کے سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اُتریگا تم پر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرتؐ کا تھا عبد العزیٰ نام ہلاکت اور زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کے لیے اکٹھا کیا تھا تو نے ہمکو پس اُتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کا ہو جو دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جو بلکہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلے سے قریش قبیلہ ہے باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچے اسکے بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہے کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ فرع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہے بعض اُسکا واسطے بعض کے چنانچہ اسی لیے بنی فہر یا وجدیکہ قبیلہ ہے قریش سے اُس کو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف ہے قریب مکے کے اور گویا کہ مراد ہے اُس سے وادی کہ مشہور ہے ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی ہوئے بالفعل بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد باتھون کے

[1] نقل صحیح صحیح نہیں ہے مائل باطل سے الخ نہیں ہے بلکہ مائل باطل سے الخ ہے یعنی مستعد قبول حق وطاعت کے یہ اشارہ ہے فطرت اسلام کی طرف کہ آیا ہے کل مولود یولد علی فطرۃ الا اسلام یہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہے کہ روز میثاق کے کہا سبھون نے بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالیٰ کا کیا اگرچہ بعد اُسکے شرک و خلاف کیا اور سوتے اور جاگتے مین یعنی تجکو ملکہ ہوگیا ہے ایسا کہ حاضر رہتا ہے قرآن تیرے ذہن مین اور ملتفت رہتا ہے طرف اُسکے نفس تیرا غلب احوال مین نہین غافل ہوتا اُس سے سوتے اور جاگتے چنانچہ کہا جاتا ہے اُسکو کہ قادر ہے ایک چیز پر اور ماہر ہے اُسکا کہ کرتا ہے اُسکو سوتے مین کذا ذکر الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمھارے دل مین ہے حالت سونے مین اور تین کہتا ہون کہ بہ نسبت قلب شریف کے حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکھین سوتی تھین اور دل نہین سوتا تھا اور بہت لوگ دیکھے گئے ہین کہ پڑھتے تھے وہ سوتے مین اور عجب تر اس سے یہ منقول ہے کہ ایک شخص اپنے شیخ سے دور قرآن کا کیا کرتا تھا دس آیتون کا وقت سحر کے جب شیخ کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کے اپنی عادت پر آیا اُنکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنے ورد پڑھنے کا پس جب دس آیتین اُسنے تمام کین تو اُسنے قبر مین سے آواز اپنے شیخ کی سُنی کہ اُنھون نے بھی پڑھین دس آیتین اور چپ رہے اسیطرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک کہ یہان کیا مرید نے یہ ماجرا کسی اپنے یار سے پس موقوف ہوئی یہ بات۔ وح وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَقَامَ فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اِلٰهٰذَا جَمَعْتَنَا فَاَنْزَلَ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اُسنے جبکہ اُتری آیت ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکیون کو چڑھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کے ہے پس شروع کیا پکارنا اسے اولاد فہر کی لیے اولاد عدی کی واسطے فرقون قریش کے یہانتک کہ جمع ہوئے یعنی فرقے قریش کے پس فرمایا کہ خبر دو مجکو کہ اگر خبر دونگا تمکو یہ کہ ایک لشکر اُترا ہے بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہے کہ غارت کرے تمپر آیا سچا جانوگے تم مجکو کہا اُنھون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنے پر تجربہ کیا ہے ہمنے تجھسے سوائے سچ کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس اگر سچا جانتے ہو مجکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلے اُترنے عذاب سخت کے سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگے مجھپر تو اُتریگا تم پر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرتؐ کا تھا عبد العزیٰ نام ہلاکت اور زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کے لیے اکٹھا کیا تھا تو نے ہمکو پس اُتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کا ہو جو دونون ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جو بلکہ ہلاک ہی ہوئے بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلے سے قریش قبیلہ ہے باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچے اسکے بطون اور افخاذ ہین حاصل یہ ہے کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ فرع کے اور فخذ بمنزلہ فصل کے اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہے بعض اُسکا واسطے بعض کے چنانچہ اسی لیے بنی فہر یا وجدیکہ قبیلہ ہے قریش سے اُس کو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف ہے قریب مکے کے اور گویا کہ مراد ہے اُس سے وادی کہ مشہور ہے ساتھ وادی فاطمہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور ہلاک ہی ہوئے بالفعل بسبب گستاخی کے کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کی اور مراد باتھون کے

ہلاک ہونے سے ہلاک ہونا ذات اُسکی کا ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتوں کو ہلاکت میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد دونوں ہاتھوں سے دنیا اور آخرت اُسکی ہے کہ وہ دونوں جہان اُسکے ہلاک اور زیان کار ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ ہاتھوں کو خاص اس لیے ذکر کیا کہ جب آنحضرتؐ نے ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتھر اُٹھایا تا آنحضرتؐ پر پھینکے وَ فِیْ رِوَایَةٍ وَنَادٰی یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ یَا اِنْمَاهْ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ وَمَا كُلُّكُمْ وَمِثْلُ هٰذَا رَاٰی اَحَدٌ قَالَ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ یَا لَلنَّسِیْمِ وَهِیْتَ یَا صَبَاحَاهْ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ندا کی آنحضرتؐ نے اور فرمایا اے بیٹو عبد مناف کے نہیں ہے حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دید بانی کرے اپنی قوم کی اور بچاوے اُنکو غدر و غارت دشمن کی سے پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑھے تا آواز اُسکی سنیں پس ڈرایہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکے کے اور پونچیں طرف قوم کے پہلے اسکے کہ پہونچے یہ طرف اُنکے پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ

ف عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہے اور مناف نام بُت کا اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم کے ایک کلمہ ہے واسطے ڈرانے کے ایک مرد وحشت ناک سے کہتے ہیں اور اصل اسکی یہ ہے اکثر غارت وقت صبح کے واقع ہوتی ہے پس فریاد کرتے ہیں صبح کو تا اُس سے آگاہ ہوں اور معنی یہ ہیں کہ لے قوم بچ غارت کرنے سے ساتھ چلے جانے کے پہلے آنے دشمن کے پس گویا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بچاؤ اللہ کے عذاب سے ساتھ ایمان لانیکے پہلے اُترنے عذاب کے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ اِنْ تَاْتِیَ النَّارُ اَنْ اَقُوْلَ اِنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا اُسنے یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کے بھی آئی ہے ابوہریرہؓ سے کہ جب یہ آیت اُتری کہ ڈراتو اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہیں بُلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس تعمیم کی آنحضرتؐ نے پکارنے میں اور تخصیص کی یعنی پکارا اُنکو ساتھ نام جد بعید اُنکے کہ کہ سب کو عام و شامل ہوا اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے پھر بیان کی راوی نے کیفیت عموم خصوص کی کہ پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اُسکے آگ دوزخ سے بچات پاؤ اے اولاد مرۃ بن کعب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ کی سے اے اولاد عبد شمس کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ سے اے اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ سے اور اے فاطمہؓ خلاص کر اپنی جان کو آگ دوزخ سے اسلیے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہارے لیے عذاب خدا سے کسی چیز کا سوا اسکے کہ واسطے تمہارے مجھ پر حق رحم اور قرابت کا ہے کہ تر کرتا ہوں میں اُسکو ساتھ تری اُسکی کے اور ساتھ باقی صلہ و احسان کے بجھاتا ہوں میں حرارت اور سختگی احتجاج اُنکی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لوی ساتھ پیش لام کے اور زبر ہمزہ کے اور کبھی بدل کیا جاتا ہے ہمزہ واؤ سے اور ساتھ تحی مشددہ کے نام اُنکے جد اعلیٰ کا ہے اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہے اور مرہ ساتھ پیش میم کے اور تشدید راء کے باپ ہے قبیلہ کا قریش میں سے اور عبد مناف بالا تر عبد شمس سے اور باپ ہے سکا ہاشم کا اور روایت میں نے کر سکا نیچے واقع ہوا اور اے بنی ہاشم آنحضرتؐ نے کہ اے بنی چچا آنحضرتؐ کے اور بیٹے چچا کے سب اخل ہوئے اور ڈرانا اِس حد کو پونچایا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہؓ کہ جگر گوشہ حضرتؐ کی اور سیدہ نساے عالم کی ہیں اور آگ دوزخ کی اُنپر حرام ہوئی اُنکو بھی داخل اِس ڈرانے کے کیا اور میں نہیں مالک ہوں اگر یعنی میں نہیں قادر ہوں اسپر کہ دفع کروں تجھسے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے عذاب دینا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ

لا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اور ساتھ تری اُسکی کے یعنی ساتھ صلہ اُسکے کے اور ساتھ احسان کرنیکے اُسے اصل اُسکا یہ ہین قرابت سے احسان کرتا ہون اوظلم اور ضرر اُسے دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہے کہ بلال جمع بلل کی ہے یعنی تری کے اور عرب اطلاق کرتے ہین تری کو سلوک اور احسان کرنے پر جیسکہ اطلاق کرتے ہین بس کو قطع کرنے پر اسلئے کہ جب اُنھون نے دیکھا کہ بعضی چیزین موسۃ ہوتی ہین ساتھ تری کے اور حاصل ہوتا ہے اُنمین نفع ساتھ بس کے استعارہ کیا اُنھون نے بلل کو واسطے معنی وصل کے اور بس کو واسطے قطع کرنیکے اور اس حدیث مین مہمات دُور دلانا اور مبالغہ ہے اُسمین والا فضیلت ان مذکورین مین سے اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنحضرت کی گنہگاران امت کے لیے چہ جائیکہ قرابت حضرت کیلئے حدیثون صحیحہ سے ثابت ہے اور باوجود اسکے خوف اُسکی بے پروائی کا باقی ہے اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اُسکے وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجالائے اُسکو موع ع وَفِي النَّفْيِ عَلَيْهِ بِمَا مُقَرَّرٌ فِي الشَّرْعِ وَالنَّفْسُ كَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ كَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور بیچ حدیث متفق علیہ کے کہ بخاری اور مسلم نے اُسکو روایت کیا ہے آیا ہے فرمایا آنحضرت نے اے گروہ قریش کے خرید واپنی جانون کو یعنی خلاص کرو انکو آگ سے ساتھ ایمان کے اور ترک کرنے کفر ان نعمت کے ساتھ طاعت اور فرمانبردار یکے نہین دفع کرسکتا مین تمسے عذاب خدا سے کچھ اے اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تجھسے اللہ کی عذاب سے کچھ اے عباس رضؓ پسر عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین تجھسے عذاب اللہ سے کچھ اے صفیہ پھپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ اور اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی مانگ مجھسے جو چاہے میرے مال مین سے نہین دور کرسکتا مین تجھسے اللہ کا عذاب کچھ ف اسمین بعضے کلام کرتے ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تھا خصوصاً مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ میرے مال مین سے یہ بات کچھ نہین رد کرتی ہے اُسکو یہ آیت وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کر دیا تجھکو یعنی ساتھ مال خدیجہؓ کے جب قبول مفسرین کے اور وراء اسکے اطلاق مال کا تھوڑے اور بہت دونون پر ہوتا ہے پس کہانسے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تھا اور باوجود اسکے یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچھ مال میری ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عن ابی موسیٰ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ هٰذِهِ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت یعنے اجابت حاضر فی الذہن مرحومہ ہے یعنی باپر رحمت حق زیادہ بہ نسبت اور امتونکے بسبب ہونے نبی اُنکے کے رحمۃ للعالمین نہین اُسپر عذاب آخرت مین عذاب اُسکا دنیا مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی تا حق اور نہین اُسپر عذاب یعنی شدید بلکہ عذاب اُنکا یہ کہ یہ اُنکے اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کے اور طرح طرح کی بلاؤنکے ہوتی ہے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ کہ اوپر گذر چکا ہے ذکر اُسکا واللہ اعلم اور مؤید ہے اسکا قول حضرت کا عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اُس جماعت کے حق مین کہ نہین کرنے کبیرہ اور ممکن یہ ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلئے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھ یا اللہ کچھ نہین بتی مگر یہ تاویل کیجاوے کہ مراد امت سے یہان وہ ہے کہ پیروی کرے حضرت کی جیسیکہ اور فرمانبرداری کرے اللہ تعالیٰ کی اور بانند ہے اُسمیز سے کہ سنع کیا ہے

اُس سے وبا، زلزلے اور حادثے زمانے کے کہ اُنکے پہنچنے ہیں اور موجب کفارہ گناہوں اور باعث رفع درجات اُنکے ہوتے ہیں اور کشت و خون کہ اُنکے درمیان میں واقع ہوتا ہے اگر کافروں اور بدعتیوں کے ہاتھ سے ہو تو موجب شہادت اور اجر کا ہے اور اگر مسلمانوں میں ہو تو بھی اگر بسبب اشتباہ و تاویل کے ہو تو دونوں جانبیں سلامتی پر ہیں اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہے تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ عذاب قبر خاص اس امت مرحومہ مغفورہ کے سے ہے تا برزخ میں خالص کر کر گرگناہوں سے اُنکو طاہر مطہر آخرت میں بجائینگے اور وہاں عذاب نہ دیکھیں گے وعن ابی عبیدۃ و معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا الامر بدا رحمۃ ثم یکون خلافۃ و رحمۃ ثم یکون ملکا عضوضا ثم کائن جبریۃ و عتوا و فسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور یرزقون علی ذلک و ینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی الایمان اور ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابیوں میں سے ہیں روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت اور رحمت کے یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کے تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا یہ امر بادشاہت گزندہ پھر ہونیوالا ہے یہ کاٹکبر اور قہر و وعدے گذرنا اور فساد بڑھنا ہوگا زمین میں حلال جانیں گے یہ بیشمین کپڑوں کو اور استعمال کرینگے اُنکو مانند حلال کے اور حلال جانینگے عورتوں کو مانند شراب کے اور شرابوں کو یعنی اقسام شراب کو روزی دیے جائینگے باوجود ان کاموں کے اور مدد دیے جاوینگے یعنی بخار پر اور اپنے مخالفوں پر اور ہلاک نہیں کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اُسکے ہوں گے بسبب سابقت مغفرت اور رحمت کے اس امت کیلئے اور شاید کہ حقتعالیٰ کی اسمیں کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کے اور درستی بعضے احکام دین کی اُنسے اگرچہ جو فاسق ہوں یہانتک کہ ملاقات کرینگے اللہ تعالیٰ سے روز جزا کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف لفظ بدا ساتھ الف کے ہے بمعنی ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ میں ساتھ ہمزہ کے ہے یعنی شروع ہوا امر دین کا تا آخر زمانہ حضرتؐ تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہ ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرتؐ کے کاروبار دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اُسمیں ساڑھے اُنتیس برس خلفای راشدین رہے اور چھ مہینے مابقی میں حضرت امام حسن رضؓ پس ہیں ہر نصیب معاویہؓ کے لیے خلافت میں اور لفظ عض کے معنی ہیں کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر ہیں کے صیغہ مبالغہ کا ہے اور ایک روایت میں ہے بجای ملکا کے ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کے جمع عض عتی کی کے ساتھ زبر عین کے بمعنی خبیث شریر کے یعنی ہونگے ایسے بادشاہ کہ ظلم کرینگے لوگوں پر اور ایذا دینگے اُنکو ناحق اور یہ معنی ہیں غالب پر یعنی اکثر ایسے ہونگے سوائے کے کہ نادر جیسا کہ میں النادر کالعدوم پس نہیں اشکال لازم آوے کا اسپر کہ تھے عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تھا اُنکو عمر ثانیؓ اور قضایا اُنکے مشہور ہیں اور فسادزمین میں یعنی لوٹ مار وغیر ذلک بُری چیزیں اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکھی جاتی ہے زمان ایام میں بایں حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالموں کے ہاتھ میں بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کے پھر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور حکم ہوا اُنپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤں کے اور دے مسلط نالائقوں کو اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیاء صالحین کے پھر اکثر ہمارے زمانے کے سلاطین نے ترک کیا ہے جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوے طرف قتال مسلمانوں کے واسطے لینے شہروں کے اور دفع کرنے فساد کے چنانچہ اسی لئے کہا ہے ہمارے بعضے علماء نے کہ جو کوئی کہے ہمارے زمانے کے سلطان کو عادل پس وہ کافر ہے غرضکہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضے ازیکوں نے قتل عام کیا باوجودیکہ شہر میں اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکے اور عورتیں اور ضعیف اور بیمار اور اسمے بھی تھے کہ جو مستحق قتل نہ تھے حالانکہ شہر والے ملت حنیفیہ سے تھے کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سے ہیں اور مدعی سلطنت قاتل اُنکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتے ہیں اور تصریح کی ہے

ہمارے علماء نے کہ اگر فتح کریں ایک قلعہ کفار کا اور پائے جاویں اُسمیں ہزاروں اہل حرب لیکن اُنمیں ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہیں درست قتل عام اس مقام میں کما حکاہ الطیبی وھو مستفاد من قولہ تعالیٰ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ الخ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہے مفاد اوپر دیکھو میں حجتی کہ تمہیں شرفین میں بھی اسطرح کا کہ نہیں ممکن ذکر کرنا اُسکا کافر کا ساتھ ہوا اپنے دین کا اور مددگار ہوا اپنے نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کے مع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُکْفَأُ قَالَ زَیْدُ بْنُ یُحْیٰی الرَّاوِیْ یَعْنِیْ یُسْلَبُ مَا یُکْفَأُ اَیْ یُنْقَصُ اَلْخَمْرُ قِیْلَ فَاَیُّ شَیْءٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بَیَانٌ مِّنَ اللّٰہِ فِیْمَا بَیَّنَ قَالَ یُکْفَأُ بَیَانُہَا فَیُسْتَحَلُّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق اول اُس چیز کا کہ اُلٹا جاویگا کما زید بن یحیٰی راوی نے یعنی اسلام میں جیسا کہ اُلٹا جاتا ہے اسمیں یعنی خراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح لیجاویگی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اُسکا یا رسول اللہ الا انکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اُسکے و بیچ کریمان کی یعنی حرمت اُسکی ساتھ اشارہ اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حیلہ و تاویل کرینگے اُسکے پینے میں باین طریق کہ نام رکھینگے اُسکا اور نام سوای شراب کے پس حلال جانینگے اُسکو نقل کی یہ وارمی نے ف لفظ مایکفأ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے مہموز کفاء سے بمعنی اوندھانے یا سن کے تا کر پڑے وہ چیز کہ اُسمیں ہو قسم پانی وغیرہ سے اور یعنی اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہوگیا ہے اور آنحضرتؐ بیان کرتے تھے تم کا پس فرمایا پنج اشیای حدیث اپنی کے اول یکفأ پس بیان کی راوی نے خبر محذوف ساتھ قول اپنے کے یعنی الخمر پس یہ بھی لفظ راوی کا ہے کہ بیان کرتا ہو مراد کو کہ اول ما یکفأ فی الاسلام کیا ہے خمر ہو حاصل یہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاویگی محرمات سے اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگوں کے اخیر زمانے میں حکم خمر کا کہ ہونگے اُسکو احد تاویلیں کرینگے بیچ حلال کرنے اُسکے کے جیسے کہ کہا گیا آگے اور نام رکھینگے اُسکا نبیذ اور مثلث اور مانند اُنکے اور واقع میں شراب ہوگی اور اس بہانہ سے پینگے یا بناویںگے اُسکو شہد اور چانول وغیرہ سے اور کہینگے کہ حرام انگور کے پانی کا ہے کہ مستی لاتا ہے اور یہ انگور کی نہیں پس خمر نہیں اور جانینگے کہ جو چیز نشہ کرنیوالی ہو حرام ہے اور خمر ہے حکم خمر کا رکھتی ہو اور حلال جانینگے یعنی حقیقۃً پس کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پتے ہیں چیز حلال پس فاسق ہونگے مع الفصل الثانی الفصل الثالث تیسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ سَکَتَ قَالَ حَبِیْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَکَانَ یَمْلِکُ بَنِیْ اُمَیَّۃَ وَکَانَ یُسِیْئُ الْمُلْکَ کُنَّا نَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ الْمُلْکِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِیَّۃِ فَتَحَ بِہٖ وَاَحْیَا بِہٖ کَثِیْرًا مِّنَ الْحَقِّ وَاَمَاتَ کَثِیْرًا مِّنَ الْبَاطِلِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ روایت ہے نعمان بن بشیر سے اُسنے نقل کی حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اُسکا درمیان تمہارے جب تک کہ چاہے اللہ تعالیٰ ہونا اُسکا پھر اُٹھا لیگا نبوت کو اللہ تعالیٰ یعنی ساتھ اُٹھا لینے نبی کے پھر ہوگی خلافت اور طریقہ نبوت پر جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ ہونا اُسکا پھر اُٹھا لیگا اُسکو بھی اللہ تعالیٰ پھر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹیگا بعض اہل اُسکا بعض کو مانند کاٹنے کتے کے پس باقی رہے گی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر ہوگی حکومت بادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ کہ ہو پھر اُٹھا لیگا اُسکو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت اور پر طریقہ نبوت کے یعنی کمال

لہ برص سال بہی ع

عدالت کے ساتھ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کا ہو چکے ہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نے اس حدیث کے راویوں میں سے ہو اور مولی النعمان بن بشیر کا اور کاتب اسکا ہو روایت کرتا ہو اس سے قتادہ وغیرہ پس جبکہ اشعث بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئے لکھی مینے یہ حدیث دحالیکہ یاد دلاتا تھا مین انکو بحدیث اور کہا مینے امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدے کے کو پیچھا دشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کئے گئے عمر اسباب سے اور خوش آئی انکو مراد رکھتا ہو کہنے والا ساتھ دونون ضمیرونکے عمر بن عبد العزیز نقل کی یہ احمد نے یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین کتاب الفتن یہ کتاب ہر بیچ بیان فتنونکے ف فتن جمع فتنے کی ہو مثل محن جمع محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنے ایک چیز کے اور فریفتہ ہونیکے ساتھ اسکے اور بمعنی گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے اور گناہ اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون رائی مین بھی آتا ہی اور جاننا چاہیے کہ مولف نے یہان سے آخر کتاب تک اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اسکے ابواب ترتیب دئے اور صحیح اسکی ظاہر نہین ہی خصوصاً باب فضائل مناقب انکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ نہین رکھتا اگر کہین کہ ہم مکلف اور مبتلا ہین ساتھ معرفت اُنکے کے اور گرویدہ ہونیکے ساتھ انکے تو اس اعتبار سے تمام کچھ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہی واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی **عن حذیفۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکر کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا رآہ عرفہ متفق علیہ** روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم مین سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونا یعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کہا اور خبر دی اُن فتنون کی کہ ظاہر ہونگے نہین چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تھی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اُسکو یا درکھا اُسکو اُس شخص نے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اُسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنی بعضون نے یاد رکھا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نے کہ تحقیق جانتا ہی اُس قصہ کو میرے ان یارون نے یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضے نہین جانتے ہین اسکو مفصل اسلئے کہ واقع ہوا ہی اُنکو کچھ نسیان کہ جو خواص انسان سے ہی اور مین بھی اُنھین مین سے ہون کہ جو کچھ بھول گئے ہین جیسے کہ بیان کیا اپنے حال کو اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ واقع ہوتی ہی اُن چیزون مین سے کہ خبر دی تھی آنحضرت نے وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہو مین اُسکو پس دیکھتا ہو مین اُس چیز کو پس یاد دلاتا ہون مین اُسکو جیسے کہ یاد دلاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی طریق اجمال و ابہام کے جبکہ غائب ہوتا ہی اُس سے اور فراموش کرتا ہی اسکو ساتھ تفصیل اور تشخیص کے پھر جبکہ دیکھتا ہی اسکو پہچان لیتا ہی اُسکو شخص یعنی ایسی ہی وہ باتین مفصل بھولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اُنمین سے تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اُشربہا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرہا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین اَبیض مثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموات والارض والآخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اُشرب من ہواہ** اور روایت ہی اُسی حذیفہ سے کہ کہا سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پیش کئے جاوینگے اور رکھے جاوینگے فتنہ پورے مانند بوریہ کے تنکے تنکے پس جو دل کہ ملا گیا ساتھ اُنکے نکتہ کی نشان کیا جاویگا بیچ اُسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اُن فتنون کا نشان کیا جاویگا اُسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوینگے انسان باعتبار پیش آنے فتنونکے اور تاثیر اور عدم تاثیر انکی کے اُن کے دلون مین

لہ یعنی جا بیہ انکار کرنا یہ سیاہی کی نشان مقابلہ ہو سفیدی کی نشان باہم ملکر دلون کی اور اسود ہونا دل کا ہو مشتہر ہونا دل کی جو لازم ہو مقابلہ حق کی موضع ضرر کا ہو وقت وقوع فتنہ کے مقابلہ شرع کے زمانہ حاضر ہونے کے وقت قیام ساعت کے غایت درکمال ہونے کے ساتھ مقابلہ ترک کے یعنی ان پر ظاہر مین فتنون کی ذکر کیا اُنکو اور قائم ساعت بتک انتہای زمانہ کے یعنی بیچ اسکے ایک کلمہ جانتا ہو اسکو ہر شخص کہ ہو ساتھ اسکے دور یا نزدیک ہو ۱۲ منہ

ہوجاتے ہیں دل باعتبار اُسکے دو قسم پر ایک قسم سفید مانند رنگ مرمر کے کہ اُسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسے ہی دل ہوتے ہین کہ تاثیر نہین کرتا اُسمین فتنہ اصلا اور شبہہ نہ تہتا سفیدی مین ہے بلکہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہو اور ضرر نہین کرتا بجا اس طرح کے دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہے آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکھ کا سا رنگ مانند باسن اُلٹے کے کہ جو کچھ اُسمین ہو گر پڑے یعنی اسیطرح دل نور ایمانی معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہین پہچانے گا یہ دل کار نیکی مشروع کو اور نہ بُرا جانیگا بُرائی کو مگر اُس چیز کو کہ بلایا گیا ہو اور خلط کیا گیا ہو دل اور گرفتار اُسکی محبت کا ہو قسم ہوای نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعاً بغیر ملاحظہ اسکے کہ وہ اچھی ہو یا بُری نقل کی یہ مسلم نے ف فتنے یعنی بلائین اور محنتین اور بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عود اعود کو تین طرح پر روایت کیا ہو اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کے اور یہ مشہور تر ہو اور روایتون سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ در آوینگے فتنے دلون مین ایک بعد دوسرے کے جیسے کہ در آتے ہین تنکے بیچ بننے بوریے کے ایک بعد دوسریکے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنون کی ہو دلونپر ساتھ پیش آنے بوریے کے تنکونکے اُسکے بننے والے پر ایک بعد دوسریکے اور بعضون نے کہا ہو کہ مراد چٹہنا اور تاثیر کرنا فتنے کا ہو دل مین مانند چٹہنے اور تاثیر کرنے اُسکے کے بیچ بدن سونے والیکے اُسپر اور دوسرے ساتھ زبر عین کے اور ذال معجمہ کے اور معنی اُسکے اوندھا ہونا ہو خذلہ اللہ سے فتنے کے شر سے جیسے کہ اشعار کلام مین بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کے کہتے ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ آور تیسرے زیر سے عین کے ساتھ دال مہملہ کے اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنے کے ہو دل پر بار بار اور در روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونون کے آئی ہو اور دوسری اور تیسری ساتھ نصب ہی کے ہو فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہو کہا جاتا ہو اُشرب فی قلبہ یعنی ملائمی محبت فتنہ کی دلمین اور فتنہ راسخ ہوگیا اُسمین اور آگیا رنگ اُسکا دل مین جیسے کہ در آتا ہو رنگ کپڑے سین اور اشراب یا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ دیتا ہو وہ اُسکو اور نقل حق سبحانہ تعالی کا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بھی اسی قبیلہ سے ہو اور نکتہ آتا ہو یعنی نشان کے کہ چھوڑا کرتی ہو خیرہ کے سے زمین مین ہوجاتا ہو اور یعنی نقطہ کے بھی آتا ہو اور یعنی نقطہ کے اُس چیز مین کہ مخالف رنگ اُسکے کے ہو بھی مستعمل ہوتا ہو اور لفظ بصیر کو ساتھ تی اور ت کے پڑھا ہو بر تقدیر ی کے ضمیر پھرتی ہو انسان کیطرف کہ مفہوم ہوتا ہو سیاق کلام سے اور بر تقدیر ت کے پھرتی ہو قلوب کیطرف کہ مذکور ہو صریح اور لفظ مربادا ساتھ زیر میم اور جزم ر اور تشدید دال کے سیاہ اور خاکستر رنگ رَدْمٌ ساتھ پیش کے خاکستر گونی ارمداد خاکستر گون ہونا اور ایک روایت مین مرباد اساتھ ہمزہ مکسور کے بعد ت کے بھی آیا ہو ع ، ح وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہو اُسی حذیفہ سے کہ بیان کین ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کے اور حادثہ کے بیچ زمانہ فتنے کے دیکھی مینے ایک اُنمین سے یعنی وہ اُترنا امانت کا ہو کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ صدوق اُسکا بھی واقع ہو ف ع ، ح یعنی وہ اُٹھجانا امانت کا ہو مراد امانت سے یا تو معنی مشہور اُسکے ہین کہ خیانت نکرنا ہو لوگونکے حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیت کریمہ مین اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ اور اصل سب کی ایمان ہو جیسے کہ اشارت کی

ف اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اول دو فتنے اور آخر کے دو فتنے کی بابت مین کہ اول دو فتنون کا ظہور حضرت امام اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ہوا اور دوسرے دو فتنون کا ظہور حضرت امام ثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ہوا

آخر حدیث میں وصافی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اُس جملے میں ولکاد احدھم یودی الامانۃ وہ بھی مبنی ہی اسپر فرماتے ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنون کے دلون کے اندر پیدا کی اور ثابت کی ہی ترجمہ حدیث کی یہ ہوکہ تحقیق امانت یعنی ایمان اُترا لوگون کے دلونکی جڑ مین ف ع یعنی اول جو ایمان اُترا لوگونکے دلو پر اُترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا حاصل کرنیکا کتاب اور سنت پر جیسے کہ فرمایا ترجمہ پھر جانا یعنی ساتھ نور ایمان کے قرآن سے ف ع یعنی احکام واجب ہون یا فضل حرام ہون یا مباح کہ نکالے گئے کتاب اللہ سے ترجمہ پھر جانا سنت سے ف ح یہ کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اُسکا حق جل وعلا سے سابق ہوا پر اُترا رنے کتاب کے اور بھیجنے رسولونکے جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب سنت سے بہرہ مند و منتفع ہوتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلا رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود اُترنے اور ثابت کرنے اُسکے کے دلو نہین ساتھ کتاب و سنت کے بھی اُسکو مؤید اور نگہبان ہی اور یہ حدیث اول جو ایمان کا ہی کہ خذیفہ رض نے اسکو صحابہ رسول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کے دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اُٹھجانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانہ آنحضرت کے ہوئی جیسے کہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسے اُٹھنے امانت کے سے ف ع یعنی اُٹھ جانے مژہ ایمان کے سے اور ناقص ہوجانے اُسکے سے کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ کے عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقۃ باکنایہ ہوا اس سے کہ غافل ہوتذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اُسکے ہی کہ فرمایا ہی جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاویگی امانت دل اُسکے سے یعنی بعضے انوار اور ذرات اُسکے کم اور ناقص ہوجائینگے پس ہوجائیگا نشان امانت کا کہ وہ مژہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کے ف ح یہ اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت اور بقیہ اُسکی سے اور وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین تا حج وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز ہی کہ خلاف رنگ اُس چیز کے جیسے کہ نقطہ سیاہ و سفیدین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب وارد ہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کے نور امانت کا کم ہوجائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال دل اپنے سے تلاش کریگا تو سوا سی مقدار نقطہ کے اُس سے نشان باقی نہ دیکھیگا ترجمہ پھر سوویگا شخص اور سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیجاویگا اور ناقص کیا جاویگا جزو سرا امانت سے کہ باقی رہا تھا پس جب نگاہ کریگا تو باقی رہے گا نشان اُسکا مانند نشان مجل کے ف ح مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتھ کا کام کرنیسے کہ جسکو گٹہ کہتے ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتے ہین بسبب ساتھ قول اپنے کے ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے کے کہ لڑھا دے تو اُسکو اپنے پانون پر اسی مخاطب پس آبلہ ہوجاوے پس دیکھے تو اُسجگہ کو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اس آبلہ مین کہ اُو سے پھاڑ کھائی دیتا ہو کوئی چیز کہ کام آوے ف ح بلکہ پانی خراب ہی اسیطرح یہ شخص کہ اثر امانت کا اسکے دل سے نکالا گیا صالح اور کارآمدنی دکھائی دیتا ہو اُسکے باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوے نہین اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دل مین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سے اور مناسب شوق کے یہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہ جواب خالی ضعف سے نہین ف ع کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو اُس سے زائل ہوگا نور اُسکا اور قائم مقام ہوگی اُسکے تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلے رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور اُسمین سے ہوگا مانند مجل کے اور وہ نشان محکم ہی کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے

اور یہ تاریکی زیادہ ہو پہلی سے پھر تشبیہ دی اس نور کے جاتے رہنے کو بعد واقع ہونے اُسکے کے دلونمین اور اُسکے نکلنے کو بعد استقرار اُسکے کے دل مین اور اُسکے پیچھے تاریکی کے آنے کو ساتھ انگار یکے کہ لڈھاوے اُسکو اپنے پانو نیچے یہانتک کہ تاثیر کرے اُسمین پھر زائل ہوجائے انگار اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہمارے علما مین سے کہ مراد یہ ہے کہ امانت اُٹھ جاویگی دلون سے بسبب کرنے گناہون کے یہانتک کہ جب جاگین گے اپنی نیندسے نہین پاوینگے اپنے دلونکو اُسحالت پر کہ تھے اُسپر اور باقی رہیگا نشان اُنمین کبھی مانند وکت کے اور کبھی مانند جمل کے اور جمل اگرچہ ہے مصدر لیکن مراد اُس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہ اقل ہے مرتبہ پہلے سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتھ چیر خالی کے بخلاف مرتبہ پہلے کے کہ ارادہ کیا ساتھ اُسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اُسکے کے ترجمہ اور صبح کرین گے لوگ اس حالت مین کہ بیع وشرا کرین گے آپس مین اور نہین قریب کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکرے لوگون کے حق مین پس کہا جاوے گا یعنی بسبب قلت امانت کے لوگون مین کہ تحقیق بیچ فلانے قبیلے کے یعنی باوجود کثرت لوگون کے ایک شخص ہے امانت دار یعنی کامل الایمان وامانت دار اور کہا جاویگا یعنی اُس زمانے مین واسطے شخص کے ف ع یعنی دنیادارون مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال وجاہ کی اور شاعر اور فصیح وبلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع وذی شوکت ہوگا اُسکو کہین گے ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش رو اور زبان آور وخوش گو ہے اور کیا خوب حیست و چالاک ہے اور حالانکہ نہین ہے اُسکے دل مین رائی کے دانہ کے برابر ایمان ف ع، احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اُسکے کمال کی واللہ علم اور حاصل یہ کہ وہ تعریف کرینگے اسکی کثرت عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اُس سے اور نہین تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان وصلاح ہے باقی سب برباد ونابود اگرچہ دنیا اسکو جمع جانین اور بسبب اسکے تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتھ تقوی اور قوت ایمانی کے ہے رزقنا اللہ وعنہ قال کان الناس یسئلون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاء نا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی امۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع للامیر وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع رواہ مسلم وفی روایۃ ہے حذیفہؓ سے کہ کہا تھے لوگ یعنی اکثر انکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ترجمہ اور تھا مین پوچھتا حضرتؐ سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنے کا کہ مرتکب ہوتا ہو وسعت رزق پر واسطے خوف اسبات کے کہ پہنچ جاوے مجھکو ف یعنی واسطے خوف اس بات کے کہ لاحق ہو مجھکو شر نفسہ یا بسبب اُسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضے فضلا نے کہ رعایت پیسہ

کی اولیٰ ہر یچ دفع کرنے بیماری کے استعمال کرنے دوا کے سے اور کلمۂ توحید مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کے پھر ثابت کیا مولا کو اور کہا طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہی اور سُست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر عکس اُسکے ہی ترجمہ کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مینے یارسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **فد ع** یعنی اُن ایام مین کہ غالب تھا اُنمین جہل ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور اُس خیر کے کہ تابع ہی اُنکے یعنی تمام احکام شریعت کے اور لفظ و شر عطف تفسیری ہی مراد ہی اس سے کفر پس یہ تخصیص بعد تعمیم کے ہی ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو **ف ع** کہ وہ اسلام ہی برکت بعثت آپکی سے اور عموم مخالف اسکا یہ کہ دور کی اللہ نے شر ہمسے ساتھ نابود کرنے تواعد کفر و ضلال کے ترجمہ پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونیوالا ہی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہان ہوگا بعد اس خیر کے شر کہا مینے اور کیا پھر اُس شر کے خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اُس شر کے خیر ہوگی اور اُس خیر مین کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی **فد خ** دخن ساتھ زبر خ اور دال کے بمعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کے اور دل لوگون کے اُس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اوائل مین تھے نہین ہونگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عمل بادنا ہونکے کہ قرن اول مین تھے نہین ہونگے اور بُرائیان اور بدعتین پیدا ہونگی اور بدساتھ نیکون کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہونگے **ت** کہا مین نے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اُس خیر کی فرمایا کدورت کہ کہی مین نے کنایہ ہی ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ و روش اختیار کرینگے غیر راہ و روش میری کے اور راہ بتاوینگے لوگونکو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو اُنسے کار و بار دین کے اور نہین پہچانیگا **تو ف ع** وح یعنی منکر و معروف اور شروع و ناشروع دونون اُنمین جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کے کہ مراد قول حضرت حذیفہؓ کے سے نعم و فیہ دخن و ہی تنکر و تعرف بمعنی سنتی سے بھی یہی ہی اور کہا بعضون نے کہ مراد شر اول سے وہ فتنہ ہی کہ واقع ہوئے وقت قتل عثمانؓ کے اور بعد اُنکے اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کے اور مراد ساتھ الذین تعرف منھم و تنکر سے امرا ہین کہ پیدا ہوئے بعد اُنکے پس تھے بعضے اُنکے تمسک کرتے ساتھ سنت کے اور عمل کرتے اور بعضے وہ تھے کہ بلاتے تھے طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضے اُنمین سے وہ تھے کہ عمل کرتے تھے اچھے کبھی اور عمل کرتے تھے بُرے کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنے غرض اپنی کے امور دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتے تھے آخرت کا اور یقین کرتے تھے دار آخرت کی جیسے کہ حال بعضے امرا زمانے ہمارے کا ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ اور مابعد اُنکے کا ہی اور مراد خیر ثانی سے وہ ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت حسنؓ کی ساتھ معاویہؓ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہؓ کے زمانے مین بعضے امرا سے مانند زیادہ کے علاوہ تین ہوات کہا مین نے اور آیا ہی بعد اس خیر کے شر اور فرمایا ہان بلانے والے ہونگے لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کے کھڑے **ف ع** یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگونکو طرف گمراہی کے اور روکین گے اُنکو ہدایت سے ساتھ طرح بطرح کے فریبون کے گردانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانے والونکے بلانے کو اور قبول کرنے بلانے گیون کو بسبب واسطے دخل کرنے اُنکے کے اُنکو جہنم مین اور داخل ہونے اُنکے کے اُسمین اور گردانا ہم تم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سے **ت** جو شخص کہ قبول کرے بات بلانے والونکی اور جاوے طرف جہنم کے یعنی طرف گمراہی کے کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کے ڈالین گے وہ اُسکو اُسمین **ف ع** اور ہونے وہ سبب پڑنے اُسکے کے جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانے والون سے وہ لوگ ہین کہ قائم ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے قسم خوارج و روافض وغیرہما سے کہ جنہین نہین پائے جاوینگے شروط امامت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگے بلانے والے اوپر دروازون دوزخ کے باعتبار مآل کار کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا **ت** کہا مین نے بیان کیجیے احوال اُنکے ہم سے یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگے یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے

قوم ہماری سے یا ابنا جنس ہمارے سے یا اہل ملت ہمارے سے اور کلام کرینگے ساتھ زبانون ہماری کے ف یعنی عربی مین یا کلام کرین گے ساتھ قرآن وحدیث کے اور صحتون اور حکمتونکے حالانکہ نہین ہونگی اُنکے دل مین بھلائی ت کہا مین نے پس کیا فرماتے ہو مجکو یعنی کیا کرون اُسنے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو اور کتاب وسنت کے حکم پر ہون اور امام اُنکے کو یعنی اہل سنت کے طریق پر رہنا اور رعایت اور متابعت امام کی کرنا کہا مین نے پس اگر نہو مسلمانون کے لیے جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اس صورت مین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اُن سب فرقون سے اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتھ لازم پکڑنے درخت کے اور پناہ ڈھونڈھنے کے ساتھ اُسکے جنگل مین اور ساتھ اُٹھانے شدایدا ور شقتون کے اور چاہنے کے گھاس اور لکڑیکے اور قناعت کرنیکے ساتھ اُس گھانس کے جنگل مین یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجکو موت حالانکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگے میری سیدھی راہ پر یعنی من جهة العلم اور نہین پکڑینگے روش اور طریقہ میرا یعنی من جهة العمل یا معنی یہ ہین کہ نہین عمل کرینگے کتاب وسنت پر اور اُٹھین گے اُس زمانے مین کتنے اشخاص کہ دل اُنکے دل شیطانونکے سے ہونگے یعنی ظلمت مین اور قساوت مین اور وسوسہ مین اور فریب دینے مین اور عقلون کا سدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کے یعنی صورت ظاہر اُنکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اُنکی سیرت شیطان کی سی کما حذیفہ نے کہا مین نے کہ کیا کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اُسوقت کو فرمایا سننا تو یعنی جو کچھ کہے امیر اور فرمانبرداری کرنا امیر کی یعنی اُسچیز مین کہ نہین ہرگناہ آگمین اگرچہ مارے جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرکے یا مارے امیر پیٹھ تیری اور لیوے مال تیرا ضرار اور اخذ ساتھ صیغہ مجہول ومعلوم کے ہو یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین وملک کے صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اور رہی بات ہو لیکن دل مین اختیار کرنا اولی کا باقی ہو ت پس سننا اور اطاعت کرنا ف ح، یہ تاکید ہو بیچ خروج کرنے اور فتنہ برپا کرنے کے وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ اعمال نیک کے اُن فتنونپر کہ مانند ٹکڑون اندھیری رات کے ہونگے ف ح + کہ معلوم نہین کر سکین گے سبب اُسکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اُسنے یعنی پہلے اس سے کہ ایسے فتنے پیش آوین کام نیک کرو کہ اُسوقت مین میسر نہین ہونگے اور بیچ محنت اور بلا سی دینی کے گرفتار ہوگے اور حال لوگونکا اُسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع یعنی موصوف ہوگا ساتھ اصل ایمان کے یا کمال اُسکے کے ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکے یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نے کہ معنی یہ ہین کہ صبح کریگا اس حال مین کہ حرام جانتا ہوگا اُس چیز کو کہ حرام کیا اُسکو اللہ نے اور شام کریگا اس حال مین کہ حلال جانتا ہوگا اُسکو اور بالعکس اور حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر کے دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ امین کئی وجوہ ہین ایک تو یہ کہ ہوگی درمیان دو جماعت مسلمانونکے قتال واسطے نری عصبیت اور غضب کے پس حلال جانین گے خون ومال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانونکے ظالم ہونگے پس خونریزی کرینگے مسلمانونکی اور لیوین گے اموال اُنکے ناحق اور ذاکر کرینگے اور شراب پیوین گے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ یہ حق پر ہین اور فتنے مین ڈالین گے انکو بعضے علماء بدا اوپر جائز ہونے اُن چیزونکے کہ کرینگے قسم خونریزی اور لینے اموال اور اور حرام چیزونکے

اور تیسرے جو کچھ جاری ہو درمیان لوگون کے مخالف شرع کے چیزون معاملات اور بیع و شراو غیرہ مین پس حلال جانین گے اُن کو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخؒ نے لکھا ہی کہ یہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندون کے کہ اختلاط کریگا اُنکے ساتھ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور در آویگا اُنمین تا حاجت روائی کرے پس تابع ہوگا اُنکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اُنکی کے اُن امور مین کہ دین اسلام سے نہین مین اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتھ ایمان کے بسبب حرام کرنے خون اور مال بھائی مسلمان کے اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنے اُنکے کے اس معنی پر مراد فتنہ سے جنگ اور قتال ہو اور معنی اول مناسب ہین ساتھ قول حضرتؐ کے کہ بیچیگا دین اپنا بے لے متاع قلیل دنیا کے نقل کی مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَوَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلنَّائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِہٖ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے فتنے یعنی بڑے یا بہت پے در پے یا ڈھیل سے بیٹھنے والا اُن فتنون مین بہتر ہوگا کھڑے سے اسلیے کہ کھڑا دیکھتا سنتا ہی اُس چیز کو کہ نہین دیکھتا سنتا اُسکو بیٹھا پس ہوگا کھڑا قریب تر عذاب اُس فتنے کے سے بسبب دیکھنے اُسکے کے اُس چیز کو کہ نہین دیکھیگا اُسکو بیٹھا اور ممکن ہی یہ کہ ہو مراد بیٹھنے والے سے ثابت اپنے مکانمین غیر محرک فتنے کا کہ واقع ہو اُس زمانے مین اور مراد کھڑے سے وہ کہ ہو اُسمین ایک طرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد فہمتہ انگیزی مین **ترجمہ** اور کھڑا یعنی اپنے مکان پر اُسحالت مین بہتر ہی چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اُس فتنے کے اور جانیوالا طرف اُس فتنے کے بہتر ہی دوڑنے والے اور جلدی چلنے والے سے طرف اُسکے پیادہ یا سوار جو شخص کہ جھانکے گا طرف اُسکے کھینچ لیگا وہ فتنہ اُسکو طرف اپنے **ف** ح یعنی جھانکنا اور قریب ہونا طرف اُسکے موجب پڑیگا ہوگا اُسمین بس خلاصی اور نجات اُسکے شر سے نہین ہی مگر بیچ دوری کے اُس سے **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوے جگہ خلاصی کی اور بھاگنے کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوی فتنون سے بسبب جانیکے طرف اُسکے اور بسبب پناہ پکڑنے کے ساتھ اُسکے پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اُسکے **ف** ع یعنی جگہ پناہ یا شخص پناہ دینے والے کے یا ساتھ اُسیمعنے کے کہ مذکور ہوئی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیے کہ جاوے طرف اُن دونون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ترجمہ** اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اُس فتنے مین کہ خبر نہ رکھے اُس سے اور نہ سننے مین اُسکی بہتر ہی جاگنے سے **ف** ع اور غافل بھی سونے ہی کے حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگنے سے وہ ہی کہ جانتا ہو فتنے کو برابر ہی یہ کہ ہو بیٹھا یا لیٹا یا کھڑا **ترجمہ** اور جاگتا کہ لیٹا ہو یا بیٹھا ہو بہتر ہی کھڑے سے اور کھڑا اُسمین بہتر ہی سعی کرنیوالے سے **ف** ح مراد سعی سے یہان معنی مشی یعنی چلنے کے ہین کہ مفضی ہوتا ہو طرف سعی کے اور صراح مین ہی السعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا پس یہان معنی اخیر مراد ہونگے **ترجمہ** پس جو شخص کہ پاوے جگہ بھاگنے کی یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اُسکے **وعن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ

لہ کی ہو اور حضرت شیخ دین کو اور دین حق کو اور ہی ثابت ہی اور ہی ثابت ہی اور ہی ثابت ہی اور ہی ثابت ہی اور ہی ثابت ہی

قَالَ اَحَدُہُمْ بَحْرٌ یَقُلْ لَبَّیْکَ اِنِ اسْتَطَاعَ الْاِلٰہَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو دھپر ہونگے فتنے آگاہ ہو پھر یا جاویگا اُن فتنوں مین ایک فتنہ بہت بڑا وفتنونسے بیٹھا اُسمین بہتر ہوگا چلنے والے سے اُسمین اور چلنے والا اُسمین بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اُسکے آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہووے فتنہ پس جو شخص کہ ہون اونٹ اُسکے اور بیٹھے جنگل مین اپنے بکریان کے ملے ساتھ اونٹون اپنے کے اور جو شخص کہ ہون واسطے اُسکے بکریان پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریون اپنی کے اور جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زمین اور گانون دور مکان فتنے سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنی بھاگے فتنے سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ جس شخص کے لیے نہون اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھ اُنکے اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کے یعنی اگر ہو پاس اُسکے پس مارے اوپر تیزی تلوار کے ساتھ پتھر کے ف ۔ یعنی تو ڑ ڈالے تیسا اپنے اگر کنجاوی طرف لڑائی کے اسلیے کہ مسلمان جو اُسمین لڑتے ہین اُنکی لڑائی مین نہین جانا چاہیے ترجمہ پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہونچے اُسکو فتنہ اگر جلدی کرسکے ف ۔ جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے اور مانند اسکے سے دلیل پکڑی ہے اُس شخص نے کہ قائل ہوا سکا کہ قتال جائز نہین ہے فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانون مین سے آپسمین لڑین تو واجب ہے احتراز کرنا اُس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسی کیطرف اُن دونون فریق مین سے نہونا اور مذہب ابی بکرہؓ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضے اور صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمرؓ کہتے ہین کہ قتال نکرنا چاہیے ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اُسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہین کہ واجب ہے مدد کرنی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کے اور اگر ایسا نا کرینگے تو ظاہر ہوگا مساوات اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اس مذہب پر قول حق سبحانہ کا ہے وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا آخر آیت تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانونکی تو اصلاح کرنی چاہیے درمیان اُنکے اور اگر بغی کرے ایک اُن دو جماعتون مین سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کے اوجب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنے کا فرمایا ترجمہ اے بارخدایا تحقیق پہنچا دیے مین نے حکم تیرے تیرے بندونکو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر جبر کیا جاؤنمین یہانتک کہ لیجایا جاوے مجکو طرف ایک صف کے اُن دو صف قتال سے پس مارے مجکو ایک شخص اور نتلوار سے یا آلگے مجکو تیر پس مار ڈالے مجکو یعنی پس کیا حکم ہر قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کے اور گناہ تیرے کے ف ۔ اس عبارت کے دو معنی مین ایک تو یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ یہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اُسکو مارتا اور گناہ اُسکا بچتا ہوتا وہ بھی اُسکے سر پر رکھین اور اُسکے گناہ کو مضاعف کرینگے بسبب جبر و توبیخ کے اور دوسرے معنی یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کے کہ پہلے رکھتا تھا قسم بغض عداوت مسلمانون کی سے کہ بسبب تیرے قتل گیا ہو اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کے صادر ہوا اُس سے اب ترجمہ اور ہوگا دوزخیون مین سے نقل کی یہ مسلم نے ف ۔ اور اس سے سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیون سے اور حضرت نے اسکو ذکر نکیا اسلیے کہ اُس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتھ جاوے اُنکے چوٹی پہاڑ پر او جگہ گرنے قطرات مینہ کے پر ف ۔ چند بکریان

۵ تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی ۱۲ منہ

۵۲ کیونکہ ایسی بکریان دیکھنے مین آتی ہین ۱۲ منہ

رکھتا ہو اور پہاڑ اور نالے اور چرنے کی جگہ جنگل مین سے کہ اُسمین مینھ پڑتا ہو تلاش کرے تا وہان رہے اور بکریان چرا کر قوت اپنا اُسے پیدا کرے نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ اور بھاگے مسلمان اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنون سے تا لوگون کے ساتھ اختلاط نکرے اور فتنے مین نہ پڑے

وعن اُسامۃ بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اطم من اطام المدینۃ فقال ھل ترون ما اری فانی لاری مواقع الفتن خلال بیوتکم کوقع المطر متفق علیہ اور روایت ہو اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینے کے مکانون مین سے **ف** ع ح اطم ساتھ پیش اور طا کے معنی چوٹی پہاڑ اور قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام ساتھ مدلول کے جمع اُسکی ہو اور گرد مدینے کے قلعے تھے کہ یہود وغیرہ وہان رہتے تھے پس سامہ بن زید کہتے ہین کہ حضرت ایک روز ایک قلعہ پر اُن قلعون مین سے چڑھے ت پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اُسپر تو کہ دیکھتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ پس تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون فتنون کو کہ پڑتے ہین درمیان گھرون تمھارے کے مانند پڑنے مینھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی اسکے یہ ہین کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حیثیت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنون کا تا کہ خبر دین وہ اُنکی پس لوگ بچتے رہین اُنسے اور جانین کہ وہ مقدر ہین اور نہین اُن کی آفت کو آنحضرت کے معجزات سے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلکۃ امتی علی یدی غلمۃ من قریش متفق علیہ و لفظ بخاری ہے اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھون کتنے ایک نوجوانون کے ہی قریش مین سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح لفظ ہلکہ ساتھ زبرون کے معنی ہلاک کے اور امتی مراد یہان صحابہ اور اہل بیت ہین کہ وہ بہترین امت تھے اور لفظ غلمہ ساتھ زیر غین اور جزم لام کے جمع غلام کی بمعنی جوان کے کذا فی القاموس اور صراح مین ہی غلام بمعنی لڑکے کے اور اصل غلم اور احتلام کی غلبہ اور جوش شہوت ہی اور طیبی نے تفسیر کیا ہی اُسکو ساتھ نوسالون بے باک کے کہ ادب نکرین عاقلون اور بادقار ونکا اور مراد اُن لڑکون سے کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہین اور مانند انکے اہل فتنہ اور بغی اور ظالم اور مجمع البحارین ہی کہ ابوہریرہؓ پہچانتے تھے اُنکو ساتھ اسماء اشخاص اُنکے کے اور سکوت کرتے تھے تعین و نام لینے اُنکے سے بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد یزید بن معاویہ اور عبد اللہ بن زیاد اور مانند اُنکے ہین نوعمرون ہونی سبب سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اُنسے قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اُنسے عطا اور مار ڈالنا اچھے اچھے مہاجرین و انصار کا اور صادر ہوا حجاج سے کہ امیر الامراء عبد الملک بن مروان کا تھا اور سلیمان بن عبد الملک اور اولاد اُسکی سے کہ خونریزیان کین اور مال لوٹ کے چنانچہ مشہور ہی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان و یقبض العلم و تظھر الفتن و یلقی الشح و یکثر الھرج قالوا ایما الھرج قال القتل متفق علیہ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپسمین زمانہ **ف** ع ح یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا اور احتمال ہی یہ کہ مراد ہو اس سے آپسمین قریب ہونا بعضے اہل زمانے کا بعضون سے شرمین یا قریب ہونا نفس زمانے کا شرمین یہانتک کہ مشابہ ہو اول اُسکا ساتھ آخر اُسکے کے اور بعضون نے کہا کہ چھوٹی ہونگی عمرین لوگونکی خیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہ کہ ہو کنایہ قلت برکت زمانے کی سے بسبب کثرت گناہونکے اور یہ بھی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے جلدی گذرنا دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگے آپسمین زمانہ اُنکے یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانے مین سال مانند مہینے کے گذریگا اور مہینہ مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کے ت اور لیا جاوے اور اُٹھایا جاوے گا علم یعنی اُس زمانے مین بسبب اُٹھا لینے علما کے اور پیدا ہونگے فتنے اور ڈالا جاویگا بخل **ف** ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کے دلونمین ڈالا جاویگا اخیر زمانے مین اور اطاعت کریگے اُسکی یہانتک کہ بخل کرینگے اہل حرفہ حرفے کی

تباہ نہیں اور مال والے مال کے دینے میں وغیرذالک اور نہیں ہے مراد پایا جانا اہل بخل کا اسلیے کہ وہ اب بھی موجود ہے جبلت انسان میں مگر جسکو کہ بچاوے اللہ تعالیٰ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے ہرج فرمایا حضرتؐ نے قتل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع، قاموس میں ہے کہ ہرج الناس کے معنی ہیں فتنہ میں پڑے لوگ اور اختلاط و قتل میں پس مراد یہاں ہرج سے قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتھ فتنے کے اور اختلاط کے پس لام اسمیں عہد کے لیے ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں جاوے گی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یعنی ساری یہاں تک آوے گا اوپر ایک دن یعنی ایک روز عظیم کہ اُسمیں بڑی شر ہوگی نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تھا اُسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اُسکے کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف ع، یعنی سبب شرعی سے یا غیر شرعی سے حاصل یہ کہ یونہیں اشتباہ سے قتال کرینگے اور تمیز و تخصیص نہیں کرینگے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون چنانچہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کے قتل کے واقع ہونیکا کہ نہیں پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف ع، یعنی فتنہ اور اختلاط کثیر باعث قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں سخت کا ہوگا ت مارنے والا اور مارا گیا ہیچ آگ کے ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح، مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخ میں ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ مارے اُس حریص اور قصد کرنے والا اُسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے اور یہ حکم بقدر جہل اور نہ ہونے تمیز کے ہے اسی پر اگر بسبب اشتباہ خطائے اجتہادی اور بحر سی صواب میں ہو اگرچہ واقع میں صواب ہوگا ایسا سنوگا واللہ اعلم اور اسمیں دلیل ہے نہ ہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرکے گناہ کی اور اصرار کرے نیت پر ہوگا گناہ کا اگرچہ نکرے اسکو اور نہ بولے اسکو وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معقلؓ بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتھ استقامت اور مداومت اُسکی کے بیچ زمانے فتنہ کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنیکے ہو طرف میرے نقل کی یہ مسلم نے ف ع، یعنے جیسے کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے دار الحرب سے ہجرت کر کے شرف صحبت آنحضرتؐ سے مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی اس شخص نے بھی خلاف فتنہ و فساد کے سے منہ پھیر کر عبادت حق میں مشغول ہو کر ثواب پایا وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زبیرؓ بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انسؓ بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف اُنکے سبب اُسکے جو کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اُسکے ظلم و ایذا کی شکایت کی پس کہا انسؓ نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اُسکے ظلم و ایذا پر پس نہیں تحقیق آویگا تم پر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اُسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف ع، پس کیا جانتے ہو تم غایت کہ بعد اُسکے کوئی اور ظالم زیادہ حجاج سے پس صبر کرو تم یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی روز آخرت کے سُنی ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف ع، اُس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ عمرؒ بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسیٰ و مہدی علیہم السلام کا بعد زمانہ حجاج کے ہے اور وہ بدتر اُس سے نہیں بلکہ بہتر ہیں پس اسے اولاً بعضے زمانہ گذشتہ سے جواب سکایہ دیا ہے کہ مراد انسؓ کا باعتبار اکثر و غلبہ کے ہے اور ثانیاً زمانہ حجاج سے زمانہ دجال تک ہر

ل اور وہ وقوع ہوا بعض افراد میں بعض زمانوں کے اور اسکا ثبوت ہے بعض افراد زمانہ میں نہ کہ تمام افراد زمانہ میں پس نہ ہوا ہے ایسا کہ فرمایا ہو اور افراد زمانہ میں ایسا کہ واقع نہ ہوا ہو فرمایا ہو اور افراد زمانہ میں ایسا کہ واقع ہوا ہو پس نہ ہوا ہے مخالف حدیث کے فافہم منہ

ل اور وہ وقوع ہوا بعض افراد میں بعض زمانوں کے اور اسکا ثبوت ہے بعض افراد زمانہ میں نہ کہ تمام افراد زمانہ میں پس نہ ہوا ہے ایسا کہ فرمایا ہو اور افراد زمانہ میں ایسا کہ واقع نہ ہوا ہو فرمایا ہو اور افراد زمانہ میں ایسا کہ واقع ہوا ہو پس نہ ہوا ہے مخالف حدیث کے فافہم منہ

اور زمانہ عیسیٰ اور مہدی کا مستثنیٰ ہی اور مقصود تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہ کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کے کلام سے اور باقی زمانوں میں بدتر ہی موجود ہی کسی کسی اعتبار کر کسی کسی جگہ کسی کسی مدین راہ علم کے اور عمل کے اور استقامت وغیرہ کے کہ یہاں اُسکا طویل ہی اور بقیہ قضا دوری کا ہی زمانہ حضرتؐ کے سے کہ جون جون زمانہ حضرتؐ کے زمانہ سے دور ہوتا جاتا ہی بدی و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہؓ نے باوجود اس صفائی باطن کے حضرتؐ کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضے بزرگوں سے منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا اگر جاتا رہا پھر بعد ایک مدت کے جو آیا دفع نہوا جسے سبب اسکا کچھ نہ پایا سوا اسکے تہ یہ ظلمت بسبب دوری کے ہی نور زمانہ حضرتؐ سے کہ سبب تحمل ہونے اپنے ظرف کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد روایت ہی حذیفہؓ سے کہ کہا قسم ہی خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یا زیرے یا اظہار بھولنے کا کرتے ہیں یعنی بھولے نہیں بتکلف اظہار بھولنے کا کرتے ہیں قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والیکا **فح** یعنی جو کہ باعث ہو فتنے کا مانند عالم کے کہ نکالے بدعت اور حکم کرے لوگونکو اُسکے کرنیکا یا مانند امر ظالم کے کہ باعث ہو قتل قتال کا ت تمام ہونے دنیا تک ایسا کھینچنے والا فتنے کا کہ پہنچے مقدار تا بعد اردن اُسکے کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اُسکو واسطے ہمارے ساتھ نام اُسکے کے اور نام باپ اُسکے کے اور نام قبیلہ اُسکے کے **فح** ظاہر اقید عدد تین سو کی اسلیے نکالی کہ اجتماع بمقدار آدھو نیکا باعث ہونے فتنہ کا اور لاحق ہونے ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم اس سے ہون تو اہتمار نہیں رکھتے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُد وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُد وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُد وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُد وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ عِصَابَةً مِنَ الْمُسْلِمِين

آمیر مش نہو خلافت حق کی تیس برس ہوگی و بعد اُسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہیں انتہی اور جاننا چاہیے کہ مراد یزون میں اہل یزید بن معاویہ ہوا پھر بیٹا اسکا معاویہ بن یزید پھر عبدالملک پھر ولید بن عبدالملک پھر سلیمان پھر عمر بن عبدالعزیز پھر یزید بن عبدالملک پھر ہشام پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن محمد پھر تجلی ہے خلافت طرف اولاد عباس رض کے **ت** پھر کہتا ہے سفینہ رض **ف ع** یعنی مولی آنحضرت ﷺ کا کہ راوی اسحدیث کا ہے اپنے راوی سے یا عام خطاب کرتا ہے واسطے سمجھانے حساب تیس برس کے **ت** کہ حساب کر اور یاد رکھ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر رض کو دس برس اور مدت خلافت عثمان رض کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چھ برس نقل کی ہے احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف ح** + یہ حساب تقریبی ہے منجی ہے اور حذف کسور کے واسطے اضافت حضرت ابوبکر رض کی جامع الاصول وغیرہ میں مذکور ہے دو برس اور چھ مہینہ کو خلافت حضرت عمر رض کی دس برس اور چھ مہینہ اور خلافت حضرت عثمان رض کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی رض کی چار برس نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفا کی تیس برس اور سات مہینہ میں تمام ہوتی ہے اور باقی مہینے جو باقی ہے انمیں حضرت امام حسن خلیفہ رہے برس بھی خلفا میں سے ہوئے **وعن** حذیفۃ قال قلت یا رسول اللہ ایکون بعد ھذا الخیر شر قال نعم قلت وھل بعد الشر خیر قال نعم قلت وکیف قال یکون امراء علی اقذاء وھدنۃ علی دخن قلت ھل بعد ذلک الخیر شر قال نعم دعاۃ الضلالۃ فان کان للہ فی الارض خلیفۃ جلد ظھرک واخذ مالک فاطعہ والا فمت وانت عاض علی جذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال بعد ذلک معہ نھر وناء فمن وقع فی ناءہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع فی نھرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم تنثلم المھر فلا یرجع حتی تقوم الساعۃ وفی روایۃ قال ھدنۃ علی دخن وجماعۃ علی اقذاء قلت یا رسول اللہ انھدنۃ علی الدخن ما ھی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ قلت ھل بعد ذلک الخیر شر قال فتنۃ عمیاء صماء علیھا دعاۃ علی ابواب النار فان مت یا حذیفۃ وانت عاض علی جذل خیر لک من ان تتبع احدا منھم رواہ ابوداؤد اور روایت حذیفہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنی اسلام کے بعد کفر ہوگا جیسی کہ تھی پہلے اسلام کے شر یعنی کفر فرمایا ہاں ہوگی بعد اسلام کے شر کہا میں نے کہ کیا طریق ہے بچاؤ کا اُس شر سے فرمایا تلوار **ف ح** یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اُس سے بسبب استعمال تلوار کے یا طریق بچاؤ کا یہ ہے کہ مارے انکو ساتھ تلوار کے کہا قتادہ نے کہ مراد اُس جماعت سے وہ لوگ ہیں کہ مرتد ہوگئے بعد وفات آنحضرت ﷺ کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں **ت** کہا میں نے کیا باقی رہیگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑنے کافروں سے اور صلاحیت رکھیں گے اُس زمانے کے لوگ مارت اور امانت کی اور جمع اور متفق ہونے لوگوں کے اُسپر فرمایا ہاں ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اور پر فساد کے **ف ح** ع اقذاء جمع قذا کی ہے اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتے ہیں اُس چیز کو کہ پڑتی ہے آنکھ اور پانی میں مثل غبار اور تنکے وغیرہ سے یعنی اجتماع لوگوں کا امر پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے کہ جو آنکھ کہ اُسمیں تنکا وغیرہ جا پڑتا ہے ظاہر اُسکا اچھا ہوتا ہے اور اندر سے دکھتی ہے اور کہا قاضی نے کہ معنی یہ ہیں کہ ہوگی مارت ملی ہوئی ساتھ کچھ بدچلنی اور کرنے منہیات کے **ت** اور ہوگی صلح اوپر کدورت کے **ف ح** ع دخن بہ نہ ساتھ پیش اور جزم دال مہملہ کے صلح اور اصل میں بمعنی سکون و آرام کے ہے اور دخن ساتھ زبر دال اور فتح کے دھواں یعنی دھواں یعنی صلح ہوگی ساتھ فریب و نفاق کے جیسے کہ پہلے گذرا اور یہ جملہ حکم تاکید پہلے جملے کے ہے اور آہن اشارہ ہے طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتھ معاویہ کے اور سپرد کردینے ملک کا انکو اور قرار پانے امارت کے اُنپر اور اُس سے معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کے نہیں ہوئے خلیفہ جیسا کہ ہم کہا ہے بعضوں کو اسکا **ت** کہا میں نے کیا ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ پھر پیدا ہونگے بلا نیوالے طرف گمراہی کے **ف ح** یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی مراد ان سے کہ بلا دینگے لوگوں کو طرف بدعات کے اور گمراہ ہونگے

تعداد خلافت خلفای اربعہ

نام	سال	ماہ
ابوبکر رض	۲	۳
عمر رض	۱۰	۶
عثمان رض	۱۲	۱۱
علی رض	۴	۹
حسن +	۰	۷

ت پس اگر ہو واسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنی میرموجود ہو زمین پر اگرچہ یہ صفت اُسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹھ پر یعنی مارے تجکو ناحق اور لے لے مال تیرا یعنی ازراہ غصب کے پس طاعت کر اُسکی یعنی صبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول اُسکے کے حکم نکرے تا نہ اُسے فتنہ اور اگر ہو خلیفہ پس مرتو اس حال مین کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی ف ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتھ صبر و سختی کے جنگلون مین نیچے ایک درخت کے اور قناعت کر ساتھ چبانے گھانس اور لکڑی کے اور بعضون کو متعلق قاطعۃ کے کہا ہے یعنی اور اگر طاعت نکر یگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت و سرگردانی مین اور بعضے نسخون مین بجای نت کے تت آیا ہے ساتھ لفظ ماضی کے قیام سے یعنی اگر ایسا ہو تو اُٹھ اور جا کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کے زمانے مین بعد اُسکے یعنی بعد واقع ہونے شر و فتنون مذکورہ کے اسطرح کہ اُسکے ساتھ نہر ہوگی پانی کی اور آگ ف ع یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہ دونون چیزین بوجہ تخیل کے ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کے کہا بعضون نے کہ پانی اُسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اُسکی پانی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے حقیقت پر اور احتمال بھی ہے کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اُسکی آگین ف یعنی جسنے مخالفت کی اُسکی یہانتک ڈالا دجال نے اُسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو اضافت کی اُسکی طرف تہمین اشارہ ہے اُسکی طرف کہ نہین ہوگی وہ آگ حقیقۃً بلکہ ہوگی ت ثابت ہوا اجر اُسکا ف یعنی بسبب صبر کے اور ثابت رہنے اُسکے دین خدا پر اور بسبب طلب کرنے رضا اُسکی کے اور اُتارا گیا بوجھ اُسکے پہلے گناہ کا اُسکی گردن سے ت اور جو کوئی پڑا اُسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمانبرداری اُسکی کے اور ایمان لانیکے اُسپر بسبب طمع دنیا اور محبت زندگانی اُسکی کے ثابت ہوا بوجھ گناہ حال کا اور اُتارا گیا ثواب اُسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اُسکا کہا حذیفہ نے کہ کہا مین نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنایا جاویگا بچہ گھوڑے کا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح ، لفظ منتج ساتھ صیغہ مجہول کے نتج سے ہے نہ انتاج سے اور کہا ہے علما نے کہ نتج معنی تولید یعنی جنانے اور خدمت اور تدبیر اُسکے جننے کی کرینگے جیسے کہ دایہ انسان کی کرتی ہے اور انتاج معنی پیچھے وقت ولادت کے اور مہر ساتھ پیش سیم اور جزم ہ کے معنی بچھیرے کے اور مہرۃ ساتھ ۃ کے مادہ یعنی بچھیری اور یرکب ساتھ پیش تی اور برکاف کے پہچانا وقت سواری دینے کو یعنی قابل سواری کے ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اسلیے کہ اُسوقت سے روز قیامت تک سواری گھوڑے نہ واقع ہوگی بسبب ہونے کفار کے اور ہونے اختیاج لڑائی کے یا مراد یہ ہے کہ بعد نکلنے دجال کے آنے قیامت تک زمانہ دراز نہین ہوگا قلیل ہوگا یعنی اُسوقت سے قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونے بچھیرے کا تا پونہچے وقت سواری کے اُسپر اور یہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتھ احادیث دیگر کے کہ اسباب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین ہے یکون امارۃ حملاً قدار الحمل کے یون آیا ہے کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اُسوقت کے ظاہر مین ساتھ کدورت باطن کے اور اجتماع ہوگا ساتھ ناخوشیون دل کے کہا مین نے یارسول اللہ الھدنۃ علی الدخن کہ آپنے فرمایا اُسکے کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگے دل نرم قوم کے اُوپر اُس حال صفت کے کہ تھے دل اُس حال پر یعنی نہین ہونگے دل اُنکے صاف کینہ و بغض سے جیسے کہ تھے صاف پہلے اس سے بیچ سابق زمانہ اسلام کے یا جیسیکہ تھے پہلے آنے کدورت سے ت کہا مین نے کیا بعد اس خیر کے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ شر کے اور بعد اس صلح یا نفاق کے اور شر ہوگی فرمایا ہان بعد اسکے شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ ہے اندھا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اس فتنے مین نہ حق دیکھین گے اور نہ سُنین گے اور اسناد اندھے پن کی اور بہرے پن کی طرف فتنے کے مجاز آ ہے اور حقیقت مین لوگ ایسے ہونگے اُس فتنے کیوقت مین ت اُس فتنے پر ہونگے بلانیوالے ف ع ، یعنی ایک جماعت قائم ہوگی اُس فتنے کے برپا کرنے پر اور باعث ہوگی لوگونکو طرف قبول کرنے اُسکے کے ت گویا کہ وہ کھڑے ہین اوپر دروازون دوزخ کے بُلاتے ہین خلق کو طرف اُسکے یہانتک کہ اکھٹے داخل

ف یعنی خال ہے تو ہوگا یا وہ ہوگا اور ہوگا ہے تو ہوگا اور ہوگا ہے تو ہوگا اور ہوگا ہے تو

ہوں اُسمین پس اگر مرے تو اسی حذیفہ اُس حال مین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتیری تیرے لئے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی کی اہل فتنہ مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابی ذر قال کنت رد فا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فلما جاوز نا یثرب قال یا اباذر قال لبیک یا رسول اللہ قال ان المدینۃ یجوع الخ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا اباذر قال لبیک یا اباذر اذا کان بالمدینۃ موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا اباذر قال لبیک یا اباذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغص الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال شارکت القوم اذا قلت کیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ناحیتہ تورباک علی وجھک لیبوء باثمک واثمہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہمارے ابی ذر سے کہ کہا ابوذر نے تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن گدھے پر **ف** ع اسمین دلالت ہو اوپر کمال تواضع اور حسن سلوک آنحضرت کے صحابہ سے اور اوپر کمال قرب ابوذر کے حضرت سے اور اوپر حرص طرح سننے اویاد رکھنے اُنکے کے حدیث کو **ت** پس جبکہ آگے بڑھے ہم مدینے کے گھرونسے فرمایا آپنے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جبکہ ہوگی مدینے مین بھوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اُٹھے گا تو بچھونے اپنے سے اور نہین پونہچ سکیگا اپنی مسجد کو یہانتک کہ شدت مین ڈالیگی تجکو بھوک **ف** ح یعنی بسبب ضعف بھوک کے ایسا ہوجائیگا تو کہ بغیر شدت تمام کے مسجد مین نہین پہونچ سکیگا نماز کے لیے **ت** کہا ابوذر نے کہ کیا مین نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی ساتھ اسکے یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرونمین جو کچھ فرمائے سو کرونمین فرمایا پارسائی کر اے ابوذر **ف** ع یعنی صلاح وتقوی کر اور صبر کر بھوک کی ایذا پر اور باز رکھنا اپنے تئین حرام سے اور شبہے اور سوال کرنے سے مخلوق سے اور طمع سے اور ذلت سے آگے مخلوق کے **ت** فرمایا کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینے مین موت یعنی بسبب قحط کیا وبا کے لوگ بہت مرینگے پہنچیگی گھر قیمت غلام کو **ف** ع یعنی گھر سے قبر ہی یعنی پہنچیگی قیمت جگہ ایک قبر کی قیمت غلام کو اور اسکیطرح لوگونکو بہت مرینگے جگہ قبر کی لوگونکو مشکل سے ہاتھ لگے گی اور اسمین تنگی اس حد کو پہنچے گی کہ جگہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کے ہاتھ لگے گی چنانچہ **ف** ع واضح کرکر فرمایا اس ابہام کو **ت** یہانتک کہ بیچی جاویگی جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نے کہ کیا مین نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی نہین جانتا ہین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نے بزور صبر کرنا اے ابوذر **ف** ع لفظ تصبر ساتھ تشدید مفتوحہ کے ہمزہ مکسورہ کے ہمزہ بالتفعل سے اور ایک نسخہ مین تصبر بصیغہ مضارع کا کہ خبر ہو بمعنی امر کے یعنی صبر کر بلا پر اجو جزع وفزع نکرنا ضرر پر اور راضی رہنا تقدیر پر اور نہ بھاگنا مدینے سے **ت** پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا اے ابوذر جسوقت کہ ہومدینے مین قتل کہ ڈھانک لے خون احجار الزیت **کو ف** ح احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہی جانب غربی مدینے کے کہ اُسمین تہہ سیاہ مین گویا کہ پانی زیتون کا ملا ہوا ویہ خبر بھی آنحضرت نے واقعہ جزہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہی کہ زبان اوکان کلام کرنے والے اور سننے والے کے تحمل کہنے اور سننے اُسکے کا نہین رکھتے اور وقوع اُسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کے ہو کہ بعد اور واقعہ قتل امام حسین کے بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور تک حرمت اُس شملہ اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور اد رہبت سی خرابیان کین کہ کہنین سکتے اور بعد خراب کرنے مدینے کے بھی لشکر مکے کو بھیجا اور اسی سال ان شقی واصل جہنم ہوا **ت** کہا ابوذر نے کہ کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے جاتو اُسکے پاس کہ تو اُس سے ہو **ف** ع یعنی پھر جاتو اُسکے پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اُسکے پاس سے یعنی جاتو اُسکے پاس کہ موافق ہو تیرے دین تیرے مین اور سیرت تیری مین اور کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہی کہ جاتو اپنے اہل اقارب کے پاس و اپنے گھر مین جا بیٹھ کہا طیبی نے کہ رجوع کر اپنے امام کیطرف کہ جماعت ہی اور یہ ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتھ قول ابی ذر کے **ت** کہ کہا مین نے کہ او پونہچ تیار

اپنی سوقت اور لڑون مین قوم مفتنہ انگیز سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک ہوا تو قوم کے سوقت **فع** یعنی ہتھیار رہنکر کہ لڑیگا مانند
اُنکے ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتھیار نہ پہننا اور رہنا امام کے ساتھ اور ارباب صلح کے ساتھ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجھکو فلاح
یہ حاصل کلام مظہری کا ہے لیکن یہ شبہ آتا ہے کہ جب امام اُسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا سکو باز رہنا قتال سے ساتھ اسکے اور کہا ابن ملک نے
کہ قول حضرتؐ کا شارکت واسطے تاکید زجر کے ہے خونریزی سے والاشرع مین دفع کرنا حصر کا کرنا حق خونریزی کو آوے واجب ہی تمام ہو قول
ابن ملک کا اور طیبی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور جواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو اُسپر فساد بخلاف
اسکے کہ ہو عدو کافر تو اُس صورت مین واجب ہی دفع کرنا اُسکا جسطرح کہ ممکن ہوت کہا مین نے کہ پس کیا کرونگا مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرے تو
کہ روشن ہو اور خلبہ کرے تجھپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ بجز تلوار چلاوے اور تجھکو مارے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑا کا اپنے منھ پر **ف** ع
یعنی منھ اپنا ڈھانک لے اور تغافل کر تا کہ نہ دیکھے تو اور ڈرے نہین یعنی اُسکے لڑنے مین اگر وہ لڑین تجھسے بلکہ تابعدار کر اپنے نفس کو قتل کے لئے اسکے
کہ وہ اہل اسلام سے ہونگے اور جائز ہوگا ساتھ اُنکے نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کے **ت** تا کہ پھرے
قاتل ساتھ گناہ تیرے یعنی گناہ قتل تیرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ع یعنی ساتھ گناہ ہون اپنے کے اور جانا چاہیئے
کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ ۶۳ مین ہوا اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس مین ہیچ آخر خلافت عثمانؓ کے اور ابوذرؓ نے واقعہ حرہ کا نہین پایا پس
گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا معلوم نہین کیا گیا بغیر تعین وقت اسکے کے پس خبر دی آنحضرتؐ نے اُسکے واقعہ ہونیکی ابوذر کو اور
وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کے اسمین بفرض احتمال پانے اُسکے کے اسکو اور وقوع بعد کو اور موت کا مدینے مین احتمال ہے کہ مدینے
مین واقع ہوئی ہو اور ابوذر نے اسکو پایا ہو جیسیکہ عام الرماد وغیرہ مین یہ احوال اُسکا بھی اسی قیاس پر ہو واللہ اعلم **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ بِكَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا
فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ عَلَیْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَامَّةِ وَعَلَیْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ
وَاِیَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلْزَمْ بَیْتَكَ وَامْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَیْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ
وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا
حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگون کے **ف** ع حُثالہ ساقہ مین ح اور ث مثلثہ کے پوست یعنی بھوسی جو اور چانول
وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا ترجمہ رسل ملجی و بینگے اور فاسد ہونگے عہد اُنکے اور امانتین اُنکی **ف** ع یعنی نہین ہونیکا امر کا مستقیم بلکہ ہوگا ہر
ایک ہر لحظہ مین علیحدہ وضع پر اور وفای عہد نہین کرینگے اور خیانت کرینگے اماخون مین ترجمہ اور اختلاف کرینگے آپسمین پس ہونگے اسطرح پر اور دخل
کین آنحضرت نے اُنگلیان مبارک اپنی انگلیون مین **ف** ع ح یعنی سمجھانے کے لئے صورت دکھادی اختلاف کی کہ اسطرح ایک
دوسرے سے نزاع رکھتے ہونگے اور درپے ہلاکت کے ہونگے اور مختلط ہوگا امر دین اُنکے کا پس نہین پہچانا جائیگا امین خائن سے اور نہ نیک کار
سے اور یہ انگلیان انگلیون مین لانی کبھی واسطے تصویر اور اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہے جیسیکہ ہیچ باب قسمت خمس غنائم کے ہیچ بیان اتفاق
بنی ہاشم کے اور بنی عبدالمطلب کے کر دکھایا اور اصل معنی تشبیک کے ملانے اور درلانے چیزونکے ہم آپسمین اور یہ دونون صورت مین ظاہر ہے جمع
کہا عبداللہ نے پس کیا فرماتے ہین آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کروہ چیز کو پہچانے تو ہو اُسکا حق اور چھوڑ دے تو اُسچیز کو کہ بُرا جانے تو اور لازم
پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنے تئین عوام لوگون سے **ف** ع یعنی اپنے دین کی محافظت کر اور لوگونکے خیال مین مت پڑ اور یہ خصلت ہی ہیچ تر لکھے

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جبکہ بہت ہون شریر اور ضعیف ہون نیک ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گھر مین اور باہر نہ نکل بے ضرورت اور ضبوط کر لے اپنے پر زبان اپنی کوف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکے تاکہ نہ ایذا دین تجکو ترجمہ اور لے تو ہیچ رکو کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف ع بجانا چاہئے کہ خصت دی آنحضرتؐ نے عبد اللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے کے لوگونمین بیچ ظاہر کے اور حکم کیا انکو ساتھ تہذیب اور صلاح نفس اپنے کے خاصۃً اور نہ تعرض اور کاوش کرنیکے احوال عام لوگونسے اور حکم کیا خلیفہ کو باہر نکلنے کا لوگونمین سے طرف جنگل کے اور لازم کرنے عزلت کے بالکل اس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اُسچیز کے کہ لائق حال اسکے کے تھا اور صلاح اسکی مین تھی اور مشیر تھا حاصل ہونا اُسکا اُسکو جیسیکہ مرشد کیا کرتے ہین وحقیقت حال یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نکرتے اور راتکو نہین سوتے اور عورت کیطرف میل نکرتے پس باپ انکے عمرو بن العاص انکو آنحضرتؐ کے پاس لائے پس آپنے شدت ریاضت مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے تین روز کا اور قیام تہائی یا چھٹے حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھنے رضاے باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنے مین بھی اپنے باپ کے ساتھ کو وزیر معاویہؓ کے تھے ملے رہتے اور حق وصیت آنحضرتؐ کا بجا لاتے اور جیسا کہ حکم فرمایا تھا شغول اکل رمین رہتے بارہا وہ کہتے کہ تو ہمین سے ہے کسواسطے ہم مین نہین رہتا یہ کہتے کہ مین خیر مین ہتھیار اشریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین اہلیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے وعن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان بین یدی الساعۃ فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والقائم فیہا خیر من الساعی فکسروا فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم واضربوا سیوفکم بالحجارۃ فان دخل علی احد منکم فلیکن کخیر ابنی آدم رواہ ابو داؤد وفی روایۃ لہ ذکر الی قولہ خیر من الساعی نفسہ قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم وفی روایۃ للترمذی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفتنۃ تکسر فیہا قسیکم وقطعوا فیہا اوتارکم والزموا فیہا اجواف بیوتکم وکونوا کابن آدم وقال ہذا حدیث صحیح غریب اور روایت ابو موسیٰ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق بیچ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہونگے مانند ٹکڑون رات اندھیری کے یعنی شدت مین اور اندھیرے مین اور ظاہر ہونے انکے مین صبح کریگا شخص بیچ اُن فتنونکے مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگے احوال اور افعال واقوال لوگونکے کبھی عبادت مین ہونگے اور کبھی توڑ دینگے کبھی امانت دار ہونگے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کرینگے کبھی بدعت پر کبھی مومن ہونگے کبھی کافر وغیرذالک بیٹھنے والا اُنمین بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے ف ع یعنی جتنا اُسنے دور ہوگا بہتر ہوگا قرب اُنکے سے اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہوچکا ہے پس جب دیکھو تم امر ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو انمین چلے اپنی کمانونکے ف ع + اسمین نہایت مبالغہ ہے اسلئے کہ تیر ہی نفع چلونکے ہونے مین باوجود ٹوٹ جانے کمانون کے ترجمہ اور مار واپنی تلوارون کو پتھر پر یعنی تیز ہی تلوار کی دور کر و پس اگر داخل کیا جاوے یعنی آوے کوئی کسی پر مارنیکے لئے تو چاہئے کہ ہووے وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کے ف ع یعنی صبر کرے اور مقابلہ نکرے یہانتک کہ مارا جاوے مانند ہابیل کے اور ہو قاتل مانند قابیل کے ترجمہ نقل کے یہ ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی مین ذکر کیگئی حدیث تا قولہ نکسر قسیکم ف ع + اور اسمین کی کسروا فیہا الخ نہین ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کے یہ عبارت ہے کہ ترجمہ پھر کہا انھنے صحابہ نے پس کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اسمین کہ کرین آپنے فرمایا حضرت نے ہوم تم ٹاٹ اپنے گھرونکے ف ع یعنی جیسے ٹاٹ اوڑھے ہوئے

ف ع حضرت امام علیہ السلام کے زمانے مین فتنے ہوئے ہیں جنکی تفصیل ہمنے اپنی کتاب مین لکھی ہے اور ان فتنون کا ذکر اس کتاب مین بھی ہے اور ان فتنون کے بارے مین حضرت امام علیہ السلام کا کلام بھی ہے اور ان فتنون مین سے بعض فتنے ظاہر ہوچکے ہیں اور بعض ظاہر ہونے والے ہیں

نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہو ایسے ہی تم بھی اپنے گھروں مین ہمیشہ رہنا تا ہر نکلنا تا کہ نہ پڑو فتنے مین کہ تمھارے دین کو تباہ کرے ترجمہ اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا پانچ مقدمہ فتنے کے کہ توڑ ڈالنا تم فتنون مین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اُنمین چلے اپنی کمانون کے اور لازم پکڑنا اُنمین گھرونکے اندر کو یعنی ہمیشہ گھروںمین رہنا تا کہ نہ پڑو فتنون مین اور ہو تا مانند بیٹے آدم کے یعنی ہابیل کے کہ مارا اُسکو قابیل نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے **وعن** ثم مالک الدیلمی قال قلت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقربھا قلت یارسول اللہ من خیر الناس فیھا قال رجل فی ماشیتہ یؤدی حقھا ویعبد ربہ ورجل اخذ برأس فرسہ یخیف العدو ویخوفونہ رواہ الترمذی ح اور روایت ہی ابو مالک نہزی سے **ف** ح نہزیہ ساتھ زبر کے اور جزم کے منسوب ہی طرف نہز بن مرار القیس کے حجازیہ ہی صحابیہ ترجمہ کہا اُنھون نے کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اُسکو **ف ع** یعنی خبر دی کہ وقوع اُسکا قریب ہی اور کہا طیبی نے یعنی خوب وصف بیان کیا اُسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسی کے سامنے اور ذکر کرتا ہی صفات واحوال مبالغہ سے تو قریب کرتا ہی اُسکو اُسکے یعنی اُسکے ذہن مین یا خارج مین بھی اسلئے کہ جب تصور فتنہ کا ذہن مین آئے اور متعین ہو وجود اُسکا خارج مین بھی متخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا مین نے یا رسول اللہ کون ہو گا بہتر لوگون کا اُس فتنہ کے زمانہ مین فرمایا بہتر ین لوگون کا اُس زمانے مین وہ شخص ہی کہ ہو اپنے مواشی مین اور چرواوے اُنکو اور ادا کرتا ہی حق اُنکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہی اپنے رب کی **ف ع** بموجب قول اللہ تعالیٰ کے ففروا الی اللہ اور قول اُسکے کے وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اُسکے کے والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہی کہ پکڑا سر گھوڑے اپنے کا یعنی گھوڑے پر سوار ہو کر یا اُسکی پکڑے کھڑا ہو ڈراتا ہو دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور ڈراتے ہین وہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کے سے بھاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہو اُنسے اور وہ لڑتے ہین اُس سے پس بچا فتنے سے اور حاصل کیا ثواب **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاھا فی النار اللسان فیھا اشد من وقع السیف رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ بڑا کہ غالب ہو عرب کو اور پہنچے شر اُسکی سب کو مقتول اُسکے آگ مین ہونگے زبان درازکرنی اُس فتنے مین یعنی ساتھ عیب اور بُرا کہنے کے سخت بہتر ہو گی مارنے تلوار کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف ع** یعنی مراد اس فتنے سے وہ ہی کہ جو دفریق لطمع مال وجاہ کے لڑین اور مقصود اُسمین احقاق حق اور اعلای دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسے خانہ جنگی والوکا حال ہوتا ہی کہ اندھا دھند آپسمین لڑنے لگتے ہین **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لھا استشرفت لہ وشرف اللسان فیھا کوقع السیف رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی کہ ہو گا فتنہ بہرا گونگا اندھا **ف ع** یعنی باعتبار لوگون کے اسکے کے باین حیثیت کہ نہین پانیکے واسطے اُسکے فریادرس اور نہین دیکھین گے اس سے جگہ نکلنے کی اور خلاصی یہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگے درمیان حق و باطل کے اور نہین سننے کے نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اُسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پڑیگا بیچ فتنون اور محتو نکے ترجمہ جو کوئی دیکھیگا اُسکو اور نزدیک ہو گا اُسکے دیکھیگا اور نزدیک ہو گا فتنہ اُسکے اور کھینچ لیگا اُسکو طرف اپنے اور درازکرنی زبان اُس فتنہ مین مانند مارنے تلوار کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف ع** یعنی تاثیر مین بلکہ زیادہ اس سے جیسا کہ کہا گیا ہی **بیت** جراحات السنان لھا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان + اسلئے کہا پہلی روایت مین سخت زیادہ مارنے تلوار کے سے **وعن** عبد اللہ بن عمر قال کنا قعودا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر

ف ع یعنی ہو گا ہر ایک فرقہ کے لئے ایک فتنہ جدا کہ

الفتن فَلَكَرَ فِي دَبْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَاِنَّمَا وَلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ اِنْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگے اخیر زمانے میں پس بہت ذکر کیا فتنوں کا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف ح ہا اور وجہ تسمیہ اُس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اُسکی ہی واسطے کہ جلس ٹاٹ کو کہتے ہین کہ نیچے فرشون نفیس کے اسکو بچھاتے ہین اور وہ نیچے اُسکے ہمیشہ پڑا رہتا ہے اُٹھایا نہین جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اُس فتنہ کو ساتھ جلس کے بیچ سیاہی اور برائی کے یا اشارہ کیا اُسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر مین بچھا رہتا ہے ہمیشہ پس فتنہ مین لازم کریں لوگ گھر وںکو اور گوشہ نشینی اختیار کریں ترجمہ پس کہا ایک کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنۂ احلاس یعنی کیا حال رکھتا ہے اور کیسا ہے فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنی بھاگے گا بعض سے بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال اہل کا بغیر استحقاق کے پھر فتنہ سراکا ف ع ۔ لفظ فتنۃ السراء ساتھ رفع کے عطف ہے ہرب پر بحسب معنی کے پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب و حرب و فتنہ سراکا ہی اور ایک نسخہ مین ساتھ نصب کے ہے کہ عطف ہے فتنۃ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سراء کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سراکی یہ ہے کہ بسبب اُسکے ہونیکا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف و تنعم ہوگا یا یہ کہ واقع ہونا اُسکا خوش حال کریگا دشمنان دین کو پھر یہان کیا اسکو کہ ترجمہ ظلمت و فساد اُس کا پیدا ہوگا نیچے دونون قدمون ایک شخص کے سے کہ میرے اہل بیت مین سے ہوگا یعنی فتنہ انگیزہ وہ گمان کرے گا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت مین سے ہے یعنی فعل مین اگرچہ ہو مجھسے نسب مین اور نہین ہوگا مجھسے ف ع ۔ یعنی میرے اہل سے فعل مین اسلئے کہ اگر وہ ہوتا میرے اہل سے فعل مین تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اُسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ یا یہ کہ نہین وہ میرے دوستون مین سے حقیقت مین اور موئد ہے اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ سوا اسکے نہین کہ دوست میرے پرہیزگار ہین پھر یہ اس فتنے کے جمع ہونگے لوگ اور بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کے اوپر پسلی کے ف ح یعنی استقامت نہ رکھتا ہوگا اور احوال اسکا منتظم ہوگا اسلئے کہ کولہ اصلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتھ اُسکے مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کے نہین ہوگا بقلت علم اور خفت رائی کے پس نہین واقع ہوگا اُس سے امر اپنے موقع پر جیسکہ کولہ واقع ہوتا ہے پسلی پر غیر موقع اپنے کے ترجمہ پھر فتنہ وہیما ف ع ۔ بیان بھی لفظ فتنے کے وہی دونون اعراب ہین رفع و نصب کے اور وہیما ساتھ پیش دال اور زبر ہ کے تصغیر وہما کی ہے یعنی تاریک اور سیاہ کے اور تصغیر ذمت کے لئے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہیما سے مراد داہیہ ہے یعنی حادثے کے اور وہیم اسم داہیہ سے ہے ترجمہ نہین چھوڑیگا وہ فتنہ کسی کو اس امت مین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اسکو طمانچہ یا یعنی اثر اور ضرر اُس فتنے کا سب کو نہ کو پہنچے گا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام ہوگا کچھ فتنہ فرو ہوگا پھر زیادہ ہو جائیگا صبح کریگا شخص مومن یعنی بسبب حرام جاننے اُسکے کے خون اور آبرو اور مال بھائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننے اُسکے کے چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو گروہونکے ف ع ۔ یعنی دو فرقونکے اور بعضون نے کہا دو شہرونکے اور نہ طاط ساتھ پیش اور زبر ف کے اصل مین خیمے کو کہتے ہین پس قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے سے ہے ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اسمین ف ع ۔ یعنی اصلا یا کمال اسکا بسبب کم

اعمال منافقین کے مانند کذب و خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کے ترجمہ پس جب ہو پس منتظر ہونا ظہور دجال کے اُسدن یا اُسکے اگلے دن نقل کی ابوداؤد نے فع رح، یہ موہم ہوا اسکا کہ مراد قسطاطین سے دوشہر ہیں پس ہونگے حضرت امام مہدی بیت المقدس میں پس گھیر لیگا اُسکو دجال پھر اُترین گے حضرت عیسیٰ پس کھل جاویگا وہ ملعون مانند گھل جانے نمک کے پانی میں پس مارینگے اُسکو اپنے نیزہ سے اور حاصل ہوگی انکو نہایت خوشی کما طیبی نے کہ مسلط ہونا اُسکا پیش از زیرکے وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اُنمیں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ خیر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعین پہلے فتنوں کے کچھ کلام نہیں کیا ہی علمانے خصوصاً بیچ فتنہ سراکے کہ وہ شخص کون ہی اہل بیت میں سے کہ اُسکے قدموں نیچے سے یہ فتنہ اُٹھے گا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ فتنہ اصلاس قتال عبداللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سے بعد بھاگنے اُنکے کے مدینے سے اور فتنہ سراغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ اذن محمد بن حنفیہ کے پھر اجتماع کیا اوپر مروان بے منظم کے اور شروع ہوئے یہانسے فتنہ بہت اور فترت بسیار تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اُنکا مسلمانوں کے شہروں پس جو ملا اُنسے وہ منافق ہی آخر تک **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اُفْلِحَ مَنْ لَقَّنَ یَدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وای ہو عربوں کے شر سے کہ نزدیک پہنچی فع یعنی ظہور اُسکا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمانؓ کا اور حضرت علیؓ اور شعاویہ کا ہی کما سبق اور شاید ہو نہیں یا مراد اس سے تقصیر یزید پلید کا ہی ساتھ حضرت امام حسینؓ کے اور یہ قریب ہی معنی میں اسکے کہ شر اُسکا ظاہر ہو نزدیک عرب و عجم کے فع نجات پائی اور مطلب یہ ہوا وہ شخص کہ بند رکھا ہاتھ اپنا، نقل کی یہ ابوداؤد نے فع یعنی ایذا سے یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سے **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مقداد بیٹے اسود کے سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہی کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہی کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہی کہ دور کیا گیا فتنوں سے اور بیشک بخت البتہ وہ شخص ہی کہ مبتلا کیا گیا فتنے میں پس صبر کیا پس حسرت ہی اُسکے لئے کہ دور نہوا فتنے سے اور صبر نکیا فع نقل کی یہ ابوداؤد نے اس تقدیر پر لام جملہ اولی کو زیر ہی اور لفظ فواہا ساتھ نون کے الگ ہی اُس سے او بمعنی واہا کے تحسر ہیں یعنی حسرت ہی اُسکے لئے کہ دور نہوا فتنے سے اور مبتلا کیا گیا اُسمیں اور صبر نکیا درصورت ابتلا کے یا بمعنی عجب اور اچھے کے ہی یعنی کیا عجب اور اچھا ہی صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر بھی پڑھا ہی متعلق فواہا کے بمعنی تعجب کے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت کہ رکھی جاویگی تلوار میری امت میں یعنی بعضو نمیں قتل و قتال شروع ہوگا نہیں اُٹھائی جاویگی تلوار قتل اُس سے قیامت تک فع پھر پیچھا شروع ہوئی اُسکی زمانہ معاویہ سے اور جاری رہی تا تک سچا ہوا فرمانا حضرتؐ کا ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے ساتھ شرکو نکے فع پھر چنانچہ کچھ تو اُنمیں سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبرؓ کے ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے جو تو کو فع

ف ۵ یعنی نوحی علیہ

حقیقۃً اور شاید کہ یہ ہو زمانۂ آیندہ میں یا مسیحؑ اور بعض امین سے وہ ہیں کہ جنکے حق میں فرمایا عیسیٰؑ عبد اللہ نبی اللہ وعبد اللہ ۱۲ ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگے میری امت میں سے جھوٹے یعنی بیچ دعوی کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی نبی پیچھے میرے ف ع لفظ خاتم ساتھ زیرت اور زبر اسکے کے ہے اور یہ جملہ حال ہے اور جملہ لا نبی آخر تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہنچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کرے انکی یعنی بسبب ثابت ہونے انکے کے اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ف ح ع یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہے کہ اثر کفر کا زمین پر نہ رہے اور یہ جملہ حتی یاتی امرہ متعلق ہے لفظ لا یزال کا وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف ح ع یعنی مستقر اور منظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کے فتنوں سے اور جاری رہنے احکام سنت کے جیسا کہ چاہئے ترجمہ بیچ مدت پینتیس ۳۵ برس کے یا چھتیس ۳۶ برس کے یا سینتیس برس کے ف ح پس انتہای مدت انتظام امور اسلام کے یہ برس ہونگے اور ابتدا انکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور آمین شبہ نہیں کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا کہ اول فتنہ ہے اسلام میں سنہ پینتیس ۳۵ ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس اور جنگ صفین سنہ سنتیس ۳۷ میں ف ع اور لفظ او آمین تنویع کے لئے ہے یا یعنی بل کے اور احتمال ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اُس سال میں کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہے ہوں کہ زیادہ ہوں تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہے پس جب انکو ملا دیں مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی انکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہے اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد ورا استقرار اور انتظام باعتبار راہ پانے بدعت کے اور خلاف حکم شارع کے اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار نمونے فتنے لڑائی و خلافت کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتدای وقت ظہور وحی سے اعتبار کریں پس تمام ہونا عدد پینتیس ۳۵ کا وقت تمام ہونے خلافت حضرت عمرؓ کے ہوگا اسلئے کہ امر امن و ایمان اور سنت و جماعت اور محبت قلبی کا خلافت عثمانی میں بہت منتظم اور خوب تھا اور حضرت عثمانؓ کی خلافت میں بعد گذرنے ایک دو برس کے کچھ کچھ ظاہر ہوا کہ سبب وجشت دل اور برپا ہونے فتنہ کا ہوات پس اگر ہلاک ہوں ف ع یعنی اگر اختلاف کریں بعد انتظام امر دین کے مدت مذکورہ میں و رسہولت کریں امر دین میں اور گنہ کریں تو پس راہ انکی سی ہے کہ ہلاک ہوئے ف ع یعنی اگلی متونکے لوگ کہ جنھوں نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق میں اور سستی کی دین میں اور نام رکھا اسباب ہلاک کا اشغول ہونیکا ساتھ اُسکے کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاک ت اور اگر قائم اور تمام ہو واسطے اُنکے کاروبار دین اُنکے کا ف ح بیچ فرمانبرداری امرا اور حاکموں کے اور قائم رکھنے شرائع کے اور احکام اور شوکت دولت اسلام کے ت تو قائم اور پورا ہوگا دین اُنکے لئے ستر برس تک ف ح اور شاید امور مملکت کے باعتبار امور مذکورہ کے خوب بندوبست کے ساتھ اور کامل تر ہونگے اس مدت تک بہ نسبت مابعد اپنے کے ساتھ خبر دینے مخبر صادق کے اور وہی خوب جانتے ہیں اُسکو ابن مسعودؓ کہتے ہیں ت کہ کہا اور پوچھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ستر برس کہ تمام مدد کامل ہوگا اُنمیں دین اُسوقت سے ہیں کہ باقی رہا یعنی شروع قرن ستر برس کا بعد پینتیس ۳۵ چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس کے ہوگا یا اسوقت سے کہ گذرا یعنی تبدیلی اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور دخل ہیں اُنمیں یہ سال بھی فرمایا تمام و قائم ہوگا ابتدا اسوقت سے کہ گذرا نقل کی یہ ابو داود نے

ف + نہ بعد گذرنے پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کے اور یہ تقریر کہ ذکر کی اور منقح کی ہمنے کافی ہی ہیچ شرح اس حدیث کے اور وجہ مختار اور موافق لفظ کے بھی یہی ہی اور شارحین نے اس مقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ علم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے معنی حدیث کے یہ لکھے ہین کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا پس سنہ پینتیس ۳۵ ہین بسبب قتل عثمانؓ کے اور سنہ چھتیس ۳۶ ہین بسبب جنگ جمل کے اور سنہ سینتیس ۳۷ ہین بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب غلبہ باغیون کے اور مغلوبت امام حسنؓ کے پس راہ انکی سی ہی کہ ہلاک ہوے اگلی امتونمین سے اور ہوا اسی طرح جسوقت کہ مضطر ہوے حضرت امام حسنؓ طرف مصالحت کے تو اگر قائم رہیگا بالفرض بسبب غلبہ امام کے قائم رہیگا سترہ برس تک انتہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یَعْلِقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَّۃَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی واقدیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف غزوہ حنین کے ف ع کہ بعد فتح مکے کے ہی اور حضرت کے ساتھ بعضے نومسلم تھے کہ اسلام کے احکام جانتے نہ تھے ت گذرے ایک درخت پر کہ تھا مشرکین کا لٹکاتے تھے اُسپر ہتیار اپنے ف ع اور اعتکاف کرتے گرد اُسکے ت کہا جاتا تھا اُس درخت کو ذات الانواط ف ح ذات انواط جمع نوط کی ہی کہ وہ مصدر ہی یعنی لٹکانیکے چونکہ ہتیار اُسپر لٹکاتے تھے اُسکا نام ذات الانواط رکھا تھا اور یہ نام درخت معین کا تھا ف پس کہا بعضے نومسلمون نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تھا یا رسول اللہ ٹھہرائیے ہمارے لئے بھی ایک درخت کہ اسپر ہتیار لٹکاوین ہم اور اسکا ذات الانواط نام رکھین جیسا کہ مشرکونکے لئے ہی ذات الانواط کہ اسپر ہتیار لٹکاتے ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کے سبحان اللہ یہ کہنا تمھارا ایسا ہی کہ جیسا کہا قوم موسیٰ نے اے موسیٰ علیہ السلام ٹھہرا دو ہمارے لئے ایک معبود کہ جیسے ہم اسکو جیسے کہ ہین کافرونکے لئے معبود ف ع لیکن تفاوت ان دونون کا پوشیدہ نہین ہی اسلئے کہ مشبہ بہ قوی ہوتا ہی مشبہ سے ت قسم ہی اُس ذات کی کہ بقا ذات میری کی اُسکے ہاتھ مین ہی البتہ سوار ہوگے یعنی چلوگے تم راہین اُن لوگونکی کہ پہلے تمسے تھے نقل کیا ہی ترمذی نے ف ح یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہ شکایت ہی اُنکے احوال کی کہ ایسی باتین کہتے اور کرتے ہین کہ بسبب گمراہی وحدت سے گذر جانیکے ہون جیسے کہ اگلی امتون سے ہوا **وَعَنِ** ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخِرُوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسیب سے ف ع مسیب ساتھ زبری شدہ کے ہی اور کبھی زیر سے بھی پڑھتے ہین تابعی جلیل القدر ہین اور خلفا راشدین کو پایا ہی **حدیث** واقعہ ہوا فتنہ پہلا کہ پہلے اس سے کوئی فتنہ اسلام مین واقع نہوا تھا مراد رکھتے ہین ابن مسیب پہلے فتنہ سے ماڈولنا یا زمانہ ماڈوالنے عثمان بن عفان کا پس باقی رہا کوئی اُن صحابہ مین سے کہ غزوہ بدر مین حاضر ہوئے تھے ف ع ح لفظ یعنی حدیث مین کلام راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی اُسنے تفسیر کی کلام ابن مسیب کی کہ پہلے فتنے سے یہ مراد تھی اُنکی اور فلم یبق الخ کلام ہی ابن مسیب کا اور مراد یہ ہی کہ اصحاب بدر مرنے لگے اسوقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا سنہ پینتیس ۳۵ مین اور کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوم الجنگ حرہ کا اور یہ مراد نہین ہی کہ اصحاب بدر قتل عثمانؓ کے مین مارے گئے اور مرگئے اور سطح اسکے بعد کے جملہ کے معنی سمجھ جاہین اور حاصل کہ وہ مجال نہین سوے فتنہ مین دو بار لیکے کہ بچا یا انکو اللہ تعالیٰ نے ببرکت غزوہ بدر کے اور سب یہ دونون مین سے جو آخر مرے ہین سعد بن ابی وقاص ہین کہ چند سال پہلے جنگ حرہ کے مرے ت پھر ہوا فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینے کے کہ سیاہ پتھر ہیں ہین اور وہانکی جنگ مشہور ہی

ف ح یعنی حضرت شیخ محدث دہلوی رح

ف ع یعنی ابن جلال الدین سیوطی رح اور شیخ محمد طاہر گجراتی رح کہ شرح مجمع بحار الانوار مین لکھا ہی

ف ع یعنی ابن حجر مکی رح کہ شرح مشکوٰۃ کی مسمی بہ مرقاۃ المفاتیح مین لکھا ہی

ف ع یعنی ابن حجر مکی رح کہ شرح مشکوٰۃ کی مسمی بہ اشعۃ اللمعات مین لکھا ہی

ف ع یعنی ابن حجر مکی رح کہ شرح مشکوٰۃ کی مسمی بہ مرقاۃ المفاتیح مین لکھا ہی

کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اُنکے لوٹنے مارنے کے لئے اور نہایت ظلم زیادتی اُس سے ہوئی اور بیحد ہوئی سنہ ۶۳ھ میں تھا پس باقی رہا کوئی اُن اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھے یعنی بیعۃ الرضوان والے پھر واقعہ تہ تیسر نہیں گیا وہ فتنہ اسحالمیں کہ لوگو نمیں قوت اور فرہی ہو ف ع ح نقل کی یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ پیش ط کے بھی آتا ہی یعنی قوت اور فرہی کے بھی استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنی میں بھی کہ کہا جاتا ہی فلانے کو طباخ نہیں ہی یعنی عقل نہیں ہی اسکو اور خیر نہیں ہی اُسکے پاس اور مراد یہ ہی کہ اس فتنے میں نہیں باقی رہا لوگو نمیں یعنی تابعین میں کوئی صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہی کہ مراد ہے فتنے سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہر چہ زمانہ مروان بن محمد بن مروان ابن الحکم کے اور کرمانی نے کہا کہ یہ فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتھ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کے تھیں تخریب کعبہ بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر میں ہوا ہر چہ زمانہ عبد الملک بن مروان کے انتہی لیکن اس تقدیر پر یہ صحیح نہیں ہوتا کہ صحابہ میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلئے کہ اسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہی **باب ملاحم** جواب ہی ہر چہ بیان لڑائی اور قتال ق ف ع ح اس لفظ ملاحم ساتھ زبر سیم اور زیر ح کے ہی جمع ملحمہ کی بمعنی معرکہ اور جگہ قتال کے شتق ہی یا تو لحم سے بسبب بہت ہونے گوشت مارے گیو نکے اسمیں یا مشتق ہی لحمہ کپڑے سے بمعنی بانے کے ہی بسبب غٹ پٹ اور اختلاط لوگو نکے اسمیں مانند اختلاط لحمہ یعنی بانے کے ساتھ تانے کے اور پہلے معنی مناسب تر اور قریب ہیں اور ملحمہ یعنی لڑائی اور حرب عظیمہ کے بھی آتا ہی اور صراح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں ذکر ہی اُن لڑائیو نکا کہ مخصوص ہیں ہیچ گروہوں معین کے ہیچ مکانوں منحصوصہ اور شہروں معینہ کے اور اسی لحاظ سے اس باب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اسمیں ذکر قتال کا اکثر مجمل وسہم تھا **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک لڑینگے دو گروہ بڑا ہوگا درمیان اُنکے قتال عظیم دعوی ہوگا اُنکا ایک ف ح یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا رکھینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگے یا دونوں دعوی حقانیت کا رکھینگے اور ہر ایک اپنے گمان و اعتقاد میں حق پر ہونگے کما علما نے کہ مراد ان دو گروہو نسے تابعدار معاویہؓ اور علیؓ کے ہیں جیسے کہ علی نے فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہ بھی آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے اُنکے پاس قید کر لائے ایک شخص نے اُنکی جماعت میں سے اُسکے حال پر تاسف کھایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان اچھا اسلام رکھتا تھا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بھی مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کے کہ کہتے ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں اور اوپر بطلان قول روافض کے کہ کہتے ہیں مخالف علی کے کافر ہیں ت اور نہیں قائم ہونیکی قیامت یہانتک کہ اُٹھائے جاویں گے یعنی پیدا ہونگے بڑے فسادی فریبی جھوٹے ڈھیٹ کہ جھوٹ بنا ونگے اللہ و رسول پر قریب تیس کے ف ع اوپر ایک حدیث میں تیس فرمائے اور یہاں قریب تیس کے

ل یعنی
ع یعنی
ف

تو وہاں بھی قریب تیس کے مراد ہوں مسافۃ تیس فرمائے یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کذا فی حی بطریق اجمال ابہام کے ہوئی ہو اور پھر یقیناً تیس کے اوسیطرح نہیں منافی ہے یہ روایت روایت طبرانی کے عن ابن عمرو کا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اُس سے لثرت ہو یا تیس مقید ہیں ساتھ دعوی نبوت کے اور باقی بغیر اُسکے اور احتمال ہے کہ تیس غیر تیس کے ہوں کہ سب ہو جائیں واللہ اعلم ہر ایک میں سے گمان دعوی کر یگا کہ وہ پیغمبر کا ہے اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اُٹھا لیا جاویگا علم ف یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے ساتھ مرنے علماء اہلسنت جماعت کے پس بہت ہونگے جاہل بدعتی موت عالم فوت عالم ہوت اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگے زلزلے ف ع یعنی جسکی وہ بلندی کا ہے یا معنوی کہ وہ طرح طرح کی بلائیں ہیں ت اور قریب کا زمانہ ف مراد ہے اس سے زمانہ حضرت امام مہدیؑ کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہوت اور قائم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگے فتنے اور لڑائیاں مسلمانوں میں بہت اور ہوگا ہرج اور وہ قتل ہے ف یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنے کے وجود میں آویگا اور کثیر کسی راوی نے کی ہوت اور یہانتک کہ بہت ہونگے درمیان تمہارے مال پس بہت بہت ہونگے کہ یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کریگا صدقہ اُسکا ف ح یہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الرجل کہ جسکا یہ ترجمہ لکھا اسمیں کئی وجہیں ہیں اول یہ کہ یہم ساتھ پیش ہی اور زبر کے پڑھیں اور زبر ساتھ نصب کے بنا بر اسکے کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل اُسکا میں یقبل ساتھ حذف مضاف کے کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور تر ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈھنا اُس شخص کا کہ قبول کرے اُسکے صدقے کو یعنی بہت ڈھونڈھیگا فقیر کو کہ روکدا و صدقا اسکے لے اور کم پاویگا بسبب کے ہونے محتاجوں کے دوسری یہ کہ ساتھ زبر ہی اور پیش ہ کے پڑھیں ہمزے یعنی قصد کے اور رب مرفوع ہے اس صورت میں رب المال فاعل ہے اور میں یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کریے اور بہت ڈھونڈھے صاحب مال اس شخص کو کہ لیوے صدقہ اُسکا اور تیسری یہم ساتھ زبر ہی اور پیش ہ کے اور رب منصوب ہے یہم سے یعنی غمگین کرنے کے کہ متعدی بھی آیا ہے کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو یہانتک فقیر کا کہ قبول کرے اُسکے صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کرارادہ کرتا ہو اُسکے دینے کا روبرو اُس شخص کے کہ گمان کرتا ہو اُسکے قبول کرنیکا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اُس مال کو اُسپر نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنا کی قلبی اور ظاہری کے یہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے بنی عمارتوں کے ف ع جیسے اسوقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑے بڑے مکان بنانیکا اور جو مکان کہ بھلا ئیونگے ہیں اُنکو ڈھا ڈالتے ہیں اور انکے گھر اور باغ وغیرہ سیر کے مکان ٹھیراتے ہیں ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مردکی قبر پر پس کہیگا اسکی اے کاشکے ہوتا میں جگہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکروں امور دین کے یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہ آرزو کریگا کاشکے میں مردہ ہوتا نہ دیکھتا یہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کیطرف سے ف ح شرح اسکی بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کے آویگی اور اُسد نسے توبہ کے دروازے بند ہو جائینگے بعد اسکے تو قبول نہیں ہوگی جسکیلئے فرمایا ہے پس جب نکلیگا آفتاب مغرب کیطرف سے اور دیکھینگے اُسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اُسکا اُسنے پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلے اسد نکسے اور نہ نفع دیگا کسبہ نفس کا نیکی کو اپنے ایمان میں اگر نہ کی تھی پہلے اُس روز کے ف ع اور بعضوں نے کہا تقدیر اسکی یہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اسکا اور نہ کسبہ اُسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تھا پہلے سے یا نہ کسب کی تھی نیکی سے اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا اُس نفس کو ایمان لانا اُسکا اور نہ توبہ اُسکی گناہ سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کے لئے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اسکو توبہ شرک کے لئے نہ توبہ گناہ سے ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اسحالت میں کہ کھولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ع یعنی بیچنے خریدنے کے لئے اور اضافت کپڑے کی ایک کی طرف اُن دونوں میں سے اسلئے ہے

ل یعنی ظاہر ہوگی نبوت کسی کو قبل ظہور مہدیؑ کے نہیں ہونگے مگر جھوٹے ۱۲ ج یعنی کوئی نہیں کہتے دعوی نبوت کے مگر جھوٹے ۱۲ د یعنی ہونگے کثرت سے ۱۲

کہ وہ مالک اُسکا ہی اور دوسرکی طرف اسلئے کہ طالب اُسکا ہوت پس خرید و فروخت نہین کرچکین گے اُسکو اور نہین لیٹین گے اُسکو جلد تر ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحال مین کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتھ دودہ اونٹنی اپنی کے پس ہوگا اُسکو ف ح یعنی اونٹنی کا دودھ گھر لایا ہوگا اور ہنوز اسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہنچیگی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحالتمین کہ ایک شخص لیتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تالکہ اپنے جانورونکو اُسمین پانی پلاوے پس نہین پلایا ہوگا اسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحالتمین کہ تحقیق اُٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کے پس نہ کھاسکے گا اُسکو کہ قیامت آپہنچے گی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی قیامت کا بیک آجائیگی لوگ کاروبار مین ہونگے کہ آپہنچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اُس سے سب مرجاوین گے لیکن علامتین پہلے اُسکی دیکھینگے وعنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْکَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُسی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم ایک قوم سے کہ پاپوشین انکی چمڑون بالدارین و باعث کے ہونگی موہونگی اور یہانتک کہ لڑوگے تم ترکونسے ف ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام یدکلان اُنکے کا ہی اوصورت اُنکی یہ ہی ہت چھوٹی آنکھون والے سرخ چہرے بیٹھی ہوئی ناکین گویا کہ منہ اُنکے سپرین ہین چمڑون تہ بہ تہ کے ف ع مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کی کہ میم کے زیر سے ہی یعنی سپر کے اور مشابہت دی اُنکے موہون کو ساتھ سپر کے بسبب پھیلے ہوئے ہونے اُنکے کے اور اُنکے گول ہونے کو ساتھ مطرقہ یعنی چمڑے تہ بہ تہ کے بسبب تہ ہونے اور کثرت گوشت اُنکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا تُرْکًا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْہِ اور روایت ہی اُسی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوزاور کرمان سے کہ عجمیونمین سے ہین ف ح خوز ساتھ پیش خ اور جزم واو کے آخر مین زہ نام ایک گروہ کا ہر رہنے والون بلاد خوزستان سے اور کرمان ساتھ زبر اور زیر کاف کے نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کے ت اور صفت خوزاور کرمان کی یہ ہی کہ سرخ منہ لمبے بینی خرد چشم نہ اُنکے مانند سپرون توبر توکے پاپوشین اُنکی بالدار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین عرون تغلب سے بجای سرخ منہ کے چپکلے منہ وعن

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَھُوْدَ فَیَقْتُلُھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰی یَخْتَبِیَ الْیَھُوْدِیُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا یَھُوْدِیٌّ خَلْفِیْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْہُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرِ الْیَھُوْدِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑین گے مسلمان یہودیونسے پس مارینگے یہودیونکو مسلمان یعنی غالب آوینگے اُنپر مسلمان یہانتک کہ چھپے گا یہودی پیچھے پتھر کے اور درخت کے پس کہے گا پتھر یا درخت یعنی دونون یا ایک نمین سے ای بندے اللہ کے یہ ہی یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اُسکو مگر درخت غرقد ف ح یہ استثنا ہی درخت سے یعنی سب درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہین کرینگا اور غرقد ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم راء اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینے کو کہ بقیع الغرقد کہتے ہین اضافت اسی کیطرف کرتے ہین اسلئے کہ اگلے زمانہ مین یہ درخت وہان بہت تھے اور یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اُسکے پناہ لاویگا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا اور پوشیدہ رکھیگا اسلئے کہ وہ درخت یہودیونکا ہی یہ مسلم نے ف ح ع اور اسکو اُنکے ساتھ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اُسکی سوا آخد اور رسول اُسکے کے نہین جانتے اور کہا ہی بعضون نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے

دجّال کے جسوقت کہ لڑینگے مسلمان سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہونگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا ایک شخص قحطانیہ سے **ف** ع قحطان ساتھ زبر قاف اور جزم حا کے ابوآل یمن ہیں **ت** ہانکے گا وہ شخص لوگونکو ساتھ لاٹھی اپنی کے نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** ح ع یہ کنایہ ہے اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اسکی اور اتفاق کرینگے اسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اوپر اور سخر کریگا انکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنے کی ہو ساتھ عصا کے اور کہا بعضون نے کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اسکو جہاہ جیسے کہ آگے آتا ہے ذکر اسکا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ جہجاہ رواہ مسلم اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین تمام ہونگے دن اور رات یعنی نہین منقطع ہونیکا زمانہ اور نہین آئیگی قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اُسکو جہاہ اور ایک روایت مین یون ہے یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف** ع موالی ساتھ زبر میم کے جمع ہے مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم کہ پوجا **ت** کہا جاویگا اُسکو جہاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضے نسخون مین جہاہ ساتھ دو ہیونکے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ثانی اور آخیر کے ہے **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن تزال طائفۃ من المسلمین یقاتلون علی الدین ظاہرین الی یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مینے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ کھولیگی ایک جماعت مسلمانونمین سے گنجل کسریٰ کا وہ گنجکہ پیچ محل سفید کے ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح آل کسریٰ مین لفظ آل کا زائد ہے مراد ہے اُس سے اہل و تابعدار اُسکے ذکری ساتھ زیر اور زبر کاف کے معرب خسرو کا ہے اور بادشاہ فارس کو کسرے کہتے ہین جیسے بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہے مدائن مین کہ اہل فارس کا سفید کو شک کہتے ہین اور اب بنائی گئی ہے جگہ اُسکے مسجد مدائن مین اور یہ گنج بیچ زمانہ یزدجرد بن شہریار کے کہ آخیر بادشاہ تھا فارس کا لگایا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک کسریٰ ثم لا کسریٰ بعدہ ولیفضن کنوزہما فی سبیل اللہ وسیتی الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسریٰ پس نہوگا کسریٰ پیچھے اُسکے **ف** ع ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہے یعنی قریب ہو کہ ہلاک ہوگا ملک اُسکا اور صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اور قرب اُسکے کیا دعا و تفاول **ت** پس نہوگا کسریٰ بعد اُسکے **ف** ع ح یعنی بعد کسریٰ کے کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسریٰ کا کافر بلکہ مالک ہونگے اُسکے مسلمان بعد اُسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اُسوقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا اور قیصر کا پارسا روم کو کہتے ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اُسکے اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے اُنکے راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع اور یہ عطف ہو قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام رکھا آنحضرت نے اُنچونکہ پہلے کلام مین اشارہ تھا طرف اسکے کہ ہلاک کریگا کسریٰ اور قیصر کو اور لینا اُنکے خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کے اور اکثر ہوتی ہے لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنے صحابہ کو ساتھ جائز ہونے اُسکے تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلۂ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کرنمین ساتھ دشمنون کے فریب اور حیلہ راہ پانے دین کی ہے حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتے ہین جیسیکہ اپنے لشکر کو حیلون سے دشمن کی نگہونمین بہت دکھاوین یا معرکہ مین ایک طرف جاوین تاکہ دشمن خیال کرین کہ وہ چلے گئے اور جنگ نہین کرینگے اور جب غافل ہون اُنپر یکایک جا پڑین اور مانند اُنکے حیلے کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش

ف یعنی باب یعنی کہا راوی نے اور نام رکھا راوی کا اور یعنی ۱۲ منہ

ت نام رکھا شیخ عبد الحق محدث دہلوی ۱۲ قسطلانی

اور زبر خ کے اور جزم ل کے اور ساتھ پیش دال کے اور زبر ر کے بھی یا ہی اور ساتھ زبر خ اور جزم دال کے فصیح تر ہی **وعن** نافع بن عتبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم تغزون فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله رواه مسلم اور روایت ہر نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بیشک ہا سعد بن ابی وقاص کو اور وہ صحابی ہی سلام لایا فتح مکے مین کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کروگے یعنی بعد میرے جزیرۂ عرب سے **ف** ع یعنی ولایت عرب سے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب کے لحاظ کیا ہو دریا نے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہی پس معنی یہ ہین کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ سے یا اسکے جزیرہ سے باین حیثیت کہ نہین چھوڑا جاویگا کافر اسمین **ت** پس فتح کریگا اسکو اللہ تعالی تمھارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس فتح کریگا اسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اُسپر اللہ نقل کیا مسلم نے **ف** ع یعنی اسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ملک اسکے ہاتھ آگیا ہوگا تمھارے ہاتھ لگے گا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کے ہاتھ سے کہ وہ اترین گے مسلمانونکی مدد کے لئے اور خطاب اسمین صحابہ کو ہی اور مراد است ہے

وعن عوف بن مالك قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من أدم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح بيت المقدس ثم موتان يأخذ فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته ثم مدة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيغدرون فيأتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر الفا رواه البخاري اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوۂ تبوک کے کہ نام ایک جگہ کا ہی زمین شام سے احوال مین کہ آنحضرت چمڑے کے خیمے مین تھے فرمایا گن تو چھ چیزونکو پہلے آنے قیامت سے یعنی چھ چیزین علامات قیامت کی ہین کہ پہلے اسکے واقع ہونگی اول مرنا میرا کہ جب تک مین تم مین ہون قیامت برپا نہین ہوگی دوسرے فتح ہونا بیت المقدس کا **ف** یعنی جب تک بیت المقدس کی فتح نہین کرینگے قیامت قائم نہین ہوگی اور لفظ مقدس کا زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کے ہی روزن مجالس کے اور ایک نسخے مین ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کے بروزن معظم کے **ت** تیسرے وبا عام کہ پیدا ہوگی تمھین مانند بیماری بکریونکے **ف** ع قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کے بیماری ہی کہ مواشی مین پیدا ہوتی ہی اور یکایک مر جاتے ہین اور مراد اس سے وہ وبا ہی کہ حضرت عمر کے زمانہ مین پیدا ہوئی اور تین روز کے عرصے مین ستر ہزار آدمی مرگئے اور لشکر گاہ مسلمانون کا اُسوقت عمواس تھا اور اسی لئے اسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور یہ اول طاعون ہی کہ اسلام مین واقع ہوات چوتھے بہت ہونا مال کا لوگونمین یہانتک کہ دیئے جاوینگے مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض اور ذلیل و حقیر جانے گا اسکو **ف** ع یہ ہوا حضرت عثمان کی خلافت مین وقت فتوح کے **ت** پانچوین پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہین رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اثر اور شر اُس فتنے کا اُس گھر مین **ف** کہا ہی علمانے کہ مراد اُس سے قتل حضرت عثمان کا ہی یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے پیدا ہوئے **ت** چھٹے صلح کہ ہوگی درمیان تمھارے اور درمیان روم کے **ف** ع بنو الاصفر نام روم کا ہوا سلئے کہ پہلا باپ اُنکا کہ روم بن عیص بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم ہی زرد رنگ تھا مائل بسفیدی **ت** پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمپر نیچے اسی نشانونکے **ف** ح لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور ی کے نشان کہ جنگ مین ہمراہ سردارونکے ہوتے ہین اور بعضی روایتون مین غابہ ساتھ ب موحدہ کے آیا ہی یعنی بیشہ کے تشبیہ دی اس لشکر کو بسبب کثرت نشانونکے ساتھ بیشہ کے **ت** نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مقصود بیان کرنا انہونی لشکر کا ہے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم

یَبْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَهْزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَیَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ اَهْلِیْكُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُ وا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَعُدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰی یَهْلِكَ وَلٰكِنَّ یَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا بی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ اُترینگے روم اعماق مین ف ع اعماق ساتھ زبر ہمزہ کے نام ایک جگہ کا ہے اطراف مدینے مین سے ت یا دابق مین ف ع دابق ساتھ زبر ب کے اور کبھی زیر بھی دیجاتی ہے نام ایک جگہ کا ہے بازار مدینے سے اور مفاتیح مین ہے کہ وہ دونون موضع ہین اور یہ شک راوی کے لئے ہے ت پس نکلے گا طرف اُنکے ایک لشکر مدینے سے ف ع کہا ابن ملک نے کہ بعضون نے کہا مراد مدینے سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونون موضع ہین قریب اُسکے اور بعضون نے کہا مراد مدینے سے دمشق ہے اور کہا اذہار مین کہ ہیجو کہا گیا کہ مراد مدینے سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یقول ضعیف ہے اسلئے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اُسوقت مین ت بہترین لوگون زمین کے سے اُسدن ف ع مین خیار الزمان ہے حبش کا اور لفظ اسدن سے احتراز ہے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ت پس جسوقت کہ صف باندھین گے یعنی لڑائی کے لئے کہینگے روم خالی کرو جگہ درمیان ہمارے اور درمیان اُن لوگونکے کہ سبی کیے ہوئے ہین ہم سے لڑین ہم اُنسے ف ع یعنی جن مسلمانون نے کہ جہاد کیا ہے پھر اور اسیر کیا ہے اُنکو ایک جماعت کو ہم مین سے انکو ہمارے سپرد کرو تا لڑین ہم اُنسے اور بلا پنا یعنی غرض فریب دینا مسلمانون کا اور تفریق ڈالنی انکی بات مین ہے ت پس کہینگے مسلمان قسم ہے اللہ کی نہین خالی کرینگے ہم درمیان تمھارے اور درمیان مسلمان بھائیون اپنے کے اونہین چھوڑینگے ہم تمکو ساتھ اُنکے پس لڑینگے مسلمان روم سے پس شکست کھاوینگے تہائی مسلمان اور بھاگ جاوینگے نہین رجوع کریگا اللہ تعالی ساتھ رحمت کے اُنپر کبھی ف ع یہ کنایہ ہے اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگے اور عذاب ہیگا اُنپر ہمیشہ ت اور مارے جاوینگے تہائی اُنکے وہ بہترین شہدا کے ہونگے نزدیک خدا کے اور فتح کرینگے تہائی مسلمان باقی یعنی روم کے شہرونکو نہین فتنہ مین ڈالین جاوینگے کبھی ف ع یعنی نہین مبتلا کئے جاوینگے کسی بلا مین اور نہین امتحان کئے جاوینگے ساتھ مقابلے کے یا نہین عذاب دئے جاوینگے کبھی اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونے اُنکے کات پھر فتح کرینگے قسطنطنیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہے مشہور ساتھ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کے بعد اُسکے طا مکسور اور حی ساکن بعد اسکے نون مفتوح پہلے ت کے اور بعضون نے ساتھ زیادتی تی مشدد کے بعد نون دوسرے کے تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر شکوۃ کے نسخون مین اسیطرح ہے اور بعضے نسخون مین ساتھ زیادتی تی مخففہ کے بدلے تی مشددہ کے اور اُن دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوگی اور یہ بڑا شہر ہے روم کے شہرونسے کہ دارالسلطنت روم کا ہے اور اسکو استنبول بھی کہتے ہین اور فتح ہونا اُسکا علامات قیامت سے ہے اور کہا ترمذی نے کہ قسطنطنیہ بعضے صحابہ کے زمانہ مین فتح ہوا اور نزدیک نکلنے دجال کے بھی فتح ہوگا جیسے کہ فرمایات پس اُسوقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمتین حالانکہ لٹکائے ہونگے تلوارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا ان مین شیطان کہ مسیح دجال تحقیق پیچھے تمھارے آیا تمھارے اہل و اولاد مین پس نکلین گے یعنی لشکر مدینے کا یہ خبر سنتے ہی قسطنطنیہ سے اور یہ خبر شیطان کی جھوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگے مسلمان شام مین نکلے گا دجال ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد شام سے قدس ہے کہ وہ اس مین سے ہوا اسلئے کہ بعض روایات مین تصریح ہے ساتھ اسکے ت پس اُسوقت یہ تیاری کرتے ہونگے لڑائی کی برابر کرین گے صفین ناگہان قائم کیجاوینگی نماز ف اور نسخہ صحیحہ مین اذان ساتھ الف کے ہے یعنی وقت تکبیر کہنے موذن کے نماز کے لئے ت پس اترینگے عیسی بن مریم ف ع

یعنی آسمان سے اوپر منارہ مسجد دمشق کے پھر آوینگے قدس مین ت پس امام ہونگے حضرت عیسیٰ مسلمانون کے ف ع نماز مین اور جملہ مسلمانون سے امام مہدی بھی ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ آگے بڑھا دینگے امامت کے لیے حضرت عیسیٰ امام مہدی کو اور سبب یہ بیان کرینگے کہ نماز تمھارے ہی لیے قائم کی گئی ہے اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اُسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور مؤید ہون پھر بعد اسکے امامت کرتے رہینگے عیسیٰ انکی ہمیشہ پس اس فرمانے مین کہ امام ہونگے تغلیب ہے یا کرینگے امامت مجازاً یعنی امر کرینگے اُنکے نام کو امامت کا اور ہوگا دجال سوقت گھبرے ہوے مسلمانو نکوت پس جب دیکھیگا حضرت عیسیٰ کو دشمن خدا کا یعنی دجال گھلنے لگے گا جیسا نمک گھلتا ہے پانی مین پس اگر چھوڑدین حضرت عیسیٰ اسکو بحال خود اور نہ مار ڈالین البتہ گھل جاویگا یہانتک کہ مرجاوے وہ بن مارے لیکن قتل کریگا اسکو خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ پر یعنی حکم اور ارادہ الٰہی مین یون ہوگا کہ ہلاک کریگا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے ہو بقتل پس دکھلاوینگے عیسیٰ اُنکو یعنی مسلمانو نکو یا کافرونکو یا سب کو خون دجال کا اپنے نیزے مین نقل کی مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمُ مِيْرَاثٌ وَّلَا يُفْرَحُ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَعْنِى الرُّوْمَ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْٓءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْٓءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْٓءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يَرَ مِثْلَهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا فَمَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ حَرِيْبَةٌ لَا يَبْغِيْ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَّا رَجَعَ اِلَيْهَا يَقْسِمُ مِيْرَاثًا وَيَفْرَحُ بِغَنِيْمَةٍ اِذْ سَمِعُوْا بِاَبْاَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَ هُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ کہ تحقیق قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث ف ع یعنی بسبب کثرت مارے جانے مسلمانونکے یا بسبب ف جانے شرع کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین یا بسبب کثرت دیون کے نوبت تقسیم کی نہین پہنچے گی ت اور خوش کیے جاوینگے یعنی نہین خوش ہوگا کوئی بسبب غلبہ کے ف ع یا تو بسبب ملنے کے یا بسبب خیانت کے پس نہین خوش ہونگے ساتھ اُسکے اہل دیانت ت پھر کہا ابن مسعودؓ نے بیچ بیان احوال اور وقوع اس قصّے کے کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقاتلہ اہل شام کے اور جمع کرینگے لشکر واسطے قتال ان دشمنون کے مسلمان بھی لشکر مراد ہی دشمن سے، روم پس انتخاب کرینگے اوچنین گے مسلمان اپنے لشکرمین سے ایک فوج کو کہ آگے بھیجین گے تا جنگ کرے اور مراجعت نہ کرے اور وہ فوج مگر غالب ف ع فتحیاب ف ع یہ جملہ صفت کا شقہ سینہ موضحہ ہی شرطہ کی اور معنی یہ ہین کہ مسلمان بھیجین گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بھاگین نہین بلکہ ٹھیرے رہین اور ثابت رہین یہانتک کہ مارے جاوین یا غالب آوین شرطہ ساتھ پیش شین اور برزا وجزم اُسکی کی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کے لئے اور مستعد ہو واسطے مرنیکے اور تیر شہاب تفعل سے نکالا گیا ہو اُسنے دور پھینکا ہو بالفعال سے بھی روایت ہی پس لڑینگے مسلمان اور کافر یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اُنکے رات اور باز رکھیگی انکو لڑائی سے پھر پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنے کے ہر ایک یعنی دونون فریق مین سے غیر غالب یعنی اور غیر مغلوب ہونگے اور فنا ہو جاویگی بعضی ماری جاویگی وہ فوج کہ پہلے بھیجی گئی تھی لڑنیکے لیے ف ع یہان شرطہ معنی جنس کے ہی یعنی جانبین کی لگی فوجین کی حاصل یہ کہ اور فوجین طرفین کی پھر جاوینگی اور نہین ہوگا غالب کسی کو دوسرے پر اور اگلی فوجین طرفین کی فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ اُسکے لئے کہ فنا ہوا گلی فوج اُنکی حالانکہ کہا ہے

کہ ہر ایک غیر غالب ہونگے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو واسطے مرنیکے کہ پھیرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اُنکے رات پس پھرینگے مسلمان اور کافر طرف ڈیرون اپنے کے ہر ایک غیر غالب اور فنا ہوجاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنیکے لیے پھر انتخاب کرینگے مسلمان ایک لشکر کو مرنیکے لئے کہ نہ پھرے مگر غالب پس لڑینگے یہانتک کہ شام کرینگے پس پھرینگے مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہوجاویگی وہ فوج کہ آگے نکلی تھی لڑنیکے لئے پس جب ہوگا دن چوتھا اُٹھینگے اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کے باقی اہل اسلام پس کروائیگا اللہ تعالیٰ شکست کفار پر

ف دیر ساتھ زبردال ہملہ اور رب موحدہ کے اسم ہے ادبار سے اور روایت کیا گیا ہے دابر بھی اور معنی دونوں کے ہزیمت یعنی شکست کہ ہین ت پس لڑینگے تاکہ نہین دیکھا گیا مانند اُسکے یہانتک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنے کا انکے جوانب و نواحی پر پس نہین پہنچے چھوڑیگا انکو یعنی نہین تجاوز کریگا اُنسے یہانتک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ ف یعنی اگر جانور اُڑیگا اُن مردون پر تو نہین پہنچے گا اُنکے آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مر بسبب اُنکی بدبو کے یا بسبب درازی مسافت کے اُسطرف سے اُسطرف تک تھک جاویگا اُڑنیسے اور گر پڑیگا مر کرت پھر کہینگے اے بیٹے ایک پکے کہ تھے سوف ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی مین سب آدمین قرابتی ایک چچے کی ہونگے وہ جو اپنے کو شمار کرینگے تو تھے سو ت پس پاوینگے اُس عدد سو کو کہ باقی رہا ہوا نسے مگر ایک مرد ف خلاصہ معنی کا یہ کہ وہ شروع کرینگے گننا نفسون اپنے کا پس شروع کرینگے ہر جماعت گننا اقارب اپنے کا پس نہین پاینگے سو مین سے مگر ایک یعنی نہین باقی رہیگا سو مین سے مگر ایک بسبب بہت مارے جانیکے ت پس ساتھ کس غنیمت کے خوش کیے جاوینگے ف علنظ بای مین ف تفریعا اضیعہ ہے کہا طیبی نے کہ یہ جزا ہے شرط محذوف کی سہم فرمایا پہلے اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحُ بِغَنِيْمَةٍ اس حیثیت سے کہ مطلق کہا اُسکو پھر بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے کے عدد الآتیان طریق کہ یہ مقید ہو ساتھ اس صفت کے یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اسلئے نہین ہونگی کہ جہان اتنے ماریے جاوین وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہ کہ کہا جائے کہ پس جب ہوا ایسا تو پس ساتھ کس غنیمت کے خوش ہونگے انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس سوقت مین کہ وہ ہونگے اسطرح ناگاہ نہین گے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر اور سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سے پھر آویگی مسلمان کو آواز یعنی فریاد سی کی یہ کہ دجال پیچھے اُنکے آیا ہی اُنکی اولاد مین پس چھوڑدینگے اور ڈالدینگے اسیچہ کو کہ بیچ ہاتھون اُنکے کے ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کے اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بھینچینگے دس سوار تا مطلع ہون حال دشمن کے سے ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ کے وہ شخص کہ بھیجا جاوے تاکہ مطلع ہو حال دشمن کے سے مانند جاسوس کے فیصلہ یعنی فاعل کے برابر ہے سین و اصعاد اور جمع ت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون نام اُن دس سوار ونکے اور نام اُنکے باپونکے اور رنگ اُنکے گھوڑونکے ف اسین معجزہ ہے حضرت کا اور دلیل ہے اسپر کہ علم اللہ کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات و جزئیات کوت وہ بہترین سوار وان کے یا فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگے پشت زمین پر اُسدن نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اِبْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ بِمَدِيْنَةٍ جَابٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَابٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَ مَسْلَحَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِي اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ اَحْسِبُهُ قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سنا ہی تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اُسکی بخشکل مین ہو اور ایک یا مین کہا صحابہ نے ہان یا رسول اللہ سنا ہی ہمنے ف ع کہا یک شہر نے کہ یہ شہر روم مین ہی کہا بعضون نے

ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے اور فتح ہونا اُسکا علامات قیامت سے ہی انتہی اور احتمال ہے کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہے اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت سے کشت و خون کے اور یہ شہر فتح ہوگا ذری تہلیل و تکبیر سے ت فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ پانہین ہوگی قیامت یہانتک کہ جنگ کرینگے اُس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحٰق مین سے ف ع کہا مظہر نے کہ گروہ شام کے اولاد اسحٰق مین سے ہین اور وہ مسلمان تھے انتہی اور احتمال ہے کہ اُنکے ساتھ اور بھی ہون سوا سے اُنکے اولاد اسمٰعیل مین سے کہ وہ عرب ہین یا غیر اُنکے اور مسلمان اور اختصار کیا اُنکے ذکر پر از راہ غلبہ یا اُنکے کہ اُنپر کہ سوا اُنکے ہین اور احتمال ہے یہ کہ خاص وہی ہون ت پس جب آ ویںگے اولاد اسحٰق اُس شہر پر بارادہ جنگ کے اُتریںگے یعنی نواحی اُس شہر مین محاصرہ کر کر اُسکے رہنے والون کو پس جنگ نہین کرینگے اُس شہر والون سے ساتھ ہتھیار ونکے اور نہ بھیکین گے طرف اُنکے تیر ف ع تخصیص بعد تعمیم کے ہے واسطے تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہینگے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پس گر پڑے گی ایک جانب دیوار جانبون اُسکی سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کما قال بن یزید نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہین گمان کرتا مین ابو ہریرہؓ کو مگر کہا وہ جانب کے دریا مین ہے یعنی جزم نہین مجھکو اسکا گمان ہے کہ یون کہا پھر کہینگے مسلمان دوسری بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پس گر پڑے گی دوسری جانب اُسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہے پھر کہینگے تیسری بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاوے گی اُنکے لیے پس داخل ہونگے اُسمین پس قتل مین گے یعنی جو کچھ اُسمین ہوگا پس اُسوقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ ناگہان دیگی انکو آواز یا آواز کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنے والا کہ تحقیق دجال نکلا ہے پس چھوڑ دینگے ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پھرینگے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جلدی سے دجال کے لڑنیکے لیے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ وَخَرَابُ یَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَۃِ فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کامل آبادی بیت المقدس کی سبب خراب ہونے مدینے کی ہوگی ف ح اسلیے کہ آبادی بیت المقدس کی بہ سبب غلبہ کفار کے ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینے کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے و اشتقاق یثرب کا ثرب سے ہے یعنی ہلاک کے یا نام ایک شخص کا ہے کہ ابتدا اسنے اُسے آباد کیا تھا اور مدینے کو یثرب کہنے سے جو منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلے اُس نبی کی ہے ت اور خرابی مدینے کا یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے فتنے اور جنگ عظیم کا ہے کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اُسمین سو مین سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اُس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا اُس شہر کا سبب اور علامت نکلنے دجال کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کے اتر تیب مذکور سے واقع ہون گے اور ہونا پہلے کا علامت پیدا ہونے دوسرے کی ہوگی اگرچہ مہلت و تاخیر سے واقع ہو کما طیبی نے اگر تو کہے کہ یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ گمان شیطان آوازدے گا انمین کہ دجال تمھارے پیچھے آیا تمھارے اہل مین پس نکلینگے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گردانا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی نہ یہ کہ وہ پیچھے اُسکے نکلے گا بغیر ڈھیل کیے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹا باز رہین تقسیم کرنی غنیمت کے سو چنانچہ دلالت کرتی ہے اوپر حدیث آیندہ کہ لحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے مین ہوگا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَلْحَمَۃُ الْعُظْمٰی فَتْحُ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَۃِ اَشْہُرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے اُسی معاذؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنگ بڑی و فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے مین ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ع مراد بڑی جنگ کہا بعضون نے وہ ہے کہ تیسرون کے جاویںگے باپ کے پاس کی اولاد اور نہین پائینگے سو مین سے مگر ایک جیسے کہ اوپر گذرا اگر ظاہر ترجمہ ہے کہ مراد اس شہر کی ہے کہ فتح ہوگا بسبب عظمت اسماء الٰہی کی جیسے کہ حدیث ابی ہریرہؓ کی مین گذرا اور سات مہینون مین ہونا ان چیزون کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانون کے طرف دونون شہرونکے اور ظہور دجال کی ورای پر یا باعتبار فتح اُن دونون کے پس دجال پیچھے دیگا اُنکے بغیر تراخی کے درمیان

ف ع یعنی متصل آواز ف ع یعنی بڑی جنگ ف ع فتح ف ع تخصیص بعد تعمیم ف ع یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی ف ع یعنی جلدی ف ع یعنی غنیمت وغیرہ ف ع یعنی بڑی جنگ ف ع یعنی فتح ف ع یعنی متصل

اُن دونوں کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْمَلْحَمَۃِ وَفَتْحِ الْمَدِیْنَۃِ سِتُّ سِنِیْنَ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی السَّابِعَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیان اُس جنگ بڑی کے اور فتح ہونے شہر مذکور کے یعنی قسطنطنیہ کے چھ برس ہیں اور نکلے گا دجال ساتویں برس میں **ف** حدیث میں اور پہلی حدیث میں اختلاف فاحش ہے ولیکن یہ حدیث صحیح ہے جیسے کہ کہا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے **ف** ع اور حدیث سابق کی اسناد میں کلام ہے اور بعضے راوی اُسکے مجروح و مطعون ہیں اور اسمیں دلالت ہے کہ تعارض ثابت ہے اور جمع متمنع اور صحیح تر ہی مرجح ہے اور حاصل یہ کہ درمیان ملحمہ عظمیٰ اور درمیان خروج دجال کے ہونا سات برس کا صحیح تر ہے ہونے سات مہینے کے سے **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ یُوْشِکُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یُّحَاصَرُوْا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَبْعَدَ مَصَالِحِھِمْ سَلَاحُھُمْ وَسَلَاحُھُمْ قَرِیْبٌ مِّنْ خَیْبَرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا قریب ہیں مسلمان یہ کہ گھیرے جاویں گے مدینہ طیبہ میں **ف** ع یعنی دشمن گھیرینگے اُنکو یا بھاگیں مسلمان کفار سے اور جمع ہونگے درمیان مدینہ اور سلاح کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کے یا بعضے اُنکے داخل ہونگے مدینے کے اندر اور بعضے ثابت رہینگے گرد اُسکے نگہبانی کے لیے اور یہ معنی ظاہر ہیں واسطے قول حضرتؐ کے تب یہاتک کہ ہوگا دور تر ہیں سرحدوں انکی کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ع کہ چند منزل ہے مدینے سے اور یہ تفسیر راوی نے کی ہے اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی ضبط کیا ہے اُسکو ساتھ رفع کے پیش سے بنابرا سکے کہ اسم مؤخر ہے اور بغیر لفظ البعد ہے اور ایک نسخے میں ساتھ رفع اُسکے کے تنوین سے اور اور نسخے میں ساتھ نصب کے ہے **وَعَنْ** ذِیْ مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِکُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ فَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی اَسْلِحَتِھِمْ فَیَقْتَتِلُوْنَ فَیُکْرِمُ اللّٰہُ تِلْکَ الْعِصَابَۃَ بِالشَّھَادَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ خادم ہے حضرتؐ کا اور صحیح انجانی کا کہا کہ سُنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے تھے تم اے مسلمانو روم سے صلح با امن کرو گے تم اے مسلمانو روم سے صلح با امن کر طرفین غدر اور فتنے سے نڈر ہونگے پس جنگ کروگے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوا تمھارے ہیں پس نصرت کیے جاؤ گے تم یعنی مدد کریگا تمھاری اللہ تعالیٰ اُپر اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہوگے یعنی زخمی ہو نہیں اور مارے جانیسے پھر پھروگے یعنی دشمنوں کے پاس یہاں تک کہ اُتروگے تم اور اہل روم ایک سبزی کی جگہ کہ ٹیلے ہونگے اُسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا **ف** ع مراد اہل نصرانیت سے روم ہیں اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تھے چلیپا ایک لکڑی مربع ہے کہ گمان کرتے ہیں نصرانی کہ عیسیٰ سولی دیے گئے ہیں اُپر لکڑی۔ کہ کہی اس صورت کی تب پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب آئی ہم بسبب کہنے چلیپا کے پس غصہ ہوگا ایک شخص مسلمانوں میں سے **ف** یعنی بسبب اُسکے کہ نسبت کی علو کی خیر اسلام کی طرف تب توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس دیکھ اس قصے کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لیے اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس عبارت کو پس وڑین گے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنے کے پس لڑینگے مسلمان اُنسے پس رگی دیگا اللہ تعالیٰ اُس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُکُوا الْحَبَشَۃَ مَا تَرَکُوْکُمْ فَاِنَّہٗ لَا یَسْتَخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ اِلَّا ذُوا السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑو تم حبشیوں کو اور تعرض نکرو اُنسے جبتک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تمسے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبے کا گنج مگر ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشیوں میں سے نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف ع یعنی وہ ابرہہ حبشہ کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہے اور سویقہ تصغیر ساق کی ہے یعنی پنڈلی کے اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور

بار یک ہوتی ہیں اور مراد گنج سیم گنج ہی مدفون نیچے کیے کے کہا بعضون نے کہ مخلوق ہی اُسمین اور بعضون نے کہا مراد ہے وہ مال کہ بطور نذر کے آتا ہی اُسکو خادم وہان کے جمع کرتے ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ خراب کریگا کعبے کو صاحب وجھوٹی پنڈلیون کا حبشہ مین سے اور نہین معارض ہے یہ قول اللہ تعالی کے کہ جَعَلْنَاهُ اٰمِنًا اسلیے کہ یہ قریب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہین رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے گردانا ہے اُس کو حرم باامن باعتبار غالب احوال کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اُسپر قضیہ ابن الزُّبیر کا اور واسطہ کا اور مانند اُنکے کا یا اور احرم باامن گردانے سے یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا یہ کہ وہ امن مین رکھین لوگون کو اور نہ تعرض کرین کسی سے اُسمین چنانچہ آیا ہے کہ مُبیح نہ قتیبہ کا قراسطہ مین سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنی قتل کرنے لوگونکے سے اور خراب کرنے شہرون کے سے کہا اُسنے کہ کہان ہے کلام اللہ کا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ امن دو اُسکو کہ داخل ہو اُسمین اور نہ تعرض کرو اُسکے اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کے وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْعُوا الْحَبَشَةَ مَادَعَوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہوا ایک شخص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابیونمین سے ہے کہا چھوڑو تم حبشیونکو جب تک کہ چھوڑدین وہ تمکو اور چھوڑو تم ترکون کو جب تک کہ چھوڑین وہ تمکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح اگر کہین کہ قرآن شریف مین حکم ہے قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً علی العموم فرمایا ہے کہ مشرکونسے قتال کرو جہان ہون حضرتؐ نے یہ کیون فرمایا کہ اُنکو چھوڑے رکھو جواب اسکا یہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج ہین اسلیے کہ شہر اُنکے بعید ہین اُنکے شہرونمین اور اسلام کے شہرونمین دشت وبیابان بہت ہین جب تک کہ وہ تعرض نکرین اور اسلام کے شہرون پر نہ آوین تعرض اُنسے کرنا نہ چاہیے ای پر اگر وہ سبقت کرین اور اسلام کے شہرونمین ساتھ قہر اور غلبے کے آوین وقت ہوگا قتال نکایا کہین کہ آیت ناسخ اسحدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدا سے اسلام مین تھا بسبب ضعف اسلام کے اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ اسلمیؓ سے اُسنے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث کہ وہ یہ حدیث ہے لمبے گی تمسے قوم چھوٹی آنکھون والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر راوی سے ہے کہ وہ مجاہی ہے یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانکوگے تم اُنکو تین بار یعنی ہونگے وہ مغلوب ومقہور بھاگنے والے کہ تم اُنکو بھگاؤگے یہان تک کہ پونچاؤگے اُنکو جزیرۂ عرب مین ف ع کہا بعضون نے کہ یہ نام ہے عرب کے شہرونکا اسلیے کہ گھیرے ہوئے ہین اُنکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ وفرات اور کہا مالک نے کہ وہ حجاز ہے اور یمامہ اور یمن ت پس ای پر پہلے ہانکنے مین نجات پاوینگے وہ شخص کہ بھاگے ترکونمین سے اور ای پر دوسرے ہانکنے مین نجات پاوینگے بعضے اور ہلاک ہونگے بعضے اور ای پر تیسرے ہانکنے مین سب کاٹے جاوینگے اور جڑ سے اُکھاڑے جاوینگے یا مانند اُسکے فرمایا حضرتؐ نے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ح یہ لفظ اُسکا جگہ کہنے مین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتے ہین اور لفظ اُسکے خاص یاد نہین ہوتے اور اسمین نہایت ورع ہے راوی کا وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِفَلَاةٍ يُسَمُّوْنَهَا الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهٗ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ مَسَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَفَّ بَنُوْهُ وَنَضَبَ مَاؤُهٗ وَصَارَ الْاَعْيُنُ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتْرُكُ اَهْلُهَا لَكَ فَرِيْقٌ وَّفَرِيْقٌ يَّاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ بِالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفَرِيْقٌ يَّاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفَرِيْقٌ يَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَدَّاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہوا ابی بکرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُتریگے لوگ میری امت مین سے زمین پست مین سے نام رکھینگے اُسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتھ زبر ب اور زیر اُسکے کے اور جزم صاد کے اور زبر اُسکے کے اور زیر بھی آئی ہے ت نزدیک ایک نہر کے کہ کہا جاویگا

اُسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتھ زبر اور زیر دال کے نہر بغداد کی ت ہوگا اُسپول بہت ہونگے اہل بصرہ کے اور ہوگا وہ شہر مسلمانون کے شہرونمین سے جلبی نے حاشیہ شفا مین لکھا ہے کہ بصرہ مثلثہ الباء ہے اور زہر فصیح تر ہے بنایا ہے اُسکو عتبہ بن غزوان نے بیچ خلافت عمرؓ کے اور اسمین بُت بستی کبھی نہین ہوئی اور اس قضیے مین جو حدیث مین جریج مذکور ہی نام بصرہ کا ہے اور علمانے کہا ہے کہ مراد اُس سے بغداد ہے اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہے نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس ہیئت پر کہ اب ہے نہ بنا تھا بلکہ قریے تھے متعدد متفرق مضافات بصرہ سے اور منسوب اُسکی طرف اور آنحضرتؐ نے ازراہ معجزے کے خبر دی اُسکے بننے کی اسلیے فرمایا ساتھ لفظ استقبال کے کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانون کے شہرونمین سے اور بہت ہونگے رہنے والے اُسکے اور یہی ہے کہ ترک بصرہ مین واسطے لڑنے مارنیکے اس کیفیت مخصوص سے کہ مذکور ہوئی نہین آئے اور اہل تواریخ نے اسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آذربائیجان جیسے کہ معروف و مشہور ہے پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہے کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کے شہر قدیم ہے کہ قریے اور مواضع کہ بغداد اُنمین بنا ہے منسوب اُسکی طرف تھے اور بصرہ ایک موضع ہے باہر بغداد کے قریب اُسکے دروازے کہا جاتا ہے اُسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کا ساتھ نام بعض اُسکے کہ بصرہ ہے یا بحذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسے کہ کلام پاک اللہ تعالی کے مین ہے وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ بعضے شخص میری امت مین سے اُتریںگے نزدیک دجلہ کے اور مقام کرینگے وہان اور رہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کے شہرون سے اور وہ بغداد ہے اور مصار جو کہا اشارہ کیا اُس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑے شہر کو کہتے ہین بغداد اُسکے مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہے ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانے مین آوینگے اُس شہر والون سے لڑنیکے لیے بیٹے قنطورا کے ف ح یعنی قنطورا ترک اور قنطورا ساتھ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کے ساتھ الف مقصورہ کے اور کبھی ساتھ ممدودہ کے بھی آتا ہے نام ہے پدر کلان ترک کا کہ سب ترک اُسکی اولاد سے ہین ت کہ مُنہ اُنکے چپٹے ہونگے اور آنکھین چھوٹی یہان تک اُتریںگے اُس نہر کے کنارے پر پس متفرق ہونگے اُس شہر کے لوگ تین فرقے ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی دمونمین اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگے قتال سے اور مشغول ہونگے زراعت مین اور تلاش کرینگے بیلون کو کھیتی کے لیے واسطے خلاصی پانے کے ہلاک سے بسبب اس عمل کے یا لاوینگے اپنے اہل و عیال و مال و متاع کو اور چلے جینگے جنگل کو تا اُنکے شر سے نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہ فرقہ ف ح اور اُن کے شر سے بسبب اس حیلے کے نجات نہین پا سکینگے اسلیے کہ آگ شر کو نکے فتنے کی ایسی نہین بجھڑکے گی کہ اس حیلے سے بجھا سکین ت اور ایک فرقہ طلب کریگا امان بنی قنطورا سے واسطے جانون اپنی کے اور ہلاک ہونگے ف ع یعنی اُنکے ہاتھون سے اور شاید کہ مراد اس فرقے سے مستعصم باللہ خلیفہ اور ہمراہی اُسکے مسلمان ہین کہ طلب کی اُنھون نے امان اپنے لیے اور اہل بغداد کے لیے اور ہلاک ہوئے اُنکے ہاتھون سے مگر الا اُنھون نے اُنکو کسی کو باقی نہین چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تھا قریہ حضرتؐ کے عہد مین بصرہ کے قریونمین سے ازراہ اطلاق کرنے اسم جزء کے کُل پر تو واقعہ ہو چکا جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہین سُنا گیا ہے کہ کفار اُترین ہون اُسمین کبھی قتال کے لیے ت اور ایک فرقہ گرداندینگا اپنی اولاد و عورتون کو پیچھے پشتون اپنی کے ف ح یعنی تغافل کرینگے اُنسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا اُنسے یا اپنے پیچھے لے لیوینگے اور ہمراہ لیجاوینگے ت اور لڑینگے ترکون سے اور مارے جاوینگے اکثر اُنکے اور وہ ہونگے شہید نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع حقیقی کامل شہادت مین کہ پہنچے طوفان ایسے فتنے کے مرتبہ کی باندھی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگے ترک سے پہلے غالب ہونے اُن کے سے اہل اسلام پر پس شہید ہونگے اور نجات پاوینگے اُنمین سے تھوڑے کذا ذکر الاشرف اور کہا غیر اُنکے نے کہ یہ حضرتؐ کے معجزات مین سے ہے اسلیے کہ یہ واقع ہوا جیسے کہ خبر دی تھی حضرتؐ نے اور ہوا یہ واقع بیچ صفر کے سنہ چھ سو چھپن مین اور یہ قضیہ اشارہ ہے طرف پیدا ہونے

بلا کسے اور آگ نکلنے کی یا اور قتل کی اور طرف جلا دینے بلاد اسلام کے اور لگنے اُس آگ کے اور بلند ہونے شعلۂ اُسکے کے تھوڑی مدت میں اور جلانے اُسکے کے عالم کو اور یہ ایک قضیہ ہے کہ زبان تحریر و تقریر کی اُسکے بیان سے عاجز و قاصر ہے اور کہا ہے علما نے کہ ابتدا سے آبادی ربع مسکون کی سے شامل اس واقعہ کے اس کیفیت سے واقع نہیں ہوا کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قضیہ تواریخ کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ یُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْھَا یُقَالُ لَہُ الْبَصْرَۃُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِھَا اَوْ دَخَلْتَھَا فَاِیَّاکَ وَسِبَاخَھَا وَکَلَاءَ مَاءَ تَحْیِیْھَا وَسُوْقَھَا وَبَابَ اُمَرَاءِ کُمَا وَعَلَیْکَ بِضَوَاحِیْھَا فَاِنَّہُ یَکُوْنُ بِھَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ یَبِیْتُوْنَ وَیُصْبِحُوْنَ قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ رَوَاہُ اور روایت ہو انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق لوگ بنائینگے شہر اور تحقیق ایک شہر اُن شہروں میں سے ہوگا کہ کہا جاوے گا اسکو بصرہ پس اگر گذری تو اُسپر یا داخل ہو وے تو اس میں پس دور رکھ تو اپنے تئیں اُسکے اُن مواضع سے کہ زمین شور رکھتے ہیں اور دور رکھ اپنے تئیں اُس موضع سے کہ نام اُسکا کلاء اور اُسکی کھجور نسی اور اُسکے بازار سے اور اُسکے بادشاہ اور امیر ونکے دروازوں سے اور لازم پکڑ تو اُسکے کناروں کو کہ نام اُسکا ضواحی ہے **ف** عرج ضواحی جمع ضاحیۃ ہے بمعنی کنارۂ زمین کے کنظاہر اور کھلی ہوا آفتاب میں اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہے اُسمیں اور بعضوں نے کہا مراد اُس سے پہاڑ اُسکے ہیں اور یہ امر ہے گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کائنات پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا ان جگہوں میں منع کیا گیا وہانکے جانیسے دھسنا جانا زمین میں اور تھپھر سنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی اُن جگہوں میں ایک قوم کہ شام کرینگے اچھے بھلے اور صبح کرینگے سوا لمین کہ بدل جاوینگے بصورت بندروں اور سنور ونکے **ف** عرج یعنی جو اُن کے بندر ہو جاوینگے اور بڈھے سور اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسخ اس امت میں بھی جائز الوقوع ہے اسلیے اگر جائز نہ ہوتا تو دراز اور بچانا اُس سے ذکر نہ کرتا اور بلا شبہ حدیثوں میں واقع ہوا ہے وعید اُس سے جو حق فرقہ تحدیہ کے اور اسی سبب سے کہا ہے بعضے شارحین نے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ زبان نہیں رہیگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگے اس امت میں تقدیر کے جھٹلانیوالو نپر لفظ کا جو اوپر ہے حدیث میں ساتھ زیر کاف اور تشدید لام کے ساتھ مدکی ہے اور بروزن کتان کے نام ایک جگہ کا ہے بصرہ میں کہا ایک شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہے کہ وہاں کشتی بندھتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ ہے جانوروں کی ہے اور تائید کرتا ہے اسکی وہ کہ بعضے نسخوں میں ساتھ تخفیف و قصر کے ہے بمعنی گھاس کہ چرنا غیر قسطلانی جمال الدین میں اسطرح ہے کہ ان جگہوں میں خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت انکی کے اور کھجوروں میں بسبب حجز و تنگ کے اُنمیں اور بازاروں میں بسبب نے خلقت کے یا کثرت لغو کے یا فساد عقود کی اور بادشاہوں وغیرہ کے دروازوں میں بسبب کثرت ظلم کے اور مشکوٰۃ کے اصل نسخہ میں بحذف لفظ راوہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے بسبب ناسخ نے مؤلف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابو داؤد ومن طریق لم اجزم بھا الراوی بل قال لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس عن النبی صلی اللہ یعنی نقل کی یہ حدیث ابو داؤد نے ایسے طریق سے کہ جزم نہیں کیا ابو داؤد نے اُس طریق میں راوی کو بلکہ کہا نہیں جانتا میں اُسکو یہ اشارہ ہے ایک راوی کی طرف کہ داخل اس سناد میں ہے مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسیٰ بن انس سے سنا انس بن مالک سے پس اسطرح کہ سناد دلالت کرتا ہے ابہام اور شبہ پر اور یہ موسیٰ بن انس مالک انصاری قاضی بصرے کے ہیں اور تابعین سے ہیں **وَعَنْ** صَالِحِ بْنِ دِرْھَمٍ یَقُوْلُ انْطَلَقْنَا حَاجِّیْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِنِّیْ بِاِیْلِیَاءَ قَرْیَۃٌ یُقَالُ لَھَا اُبُلَّۃُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ یَضْمَنْ لِیْ مِنْکُمْ اَنْ یُّصَلِّیَ لِیْ فِیْ مَسْجِدِ الْعِشَارِ رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَیَقُوْلُ ھٰذَا لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعِشَارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُھَدَاءَ لَا یَقُوْمُ مَعَ شُھَدَاءِ بَدْرٍ غَیْرُھُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ ھٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا یَلِی الْفُرَاتَ اور روایت ہو صالح بن دینار تابعی سے کہتے تھے گئے ہم حج کرنے کو بصرہ سے کہ پس گمان وہاں ایک شخص کھڑا تھا یعنی ابو ہریرہؓ پس کہا انھوں نے واسطے ہمارے کہ کیا تمہارے شہر کے ایک جانب میں ایک بستی ہے کہ کہا جاتا ہے اُس کو ابلہ فرح ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور تب کے اور تشدید لام کے نام ایک قریہ کا ہے مشہور قریب بصرہ کے تم کہا ہمنے ہاں ہے گی کہا اُس شخص نے کون ہے کہ ذمہ لے اور متکفل ہو واسطے میرے تم میں سے کہ نماز پڑھے واسطے میرے یعنی میری نیت سے مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت

لائبریری
[illegible]

اور کہ یہ نماز یعنی ثواب مسکا واسطے ابی ہریرہؓ کے ہے ف ح عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کے نام ہے مسجد کا کہ ابلہ میں ہے اُمیین واسطے برکت حاصل کرنیکے نماز پڑھتے ہیں ت سُنا میں نے دوست جانی اپنے سے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل اُٹھاوے گا مسجد عشار سے دن قیامت کے شہید نہیں اُٹھیں گے یعنی قبر وسے یا مرتبے میں ساتھ شہیدوں بدر کے غیر اُنکے ف ع ح اور یہ بڑی تعریف ہے اُس جماعت کی کہ بدر کے شہیدوں کے برابر ہیں اور یہ نہیں معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدوں میں سے ہونگے یا اگلی اُمتوں میں سے پس جب یہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکھتی ہے تو نماز ادا کرنی اسمیں فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانوں میں اور عبادت دین کی کرنی اُنمیں فضیلت عظیم رکھتی ہے اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسی کو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہے اور پہونچتا ہے اور اکثر علما اسپر ہیں اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہے ت نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ مسجد اُس جانب ہے کہ متصل نہر کے یعنی نہر فرات کے کہ بصرہ کی ہے **وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ فَضْلِ الدُّعَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ فَضْلِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى** اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ابی درداؓ کی کہ سرا اُسکا یہ ہیں فسطاط المسلمین جو بانبے کریں اہو شام کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** شقیق **عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ** کُنَّا **عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ** اَيُّكُمْ **يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ** اَنَا **اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ وَقَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ** متفق علیہ روایت ہے بیشک سے نقل کی حذیفہؓ سے کہا تھے ہم نزدیک عمرؓ کے پس کہا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ در باب فتنے کے فرمائی ہے پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسے کہ فرمائی حضرتؐ نے یعنی بعینہ بے زیادتی اور نقصان کے کہا عمرؓ نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے بیچ روایت حدیث کے کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اُسکی ف ح چونکہ حذیفہؓ نے صحابہؓ کے درمیان سانہ حضرت عمرؓ کے دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہوں جسطرح حضرتؐ نے فرمائی ناگاہ ہوئی بات کہی حضرت عمرؓ کو اور فرمایا تو عجب نڈر ہے جرأت کی تو نے اُوپر کہنے کہ نہیں جانتا میں اور نہ یاد تیرے اور تو دعوی کرتا ہے کہ مجھکو بعینہ یاد ہے کہ کیا فرمایا تھا آنحضرتؐ نے اور ہوسکتا ہے کہ یہ تحسین اور تائید ہو حذیفہؓ کی بیچ حفظ و ضبط کے یعنی جانتا ہوں میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کے آنحضرتؐ سے حالانکہ وقتے کا کہ بہت پوچھنا تھا البتہ تجھکو علم ہوگا اُسکا کہ کیونکر ہے ت کہا حذیفہؓ نے کہ کہا میں نے سُنا ہوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمائش مرد کی اُسکے اہل و عیال میں ہو اور اُسکے مال میں اور اُسکے نفس میں اور اُسکے فرزند و غیرہ اور اُسکے ہمسائے میں ف ح یعنی مرد مبتلا ہے اُنکی رعایت حقوق میں اور اُسکے ادا کرنے میں جیسا کہ چاہیے اور اسمیں تقصیر کرتا ہے اور برخلاف فرمودہ کے چلتا ہے اور اُنکی تقریب سے مرتکب نہیات کا ہوتا ہے اور اُس سے محنت و ایذا اُٹھاتا ہے اور رنج و تعب میں پڑتا ہے پس لائق ہے یہ کہ کفارہ کرے اُنکا ساتھ حسنات کے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ فرمایا حضرتؐ نے ساتھ قول اپنے کے ت جھاڑتے ہیں اُس فتنے کو اور تقصیرات کو کہ اُنکے سبب سے کرتا ہے روزے اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہے پس کہا عمرؓ نے کہ نہیں مراد رکھتا میں یہ ف ح حضرت عمرؓ نے جب پوچھا کہ کہ کون تم میں سے یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرتؐ کی در باب فتنے کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک یہ کہ مراد فتنے سے امتحان و آزمائش ہو یا عتبار اولاد وغیرہ کے

جیسے کہ بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ الآیۃ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اُس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمرؓ کا دوسری شق سے اور حذیفہؓ نے اول شق بیان کی پس اِسپر فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ مین پھر اِنمین سے نہین سکھتا اس سوال مین ت نہین مراد رکھتا مین اِس فتنے سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہے مانند موج دریا کے ف ح یعنی مراد میری فتنے سے قتل وقتال اور لڑائیان ہین کہ گھیرلین اور شائع ہو شر و محنت اُنکی لوگونمین ت کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مین نے عمرؓ سے کہ تمھین کیا کام ہے اُس فتنے سے اے امیرالمؤمنین یعنی تمکو اُس سے غم نہین ہے اور شر اُسکی تمکو نہین پونچے گی اور تم اُسکو نہین پانیکے تحقیق درمیان تمھارے اور درمیان اُس فتنے کے ایک دروازہ ہے بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہو حضرت عمرؓ کے وجود سے جیسے کہ اخیر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک وجود تمھارا اور درمیان مین ہے وہ فتنہ راہ نہین پانیگا اور جب تم اُنمین سے اُٹھ جاؤگے وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا کہا عمرؓ نے بطریق استفہام کے کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اُس سے آویگا یعنی بسبب شدت و سختی اُسکی کے اور یا کھولا جاویگا ف ع یعنی بسبب نرمی اُسکی کے فرق ہے درمیان ٹوٹنے دروازے کے اور کھلنے کے جب ٹوٹ جاتا ہے تو راہ کھلجاتی ہے کوئی بند نہین کرسکتا اور بعد کھلنے کے بند کرنا ممکن ہے اور یہ مثال ہو کہ مشابہت دی فتنے کو ساتھ گھر کے کہ مقابل ہے اِسکے گھر کے اور عمرؓ کی حیات کو ساتھ دروازے بند کے اور اُنکی موت کو ساتھ کھلنے دروازے کے پھر کہا یہ کیا ساتھ توڑنیکی قتل کے اور ساتھ کھلنے کے موت کے یعنی جب عمرؓ سمجھے کہ دروازہ کنایہ ہے اُنکے وجود سے اور وہ یہانسے اُٹھنے والا ہے پوچھا کہ ساتھ قتل کے ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہؓ نے کہ کہا مین نے نہین کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووے اور پھر بند کرنا اُسکا ممکن نہو کہا عمرؓ نے کہ یہ یعنی دروازہ کیجسکے وصف یہ ہے کہ توڑا جاویگا اور کھولا نہ جاویگا لائق تر ہے یہ کہ نہ بند کیا جاوے کبھی کہا شقیق نے پس کہا ہمنے واسطے حذیفہؓ کے کہ کیا تھے عمرؓ جانتے کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہؓ نے ہان جانتے تھے عمرؓ اُسکو جیسا کہ جانتے تھے کہ تحقیق ورے کل کی رات ہو ف ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتے تھے جیسے کہ کل نہین ہوتی مگر پیچھے رات کے اور سوال جو کیا واسطے تحقیق حال کے کیات تحقیق مین نے بیان کی اُسے حدیث کہ نہین اسمین غلطیان ہیں کہا شقیق نے پس ڈورے ہم اس سے کہ پوچھین ہم حذیفہؓ کو کہ کون ہے مراد دروازے سے کہا ہمنے مسروق سے کہ حاضر تھے وہان پوچھیے حذیفہؓ سے پس پوچھا مسروق نے حذیفہؓ سے پس کہا حذیفہؓ نے مراد دروازے سے عمرؓ ہین یعنی روکنیوالا فتنہ کا اصحاب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَنَّ قَالَ فَهُمْ اَنْفُسُ طَيِّئَةٍ ثُمَّ قَامَ السَّاعَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا اُسنے فہم قسط یعنی قریب ہے قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان علامتون قیامت کے ف ح شرط ساتھ جزم کے ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کے وابستہ کرنا جیسے کہ یمین اگر ایسا ہو تو ایسا ہووے اور اُسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ زبر کے علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اُسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنے نشانیون قیامت کے ہی اور ساعت کہتے ہین ایک جزو کو اجزاے شب و روز سے اور بمعنی وقت حاضر کے بھی آتی ہے قیامت کو یا برپا ہونے اُسکے کو ساعت کہتے ہین اسلیے کہ جب آنا اُسکا مبہم ہے اسی ساعت مین ہونا اُسکا محتمل اوقات منتظر ہے اور علمانے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹے امور کے کہ واقع ہون پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہون اُنکے لوگ گانا نند جننے لونڈی کے مالک اپنے کو اور فخر کرنیکے بیچ بنانے اونچے اونچے مکانون کے اور کثرت جہل و زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردونکے اور کثرت عورتونکے اور ضائع کرنے امانت کے اور کثرت لوائیون اور فتنونکے اور مانند اُنکے کہ اس باب مین مذکور ہین و جہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کے یہ ہے کہ بڑی علامتین کہ متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اوپر کہتے ہین عالم کہ شرطانست مین یعنی اول شے اور زوال مال اور چھوٹے مال کے بھی آیا ہے اور باعث لوگونکے انکار کرنیکا اُنسے یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس اُنکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہ چیزین جو علامت ہین مراد یہ ہے کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا اُنکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اُس باب مین امام مہدیؑ کے بھی نکلنے کو ذکر کیا ہے

لہ مقابلہ مراد وقتین سے جیسا وقتین وہ جو اب مدت وہ جو اب ورے سے ونظائر اور جیسے کہ ورود اور بیچ کہ ورود اور بیچ کہ ورود اور بیچ

اور نکلنا انکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہاں بتقریب کرلوائیون اور فتنے کے ہے اور تمہید اس کلام کا باب آیندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **الفصل الاول** فصلی پہلی **عَنْ** سے **قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ** متفق علیہ **وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ** متفق علیہ روایت ہوانس سے کہ کہا اُسنے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیون قیامت کی سے یہ ہی کہ اُٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اُٹھ جانے علماء کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اُنکے کے نزدیک امراء کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا **ف** پھر بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادونکی بیچ بلاد وعباد کے **ت** اور کم ہونگے مرد کہ جسنے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی عورتین **ف ع** کہ جسنے نہین سرانجام پاتے ہین امور ضروری بلکہ ہونا اُنکا باعث ہوتا ہے کثرت غم وہم کا اور حاصل کرنے دینار و درہم کا **ت** یہانتک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتونکے ایک مرد خبرگیری کرنیوالا **ف ع** یہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین ہیویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہے کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پھپھیان اور خالائین اور بیویان فضیرۃ یعنی متعلق ایک مرد کے ہونگی کہ یہ خبرگیران اُنکا ہونگا **ت** اور ایک روایت مین یعنی بجاے یرفع العلم ویکثر الجهل کے یہ عبارت آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح **وَعَنْ** چوتھی **سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ** رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو اُنکے شر سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع مراد جھوٹون سے یا تو وہ ہین کہ مدعی نبوت ہونگے یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گے اور خواہشین فاسدہ اور اپنے اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلے بزرگون کی طرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذالک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذارھم نہین مذکور ہے صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہے بعضی روایتون غیر اُسکی مین اور بعضون نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوٰۃ کے ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فِيْ مَجْلِسٍ اِذْ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ** رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ابوہریرہؓ نے اُسوقت کہ بیٹھے خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضائع کیجاوے امانت پس منتظر رہ قیامت کا **ف** ح مراد امانت سے باتون تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ** الآیۃ یا حق لوگونکے اور امانتین اُنکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اُسکے وقت کا سوائے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اُسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اُسکے وجود مین آوینگی اور نشانی اُسکے قرب کی ہونگی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اُسکی ضائع کرنا امانت کا ہے کہ امانتین نہین لوگ خیانت کرینگے **ت** کہا اعرابی نے کہ کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح ع مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی تین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردونکے اور اُسکے کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ ہے خلیفہ کے حق مین اور قیاس کرا اسی پر تمام صاحبان امراء و شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند اُنکے سے پس جبکہ کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہے گی اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے اور لفظ وسد

ساتھ میم پیش کے تشدید سین اور تخفیف اوسکے سے وسادہ سے ہو یعنے تکیے کے اوپر کوئی کام سونپا جاتا ہے گویا وہ کام تکیہ اُسکا کیا گیا
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل زکاۃ مالہ فلا یجد
احدا یقبلھا منہ حتی تعود ارض العرب مروجا وانھارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال تبلغ المساکن اھاب او یھاب
اور روایت ہمّاسی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا
ف یہ عطف تفسیر ہے یعنی ہوگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے ماننداسکے تالاب بہت میل کرنے خلق اُسکی طرف یہانتک کہ نکالے گا
شخص زکوۃ کو اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اُسکو اُس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور کم ہونے رغبت کے اُسکی طرف بسبب تشویش حال کے
اور یہان تک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ وبہار اور نہرون والی نقل کی مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہونچے گی عمارت
اور آبادی اہاب یا یہاب تک **ف** ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کے اور زبر تب کے اور یہاب ساتھ فتحہ زیر تی کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زبر ہی کے
اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینے کے اور لفظ او تنویع کے لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گردونواح اُسکے کی ہے اور حضرت شیخ نے
لکھا ہے کہ اہاب ساتھ زبر ہمزہ کے بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہو چند کوس مدینے سے اور لفظ اہاب کو ساتھ زبر کے
بھی پڑھا ہو **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ
قال یکون فی اٰخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا اخیر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا
اور جمع نہین کرنیکا اُسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کے اور نہ گنے گا اُسکو یعنی بہت دیگا بے شمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا پیچ آخر اُمت
میری کے ایک خلیفہ دیگا مال یون بھر بھر کر اور نہ گنے گا اوسکو گنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت اموال وغنائم اور فتوحات کے اور سخاوت
نفس اپنے کے بیشمار یون بھر بھر کر دیگا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب
فمن حضرہ فلا یاخذ منہ شیئا متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کھل جاویگا گنج سونے کے سے
ف ح یعنی پانی فرات کا خشک ہو جائیگا اور اُسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلے گا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے **ت** پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے
کہ نہ لے اُس سے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ لینا اُسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آئندہ مین آتا ہے اور
بعضون نے کہا اسلیے نہ لے کہ لینا اس گنج سے باعتبار خاصیت موجب اُترنے آفات وبلیات کا ہو اور وہ ایک نشانی ہے نشانیون قدرت الٰہی سے
اور بعضون نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہے مثل مال قارون کے پس انتفاع اُس سے حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون و
یقول کل رجل منھم لعلی اکون انا الذی انجو رواہ البخاری ومسلم اور روایت ہمّاسی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین
قائم ہوگی قیامت یہان تک کھل جاوے گی فرات پہاڑ سونے کے سے **ف** ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہے اور روایت متعدد ہے پس معنی یہ ہوئے
کہ کھل جاوے گی فرات گنج عظیم کے مقدار پہاڑ کے ہوگا سونے سے اور احتمال یہ ہو کہ ہو یہ غیر اول کے اور ہو پہاڑ کا نام نہی ت لڑینگے لوگ اُسپر
یعنی اُسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے ننانوے اور کہیگا ہر شخص اُنمین سے شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی
یہ مسلم نے **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤن گا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگے اور مارے جاوینگے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نفی الارض فلا ذکر بھا امثال الاسطوان من الذھب یاتیھم القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم ۔ روایت ہی اسی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالدے گی زمین اپنے کے ف ح یعنی گنج مدفون اور اقالید اسطوانہ زبرجد کے جمع فلذہ کی ہے ساتھ اور زبرجد کے اور ذال کے آخر مین یعنی ٹکڑے کٹے ہوے کے طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتھ زیر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ تے کے ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کے اسلیے کہ وہ خلاصہ زمین کے ہین جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور محبوب تر مین جیسے کہ جگر محبوب تر ہی اُن چیزون سے کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہ ہین کہ ظاہر کرے گی اور نکالدالے گی زمین خزانون وغیرہ کو اپنے پیٹ مین سے طرف پیٹھ اپنی کے ت مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مارڈالا ہوگا اُسنے لوگون کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب نے اُسکے کے قتل کیا مجھ کو لوگون کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا یعنی باز رکھنے والا سلوک احسان کا اپنون سے پس کہیگا واسطے اسی مال کے کاٹا مین نے حق ناتے دارون اپنے کا اور آویگا جو پس کہیگا بیچ مانند اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا ف یعنی یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اُسکی کے یہ گناہ کیے مین نے اور یہ محنتین دیکھیں مین نے اور اب کچھ کام نہین آتا اور حاجت اُسکی نہین رکھتے ہم ت پھر چھوڑ دینگے اُس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہین لینے کے اُس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی اسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹے گا اُسپر اور کہیگا ای کاش کے ہوتا مین جگہ اس قبر والے کی اور نہین اُسکو یہ دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف ح اس عبارت کے دو معنی کہے ہین علمانے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہی اور دین بمعنی عادت کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹے گا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اُسکی عادت لی اور نہین ہوگی باعث اُسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کر گرفتار اُسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اُسکے یہ ہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب امر اور فتنے کے کہ پونچا ہوا اسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پونچی ہوگی اور ہوسکتا ہے کہ معنی یہ ہون کہ اُسوقت مین کہ لوٹے گا قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچھ دین مین سے اُسکے ساتھ نہ رہا ہوگا اور دین بسبب فتنے اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نہ رہا ہوگا اُسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری متفق علیہ ۔ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے روشن کردے گی گردنین اونٹون کی بصرے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح بصری ساتھ پیش ب اور جزم صاد کے شہر ہے شہرون شام سے اُسمین اور شق مین مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکہ اور مدینہ اور گرد و نواح اُنکے کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پونچے ہین اور غالب ظہور اُسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات کے اُس شہر والونکو اُسکی آفت سے بچایا اور ظہور اُسکا سنہ چھ سو چھپاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الآخری سے روز اتوار تیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون روز ہوے اور پونچا اُسکا جانب حجاز سے تھا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اُسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت دیو نکی ہے کہ اُسکو کھینچتے ہین جس پہاڑ پر کہ پونچی تھی خاک کردیتی تھی اور مانند شیشے کے پگھلا دیتی تھی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اُسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پونچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اُس سے

طرف مدینے کے آتی تھی اور لکھا ہے علمانے کہ اُس آگ کی روشنی اطراف اُن جنگلو مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینے کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ اُنکا تون کو اُسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب و چاند کی اُن ایام مین مبطل و مدھم ہوگئی تھی اور بعضے اہل مکہ نے روشنی اُس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکھی و عجائب احوال اُس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اُس سے کچھ اثر و آسیب پہونچتا تھا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر بڑا تھا کہ آدھا اُسکا داخل حرم مدینے مین تھا اور آدھا خارج خانج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچی تو بجھ گئی پس مدینہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور صدقہ دینا اور آزاد کرنا بردہ کا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار تعالے نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اُس شہر عظیم کو اُس آفت سے نجات دی اور اُسی سال مین وقائع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوے اور بیچ اول سال دوسرے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنے کی بھڑکی جیسے کہ گذرا بیان اُسکا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکے گی لوگونکو مشرق سے طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح مراد یہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کے اُنمین اول یہ ہوگی الا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اُسکا گذرا پہلے اس آگ سے تھی پس یہ پہلے کیونکر ہوا واللہ علم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنَ السَّنَۃُ کَالشَّہْرِ وَالشَّہْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَتَکُوْنَ الْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنَ الْیَوْمُ کَالسَّاعَۃِ وَتَکُوْنَ السَّاعَۃُ کَالْحُرْمَۃِ بِالنَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قریب ایک دوسرے کے ہونگے اور جلدی گذرینگے اجزا زمانے کے تفسیر اسکی یہ ہے بیچ گا برس مانند مہینے کے **ف** ع یعنی برکت زمانے کی کم ہوجائے گی اور فائدہ اُسکا جاتا رہے گا یا یہ کہ لوگ ببب کثرت فکرون اور مشغول ہونے دلون کے بڑے بڑے فتنون مین اور اُترنے شدائد اور محنتونکے نہین جانینگے کہ کیونکر گذر گئے رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کے زمانہ مین **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتے کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنی ساعت عرفیہ نجومیکی کہ ایک گھنٹہ ہے اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلۂ آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جب آگ بھڑکتی ہے شعلہ اُٹھکر جلدی سے بیٹھ جاتا ہے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَوَالَۃَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰی اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَیْئًا وَعَرَفَ الْجَہْدَ فِیْ وُجُوْہِنَا فَقَامَ فِیْنَا فَقَالَ اَللّٰہُمَّ لَا تَکِلْہُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفَ عَنْہُمْ وَلَا تَکِلْہُمْ اِلٰی اَنْفُسِہِمْ فَیَعْجِزُوْا عَنْہَا وَلَا تَکِلْہُمْ اِلَی النَّاسِ فَیَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْہِمْ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ ثُمَّ قَالَ یَا ابْنَ حَوَالَۃَ اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَۃَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ قَدْ دَنَتْ زَلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ یَدَیَّ ہٰذِہٖ اِلٰی رَاْسِکَ اور روایت ہے عبداللہ بن حوالہ سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنیکے لیے تاکہ غنیمت پاوین ہم **ف** ح اور کچھ جنس مال سے حاصل کرین غالبًا وہ قوم محتاج و مشقت مین تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر فقرا کا صریحًا نہ کیا اور غنیمت ہی کے ذکر پر اقتصار کیا پس بھیجا ہمکو اور پر قدمون ہمارے کے یعنی پیادہ پا بھیجا بسبب نہ قدرت ہونیکے سواریون پر پس پھیرے ہم یعنی جہاد سے سالم و بامن پس لائے ہم غنیمت سے کچھ یعنی بھرے نگلین اور پہچانا حضرتؐ نے اثر شدت و محنت کا بیچ چہرون ہمارے کے یعنی پہچانا اثر شدت و الم نہ پانے غنیمت کا اور مراد اثر سے غم اور نجالت اور حیا ہے پس کھڑے ہوے ہم مین یعنی وسطے خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنے کے ہمارے لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اور نہ سونپ کام اُنکے طرف امر میرے کے پس ضعیف ہوؤنگا مین اُسمے **ف** ح ع یعنی نہین اُٹھا سکتے کا بانجھواری و خبر گیری اُنکی کا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انسان پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور عاجز ہے اپنی ہی

نفس کی خبر گیری سے چہ جائے غیر کی اور اسی لیے وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ اور یہ وہی توحید ہے کہ مذکور ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں اور ابن عدی نے کتاب الکامل میں حدیث نقل کی ہے کہ ایاس اور خضر علیہما السلام ملتے ہیں ہر سال موسم میں پس ڈھونڈتا ہے ہر ایک انمیں سے سر اپنے یار کا اور جدا ہوتے ہیں دونوں یہ کلمات کہکر بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَسُوْقُ الْخَیْرَ اِلَّا اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا یَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا اللّٰہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ مَا کَانَ مِنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور ہر گاہ کہ حضرت قرب آلہی رکھتے تھے مقدم کیا انکے کام نوسونپنے کو طرف حضرت کے اول پھر فرمایات اور نہ چھوڑا انکو طرف نفسون انکے کہ کہ عاجز آویگے اپنے نفسون کی مہمات سرانجام کرنیسے اور نہ چھوڑا انکو اور انکے کامون کو طرف لوگون کے اور محتاج نہ کرا انکو انکا کہ اختیار کرینگے اور مقدم رکھینگے لوگونکو اپنی حاجتون کو انکی حاجتونپر ف ع جیسے کہ جبلت بشری اور عادت گرفتارون نفس کی ہے معنی اور حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپا مورانکے میری طرف کہ مین سرانجام وکفایت کرسکتا انکے امور کو اور نہ سونپا نکو انکے نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگے اپنے نفسونکی خبر گیری سے بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون اپنے کے اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکھینگے اپنے نفسونکو اپر پس ضایع کرینگے انکو بلکہ وہ بندے تیرے ہین کہ انسے جو کچھ کہ کرتے ہین آقا اپنے غلامون سے اور ہمین تعلیم وتنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے اُمت کو کہ کام اپنے اللہ ہی کو سونپین اور کسی پر بھروسا نکرین اور نظر رکھین اسیلیے کہ جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر کفایت کرتا ہے وہ امورین اور دنیا اُسکی کو جیسے کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ے کار خود را بخدا باز گذار وکت نمی بینم ازین بہتر کار و کما عبد اللہ بن احمد بن حوالہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے ت پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے حوالہ کے جسوقت کہ دیکھے تو خلافت کو یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اُتری ہے زمین مقدسہ مین یعنی مدینے سے زمین شام میں جیسے کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچے زلزلے ف ع یعنی واقع ہونا اُنکا اور وہ مقدمات زلزلے قیامت کے ہین کہ وہ ایک شی عظیم ہے اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بھی ساتھ قول اپنے کے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بطریقے ف ح بلسلہ ساتھ زیر کے یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کے ت اور نزدیک پہنچے امور بڑے یعنی علامات قیامت سے اور قیامت سدن نزدیک ہوگی لوگونسے اس ہاتھ میرے سطرف سر تیرے ف ح اور وقوع اس حال کا اخیر زمانے مین ہوگا وقت فتح ہونے بیت المقدس کے جیسے کہ حدیث مین گذرا اور اصل نسخے مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور جزری نے یہ عبارت لاحق کی ہے ابو داؤد وہ اسناد حسن رواہ الحاکم فی صحیحہ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ وَعَقَّ اُمَّہٗ وَاَدْنٰی صَدِیْقَہٗ وَاَقْصٰی اَبَاہُ وَظَھَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَۃَ فَاسِقُھُمْ وَکَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَھُمْ وَاُکْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَۃَ شَرِّہٖ وَظَھَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِکَ رِیْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَۃً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰیَاتٍ تَتَابَعُ کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُہٗ فَتَتَابَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پھیرائی جاویگی غنیمتین دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ حکم شرع کے مشترک ہین تمام فازیون مین لینگے اور اپنے تصرف مین لاوینگے اور اپنے درمیان مین بانٹین گے اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اُن سے محروم کرینگے اور لفظ دُوَلًا ساتھ زیر دال اور زبر واو کے جمع دولت کی ہے ساتھ پیش دال اور زبر اُسکے کے یعنی انقلابات نہ اور دست بدست جانیکے اور بعضون نے کہا کہ ساتھ پیش کے اسم ہے سچیز کا کہ اسکو قسم مال سے یعنی غنیمت اور ساتھ زبر کے انتقال حال شدت وسختی سے طرف حالت سرور وتنعم کے ت اور جب پھیرائی جاویگی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگون کے پاس رکھی جاوے گی خیانت کرینگے اور اُسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ کافرون سے لی ہو اور گویا حق اُنکا ہے ت اور پھیرائی جاوے گی

زکوٰۃ تاوان یعنی دنیا زکوٰۃ کا لوگونپر ایسا شاق آویگا کہ گویا از راہ ظلم اور چٹی کے انسے مال لیتے ہین اور جسوقت کہ سیکھا جاوے علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکے اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی پسیچیز ہین کہ حکم کریگی وہ اُسکو اور خواہش کریگی اُسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اُسکے اور خلاف کریگا اپنی مانکے اور ریج دیگا اُسکو

ف ح بے حجت شرعی اور تخصیص مانکی واسطے زیادتی حق اور مشقت اُسکی کے ہے بنسبت باپ کے ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور ہمنشینی کے اور دور رکھے گا اپنے باپ کو اور نہین موانست اور مصاحبت رکھیگا اُس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مین مسجد

ف ع اور یہ ہمارے زمانے مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہے ہمارے بعضے علمانے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہے ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے اُنمین ف ع اور یہ بھی بہت ہی اور ظاہر یہ ہے کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہے والّا نہین خالی ہے کوئی زمانہ مثل ان چیزونسے اور ہوگا تکفل اُمور قوم کا اور رئیس اُنکا ارذل اور بڑا کمینہ اُنکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے شر برائی اُسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگون کو چارہ نہین ہوتا اُسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سے ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکے اور اختلاط کرینگی ساتھ اُنکے گانیوالیان ف یعنی کنچنیان اور دُومنیان اور گانیون وغیرہ اور قینہ ساتھ زیر قاف اور جزم نون کے مقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کے ہے ت اور ظاہر ہونگے باجے یعنی آلات گانیکے کہ جسکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور تنبور اور رباب وغیرہ کے اوپر جاوینگی شراہین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پیے جاوینگے اور لعنت کرینگے اور برا کہین گے پچھلے اس امت کے اگلون کو ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کی خصوصیات سے ہے اگلی امتونمین نہین واقع ہوئی اور یہ علامت ناہکار رافضیونمین ظاہر ہے کہ اُن اگلون کو بُرا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ جھلا خیال تو کرو جنسے اللہ تعالی راضی ہو وے جو اُسے ناراض ہو گیا تقی ہے اور سوا انکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہین انکی مناقب و فضائل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوشش کین اللہ کی راہ مین جیسے کہ چاہیین اور فتح کیے شہر کے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اُنکے حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ اور یہ جماعت لا عنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانے ہین کہ نہین استغفار کیا ہے لعن وطعن ہی پر اُنکے حق مین بلکہ نسبت کی ہے اُنکو کفر کی طرف ہو ام فاسدہ اور اوہام کاسدہ اپنے کے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علیؓ کا تھا حالانکہ یہ باطل ہے ساتھ اجماع اگلے پچھلونکی اور کونسی دلیل ہے اُنکے لیے کتاب و سنت سے کہ ہو نص اور پر خلافت حضرت علیؓ کے پھر جسنے کہ مخالفت کی حضرت علیؓ کی بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے ایام خلافت اُنکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ خطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید اُنہون نے توبہ کر کے یا باقی تخت مشیت کی ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کی ببرکت اگلی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہے ابن عساکر نے علیؓ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کے لیے زلت یعنی لغزش بخشدیگا اُسکو اللہ انکے لیے بسبب سابقہ اُنکی کے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنے کے قسم صغائر و کبائر سے جبکہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنے کے اور شفاعت نبی اپنے کے صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اکابر اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ بازرکھے اُنکو عیب لگانا لوگونکے عیب سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذکر کرو مُوتی اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا حضرتؐ نے جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس رکو زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابوبکرؓ و عمرؓ کی ایمان سے ہے اور بغض کھنا اُن دونون سے کفر ہے اور حب انصار کا ایمان سے ہے اور بغض اُنکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہے اور بغض اُنکا کفر اور جسنے بُرا کہا میرے صحابہؓ کو اُسپر لعنت ہے اللہ کی اور جسنے محافظت کی

میرے حکم کی اُنکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اُسکی دن قیامت کے ت پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون ذکر کی گئی کے ایک ہوا سرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے کے اور زمین دھس جانے کی اور صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کی اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پے در پے یونہین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اُسکا پس گرنے لگین ہم دانے اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن علی** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِھَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ ھٰذِہِ الْخِصَالَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْتَّعَلُّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ قَالَ وَبَدَّ صَدِیْقَہٗ وَجَفَا اَبَاہُ قَالَ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کرے گی اُمت میری پندرہ باتین اُترے گی اُنپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرتؐ نے وہ باتین **ف** کہ مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے اسلیے کہ ذکر کیین ترمذی نے دونون حدیثین پے در پے اور شمار کین بیچ ہر ایک کے اُن دونون مین سے پندرہ پندرہ چیزین وہان **ت** اور ذکر نہ کی یعنی علیؓ نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ کہا حضرت علیؓ نے بجاے ادنی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجاے اقصی ایاہ کے اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجاے **و شربت** الخمور کے اور پی جاوے گی شراب یعنی اس روایت مین ساتھ لفظ واحد کے ہے اور کہا بجاے تعلم لغیر الدین کے اور پہنے جاوینگے ریشمی کپڑے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع اور کہا صاحب مختصر نے کہ یہ بدلے لعن کے ہے اور یہ غیر صحیح ہے اسلیے کہ لعن مذکور ہے حضرت علیؓ کی حدیث مین پس صواب یہ ہے کہ بدلے تعلم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہو جاتے ہین دونون عدد دونون روایتونمین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کلواحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المحتصران المجموع خمسۃ عشر اما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی

وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیْ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْہِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیْ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمَ اَبِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فنا ہوگی دنیا جبتک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے مین سے موافق ہوگا نام اُسکا نام میرے کے **ف** ح ع یعنی اور رسم اُسکی مطابق رسم میری کے ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اُنکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی بسبب اصالت اور شرافت اُنکی کے ہے والا اور حدیثونمین آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کے ہونگے خواہ عرب ہون خواہ عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہان تک کہ مالک ہونگے عرب کے اور اُنکے کہ تابع اُنکے ہین اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عربی ہے **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون ہے کہ کہا آنحضرتؐ نے اگر نہ باقی رہے گا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کردیگا اللہ تعالی اُس روز کو یہان تک کہ بھیجے گا اللہ تعالی اسمین ایک مرد کو میری نسل سے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے **ف** ع یہ شک راوی ہے اور اختلاف ہی اسمین کہ وہ اولاد حسنؓ سے ہونگے یا اولاد حسینؓ سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب حسنی ہونگے اور ماتی جانب حسینی **ت** موافق ہوگا نام اُسکا نام میرے کے اور نام اُسکے باپ کا موافق نام باپ میرے کے **ف** پس ہوگا محمد بن عبداللہ اور اسمین رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہین کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہین اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کے ہین **ت** بھر دینگے سارے روے زمین کو یا زمین عرب کو اور اُسکے متعلقات کو اور مراد اور رہنے والے اُسکے ہین داد و عدل سے **ف** ح معنی قسط و عدل کے نزدیک ہین جیسے کہ معنی ظلم و جور کے چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ مخالف جور کے ہے جو ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اُسکی ہے رکھنا ایک چیز کا غیر محل اُسکے مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہے یا یہ کہ تغایر ہو

لہ وقولہ
اشارۃ الی
شرح السنۃ
للبغوی

ان مین کم اور قسط سے داد دادخواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد دادخواہونکی نہ دینی اور جور برابری حقوق مین نکرنی
واعلم **وعن** ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من عترتی من اولاد فاطمۃ رواہ ابوداود ورواہ ہم ام سلمہؓ سے کہ کہا
اُسنے سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مہدی عترت میری سے ہے اولاد فاطمہؓ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** عترت ساتھ زیر کے
نسل مرد کی اور گروہ اُسکا اور خویشان نزدیک اُسکے کہ وہ گذرگے ہین اور وہ کہ آگے پیدا ہونگے صراح مین ہے کہ عترت خویشان نزدیک مرد کے اور نہایہ مین ہے
کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرتؐ کی اولاد عبدالمطلب کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا نزدیک اہل بیت مین سے یعنی اولاد اُنکی اور بعضون نے کہا کہ قریش سب
عترت ہین اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہے اُنپر زکوٰۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کے قول حضرتؐ کا من اولاد فاطمۃ
تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہؓ سے ہین **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اجلی
الجبہۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد مین سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بھرد یگا زمین کو عدل داد سے جیسے کہ بھری گئی ہے
ظلم وستم سے مالک ہیگا زمین کو سات برس نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہے اوثمان سنین اوتسع سنین وہ شک ہے
راوی سے پس احتمال ہے کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ شہادت بر سکے چنانچہ موید ہے اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہے ابوداؤد کی ام سلمہؓ سے اور احتمال ہے
یہ کہ ہو شکوک ورمحوالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اُسکو اور اکتفا کیا ساتھ یقین کے واعلم **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ المہدی قال
فیجیئ الیہ الرجل فیقول یا محمد یٰ اعطنی اعطنی قال یحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی اور روایت کی ابوسعیدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے پیچ قصہ مہدیؑ کے کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنے عدل داد اسکے کے پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دے مجکو دے مجکو یعنی کچھ اور
تکرار تاکید کے لیے ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پس لب بھر کر دیگا مہدیؑ اُس شخص کے لیے بیچ کپڑے اُسکے کے اسقدر کہ اٹھا سکے وہ اُسکو نقل کی ترمذی
نے **ف** ع یعنی بہت وبے شمار دینگے اُسکو دینار و درہم بسبب دیکھنے حرص اُسکی کے مال پس پس بے پرواہ کر دینگے اُس کو سوال سے اور خلاص
کر دینگے اُسکے نفس کو ملال سے **وعن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج
رجل من اہل المدینۃ ہاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اہل مکۃ فیخرجونہ وہو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ
بعث من الشام فیخسف بہم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اہل العراق فیبایعونہ ثم
ینشا رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیہم بعثا فیظہرون علیہم وذلک بعث کلب والخیبۃ لمن لم یشہد غنیمۃ کلب فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنۃ نبیہم ویلقی الاسلام بجرانہ
فالارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابوداود اور روایت ہے ام سلمہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واقع ہوگا
اختلاف ونزاع یعنی فیمابین اہل حل وعقد کے نزدیک مرنے خلیفہ کے **ف** ع آخر زمانے مین ہوگا اور مراد خلیفہ سے خلیفہ حکمی ہے کہ وہ حکومت سلطانی
ہے **ت** پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے **ف** ع یعنی واسطے مکروہ جاننے لینے منصب امارت کے یا ڈر سے فتنے کے کہ واقع ہوگا اسمین اور مراد
مدینے سے مدینہ مطہرہ ہے یا وہ شہر کہ اسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بھاگنے والا اور جانے والا ہوگا طرف مکے کی **ف** ع اسلیے کہ وہ جاے امن ہے ہر اُس
شخص کی کہ پناہ پکڑے ساتھ اُسکے اور عبادت گاہ ہے ہر شخص کی اور وہ شخص مہدی ہونگے بدیل لانے ابوداؤد کے اس حدیث کو باب المہدی مین **ت** پس آویگے
اُسکے پاس لوگ اہل مکہ سے یعنی بعد ظاہر ہونے امر اُنکے کے اور پہچاننے قدر اُنکی کے پس نکالین گے اُنکو یعنی اُنکے گھر سے اور امام کیلیے اُنکو بخواہش واکراہ
حالانکہ وہ ناراض ہونگے امامت سے بخوف فتنے کے پس بیعت کرینگے لوگ اُنسے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے اور بھیجا جاویگا طرف اُس شخص کے

ایک لشکر شام سے یعنی بادشاہ کہ اُسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ قتال امام مہدی کے بھیجے گا پس خسایا جاویگا وہ لشکر بیدامین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکے اور مدینے کے ف ح بید لغت مین بمعنی جنگل وزمین ہموار کے ہے اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہے اور یہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہے کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کے سے ہے اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب تواتر کے ایک اُنمین سے حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہے امیرالمومنین علی رض ابی طالب سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کی سے ہے ایک مرد گران سرخ چمک رونکتہ سفید آنکھ مین کہ نکلے گا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اُسکے ایک قبیلے مین سے ہونگے کہ نام اُسکا کلب ہے بہت مار ڈالا ہوگا وہ لوگون کو یہان تک کہ عورتون کے پیٹ پھاڑ کر بچون کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سُنے گا ایک لشکر اُنکی جنگ کے لیے بھیجے گا پھر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتھ لشکر کے کہ ہمراہ اُسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اُس موضع کے کہ نام اُسکا بیدا ہے ساتھ لشکر کے زمین مین دھس جاویگا اور کوئی ان مین سے نجات نہین پاینگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پونہچا دیگا ثم پس جب دیکھینگے اور جانین گے لوگ یہ حال اور سنین گے خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آویںگے مہدی کے پاس بدال ولایت شام سے اور جماعتین اہل عراق سے پس بیعت کرینگے وہ مہدی سے ف ح ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکھتا ہے خدا بتعالی انکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہین یا اسی تن شام مین اور تیس غیر اُسکے مین اُنکا نام ابدال اسلیے ہے کہ جب کوئی اُنمین سے مرجاتا ہے تو اُسکے بدلے مین اور کو لوگونمین سے جگہ اُسکی بدل دیتا ہے اللہ تعالی اور یا اسلیے یہ نام ہے کہ بدلا ہے اُسے اُنھون نے اخلاق بُرے ساتھ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر اُنکا حدیثونمین آیا ہے اور سیوطی رح نے بیچ شرح سنن ابی داؤد کے کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ مین نہین آیا ہے مگر اسحدیث مین نزدیک بی داؤد کے اور حاکم نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی رح جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سے بہت سی حدیثین لائے ہین اکثر حدیثونمین ذکر عدد چالیس کا ہے اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیرالمومنین علی رض سے لائے ہین کہ ابدال نے اس رتبے کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقے کے نہین پایا ہے اور بسبب اُنکے تمام لوگونسے ممتاز نہین ہوے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کے پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے علی رض میری امت مین وجود ایسے لوگونکا کہ اوپر صفت ابدال کے ہون کمتر گندک سرخ سے ہے اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سے آیا ہے کہ جسمین تیس صفتین ہون جملہ ابدال سے ہے رضا بقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کے اور امام غزالی رح احیاء العلوم مین لائے ہین کہ جو کوئی یہ دو ماہ ہر دو تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اُسکے لیے درجہ ابدال کا لکھین اور حاصل یہ کہ جو کوئی بُری صفتین بدال سے اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ ابدالون مین سے ہے اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کی بھی ایک قوم ہے مردان خدا سے کہ اُنکا نام عصائب ہے جیسیکہ ابدال وامیرالمومنین علی رض سے آیا ہے کہ ابدال شام مین ہوتے ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد عصائب سے نیک ورزاہد اور عابد لوگونمین سے ہین اور عصب القوم لغت مین قوم کی نیکو نکو کہتے ہین ت پھر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سے مخالف مہدی کا مامون اُسکے یعنی ننھیال اُسکی قبیلہ کلب سے ہونگے کہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب مین اور دحیہ کلبی اُسی قبیلے سے تھے پس بھیجے گا وہ مرد بھی طرف مہدی کے اور تابعون اُنکے کے ایک لشکر اور مدد ڈھونڈیگا ننھیال اپنی سے کہ نبی کلب ہین پس غالب ہونگے مہدی اور تابع اُنکے اُس لشکر پر اور یہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہے کہ یہ بھی علامت خروج مہدی کے سے ہے اور کار کرینگے مہدی لوگونمین موافق سنت اور روش پیغمبر اُنکے کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات وقرار پاویگا جیسے کہ اونٹ جب بیٹھتا ہے اور آرام پکڑتا ہے تو پھیلا دیتا ہے گردن اپنی اور جران ساتھ زیر جیم کے اور خفت رکے اور نون کے آخر مین آگاہ گردن اونٹ کا جانے ذبح سے تا جگہ نحر اُسکی کہ کہ بیٹھے وقت اور قرار پکڑے نیچے اُسکو زمین پر رکھتا ہے اور یہان کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام کے کہ بیچ مج دریا مین سے اُٹھ جاوے جنگ جدال سے نشان ہے

اور دین و اسلام اور احکام سنت و جماعت کے قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھ خلاف درمیان مین نرہے ت پس ٹھیرینگے مہدی سات برس پھر وفات کیے جاوینگے وہ اور نماز پڑھین گے اُنپر مسلمان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو اراوے کیے ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس اسمین تو کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل مزوّر اور جمع ہو گئی اُنپر ایک جماعت اوباشونکی اور ارادہ کیا فساد کا شہرونمین پس مارے گئے وہ اور راحت پائی اُنسے شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہندہین مشہور ساتھ مہدویہ کے کہ نہایت جاہل تھے اعتقاد اُنکا یہ تھا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تھا کہ ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضے شہرون خراسان مین اور ترکی کہ ایسون مین سے یہ بھی تھی کہ اعتقاد کرتے تھے کہ جو اُس عقیدہ پر نہووہ کافر ہے چنانچہ مکے کے چارون مذہب کے علمانے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اُنکا اُن امرا پر کہ قادر ہون اُنکے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مرے نہین بلکہ چھپے ہوئے ہین لوگونکی نظرون سے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنے وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سرداری مین انتہی اور یہ قول اس اعتقاد بھی مردود ہے نزدیک اہل سنت و جماعت کے اور دلیلین اُنکی رد کی بھری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہے کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اُنھون نے انتقال فرمایا **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واھل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطر ھلکشیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتھا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ الحاکم ترجمہ ابوسعید سے ہے کہا اُسنے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پڑیگی اس امت کو یہان تک کہ نہین پاتے کا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑے طرف اُسکے ظلم سے یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم عام سے پس بھیجے گا اللہ ایک شخص کو یعنی کا اعلی دل عالم کو تہ شہدی ہین اولاد سے مین اور اہل بیت میری مین سے ساتھ امامت کے پس بھر دیگا اللہ تعالی بسبب اُسکے زمین کو عدل داد سے جیسے کہ بھری گئی ہے زمین جور و ستم سے راضی ہونگے اُس سے رہنے والے آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والے زمین کے یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچھلیان پانی مین نہ چھوڑیگا آسمان اپنے مینھ سے قطرہ نسے کچھ مگر کہ برسا دیگا اُسکو بکثرت اور نہ چھوڑے گی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ مگر نکالے گی اُسکو ف یعنی بیمہ زمانہ مہدی کے بہت برسے گا اور مراد پر برسے گا اور زراعتین اور حاصل مین کی کمال پر آوینگی و عیش و زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگے زندی مردونکی ف یعنی وجود اور حیات اُنکی کی اور کہینگے کہ کاشکے وہ زندہ ہوتے ہمارے زمانے مین تا عیش نشاط کو مرانی دیکھتے اور بعضے لفظا حیا کو ساتھ زیر ہمزہ کے پڑھتے ہین، مصدر بمعنی زندہ کرنیکے یعنی مُردے آزردہ کرینگے کہ زندہ کرے خدا تعالی اُنکو اور یہ بطریق فرض تقدیر کے ہے واسطے قصد مبالغہ کے اگر یہ روایت ثابت ہو والا ظہر احتمال ہے واللہ اعلم ت زندہ رہینگے زندہ مین سے مہدی ارض فضی اور کام روائی مین سات برس یا آٹھ برس یا نو برس ف یہ بطریق شک راوی کے ہے یا اُسوقت مین آنحضرت پر مبہم رکھا اور اور وقت مین متعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخے مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہے یہ عبارت علیہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطئ او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا ایک شخص یعنی صالح پیچھے نہر کے یعنی اُن شہرونمین سے کہ پیچھے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اُسکو حارث حراث یعنی حارث نام اُسکا ہو اور حراث صفت یعنی کھیتی کرنیوالا اُسکے لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اُسکو منصور ف یا نام اُسکا

لہ ہو در اول رابع
دال بر آنکہ شرعی
باید بدلیل ثابت
شود و بمجرد
بسیار شدن ثابت
نمیشود و بعضے
علماء کہ بمجرد
بسیار شدن ثابت
میشود ضعیف
است کما لا یخفی
منہ ۱۲

یا صفت اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہیں کہ وہ بڑے امام مشہور ہیں اور انپر مدار ہے اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ میں ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹھکانا دیگا وہ حارث ف ع لفظ او اور لیکن میں شک راوی سے یا لفظ او بمعنی واو کے ہے یعنی مہیا کریگا اسباب و اموال اور خزانہ اور ہتھیار اپنے اور ٹھکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اُسکی اور مددگاری کریگا اُسکی ساتھ لشکر اپنے کے ت واسطے آل محمد کے ف ع یعنی اُنکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہے یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹھکانا دیا قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قریش سے وہ ہیں کہ جو ایمان لائے تھے اُنمیں سے مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کے اور داخل ہے ٹھکانا دینے میں ابو طالب بھی اگرچہ نہیں ایمان رکھتا تھا اہل سنت کے نزدیک ت واجب لازم ہے ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اُس حارث کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع بیشک راوی ہے کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہے قبول کرنا اُسکی دعوت کا اور قائم ہونا اُسکی مددگاری میں سوق اس حدیث سے جیسے کہ سیاق اور حدیثوں سے کہ وارد ہیں اسی باب میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کے ظاہر ہوگا کہ مومنوں پر اجابت اور اطاعت اُسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اُسکے لشکر کی اگلی فوج کے ہونگے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لِلْاٰخِرَۃِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یَمْلَؤُھَا عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ قَبْلَہٗ جَوْرًا وَّظُلْمًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُسکی ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ کلام کرینگے درندے آدمیوں سے اور یہاں تک کہ کلام کریگا مرد سے بھند اُسکے کوڑے اُسکے کا اور تسمہ پاپوش اُسکی کا اور خبر دیگی اُسکو ران اُسکی اُسکی ساتھ اُسچیز کے کہ نئی نکالی ہوگی اہل عیال اُسکے نے غائبانہ اُسکے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْمُ الْمَھْدِیُّ اِلَّا بَعْدَ مِائَتَیْ سَنَۃٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نشانیان بعد دو سو برس کے ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کے یعنی ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے اور احتمال ہے کہ ہو لام ع بمعنی فی کے عہد کے لیے یعنی بعد اُن دو سو برس کے کہ ہونگے بعد ہزار کے اور وہ وقت ظاہر ہونے مہدی کا ہے اور نکلنے دجال کا اور اوترنے عیسیٰ کا اور پے در پے آنے نشانیوں کا مانند طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کے اور ظاہر ہونے یاجوج و ماجوج کے اور مانند اُنکے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت دیکھو تم نشانون سیاہ کو کہ آئے جانب خراسان سے پس حاضر ہو اُنمیں ف ع یعنی متوجہ ہو اُنکی طرف اور قبول کرو امر اُنکی کا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیے کہ اُسمیں خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اُسکا اور قبول کرنا اُسکے حکم کا بس نہیں منافی یہ اسکے کہ ابتداے ظہور مہدی کا ہو مکہ میں شرفہا اللہ تعالیٰ **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ عَلِیٌّ نَظَرَ اِلَی ابْنِہِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِہُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِہُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃً یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ اور روایت ہے ابی الحاق سے کہ کہا اُسنے کہا علیؓ نے اسحال میں کہ دیکھا طرف بیٹے اپنے امام حسنؓ کے اور کہا علیؓ نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسے کہ نام رکھا اُسکا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ع یعنی اُنکے حق میں فرمایا یعنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور نشانہ یہ کہ پیدا ہوگا اُسکی پشت سے ایک شخص کہ نام رکھا جاویگا ساتھ نام نبی تمھارے کے یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرتؐ کی سیرت باطنی میں اور نہیں مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں ف ع یعنی سب چیزونمیں اور سب جہات کر والا حد خونمیں مشابہت صورت میں بھی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہے

ل حاصل یہ کہ مہدی کے امام مہدی ہونے اور اُنکے ظہور کی ابتدا مکہ میں ہونے پر اجماع ہے بلکہ یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ ابتدا اُنکی مکہ میں ہوگی اور تمام ہونے پر اُنکی بیعت کی اور اُنکے ظہور کا مدینہ میں ہوگا اور اُنکی بیعت کرنا اور اُنکے ظہور کا مدینہ میں ہونا اُنکی ابتدا کے منافی نہیں ہے اسلیے کہ ابتدا اُنکی مکہ میں ہوگی اور اُنکے ظہور کا مدینہ میں ہونا

جیسے کہ اوپر گذرات پھر ذکر کیا حضرت علیؓ نے قصہ بھر دینے اُس مرد کا زمین کو عدل سے ف ع یہ حدیث دلیل پر ہے اسپر کہ مہدی حضرت امام حسنؓ کی اولاد سے ہین اور ہے اُنکے لیے انتساب اُنکی طرف سے طرف حسینؓ کے یہ بات کہی واسطے تطبیق دینے کے درمیان حدیثونکے اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین کہ قائم منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہے کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علیؓ نے اس سے غیر مہدی کو اسلیے کہ ہم نہین گے کہ باطل کرتا ہے اُسکو قصہ بھر دینے زمین کا عدل سے اسلیے کہ نہین بچایا جاتا ہے بچ سادات حسنیہ اور حسینیہ کے ایسا شخص جو بھر دیا ہو اُسنے زمین کو عدل سے سو آسکے کہ ثابت ہوا سے بچ حق مہدی موعود کے اور لفظ وَلَمْ یَمْلِکْ لفظ کلام جامع الاصول کا ہے کہ نقل کیا ہے اُسکو اُس سے صاحب مشکوٰۃ نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَقَدَ الْجَرَادُ فِیْ سَنَۃٍ مِنْ سِنِیْ عُمَرَ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْہَا فَاَہْتَمَّ بِذٰلِکَ ہَمًّا شَدِیْدًا فَبَعَثَ اِلَی الْیَمَنِ رَاکِبًا وَرَاکِبًا اِلَی الْعِرَاقِ وَرَاکِبًا اِلَی الشَّامِ یَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ فَھَلْ اَرٰی مِنْہُ شَیْئًا فَاَتَاہُ الرَّاکِبُ الَّذِیْ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ بِقَبْضَۃٍ فَنَثَرَھَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَمَّا رَاٰھَا عُمَرُ کَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّۃٍ سِتَّمِائَۃٍ مِنْھَا فِی الْبَحْرِ وَاَرْبَعُمِائَۃٍ فِی الْبَرِّ وَاَوَّلُ ھَلَاکِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْجَرَادُ فَاِذَا ھَلَکَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ کَنِظَامِ السِّلْکِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُنکا ہی کی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمرؓ کی سے اُس سال کہ وفات پائی اُسمین عمرؓ نے یعنی ٹڈی اُس سال وسن دیا مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوے عمرؓ بسبب نا پیدا ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونے تمام گروہ ہونگے جیسے کہ آگے آتا ہے پس بھیجا طرف یمن کے ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کے اور ایک سوار طرف شام کے کہ پوچھے ہر سوار لوگون سے ہونے ٹڈی کے سے آیا دکھایا گیا ہے کوئی آدمی ٹڈی سے کچھ پس لایا حضرت عمرؓ کے پاس وہ سوار کہ آیا ایک جانب یمن سے ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پھیلا دیا اُس مٹھی ٹڈیون کو آگے عمرؓ کے پس جب دیکھا اُن ٹڈیون کو حضرت عمرؓ نے اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کے اور کہا کہ سُنا مین نے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے تحقیق خدا تعالیٰ نے پیدا ایک ہزار گروہ حیوانات سے چھ سو اُنمین سے دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اُن ہزار گروہ مین سے ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہے پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پے درپے ہلاک ہونگے گروہ حیوانات کے مانند ٹوٹنے ڈوری موتیونکی لڑی کے اور پے درپے گرنے موتیونکے اُسمین سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین بَابُ الْعَلَامَاتِ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ وَذِکْرِ الدَّجَّالِ باب بیچ بیان نشانیون کے آگے قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کے ف ح ذکر کرین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اُسکے واقع ہونگی جیسے کہ ذکر کرین پہلے باب مین علامتین چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تھا کہ ذکر نکلنے مہدی کا کہ وہ اُنکا ساتھ عیسیٰ اور دجال کے ہوگا اس باب مین کرتے لیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثونمین ساتھ ذکر فتنون اور لڑائی ہونکے کہ پہلے اُنکے نکلنے سے واقع ہونگی اور بعد اُن کے نکلنے کے اوٹھ جائینگی واقع ہوا اس تقریب سے ذکر اُنکا اُس باب مین ہوا اور دوسرے جان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونے دس نشانیون کے کہ مؤلف نے ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اُنکی کے بہت ہوا اور شاید کہ بیچ نہمن شرح کے کچھ اُسمین سے مذکور ہوا اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سے اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہے اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سے ہے اور دجل بمعنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہے دجل الحق بالباطل کہتے ہین جبکہ ملوث کرے کوئی حق کو ساتھ باطل کے خلط کرے اور فریب دے اور بمعنی کذب کے بھی آتا ہے پائے جانا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہے اور اور بھی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہے درمیان دجال اور عیسیٰ کے اور اکثر یہ ہے کہ اُسکے نام مقید ساتھ دجال کے کرتے ہین یعنی مسیح دجال کہتے ہین اور عیسیٰ مین مطلق چھوڑتے ہین اور عیسیٰ کو مسیح اسلیے کہتے ہین کہ جبرائیل اور کوڑہی کو چھوتے وہ اچھے ہو جاتے اور اس سبب سے کہتے ہین کہ مانکے پیٹ سے مسیح یعنی پونچھا پانچھے نکلے بے آلائش کے کہ لڑکا کو یہ وقت پیدا ہونے کے ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کے ہے یا اس سبب سے کہ تولوا اُنکے پاؤن کا ہموار تھا نہ خم دار و بلند جیسا کہ اکثر لوگون کا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتے تھے زمین مین دریہ وجہ مشترک ہے درمیان اُنکے اور دجال کے

لہ یعنی مسیح بمعنی صدیق کے ہے اس سبب سے کہ مسیح بمعنی صدیق کے ہے اس سبب سے کہ تولوا اُنکے پاؤن کا ہموار تھا نہ خم دار و بلند جیسا کہ اکثر لوگون کا ہوتا ہے یا اس سبب سے کہ بہت مساحت کرتے تھے زمین مین دریہ وجہ مشترک ہے درمیان اُنکے اور دجال کے

اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتے ہین کہ ایک آنکھ اُسکی ممسوح اور ہموار تھی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اُسکو کہتے ہین کہ ایک طرف اُسکے مُنھ کی ہموار ہو اور آنکھ و بھون نہو یا اس سبب سے کہ مسح کی گئی یعنی پوچھی گئی اُس سے کوری کی گئی اوس سے خیر عربی جیسے کہ مسح کی گئی عیسیٰ سے شر و بدی پس مسیح الضلالت ہے اور جیسے مسیح الہدیٰ اور اُنکے نام مین مسیح ساتھ زبر میم اور سین مشددہ کے بھی آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسے کا اور یہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیح ہے ساتھ خاء معجمہ کے یہ خطا ہے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَنْزِلُ بَعْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرُبَّمَا تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حذیفہ سے روایت ہو کہ کہا ہمنے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتے تھے آپسمین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہؓ نے کہ ذکر کرتے ہین ہم قیامت کا فرمایا تحقیق قائم نہوگی قیامت یہان تک کہ دیکھوگے تم پہلے اُسکے دس نشانیان پس ذکر فرمایا دُھوئین کا ف ح یعنی دھوان کہ نکلے گا اور پھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھیرے گا پس مسلمان مانند زکام زدونکے ہونگے اور کافر مانند مستون کے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے اور قرآن مین جو سورۂ دخان مین آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین وہ بھی اسپر محمول ہے بقول حذیفہؓ اور تابعین اُسکے کے اور نزدیک ابن مسعودؓ اور تابعین اُنکے کے مراد اُس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرتؐ کے زمانے مین حضرتؐ کی دعا سے کہ فرمایا خدایا کہ اوپر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے مصر لونپر حضرت یوسفؑ کے زمانے مین پس مبتلا ہوئے قحط مین اور کھاتے تھے چمڑے اور مردے اور دیکھتے تھے ہوا مین ایک چیز مانند دھوئین کے اسلیے کہ بھوکا بضعف بصر کے ہوا گویا مانند دھوئین کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینھ کی اور کثرت غبار کی بصورت اندھیرے کے معلوم ہوتی ہے مانند دھوئین کے ت اور ذکر کیا حضرتؐ نے اُن دس نشانیون مین سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلے گا مسجد حرام سے درمیان صفا اور مروہ کے اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لھم دابۃ من الارض محمول ہے اسپر اور لکھا ہے علمانے کہ وہ چار پایہ ہے کہ درازی اُسکی ساٹھ گز کی ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کے کہ جبل صفا مین سے پھاڑ کر نکلے گا اور اُسکے ساتھ عصائے موسیٰؑ اور انگشتری سلیمانؑ کی ہوگی اور کوئی دوڑنے مین ساتھ اُسکے نہ پونچ سکے گا اور اُس سے نہین بھاگ سکے گا مارے گا مومن کو عصا سے اور لکھے گا اُسکے مُنھ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر ساتھ چھاپے کے اور لکھے گا اُسکے مُنھ پر کافر کما ہے بعضون نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلے گا ایام مہدی مین پھر ایام عیسیٰؑ مین پھر بعد طلوع ہونے آفتاب کے مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرتؐ نے اُن دس نشانیون مین سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونے اُسکی سے چنانچہ بیان اُسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے اُترنا عیسیٰؑ بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر ف ع یعنی ملا ہوا ساتھ ظہور مہدی کے اور نکلین گے عیسیٰؑ نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی دمشق کے اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰؑ دجال کو دروازۂ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام مین اور بعضون نے کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہے کہ اول نشانیون مین ہونا دھوئین کا ہے پھر نکلنا دجال کا پھر اُترنا عیسیٰؑ کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسیٰؑ کے زمانے مین یہان تک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کے اور اُترنے عیسیٰؑ کے تو نہووے ایمان مقبول کفار سے پس اوسطلق جمع کے لیے ہے پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰؑ کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہے یہان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچھ کہ آگے آتا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے ت اور ذکر کیا حضرتؐ نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج ماجوج الف تین

سلسلہ اسناد الاسلام کا ایک مجموعہ مواقع کا

اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلے ہیں اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہیں عجمی اور بعضوں نے کہا عربی ہیں اور ذکر کیا تین خسفوں کا یعنی دھس جانے کا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک خسف زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں ف ع کہا ابن ماجۃ نے کہ پایا گیا ہے خسف کئی جگہ مگر نہیں لیکن احتمال ہے یہ کہ ہو مراد تین خسفوں سے زائد اسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے ت اور دسویں نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن سے ہانکے گی وہ لوگوں کو طرف زمین حشر کے ف ع کہ شام میں ہوگی لیکن ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ ہوگا مبدأ اسکا شام سے یا کہیا جائیگا شام سے مضاف اسکا جاوے گا سب عالم یمن اور اس سے نہیں لازم آتا کہ یہ ہانکنا آگ کا لوگوں کو تبعد حشر کے ہوگا آمین کہ علامت قیامت کی پہلے قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اسکے ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نکلے گی آگ زمین حجاز سے کما قاضی عیاض نے کہ شاید کہ دو آگیں جمع ہونگی کہ ہانکیں گی لوگوں کو یا ہوگا ابتداء نکلنا اسکا یمن سے اور ظہور اسکا حجاز سے ذکرہ القرطبی پھر جمع درمیان اسکے اور درمیان اس روایت کے کہ سجاری ہیں ہے یہ کہ اول نشانیوں قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالے گی لوگوں کو مشرق سے طرف مغرب کے ساتھ اسطرح کے ہوگی آخریت اسکی باعتبار اُن نشانیوں کے ہے کہ مذکور ہوئیں اور اولیت اسکی باعتبار اسکے ہے کہ وہ اول اُن نشانیوں کے ہے کہ نہیں ہوگی کوئی چیز بعد اُنکے امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنے اُنکے کے نفخ صور میں بخلاف اُن نشانیوں کے کہ ذکر کی گئیں ساتھ اسکے کہ باقی رہیں گی ساتھ یہ نشانی کے اُنمیں سے چیزیں امور دنیا سے اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو بعضے علماء نے توفیق دینے والوں نے ترجمہ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی پرے کنارے عدن سے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہے میں ہانکے گی لوگوں کو طرف زمین حشر کے اور اور روایت میں بیچ بیان دسویں نشانی کے بجائے ذکر نکلنے آگ کے یمن سے یا کنارہ عدن سے ذکر ہوا آیا ہے کہ ڈالے گی لوگوں کو دریا میں قتل کی یہ مسلم نے ف ع اور شاید کہ تطبیق دونوں روایتوں کی یہ ہے کہ مراد اس سے اس روایت میں کفار ہیں اور آگ انکی ہوگی ملی ہوئی ساتھ جھکڑ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنے اُنکے دریا میں اور وہ ہوگی جگہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ دریا ہو جائیگا آگ اور آمین وارد ہوا ہے قول اللہ تعالیٰ کما وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ کہ بخلاف آگ مومنوں کے کہ وہ آگ نرے ڈرانے کے لئے ہوگی بمنزلہ کوڑے کے ہانکنے کے لئے طرف محشر کے اور موقف عظیم کے واللہ اعلم

وعن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو تم ساتھ کام ون نیک کے چھ چیزوں سے ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کے پہلے پہنچنے ان چھ نشانیوں قیامت کے اسلیئے کہ دشوار ہوگا عمل بعد اُنکے یا نہیں مقبول ہوگا اور نہیں معتبر ہوگا بعد تحقق اُنکے کے اور وہ چھ چیزیں یہ ہیں تر جمہ دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے تم میں سے نقل کی مسلم نے ف ع یعنی شغل نفس اور اہل و مال کے کہ مخصوص ہوں ساتھ ایک کے تم میں سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ساتھ امر عامہ کے قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کے موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونے اُسکے سے اور روا ہے کہ قیامت صغریٰ ہو **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَیُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِیْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اول نشانیوں قیامت کی از روے نکلنے کے نکلنا آفتاب کا ہے مغرب کی طرف سے ف ع کما طیبی وغیرہ نے کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سے نہیں ہے اول نشانی اسلیئے کہ دھواں اور دجال پہلے اسکے ہوگا کیسنگے ہم کہ نشانیاں یا تو نشانیاں ہیں قریب قائم ہونے قیامت کے اور یا نشانیاں ہیں دلالت کرنے والی اوپر وجود قائم ہونے قیامت کے اور حصول اسکے کے پس اول میں سے بعثت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہے

ہے اور دھوان ہے اور نکلنا دجال کا اور مانند انکے کے اور دوسری تین نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور رہا نکلنا اوسکا لوگون کو طرف محشر کے اور نام رکھا گیا اُسکا اول اسلیے کہ یہ ابتدا ہے دوسری قسم کی اور موید ہے اسکی حدیث ابی ھُریرۃؓ کی کہ بعد اسکے آتی ہے لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا صفت اُسکی معلوم ہو چکی لوگون پر اور نکلنا م کرتیا اُسکا ساتھ اُنکے وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج ساتھ رفع کے عطف ہے لفظ طُلُوْعُ الشَّمْسِ پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہے پس لازم آتا ہے یہ کہ ہوا ولی متعدد اسلیے کہ ابن ملک نے کہ شاید واؤ بمعنی اَوْ کے ہے اور موید ہے اسکا وہ جو ایک آیت مین ہے اَوْ خرج الدابۃ علی الناس اور یہ موافق تر ہے ساتھ قول حضرتؐ کے واعمالھا اور جو نسبی ان دونون علامتون مذکورہ مین سے کہ پہلے دوسرے کیہوگی پس دوسری واقع ہوگی پیچھے اُسکے نزدیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلے کے اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اسکے ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اُسکے ہوگا اور وحی بیچ باب ترتیب اور تقدم اور تاخران دو علامتون کے متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن استقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سے کہ جنس انکی سے ہون پہلے واقع ہونگی اور حدیث اِنَّ اَوَّلَھَا خُرُوْجُ الدَّجَّالِ نہین ہے صحیح کذا فی جامع الاصول وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا بی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اُسکا کہ نہ تھا ایمان لایا پہلے سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اُسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کی اُس شخص نے بیچ ایمان اپنے کے بھلائی کی نہ کی تھی پہلے اس سے یعنی توبہ گناہون سے بھی اُسوقت مفید نہو گی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بسبب واقع ہونے اُنکے کے متعین ہو جائیگا اور احوال آخرت معائنہ اور رشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہوا اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہے متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونے توبہ کا اُسی پر ہے اور ملایا گیا ہے نکلنا غیر اُسکے کا ساتھ اُسکے وعن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنَ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَیُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہوا ابوذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہو تو اے ابوذر کہ کہان جاتا ہے یہ آفتاب کہا مین نے اللہ اور رسولؐ اُسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب جاتا ہے یہان تک کہ سجدہ کرتا ہے نیچے عرش کے ف ع کہا بعضے محققین نے کہ نہین مخالف ہے یہ اللہ تعالی کے قول کے وَحَدَہَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ اسلیے کہ مراد ساتھ اُسکے نہایت جگھہ پونہچنے بینائی کی ہے اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کے بعد غروب ہونیکے ہے اور احادیث مین رد ہوا اُسپر کہ گمان کرتا ہے یہ کہ مراد ساتھ مستقر اُسکے نہایت اُسجگہ کی ہے کہ پونہچے طرف اُسکے بلندی مین اور یہ ایک دن ہے سال بھر مین تا تمام ہونے امر اُسکے کے وقت تمام ہونے دنیا کے کہا خطابی نے کہ احتمال یہ ہے کہ مراد ہو ساتھ اُسکے یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہے نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اُسکو سوائے پھر اذن مانگتا ہے تا آوے حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہے آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہے تا مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر یہ ہے کہ مراد استیذان سے بھی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور اذن دینا ساتھ اسکے ت اور قریب ہے یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاوے گا سجود اُس سے اور اذن مانگے گا پس نہین اذن دیا جاویگا اُسکو اور کہا جاوے گا آفتاب کو

لہ یا اُسکے غروب ہونے پیچھے کمچھہ سیاہ کے ۱۲

پھر جا جہان سے آیا ہو تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پھر جاوے گا پس نکلے گا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہ ہے مراد قول اللہ تعالیٰ کے سے کہ فرمایا اور آفتاب روان ہوتا ہو واسطے قرار گاہ اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کے کہ مستقر اسکا یعنی اسکے ٹھیرنے کی جگہ نیچے عرش کے ہے ف ح ع کہ بعد غروب کے وہاں جاتا ہو اور سجدہ کرتا ہو اور اذن مانگتا ہو پس اذن دیا جاتا ہو اسکو اور جانا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کے اور دہمین بھی بیچ معنی اس آیت کے لکھی ہین اور شک نہین کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کے بیچ تفسیر اسکی کے واقع ہو متعین ہوا ارادہ اسکا عجب کہ اس وجہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سے بھی تنگدلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہو **وعن** عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم اور روایت ہو عمران بن حصین سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مین درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بڑا اور سخت تر دجال سے یعنی در باب فتنہ اور ابتلا اور اختلال اور استدراج کے نقل کی مسلم نے **وعن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ اور روایت ہو عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین پوشیدہ تمپر **ف** ع یعنی پہچانا ہے تمنے اسکو ساتھ صفتون کمال کے اور ایمان لائے ہو تم پر جیسے کہ شرع مین آیا ہو پس گمراہ ہو بسبب دیکھنے سحر و فریب غیر دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہو اس قول کی **ت** تحقیق اللہ تعالیٰ نہین کانا **ف** ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہو نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتھ صفت کمال کے یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیون سے نہین اور اسکی آنکھ جیسی کہ آدمیونکی ہوتی ہے نہین ہو چہ جائیکہ کانا ہوت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی بیخاری اور مسلم نے **ف** ع لفظ طافیۃ ساقط ہی کے ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہو یعنی بلند کے اور نہین منافات ہو درمیان اس روایت کے اور درمیان اس روایت کے انعالیت بنابتہ ولا جراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست و حسی ہوئی واسطے امکان جمع ہونے دونون وصفون کے ساتھ اختلاف دونون آنکھونکے یعنی ایک ایسی ہوا اور ایک ویسی کما طوریشی نے کہ بیچ ان حدیثونکے کہ وارد ہوئی ہین دجال کے وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئے ہین کہ مشکل ہو توفیق نہین اور وہم بیان کرینگے ہر ایک کو انمین سے علحدہ اس حدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہو پس اس حدیث مین تو ہو کہ آنکھ اسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور اور حدیث مین ہو کہ وہ جاحظ العین ہو گویا کہ آنکھ اسکی کوکب یعنی ستارہ ہو اور اور مین آیا ہو کہ آنکھ اسکی نہ ناتیہ ہوا و حجرا اور توفیق انمین یہ ہو کہ اختلاف صفون کا کہ بسبب اختلاف دونون آنکھونکے ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مویدہ اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہو کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور حذیفہ کی حدیث مین آیا ہو کہ وہ ممسوح العین ہوگا پہر ناخنہ ٹوٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث مین آیا ہو کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکھ کا اور بتطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہ ہو کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہو یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو اعور اسلیے کہ اصل مین عرب کے مین اسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار اور بائین بھی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ **ف** ر متفق علیہ اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی نبی مگر ڈرایا ہو اپنی امت کو کانے جھوٹے سے **ف** کہ دجال ہی جگہ سے ظاہر ہوتا ہو کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پر متعین نہین کیا ہو مقدر معلوم ہو کہ پہلے قیامت کے نکلیگا اور جبکہ وقت قائم ہوے قیامت کا متعین نہین ہو وقت نکلنے اسکے کا بھی متعین نہین تا آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور بلاشبہ پروردگار تمہارا کانا نہین نقل کی بیخاری و مسلم نے **ف** ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات مین اور صفات مین اور یہ کلام حضرت کا عوام کے سمجھانیکے لیے ہے کہ انکی عقل و فہم مین آجاوے جیسا کہ وارد ہوا ہے کلموا الناس علی قدر عقولھم **ف** لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون انکی کے لفظ کفر **ف** ح ع مصابیح اور مشکوۃ کے نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسرے لیے لکھا ہوا ہے

ف درمیان عین کے نسخہ صحیح مین لکھا ہے اور ف ز درمیان اسکی کے نسخہ مین لکھا ہے

گویا دجال کے مُنہ پر بھی اسی صورت سے لکھا گیا ہے اور آمین اشارہ ہو اسپر کہ باعث اور بُلانیوالا ہوگا طرف کفر کے نظر رشد کے پس واجب ہے ہمکو اُس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے حق مین کظاہر کردی ہو قسم کفر کی درمیان دونون آنکھون اُسکی کے **وعن** ابن عمر رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ مَعَہٗ بِمِثَالِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّھَا الْجَنَّۃُ ھِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتھ اُسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہو کہ تحقیق دجال کانا ہوگا اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے یعنی اُسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کے ہون یا لطف اور تمرین سکو کہ یگا جنت سے وہ ہوگی آگ **ف** ح ع کما ایک شارح نے یعنی داخل ہونا مومنون کا اُسمین اور اختیار کرنا اُسکا سبب عذاب داخل ہونے دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس جسکو کہیگا آگ ہے حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اُسکی اور پھنسیگا اُسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کے داخل ہونیکا اسلیے کہ اُسنے تکذیب کی اُسکی لیکن ظاہر تر یہ ہو کہ وہ دونون متقابل ہونگی جائینگی اور فعل اُسکا اُلٹا جاویگا اُسپر جیسے کہ وارد ہوا ہے اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالیٰ کا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ اور ایسی ہی دنیا ہے مکدر کہ جسکا نام رکھا گیا ہے سجین ہو جاتی ہے جنت عارفین کیلیے کہ ہو قایم مین مقام رضا مین جیسے کہ کہا گیا ہے ہیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ کہ ایک جنت دنیا مین ہے اور ایک عقبیٰ مین اور ایسی ہی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کے بسبب عدم حضور اُنکے کے ساتھ رب اپنے کے مانند عدم کے ہے وہم مین اور ہم کے ہے درہم مین اور تازگی دنیا مین اور چونکہ مقصود ذکر نا تھا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی بھی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہے پس یہان سے مقدم ہو اُلٰی یَقُوْلُ اِنَّھَا النَّارُ ھِیَ الْجَنَّۃُ اور اسی کے مانند ہو دنیا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہے اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اُسکی تختہ ہے اور تختہ اُسکی محنت اور حسن وقبح اُسکا مختلف ہو مانند نیل کے کہ ہا ہی محبوبون کیلیے اور دہا ہی محجوبون کیلیے **ت** اور تحقیق ڈرایا ہون تمکو جیسے کہ ڈرایا ساتھ اُسکے نوح نے قوم اپنی کو نقل کی ہے نیچاری اور سلم نے **ف** ح تخصیص نوح کی یا باوجود عموم حکم کے بسبب ہونے اُنکے کے ہے مقدم شاہیر انبیا کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین **وعن** حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْھَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَءُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَغَیْرِ کَاتِبٍ اور روایت ہو حذیفہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلے گا اس حال مین کہ اُسکے ساتھ پانی ہوگا **ف** ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہے پانی سے قسم اسباب آسایش سے بحسب ظاہر کے کہ تعبیر کیگئی ہے اُس سے ساتھ جنت کے پہلی حدیث مین نعمت لاویگا طرف اُسکے اُنکو کہ اطاعت کرین اُسکی **ت** اور آگ ہوگی **ف** ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اُسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا والا نہین خوف ہوگا اُسکا اُسکو کہ نافرمانی کریگا اُسکی **ت** پس جسکو دیکھینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکھین گے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹھنڈا شیرین **ف** ع یعنی یہ نہین کہ کردیگا اللہ تعالیٰ اُسکی آگ کو پانی ٹھنڈا اُس شخص پر کہ بھڑاویگا اُسکو اور ڈالدیگا وہ اُسکو اُسمین غصہ ہو کر جیسے کہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اُسکے پانی کو کہ دیگا وہ اُسکو اُس شخص کو کہ تصدیق کریگا اُسکی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو جیسا کہ ہو کہ جو کچھ مقتضا اُسکے ظاہر ہونگے نہین ہوگی اُنکیلیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدے ہونگے جیسے کہ کہتے ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہ بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ بدل دے گا مانیت اُسکے پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہو ہر چیز پر پس جو شخص کہ پاوے اُسکو یعنی دجال کو مانا اُسکے فریبونکو کہ ذکر کیے گئے تم مین سے پس چاہیے

کہ پڑے اُس چیز میں کہ دیکھے اُسکو آگ پس یعنی اختیار کرے تکذیب اُسکی اور نہ پرواکرے ڈالنے اُسکے کی اُس چیز میں کہ دیکھے اُسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیریں خوش ہوگا آگ ع یعنی حقیقت میں یا ساتھ تقلیب یعنی بدلنے ماہیت کے یا بحسب مآل کے والد علم یا بحال ولکلام قبیلہ الکفا سے ہے پس تقدیر یہ ہو اور نہ تصدیق کرے اُسکی بسبب رغبت پانی کے کہ اُسکے ساتھ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک عذاب اور مجاز ہوگا ثقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا شاہوا آنکھ کانا ع یعنی ایک آنکھ اُسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کے نہیں ہوگا اُسکے لئے اقرا آنکھ کانا اُسپر یعنی دوسری آنکھ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوئی آنکھ پر ناخنہ ہوگا لکھا ہوا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اُسکی کے لفظ کافر کا یا لکھا ہوگا کہ وہ کافر ہے پڑھے گا اُسکو ہر مومن لکھنے والا اور غیر لکھنے والا ف ح یعنی وہ کہ پہلے علم کتابت کا رکھتا تھا یا نہ رکھتا تھا جان کہ ظاہر ہے کہ نا تصحیح آنکھ غیر مٹی ہوئی کے ہوگا اسلیے کہ معنی ممسوح کے یہ ہیں کہ ایک جانب ہیں آنکھ اور بھوں اصلا نہوں اور ہموار اور مٹی ہوئی ہو پس ناخنہ ہونا اُسمیں کیا معنی رکھتا ہے مگر یہ کہ مراد مسوخ ہے معیوب مطلق رکھیں وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور وانہ یجیء بمثل الیہود فی جعل النار معہ جنۃ وناراہ فناراہ جنۃ وجنتہ ناری رواہ مسلم ع اور روایت ہے اسی حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا باہیں آنکھ کا کثرت سے ہونگے بال اُسکے ساتھ اُسکے ہوگی بہشت اُسکی اور آگ اُسکی پس آگ اُسکی بہشت ہے اور بہشت اُسکی آگ ثقل کی یہ مسلم نے ف ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اُسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اُنمیں یہ ہو کہ ایک آنکھ اُسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب والی ہوگی پس صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عوار اسلیے کہ عور کے معنی اصل میں عیب کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے پر اُس ایک قوم تو دیکھے گی اُسکو علو اور بڑی اور ایک قوم دیکھے گی اعور الیمنی تا کہ دلالت کرے اُسکے بطلان امر پر اسلیے کہ جب دکھائی دیگی خلقت اُسکی جیسی کہ ہے دلالت کرے گی اُسپر کہ وہ ساحر کذاب ہوا احتمال ہے یہ کہ ہو ایک اُن دونوں میں سے بسبب سہو راوی کے وعن النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج ولست فیکم فامرء حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرء علیہ فواتح سورۃ الکہف وفی روایۃ فلیقرء علیہ خواتیم سورۃ الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوہم فیومنون بہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت فترح علیہم سارحتہم اطول ما کانت ذرا واسبغہ ضروعا وامدہ خواصر اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا اُسنے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اُسکے نکلنے کا اور تمام امور اُسکے کا اور لوگونکے مبتلا ہونے کا بہ سبب اُسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں ہوں موجود تم میں یعنی بالفرض التقدیر پس میں جھگڑونگا اُس سے سامنے تمہارے ف ع یعنی غالب آؤنگا اُسپر ساتھ دلیل کے اور اسمیں ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑنے اور غالب آنمیں اُسپر ساتھ دلیل کے غیر محتاج طرف مدد گاری مدد گار کے امت اپنی میں سے جان کر حدیثوں اور دلیلوں اور قرائن سے معلوم ہوا ہو کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوگا اور اسی طرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث میں یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کے اور مبہم ہونے وقت اسکے اور ڈالنے خوف فتنہ اُسکے کے مکلفین پر ت و اگر نکلا اور نہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنے والا ذات اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا شر اُسکے اپنے سے ساتھ دلیلوں قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کے کہ اُس پاس ہیں اور غالب ہوگا اُسپر کما قال الطیبی اور یا اُس تقدیر پر کہ وہ سنے حجت والا پس معنی

لہ یعنی کانا ہونا اُسکا ظاہر ہے نہ اسکا کہ اُسکی آنکھ کانی ہے بیضہ اور ۱۲ ساقط ہوگئی اور ۱۲ بیان ہوئی جلد دوم ۱۲ صحیح

یہ مین کہ ہر ایک دفع کرے گا اپنے نفس سے شر اُسکے ساتھ جھلانے اُسکے کے اور اختیار کرنے صورت تعذیب اُسکی کے ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمانپر ف یعنی حافظ اُسکا ہو بعد میرے پس مدد کریگا اُسکی دفع کریگا شر دجال کو اُس سے اور یہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقین والا ہمیشہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھ اُسکے نبی اور امام پس آمین رہا امامیہ پر ت تحقیق دجال ف ع یہ استیناف ہی بیان بعض احوال اُسکے کا اور بیان بعض اُسچیز کا کہ مفید ہی دفع شر افعال اُسکے کے ت جو ان ہوگا ف ع آمین اشارہ ہے اسپر کہ وہ غیر ہے ابن صیاد کے یا اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی وقار سے ت بہت مڑے ہوے بالون کا آنکھ اُسکی پھوٹی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اُسکو ساتھ عبدالعزی بیٹے قطن کے ف ع یہ عبدالعزی ایک یہودی کا نام تھا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ مشرک تھا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہی اسکا بندہ مشرک ہی بنتا ہے اور مؤید ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ مین سے کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اُسکے ساتھ اور ہنوز جزم اُسکی شباہت کا نہین کیا کہ فرماتے ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اُسکے ساتھ اور اور حدیثون سے جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہے اور گویا لفظ کافی واسطے تاکید اور تقریر تشبیہ کے ہے ت پس جو شخص پاوے اُسکو تم مین سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اُسکے اُسکے آمین اول سورۂ کہف کی ف ع یعنی کذبا تک واسطے دلالت کرنے ان آیتون کے اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کے اور ثبوت کتاب اور آیات بیناتُ اُسکے کے اور صدق رسول اُسکے کے اور کرنے رسول کے ساتھ معجزات اپنے کے کہ کرینگے خوارق عادات دجال کو جہاں کہ مشہور اور تلبیس اُسکا پکار یگا ہلاک وبتور کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہ ہین کہ فرارت اُسکی امان ہے پڑھنے والیکے لیے فتنے اُسکے سے جیسے کہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبابرہ کے سے کہ اُسکے زمانہ مین تھے اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین بھی کہا ہی پس چاہیے کہ پڑھے اول دل کی آیتین سورۂ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمھاری کی ہین فتنہ دجال کے سے ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑھنا ان آیتونکا وقت سونیکے بھی آیا ہے اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کے اور آخر کے ہے اکثر صحیح نسخونمین یعنی ہمسائگی اور امان کے اور بعضے نسخونمین ساتھ زبر جیم اور آخر کے آیا ہے یعنی کافی تجھی کے کہ لیتا ہے اُسکو سا فریاد شاہ سے یا اُسکے نائبون سے تا کوئی روک ٹوک نکرے اُس سے راہ مین اور بعضی شرحونمین ساتھ زبر اور پیش کے ہے اور زبر فصیح تر ہی بعنی امان کے پھر جاننا چاہیے کہ حصن حصین مین روایتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہ کما جو کوئی پڑھے سورۂ کہف جیسے کہ اُتاری گئی ہو ہوگی اُسکے لیے سبب نور کی مقام اُسکے سے مکے تک اور جسنے پڑھین دس آیتین اُسکے آخر سے پھر نکلے دجال نہین مسلط ہوگا اُسپر اور اور روایت مین ہے جسنے یاد کین دس آیتین اُسکی اول سے بچا دجال سے اور اور روایت مین ہے جسنے پڑھین تین آیتین اول کہف سے بچا دجال کے فتنے سے اور بظاہر تطبیق تین آیتونکے پڑھنے مین اور دس کے پڑھنے مین یہ ہے کہ کثر اُس چیز کا محفوظ رہیگا بسبب اُسکے شر اُسکے سے پڑھنا تین کا ہی اور حفظ کا اولی ہے اور یہ نہین منافی ہے زیادہ کے ت تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے درمیان شام اور عراق کے پس فساد کریگا داہنے اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہت سے گا لشکر اپنے داہنے اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنمین پر اُن شہرونکے کہ چلے گا اُنمین اور متوجہ ہوگا اُنکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اُسکے شر سے کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اُسکے فتنے سے کوئی جگہ ت اے بندہ اللہ کے ف ع یعنی اے مومنو کہ موجود ہوگے اُس زمانے مین اے تم مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اُسوقت کو پس لازم رہنا تمھارا یعنی اپنے دین پر کما سبق یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا ٹھہرنا اُسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگے آتی ہے ایک حدیث کہ ٹھیریگا دجال زمین مین چالیس برس اتم لیکن نقل کیا ہی نووی نے شرح مسلمہ مین کہ نہین صلاحیت رکھتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کے اور بر تقدیر اُسکی صحت کے شاید کہ مراد ساتھ ایک ٹھہرنے کے دونون ٹھیرنے ہین سے ٹھیرنا چالیس ہو اوپر وصف سمین کے کہ واضح ہو خبر اُسکی عالم پر ت ایکدن یعنی اُن دونمین سے مقدار برس دنکے ہوگا یعنی دراز گی زمانے مین اور ایکدن مقدار مہینے کے ہوگا اور ایکدن مقدار ہفتے کے اور باقی روز اُسکے مانند دنون تمھارے ایک جیسے ہیشہ ہوتے ہین عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے

ف تحقیق یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اس امر کے کہ دجال ہی ابن صیاد اور یہ قول ہی بہت علماء کا بلکہ نقل کیا ہی بعضون نے اجماع اسپر اور نہین ہی یہ حدیث دلیل اسپر کہ ابن صیاد دجال نہین ہی کیونکہ ممکن ہی کہ ابن صیاد دجال ہو اور یہ حدیث دلالت نکرے اسپر کہ ابن صیاد دجال نہین ہی اور نہین ہی یہ حدیث دلیل اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی اور نہین ہی یہ حدیث دلیل

کیا کفایت کریگی ہمکو اُسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادائے نماز کے لیے مقدار دنیکے ف ع یعنی جبکہ گذرے بعد طلوع فجر کے اتنا وقت کہ ہوتا ہو درمیان اُسکے اور ظہر کے ہر روز مین پس ظہر پڑھنا پھر جبکہ گذرے بعد اُسکے اتنا وقت کہ ہوتا ہو اُسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑھنا پھر جب اتنا وقت گذرے کہ ہوتا ہو اُسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑھنا اور اسی طرح عشا اور فجر کو سمجھ لو غرضکہ پانچون نمازین ایسے اندازے سے پڑھ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس کا گذرے اور اسی حساب سے اُدنون مین کہ مہینا بھر کے اور ہفتے بھر کے ہونگے اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگے اللہ تعالی قادر ہے ہر چیز پر یہ جو بعضون نے کہا ہی یہ بسبب کثرت ہموم وغموم کے اسقدر معلوم ہونگے یہ قول مردود ہے کہ روکرتا ہی اُسکو پوچھنا راوی کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے جو یہ شبہہ کرتے ہین کہ نماز تو وقتونپر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کے جب یہ وقت نہوے تو نمازین کیونکر پڑہینگے یہ شبہہ ہیچ ہے جب شارع نے اسدن مخصوص کا یہ حکم ٹھیرادیا پھر کسکو جگہ چون وچرا کی ہے اور تورپشتی وغیرہ نے اوجہی جواب اسکے لکھے ہین بخوف درازی کے نہین لکھے جو چاہے مرقات مین دیکھ لے ت کہا ہمنے یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اُسکا یا کیا ہوگی کیفیت اُسکی جلد چلنے کی زمین مین فرمایا مانند مینھ کے ف ع مراد مینھ سے یہان ابر ہے یعنی جلدی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنے ابر کے ت جسوقت آتی ہی پیچھے سے اُسکے باؤ پس گذریگا ایک قوم پر اور بُلاویگا اُنکو یعنی طرف باطل اپنے کے پس ایمان لاوینگے وہ اُسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برسا ویگا ابر مینھ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اُگا ویگی یہ استدراج ہوگا اُسکا واسطے قہار کی طرف سے پس شام کو آوینگے اُنپر مواشی اُنکے یعنی وہ جوگئے تھے صبح کو چرنیکے لیے از زمین اُسکے کہ تھے ازروے کوہانون کے ف ع لفظ ذُرّی جمع ذروۃ کی ہے بمعنی کوہان شتر کے اور اعلاے ہر چیز کو بھی کوہان کہتے ہین مراد فوہی مواشی کی ہے کہ کوہان اُسکے فربہی سے دراز ہوجائینگے ت اور خوب پورے اُسکے کہ تھے ازروے تھنون کے یعنی تھن خوب بھرے ہونگے دودھ سے اور خوب کھچے ہوے اُسکے کہ تھے ازروے کوکھ نکے یعنی بسبب کثرت کھانے اور سیری کے تُفَرِّيَانِ الْفَوْرَ فَيَدُوْسُهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَوْقَ ذٰلِكَ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَاعِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيْسٰى إِنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ ثم يرسل الله يأجوج ومأجوج فيموتون موتا ذريعا ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه فلا يجدون موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة رواه مسلم

کیفیت تصحیح وتحریر ہذا صفحہ ۴۶۳ نسخہ

ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کے تدبس رد کرینگے اُسپر قول اُسکا یعنی قبول نہین کرینگے اسکو اور ایمان نہین لاوینگے اُسپر پس پھر لگا اُنسے یعنی پھیرے گا اُسکو اللہ اُنسے پس ہونگے قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اُنکے ہاتھ مین کچھ مالون اُنکے سے ف ع حاصل یہ کہ مؤمن یہ بسبب اُسکے مبتلا ہونگے طرح طرح کی بلاؤن اور محنتون اور ضرورتون اور لیکن ہونگے صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکے کہ وہی ہونگی اللہ تعالے نے صفتین اولیا کی یہ برکت سید الانبیا کے ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنے خزانونکو پس پیچھے چلینگے دجال کے خزانے اُس ویرانیکے مانند ستون شہد کی مکھیونکے ف ع یعاسیب جمع یعسوب کی ہے بمعنی سردار شہد کی مکھیونکے یعنے جیسے یعسوب کی ہوتا ہی اور شہد کی مکھیان اُسکے ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہین اسی طرح خزانے دجال کے ساتھ خزانے پیچھے پیچھے چلین گے اور اسی جہت سے ہر قوم کے سردار کو یعسوب کہتے ہین اور روایت کی دیلمی نے حضرت علی سے بطریق مرفوع کے عَلِيٌّ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ یعنی علی سردار مومنون کا ہے مکہ تاصحت کہتے ہین وہ

اُسکی اور پناہ ڈھونڈتے ہین اُسکی اور مال سر دار اضافہ لکھا ہے کہ اوسکی پناہ ڈھونڈتے ہین اور اُسکے پیچھے جاتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی شرح مین بھی آیا ہو کہ حضرت علی اُنکے مرثیہ مین فرماتے ہین کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا ت پھر ملاویگا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس مارریگا اُسکو ساتھ تلوار کے ف ع یعنی غصہ ہوکر اُسپر بسبب قبول کرنے دعوت الوہیت اُسکی کے یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کے اور تہدید کرنے خرق عادت کے پس کاٹیگا اُسکو دو ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے نشانے پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کے مقدار پھینکنے تیر کے ہوگا کہ نشانے پر مارتے ہین اور بھیضے کہتے ہین کہ معنی یہ ہین کہ پونچھے گا ضربہ اُسکی شمشیر کا مانند پونچھنے تیر کے نشانے پر ت پھر بلاویگا دجال اُس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کے اور روشن اور چمکتا ہوگا منہ اُسکا ہنستا ہوا شاش ف ع اور کہے گا یہ کیونکر صلاحیت رکھے معبود ہونے کی ت پس رہنگا کہ دجال ایسے کامون خراب اور گمراہ کرنیمین ہوگا کہ نا گہان بھیجے گا اللہ تعالی مسیح مریم کے بیٹے علیہما السلام کو پس اُترینگے وہ نزدیک منارۂ سفید کے جانب شرقی دمشق کے ف ع اور اور روایت مین آیا ہو کہ عیسی علیہ السلام اُترینگے بیت المقدس مین اور اور روایت مین ہے ارون مین اور اور روایتیون ہے کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہون مین حدیث اُترنے اُنکے کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کے ہے اور وہ میرے نزدیک الحج ہے اور نہین منافی ہو تمام روایتونکے اسلیے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کے ہے اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلیے کہ وہ اور اردن نام ہین بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہے اُسمین اگرچہ نہین ہے بیت المقدس مین باب منارہ لیکن ضرور ہے یہ کہنے کا پہلے اُترنے عیسیٰ کے واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگے عیسی درمیان دو کپڑون زرد رنگ کے ف ع یعنی پہنے ہونگے دو کپڑے رنگے ہوئے زعفران کے یا ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد رنگ کا ہے اور لفظ مہرودتین ساتھ دال مہملہ کے ہے اور ذال معجمہ کے بھی ت رکھنے والے ہونگے شیخ دونون ہتھیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کے ف ع یہ حال ہی واسطے بیان کیفیت اُترنے اُنکے کے جیسے کہ پہلا جملہ حال تھا واسطے کیفیت لباس و جمال اُنکے کے پھر بیان کیا اُنکا اور حال ت جسوقت جھکاویگے سر اپنا ٹپکیگا پسینا اُنکا اور جب اُٹھاوینگے سر اُترینگے اُنکے بالون سے قطرے مانند دانون چاندی کے کہ مانند موتیونکے ہون ف ع ح یعنی صفائی اور سفیدی مین نہایہ مین لکھا ہے کہ لفظ جمان ساتھ مثلثہ جیم اور تخفیف میم کے اور پروزن غراب کے دانے چاندی کے ہوئے بہت بڑے موتیونکے اور واحد اُسکا جمانۃ ہے کما یطیبی نے کہ شاہت دی عرق کے قطرونکو ساتھ جمان کے بڑائی مین پھر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کے بیچ صفائی کے اور خوبی کے اور بعضون نے کہا کہ جمان ساتھ مثلثہ جیم اور تشدید میم کے چھوٹے موتی اور تخفیف میم سے دانے کے چاندی کے نہین اور یہان مراد خیر ہے یعنی جب جھکاویگے سر اپنا ٹپکینگے اُنکے سر کے بالونسے قطرے نورانی اور جب اُٹھاوینگے سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی و طراوت جمال اُنکے سے ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوے ہوا دم عیسیٰ کے سے مگر کہ مرجاوے اور دم اُنکا پونہچیگا جہانتک پونہچیگی نگاہ اُنکی ف ع جائز ہے یہ کہ ہو دجال مستثنے اُس حکم سے واسطے حکمت دکھانے خون اُسکے نیزے مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اُسکا مؤمنونکے دلو مین اور جائز ہے یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اُترنے اُنکے کے پھر جاتی رہے جسوقت کہ دیکھے دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضونے کہا کہ جسدم سے کہ کافر لگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ اُسکے ہلاک کرنا کا فرکا نہ دم معتاد پس نہ مرنا دجال کا واسطے نہونے دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تھا کہ حضرت عیسے کے دم سے مردہ کو زندہ کرتے تھے اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگے ت پس ڈھونڈیگے عیسی دجال کو یہانتک کہ پاویگے اُسکو دروازہ لُد پر ف ع لُد ساتھ پیش لام اور تشدید دال کے نام ہی ایک بہاڑ کا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہے قریون بیت المقدس کے سے اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین ت پس قتل کریگے اُسکو پھر آویگی عیسیٰ کے پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اُنکو اللہ تعالے سے دجال کے شر سے پس پونچھیگا عیسی اُنکے مونہونسے گرد و غبار شدت و محنت کا ف ع احتمال ہے یہ کہ ہو یہ پونچھنا اپنے ظاہر معنی پر

ل نقل قول ابن حجر در شرح مسلم کہ مراد از بیت المقدس مسجد اقصی است

ع خروج دجال

کہ پیچھے گذرا زادہ اکرام اُنکے کے یہ اشارہ ہو طرف درکرنے شدت خوف کے اُنسے ت اور خبر دینگے اُنکو درجات اور مراتب اُنکے کی کہ پاوینگے بہشت مین
درنہ ہنگا میکہ عیسیٰ اسیطرح سے ہونگے نا گہان وحی بھیجیگا اللہ تعالی طرف عیسیٰ کے کہ تحقیق مین نے نکالے مین کتنے ایک بندے اپنے نہیں طاقت قدرت
کسی کو اُنسے لڑنے کی ف طاقت وقدرت کو لفظ یدکر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کے کام مین ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہین اُنشنیدلائے سابقہ کے
لیے ت پس جمع کر اور محافظت کر میرے بندو نکی لیجا کر طرف کوہ طور کے وہ بھیجے اللہ یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون فھم اول
مھم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا ثم یمر اٰخرھم فیقول لقد کان بھذہ مرۃ ماء ویحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ حتی یکون رأس
ثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی
کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملاہ زھمھم
ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ ویرسل اللہ مطرا لا یکن منہ
بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ یاجوج وماجوج کو کہا نام دو قبیلون کا ہی اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑینگے پس گذرینگے پہلے اُنکے یعنی اول جماعت اُنکی پر تالاب طبریہ کے ف بحیرہ طبریہ ساتھ
اضافت کے ہی اور بحیرۃ تصغیر ہی بحرۃ کی کہ بمعنی دریا کے ہی یعنی چھوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اُسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی کہ نام ایک
قریہ کا ہی شام مین ت پس پی جاوینگے جو کچھ اُسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اُنکی کہ پیچھے آویگی اُنسے پس کہینگے وہ کہ تحقیق تھا اسمین کبھی پانی
پھر چلینگے یہانتک کہ پہونچینگے طرف جبل خمر کے کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع اور لفظ خمر ساتھ زبر خ اور میم کے بمعنی درختون
لپٹے ہوے کے یا جو کچھ ڈھانکے کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سے اور اس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیے اُسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگے
یاجوج وماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنے اُن شخصون کو کہ زمین مین تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اُن شخصون کو کہ آسمان مین ہین پس پھینکینگے تیر اپنے
طرف آسمان کے پس پھیریگا اللہ تعالی اُنپر تیر اُنکے رنگے خون مین ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کیطرفسے کہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑے آسمان
والونسے اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کے لگ کر مسرخ ہو جائین گے پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ حقیر ہینگا فساد اُنکا عالم سفلی و علوی کو ت اور
رد کے جائینگے نبی اللہ کے یعنی حضرت عیسیٰ اور یار اُنکے یعنی اس امت کے مومن کو وہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک اُنکے کے بہتر سو دینار روے
واسطے ایک تمہارے کے آجکے دن ف ح یعنی فاقہ اور اضطرار اُنکی اس حد کو پہونچیگی کہ گلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اہل زمانے بیل مین بہتر ہوگا سو
دینار روے اُنکے نزدیک اور باقی اجزاے گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیے کہ کیا حال کہتے ہونگے وہ یا مرغوب ہونگے اور کیا مرغوب ہونگے اُنکے نزدیک ت پس رغبت
کرینگے یعنی عاجزاری کرینگے اللہ تعالی سے اُنکے ہلاک کرنیکی نبی اللہ کے عیسیٰ اور یار اُنکے پس بھیجیگا اللہ تعالی اُنپر کیڑے اُنکی گردنون مین ف ع نغف ساتھ
زبر نون اور غین کے کیڑے کا اونٹ کی ناک مین پڑجاتے ہین ت پس جاوینگے وہ مانند مرنے ایک جان کے یعنی سب یکبارگی مرجاوینگے قہر الٰہی سے
کو غالب ہی ہر چیز پر پھر اُترینگے پیغمبر خدا عیسیٰ اور اُنکے یار اُنکے طرف زمین کے پس نہین پاوینگے زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اُسکو چربی
اور بدبو اُنکی نے پس دعا کرینگے نبی خدا کے عیسیٰ اور یار اُنکے طرف اللہ کے پس بھیجیگا اللہ جانور پرندہ کہ گردن اُنکی مانند گردنون اونٹ بختی کی پس ت بخت
ساتھ پیش ب اور جزم خ کے اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتے ہین اُسمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ ہیئت اجماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا
مین ت پس اُٹھاوینگے وہ جانور اُنکو اور پھینک دینگے اُنکو جہان چاہا ہی اللہ تعالی نے وفی روایۃ تظرحھم بالمھبل ویستوقد
المسلمون من قسیھم ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ

ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ اَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ نَظَرَ حُمَيْدٌ اِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ڈالدینگے جانور انکو نہل میں ف ح نہل ساتھ زبر نون اور جزم م اور زبر ب کے ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ کہ نکلتا ہے آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہے اس لفظ کی مشکوۃ کے نسخوں میں اور مجمع البحار میں کرمانی سے نقل کی ہے نہل ساتھ میم کے اور معنی اُسکے لکھے ہیں گڑھا گدر زمین میں اور قاموس میں ہے باب اللام اور فصل میم کے ہے مَنہل مانند منزل کے گڑھا پانی سے اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں قَتَلَ حُصَرَ بِالنَّهَلِ نون سے لایا ہوا اور صواب بمنہل ہے بمیم سے انتہی ت اور جلا دینگے مسلمان کمانوں اُنکی سے اور تیروں اُنکے سے اور برکشوں اُنکے سے سات برس پھر بھیجیگا اللہ تعالیٰ ایک بڑا مینہ کہ نہیں چھپاویگا کسی چیز کو اُس مینہ سے گھر مٹی اور چھپر کا اور نہ گھر صوف کا ف ح یعنی شہر کے گھر اور جنگل کے اسلیے کہ وہاں شہر میں مٹی و چھپر کے گھر ہوتے ہیں اور کرنوارون کے کہ جنگل میں بستے ہیں صوف کے کملی ان کے گندران کرتے ہیں اور مراد یہ ہے مینہ سب جگہ پر ہیگا اور کوئی جگہ ایسی نہیں رہنے کی کہ وہاں مینہ نہ پہونچے اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ کے پہونچنے سے کمین مانع نہیں ہوگا اور لفظ لاکمین بڑی دریشی سے کہے اور دریشی اور زبرکاف سے اکنان سے دو طرح آیا ہے یعنی ستر کے ت پس وہ دیگا وہ مینہ زمین کو یہانتک کہ کردیگا اُسکو مانند آئینے کے صاف پھر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھر لا برکت اپنی پس اُس دن کھاویگی جماعت دس سے لے چالیس تک ایک انار سے یعنی نار ایسا بڑا اور پُر دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اُسکو کھاوینگے اور سیر ہونگے اور سایہ پکڑینگے اُسکے چھلکے میں ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدھا چھلکا اُسکے اوپر کا اور تحفۃ اصل میں کہتے ہیں گول ٹہنی کو کہ اوپر دماغ کے ہوا اور لکڑی کے پیالے کو بھی کہتے ہیں پس بسبب مشابہت کے یہاں نار کے اوپر کے چھلکے کو قحف کہا ت اور برکت پاویگی دودھ میں یعنی دودھ اونٹنی اور گائے بکری غیرہ کے تھنوں میں بہت ہوگا یہانتک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیوں میں سے ف ع لفظ فئام ہمزہ سے و پیروزبان جال کے اور عوام بدل لیتے ہیں ہمزہ کو ہی سے یعنی جماعت آدمیوں کی اور مراد اُس سے یہاں زیادہ قبیلے سے ہے جیسے کہ قبیلہ یاد ہی فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہوت اور ایک گائے دودھ کی البتہ کفایت کریگی قبیلے کو آدمیوں میں سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے ف ع فخذ یہاں بزرگ اور جزم خ سے ہے فقط یعنی جماعت کے اقارب سے اور دو ہم بطن سے ہے اور بطن کم قبیلے سے اور فخذ یعنی اُن کے زبر خ اور جزم خ سے بھی ہے ت پس بھیجیگا اللہ باد سرد یعنی ٹھنڈی وسعت میں جو نگے نا گہان بھیجیگا اللہ تعالیٰ ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اُنکو نیچے بغلوں اُنکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازاً ہے کیونکہ حقیقت میں قابض روح ملک الموت ہیں بحکم خدا تعالیٰ اور درمحل خود معلوم ہو چکا ہے کہ ہر مومن مسلم و دونوں ایک ہی ہیں جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کہ رکھا ہے علما نے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کے کہتے ہیں کہ باطن میں ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کے اور تخصیص دیہان تاکید و تعمیم ہے تا کوئی انسے باہر نہ رہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ مختلط ہونگے اور لڑینگے زمین میں مانند اختلاط گدھوں کے آپسمیں ف ح اور بعضوں نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردوں کا عورتوں سے بیمبالی لحاظ ہو کر علانیہ سامنے لوگوں کے جیسے کہ عادت ہے گدھوں کی ہرج جزم ر سے بمعنی جماع کے آیا ہے کہا جاتا ہے ہرج جاریۃ یعنی جماع کیا اُس سے کذا فی القاموس ت پس اُنپر قائم ہوگی قیامت ف ع یعنی نہ آئے

غیر ہر اور آگے آتی ہو حدیث کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہیں کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ اللہ

معجمہ اور تشدید جیم سے امر ہی تیج سے یعنی نحی کرنے سر کے اور یہ روایت صحیح تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت یہ ہی کہ یشبح جیسا کہ کہا گیا تشبیح سے اور شجہ بھی امر ہی اُس باب سے اور روایت تیسری فیشبح وشجہ دونوں شبح سے یعنی نحی سر کے اور جزری نے کہا کہ مؤلف نے یہ تیسری ہی روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اُسکی قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت کے اصحاب ہمارے سے اول سے واللہ اعلم ف فرمایا حضرتؐ نے پس کیگا دجال کیا تمہین ایمان لاتا تو مجھپر فرمایا حضرتؐ نے پس کیگا مومن تو ہی سبح جھوٹا فرمایا حضرتؐ نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اُسکے دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنیکا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف یہانتک کہ دو ٹکڑے کیا جاویگا درمیان دونون پانون اُسکے کے ف ع ح یعنی از سر تا پا چیرا لینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ واو سے ہو اور ایسے ہی لفظ یوشار زیر میم سے ساتھ ہمزہ اور حی کے دونون طرح آیا ہی آرہ شر یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنے اور چیرنیکے کہ جسکو آرہ کہتے ہین مشارون سے بھی یا ہی اور مفرق بزیر میم اور زیر رے سے ہیچو بیچ سر کات فرمایا حضرتؐ نے پھر چلیگا دجال درمیانی دونون ٹکڑون اُسکے کے یعنی اترا ہوا بسبب قتل کرنیکے پھر کہیگا دجال اُسکو اُٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اُٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اُسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجھپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مین نے بیچ پہچانے تیرے مگر زیادہ علم و یقین اسکا کہ تو جھوٹا ہی یعنی نہ کرنے تیرے بعد بارے میرے کی محکم یقین کامل ہوا کہ تو دجال رونگو ہی فرمایا حضرتؐ نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق یہ دجال نہین کریگا کسی کے ساتھ لوگون مین سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اُسکے ساتھ میرے ف ع اُسنے خبر دی سلب ہوجانے قدرت استدراجیہ کی اُس اور تسلی دی لوگون کو اُسکے ڈر سے ت فرمایا حضرتؐ نے پس پکڑیگا اُسکو دجال اُسکو ذبح کرے اُسکو پس بنا گردانی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان گردن اُسکی کے ہی اُس ہڈی تک کہ درمیان منحر اور کندھے اُسکے کے ہو ف ع یعنے شمل تانبے کے سخت ہوجاویگی کہ تلوار اُسمین کام نکرے اور شرح السنہ مین ہی کہ معمر نے کہا کہ ہمو نجھی ہی مجھکو یہ کہ کہا جاویگا اُسکی گردن پر تختہ تانبے کا ت پس نہین اوہ پانیگا دجال اُسکے قتل حضرتؐ کے فرمایا حضرتؐ نے پس پکڑیگا دجال دونون ہاتھ اُس شخص کے اور دونون پانون اُسکے پس پھینکدیگا اُسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکھتا ہوگا پس گمان کرینگے لوگ کہ نہ پھینکا اُسکو مگر طرف آگ کے اور وہ نہین پھینکا گیا مگر طرف جنت کے ف ع یعنی باغ میوہ نیاکے باغون مین سے یا یہ مراد ہی کہ پھینکے گا دجال اُسکو آگ مین کہ اُسکے ساتھ ہوگی کہ دیگا اُسکو اللہ اُسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کے اور ہوگی وہ آگ اُسپر راحت وجنت اور بہر تقدیر نہین حاصل ہوگی اُسکو موت اُسکے ہاتھ پر سوائے پہلی موت کے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روے شہادت کے نزدیک پروردگار عالمون کے ف ع باعتبار ماری جانے اُسکے کے اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنے اُسکے کے اگرچہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حقتعالی کے وعن ۱۲ شریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یعتصموا بالجبال قالت ام شریک فقلت یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ھم قلیل رواہ مسلم اور روایت ہوام شریکؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھاگینگے لوگ دجال سے یہانتک کہ پہونچینگے پہاڑون پر کہا ام شریکؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ پس کہان ہونگے عرب اُسدن ف ع لفظ فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگون کا تو پس کہان ہونگے عرب کہ کام نکاہا جاویگا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر دشمنے کا دین سے ت فرمایا حضرتؐ نے عرب تھوڑے ہونگے یعنی اُسدن پس نہین قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی یہ مسلم نے و عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتبع الدجال من یہود اصبہان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ رواہ مسلم اور روایت ہوانسؓ سے اُسنے نقل کی سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اُن پر

طیلسانین ہونگی ف ع ح لفظ تبع اس حدیث میں تبع زبری اور جزم ت اور زبر ب کے ہیں یعنی ہمراہ ہونیکے والے کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے یعنی تشدید ت سے ہے یعنی پیروی کرنیکے والے لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بھی اور زبر ف سے نام ہے شہر شہور کا شہروں عجم میں سے اور ایک روایت میں ستر کی جگہ نوے ہے اور صحیح مشہور ستر ہے اور لفظ طیالسہ زبر ط اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ کپڑا مشہور ہے عرب میں اور عیاض وغیرہ سے ہے کہ وہ معرب ہے اصل اسکی تالسان ہے اور بعضے عالموں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کے اور ساتھ اسکے کہ روایت کی گئی ہے انس رض سے کہ انھوں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ انہوں طیلسانین تھیں پس کہا انھوں نے کیا عجب شباہ ہیں یہ ساتھ یہود خیبر کے اور حق یہ ہے کہ اوڑھنا طیلسان کا یعنی ڈھانکے سر کے چادر سے مسنون ہے حدیثیں بہت اس میں انس رض سے اور صحابہ رض سے آئیں ہیں اگرچہ ایک قت میں شعار یہود سے ہو اور انکار کرنا انس رض کا اسکو اسی سبب سے ہوا یا بسبب نگ کے کہ زرد تھا اور محل خلاف کا بیچ اوڑھنے طیلسان کے ہے یعنی ڈھانکے سر کے چادر سے اوڑھانے کنارہ اسکے کے کندھے پر اور اوڑھنا اسکو تمتع اور رفق بھی کہتے ہیں اور اوڑھنے کے کہتے ہیں کہ جو آپ نے رسول اللہ صلعم سے صحابہ رض نے ثابت ہوا ہے خصوص بوقت ضرورت کے ہے کہ بسبب گرمی آفتاب وغیرہ کے اوڑھا ہو اور جمہور کے نزدیک علی الاطلاق جائز ہے بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ڈھانکو سر طیلسان سے کہ اوڑھنا چادر کا پہناوا عرب کا ہے اور امتناع پہناوا ایمان کا ہے اور حدیث انس رض میں آیا ہے کہ ڈھانکنا سر کا طیلسان سے دن میں نفقہ ہے اور رات میں زینت اور حدیث انس رض میں آیا ہے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتے تھے متاع کو اور صحابہ رض سے بھی تمتع آیا ہے اور آثار و اخبار اس میں بہت ہیں **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال وھو محرم علیہ ان یدخل نقاب المدینۃ فیاتی بعض السباخ التی تلی المدینۃ فیخرج الیہ رجل وھو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشھد انک الدجال الذی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثہ فیقول الدجال ارایتم ان قتلت ھذا ثم احییتہ ھل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلہ ثم یحییہ فیقول واللہ ما کنت فیک اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ

اور روایت ہے ابو سعید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ منورہ کے حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اسپر داخل ہونا مدینے کی راہوں میں پس اتریگا بعضی نخلستان میں جو قریب ہے مدینے کے ہے پس نکلیگا طرف اسکے ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگوں کا ہوگا یعنی اس وقت میں یا کہا جملہ بہترین لوگوں کا ہوگا ف ع یہ شک راوی ہے اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے پس کہیگا بنا بر قول صحیح تم سے تو ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصف حال اسکے کی پس کہیگا دجال یعنی اسنے کہ گرد اسکے ہونگے خبر دو مجھکو اگر قتل کروں میں اسکو پھر زندہ کروں میں اسکو کیا شک کروگے تم میری شان میں یعنی میرے خدا ہونے میں پس کہیں گے لوگ شک نہیں کرینگے ہم ف اگر وہ لوگ اہل ثقاہت سے ہونگے کہ گرویدہ اور تابعدار اسکے ہونگے تو مراد حقیقت کلام ہے ورنہ بسبب خوف اور دفع الوقت کے کہینگے اور ہو سکتا ہے کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کے نہ شک کرنا اسکے جھوٹے میں ہو تو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اسکو اور پھر زندہ کریگا اسکو یعنی اور پوچھیگا اس سے جیسے کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہے اللہ کی نہ تھا میں یعنی پہلے اس تیرے حق میں کبھی تر اور سخت تر از روئے یقین کے اپنے سے جیسا کہ آج ہوں ف یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجھ سے دیکھا میں نے یقین میرا زیادہ ہے جو ٹوٹے دو نیکا قویتر ہوا بسبب دیکھنے کے علامت بطلان تیرے کہ پیغمبر خدا نے اسکی خبر دی تھی حاصل یہ کہ جیسا آج مجھکو یقین ہے تیرے بطلان کا ایسا کبھی نہیں تھا ترجمہ پس قتل کریگا دجال کہ قتل کرے اسکو پس نہیں قدرت دجال کو اسکے قتل پر ہوگی ف ع اسمیں دلیل ہے اس پر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہو جائیگا اور وہ نہیں رفع کھتا ہوگا اس چیز پر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہے جو چاہے سو کرے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم یتوجہ الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ روایت کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سے رہا لیکہ قصد اسکا مدینہ مطہرہ مین
آئیگا ہوگا یہانتک کہ اتریگا پیچھے کوہ احد کے کہ تین کوس مدینے سے ہی پھیر یعنی بعد واقع ہونے قضیہ شخص کور کے پھیر دینگے فرشتے منہ اسکا طرف
ولایت شام کے کہ جہان سے آیا تھا وہین جاویگا ف اسمین دلیل ہی اسکے بطلان کی اور علامت ہی اسکے عجز ونقصان کی کہ الٹا پھر جاویگا اور
نہین قدرت کیگا داخل ہونے اُس شہر کی کہ جسمین من جملہ فوائد اور اکاوٹ ظاہر یہ ہی کہ وہ حرم ہے مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا تمام جملہ زمان وہ تمام
مین ہلاک ہوگا دجال نبی جیسا کہ گذرا کہ عیسیٰ یا بالدیر کہ شام کے قریب نہین ہی اُسکو مارینگے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی بکرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری اور روایت ہی
ابی بکرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا مدینہ پر خوف دجال کا روز کہ اُن کہ دجال آویگا سات دروازے
ہونگے یعنی راہین یا دروازے قلعہ کے ہین اُسوقت مین ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے کہ روکینگے اُسکو داخل ہونیسے نقل کی یہ بخاری نے
ف ع کہا سیوطی نے کہ یہ جو مشہور ہوا ہی زبانون پر کہ جبریل نہین اُترتے زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکی کچھ اصل نہین اور دلیل
اسکے بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبریل حاضر ہوتے ہین وقت مرنے ہر مومن سے کہ ہوتا ہی علامت پرہیزگار روایت کی ابونعیم نے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذریگا دجال مدینے پر پس ٹل گھائیگا وہ ایک مخلوق عظیم سے پس کہیگا تو کون ہی وہ کہینگا مین جبریل ہون کہا بھیجا ہی
تمکو تا روکون تجکو حرم رسول اسکے سے وعن قیلۃ بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوۃ جامعۃ
فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلاتہ جلس علی المنبر وھو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم
قال ھل تدرون لما جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرھبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء
فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم
وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر فارفأوا الی جزیرۃ حتی تمرمل الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتھم
دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فاقبلنا الیہ سراعا
فدخلنا دیرہ فاذا بہ اعظم انسان رأیناہ قط خلقا وأشده وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ بما بین رسغیہ الی کعبیہ بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم
علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن رھط من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شھرا ثم ارفأنا الی جزیرتک
ھذه فجلسنا فی اقربھا فدخلنا الجزیرۃ فثار علینا دابۃ اھلب کثیر الشعر لا یدری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ
قالوا فاخبرینا ما انت قالت اما انا فلست مخبرتکم ولا سائلتکم ولکن ھذا الدیر قد رھقتموہ فاقبلوا الیہ فانہ والی خبرکم بالاشواق اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مونذن کو کہ پکارتا ہی نماز
جمع کرنیوالی ہی ف یہ کلمہ واسطے طلب کے ترغیب نماز کے کہا کرتے ہین تا لوگ آویں اور جمع ہون جیسے کہ کسوف اور خسوف کی نماز کے لیے زمانہ شریف
مین کہتے تھے ت پس نکلی مین طرف مسجد کے پس نماز پڑھی مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ تکلف اگلا پہلے
نبی کے ہو یا رات مین ت پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر اس حالت مین کہ وہ ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب عادت شریف کے پس فرمایا
چاہیے کہ لازم پکڑے ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑھی ہی وہین بیٹھا رہے اُٹھے نہین پھر فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نے تمکو
عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہی فرمایا تحقیق مین نے قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطے امر رغب فیہ کے یعنی کچھ دینے کے لیے اور
نہ واسطے امر دہشت ناک کے یعنی دشمن سے ڈرانے کے لیے ولیکن جمع کیا ہی مین نے تمکو اسلیے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور جان کی
مجھ سے ایک خبر کہ موافق پڑی ہی اُس چیز کے کہ خبر دیتا تھا مین تمکو اُس مسیح دجال سے ف یعنی چاہا مین نے کہ سناؤن تمکو خبر تمیم داری کی تا موجب
زیادتی یقین تمھارے کے ہو اور خبر ہمقدر معاینہ کی ہوت خبر دی مجھکو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی رومیون مین ف یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہ صراحۃ ہی

اونٹ سے کہ وہ سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضوں نے کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چھوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتھ تمیس شخصون کے ثم اور جذام سے ف ح ثم زبر لام اور جزم ح مجمہ سے نام قبیلے کا ہی اور جذام مثیں جیم اور ذال معجمہ سے بھی قبیلہ ہی ت پس وہی کے ساتھ اُس کشتی کے سوار ہوئے کہ موج نے ایک مہینے بھر تک بہ یا مین ف ح یعنی پھینکا اُنکو موج نے غیر جہت مقصد مین اسلیے کہ لعب اُس فعل کو کہتے ہین کہ اُسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کے نہو ت پس وہ یک لیگی کشتی کو طرف ایک جزیرہ کے وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے چھوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کے تھین ف ع لفظ اقرب بر ہمزہ اور یتیش ر سے جمع ہی قارب کی کہ زبر راور زجر سے ہی یعنی چھوٹی کشتی کے کہ ہمراہ بڑی کشتی کے ہوتی ہی مانند کوتل گھوڑے کے تا اُسمین بیٹھکر حاجت سواری کنارے سے کرین ت پس داخل ہوے جزیرے مین ف ح جزیرہ اُس جگہ کو کہتے ہین کہ پانی گرداگرد اُسکے ہو یعنی ٹاپو ت پس ملے اُنسے ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تھے بال نہین جانتے تھے لوگ کہ آگا اُسکا پیچھے اُسکے سے یعنی تمیز نہین کر سکتے تھے کہ آگا کونسا ہی اور پیچھا اُسکا کونسا بسبب کثرت بالون کے کہا اُنھون نے یعنی از راہ تعجب کے ڈرے ہی تجھکو کون ہی تو اور کیا ہی ما بہت تیری جن ہی یا انسان کہا اُسنے مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ خبر دجال کو پہونچاتا تھا اور قرآن شریف مین جوذا تالارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اُس شخص کے کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر بر زبر دال اور جزم ی سے عبادتگاہ نصاریٰ کی کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیے کہ وہ طرف سننے خبرون تمہارے کی بہت شوق رکھتا ہی قال لقد سألت لنا رجلا ففرقنا منہ ان یکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقہ مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فلکم ما انذرتم فاخبرونا نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فلعب بنا البحر شہرا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب کثیر الشعر قلنا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ قلنا ما الجساسۃ قالت اعمدوا الی ہذا الدیر فاتوہ فانی قد اتیتکم بخبر کم قال فاتیناہ

اور طبریہ زبرطا اور رب کے سے کہ ایک قصبہ ہے اردن سے اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سے ہیں منسوب اسکی طرف ہیں ت کہا ہے وہ بہت پانی رکھتا ہے کما تحقیق پانی اسکا نزدیک ہو کہ جاتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے کہا اسنے کہ خبر دو مجکو چشمہ زرغ کے سے آیا ہے اس چشمے مین پانی اور آیا کھیتی کرتے ہین اہل اسکے ساتھ پانی چشمے کے کہا ہے ہان وہ چشمہ بہت پانی رکھتا ہے اور اہل اسکے زراعت کرتے ہین اسکے پانی سے ف ع زرغ پیش زا اور زبرغ سے بروزن فرفر کہ ایک شہر ہے مسلم مین کہ کم رو سیمگی ہوتی ہے یا قال اخبرونی عن نبی الامیین ما فعل قلنا قد خرج من مکۃ ونزل یثرب قال اقاتلہ العرب قلنا نعم قال کیف صنع بہم فاخبرناہ انہ قد ظہر علی من یلیہ من العرب واطاعوہ قال لہم قد کان ذلک ان ذلک خیر لہم ان یطیعوہ وانی مخبرکم عنی انی انا المسیح وانی یوشک ان یؤذن لی فی الخروج فاخرج فاسیر فی الارض فلا ادع قریۃ الا ہبطتہا فی اربعین لیلۃ غیر مکۃ وطیبۃ ہما محرمتان علی کلتیہما کلما اردت ان ادخل واحدا منہما استقبلنی ملک بیدہ السیف صلتا یصدنی عنہا وان علی کل نقب منہا ملائکۃ یحرسونہا قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعن بمخصرتہ فی المنبر ہذہ طیبۃ ہذہ طیبۃ ہذا ہو فما کنت حدثتکم ذلک قال الناس غیر انہ قال انہ فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما ہو وایم اللہ ما ہو من قبل المشرق رواہ مسلم وعن انی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم وعن ابی امامۃ قال حدثنا تمیم الداری حدیثا احدثکموہ عن الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم الموج شہرا فی البحر حتی ارفئوا الی جزیرۃ فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت ایہا القوم انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ اعظم انسان رأیناہ قط خلقا وأشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدید فقلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبروا ما عندکم فقلنا نحن اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شہرا ثم ارفانا جزیرتک ہذہ فجلسنا فی اقربہا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ قالت اعمد

دجال کی جگہ مین اور تھا حضرت کے گمان مین یہ کہ ان یمن جگہون مین سے کسی جگہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریاے شام اور دریاے یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو بسبب وحی کے یا ظن غالب ہوا حضرت کا کو کہ وہ جانب مشرق کے ہی پس نفی کی پہلے دونون جگہونکی اور اضراب کیا اُنسے ورنہ ابت کی تیسری بگہہ **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایتنی اللیلۃ عند الکعبۃ فرایت رجلا ادم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلھا فھی تقطر ماء متکئا علی عواتق رجلین یطوف بالبیت فسالت من ھذا فقالوا ھذا المسیح بن مریم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ کاشبہ من رایت من الناس بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجلین یطوف بالبیت فسالت من ھذا فقالوا ھذا المسیح الدجال متفق علیہ وفی روایۃ قال فی الدنا الدجال رجل احمر جسیم جعد الراس اعور یقال العین الیمنی اقرب الناس بہ شبھا ابن قطن اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مین نے اپنے تئین یعنی خواب مین یا ازراہ مکاشفہ کے آجکی رات نزدیک کعبہ کے پس دیکھا مین نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اُس چیز کے کہ تو دیکھتا ہی گندم گون مردون مین سے واسطے اُسکے بال ہین ت نزدیک کندھے کے مانند بہترین اُس چیز کے کہ تو دیکھتا ہی بالون مذکورہ سے تحقیق کنگھی کی ہی اُسنے اُنکو پس اُن بالون مین سے ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سے یا تو وہ پانی ہو کہ اُسنے کنگھی بھگو کر کرتے ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سے ت اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوے ہی اوپر مونڈھون دو شخصون کے طواف کرتا ہو خانہ کعبہ کا پس پوچھا مین نے یعنی طواف کرنے والونسے یا ملائکہ سے کہ کون ہی یہ پس کہا اُنھون نے یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے بھرنا گہان مین گذرا ایک شخص مڑے ہوے بالون والے پر کہ بہت مڑے ہین بال اُسکا داہنی آنکہ سے گویا آنکھ اُسکی انگور ہی پھولا ہوا یا بے نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکھ سل پٹ ہوگی اور بائین مین ٹیڑھ ہوگا پھولا ہوا بات بہت مشابہ اُن لوگون مین سے کہ دیکھے ہین مین نے ساتھ ابن قطن کے ف یعنی عبد العزی بن قطن یہودی کہ گذرا اُسکا اوپر گذرا لا اور کاف لفظ کا شبہ مین زائد ہی مبالغہ کے لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کے ہی کہ آگے آتی ہین یا باعتبار آنکھ کے مُنہ کے ت اس حال مین کہ رکھے ہوے ہی دونون ہاتھ اپنے دو شخصون کے دونون مونڈھون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا مین نے کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نے یہ مسیح دجال ہی ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگے اُسکے باطل پر اُسکے اور ایسے جیسے کہ مراد پہلے دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگے حضرت عیسیٰ کے حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اُنکے یارون مین سے اور یہان ایک اشکال اور ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اُسکو طواف سے کیا کام جواب اُسکا یہ دیا ہی علمانے کہ یہ حضرت کے مکاشفات سے ہی خواب مین تعبیر اُسکی یہ ہی کہ آنحضرت کو دکھایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسے گرد دین کے پھرینگے واسطے قائم کرنے دین کے اور درستی کرنے ضلال فساد اُسکے کے اور دجال بھی پھریگا گرد دین کے بقصد ضلال اور فساد ڈالنے کے دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتے تھے پہلے اِس سے کہ منع کیے جاوین قریب ہونے مسجد حرام کے سے اگر دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہ بھی ہی کہ یہان سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج مسجد نہین لازم آتا اور نہی شرک کی طواف سے خارج مسجد مین ہی فافہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کے حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ چشم مڑے ہوے بالون والے اُسکے سر کے کانا داہنی آنکھ سے بہت نزدیک لوگون مین سے ساتھ اُسکے از روے مشابہت کے ابن قطن ہی **وذکر** حدیث ابی ھریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا فی باب اللاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی**

حدیث ابن عمر کی کہ سوا اُسکا یہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کے اگر جا ہیگا اللہ تعالیٰ

فصل دوسری عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرًا كَثِيرًا فَقَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْنَ إِلَى الْقَصْرِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا رَجُلٌ عَظِيمٌ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَئِطُّ وَيُقَاسِي بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔ روایت ہی فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ کے کہ یسا تھ روایت مسلم کے گذری بجاے فلقیتم دابۃ اھلب کے بیچ روایت ابی داؤد کے فاطمہ مذکور سے یوں آیا ہی کہ فاطمہ نے کہا تمیم داری نے پس گمان مین گئے ہم ایک عورت پر کہ کھینچتی ہی بال اپنے یعنے یہ کنایہ ہی دراز گی بالون اُسکے سے کہا تمیم نے کون ہی تو کہا اُسنے مین ہون جاسوسی کرنے والی کہ خبر ین پہونچاتی ہون دجال کو جا طرف اِس محل کے کہ دیکھتا ہی تو پس آیا مین اُس محل مین پس گمان اُس محل مین ایک شخص ہی کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہی زنجیرون مین مع طولتون کے کودتا ہی درمیان آسمان وزمین کے پس کہا مین نے کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اِس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی یہ ہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتے ہین اور یہان عورت کہا اِسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہ کہ شاید دجال کے دو جاسوس ہون ایک دابہ اور دوسری عورت اور یا یہ کہ دابہ اصل لغت مین بمعنی چلنے والے یعنی چلنے والے کے ہی زمین پر اور تخصیص ساتھ چارپایہ کے بحسب عرف عام کے ہی اور قرآن مجید مین استعمال اِسکا بمعنی لغت کے بہت آیا ہی مانند وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وغیرہ کے اور یہ یعنی شامل ہین عورت کو اور یا یہ کہ احتمال رکھتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو بھی بصورت چارپایہ کے ہو گیا ہو کبھی بصورت عورت کے اسلیے شیطان نجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی والا تجسس عالم کی خبرون کی اُسے یا عورت سے بعید ہی مگر یہ کہ مراد جساسہ کی خبرین ہون کہ اُس ناحیے مین گذرتے تھے اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ سے ہی کہ کبھی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اُنمین تھے اور اِس حدیث مین سوال وجواب مخصوص ساتھ تمیم داری رضی کے رکھا اور تطبیق اِسکی یہ ہی کہ سائل جماعت ہوا اور چونکہ تمیم رضہ داخل تھے اُسمین بنسبت سوال کیطرف اُنکے جائز ہی یا سائل تمیم ہون و نسبت اُسکی طرف جماعت کی بھی درست ہی اِسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سے کچھ کام کرتا ہی تو کبھی نسبت اُسکی طرف جماعت کے کرتے ہین جیسے کہتے ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک بنا ہی و نسبت جماعت کیطرف کرتے ہین وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ الْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مین نے بیان کیا تُمسے حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نہ سمجھو تم ف ع یعنی جو کچھ کہ بیان کیا ہی مین نے تُمسے دجال کے حق مین یا بدل جاؤ اُسکو بسبب کثرت اُس چیز کے کہ کہی ہی مین نے اُسکے حق مین کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہی خشیت کی یعنی بیان کیا مین نے تُمسے حد تمین تفرق متعدد یہانتک کہ ڈرا مین کہ مبادا نہ سمجھو حقیقت حال کی اور مشتبہ ہو تُمپر حال اُسکا پس عجب ہی سے کہ سمجھو اور مشتبہ ہو تُمپر حال اُسکا بعد اِس بیان کیا حال اُسکا تاکیدین سے تحقیق مسیح دجال مرویست قدہ ف ع ظاہر یہ مخالف ہی دیگر روایت کے کہ وہ اعظم انسان ہی اور رجحہ بتطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہین یہ ہی کہ وہ ٹھنگنا بھی مرد ہو اور بہ تبیل عظیم الخلقت بھی اور یہ مناسب ہی واسطے ہونے اُسکے کے کنیز الفتنۃ باعتفاظ صروف ہو طرف ہیئت کے اور بعضون نے کہا احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردے اُسکو وقت خروج کے کہ اُسوقت ٹھنگنا ہو جائے ف ع لفظ فجج ساتھ تقدیم ح کے جسم پر اُسکو کہتے ہین کہ نیچے پانوں کے چلنے مین ٹخنے دیکھ پڑین اور لڑیان اور پنڈلیان چھدری کہ اتصال شاخ اور نسل اُسی کے قاموس مین بھی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فجج دوری ہونا رانون ولونان رانون کے ت ڈھیلے ہونے بال کا کالا یعنی ایک آنکھ سے مٹا ہوا آنکھ کا یعنی سپاٹ دھوا ہی دوسری آنکھ نہین ہی آنکھ اُسکی پھولی ہوئی اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ف ع جملہ منفیہ مؤکدہ ہی

واسطے ثابت کرنے آنکھ مٹی ہوئی کے اور یہ منافی نہیں ہے اسکے کہ دوسری آنکھ پھولی ہو مانند دانۂ انگور کے چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہو واللہ اعلم

ت پس اگر شتبہ ہو تم پر ف یعنی اسکے حال میں شبہ راہ پاوے بسبب بھول جانے حال اُس کے کے کہ بیان کیا میں نے تمسے یا اگر شتبہ ہو تم پر امر اسکا دعوے الوہیت میں بسبب امور خوارق عادات کے تو ت پس جان لو اور یہ تقدیر مستحضر رکھو کہ پروردگار تمہارا نہیں ہے کانا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف

ع یعنی اول جو واجب ہے تمپر پہچاننے صفات ربوبیت سے تو یہ ہے کہ پاک جانو اسکو حدوث وعیوب سے خصوصاً نقائص ظاہری سے وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانا انذرکموہ وصفہ لنا قال لعلہ قد ادرکہ بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یعنی الیوم قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابوداؤد

اور روایت ہے ابوعبیدہ بن جراح سے کہ کہا اُسنے سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں گذرا کوئی نبی بعد نوح کے مگر تحقیق کہ ڈرایا ہے اُس نبی نے دجال سے اپنی قوم کو ف اور اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت نوح نے بھی ڈرایا ہے اُس سے اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سے بعد اندازا نذار نوح ہے نہ بعد اندازا وجود نوح ت اور تحقیق میں نے ڈرایا ہوں تمکو اُس سے یعنے ساتھ بیان کرنے وصف اُسکے کے بعوث یہ ہیں کہ اُسکے کے پس بیان کیا اُسکو آنحضرت نے حال دجال کا یعنی بعض حال اُسکا واسطے ہمارے فرمایا آنحضرت نے شاید کہ زندہ رہے ایک ہو کہ پاوے اُسکو بعض اُن لوگوں میں سے کہ دیکھا ہے مجکو ف ع یعنی برتقدیر نکلنے اُسکے کے جلدی اور بعضوں نے کہا کہ دلالت کرتی ہے یہ اوپر بقاء حضرت کے ت یا سُنا ہے اُسکو نے کلام میرا ف یعنے پہونچی ہے اُسکو خبر اُسکی کہ میں نے دی ہے اگرچہ بعد ازروزمانہ دراز کے ہو یعنی وجود اور خروج اُسکا میتقن ہو اور وقت اُسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ یعنی میرے صحابیوں نے پایا قبہا والا اور کہ بعد اُنکے آوینگے البتہ دیکھینگے اور چونکہ خبر میری کہ اُسکے حال سے دی ہے ممکن ہے چاہیے کہ اپنے یقین پر رہیں ت

کہا صحابہ نے یا رسول اللہ پس کیسے ہونگے دل ہمارے اُسدن کہ پاوینگے ہم اُسکو فرمایا جیسے کہ ہیں دل تمہارے آجکے دن یا بہتر اُس سے ف

ع یعنی جسکا ایمان ثابت مستقیم ہے دل اور کجا اندیشہ نہیں جیسا کہ اب منکر ہے اُسکا اُس روز بھی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اُسکا دیکھے گا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہے عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق میں ہے کہا جاتا ہے اُسکو خراسان کہ نام شہر کا ہے بلاد ماوراء النہر سے و ریلدان عراق سے ساتھ ہونگے اُسکے کتنی قومیں گویا چہرے اُنکے سپر ہیں ہیں تہ بہ تہ پھولی ہوئی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی منہ اُنکے چوڑے ہونگے اور رخسارے اُنکے پھولے ہوئے مانند سپر کے اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب النہایہ میں موجود ہے وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال فلینأ منہ فوالله ان الرجل لیاتیہ وہو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شنس سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اُس سے اسلیے کہ دور رہنا اسکے نزدیک رہنے سے اچھا ہوگا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وذکر الذین ظلموا تسلم النار ت پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص لبتہ آویگا دجال کے پاس اور رد گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس متبع بعث کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اُسپر ف لفظ فیتبعہ یہاں بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی منقول ہے یعنی طاعت کریگا اُسکی ت بسبب اُن چیزوں کے کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اُن چیزوں کے کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنے اموات سے اور مانند اُنکے استدراجات سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن اسماء بنت یزید السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ النار رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ح اور پر گذرا کہ مدت اُسکے سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہو کہ مراد اول سے ٹھہرنا اُسکا ہو ساتھ فتنے اور خلل و فساد ڈالنے کے اور اِس سے مطلق ٹھہرنات برس مانند مہینے کے ہوگا ف ع یہ محمول ہو جلدی گذر جانے پر اور اور پر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہو نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کے زمانہ معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانے کے کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند دن کے اور دن مانند جلنے شاخ خرما نے خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسے پتے جلتے ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہو ایسے ہی وہ دن جلد ہی گذر جائیگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابی سعید بن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السبجان والسنوج اور روایت ہو ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرینگے دجال کی میری اُمت میں سے ستر ہزار کہ اُنپر ہونگے سبجان کہ قسم پنہاوے کی ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ع سبجان زیر سین مہملہ اور جزم جیم سے کہ بعد اُسکے جیم ہو جمع ساج کی ہو جیسے تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور والسنوج بضم سین مہملہ اور جزم جیم سے کہ بعد اُسکے جیم ہو جمع ساج کی ہو جیسے تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کے اور روایت ہو ابی امامہ سے امت اجابت ہو یا دعوت اور ظاہر ترا خیر ہی ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہو کہ وہ سیوم مہینے سے ہونگے وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء ثلث قطرھا والارض ثلث نباتھا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرھا والارض ثلثی نباتھا والثالثۃ تمسک السماء قطرھا کلہ والارض نباتھا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البھائم الا ھلک وان من اشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نعما یلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہو اسماء بنت یزید بن سکن سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کے تین برس ہونگے یعنی مختلف بیچ جاتے رہنے برکت کے ایک برس ہوگا کہ باز رکھے گا آسمان اس برس میں مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کے کہ عادت تھی شہروں میں برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاویگی غیر مینہ سے اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینھ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال نگاہ رکھیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام مزرعین کے لوگوں میں اور خزانے اور دفینے دجال کے ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روئیاں اور مبوے اور نہریں اُسکے ساتھ ہونگی ت پس نہیں باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکے ناض چرے ہوتے ہیں مانند گائیں اور بکریوں اور ہرن اور مانند اُنکے کے اور نہ صاحبان کا وحشی چاریایوں میں سے یعنی زندے مگر کہ ہلاک ہو جائینگے یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مرجاوینگے اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہو کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل نہ رکھتا ہوگا پس کہیگا اُسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلا دوں میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو جو مر گئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں ہوں تیرا رب ہوں پس کہیگا گنوار کہ مقرر جانو ہوگا کہ تو رب میرا ہی پس صورت بنا کر لاویگا دجال اُسکے گنوار کے یعنی شیطانوں کو مانند اونٹوں اُسکے کے مانند بہتر میں ہوں اُنکے کے ازروے تھنوں کے اور بہت بڑے اُنکے ازروے کوہانوں کے قال وکان الرجل قد مات اخوہ وامہ وابوہ فیقول لہ ایت ان احییت لک ابالک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اھتمام وغم مما حدثھم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم اسماء قلت یا رسول اللہ لقد طمعت اقول تابن صائد الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ ولا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول اللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزئھم ما یجزئ اھل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مر گیا ہوگا

بھائی اُسکا اور مر گیا ہو گا باپ اُسکا ف جملہ یا تی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ یاتی الاعرابی پر پس ع گا جملہ خبر اشتقتنے سے ت پس کہے گا دجال اُس شخص سے کہ خبر دے مجکو اگر زندہ کرون مین تیرے لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہین جانیگا تو کہ تحقیق مین رب تیرا ہون پس کہیگا وہ مترد پس صورت بناویگا واسطے اُسکے شیاطین کے مانند باپ اُسکے کے اور بھائی اُسکے کے کہا اسارؓ نے پھر تشریف لیگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اپنے کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر و غم مین تھے بسبب خبر دینے آنحضرتؐ کے حال دجال کے سے کہا اسارؓ نے پس کہا مین آنحضرتؐ نے دونون طرفین دروازے کی ف ح ع لفظ محمہ ساتھ زبر لام اور جزم ح کے تمام مشکوۃ اور مصابیح کے نسخون مین ہی یعنے جانب کے ذکر وابن الملک اور صحاح اور قاموس اور کتابون مین ہا یعنی مذکور نہین اور طیبی نے کہا صواب بحذفہا الباب ہی ساتھ جیم کے جگہ ح کے اور ساتھ ف کے بدلے میم کے یعنی بازو سے دروازے کہنا ہونہین بعد اتفاق نسخون کے تو جیہ کرنی ضرور ہی وہ یہ کہ قاموس مین لحمہ کو معنے گوشت کے ٹکڑے کے لکھے ہین پس مجرد کیا جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونون سے دونون ٹکڑے دروازے کے یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجا ہے ہین رجوع ہوتے ہین پس یہ اولی ہی تخطیۂ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب ت پس فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہی حال تیرا ای اسارؓ کہا مین نے یا رسول تحقیق نکالا ہے ڈالے آپنے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرتؐ نے اگر نکلے دجال درین حین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین دفع کرونگا اُسکو ساتھ حجت کے اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اُنکا پس کہا مین نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہین آٹا اپنا پس نہین پکا چکتے ہم روٹی اسکی یہانتک کہ بھوک لگ آتی ہی ہمکو یعنی بسبب یہ لگنے کے روٹی کے کہنے مین قلت صبر سے طبیعت انسان کی بھوک سے باہر حد ہی پس کیا حال ہوگا مومنون کا اسدن یعنی بیچ وقت تحمل کے اور منحصر ہونے جو درد روٹی کے نزدیک دجال کے اور اتباع اُسکے کے فرمایا آنحضرتؐ نے کفایت کریگی اُنکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمانیون کو یعنی فرشتون کو قسم تسبیح و تقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اُسکے زمانے مین اس حالت مین نہین محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہین محتاج ہوتے ملائکہ اور زندہ اُنکی تسبیح و تقدیس ہو گی جیسے کہ فرشتون کی تسبیح و تقدیس ہی اور یہ بھی نے یعنی بعید بیان کیے ہین کہ ہم آٹا گوندتے ہین روٹی پکانیکے لیے پس نہین پکا سکتے ہم روٹی یہانتک کہ بھوکے رہتے ہین بسبب فکر و غم شدید کے کہ نکالے ڈالتا ہو دل ہمارا ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال اُسکا کہ مبتلا ہونگے اُسکے زمانے مین رب سے اس معنی کے حضرتؐ کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر تسلی دیگا اُنکو ببرکت تسبیح و تقدیس کے ف ح ع اور شاید کہ اسارؓ نے بیان جدا اس مجلس کے آن کر عرض کی ہو اور ظاہر متقضا کلمہ ف کا لفظ فعلت مین فی دلالت کرتا ہو اسپر کہ متصل خبر سننے دجال کے کہا ہو یہ قول اُسی مجلس مین جو کچھ کہ کہا قصہ آپکا اور بھوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فاقم اور بعد لفظ رواہ کے یہان اصل نسخے مین سفینہ ہی چھوٹی ہوئی ہو اور پھر کسی لاحق کیا ہی احمد و ابوداؤد و الطیالسی اور بعضون نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بعضہا اَفْصَلُ الثَّالِثِ فصل تیسری عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَأَلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَکْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُہٗ وَاِنَّہٗ قَالَ لِیْ مَا یَضُرُّکَ قُلْتُ اَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَہٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَہَرَ مَاءٍ قَالَ ہُوَ اَہْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ و روایت ہی مغیرہؓ بن شعبہؓ سے کہا مغیرہؓ نے نہین پوچھا کسی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دجال کا بہت اُسقدر کہ مین نے پوچھا اُسے اور تحقیق حضرتؐ نے فرمایا مجکو نہین ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہین کریگا تجکو بہ حمایت و عنایت الٰہی کے کہا مین نے کہ لوگ کہتے ہین کہ اُسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیون کا یعنے روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہوا در نوبت اضطرار کی پہنچے تو کیا کرے فرمایا حضرتؐ نے دجال بہت ذلیل ہی اللہ کے نزدیک اِس سے اُقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح کہ پیدا کرے اُسکے ہاتھ پر مانند ان پہاڑ کے حقیقۃً اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اُسکے ہاتھ پر سحر باطل اور صورتین بے حقیقت ہونگی اور اُسکو قدرت نہین ہی دپر گمراہ کرنے اور شک ڈالنے مومن کے

کہ یقین کہے دین میں بلکہ جو کچھ کہ دیکھیگا اُس سے قسم خوارق سے موجب یادِ قی یقین اُسکے کا ہوگا اُسکے جھوٹ پر **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَابَیْنَ اُذُنَیْہِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اور پر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانوں اُس گدھے کے درازی ستر ہاتھ کی ہوگی یعنی درازی دونوں باتھوں کی نقل کی یہ بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **باب قصۃ ابن صیاد** یہ باب ہی بیچ بیان قصۂ ابن صیاد کے **ف** ح ع اکثر معتمد نسخین میں تو اسیطرح ہی اور بعضی نسخون میں ابن الصیاد ہی الف لام سے اور نام اُسکا صاف ہی اور بعضے کہتے ہین عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سے ہی اور بعضے کہتے ہین فہیل تھا درمیان اُنکے اور تھی اُسمین کچھ کہانت سحر اور قبل امر اُسکا یہ ہی کہ فتنہ تھا کہ مبتلا اور امتحان کیے گئے تھے ساتھ اُسکے مسلمانون اور احوال اُسکا مختلف فیہ ہی اور صحابہؓ کو بھی مین اختلاف تھا پس بعضے اِسپر ہین کہ وہ دجال معہود تھا کہ اخیر زمانے مین نکلیگا اور لوگون کو گمراہ کریگا اور اکثر اِسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہو لیکن جماعت دجالون سے ہو کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنیکے ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اِس امت مین دجال ہونگے کذاب اور گمراہ کرنیوالے ہونگے اور دلیل اِس جماعت کی یہ ہی کہ وہ اول اگرچہ کافر ہی ساحر تھا و لیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیے مسلمانون کے ساتھ اور اُسکے فرزند ہوئے اور وہ مکے مین اور مدینے مین پیدا تھا اور دجال کافر ہوگا اور اُسکے فرزند نہین ہونیکے اور مکے اور مدینے کے آنے سے منع کیا جائیگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہی اگر کسی حمل یہ کہ حال اُسکا مبہم ہو اور آنحضرتؐ پر بھی سہل ہین وحی نہیں تو بھی مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا **الفصل الاول** **الفصل پہلی** **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلٰی ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَصَّہ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَکَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَخَبَأَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْہِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ لَا تَسْتَطِیْعُ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ ۔ روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق عمر بن خطابؓ گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جماعت کے اصحاب آنحضرتؐ کے سے طرف ابن صیاد کے یہانتک کہ پایا اُسکو کھیلتا ساتھ لڑکون کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہی یہود مین سے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک ہو چکا تھا ابن صیاد کہ بالغ ہونے کے پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ اپنا پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس نہ دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرتؐ کے اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کے **ھوف** ح یعنی عرب کے اسلیے کہ اکثر عرب پڑھے لکھے نہوتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرتؐ کی رسالت کے منکر نہ تھے ولیکن خاص عرب کا ہی جانتے تھے اور یہ بات اُسکی باطل تھی کہ قبیلے سے تھی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہی اور یہ کہنا اُسکا تمناقض تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہی اور جب آنحضرتؐ نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کے باطل ہوئی پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرتؐ سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بھیجا آنحضرتؐ نے ابن صیاد کو **ف** ح لفظ رحمن بزبر اور صیاد مہملے استوار کرنا اور آخر مین ہاء اور دو چیزون کو اسلیے بتایا کہ مروض نبیا و استوار کو کہتے ہین حاصل یہ کہ اعضا اُسکے کے آپسمین نرمے ملائے اور بہینچے ذکر خفتا

اور نودہی نے کہا کہ ہمارے شہروں کے اکثر نسخوں میں فرقصہ ف اور رضاد جمیعہ سے ہے یعنی چھوڑ دیا اُسکو اور ترک کیا سوال و جواب اُسکا اور جہال اُسکی
ت پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اُسکے پیغمبروں پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اللہ کے رسولوں پر اور تو نہیں ہے اور نہیں ہے پس اگر تو بھی
اُنمیں سے ہوتا تو البتہ میں تجھپر ایمان لاتا اور یہ بھی بنابر فرض تقدیر کے ہے اور پہلے اسکے کہ جانیں حضرتؐ اپنے تئیں نبی تم اُنہیں نبی الیس ابلیس نے
خباثت کے فرض تقدیری بھی نہیں جائز اور صریح بیان کیا ہے ہمارے بعضے علمانے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پھر طلب کرے اُسکے تئیں
معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے اور قتل نہ کیا حضرتؐ نے اُسکو باوجود یکہ دعوی کیا اُسنے روبرو آپکے نبوت کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کیے گئے تھے حضرتؐ
قتل کرنے لڑکوں کے سے اور دوسرے یہ کہ یہود اُن دنوں میں ذمی تھے اور صلح کی تھی اُسپر کہ چھوڑے جاوینگے اپنے حال پر اور دانہیں ہیں تھا یا
اُنکے حلفاسے ت پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی متشکک ہوتا ہے تو اُسنے کہا اُسنے صادق یعنی خبر سچی دی ہے مجھکو اور کاذب یعنی جھوٹی
خبر دیا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا اور بعضوں نے کہا کہ سہل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیرے پاس کیا آتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہ ہے کہ آتا ہے
مجھسے کچھ باتیں کہ کبھی سچی نکلتی ہیں اور کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبریں سچ پڑتی ہیں اور بعضی جھوٹی جیسے کہ عادت کاہنوں کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہیں
اُنپر خبریں سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا نے کہ متشبہ کیا گیا تجھپر امر ف ع یعنی جھوٹ سے ساتھ سچ کے اور کہا شیخ نے کہ مختلط ہوا اور متشبہ کیا گیا
تجھپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی خبر لاتا ہے اور اُس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی سالمیت اُسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہیں آتی اور
اُسنے اپنی ذات کے واسطے اقرار کیا اُسکا بہ حال کاہنوں کا ہونا اور نہ پیغمبروں کا ت فرمایا حضرتؐ نے تحقیق القا کرتا ہے میرے لیے ایک اسم پوشیدہ
ف ع تاکہ بناوے اُسکو اور اسطرح حضرتؐ نے اُسکا امتحان کیا اُسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اُسکے حال کا صاحبہ پیرا و جانمیں کہ یہ کاہن ہے تو کہتا ہے اُسکو اُس
شیطان کہ سکھا جاتا ہے اُسکو جھوٹی سچی باتیں ت حالانکہ جیسا کہ حضرتؐ نے اُسکے لیے یہ آیت جسدلالت کریگا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اُسنے
وہ پوشیدہ چیز ہے میری ف ح وحی ہے اور دال ہے تشدید خ سے معنی وحی کے پس نیا یا اُسنے اُس آیت کو دل میں کہ ہوئی ہے مگر ایک لفظ
ناقص نہ یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ بھی جسب عادت کاہنوں کے تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات سنتے تھے جا کر اُنکو القا کر دیتے ہیں اور احتمال ہے کہ آنحضرتؐ
نے بعضے صحابہ سے آہستہ اُس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اُنکو سنکر اُسکے تئیں القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرتؐ نے دور ہو پس نہیں گذرنیکا
تو اپنی قدرت سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اُسکا کاہنوں کا سا ہے کہ بعضی چیزیں ناقص بسبب القائے شیاطین کے معلوم کرتے ہیں پس فرمایا
حضرتؐ نے دور ہو تجاوز نہیں کر سکے گا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ سے کہ حد و قدر و مرتبہ کاہنوں کا ہے بسبب اظہار بعضے نبات ناقص کے تمام کے اور
دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہے اور اخسا کلمہ زجر واہانت کا ہے کہ واسطے ہانکنے کتے اور سور کے کہتے ہیں لوگ اُسکے پاس تو اور ت
پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتے ہیں آپ مجکو یعنی حق ابن صیاد کے کہ مارون گردن اُسکی فرمایا پیغمبر صلعم نے اگر حق ہے اُسکا تو نہیں
دجال معہود مسلط نہیں کیا جاویگا تو اُسپر یعنی نہیں مار سکے گا اُسکو کیونکہ قتل کرنیوالے اُسکے عیسیٰ ہیں اور اگر نہیں ہے وہ دجال پس نہیں بہتری تیرے
لیے اُسکے قتل میں ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہے اور یہود میں سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اُسوقت میں وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ نہیں قرآن
دلالت کرتے تھے اُسکے دجال ہونے پر فرمایا حضرتؐ نے کلام مذکور بصورت شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ اَتَى ابْنَ الصَّيَّادِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنَ
ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَتَّقِي بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافُ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَنَاهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

عِنْدَ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا
وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کہا ابن عمرؓ نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاریؓ بھی ہمراہ حضرتؐ کے رہا یکہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختوں کا انمیں کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرمے کی شاخوں میں جانکہ حضرت فریب دیتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرتؐ کو ف ع یعنی اور رجا میں حضرتؐ اور اصحابؓ آپکے کہ وہ کاہن ہی یا ساحر ہی وغیر ذالک سے معلوم ہو اکہ جائز ہی کھولنا احوال کا کہ خوف ہوا اسکے مفسدہ کات اور ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنے بچھونے پر لپٹا ہوا ایک چادر میں کہ اسکے لیے تھی اس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اس حال میں کہ حضرت چھپے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے اے صاف اور یہ نام ہی ابن صیاد کا یہ محمدؐ کھڑے ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اسکو ماں اسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اس سے وجود میں آتا کہ اس سے حقیقت اسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہی کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس چیز کے کہ وہ لائق ہی اسکے پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی احتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہی یا تقریب فتنہ گری کی مرتصف ہونے اسکے کے ساتھ بعضی صفتوں اسکی کے دجال کو یاد کیا اور اسکے احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اسنے اپنی قوم کو اس سے یعنی بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیاؑ کے ولیکن میں کہتا ہوں تمسے دجال کے مقدمے میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے اسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہی کانا ف ع یعنی بسبب منزہ ہونے اسکے کے حاسہ عین بینائی کی سے تا کانا پن لائق ہو ساتھ اسکے اور احتمال ہو کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَلْفَیْنَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَعْنِیْ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَنْتَ اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ مَاذَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقًا وَّکَاذِبًا فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْکَ اَمْرُکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ قَالَ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقِیْنَ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبِیْنَ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَیْہِ فَدَعُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہا ابو سعیدؓ نے کہ ملاقات کی اس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نے اور مراد رکھتے تھے ابو سعیدؓ اس سے ابن صیاد یعنی یہ سب صاحب ملے اس سے بیچ بعضی راہوں مدینے کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور فرشتوں اسکے کے اور کتابوں اسکی کے اور رسولوں اسکے کے کیا دیکھتا ہی تو کہا اسنے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہی تو تخت ابلیس کا در یا برف ح جیسے کہ اول کتاب میں باب ابو سوسہ میں گذر کہ رکھتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بیٹھتا ہی فوجیں اپنی کہ تفتے میں الیس لوگوں کو ت فرمایا آنحضرتؐ نے اور اور کیا دیکھتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں سچوں کو کہ لاتے ہیں خبر سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں میں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو ف ح یہ یا تو شک کا راوی ہی کہ اس طرح کہا یا اسطرح اور احتمال ہی کہ شک بھی ابن صیاد سے ہو کہ کہا کہ وہ دیکھتا ہوں یا یہ اور اسکو بہت خلل ہی بیچ خلط اور احتمال امر اسکے کے کہ جزم نہیں رکھتا تھا اور حال اسکا بروجہ انتظام و استقامت کے نہیں ہاں کبھی اسطرح دیکھتا ہوں اور کبھی اسطرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہی کام اسپر یعنی اسکی معلومات میں پس چھوڑ دو اسکو

یعنی اسلیے کہ یہ امین بل جواب کے نہیں کرتا نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اُسی سے تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال جنت کی مٹی کا کہ کیسی ہو پس فرمایا وہ مٹی ہو مشک کی رنگ میں مشابہ میدے سفید کے ہموار و خوشبو میں مانند مشک خالص کے نقل کی مسلم نے **وعن** نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِی بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِینَۃِ فَقَالَ لَہُ قَوْلًا أَغْضَبَہُ فَانْتَفَخَ حَتَّی مَلَأَ السِّکَّۃَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَی حَفْصَۃَ وَقَدْ بَلَغَہَا فَقَالَتْ لَہُ رَحِمَکَ اللّٰہُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَۃٍ یَغْضَبُہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو نافع سے کہا ملاقات کی ابن عمرؓ نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینے کے پس کہی ابن عمرؓ نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اُسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کہ بھر دیا کوچے کو یعنی اُسکے بدن میں پھولے ہوئے تھے پس گئے ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ کے پاس کہ اُنکی بہن تھیں اور یہودی خصرخ کی اور حال آنکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر اُنکو پس کہا حفصہؓ نے ابن عمرؓ کو کہ رحمت کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ کیا چاہتا تھا تو ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اُسکو کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصے کے کہ کریگا اُسکو

ف ع ح یعنی وہ ایکبار غصے میں آویگا اور نکلیگا بسبب غصے کے اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ دلاتا ابن صیاد کو اسی عبداللہ اور نہ کلام کرتا اُس سے تاکہ نہ نکلے اور بظاہر ہوں فتنے اور یہ منع کرنا حفصہؓ کا ابن عمرؓ کو لبسبب احتمال ورممکن ہے نے اسکے تھا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ وہ یقین رکھتی ہوں گی سکا واللہ اعلم **وعن** اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ إِلَی مَکَّۃَ فَقَالَ لِی مَا لَقِیتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُونَ أَنِّی الدَّجَّالُ أَلَسْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَہُ إِنَّہُ لَا یُولَدُ لَہُ وَقَدْ وُلِدَ لِی أَلَیْسَ قَدْ قَالَ وَہُوَ کَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِینَۃَ وَلَا مَکَّۃَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِینَۃِ وَأَنَا أُرِیدُ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِی فِی الْآخِرِ قَدْ أَمَا وَاللّٰہِ إِنِّی لَأَعْلَمُ مَوْلِدَہُ وَمَکَانَہُ وَأَیْنَ ہُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاہُ وَأُمَّہُ قَالَ فَلَبَسَنِی قَالَ فَمَا لَکَ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیلَ لَہُ أَیَسُرُّکَ أَنَّکَ ذَاکَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِہْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابن خدری سے کہا رفاقت کی ہم نے ابن صیاد سے مکے تک یعنی اسوقت کہ جاتے تھے ہم مکے کو پس کہا ابن صیاد نے مجکو کہ کیا پاتی ہیں لوگ اُس سے کہ گمان کرتے ہیں یا کہتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتے ہو کہ ارشاد اسکے حق میں سنا تو نے اے ابوسعید یہ نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُسکے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں پیدا کیجاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے اسکے لیے اولاد یا نہیں فرمایا حضرتؐ نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہے حضرتؐ نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینے میں نہ مکے میں تحقیق یا ہوں میں مدینے سے اور ارادہ رکھتا ہوں مکے کا پھر کہا ابن صیاد نے مجکو بیچ اُن کلام اپنے کے گاہ بوقسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں وقت دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اُسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی اب اور جانتا ہوں میں اُسکے ماں باپ کو کہا ابوسعید نے اپنے تئیں کیا دجال نے امر مجھپر **ف** ح یعنی میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ وہ دجال ہے یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اُسکے امر میں یا بسبب اسکے کہ اول کلام اُسکا بیچ انکار و حالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کے اور یہ حوالہ میں کہا کہ میں جانتا ہوں وقت ولادت وغیرہ اُسکا تعریض و تلویح اُسکے اقرار کی کرتا ہے اسلیے کہ اس عبارت کو کبھی کلام کرنیوالا کنایہ اپنے نفس سے رکھتا ہے واللہ اعلم کہا ابوسعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ملاکی موجبیتر سے لیے باقی دونوں زین یا بیچ تمام دونوں عمر تیری کہا ابوسعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے اُس سے کہا کہ آیا خوش گستا ہے تجکو کہ تو شخص ہے تو ابن صیاد نے کہا ابوسعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر خوش کیجاوں میں مجھپر یعنی وہ تہمتیں کہ دجال میں ہیں قسم کھانے اور فریب دینے وغیرہ کی تو ناخوش نہ کرے مجھکو میں **ف** ع یعنی بلکہ قبول کرونگا میں جو حاصل ہے کہ راضی ہوں دجال ہونے پر اور یہ دلیل واضح ہے اُسکے کفر پر نیز کی یہ **مسلم نے وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِیتُہُ وَقَدْ غَرَبَتْ عَیْنُہُ فَقُلْتُ مَتَی فَعَلَتْ عَیْنُکَ مَا أَرَی قَالَ لَا أَدْرِی قُلْتُ لَا تَدْرِی وَہِیَ فِی رَأْسِکَ

فَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ صَادَفَنِیْ حَصَادَ الْخَمَّالِ فَفَرَکَتْنِیْ فَرْکَۃً بِخَمْرِ یَمِیْنِہٖ رَکَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا ملا مین ابن صیاد سے اس حالت مین کہ سوج گئی تھی آنکھ اُسکی پس کہا مینے کب سے کی آنکھ تیری وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین یعنی ورم کہا نہین جانتا مین کہا مینے نہین جانتا تو حال آنکھ کا نکھ تیرے سر مین ہی کہا اگر چاہے خدا یتعالی پیدا کرے اُسکو تیرے عصا مین ف ح یعنی خدا یتعالی قادر ہی کہ پیدا کرے آنکھ کہا ہی دیکھ رکھے دیکھنے والے کے دیکھنے کو اور جماد کو شعور نہین ہی گا آنکھ کا اور درد کا کہ اُس آنکھ مین پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بھی شعور نہو اسکا بسبب کثرت استعمال انکار کے مانع ہوتا ہی جس کرنے اور معلوم کرنے سے ت کہا ابن عمرؓ نے پس کی دراز کی ابن صیاد نے ناک کی اور اسے مانند سخت آواز گدھے کے کہ سنی ہی مینے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اِنَّ ابْنَ الصَّیَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا یُنْکِرُہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا مینے جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینے کہ قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنی باوجود یکہ ظنی ہی نہ یقینی کہا جابرؓ نے کہ مین نے سنا ہی عمرؓ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ع ح یعنی اگر نہوتا یہ الیقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابرؓ کی اور عمرؓ کی اسپر تھی کہ ابن صیاد اُن جالون سے تھا جنکے نکلنے کے اور دعوی کرنیکے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگون کو اور شبہہ ڈالینگے لوگون مین نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا اگر ہووہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر اطلاق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہی کہ وہی مسیح دجال معہود مراد ہو پس قسم کھانی اُسکی حمل کیجاویگی اوپر چوراکے وقت غلبۂ ظن کے اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر سے آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تھا شاید کہ مذہب ابن عمرؓ کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اسمین اختلاف اشتباہ تھا واللہ اعلم

ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** نافع **قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا اَشُکُّ اَنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَیَّادٍ** رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ روایت ہی نافع سے کہ تھے ابن عمرؓ کہتے قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین یہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابی داؤد نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کے **وَعَنْ** جَابِرٍ **قَالَ فَقَدَنَا ابْنَ صَیَّادٍ یَوْمَ الْحَرَّۃِ** رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی جابرؓ سے کہا کم کیا ہمنے ابن صیاد کو دن حرہ کے ف ح اگر مراد اس عبارت سے ظاہر اسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہان گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینے مین مرا اور نماز پڑھی اُسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہو اور شامل موت کو بھی ہی تو کچھ منافات نہین دونون حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اُنسے **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** یَتْبَعُ الدَّجَّالَ ثَلٰثُوْنَ عَامًا اَوْ یَزِیْدُوْنَ لَہُمَا وَلَدٌ تَلِدُ لَہُمَا وَلَدٌ لَا یُوْلَدُ لَہُمَا عَلَامٌ اَعْوَرُ اَصْرَسُ وَاَقَلُّہُ مَنْفَعَۃً تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ اَبُوْہُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ کَاَنَّ اَنْفَہٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّہٗ اِمْرَاَۃٌ فُرْصَانِیَّۃٌ طَوِیْلَۃُ الْیَدَیْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ سَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَہُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَذَہَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْہِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِمَا فَقُلْنَا ہَلْ لَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَکَثْنَا ثَلٰثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَصْرَسُ وَاَقَلُّہٗ مَنْفَعَۃً تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِہِمَا فَاِذَا ہُوَ مُجَدِّلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَہٗ ہَمْہَمَۃٌ فَکَشَفَ عَنْ رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمْ قُلْنَا وَہَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بکرہؓ سے کہ کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے دجال کے تیس برس نہین پیدا کیا جاویگا واسطے اُنکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے اُنکے ایک لڑکا کانا بڑے دانتون والا یعنی کلیجون والا اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی

آخر عمر سے یہ کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر ین جنس غلاموں کا از روی منفعت کے یعنی نہیں ہوگا کوئی لڑکا کتر ا ہوا سمیت دنبگی دونوں
آنکھیں اُسکی اوندھی سمیت و بگاڑ اُسکا ع یعنی نہیں منقطع ہونگے افکار فاسدہ اُس سے وقت سونے کے بسبب کثرت وسوسوں اور پے در پے آنے
فکروں فاسدہ کے کہ التفات کیا اُسکو شیطان جیسے کہ نہیں سوتا تھا رات آنحضرتؐ کا بسبب کثرت افکار صالحہ کے بسبب پے در پے آنے وحی و الہامات
کے ت پھر بیان کیا آنحضرتؐ نے حال ان باپ اُسکے کا پس فرمایا باپ اُسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی ہلکا گوشت کہ نہ اُسکی جرخ مرغ کی ہو یعنی ناک
اُسکی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کے اور ماں اُسکی ایک عورت ہوگی موٹی جوڑی یعنی دونوں ہاتھوں کی پس کہا ابوبکرؓ نے پس سنا ہے ایک لڑکے کو
بیچ یہود کے مدینے میں پس گیا میں و رند بیٹر عمر عوام یہاں تک کہ گئے ہم اُسکے ماں باپ کے پاس پس ان کو گمان ضعف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تھا
اُسکے ماں باپ کے حق میں موجود ہوا ور ایسا ہی ہو جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا بعضے اُسکے ماں باپ سے کہ آیا ہو تمھارے لیے کوئی فرزند پس کہا اُنھوں نے کہ ٹھہرے تھے
ہم تیس برس تک کہ نہیں پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں کے سوتی ہوا لاد کر باعتبار منفعت کے سوتی دونوں آنکھیں اُسکی اوندھی سمیت تادل
اُسکا کہا ابوبکرؓ نے پس نکلے ہم اُن دونوں کے پاس سے پس لی گمانی دلہ کا یعنی ابن صیاد پڑا تھا دھوپ میں بیچ چادر کے اور واسطے اُسکے
تھی آواز پست کہ سمجھ میں نہ آوے پس کہا مدار اپنا پس کہا کیا کہتے ہیں زبیر اور ابوبکرؓ نے کچھ کلام کیا ہوگا اُسنے حق میں یا اور کچھ اُسپر اُسنے
کہا کہا اُسنے کہ کیا سنا تو نے جو کچھ کہا اُسنے کہا ان سوتی ہیں آنکھیں میری و نہیں سوتا دل میرا انتہی و عن جابرؓ انہ سمع النبی
یالدینۃ ولدت غلاما مسموحۃ عینہ طالعۃ نابہ فاشفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون الدجال فوجدہ
تحت قطیفۃ یہمہم فادنتہ امہ قالت یا عبد اللہ ھذا ابو القاسم فخرج من القطیفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما لہا اتانہا اللہ لو ترکتہ لبین فذکر مثل معنی حدیث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لی یا رسول
اللہ فاقتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ھو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی بن مریم وان لا یکن
ھو فلیس لک ان تقتل رجلا من اھل العہد فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشفقا انہ ھو الدجال رواہ
فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود سے جنی مدینے میں ایک لڑکا کانا بڑی ہوئی اور ہوار کی گئی تھی اُنکی اُسکی
یعنے دائیں اور بعضوں نے کہا باہیں نکلی ہوئی تھیں کچلیاں اُسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی امت پر اِس سے کہ ہووے وہ دجال پس آئے
آنحضرتؐ اُسکے دیکھنے کو تا اُسکا حال تحقیق کریں پس پایا اُسکو بیچے چادر کے لیٹا ہوا اِس حال میں کہ کرتا تھا کلام چپکے چپکے کہ سمجھ میں نہ آوے پس
آگاہ کیا اُسکو اُسکی ماں نے پس کہا اے عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں فخر وار ہوا و رسنتے ہوئے کلام
کرنیکے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اِس عورت کو اور کیا کلام کیا اُسنے مارے اُسکو خدا تعالیٰ اگر چھوڑ
دیوے اُسکو اور خبر نہ کرے اُسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابرؓ نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث ابن عمرؓ کے کہ ابتدائے باب میں گذری پس کہا عمر بن خطاب نے
کہ اجازت دیجیے مجکو یا رسول اللہ پس قتل کروں اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نے اگر ہی ابن صیاد دجال معہود تو نہیں تو یارا اُسکا یعنی قتل کرنیوالا اُسکا اور نہیں ہے
یارا اُسکا مگر عیسیٰ بیٹا مریم کا اور اگر کسی کو قدرت اُسکے قتل کی نہیں ہوتی کمر عیسیٰ کو اور اگر نہیں ہووے وہ دجال تو نہیں ہو چنانچہ کہ ہمارے ایک مرد کو
اہل ذمہ سے ف رح اور یہ ماجرا اُسکے اسلام لانے سے پہلے کا تھا اور بعد اسلام لے آنے کے بھی حال اُسکا معلوم ہوا کہ ویسا ہی تھا اسکا کہنا ہوا اور کفر جیسا
کہ حدیث ابی سعید خدری کی سے کہ ہمراہ اُسکے ہے۔ کو گیا معلوم ہوا تب پس ہمیشہ تھے پیغمبر خدا ڈرنیوالے یعنی اپنی امت پر اِس سے کہ ابن صیاد وہ دجال ہووے
ع کہا بعضی محققین نے کہ تو جیہ پیچ حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں ابن صیاد کے حق میں باوجود اِسکے کہ نہیں اِن میں اختلاف تضاد ہی یہ ہو کہ کہا جاوے کہ آنحضرتؐ

ف قولہ رح
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے
اور یہ ماجرا اُسکے اسلام لانے سے پہلے کا تھا

نے اُسکو گمان کیا تھا دجال پہلے تحقیق ہونے خبر مسیح دجال کے پس جبکہ خبر دیے گئے آنحضرتؐ اُسکے حال و قصے سے جیسا حدیث تمیم داری کے اور موافق ہوا یہ اُس چیز کے کہ نزدیک حضرتؐ کے تھی واضح ہو گیا حضرتؐ پر یہ کہ نہیں ہوا ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال اور موید ہوا اسکی حدیث کہ ذکر کی ابو سعیدؓ نے وقت ہمراہ جانے ابن صیاد کے مکے کو اور ای پر موافق ہونا دجال کے مان باپ کے وصفوں کا اور ابن صیاد کے مان باپ کے وصفوں کا نہیں نہایت کرتا ہوا اسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونے دو وصفوں کے سے نہیں لازم آتا ہوا اتحاد دو موصوف کا اور ایسے ہی قسم کھانا عمرؓ وغیرہ کا باوجود نہ انکار کرنے آنحضرتؐ کے اس سے کہ وہ دجال ہی تھا یہ سب پہلے ظاہر ہونے حال کے اور دجال میں یعنی باتیں ایسی ہونگی کہ بسبب خوف کی ہیں پس بہ نسبت امت کے حضرتؐ کو اُسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کے ت نقل کی یہ لبنوی نے شرح السنہ میں **باب نزول عیسیٰ علیہ السلام**

باب ہونے بیان اُترنے عیسیٰ علیہ السلام کے ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسیٰؑ اُتریںگے آسمان سے زمین پر اور ہونگے تابع دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حکم کرینگے آنحضرتؐ کی شریعت پر اور ای پر بعضے احکام کہ ہماری شریعت میں نہیں ہیں اُن حکم کرینگے حضرت عیسیٰؑ انکا پس وقبیلہ بیان مدت سے ہی جیسے کہ نسخ ہوتا ہوا اور وہ اُس مانے میں شریعت محمدیؐ سے ہونگے جیسے کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اسکے کا

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ بروایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس خدا کی بقبضہ جان میری کہ اُسکے ہاتھ میں ہی تحقیق اُتریںگے آسمان سے تمھارے اہل دین میں عیسیٰ بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیب کو ف ع یعنی باطل کرینگے دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت منیفہ پر اور صلیب اصطلاح نصاریٰ میں دو لکڑیاں ہیں متساوی ایک دوسرے سے گذری ہوئی اوپر ہیئت صلیب کے یعنی ایک شخص سولی دیے ہوئے کے اور رعایت اُسکی نصاریٰ بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی چیزوں میں اُسی شکل کی بناتے ہیں اور اپنی گردن میں لٹکاتے ہیں مثل نندنہ زنار ہندوؤں کے اور کبھی حضرت عیسیٰؑ کی صورت اُس میں بناتے ہیں اور اُسطے یا دداشت ہیئت کے و اعتقاد بہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر بہو دنے سولی یا تھات اور قتل کرینگے سو کو یعنی حرام کرینگے اُسکے پالنے اور رکھا نیکو اور مباح کرینگے اُسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اُنکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاویگا اُنسے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اُسکے کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کے ہی اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاویگا جزیہ اُنسے اسلیے کہ نہیں پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ اُنسے بسبب کثرت مال کے اور کمی اہل حرص کے اور زیادہ کرتا ہی اسکی یہ قول حضرت کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں یہانتک کہ نہیں قبول کریگا اُسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہی ف ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ یفیض المال کے اور حتی دوسرا متعلق ہی ساتھ تمام مضمون کے کہ مذکور ہوا تو ڑنے صلیب اور مانند اُسکے کے یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیوں کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ہی خصوصاً اسی وقت پر نہیں ولیکن اُس زمانہ میں بلحاظ بیتیں اور نفوس لوگوں کے بھی اسی پر آجاوینگے اور اُنکے نزدیک یہی بہتر معلوم ہوگیا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کے ہو یعنی لوگو نکو جبکہ رغبت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اُس سے اعراض کرینگے مال کے خرچ کرنیکی فضیلت و محبت نہ رہیگی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر خانہ کے ت پھر کہتے تھے ابو ہریرہؓ پس اگر شک تردد رکھتے ہو اُس چیز میں قرآن پر سو اگر پڑھا ہو یہ آیت کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا عیسیٰؑ پر پہلے مرنے اُنکے کے

پڑھو ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بعد اُترنے عیسیٰ کے اخیر زمانے مین جب دین و ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیان سے اُٹھ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کے حق مین رکھتے ہین وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائینگے جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ بندے اللہ کے ہین اور رسول اُسکے اور بیٹے اُسکی لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اُنکے زمانے مین ہونگے اور یہ ایک وجہ ہی اس آیت کی تفسیر مین اور ابو ہریرہؓ نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور اور وجہ بھی کہی ہی مفسرین نے کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہی پہلے مرنے اپنے کے یعنی وقت غرغرہ کے کہ ایمان اُسوقت کا مفید نہین اور اسپر احتمال ہی کہ ضمیر ہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ سبحانہ تعالےٰ کی طرف پھیرے اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنیکے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہین کچھ پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے اُسوقت کے مستعد اسکا ہو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور روایت ہی اسی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اُتریگے عیسیٰ بیٹے مریم کے اس حال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگے صلیبون کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکھدینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑ دینگے عیسیٰ یا چھوڑی جاوینگی اونٹنیان جوان پس نہین کیجاویگی سواری کے واسطے اور طلب جاتی رہیگی ف یعنی بسبب کثرت اور سوار یونکی حاجت اُنکی نہین ہنسنے کی یا معنی یہ ہین کہ نہین حکم کرینگے کسیکو اسکا کہ سعی کرے اُنکے لانے پر زکوٰۃ کے لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا اسکی نہین ہیگا اور جائز ہی یہ کہ ہو کنایہ یہ ترک تجارت اور سفر کرنے سے زمین مین بسبب طلب مال کے اور حاصل کرنے ماہیتاج الیہ کے واسطے استغنا اُنکے کی طرف البتہ جاتا رہیگا لوگونمین سے کینہ اور بغض اور حسد ف یہ سب چیزین ہین دنیا سے ہوتی ہین پس جاتی رہینگے یہ سب عیب بسبب جاتے رہنے محبت دنیا کے اونمین سے تو البتہ بلاوینگے عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنے مال کے پس نہین قبول کرینگا اسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے یا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اُتریگے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم مین سے ہوگا ف یعنی خدا ترس ہوگا یا تمہارے اہل ملت مین سے علمانے اسکی دو وجہ سے شرح کی ہی ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سے ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگے اُسکا اور وہ مہدیؑ ہی اور یہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کے ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہی اسمین کہ عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنیوالے خیر کے ہونگے اُس زمانے مین ہی پر امام نماز کے مہدیؑ ہی ہونگے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جو اُتریگے مہدیؑ امت کے ساتھ نماز مین اُنکے اور جا سینگے کہ پیچھے ہٹ جاوین اور امام عیسیٰ کو کرین پس عیسیٰ امام نہین ہونیکے اور اقتدا کرینگے اُنکا اور بعد اس نماز کے امامت عیسیٰ ہی کرینگے بسبب افضل ہونے اُنکے مہدیؑ سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سے یہ عیسےٰ ہین اور مراد ساتھ ہونے اُنکے تم مین سے حکم کرنا اُنکا ہی ساتھ احکام شریعت تمہاری کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور اور روایت مین آیا ہی پس امت کرینگے عیسیٰ تمہاری ساتھ کتاب پروردگار تمہارے کے اور ساتھ سنت پیغمبر تمہارے کے پس معنی یہ ہونگے کہ امامت کرینگے تمہاری عیسیٰ حال مین اُنکے دین و ملت تمہارے سے اور حکم کرنیوالے ساتھ کتاب و سنت تمہاری کے **وعن** جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ رواہ مسلم ہذا الباب مجمل عن الفصل ففی اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے کہ لڑیگی حق پر اور واسطے حق کے درحالیکہ غالب ہونگے یعنی اپنے دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرتؐ نے پس اُتریگے عیسیٰ بیٹے مریم کے پس کہے گا

امیر امت کا یعنی مہدی عیسیٰ سے آؤ نماز پڑھاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتھ امامت کے افضل ہو اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہیں گے عیسیٰ اُس امیر سے کہ نہیں امامت کرتا میں یعنی اسلیے کہ تا نہ وہم جاوے میری امامت سے تمہارے دین کے منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم میں سے بعضوں پر امیر و امام ہیں بسبب بزرگ رکھنے خدا تعالیٰ کے اس امت کرمہ محمد یہ کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب مصابیح میں خالی ہم دوسری فصل سے کہ حسان سے ہما **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اترینگے عیسیٰ بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کرینگے اور پیدا کیجاویگی اُنکے لیے اولاد اور ٹھہرینگے زمین میں پینتالیس ۴۵ برس ف ع اور یہ ظاہر ہیں مخالف ہی قول اُس شخص کے کہ کہا عیسیٰ اُٹھانے جاوینگے طرف آسمان کے اِس حال میں کہ عمر اُنکی تینتیس ۳۳ برس کی ہوگی اور ٹھہرینگے زمین میں بعد اترنیکے سات برس پس دونوں مدت ملکر چالیس ہوئے لیکن حدیث اُنکے سات برس ٹھہرنیکی نقل کی ہے مسلم نے پس تعین ہوا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح میں ہے یعنی مسلم میں اور شاید یہ کہ حد پانچ کا ساقط ہو اعتبار سے بسبب حذف کردینے کسور کے ت پھر مرینگے عیسیٰ پس دفن کیے جاوینگے نزدیک میرے بیچ مقبرہ میرے کے پس کہوں گا میں اور عیسیٰ ایک مقبرہ میں درمیان ابی بکر رضہ اور عمر رضہ کے کہ اُس مقبرے میں مدفون ہیں ف ع پس معلوم ہوا کہ ارادہ قبر سے مقبرہ ہے اور اشارہ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرے میں جگہ ایک قبر کی خالی ہے اور کسیکو وہ جگہ میسر نہیں ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضہ کو چاہا کہ وہاں رکھیں اور عائشہ رضہ کہ گھر اُنکا تھا اسات پر راضی ہوئیں بنی امیہ اڑ آئے اور آپ کو حضرت کے روضے میں دفن نہونے دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف کے لیے بھی حضرت عائشہ رضہ راضی ہوئیں لیکن اُنکو بھی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضہ کو بھی لوگوں نے کہا کہ تمہارا گھر ہی ہمکو ہیں راضی نہیں ہوں اسپر محکو میری سوکنوں کے ساتھ تلقیح ہی میں رکھنا کہ حکمت اُسمیں یہ تھی کہ وہاں فرعیسیٰ کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نے کتاب وفا میں **بَابُ قُرْبِ السَّاعَۃِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ** باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونے قیامت کے اور بیچ بیان اسکے کے جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اُسکی ف ع ظاہر یہ ہو کہ نزدیک ہونا قیامت کا اِس معنی کہ ہو کہ جو کچھ کہ رہا ہے اُس مدت سے کہ اُسکے لیے رکھی ہی کہ رہی ہو اور اکثر اُسکی گذر چکی ہی اور عبارت دستور آخر بھی لفظ حدیث کے ہیں کہ مؤلف نے یہاں عنوان باب کا کیا اور معنی یہ ہیں کہ جو کوئی مرا جو کچھ کہ قیامت میں احوال واہوال واقع ہونے ہیں کچھ نمونہ اُسکا اُسکے حق میں واقع ہو جاتا ہی ف ع کہا تورپشتی نے کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبریٰ وہ روز اُٹھنا لوگوں کا ہی جزا کے لیے اور دوسری قیامت وسطیٰ اور وہ عبارت ہی مرنے طبقہ لوگوں کے سے کہ عمروں میں قریب ایک دوسرے کے ہوں کہ اُسکو قرن کہتے ہیں اور تیسری قیامت صغریٰ وہ روز آدمی کا ہی اور مراد یہاں یہ اخیر ہی اور ظاہر یہ ہو کہ مراد ساعت سے کبریٰ ہی برابر ہو کہ مراد ہو اُس سے قیامت پہلی بسبب قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ یا دوسری کہ وہ طامہ کبریٰ ہی کہ معروف ہو کتاب وسنت میں اور احادیث باب سے قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہاتین احتمال دونوں کا رکھتا ہی ہاں حدیث عائشہ رضہ کی آگے آتی ہو دلالت کرتی ہی قیامت وسطیٰ پر **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ** شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ قَالَ شُعْبَۃُ وَسَمِعْتُ قَتَادَۃَ یَقُوْلُ فِیْ قَصَصِہٖ کَفَضْلِ اِحْدٰھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی فَلَا اَدْرِیْ اَذَکَرَ لَنَا عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَہٗ قَتَادَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی سے قتادہ نے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا

گیا ہین اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کے یعنی اُنگلی شہادت اور بیچ کی اُنگلی کے کہا شعبہ نے اور سُنا مین نے قتادہ سے کہ کہتے تھے اپنے وعظ مین ف ح یعنی بیچ بیان مراد کے شباہت دینے بشت آنحضرت کے سے ساتھ قیام قیامت کے اِن دونون اُنگلیون کو مانند زیادتی اور بڑھاؤ ایک کے اُن دونون سے کہ بیچ کی اُنگلی ہو دوسری پر کہ اُنگلی شہادت کی ہو ف ح یعنی جسقدر بیچ کی اُنگلی بڑھی ہوئی شہادت کی اُنگلی سے ہی موصوف ہونا میدا بڑھا ہوا قیامت سے بھی مانند اسکے ہو کہ مین آگے قیامت سے آیا ہون اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہو پس نہین جانتا مین کہ اِس بیان کو قتادہ نے انس سے نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح اور تبیین اسکی کہ انس سے ہوا سو یہ بھی بمعنے اسکے ہی کہ انس نے از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور حدیث مستور دون شداد کی سے کہ آگے آتی ہی معلوم ہوتا ہو کہ یہ بیان آنحضرت سے ہی وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت بشہر یسئلون عن الساعۃ وانما علمہا عند اللہ واقسم بر اللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیۃ یومئذ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مہینا بھر پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھ سے وقت قائم ہونے قیامت کے سے کہ وہ منحصر بہا اور دوسرا ہو اور نہین ہی علم اسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کے ف ح یعنی وقت قائم ہونے قیامت کا بھی سے پوچھتے ہو وہ خود مجہول معلوم نہین ہو اور اُسکو سوائے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تسے بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکھتا ہون جیسے کہ فرمایات اور قسم کھاتا ہون اللہ کی کہ نہین ہے زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذرے اُوپر سو برس اور وہ زندہ ہو اُسدن کہ سو برس کا سر گذرین نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سے کہ بیچ زمانہ خبر دینے میرے کے موجود ہین تو برس کی مدت مین سب مرجاوینگے اور کوئی اُنمین سے باقی نہ رہیگا اُسکو قیامت وسطی کہتے ہین اور ہر ایک کے مرنیکو بہ نسبت اُسکے قیامت صغری اور مرجانا اُس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام بنابر غالب کے والا جیتے رہے ہین بعضے صحابہ کا گذرنا سو برس سے مانند انس رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ وغیرہما کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کے بعد اِس قول کے ہی جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہمکو طرف اختیار غالب کے چنانچہ کہا ہی بعضون نے کہ پیدا ہوئے ولی اُس زمانے کے تمام ہوگئے پہلے تمام ہونے سو برس کے وقت فرمانے حدیث کے سے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہی بعضون نے اکابر علما مین سے خضر علیہ السلام کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود دون اور موجود دون سے روے زمین پر تھے اور حکم مخبر صادق کے چاہیے کہ ایسا ہی ہو اُن کا سو برس نہ گذرا ہو اور بعد گذرنے سو برس کے مرگئے ہون اور جواب دیتے ہین اُسکا علما کہ خضر اِس عموم سے مخصوص ہین اِسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر بنی امت کے احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سے کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کے سب مرجاوینگے اور نبی نہین ہوتا ہو دوسرے نبی کی امت مین سے اور بعضون نے کہا کہ قیدارض نے نکالدیا خضر اور الیاس کو اسلیے کہ وہ اسوقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے کہا بغوی نے معالم التنزیل مین کہ چار شخص دنیا مین سے زندہ ہین دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبر ہین بیچ وجود خضر کے مثل نُح سے تواتر کو پہونچی ہین اگرچہ بعضے اسمین تاویل کرتے ہین کہ ہر ایک زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پر نہ جاتا ہو ولیکن کمل اولیا سے وجود اُسی شخص کا بنی اسرائیل مین سے کہ صاحب موسی کے تھے آیا ہی وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین آوینگے سو برس اس حال مین کہ زمین پر ہو کوئی شخص زندہ اُسدن یعنی صحابہ مین سے نقل کی یہ مسلم نے وعن عائشۃ قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسألونہ عن الساعۃ فکان ینظر الی اصغرہم فیقول

اِنْ یَعِشْ هٰذَا لَا یُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے کتنے اشخاص اعراب مین سے کہ آتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتے تھے حضرت سے وقت قیامت کا پس تھے آنحضرتؐ کہ دیکھتے تھے طرف چھوٹے کے اُنمین سے پس فرماتے اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ بوڑھا ہوگا اسکو بڑھا پا یہانتک کہ قائم ہوگی تمہر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ہنوز یہ آخر بڑھاپے کو نہین پہنچے گا کہ تم سب جاؤگے اشارت کی طرف ہلاک ہو جانے اُس طبقہ کے اور فنا ہو جانے اُس قرن کے مقدار اس مدت مین ایسے فرمایا ساعت کہ ظاہر یہ ہی کہ سوال اُنکا ساعت کبریٰ سے تھا اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغریٰ ہی سیر نزدیک اور وسطی ہیز دیک بعضے شارحین کے اور مراد مر جانا سکا ہی اور یہ ظاہر ہی یا اکثر کا اور یہ غالب ہی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ وَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی مستورد بن شداد سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتدا کار قیامت کے اور اوائل علامات اُسکے کے پس بڑھا مین قیامت پر جیسے کہ بڑھی ہی یہ اُنگلی یعنی بیچ کی اِس اُنگلی پر یعنی شہادت کی اُنگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو اُنگلیون اپنی کے کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تَعْجِزَ اُمَّتِیْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ یُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ یَوْمٍ قِیْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ یَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ مین امید رکھتا ہون کہ نہ عاجز ہوامت میری نزدیک پروردگار اپنے کے اِس سے کہ تاخیر دے اور مہلت بخشے اُنکو آدھے دن کہا گیا واسطے سعد بن ابی وقاص کے اور کتنا آدھا دن ہی کہا سعد نے آدھا دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ بنظر اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یعنی ایک دن نزدیک پروردگار تیرے کے مقدار ہزار برس کی ہو اُس چیز سے کہ شمار کرتے ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کے ہو تو آدھا یون پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اس اُمت کو بمقتضا قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالیٰ کے نزدیک ہی کہ پانسو برس اُنکو نگاہ رکھے اور ہلاک نکرے اور بقا اُنکا کمتر اِس سے نہو مگر زیادہ ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکے کہ پانسو برس سے کم مین قیامت قائم نہین ہونے کی اور اس امت کو ہلاک نہین کرنیکا بعد اسکے جو کچھ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن خدا اور عقوبات سے نگاہ رکھے گا اور اُنکو فتین نہین ہونگی نہ اُس سے مستہلک اور ستاصل ہو جائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے بعضے رسالون مین کہا ہی کہ بقاے امت بعد ہزار برس کے رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانسو برس سے تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْیَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ فَبَقِیَ مُتَعَلِّقًا بِهُدْبَةٍ فِیْ اٰخِرِهٖ فَیُوْشِكُ ذٰلِكَ الْهُدْبُ اَنْ یَّنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اِس دنیا کا یعنی فنا کے قریب پہنچنے مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑے کے ہی کہ پھاڑا گیا اول اُسکے سے آخر اُسکے تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک دھاگے کے آخر اُسکے مین پس نزدیک ہی وہ دھاگا کہ توڑا جاوے یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **باب لاتقوم الساعۃ الا علی اشرار الناس** باب ہی بیچ بیان اُسکے کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بد لوگون پر ح یعنی نیک سب مر جاوینگے اور بد باقی رہینگے پس قائم ہوگی قیامت اُنپر جبتک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہو قیامت قائم نہین ہوتی جیسے کہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰؑ کے مین ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مر جاوینگے اور بدکار باقی رہین گے کہ ایسے مین گدھون کے مانند اختلاط کرینگے پس اُنپر قائم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ صلہ ہی **عَنْ اَنَسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی انسؓ سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوے زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین رہیگا کہ ذکر خدا کا کرے اور اُسکو پوجے بلکہ سب کافر بت پرست وفاسق ہونگے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت اُسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ بقائے عالم بسبب برکت علماے عاملین کے اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کے ہی جب اُنکو عالم سے اُٹھالین گے عالم بھی نہین رہنے کا قال کی یہ سلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کے نقل کی یہ سلم نے **ف** ح ع مراد خلق سے آدمی ہین اِسلیے کہ مراد شرار سے گنگاہ رہین اور متصف ساتھ معصیت گناہ کے آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہی اِس حدیث مین اور حدیث سابق مین کہ لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی یُقَاتِلُوْنَ الْحَقَّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی نہین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوا اِس زمانے کے مراد ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگے سرین عورتون بنی دوس کے گرد ذوالخلصہ کے **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سے اور ذوالخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کے اور دونون کے پیش سے بھی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اُسکو کعبہ یمانیہ کہتے تھے اور وہان ایک بت تھا کہ نام اُسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اُسکو پوجتے تھے اور آنحضرتؐ نے جریر بن عبداللہ بجلی کو بھیجا تھا اُسکو خراب کیا پس فرماتے ہین کہ اخیر زمانے مین یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگے اور عورتین اُنکی گرد اُس بتخانہ کے طواف کرینگی اور راوی نے کہا ابوہریرہؓ ہین یا اور کوئی بیچ ذوالخلصہ کے کہات کہ ذوالخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ پوجتے تھے اُسکو زمانہ جاہلیت مین **ف** ح علما یعنے صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اِس تفسیر مین سماعت ہی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنْ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتُوَفِّیْ کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین جاتی رہنی کی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجے جاوین لات وعزی کہ نام دو بتون مشہور کے مین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تھی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اُسکو سب دینون پر اگرچہ ناخوش کھین اُسکو مشرک **ف** ح چونکہ مدلول اِس آیت کا یہ ہو کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب پرسو مین گمان کرتی تھی بالیقین جانتی ہون کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونیکی بعد اِسکے کبھی اور اب آپ یہ خبر دیتے ہین فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق شان یہ ہوگا اِس سے یعنی بعض اُس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نے اور بیان کیا اُسکو ساتھ قول اپنے

کے پھر بھیجیگا خدا تعالیٰ ایک ہوا خوشبو دار پس چلا جاویگا ہر وہ شخص کہ اُسکے دل مین ہو مقدار رائی کے ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہر گز پہنچی اُسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگے اور پھر جاوینگے طرف دین باپون اپنے کے نقل کی پیسلم

ف یعنی بحکمت الٰہی خیر زمانے مین کمزور بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ عمل ظہور قہر و جلال الٰہی کی ہو بدون پر قائم ہونہ نیکون پر **وعن** عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او شهرا او عاما فیبعث اللہ عیسی بن مریم کانہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیهلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرهم بعبادۃ الاوثان وهم فی ذلک دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ فی الصور فلا یسمعه احد الا اصغی لیتا ورفع لیتا قال فاول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله فیصعق وید صعق الناس ثم یرسل اللہ مطرا کانہ الطل فینبت منه اجساد الناس ثم ینفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون ثم یقال یا ایها الناس هلم الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون فیقال اخرجوا بعث النار فیقال من کم کم فیقال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین قال فذلک یوم یجعل الولدان شیبا وذلک یوم یکشف عن ساق رواہ مسلم اور در روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے یا چالیس برس **ف** پہلے معلوم ہو چکا کہ بعضی روایتون مین چالیس برس کے ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس سال اور وجہ تطبیق کی بھی ذکر کی گئی ہے **ت** پس بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈھیگا عیسیٰ دجال کو پس مل رہینگے اُسکو پھر ٹھہرینگے سات برس اس حال مین کہ نہو گی دو مسلمان و شخصون کے دشمنی **ف** یعنی سب لوگ دو صفت ایمان کامل اور طریقہ محمود کے دوست ایک دوسرے کے ہونگے لوگون مین اور ٹھہرنا عیسیٰ کا سات برس بعد مارے جانے دجال کے ہوگا والا پہلے معلوم ہو چکا ہو کہ مدت ٹھہرنے عیسیٰ کی پینتالیس برس ہونگے **ت** پھر بھیجے گا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف پس نہین باقی رہیگا روے زمین پر کوئی کہ اُسکے دل مین مقدار ذرہ کے بھلائی سے ہو یا ایمان یہ تنک ایمانی ہو کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اُسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کے یعنی بالفرض التقدیر یہ تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اُس پہاڑ مین اُس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اُسکی کہا پس باقی رہین گے بدترین لوگ ہیچ رسکے پرندون اور گرانی درندون کے **ف** ح ع یعنی فسق و فساد اور تقاضاے شہوت نفسانی مین ایسے سبک اور تیز رو ہونگے جیسے پرندے اور ظلم اور خونریزی فساد مین ایسے گران اور مستقر ہونگے جیسے درندے اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ وہ خالی ہونگے علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی اُنپر دست درازی اور غضب و وحشت اور ہلاک کرنا اور قلت رحمت نہ جانین گے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگے نامشروع سے پس صورت پکڑے آویگا واسطے اُنکے شیطان پس کہیگا کیا نہین شرم کرتے تم **ف** ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتے ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہو کہ اس حیلے سے اُنکو بت پرستی کی طرف بلاوے گا پس کہین گے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہے اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اُنکو بت پوجنے کا **ف** ح یعنی اذراہ توسل کے کہ اللہ اُس سے راضی ہوگا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کفار کے اعتقاد کی ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ھولاء شفعاؤنا عند اللہ اور حال یہ کہ

وہ اس حالت بدمین بکثرت ہوگا رزق اُنکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اُنکی پھر پھونکا جاویگا صور مین اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جھکا دیگا گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو **ف** ح یعنی اُسکی وحشت سے لوگون کے دل بھٹ جاوینگے اور قوت جسمانی معطل و سست ہوجاویگی اور اتر اُسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسے کہ وحشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس نہین سنیگا مگر ایک طرف جھکی ہوئی ہی اور ایک اُٹھی **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے پس اول جو شے گا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنے اونٹون کا یعنی تا اُنکو پانی پلاوے پس اثناے کار مین مرجاویگا وہ شخص اور مرجاوینگے لوگ مین کار و بار مین پھر بھیجے گا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اُگینگے بسبب اُسکے بدن لوگون کے کہ گل گئے ہونگے قبرون مین پھر پھونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد جالینس برس کے پس کہا گیا وہ لوگ کہ زندہ ہوئے ہونگے اُٹھ کھڑے ہونگے اور دیکھینگے ہول قیامت کے پھر کہا جاویگا لوگون کو اے لوگو اُوطرف اپنے اور کہا جاویگا فرشتون کو ٹھیرا رکھو ان لوگون کو اسلیے کہ یہ پوچھے جاوینگے کہ یہ پوچھے جاوینگے کردار سے اور حساب لیا جاویگا اُنسے پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتون کو کہ نکالو ان لوگون مین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بھیجے جاوینگے دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتے جناب حضرت سے پوچھینگے کہ کتنون مین سے کتنے سے وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگے کتنے لوگ ہونگے کتنون سے یعنے عدد و مقدار اُنکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالے فرماویگا کہ نکالو دوزخ کے لیے ننانوے ہزار شخص مین سے نوسو ننانوے مین **ف** ع ح اِس سے معلوم ہوا کہ ہزار مین سے ایک بہشت کو جائیگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر ہی کہ مراد اُنسے کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگے چنانچہ بیچ حدیث ابی سعیدؓ کے پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا ہی کہ یہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سے ہونگے **ت** پس یہ وقت وہ دن ہی کہ کریگا بچون کو بڈھا **ف** یہ کنایہ ہی اُسدن کی دراز ی سے یا شدت وحشت سے کہ اُسدن مین ہوگی اسلیے کہ بڑھاپا غم و محنت مین جلدی پہونچتا ہی **ت** اور یہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا اُسمین امر عظیم سے اور سخت سخت سے **ف** ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اِسکی یہ ہی کہ جو کوئی پڑیگا وحشت و محنت مین پڑتا ہی اُسکے اہتمام مین دامن پنڈلی سے اُٹھا لیتا ہی اور پنڈلی اُسکی اِس سے کھل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اِس آیت کریمہ کے بہت ہی لیکن اکثر دون کے نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی وَرُوِیَ حَدِیْثٌ مُعَاوِیَۃَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِیْ بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہؓ کی کہ بتدا اُسکی لاتنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کے **بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ** باب ہی بیچ بیان پھونکے صور کے **ف** صور شیں سے شاخ کہ اُسمین پھونکتے ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ دو نفخے ہین ایک ہلاک کرنے کے لیے زندون کے اور دوسرا زندہ کرنے مردون کے لیے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَکَّبُ روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون نفخون کے یعنی نفخہ مارنیکے اور نفخہ زندہ کرنے کے چالیس ہین پوچھا لوگون نے اے ابوہریرہؓ آیا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہؓ نے نہین جانتا مین کہا لوگون نے آیا چالیس مہینے ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نے چالیس برس ہین کہا نہین جانتا مین **ف** ح یعنی چونکہ آنحضرتؐ سے مجمل سنا ہی مین نے یہ مفصل سُنا اور اُسکو بھول گیا مین جزماً نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور اسمین مجمل ہی اور اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین **ت** اور فرمایا آنحضرتؐ نے پھر اُتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اُگینگے

اور پیدا ہونگے آدمی اور اور جانور جیسے کہ اُگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور تر کاری فرمایا اور نہیں ہوگا آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اُسکے پرانے اور بوسیدہ ہو جاتے ہین مگر ایک ہڈی اور نام اُسکا عجب الذنب ہی ف ح ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور ز بر ذال اور نون کے اور وہ ہڈی نیچے ریڑھ کے درمیان دو سرین کے ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سے بھی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون یعنی اصل کے اور ریڑھ کے ہی اور ذنب یعنی دم کے اور یہ ہڈی چونکہ وہان ہی اُسکا یہ نام رکھا گیا ہی ت اور اُس ہڈی سے ترکیب دیے جاوینگے تمام اعضا مخلوقات کے قسم جاندار سے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کھاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑھ کی ہڈی کو نہین کھاتی یعنی ساری ہڈی کو کہ اُسی سے پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اُسمین ترکیب دیا جاویگا ف ع اور یہ یہان اُنکا ہی کہ جنکے بدن گلا کرتے ہین اِسلیے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیاؑ کے اور ایسے ہی جو کہ اُنکے حکم مین ہین شہدا اور اولیا سے اور اُنمین سے مؤذن ہین کہ جو اللہ اذان دیتے ہین پس یہ اپنی قبرون مین زندہ ہین مانند زندون کے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَآءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اُسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پنجے مین لے لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سے بدل دینا اُنکا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یا کنایہ ہی عظمت و جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننے افعال عظیمہ کے سے کہ او ہام مخلوق کے اُسکے مقابلے مین حیران ہین اور تنبیہ ہو اِسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اُٹھانا زمین و آسمان کا اُسکی قدرت کے آگے آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کے زیادہ ہی اُسکو تخصیص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اشرف بائین سے ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹے گا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین ت پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی سچمچ ہی بادشاہ ہت مگر میرے ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین و عوامی بادشاہی کا کرتے تھے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹے گا اللہ آسمانون کو دن قیامت کے پھر لیگا اُنکو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالے یعنی اپنے جاہ و مال و حشم پر پھر لپیٹے گا زمینون کو اپنے بائین ہاتھ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینون کو اپنے دوسرے ہاتھ مین پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالے نقل کی یہ سلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْمَآءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ آیا ایک عالم یہودیون مین سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکھے گا آسمانون کو روز قیامت کے ایک اُنگلی پر اور زمینون کو ایک اُنگلی پر اور پہاڑون کو اور درختون کو ایک اُنگلی پر اور پانی کو اور خاک ننا کو یعنی پانی کے نیچے کی تری کو ایک اُنگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک اُنگلی پر پھر ہلاویگا اُنگلیون کو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا ف ح یہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غایۃ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی

اور جمع یعنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانے کے منظور و ملحوظ نہیں روش کلام عرب کی یہ ہے کہ جب کسی کو وصف کیا چاہتے ہیں جود و کرم کر تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اُسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اُسکے ہاتھ نہوں دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا اول پیدائش سے بے ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسی کو سلطنت و ملک میں قوی کر وصف کیا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اُسکے لیے تخت نہوا اور بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی پنج فہم تشابہات قرآن و حدیث کے لیے اِسکے کہ تاویل کریں اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہ ہے اور تخت سے یہ فافہم اور اسی لیے تعجب کیا آنحضرتؐ نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اُسکو جیسے کہ کہات پس سنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کرنے کے اُس چیز سے کہ کہا اُس عالم یہودیوں کے نے واسطے بیان کرنے اُسکے کے یعنی تعجب کرنا آنحضرتؐ کا نہ بسبب تکذیب عالم مذکور کے تھا بلکہ بسبب اُسکی تصدیق اور راست گو جاننے اسکے کے تھا پھر پوچھی آنحضرتؐ نے یہ آیت اور قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکوں نے حق قدر جاننے اُسکے کی یعنی نہ پہچانا اُسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیے اور نہ تعظیم کی اُسکی جیسے کہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا اُسکو جیسا کہ پوجنا چاہیے اور ساری زمین اُسکے قبضۂ قدرت میں ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہوئے ہونگے اُسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے اللہ تعالی اور بزرگ ہے وہ اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اُسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہودی نے کہا تفسیر و تفصیل اُسکی ہے نقل کی بخاری و مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن قولہ یوم تبدل الأرض غیر الأرض والسموات فأین یکون الناس یومئذ قال علی الصراط رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اِس آیت کے سے آسمان کہ تبدیل و تغییر دیا جاویگی زمین اور پیدا کیا جاویگی اُسکے بدلے میں اور زمین اور تبدیل کیے جاوینگے اور پیدا کیے جاوینگے اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہاں ہونگے لوگ اُسدن کہا یا حضرتؐ نے لوگ اُسدن پل صراط پر ہونگے **ف** مراد صراط سے یہی پل صراط معہود ہے اور صراط کہ ہو اور اصل صراط بمعنی راہ کے ہے اور تبدیل زمین سے کیا مراد ہے اسمیں اختلاف ہے کہا صاحب کواشی نے کہ وہ بدلی جاویگی ساتھ روٹی سفید کے پس کھائیں گے اُسکو مومن اپنے قدموں کے نیچے سے یہانتک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ مؤید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہے اور تبدیل آسمان ساتھ چھٹ جانے ستاروں اُسکے کے اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اُسکے کے ہے اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو تبدیل ذات میں جیسے کہ تبدیل کیا میں نے درہم کو دینار سے یعنی درہم کے بدلے دینار لیں میں نے اور دوسری تبدیل صفات میں ہے جیسے کہ تبدیل کیا میں نے حلقے کو خاتم سے یعنے چھلے کو پگھلا کر بشکل انگوٹھی کے بنایا پس ذات ایک ہے اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین آسمان کی ساتھ اور زمین و آسمان کے دونوں احتمال رکھتی ہے اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے اکثر ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ زمین یہی میں ہوگی تغییر اُسکے صفات میں ہوگی ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فراخ کرینگے زمین کو اُلیسا کچھ بلندی اپنی اُسمیں نہ رہے اور پروردگار تعالی قادر ہے کہ زمین آسمان اور پیدا کردے جیسے کہ بعضے آثار و اخبار اسپر بھی دلالت کرتے ہیں امیر المومنین علیؓ سے آیا ہے کہ ایک زمین پیدا کرینگے چاند سے اور آسمان سونے سے اور ابن مسعودؓ سے آیا ہے کہ زمین پیدا کرینگے سفید و پاکیزہ کہ اُسپر کسی نے گناہ نہ کیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر سوال و جواب حضرت عائشہؓ کا اور آنحضرتؐ کا **وعن** نقل کی مسلم نے **وعن** أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الشمس والقمر مکوران یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند بیشک جاوینگے دن قیامت کے **ف** ح یعنی اُٹھا کر گوشہ میں ڈالے جاوینگے جیسے کہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشے میں ڈالدیتے ہیں یا بیٹھی جاویگی روشنی اُنکی اور جاتا رہیگا پھیلا رہنا اُنکی روشنی کا عالم سے **ت** نقل کی بخاری **الفصل الثانی** **وعن** أبی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیف أنعم وصاحب الصور قد التقمہ وأصغی سمعہ وحنی جبھتہ ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا یا رسول اللہ ما تأمرنا قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی

روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر ہیں سے اور خوش رہوں ہیں حال آنکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہیں رکھے ہوئے ہیں ایک طرف صور کی اپنے منہ ہیں پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوئے ہیں کان اپنا یعنی کان لگا رہا ہی جناب حق ہیں کہ جب فرماوے پھونکنے کو اُسی وقت پھونکوں اور جھکا رہا ہی پیشانی اپنی لینے جیسے کہ عادت ہی زمنگا بجانیوالوں کی یعنی تیار ہو رہا ہی بجانیکے لیے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ جب یہ حال ہی تو کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اور اُسوقت یا مطلق وقت غمگینوں کے فرمایا کہو کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ ف ع یعنی التجا درگاہ حق ہیں کیا جاؤ اور اُسی کے فضل و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہی کہ جب سختی اور محنت و خوف سے پیش آوے تو اُسکو پڑھیں تا اُس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے اُسکو آگ ہیں ڈالے جانے کے وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ بنا منقون نے ایک لڑائی ہیں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمروؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہی کہ پھونکا جاویگا اُسمیں ف ع یعنی اسرافیلؑ پھونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہی سر صور کا مانند عرض آسمانوں کے اور زمین کے **الفصل الثالث** منفصل ہی سری **عن** ابن عباس قال فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والرادفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہی اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور ہیں اُس دن سخت ہی کافروں پر کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یوم ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ یعنی اُسدن کہ بلیگا راجفہ پیچھے آویگا اُسکے رادفہ کو مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہی کہ زمین و پہاڑ اُس سے ہل جاوینگے اور حرکت ہیں آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے ہیں پڑینگے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہی کہ پہلے نفخہ کے پیچھے پہنچے گا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے پہنچنے کے نقل کی یہ ہمارے ترجمۃ الباب ہیں **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصور وقال عن یمینہ جبرئیل وعن یسارہ میکائیل اور روایت ہی ابو سعیدؓ سے کہ کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والیکا یعنی اسرافیلؑ کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اُسکے جبرئیلؑ ہونگے اور بائیں طرف اُسکے میکائیلؑ یعنی صور پھونکنے کے وقت **وعن** ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یحیی اللہ الخلق وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ یھتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی رواھما رزین اور روایت ہی ابی رزینؓ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر پھر یگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد پوسیدہ اور خاک ہونے کے اور کیا ہی نشانی اُسکی بیچ خلق اُسکی کے کہ اُس سے اُسپر دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہیں گذرا ہی تو بیچ جنگل قوم اپنی کے وقت قحط اور خشکی مینہ کے کہ پھر سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرتا ہی تو اُس جنگل پر اُس حال میں کہ ہلتا ہی یعنی لہلہاتا ہی سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرتؐ نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہی اُسکی مخلوق میں اسی طرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کہیں یہ دونوں حدیثیں رزینؓ نے **باب الحشر** باب ہی بیچ بیان حشر کے ف ح حشر کے معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر و روز قیامت کو لکھتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کرکے نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اُسجگہ کہ اُسکو محشر کہتے ہیں یوم حشر وہ ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی ذکر کیے گئے اور دو سو پہلے قیامت کے اُسکی نشانیوں سے جیسے کہ حدیث ہیں آیا ہی کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو محشر یعنی ہیں شام ہیں ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں بعض حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علما نے دونوں احتمال کیے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہیں ہوگی ملکہ مائل بسرخی مانند چھنے ہوے آٹیکی روٹی کے یعنی رنگ مین اور گولائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اُسمین نشان اُسکے کسی کے یعنی مکان وعمارت کیسکی نہیں ہوگی جمیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اَلَا اَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّاهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِى السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالُوْمٍ وَالنُّوْنٍ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین ان قیامت کے ایک روٹی اُلٹ پلٹ کریگا اُسکو جبار تعالی اپنے ہاتھ مین **ف** ح یعنی جیسے کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین پھیر پھیر کرتے ہین یعنی گردستے ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پھر گرم بھوبھل مین ڈالتے ہین تا پختہ **ہو** جیسے کہ اُلٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمھارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** ع جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہوجائیگی اور طعام بہشتیون کی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکے وقت کھاوینگے پس بعضون نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچھ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالے سے وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردے اور بہشتیون کو کھانے کو دے اور اولی بھی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور کچھ تاویل کی ہی بخوف درازگی کے نہین لکھات پس بعد فرمانے آنحضرتؐ کے اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بھیجے خدا ے پاک مہربان آپ پر اے ابوالقاسمؐ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کھانا کہ اول اُنکے آگے لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی ازراہ تعجب وآگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرتؐ **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونے خبر آنحضرتؐ کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت سے خبر دی تھی اُسنے اور بسبب حاصل ہونے زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہؓ کے آنحضرتؐ کی خبر سے اور ہنسے آنحضرتؐ مبالغہ سے **ت** یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرتؐ کی پھر کہا اُس یہودی نے کیا خبر دون مین تمکو ساتھ سالن اہل جنت کے کہ جس سے روٹی لگا کر کھائینگے وہ بالام ہی اور نون **ف** ح بالام موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہؓ نے اُسکے نہ سمجھے **ت** کہا اُنھون نے اور کیا ہی یہ یعنی معنی اسکے کہ ذکر کیا تو نے کہا بیل اور مچھلی کہا دینگے اُنکے گوشت کے ٹکڑے سے کہ جگر پر پڑے رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یہ وہ جماعت ہی کہ جسکا حساب بہشت مین جانیگے اور وہ نخہ اُنکے چودھوین رات کے چاند سے ہونگے اور ہوسکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہوسکتا ہی کہ بیان مبنی بالام کا آنحضرتؐ سے ہو جبکہ صحابہؓ معنے اُسکے نہ سمجھے اور پوچھا آنحضرتؐ سے پہلے اسکے کہ یہودی بیان کرے

وحی الٰہی بیان کیا و عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِىْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد لعنت کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے **ف** ع سوار ایک قسم پر ہین اُن تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور دو **منہ پر**

چلنے والے جیسے کہ آتا ہو دوسری فصل مین **ت** ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی مین کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ صفت اُنکی ہو اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا **ف** ع یعنی آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتے ہین ولیکن اجتناب کرتے ہین اُس سے اسمین تنبیہ ہو اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہو عبادت اُسکی سے خوف پر **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر **ف** یعنی ابتدا مراتب اپنے کے استراحت پاوینگے اپنی سواریون پر اور باقی چلتے ہونگے اپنے قدمون پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اُن دونون قسمون کی ہو بسبیل کنایہ اور تمثیل کے پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اُسمین کتہ اور سرعت اور بہت اُسکی زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین نہ ذکر کیے قیاس پر جھوڑے اور ہونا کتنے کتنے شخصون کا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کے ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربون کا ہو قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہو **ت** اور جمع کریگی باقی لوگون کو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اُنکے ساتھ رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت کرینگے اور رات گزاریگی آگ ساتھ اُنکے جہان رات گزارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ اُنکے جہان صبح کرینگے وہ اور شام کریگی آگ ساتھ اُنکے جہان شام کرینگے **ف** ح یہ بیان دوسرے فرقے کا ہو کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اُنکے جدا نہین ہونیکی اور شارحون کو اختلاف ہو اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کا ہو یعد اُٹھنے مردون کے گور سے یا پہلے اُسکے ہو علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہو اور اول ظاہر و صواب تر ہو واللہ اعلم **ت** انتہی کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین وأول من یکسی یوم القیمۃ ابراہیم وان اناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال فأقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فأقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہو ابن عباس رضی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاوگے اور اُٹھائے جاوگے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ **ف** اسمین اشارہ ہو طرف اسکے کہ جب مردے قبرون سے اُٹھینگے تو تمام اجزا بدن کے بدستور لگاوینگے اسلیے کہ جب جو جز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا مین بدستور ہو جاویگا تو اور اجزا بال و ناخن خیر و بطریق اولی پیدا ہونگے اور یہ دلالت کرتا ہو اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کے ساتھ کلیات اور جزئیات کے اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کے بالنسبت اشیاے ممکنات کے **ت** پھر پڑھی حضرت نے یعنی زیادہ استشہاد و اعتقاد کے یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اُنکو اول پیدائش مین یعنی ماں کے پیٹ سے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ ویسا ہی پھر پیدا کر نکالینگے ہم قہرون سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہی یہ کہ پیدا کرنیوالے ہیچ شک ہین ہم کرنیوالے ہیچ اُس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنے اُسکا اور فرمایا آنحضرت نے اور اول اُن شخصون کے کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین **ف** ع اسلیے کہ اول اُن شخصون کے ہین کہ فقرا کو پہناتے ہین یا اسلیے کہ اول اہ خذا مین یہ ننگے کیے گئے ہین آگ مین ڈالنے کے لیے پس اس فضیلت سے اسموہ کر دلیل نہین ہو سکتی کہ اوپر افضل ہونے اُنکے کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین یہ اعواز و اکرام اُنکا ہی بطفیل باب ہونے آنحضرت کے علاوہ یہ ہیچ کہ بعض روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑون کے دفن کیے گئے ہین اُنمین اُٹھینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہ کہ تحقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھی مین نے حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلایق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ **ت** اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیون مین سے پکڑے جاوینگے اور لے جائے جاوینگے باُین ہاتھ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اُدھر ہی ہوگی پس کہونگا مین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کرانے

اُنکے کے کہ یہ اصحاب میرے ہین اور میرے اصحاب کو لیے جاتے ہوئے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ تحقیق یہ ہمیشہ سے برگشتہ دین سے اور پھر نیوالے اپنی ایڑیون پر ہوئے سے کہ جدا ہوا تو نے پس کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح نے یعنی عیسیٰ نے اور تھا مین اُنپر گواہ اور واقف اُنکے احوال کا جبتک کہ تھا مین درمیان اُنکے اس کلمے تک کہ آخر آیت ہے، الھزبل ھکذا بہ فرح اور مضمون تمام آیت کا یہ ہے کہ عیسیٰ نے کہا جبتک مین اُنمین تھا اُنکے حال سے واقف تھا اور نچھوڑا اپنے کہ فکر کرین اور سوا حق کے کہین اور جب اُٹھایا تو نے مجکو اُنمین سے تھا تو نگہبان اور واقف اُنکے حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہے اگر عذاب کرے تو اُنکو اور اگر فرگذار کرے تو اُنکو اُنکی کرتوت پر بندے تیرے ہین جو کچھ چاہے تو کرے تو کوئی نہین کہ سکتا کہ کیون کرتا ہے تو اور اگر بخشے تو انکو اور درگذر کرے اُنکے عذاب سے تو غالب حکیم ہے اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیے کہ ہمکو یقیناً معلوم ہے کہ کوئی اُنمین بعد آنحضرتؐ کے مرتد نہین ہوا بلکہ سارے اُنسے وہ اجھٹ اعراب ہین کہ اسلام لائے تھے حضرتؐ کے زمانہ مین اور پھر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اُنکے کے **ت** نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا قلت یا رسول اللہ الرجال والنساء جمیعا ینظر بعضھم الی بعض فقال یا عائشۃ الامر اشد من ان ینظم بعضھم الی بعض متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جمع کیے جاوینگے لوگ ان قیامت کے ننگے پانون ننگے بدن بے ختنہ کہا مین نے یعنی عائشہؓ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکھیگا بعض اُنکا طرف بعض کے یعنی مرد و عورت ننگا دیکھینگے مردون اور عورتون کو اپنے ننگا جمع ہونے مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عائشہؓ کار اسدن مین سخت تر ہوا اس سے کہ نگاہ کرین بعضے بعضو نکو یعنی کہان فرصت شغل ہوگا اسکا کہ کوئی کسی کو نگاہ کر سکے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے لکل امرء منھم یومئذ شان یغنیہ **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس ان رجلا قال یا نبی اللہ کیف یحشر الکافر علی وجھہ یوم القیامۃ قال الیس الذی امشاہ علی الرجلین فی الدنیا قادر علی ان یمشیہ علی وجھہ یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنے مُنھ پر دن قیامت کے یعنی کیونکر ممکن ہوگا منھ کے بل چلنا فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہین ہے شان یہ کہ جسنے چلایا اُسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہے چلانے اُسکے پر مُنھ کے بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی ابراھیم ابا ہ آزر یوم القیامۃ علی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراھیم الم اقل لک لا تعصنی فیقول لہ ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراھیم یا رب انک وعدتنی ان لا تخزینی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ابی الابعد فیقول اللہ تعالیٰ انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقال یا ابراھیم انظر ما تحت رجلیک فینظر وا ذا ھو بذیخ متلطخ فیؤخذ بقوائمہ فیلقی فی النار رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا ملاقات کرینگے ابراہیم اپنے باپ آزر سے دن قیامت کے اسحالمین کہ آزر کے چہرے پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کے اور غبار ہوگا پس کہینگے ابراہیم کیا نہین کہتا تھا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی آجیدن کہ خبردون تجکو حق تعالےٰ کیطرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اُسکا پس آج کے دن نافرمانی نکرونگا تمھاری یعنی شفاعت کرونگا تمھاری پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تھا مجھسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اسدن کہ اُٹھائے جاوینگے لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میرے باپ کی رسوائی سو کہا ہے اللہ تعالےٰ کی تحقیق مینے حرام کی ہے بہشت کافرون پر یعنی التماس اُنکی مغفرت کی آج مقبول نہین یہ کافر اوپر پھر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کیا چیز ہے تیرے پاؤنکے نیچے پس دیکھینگے ابراہیم اپنے پاؤنکے نیچے پس کہا گھمان آذر ہوگا گھمآ لودہ مٹی گوبر مین پس پکڑے جاوینگے پاؤن اُسکے اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے **فرح** آذر کی اسلیے خاص صورت بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی ہو اور کہا ہو علمائے اگر چہ ابراہیم نے آذر سے تبری کی تھی اور بیزار ہوئے تھے دنیا مین لیکن جب روز قیامت کے اُنکو دیکھینگے تو مہر پدری دامن گیر اُنکی ہوگی اور اُسکے لیے مغفرت چاہین گے شاید قبول ہو

۱۲ حشر تمام آدمیون کا ننگے پاؤن ہونا
۱۳ آسمان کا پھٹنا اور ستارون کا گرنا
۱۴ سورج چاند کا بیکار ہونا
۱۵ پہاڑون کا اڑنا
۱۶ حشر کے وقت عورتون کا بیہوش ہونا
۱۷ حشر کے دن ہر شخص کا اپنے اعمال کے موافق ہونا
۱۸ حشر کے دن ہر شخص کا اپنے اعمال کے موافق ہونا
۱۹ حشر کے دن ہر شخص کا اپنے اعمال کے موافق ہونا
۲۰ حشر کے دن ہر شخص کا اپنے اعمال کے موافق ہونا
۲۱ حشر کے دن ہر شخص کا اپنے اعمال کے موافق ہونا

اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضوں نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آذر کفر پر مرا واسطے جواز اسکے کہ ایمان لائے ہون خفیہ اور اُنکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اُنکی اُس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کے یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی تو اللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی یوم القیامۃ بحتیدب من الناس یوم القیامۃ اربعین ذراعا او اربعین عاما فیلجمھم العرق حتی یبلغ اذانھم متفق علیہ اور روایت ہے اُسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا گرینگے لوگ دن قیامت کے یعنی ابتداے امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اُنکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اُنکو یعنی پہنچے گا اُنکے دہانون تک مانند لگام کے اور باز رکھے گا اُنکو کلام سے یہانتک کہ پہنچے گا اُنکے کانون تک **ف** ع لوگ یعنی سب لوگ اورین بطریق اولی پسینا گرینگے پس ذکر کرنا اُنکا قبیلہ کا اتفاقی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین انسے اور بنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کے اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کے ہوگا اور لگام کریگا آگے آتا ہے کہ لوگ مختلف ہونگے اپنے احوال مین بحسب اپنے اعمال کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** المقداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ندنو الشمس یوم القیامۃ من الخلق حتی تکون منھم کمقدار میل فیکون الناس علی قدر اعمالھم فی العرق فمنھم من یکون الی کعبیہ ومنھم من یکون الی رکبتیہ ومنھم من یکون الی حقویہ ومنھم من یلجمہ العرق الجاما واشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فیفیضہ فی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کہ ہوگا آفتاب انسے مقدار ایک کوس کے اور بعضون نے کہا کہ مقدار سُرمے کی سلائی کے یعنی نہایت قریب ہونگے پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملونکے پسینے مین پس بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل اُنکے بہت اور خوب تر ہین اور اسی قیاس پر اوروں کو سمجھنا چاہیے کہ جسکے جتنے اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگے اُتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ عرق اُنکی گھٹنون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اُنکی کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ لگام کریگا اُنکو عرق لگام کرنا یعنی دہانے تک پہنچیگا بلکہ اندر دہانے کے آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے اپنے دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع کہا ابن ملک نے اگر کہے تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضون کے دہانے تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسرے کے ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے ہم کہ تھام رکھے گا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اُسکے کے پس انمین پہنچیگا اُسکے غیر کے طرف چھ جسیکہ تھام رکھا جاری ہونا دریا کا موسی علیہ السلام کیلیے کہتا ہوئین کہ یہ جواب معتمد ہوا سلیے کہ تمام امور آخرت کے جب خرق عادت کے ہونگے نہین دیکھتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو انمین سے عذاب ہوتا ہے اور دوسرا چین مین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین یہ ہے کہ دو شخص سوتے خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھے ہوتے ہین ایک صحت مین ہے اور دوسرا درد مصیبت مین **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تعالی یا ادم فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید قالوا یا رسول اللہ وایٰنا ذلک الواحد قال ابشروا فان منکم رجلا ولفا یاجوج ومایاجوج الف ثم قال والذی نفسی بیدہ ارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا نصف اھل الجنۃ فکبرنا فقال ما انتم فی الناس الا کالشعرۃ السوداء فی جلد ثور ابیض او کشعرۃ بیضاء فی جلد ثور اسود متفق علیہ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے اُسنے نقل کی

ل حین میں کو ہی کہتے ہیں اور سیل کو بھی کہتے ہیں اور بعضون نے کہا کہ ہو ہی میل سے مراد سرمہ کی سلائی ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالےٰ یعنی روز قیامت کے محشر ہین اور ندا کریگا اے آدمؑ پس کہینگے آدمؑ حاضر ہونین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بھلائیان تیرے دونون ہاتھون مین فرماویگا اللہ تعالےٰ نکال تو لشکر آگ کو یعنی جہنم کو دوزخ مین بھیجنا ہمکو منظور ہے اپنے فرزندون مینسے انکو نکال درجہ اکر کہینگے آدمؑ اور کیا ہے مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالےٰ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے ۹۹۹ یعنی یہ مقدار دوزخ کی ہے کہ ہر ہزار مین سے ایک جنت کو بھیجے اور باقی دوزخ کو **ف** ح ع یہ حدیث مخالف ہے حدیث ابی ہریرہؓ کے کہ امین ہو ہر سو مینسے ننانوین دوزخ کیلیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہے کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہے اور مقصود اس سے تقلیل عدد مومنین کی ہے اور تکثیر عدد کفرون کی اور احتمال ہے یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہوا گ مین گنہگار مومنین پس ہونگے ہر ہزار مین سے نو سو ننانوین کا ذکر اور ہر سو مینسے ننانوین گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہے واللہ اعلم اور شیخ ابن حجرؒ نے کہا کہ ممکن ہے عمل کرنا حدیث ابی سعیدؓ کا تمام ذریت آدمؑ پر اور حدیث ابی ہریرہؓ کا یاجوج و ماجوج کے تقریبا اسکے کہ ابی سعیدؓ کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہؓ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلائق کے ہے اور دوسری مخصوص ساتھ امت مرحومہ کے یا عبث نارابی سعیدؓ کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگار دونکو ہے اور حدیث ابی ہریرہؓ کی مین گنہگار مومنین **کوت** پس دیکھ اس حکم کے بوڑھا ہو جائیگا خرد سال ورڈال دیگی ہر حاملہ حمل پنا **ف** ع ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اس وقت مین خرد سال ہو تو ہیبت استحال ور صدمہ اس مقال کے سو بڈھا ہو جائے اور بالفرض اگر سو وقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو مارے ہیبت کے پیٹ اسکا گر پڑے اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ عورت حاملہ حمل ہوا گٹھے اور ہیبت اس مقام سے حمل اسکا گر پڑے اور سیطرح خرد سال بھی اٹھین اور وقت وقوع استحال کے بڈھے ہو جائین پھر وقت جانے بہشت کے جوان ہو جائین تب اور دیکھے گا تو اے مخاطب مین اس حال مین لوگون کو مست یعنی نشے مین بسبب خوف کے اور نہین ہونگے وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب اللہ کا سخت یعنی مدہوشی اسی ہوگی کہ صحابہؓ نے یعنی خوف و حسرت سے جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مینسے ایک ہوگا اور کوتاہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی واسطے سمجھانے اور تسلی انکی کے کہ خوش ہو اور غم نہ کھاؤ پس تحقیق تم مین سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سے ہزار **ف** ع ح یعنی یاجوج و ماجوج اتنے کثرت سے ہونگے کہ پائے جائینگے بشمار ہر شخص کے تم مین سے ہزار انمین سے پس اس صورت مین بہت ہونگے اہل جنت اور ہمین آگاہ کرنا ہے اسپر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگے بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حوریعین کے پس صحیح ہوئے معنی حدیث قدسی کے غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتھ کثرت اگلی امت کے بھی سوا یاجوج و ماجوج کے کہ اگر تم آدھے اہل بہشت سے ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سے تو گنجائش رکھتا ہے جیسیکہ کہا راوی نے **ت** پھر فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے امیدوار ہون مین کہ ہو تم ایک چوتھائی اہل جنت کے پس اللہ اکبر کہا مینے یعنی بسبب تعجب اور بہت خوشی اور بڑا جاننے اس نعمت کے پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرتؐ نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی اہل بہشت کے **ف** ع شاید کہ تدریج بیان کیا حضرتؐ نے اس امر کو تاکہ نہ بیٹھ جائین دل انکے بہت خوشی کے مارے دفعۃً یا بنظر داخل ہونے انکے کے کئی دفعہ مین کہ پہلے چوتھائی ہون پھر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرتؐ کو کئی بار پس خبر دیتے ہے خوش خبری سنانیکے لیے جیسیکہ وحی اتری **ف** پس فرمایا امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدھے اہل جنت سے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا حضرتؐ نے نہین ہو تم درمیان لوگونکے قلت مین مگر مانند بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کے یا مانند بال سفید کے بیچ پوست بیل سیاہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلے علم ہونے آنحضرتؐ کے ہو ساتھ اسکے کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اسی صفین

اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ورچالیس تمام اُمتونکی اور ممکن ہی یہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حدیث مختصر واقع
ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کے کہ آگے آتی ہی **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل
مؤمن ومؤمنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظھرہ طبقا واحدا متفق علیہ اور روایت ہی اُسی ابوسعید سے
کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی **ف** ح یعنی دکھاویگا شدت و محنت اپنی خلق
کیلیے اور یہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنیکے خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی
کسی کلام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضے کچھ تاویل نہین کرتے اور علم اسکا سپرد بجز ایتعالی کرتے ہین جیسیکہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب
اہل سلام کا سلف سی یہی ہی اور بہت احتیاط ہی یہ مین **ت** پس سجدہ کریگا اُسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت **ف** یعنی بسبب کمال شدت کے
گر پڑینگے سجدے مین واسطے طلب دور ہوجانے شدت کے بسبب اُس قرب کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف ذات
مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اُسکو سجدہ کرینگے لوگ **ت** اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا دنیا مین دسمعہ دکھانی اور سُنانے
کو لوگونکے یعنی ازراہ نفاق و شہرت کے کرتا تھا خلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس جائیگی پیٹھ اُسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کے وہ مڑنے کی
نہین وقت جھکنے اور اُٹھنے کے پس نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکال الرجل لطیم الشیطان یوم القیمۃ لا بین وعند اللہ جالع یوم القیمۃ وبئس ما قال اقروا واذا لا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ اور روایت سے
ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ بدن قیامت کے نہین برابر پر پشے کے ہوگا اللہ کے
نزدیک یعنی نہین ہوگی کچھ قدر و منزلت اُسکی اللہ کے نزدیک اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی تاجانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہین اور اپنے کردار کو اچھا
جانتے ہین عمل اُنکے ضایع اور نابود ہین اسلیے کہ پس قائم نہین کرینگے ہم اور نہین رکھین گے کافرونکے لیے دن قیامت کے کچھ قدر و اعتبار نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ یومئذ تحدث
اخبارھا قال اتدرون ما اخبارھا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارھا ان تشھد علی کل عبد وامۃ بما عمل علی ظھرھا ان تقول
عمل علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فھذہ اخبارھا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہی ابوہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اُسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کہ کیا ہین خبرین زمین کی کہ بیان کریگی اُنکو کہا صحابہ
نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر ہر بندے اور لونڈی یعنی مرد و زن کے ساتھ اُسچیز کے کہ کی ہی اُسکی
پشت پر اسطرح سے کہ کہے گی کیا مجرا ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینے مین اور فلانی سال مین فرمایا پس یہ
یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اُسکی ہین نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی
اور روایت ہی اُسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر پشیمان ہوتا ہی یعنی پس
غنیمت جانو حیات کو پہلے موت کے اور سبقت کرو بھلائیون پر پہلے فوت ہونیکے کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اُسکی کا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی
نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ زیادہ کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ نہ بازرکھا اپنے نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ ثلثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوھھم

قیل یا رسول اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی اسشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم امالا تم تیقون وجوھھم کل حدب وشوکۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم مُنھ کے بل چلتے ف ع اوّل قسم کے تو وہ مومن ہین کہ ملائے ہین نیک عمل ساتھ بُرونکے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم کفارت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سے چلینگے مُنھ کے بل یعنی برخلاف عادت کے کہ چلتے ہین پانوٗنسے فرمایا تحقیق جس نے اُنکو پانوٗن کے بل وہ قادر ہے اوپر چلانے اُنکے کے موھونکے بل آگاہ ہوؤ اور جانو کہ تحقیق وہ بھینگے ساتھ موھون اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے ف ع یعنی اور مانند اُسکے سے قسم موذیات سے یعنی مُنھ اُنکے بجاے اُنکے ہاتھ و پانوٗنکے ہوجاتینگے جسیکہ ہاتھ و پانوٗن سے موذیات راہ سے اور بلندی دستی اُسکی سے بچتے ہین ویسے ہی اپنے موھون سے کرینگے اور مُنھ اُنکے کام پانوٗنکے کرینگے بلاتفاوت ولیکن چونکہ بنایا ہین سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت وفرمانبرداری کی نرکھی اللہ تعالےٰ نے اُنکو خوار و سرنگون کیا وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رای عین فلیقرأ اذا الشمس کوّرت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی ورروایت ہے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنی احوال اُسکی کے گویا کہ وہ دیکھتا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورۂ اذا الشمس کوّرت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ح اسلیے کہ ان سورتونمین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑھنے والا اُنکا اگر حضور دل سے اُنکو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کردیتی ہین کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عزن ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یحشر ثلثۃ اصناف ثلثۃ افواج فوجا راکبین طاعمین کاسین وفوجا یسحبھم الملٰئکۃ علی وجوھھم ھم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الآفۃ علی الظھر فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیھا بذات القتب لا یقدر علیھا رواہ النسائی روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ تحقیق سچے نے اور سچے کہے گئے نے کہ اللہ تعالےٰ نے سچ خبر دی ہی اُنکو یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی محمد کو کہ لوگ حشر کیے جاوینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانیوالے پینے والے یعنی جین والے اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکھتے ہونگے اور ایک قسم کھینچینگے اُنکو فرشتے زمین پر مُنھ کے بل اور جمع کرینگے اُنکو فرشتے اور ہانکین گے طرف آگ دوزخ کے اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے ف ع چلینگے سہولیت و راحت سے اوّل قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالےٰ آفت و ہلاکت پیٹھ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹھون پر سوار ہونگے پس نہین باقی رہینگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اُسکے لیے باغ دیگا اُسکو بدلے مین اونٹکے اور باوجود اسکے قدرت نہین پانیگا اُسپر اور بہم نہین پونچیگا ف ح جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اُسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کے ہوگی ولیکن قول حضرت کلان الرجل یکون لہ الحدیقۃ صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسپر اور طیبی نے کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ وہ حشر ہوگا علامت قیامت سے ہی جسیکہ اُسمین باب مین ذکر اُسکا گذر اپس فکر کرنا اسحدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اُسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہی نقل کرکر ترجیح اسی کو دی ہی کہ یہ حشر قیامت ہی ہے اور لکھا ہی کہ خطابی کو اُسمین خطا ہوئی قول تورپشتی کا صواب ہی اور اسحدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول بی ذر کے ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہی دفع کرنا اُسکا باین نہج کہ کہا جاوے کہ یہ حدیث نقل کی ہی

اور حدیث کے ساتھ پس لائق ہی یہ کہ حمل کیجاوے مسامحت پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تو بشتی سے اوپر بھی نقل کی ہوا بوہریرہؓ کی حدیث مین **باب الحساب والقصاص والمیزان** باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا **ف** ح حساب گنتا اور یہان مراد ہی گنکر دار ونمدار کا روز قیامت کے اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اُسپر روشن ہی ولیکن یہ اسلیے کرینگے کہ تا محبت ہوا نپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سے ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کرنا ساتھ شخص کے مانند اُسکے کہ کیا ہوا اُسنے چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنے کے بدلے اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنیکے اور مارنا عوض مارنیکے روز قیامت کے اور جسنے کسی سے کچھ کیا اور اُسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور کھی ہو بدلہ اُسکا اُس سے لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسکہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اُٹھائینگے جیسیکہ بکری شاخدار نے بے شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگے اور میزان عبارت ہی اُسچیز سے کہ جانی جاوین اُس سے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اُسکے دو پلڑے ہین اور زبان کہ جسکو پکڑ کر تولتے ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتے ہین اور دوری درمیان دو پلڑون کے ایسی ہوگی جیسے درمیان مشرق و مغرب کے تیسین گے اُسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑے مین نیکیونکے اعمال نامے ہونگے اور ایک مین بُرائیون کے اور بعضون نے کہا ہی حسنات کو اچھی صورت تو نہین بناکر لاوینگے اور سیئات کو بُری صورت تو نہین اور تولین گے اور حدیث بطاقہ کی کہ آگے آتی ہی مقوی قول اول کے ہی اور ظاہر نصوص بھی **الفصل الاول** **وفصل پہلی عن** عائشہؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب یوم القیامۃ الا ھلک قلت او لیس یقول اللہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش فی الحساب یھلک متفق علیہ روایت ہی عائشہؓ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی حساب کیا جاوے روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کے اور مراد ہلاک سے عذاب ہی حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب مین نے یہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرتؐ سے سُنی تو مشکل ہوئی مجھ پر واسطے رفع اشکال کے کہا مین نے کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کے حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنے ہاتھ مین پس قریب ہی کہ حساب کیا جاوے گا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی میرے اشکال کے دفع مین نہین ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور نزا بیان کرنا **ف** ح جیسیکہ کہین یہ کیا تو نے اور وہ کیا تو نے بغیر اسکے کہ کد و کاوش کرین اُس اور وقت ڈالین اُسپر اور تیسری فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہ ہی کہ نامۂ اعمال اُسکا دکھا دینگے تا دیکھے پھر درگذر کرینگے **ت** ولیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کد و کاوش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی جاوے اُسپر اور پورا حساب لیا جاوے کچھ نہ چھوڑا جاوے قلیل و کثیر سے ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہے اور اول عرض اظہار ہی فقط **ف** ع حاصل یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کے عام ہین ہیچ عذاب دینے ہر اُس شخص کے کہ حساب کیا جاوے اور لفظ آیت کے دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعضے اُنکے نہین عذاب دیے جاوینگے اور راہ تطبیق کی آیمین یہ ہی کہ مراد حساب سے آیت مین عرض ہی یعنی ظاہر کرینگے اعمال بس اقرار کرینگے گناہ کرنیوالا اُن اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اُس سے واسطے اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ دار و گیر کیجاوے گی واسطے اظہار عدل کے اور ہزار وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اُس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اُسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوے تو اُسکو کہ محروم رکھے تجکو اور عفو کرے اُس سے کہ ظلم کرے تجپر اور سلوک کرے تو اُس سے کہ القطاع کرے تجھ سے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عدی بن حاتمؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان ولا حجاب یحجبہ فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما قدم من عمل وینظر اشأم منہ فلا یری

الا مانقہ من یظر میامنہ فلا یری الا النار تلقاء وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم میں سے کوئی مگر کلام کرے گا اُس سے رب اُسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اُسکے اور درمیان پروردگار اُسکے کے ترجمان یعنی دوبھانیسہ کہ چھپا وے کلام اُسکا اور نہ پردہ کہ چھپا وے بندے کو اُسکے رب سے پس دیکھے گا بندہ داہنے طرف اپنے پس نہ دیکھے گا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے عمل اپنے سے یعنی عمل صالح کہ صورت نیکو آوینگے یا جزا اُسکی اور دیکھیگا بائیں طرف اپنے پس نہیں دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی ہے یعنی بُرے عمل ف ع یہ قاعدہ ہو کہ جب آدمی کو کچھ امر اہم درپیش ہوتا ہو تو دائیں بائیں دیکھتا ہو پس نہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا ف اور دیکھیگا آگے اپنے پس دیکھیگا مگر آگ سامنے مُنہ اپنے کے پس بچو آگ سے یعنی جب پہچانا تمنے یہ تو بچو آگ سے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو ف ع یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہو ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سے اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تھوڑی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچھ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم میں اور آگ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویستره فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی اذا قرره بذنوبه ورای فی نفسه انه قد هلک قال سترتها علیک فی الدنیا وانا اغفرها لک الیوم فیعطی کتاب حسناته واما الکفار والمنافقون فینادی بهم علی رؤس الخلائق هؤلاء الذین کذبوا علی ربهم الا لعنة اللہ علی الظالمین متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سے پس سر رکھیگا اُسپر محافظت اپنی اور ڈھانکیگا اُسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکے اور ظاہر ہونے اُنکے کے شرمندہ اور رسوا نہو ف ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کے ہو یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہیں ہو مراد مومن سے جنس ہو اور بعضون نے کہا کہ یہ اُس بندے کے حق مین ہو کہ نہ غیبت کرتا تھا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تھا اور نہ رسوا کرتا تھا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تھا بسبب فضیحت مسلمان کے بلکہ پردہ پوشی کرتا تھا اللہ کے اچھے بندونکی اور نہ باعث ہوتا تھا کسیکو کسیکی آبروریزی کا لوگونمین پس وہ پوشی کریگا اللہ تعالے اُسکی اور اپنی محافظت مین رکھیگا اُسکو از راہ جزا مطابق عمل کے ت پس فرماویگا اللہ تعالے مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان اے پروردگار میرے پہچانتا ہون اُن گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالے اُس مومن سے ساتھ گناہونکے اُسکے اور گمان کریگا مومن اپنے دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب اُنکے نے سزا گناہونکے فرماویگا اللہ تعالے مومن کو کہ ڈھانکا مینے اُن گناہونکو تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا اُنکو تیرے لیے آج کے دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اُسکی کا اور ای پر کافر اور منافق پس بکارا جاویگا اُنکو روبرو خلائق کے کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے جھوٹ باندھا اپنے رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمة دفع اللہ الی کل مسلم یهودیا او نصرانیا فیقول هذا فکاکک من النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالے کریگا اللہ تعالے طرف ہر مسلمان کے یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سے پس لفظا و تنویع کیلیے ہو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہو آگ دوزخ سے ف ح لفظ فکاک گروچھڑانے اور فکاک بروزن زبر اُسکی سو وہ چیز کہ اُسسے گروچھڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تھا اور اُس یہودی یا نصرانی کو اُسکے بدلے آگ مین بھیجا اور اُس مسلمان کو نکالا اور تاویل اُسکی یہ ہو کہ ہر مکلف کیلیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی باایمان گیا مکان اُسکا کہ دوزخ مین تھا تبدیل کیا جاویگا ساتھ مکان اُسکے کہ بہشت مین تھا اور جو کوئی باایمان نہ گیا حال برعکس اسکے ہوگا پس گویا کافر حوض اور بدل مومنونکے ہین بیچ جھگون اُنکی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر مومنونکے سبب خلاصی کے ہونگے آگ سے

اور مراد یہ نہیں ہو کہ کافروں کو بسبب مومنوں کے گناہوں کے عذاب کرینگے کیونکہ آہی چکا ہو وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور تخصیص عیسوی و نصاریٰ کی بسبب مشہور ہونے اُنکے کے ہو ساتھ عداوت مومنین کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَاءُ بِنُوْحٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُہٗ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِیْرٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکُمْ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُجَاءُ بِکُمْ فَتَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَءَ اَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ابو سعید سے کہا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اُنکو کیا پونہچائے تھے یعنی اوامر احکام اپنی امت کو پس کہینگے ہاں پونہچا دیے تھے میں نے اور رب میرے **ف** ع یہ نہیں منافی ہو قول اللہ تعالےٰ کے یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اسلیے کہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ اور چیز ہے **ت** پھر پوچھی جاویگی امت اُنکی یعنی امت نوح کی پس پونہچا دی تھی یعنی نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی اُمت اُنکی اور کہے گی نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہیں گواہ تیرے یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالےٰ نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہو واسطے قائل کرنے اُمت کے پس کہینگے نوح کہ گواہ میرے محمد ہیں اور امت اُنکی **ف** ع یعنی امت اُنکی گواہ ہوگی اور وہ مزکّی ہونگے اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعظیم کیلیے اور کچھ بعید نہیں ہو کہ حضرت بھی گواہی دین نوح کیلیے اسلیے کہ وہ جگہ نصرت کی ہو **ت** پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہؓ کو کہ پس لایا جاویگا تمو **ف** ع اسسے معلوم ہوتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگے اُس عرصہ کبیر میں پھر لائے جاوینگے رسول و اولاد اُنکے نوح ہونگے اور لائے جاوینگے گواہ اُنکے کہ وہ یہ اُمت ہوگی **ت** پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پونہچا دیے تھے احکام آپنی اُمت کو **ف** ع اور نبی تمھارے مُزکّی تھا سے ہونگے یا تم اور نبی تمھارے ساتھ تمھارے گواہی دینگے پس اِن خصوصیت میں نزاع نہیں کا ذکر کرنا غلبۃً ہوگا **ت** پھر پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تحقیق و تصدیق احوال کے یہ آیت کہ یہ حق تعالےٰ اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینوالے لوگو پر یعنی اُن کفار پر کہ پہلے تھا رے گذرے ہین اور ہونگے پیغمبر تمپر گواہ **ف** ع گواہی دینی اُنکی گو پیغمبر ایسی ہوگی جیسے گواہی دینی قوم نوح پر کہ پونہچائی نوح نے ترسالت کہ بھیجی گئی تھی آپنے اور ہونا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا گواہ اُنپر سطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہو کہ جب لعنین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ تمکو کسنے خبر دی کہ پونہچایا تو انبیا اُمت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا اُنسے کہ تم کیا جانو اور کیا نسے گواہی دی تمنے وہ کہینگے کتاب اللہ سے کو ناطق یا ہمنے پیغمبر کی گواہی دی ہمنے ساتھ گواہی کی کے بعد ازان مثنین انبیا کی کلام پیچ صدق و عدالت اُس مسئلے کے کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل تزکیہ کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل صادق ہین یہ معنی ہونے رسول کی گواہ اُنپر اور اسی اعتبار سے آنحضرت کو گواہ بہت کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی اُمت کا کیا اور اُنکی گواہی اُمتو نیز ثابت کی تو آپ نے بھی گواہی دی اُس پر اور اسی اعتبار سے کہا محمد دامتہ فانعم **ت** نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِّنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَھِیْدًا وَّبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت اُس سے کہ کہا تھے ہم پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کس چیز سے ہنستا ہون **ف** ع آمین

اشارہ ہو طرف اسکے کہ نہین لائق ہو ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے ت کہا انسؓ نے کہا ہمنے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتے ہین فرمایا ہنستا ہو میں بسبب منھ در منھ کلام کرنے بندے کیے اپنے رب سے یعنی قیامت کو کہیگا بندہ اے پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے یعنی کیا نہین فرمایا تو نے کہ ظلم نہین کرتا مین بندو نپر مقدار ذرے کے فرمایا آنحضرتؐ نے فرماویگا اللہ تعالےٰ ہان پناہ دی مینے تجکو ظلم سے اور ظلم نہین کرتا مین بندو نپر فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے تو رہا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر آج سوائے اُسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے ف ح یعنی اور کسی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجھپر گواہ بہدا ہون تو قبول کھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور نہ جانا ہد تعالےٰ قادر ہی اسپر بھی کہ وہ اُسکی ذات سے اُسپر گواہ پیدا کرے کہ اُسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنیکی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرتؐ کا یہ کلام کرنا تھا بندیکا باہر کرنی حق تعالےٰ کی بندیکے مُنھ پر اور بولنا اُسکے ارکان اعضا کا ساتھ اُسچیز سے کہ عمل کیا اور بُرا کہنا بندیکا اُنکو اور دعا بد کرنی اُنپر جیسا کہ آگے آتا ہو ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس ماویگا اللہ تعالےٰ کفایت کرتا ہو نفس تیرا آجکے دن تجپر گواہ اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندونکے ہین گواہ ف ح گواہ پکڑنا اُن فرشتونکا زیادہ ہو مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد از آنکہ نفس بندیسے گواہ قرار دیے گئے کہ آپ اُسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا فرشتونکو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اُنکو گواہ کرتا تو خلاف قرارداد کے ہوتا ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس مہر کیجاویگی بندیکے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضائے بندیکے کہ بول پس بولینگے ارکان اُسکے ساتھ افعال اُسکے کہ کرتے تھے بسبب اُنکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندیکے اور درمیان کلام اُسکے کے ف ع یعنی اُٹھائی جاویگی مُہر اُسکے منھ سے یہانتک کلام کریگا موافق دعات کے پس گواہی دینی اُنکی زبانونکی آیت مین مراد ہو ساتھ اور طرح کے کلام کے خلاف عادت کے واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمھاری طرف سے اور تمھاری ہی خلاصی کیلیے جھگڑتا تھا مین ف ع ح اور تنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یعنی ہین کہ تمھارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگونسے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمھاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن ہو بخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے، دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالےٰ کا وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ الظَّهِيرَةِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک کھتے ہو چیز دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا صحابہؓ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو چیز دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہوا بر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اُس خدا کی کہ بقا ذات میری کا دست قدرت اُسکے مین ہی نزاع و خلاف نہین کرتے تم دیکھنے پروردگار اپنے کو مگر جیسے خلاف و شک کرتے ہو چیز دیکھنے آفتاب یا چاند کے ف یعنی چیز دیکھنے اُنکے کے خلاف و نزاع و شک نہین کرتے ہو پس ورودگار کو دیکھنے مین بھی

نہیں کرنیکے جان کر لفظ تضارون ساتھ پیش ت اور تشدید ر کے اور تخفیف اُسکے کے دونوں طرح آیا ہی اگر تشدید سے ہی یعنی ضرر کے اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہو کہ وہ بھی یعنی ضرر کے آتا ہی اور معنی یہ ہین کہ ضرر نہین کرنیکا ایک دُوسرکو ساتھ مجادلہ اور منازعت کے تا بحیثیت مخالفت ایک دُوسرکے پر وا اور تکذیب ایک دُوسریکی کرو دیکھنے مین اور صحت نظر مین بسبب نہایت ظاہر واضح ہونیکے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ بعضے حاجب بعضون کی نہین ہونگے تا ضرر کرے ایک دُوسرکو اور مجمع البحار مین کہا کہ مضارت یعنی اجتماع واز دحام کے ہی وقت نظر کے اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ یعنی تضاد اور تنگ گیری ایک دُوسریکی ہو کہ نزدیک معنی از دحام واجتماع کے ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنے اُچیزکے ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کے اور بہت مخصوص کے اور اوپر اندازۂ خاص کے ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ میم کے جگہ ر کے اور وہ بھی ساتھ پیش ت کے اور تشدید میم اور تخفیف اُسکے کے ہو تشدید سے مشتق ہی ضم سے اور تخفیف سے ضیم سے ضم یعنی اجتماع اور از دحام کے اور ضیم یعنی ظلم وستم کرنیکے اور مآل معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہے ت فرمایا آنحضرت نے جب دیکھینگے بندے پروردگار تعالےٰ کو خطاب کریگا اللہ تعالےٰ ایک بندیکو پس فرماویگا وہ فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مین نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مین نے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مین نے تجکو بیوی یعنی تیرے جنس سے اور پیدا کی مین نے تجھین اور تجھسین محبت والنس والفت اور کیا نہین تابعدار کیے مین نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین چھوڑا تینے تجکو رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت ف ح جاہلیت مین بھی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت مین سے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ت پس کہیگا بندہ اے پروردگار میرے کیا تونے اور دیا تونے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تونے فرمایا آنحضرت نے پس فرماویگا پروردگار تعالےٰ آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجھے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اُس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ آجتحقیق مین بھولا جاؤنگا تجکو یعنی آج چھوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسیکہ بھولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل یہ کہ مین نے ایسے انعام کیے تجپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولونگا ساکر تجکو جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اِس آیت کا ہی کَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى پھر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالےٰ دوسرے بندے پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب حق کے اِس بندے اور جواب بندے کے اُس سے مانند اُسکے کہ اول بندے مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے پس کہیگا اُس سے مانند اُسکے کہ کہا بندے اول سے پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین اور سب میرے ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبر پر اور نماز پڑھی مین نے اور روزہ رکھا مین نے اور تصدق کیا مین نے یعنی زکوٰۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس کی بھلائی کی جسقدر ہو سکے گی پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ یہان ٹھیرو یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتونکی شکرگذاری کا کیا تو نے تو ٹھیر تا دیکھا ؤن تجکو اعمال تیرے گواہ قائم کرکے پھر کہا جائیگا اُس بندیکو ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ تجپر اور سوچے گا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اُسکے مُنہ پر اور کہا جاویگا اُسکی ران کو کہ بول پس بولے گی ران اُسکی اور گوشت اُسکا اور ہڈی اُسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھ علون اُسکے کے ف ح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پانون اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہراً مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسیکہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہ سوال وجواب اور مُہر کرنی بندے کے مُنہ پر اور بولنا اُسکے اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہ عذر کی نہیے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خلاصی پاوے بیچ عذاب کرنے اُس بندیکے اُسی کے نفس کیطرف سے اور یہ بندہ کہ حال اُسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اُسپر اور ناخوش ہوا اللہ اُس سے ت نقل کی

مسلم نے وذکر حدیث ابی ہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سراسکا یہ ہے یدخل من امتی الجنۃ باب توکل مین ساتھ روایت ابن عباس کے ف ع یعنی یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابوہریرہ کی روایت سے اور ہمنے اسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہ تھا کہ یون کہتے کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ھم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون جیسکے اوپر گذری الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب علیھم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ روایت ہی ابوامامہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار نہین حساب نہ یعنی نہین مناقشہ انکے لیے محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپین میرے رب کی لپون مین سے ف ع مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہی یا کثرت اور اسیطرح لپین بھی کنایہ ہین کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن الحسن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیامۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فاٰخذ بیمینہ واٰخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال ابعضھم ھذا الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ وقد روا بعضھم عن الحسن عن ابی موسی اور روایت ہی حسنؒ سے اُسنے نقل کی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالے کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس پہلی دو بار مین تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع یعنی پہلی بار مین تو دفع کرینگے اپنے نفسون سے ملامت کہ کینگے نہین پونہچائے ہمکو انبیا نے احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالے سے اور دوسری بار اقرار کرینگے اور عذر کرینگے مثلاً ہر ایک کیگا کیا مین نے یہ ازراہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کے اور مانند انکے کے ف اور اسیطرح تیسری بار جو پیش ہونگے پس نزدیک سکی اوڑینگے اور پونہچینگے نامے اعمال کے ہاتھون مین یعنی سب مکلفین کے ہاتھون مین بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے انمین سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے انمین سے لینے والے ہونگے اپنے بائین ہاتھ مین ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگے پس اُسوقت تمام ہوجاویگا قضیہ اور تمیز ہوجاویگی اہل ضلالت اہل ہدایت سے ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ مین صحیح ہی یہ حدیث اس جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی حدیث کے ہین نہین سنی اُنھون نے حدیث ابی ہریرہؓ سے ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح مین کہ بخاری نے روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصریؒ سے کہ ابی ہریرہؓ سے نقل کین ہین اور ای پر مسلم نے اُسمے کچھ روایت نہین کی تقدیم رکت اور تحقیق روایت کیا ہی اسحدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصریؒ سے کہ اُنھون نے نقل کی ابوموسیٰ اشعریؓ سے ف ع یعنی پس حدیث متصل اُسکے طرق سے اور قوت حاصل ہوئی اسکی اسنادین اور بعضون نے کہا کہ حسن بصریؒ نے روایت کی ہی کئی صحابہؓ سے مانند ابی موسیٰ اور انس بن مالکؓ اور ابن عباسؓ وغیرہم کے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر فیقول لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم

قَالَ فَوُضِعَ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اُسپر ننانوے طومار ہر طومار مانند دراز گی بصر کے ہوگا یعنی دراز وہاں تک کہ بینائی پونہچے پھر فرماویگا اللہ تعالےٰ اُس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طومار وں میں کچھ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھپر میرے لکھنے والوں نے یعنی کراماً کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص کہ نہیں اے پروردگار میرے کچھ انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کیا تیرے لیے کچھ عذر ہے یعنی اُس چیز میں کہ کیا تو نے کہ سہواً کیا ہو یا خطأً یا جہلاً اور مانند اسکے کہ کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ ہاں یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لیے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دیگی تمام اُن گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھپر آج یعنی ساتھ ناقص کرنے ثواب تیرے کے اور نہ زیادتی عذاب کی تجھپر پھر نکالی جاویگی ایک چھٹی کہ لکھا ہوگا اُسمیں یہ کلمہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ف ع احتمال ہے کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سے کہا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور بارکا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے ت پھر فرماویگا اللہ تعالےٰ حاضر ہو وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے کے پاکر وزن اپنے پر کہ میزان پر یعنی جسوقت بیٹھی ساتھ ننانوے طومار گنا ہو نکے تولی جاوے تو بھی حاضر ہوتا کہ ظاہر ہو تجھپر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور متحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا سنا سبب ہے اس ایک چھٹی کو ساتھ ان بہت سے طومار وں کے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنی چھٹی عظیم ہے تو نہیں چاہیے اسکو تو تجھپر ظلم کیا جاوے پھر رکھے جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چھٹی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری ہوگی اور غالب آویگی وہ چھٹی پس نہیں بھاری آویگی ساتھ نام خدا کے کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بھاری ہے اگرچہ تو وہ گناہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حَتّٰى يَقُوْلَ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ يَعْلَمُ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نے یاد کیا یعنی اپنے لیے آگ دوزخ کو پس روئیں یعنی اُسکے ڈر سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سبب ہے تیرے لیے کہا عائشہؓ نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنی اُسکے عذاب کے ڈر سے پس آیا یاد رکھو گے تم اپنے اہل و عیال کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمیٰ عام ہوگی سب خلائق کیلیے ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی ترازو اُسکی یا بھاری ہوئی دوسرے وقت دینے اعمال نامہ کے جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کے کہیگا وہ شخص کہ جسکے داہنے ہاتھ میں ملیگا لو کہ نامہ میرا یہانتک کہ جانے کہ کہاں پڑا عنانامہ سکا آیا اُسکے داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے ف ع داہنا ہاتھ گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ت اور تیسرے نزدیک پل صراط کے جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع یہانتک کہ جانے نجات پائی ساتھ گذرنے اُس پل پر اُمیں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گذرینگے اُسپر سے سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال و منازل پڑھکے اور کافر اُسپر سے دوزخ میں گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس اِن تین جگہوں میں سب حیران اور درماندہ ہونگے اور کسیکو

ف ع اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال کے تولے جانے کے وقت بھی حاضر ہونا ضروری ہے یہ ظاہر میں کہ اعمال کے تولے جانے کے وقت بھی حاضر ہونا ضروری ہے یہ ظاہر میں کہ اعمال کے تولے جانے کے وقت بھی حاضر ہونا ضروری ہے

مجال کسی کے یاد کرنے اور خبر لینے کی نہیں ہوگی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشہ قالت جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی مملوکین یکذبونی ویخونونی ویعصونی واشتمهم واضربهم فکیف انا منهم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاهم فان کان عقابک ایاهم بقدر ذنوبهم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاهم دون ذنوبهم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یهتف ویبکی فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بها وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولهؤلاء شیئا خیرا من مفارقتهم اشهدک انهم کلهم احرار رواه الترمذی

روایت ہے عائشہؓ سے کہا ایا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے بردے ہین جھوٹ بولتے ہین مجھے اور خیانت کرتے ہین میرے مال مین اور نافرمانی کرتے ہین میری اور بُرا کہتا ہون مین اُنکو اور مارتا ہون مین اُنکو یعنی ازراہ تادیب کے پس کیسا حال ہوگا میرا بسبب اُنکے قیامت کو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اُنکی خیانت کا تیری اور نافرمانی کی ہمہ تیری اور جھوٹ بولنے ہین وہ غلام تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور بُرا کہنا اور مارنا تیرا بھی اُنکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اُنکو بقدر گناہون اُنکے کہ یعنی کافی اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر سر برگناہون اُنکے کے نہ بخکو ثواب ملیگا اور نہ بچیز اُنپر عذاب بلکہ کرنا اُسکا مساوی تھا کہ نہ بیچ گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اُنکو کم گناہ اُنکے سے ہوگا حق زائد واسطے تیرے یعنی اُنپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا بجزا دیا جاویگا بسبب اُسکے والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اُنکو زیادہ اُنکے گناہونسے بدلہ لیا جاویگا واسطے اُنکے تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تائید اور اثبات بیچز کے کہ فرمایا کیا نہین پڑھتا ہو تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہے اور رکھین گے ہم ترازو دین انصاف کی دن قیامت کے پس ظلم کیا جاویگا کوئی کچھ یعنی نہین چھوڑا جاویگا حق اُسکا اور اگر ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کے حاضر کرینگے ہم اُسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنیوالے یعنی اسلیے کہ نہین ہوزیادتی کسی کو ہمارے علم وعدل پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطے اپنے اور واسطے اُن غلاموں کے کوئی چیز بہتر جدائی اُنکی سے یعنی الگ ہوجانے مین اُنسے اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہے گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نے **وعنها** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی بعض صلاتہ اللهم حاسبنی حسابا یسیرا قلت یا نبی اللہ ما الحساب الیسیر قال ان ینظر فی کتابہ فیتجاوز عنه انه من نوقش الحساب یومئذ یا عائشة هلک رواه احمد اور یہ بھی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بعض اپنی نماز کے یعنی فرائض مین سے یا نوافل مین سے یا بعض اجزاے نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدے مین یا الٰہی حساب کر تو میرے عملونکا حساب آسان **ف ع** اور یہ یا تو واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرنے اُنکے کے ہی خواب غفلت سے اور یا ازراہ خوف الٰہی کے **ت** عرض کیا مین نے یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت اُسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھیگا بندہ اپنے عملنامے مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اُس سے **ف ح** یعنی عملنامہ اُسکو دکھاویگا اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہوسکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اُسکے عملنامے کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہ ہی جس شخص سے کہ وہ کاوش کی گئی حساب مین اُسدن اے عائشہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا

لہ اور دیکھ حساب کتاب اور قرأت اور علوم دیگر متعلقہ کے کہ یہ فصل اور دیگر فصل اسی طرح کی ہین

لہ اور دیکھ حساب کتاب اور قرأت اور علوم دیگر متعلقہ کے کہ یہ فصل اور دیگر فصل اسی طرح کی ہین

نقل کی یہ حدیث نے **وعن** ابی سعید الخدری انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخبرنی عن یقوم علی القیام یوم القیمۃ الذی قال اللہ عز وجل یوم یقوم الناس لرب العالمین فقال یخفف علی المؤمن حتی یکون علیہ کالصلوۃ المکتوبۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے حضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونیکی یعنی آگے اللہ تعالے کے حساب کے لیے دن قیامت کے اسیادن کہ فرمایا ہی اللہ تعالے نے اسکے حق مین کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالمونکے **ف** ع آیا ہو کہ ابن عمر نے پڑھی یہ سورت پس جب پوچھے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئے اور نہ پڑھ سکے ما بعد اسکا **ت** پس فرمایا ملکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کا اوپر یا مصلے پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اُسپر مانند نماز فرض کے **ف** ع یعنی مقدار ادا ے فرض کے کہ نہایت اُسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اُسکے کے اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کے **وعن** قال قیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ما اطول ہذا الیوم فقال والذی نفسی بیدہ انہ لیخفف علی المؤمن حتی یکون اہون علیہ من الصلوۃ المکتوبۃ یصلیہا فی الدنیا رواہما البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی اُسی ابو سعید سے کہا پوچھے گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسدن سے کہ ہوگی مقدار اُسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اُسدن کی یعنی کیا ہوگا حال لوگونکا بیچ درازگی اُسدن کی کیا کھڑے رہ سکینگے اُسمین باوجود درازگی اُسکی کے پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کا اوپر یہانتک کہ ہوگا سبک تر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہی اُسکو دنیا مین نقل کہن یہ دونون حدیثین بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **وعن** اسماء بنت یزید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر الناس فی صعید واحد یوم القیمۃ قیاما رواہ الطبرانی فی مسانید الشامیین **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایین الذین کانت تتجافی جنوبہم عن المضاجع فیقومون وہم قلیل فیدخلون الجنۃ بغیر حساب ثم یومر سائر الناس الی الحساب رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی سے اُسنے نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتے ہین پہلو اُنکے خوابگاہونسے **ف** ع یعنی تہجد پڑھتے ہین اور بعضونے کہا صلوات الاوابین پڑھنے والے مراد ہین کہ احتمال ہی کہ مراد انسے وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑھتے ہین **ت** پس اُٹھینگے اہل محمدی اسی طرح پر کے لوگ حال آنکہ وہ تھوڑے ہونگے یعنی اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت مین بے اسکے کہ حساب لیا جاوے اُنسے **ف** اسلیے کہ صبر کیا تھا اُنھونے مشقت طاعت پر اور ترک کی تھی لذت راحت کی اور آسایون کیلیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب **ت** پھر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکے لیے حساب لینے کا نقل کی یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان مین

باب الحوض والشفاعۃ

اور شفاعت کے **ف** ع حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور رہنا اُسکا اور حوض عورتونکو آتا ہی اور سبب بننے خون کا ہی مشتق اسی سے ہی اور مراد بیان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگا روز قیامت کے اور صفات اُسکے حدیثونمین آتے ہین کما قال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف مین ہوگا پہلے صراط کے اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتے ہین پھر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلے میزان کے ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسے اپنی قبرونسے اور آوینگے حوض پہلے میزان کے اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ اُمت اُنکی آسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آسیمین مفاخرت کرینگے کہ دیکھین کس کے حوض پر لوگ بہت آتے ہین اور حضرت نے فرمایا کہ مین امید رکھتا ہون کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہی اور معنی اُسکے اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کے ہی اور شفع مقابل وتر کے کہ بمعنی زوج کے ہی مقابل فرد کے وہ بھی اسی معنی کی رعایت سے ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اُس مین سے کہ بیچی جاتی ہی

وہ بھی ہی قبیل سے ہے اور شفاعت مین بھی ملنا شفیع کا ہی ساتھ مجرم کے بدرخواست عفو کرنے گناہون اُسکے کے درگاہ عزت سے اور انواع شفاعتونکے تمام ثابت ہین واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے خاص اُنھین کے لیے ہونگی اور بعضے بسبب برکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا کھولین گے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کیطرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکے علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمیٰ ہے کہ عام ہوگی تمام خلائق کے لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اُسپر نہوگی اور وہ واسطے راحت دینے اور خلاص کرنیکے طوائف قوت سے میدان محشر مین اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کردگار کے اور واسطے نکالنے کے اُس شدت و محنت سے ہوگی جیسیکہ حد نیوین مین آتی ہے دوسری واسطے لانے قوم کے بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہے واسطے پیغمبر صاحب ہمارے کے اور بعضون کے نزدیک مخصوص حضرت ہی پر ہے تیسری اُس قسم کیلیے کہ حسنات اور سیئات اُنکے برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چونکہ اُس قوم کیلیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کے ہوئے ہین پس شفاعت اُنکی کرینگے اور بہشت مین لیجاوینگے پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامات جنتی گنہگار ونکے لیے کہ دوزخ مین گئے ہونگے اور شفاعت سے نکلین گے اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین بیچ کھلوانے جنکے آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اُنسے کہ مستحق عذاب مخلد کے ہوئے ہونگے نوین خاص واسطے اہل مدینہ کے دسوین واسطے زیارت کرنیوالون قبر شریف کے بروجہ امتیاز و اختصاص کے کذا ذکر العلما اور کہا ہے علمانے کہ شفاعت کے لیے مجھین ہونگی اول یہ کہ گنہگار ونکو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول و دہشت عذاب سے کانپین اُسوقت شفیع درخواست کرینگے کہ تا بیٹھین اور آرام پکڑین اور دم لین اور بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگے کہ اُنکے حساب سے درگذرین اور یونہین عفو کردین اور جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین بھیجین یہ جگہ بھی محل شفاعت اور درخواست کی ہے یہانتک کہ دوزخ مین بھیجین اور جب بھیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگے اور دوزخ ہی سے نکالین گے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہے، باقی جو کچھ اُسکا حکم ہوا ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عزیز

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا سَائِرٌ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَہَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ فَضَرَبْتُ بِمَا ہٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ ہٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ اَذْفَرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔ انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ مین گذر بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پونہچا ایک نہر پر کہ دونو طرف اُسکے گنبد مین موتی کے تھے یعنی ہر گنبد موتی کا خالی اندر سو بسبب کیلیے کہا مین نے یہ نہر اے جبرئیل کہا یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تحقیق پروردگار تمھارے نے طرف آیت کریمہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کے بہت مفسرون نے کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد اُس سے خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب نے کہ وہ قرآن ہے یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اُنکے مقام محمود اور لواے محمود اور حوض مورد دین اور یہ معانی منافات نہین ہے بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اُسکی بمعنی حوض کے اکثر ہے حاصل یہ کہ بصورت معنی یہ ہونگے کہ یہ حوض مذکور ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضون نے تفسیر کی ہے کوثر کی اولاد اور علما اُمت بھی خیر کثیر ہی مین داخل ہین **ت** پس نا گمان دیکھتا ہون کہ مٹی اُسکی مشک تیز خوشبودار ہے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَہْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاءُہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ یَشْرَبُ مِنْہَا فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت عبداللہ بن عمر رضی کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض مرا مقدار سیر ایک مہینے کی راہ

اور کونے اُسکے برابر یعنی مربع ہین طول عرض مین برابر پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اُسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخورے اُسکے مانند ستارون آسمان کے یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیوگا اُسمین سے پھر پیاسا ہوگا کبھی ف ع پس ہوگا پینا جنت مین ازراہ تلذذ کے جیسیکہ کھانا ازراہ تنعم کے ہوگا بموجب قول اللہ تعالے کے وَاِنَّ لَكَ اَنْ لَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى اور مسلم نے روایت نقل کی ہے بخاری

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِیْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَفِیْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میرکے بہت زیادہ ہو دوری ایلہ کی سے عدن سے ف ع ایلہ بہمزہ اور جزم ی سے نام ایک شہر کا ہو کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کے سے متصل دریاے یمن کے اور عدن ایک شہر ہو آخر شہرون یمن کے سے متصل دریاے ہند کے یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہو اُس سے زیادہ مسافت ہو میرے حوض کے دونون کنارونمین اور تطبیق احادیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اُسمین ہو مابین عدن اور عمان کے کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سو نام ہو ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اُسمین ہو مابین صنعا اور مدینہ کے اور مانند انکے کہ یہ ہو کہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہو نہ بطریق تحدید کے یعنی تمثیلاً اور تقریباً ہر کسی کو موافق سمجھ اُسکی کے فرمایا ہو نہ تحدیداً تحقیق پانی اُس حوض کا زیادہ تر سفید ہو برف سے اور بہت شیرین و لذیذ ہو شہد سو کہ ملا ہوا ساتھ دودھ کے اور البتہ باسن اُسکے بہت زیادہ ہین گنتی تارون کی سے اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور اُمتونکے کو لوگون کو اُس سے جیسا کہ رکتا ہو شخص لوگونکے اونٹونکو اپنے حوض سے یعنی بچنے کے لیے مشارکت و مخالطت سے کہا بعضے صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور دوسرے کہ اُنکو ہانکیے گا فرمایا آنحضرتؐ نے ہان پہچانونگا تمکو تمھارے لیے ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کے لیے اُمتون مین سے آؤگے مجھپر اسحالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پانون بسبب نورانیت وضو کے نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین انس سے یون ہو کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دیکھے جاوینگے اُس حوض مین آبخورے سونے اور چاندی کے مانند گنتی آسمان کے ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبانؓ سے یون آیا ہو کہ کہا پوچھے گئے آنحضرتؐ اُس حوض کے پانی سے پس فرمایا پانی اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر ہے شہد سے زور سے گرتے ہین اُسمین دو پرنالے مدد کرتے ہین اُسکی یعنی حوض کا پانی بڑھاتے ہین جنت سے یعنی جنت کی نہرون سے یا حضرتؐ اُس حوض سے کہ جنت مین ہو اُسکو نہر کوثر کہتے ہین ایک نالہ اُنمین سے سونیکا ہو اور ایک چاندی کا

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَّرَّ عَلَیَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِیْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِّنِّیْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِّمَنْ غَيَّرَ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمھارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھپر پانی پیویگا اور جو کوئی پیویگا اُسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھپر کتنی قومین یعنی میری امت مین سے کہ پہچانونگا مین اُنکو اور پہچانینگے وہ مجکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اُنکے پس کہونگا مین کہ تحقیق یہ مجھ مین یعنی میری اُمت مین سے یا میرے اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ کیا پیدا کیا

ف بالتنزیہ یا تسلیمی بمعنی نہ ہوگا ہو قولہ فما لہ ہوگا ہو قولہ فما لہ ہوگا ہو قولہ فما لہ ہوگا ہو قولہ فما لہ ۱۲

اُنھون نے دیکھے تھے ف ع یعنی اِسلیے کہ مرتد ہوگئے اور گناہ نہین منع کرتے مومن کو حوض پر آنے سے اور اُسکے پانی پینے سے اور یہہ دلالت کرتا ہے یہ قول حضرت کا بھی ت پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سے اُن لوگونکے لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے ف ع یعنی اِسحدیث کے نزدیک نزدیک کے باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا تھا اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اُسکی بھی وہان لکھی گئی ہے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَحْبِسُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُھِمُّوْا بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحُنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْکَنَکَ جَنَّتَہٗ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَعَلَّمَکَ اَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ اَکْلَہٗ مِنَ الشَّجَرَۃِ وَقَدْ نُھِیَ عَنْھَا وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ ثَلٰثَ کَلِمَاتٍ کَذَبَھُنَّ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰیۃَ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَ النَّفْسِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ اور روایت سے انس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے جاوینگے مسلمان روز قیامت کے یعنی حرکت کرنے سے یعنی ٹھیرے ہونگے سکتے کی حالت مین یہانتک کہ غلق مین ڈالے جاوینگے بسبب رُکنے کے پس کہینگے مسلمان کاشکے طلب کرتے ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اِس غم و محنت سے پس آوینگے مسلمان حضرت آدم کے پاس پس کہینگے کہ تم آدم ہو ظاہر یہ ہے کہ مراد کہنے والونسے سر دار اہل محشر کے ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہینگے یعنی بعضے اُنکے کہ تم آدم ہو باپ سارے لوگونکے پیدا کیا تمکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتھ سے یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سے اور رکھا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطے تمھارے یعنی سجدہ تحیہ کا اپنے فرشتون سے اور سکھائے تمکو نام ہر چیز کے شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنے کے کہ مخصوص کیا ہے تمکو ساتھ ان فضائل و کرامات کے تا راحت بخشے اور لیجاوے ہمکو بیجگہ سے کہ نہایت سخت و دشوار ہے پس کہینگے آدم کہ نہین ہونگے اِس مقام و مرتبہ مین یعنی بعید ہون مقام شفاعت سے مین رتبہ اسکا نہین رکھتا اور یاد کرتا ہے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہنچے تھے اُسکو کہانا اُنکا ہی درخت سے یعنی گیہون کے درخت سے حال آنکہ تحقیق منع کیے گیے تھے وہ اُسکے نزدیک ہونے سے ولیکن جاؤ تم نوح کے پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بھیجا اُنکو اللہ تعالے نے کافرون روے زمین کے ف ع یہان اشکال آ وارد ہوتا ہے کہ یہ اول کیونکر بھیجے گئے اِنکے پہلے تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس و غیرہم علیہم السلام آچکے تھے اِسکا جواب ظاہر تر یہ ہے کہ وہ تینون بھیجے گئے تھے طرف مومنون اور کافرون دونونکے اور حضرت نوح بھیجے گئے تھے طرف اہل زمین کے اِسحال مین کہ وہ سب کافر تھے اِس اعتبار سے یہ اول ہین اور اور بھی اِسکے کئی جواب لکھے ہین علمانے لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوینگے حضرت نوح کے پاس پس کہینگے وہ نہین ہونگے مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالیٰ جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سے اور بعد اسکے حضرت سے حکمت اِسمین یہ ہے کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیے کہ اگر اول حضرت ہی سے سوال کرتے تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بھی قدرت رکھتے ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سے سوال کرینگے اور اُنھون نے انکار کیا اور پھر حضرت سے سوال کیا اور آپنے عرض قبول کی اور اُنکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپ کا اور کمال قرب

جناب کبریائی سے ثابت ہوا اور آمین فضیلت آپکی ہو تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتونکے پر بھی کہ شفاعت امر عظیم ہو کوئی اُسکی جرأت نہین کرسکے گا سوا آنحضرت کے ت اور یاد کرینگے نوح گناہ اپنا کہ پوچھے اُسکو کہ وہ سوال کرتا ہو پروردگار اپنے سے نجات بیٹے کی غرق سے نادانست اور بے تحقیق کیے کہ یہ سوال کرنا چاہیے یا نہین اور اُسپر عتاب ہوا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکھتا ہو تو اُسکا چنانچہ بمضمون آیت اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ الآیۃ ہو لیکن جاؤ تم ابراہیم کے پاس کہ دوست خدا ہے مہربان کے ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے لوگ ابراہیم کے پاس پس کہینگے وہ بلاشبہ نہین نہین اِس مرتبے کا اور یاد کرینگے وہ تین جھوٹ کہ کہا تھا اُنکو دنیا مین ف اور حقیقت مین وہ جھوٹ نہین ہین بلکہ صورت مین جھوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہو اُنکو ایسے امور پر بھی مواخذہ ہوتا ہو جیسیکہ کہا گیا ہو حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ایک اُن تین جھوٹونمین سے یہ ہو کہ جب قوم ابراہیم کی اپنے کسی میلے کے تماشے کے لیے باہر گئی تو ابراہیم نے چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر اُنکے بُتونکو توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمھارے ساتھ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکھتے تھے لیکن مراد اُنکی تھی بیماری باطن کی کہ تمھارے کفر وعناد سے دل میرا دُکھتا ہو اور رنجیدہ ہو دوسرا جھوٹ یہ کہ جب بُتکدے مین توڑ توڑ اُنھون نے انکر کہا کہ تمنے یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہمارے معبودون کے ساتھ اُنھون نے کہا کہ مین نے نہین کیا بلکہ اُس بڑے بُت نے کیا مراد اُنکی یہ تھی کہ باعث اِس فعل پر محکوم وجود اِس بت کا ہوا کہ ساتھ عبادت اور تعظیم تمھاری کے ممتاز ومنفرد ہو یا مقصود استہزا اور الزام اُنکا تھا جیسیکہ کوئی جو کچھ خوشخط لکھے اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکھ سکے کہے کہ تو نے لکھا ہی یہ خط وہ کہے کہ مین نے نہین لکھا ہی تو نے لکھا ہی کہا یہ کرتا ہی اِس سے کہ ایسا تو ہرگز نہین لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارۃ کو واسطے خلاص کرانیکے ظلم اُس کافر سے کہا کہ یہ بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتے تھے کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہو کہ وہ نکے چچا کی بیٹی بہن تھی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کے پاس کہ ایک بندہ ہو کہ دی ہو اُنکو اللہ تعالےٰ نے توریت کہ کتاب ہو عظیم الشان اور سب انبیاے بنی اسرائیل تابع اُسکے ہین اور کلام کیا اللہ تعالےٰ نے اُنسے بے واسطہ اور نزدیک کیا اُنکو اور راز دار اور محرم اپنے اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگے وہ حضرت موسیٰ کے پاس پس کہین گے وہ کہ تحقیق مین نہین اِس مرتبے کا اور یاد کرینگے وہ اپنی اُس خطا کو کہ پہنچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہو کہ اُسکو مُکا مارا اور ایک مُکے مین کام اُسکا تمام کیا ولیکن جاؤ تم عیسیٰ کے پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہو اور رسول اُسکا اور روحانی ہو کہ بے مادہ جسمانی کے قدرت خدا سے پیدا ہوا سبب حیات احسام کا ہو کہ مردے کو جلا دیتا تھا اور کلمہ اُسکا ہو کہ پیدا ہوا ایک کلمہ کن سے فرمایا پس آوینگے عیسیٰ کے پاس پس کہین گے عیسیٰ مین نہین ہون اِس مرتبے کا ف ع اور حضرت عیسیٰ نے کچھ عذر بیان نہ کیا اور گناہ اپنا ذکر نہ کیا لکھا ہو علمانے کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کے ہوا کہ تہمت اور افترا سے نصاریٰ سے اُنکے حق مین کہ اُنکو ابن اللہ کہتے تھے رکھتے تھے اور بعضی روایتونمین کچھ عذر مذکور بھی ہوئے ہین اور صواب یہ ہو کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین درآنے سے اُس مقام مین اور جرأت کرنے سے اُس کام پر حاجز وقاصر ہین کچھ احتیاج عذر کرنے کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بھی کیا سوا سے سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الٰہی رکھتے ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اِسی لیے اور حدیثونمین آیا ہو کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اِس کام کے نہین ہین بے اِسکے کہ نسبت عذر کی کرین واما علم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک بندہ ہو کہ بخش دیے ہین خدا تعالےٰ نے اُنکے اگلے پچھلے گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہ سے پس اِس مغفرت کے کیا کئی طرح تاویل کی ہو علمانے اور اولیٰ اُن تاویلونمین سے یہ ہو کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہو جناب باری کی طرف سے واسطے سید المرسلین کے بے اِسکے کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو حاصل مالک جب اپنے بندے خاص سے راضی وخوش ہوتے ہین اور امتیاز اُس بندے کا اظہار کیا چاہتے ہین اور سرفراز کرتے ہین تو کہتے ہین

لہ یعنی ان تاویلون کی بنا پر ان کو گناہ نہین کہا جا سکتا ۱۲

کہ ہمنے مجکو سنا جو کچھ کہ کیا تونے اور جو کچھ کرے تو ہمارے لیے معاف ہے اور تجربہ کچھ گرفت نہین قَالَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَ نَبِيُّكُمْ وَشَفَّعَهُ عَلَيْهِ وفرمایا حضرتؐ نے پس آوینگے لوگ میرے پاس پس طلب کرونگا مین اذن در آنے کا اپنے پروردگار کے پاس پس بیچ گھر اُسکے کے ف یعنی گھر ثواب اُسکے کے کہ وہ جنت ہے کہا اور لیشتی نے کہ مراد یہ ہے کہ اذن مانگین گے آپ اللہ تعالے سے یہ کہ داخل ہوؤن اُس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کرے اُسمین قبول ہو اور نہین ہوتا درمیان کھڑے رہنے والے اُسکے کے اور درمیان رب اُسکے کے حجاب یعنی مقام محمود کہ اُسکو مقام شفاعت بھی کہتے ہین اور حکمت حضرتؐ کی نقل مکان کرنے مین یہ ہے کہ موقف جگہ سیاست کی ہے اور حق شفیع یہ ہے کہ مقام کرامت مین کھڑا ہوا اسلیے اللہ تعالے یہ رہنمائی کریگا حضرتؐ کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف مقام کرامت کے اور اطمینان سے عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنے کا اللہ تعالی کے پاس پس جب دیکھونگا مین اللہ تعالی کو گروندگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اُسکی کے پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تک چاہیگا یہ کہ چھوڑے مجکو ف ع مسند احمد مین ہے کہ حضرت سجدے مین رہین گے بقدر ایک جمعہ کے یعنی ہفتے کے جمعون یعنی ہفتون دنیا کے سے کذا ذکر السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پھر فرماویگا اللہ تعالے کہ سر اُٹھا اے محمدؐ اور کہہ جو چاہے قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہے تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچھ چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنے رب کی ساتھ تعریف وحمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ تعریف ف ع یعنی اُسی وقت اور اب نہین جانتا ہونگا مین اُسکو اور اسی سبب سے اُسجگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتے ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد وثنا شفاعت قبول کرنیوالے کی کرے تا اُس سے قرب و رضا کا مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کے مستفید ہوت پھر شفاعت کرونگا مین ف ع کما قاضی نے کہ آیا ہے بیچ حدیث انسؓ اور ابی ہریرہؓ کے شروع کرینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کے کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطے میرے ایک حد معین ف ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالے میرے لیے جماعت مخصوص کو گنگارونمین سے واسطے شفاعت کے جیسکہ بے نمازی اور زناکار اور شراب خوار ونکے لیے مثلاً حکم فرماویگا کہ تمھاری شفاعت قبول کی مین نے بے نمازونکے حق مین پھر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکے حق مین اسی قیاس پر اوروںکو سمجھ لینا چاہیے ت پس نکلونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اُس جماعت کو آگ دوزخ سے اور داخل کرواؤنگا اُنکو بہشت مین ف ع کما طیبی نے کہ اگر کہے تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہے اسپر کہ شفاعت

چاہنے والے تو وہ تھے کہ روکے گئے ہونگے موقف مین اور فکرمند ہونگے بسبب کے اور طلب کرینگے خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اُنکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سے ہونگے پس کیا ہی وجہ جواب یہ کہ مومن دو بھین ہین ایک یہ کہ شاید مومن دو فرقے ہونگے ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کروا دینگے اُنکو اُس حالت سے کہ گرفتار ہونگے اُسمین اور داخل کروا دینگے اُنکو جنت مین پھر شروع کرینگے بعد اُسکے شفاعت کرنی اُنکی کہ داخل ہونگے آگ مین جماعت جماعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرتؐ کا فیجدلی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپنے ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اُسی کی خلاصی پر اسلیے کہ سمجھی جاتی ہی اُس سے خلاصی فرقہ دوسرے کے بطریق اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سے جبس اور گرمی سخت ہی کہ قریب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنے سے خلاصی کروانا ہی اُس سے اور یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قضیہ کے بہت مناسب اسلیے کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہی کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لوے محمود کر بموجب فرمودہ حضرتؐ کے اذ ھم یحمدون ربھم فی ذلک الیوم اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی کے رہنے اور کھڑے رہنے کی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کیطیے اور یہ شفاعت خاص حضرتؐ ہی کرینگے اور بعد اسکے حضرتؐ اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کے لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدائے باب مین ہوچکا ہی پھر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ ربی کے طرف یعنی واسطے شفاعت اور جماعتونکے پس اذن چاہونگا مین درآنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اُسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کے پس جب دیکھونگا مین اُس مکان کو یا اپنے رب کو ساتھ تنزیہ کے مکان سے اور تمام صفات حدوث سے گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالے چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اُٹھ تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سُنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہے تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب اپنے کی ساتھ تعریف اور محمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالے وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکلونگا مین اور نکالونگا لوگونکو آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین اُنکو بہشت مین پھر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین درآنیکا اپنے پروردگار کے پاس بیچ مکان اُسکے کے پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کے پس جب دیکھونگا مین اُسکو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالے چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اُٹھ تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سُنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نے پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنے رب کی ساتھ تعریف اور حمد کے کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالے وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطے میرے ایک حد پس نکالونگا مین اُنکو آگ سے اور داخل کرونگا اُنکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی اُسکو قرآن نے

ف یعنی دوزخ کے نکلنے سے اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کے کہ انسؓ کے نہیے ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اُسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نے اُسکے خلود پر کہ وہ کفار مین پھر بعضی آنحضرتؐ نے یا قتادہؓ نے یعنی واسطے سند کے یہ آیت نزدیک ہی یہ کہ اُٹھا ویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسیکہ کہا انسؓ نے یا قتادہؓ نے یا حضرتؐ نے اور یہ ہی مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدائے تعالے نے اُسکا پیغمبر صاحب تمھارے سے **ف** اُس مقام کی صفت لفظ محمود کے سے یا تو اسلیے کہ تعریف کریگا اُسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا اُسمین اور بچانے گا اُسکو یا اس سبب سے کہ حمد کرینگے اُسمین آنحضرتؐ حق سبحانہ تعالے کی جیسیکہ حدیث سے معلوم ہوا یا اس لیے کہ تعریف کیے جاوینگے آنحضرتؐ اُس مقام مین بان اولین و آخرین یا

ل آدم و دیگر انبیا اور اولیا پیغمبر جمعہ سے ہوں گے

نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ دن قیامت کا محتاط اور مضطرب ہونگے لوگ بعضے اُنکے بعضوں میں یعنی کھل بلی پڑے گی اور آمد و رفت کرینگے اور متحیر ہونگے آئینگے پس آوینگے آدمؑ کے پاس اور کہینگے کہ شفاعت کرو طرف پروردگار اپنے کے یعنی تاکہ حکم کرے حساب کا پھر جزا دے ساتھ ثواب کے یا عذاب کے پس کہیں گے آدمؑ کہ نہیں ہوں میں اہل اور قابل واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہے کہ جاؤ ابراہیمؑ کے پاس لیے کہ وہ دوست خدا کے ہیں پس آوینگے ابراہیمؑ کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہیں ہوں میں لائق واسطے شفاعت کے ولیکن لازم ہے تمہیں جانا موسیٰؑ کے پاس لیے کہ وہ کلام کرنیوالے ہیں اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ پس آوینگے لوگ موسیٰؑ کے پاس پس کہینگے وہ نہیں میں اہل اسکا ولیکن لازم ہے تمکو جانا عیسیٰؑ کے پاس لیے کہ وہ ہیں روح اللہ اور کلمہ اُسکا پس آوینگے عیسیٰؑ کے پاس پس کہیں گے وہ نہیں میں اہل اُسکا ولیکن لازم ہے تمہیں جانا محمدؐ کے پاس پس حضرتؐ فرماتے ہیں کہ آوینگے وہ میرے پاس پس کہونگا میں کہ میں ہوں اہل اُسکا یہ ہے کام میرا کسی سے نہیں ہوگا پس اذن مانگونگا میں درآنحالیکہ پروردگار کے پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میرے دل میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدیں کہ حمد کرونگا میں اُسکو ساتھ اُن حمدوں کے یعنی اُسوقت نہیں حاضر مجکو جواب یعنی اُسطرح کی حمدیں پس حمد کرونگا میں اُسکی ساتھ اُن حمدوں کے اور گرونگا میں واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمدؐ اُٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیا جاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیا جاویگی پس کہونگا میں یعنی بعد سر اُٹھانیکے یا سجدے میں اے رب میرے بخشدے مت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہوں میں اپنی امت کی پس کہا جاویگا اور نکالو اُسکو کہ ہو اُسکے دل میں مقدار جَو کے ایمان سے ف ع

اختلاف کیا ہے علماء نے اسکی تاویل میں موافق اختلاف اپنے کے اصل ایمان میں اور تاویل مستقیم یہ ہے کہ مراد ہے ساتھ مقدار جَو اور ذرہ اور دانہ رائی کے غیر اُسچیز کے کہ وہ حقیقت ایمان ہے قسم خیرات سے اور وہ وہ ہے کہ پایا جاوے دلو میں قسم قرأت ایمان سے اور لمحات الیقان سے اور لمعات عرفان سے اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہے اور ایسے ہی اقرار لسانی نہیں داخل ہوتی ہے اُنمیں تجزی اور نہ تبعیض اور

نہ زیادتی اور نہ نقصان بنابر اُسکے جو کہ اُسپر محقق ہین اور حمل کیا ہو اُنھون نے اُسچیز کو کہ کہا ہو غیر اُنکے نے اوپر خلاف لفظی اور نزاع صوری کے
ت پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنی نکالونگا اُسکو کہ جسکے دلمین مقدار جَو کے ایمان ہوگا پھر آؤنگا مین اور
تعریف کرونگا اللہ تعالے کی ساتھ اُن تعریفون کے کہ الہام کریگا پھر مُنھ کے بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمدؐ اُٹھا تو سر اپنا اور کہہ
قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہ دیا جاویگا تو اُسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین اے پروردگار میرے
بخشش اُمت میری کو بخشش اُمت میری کو پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اُسکو کہ اُسکے دلمین مقدار ذرے کے یا رائی کے ایمان سے پس جاؤنگا مین اور
نکالونگا مین جھر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ اُنھین محمدون کے پھر گرونگا مین واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمدؐ اُٹھا
سر اپنا اور کہہ سُنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ پایا جاویگا تو اُسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین اے رب میرے بخش اُمت
میری کو رحم کر اُمت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اُسکو کہ ہو اُسکے دل مین ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کے ایمان سے **ف** ح اسمین
کمال مبالغہ اور نہایت تفضل کرم ہے **ت** پھر جاؤنگا مین پس نکالون گا پھر آؤنگا مین چوتھی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھ اُنھین تعریفون کے
پھر گرونگا مین واسطے اُسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمدؐ اُٹھا سر اپنا اور کہہ سُنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہ دیا جاویگا وہ اور
شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین اے رب میرے حکم دے مجھکو واسطے شفاعت اُسکے کہ کہا ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ **ف** یعنی کوئی
نیکی زیادہ اُس سے نہ رکھتا ہوگا اور ملا علی قؒ نے کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار رکھا ہو بعد اقرار سابق کے پس جملہ عمل لاحق اُسکے سے ہوگا اور اللہ
ضائع نہین کرتا اجر اُسکا کہ اچھا کرے عمل اور بسبب مطلق ہونے حدیث مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کے امید وار اِسکا ہے کہ شامل ہو
داخل ہونے اُسکے کو اول یا آخر کما طبعی نے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو کما ہے مقدار جَو اور رائی کے وہ غیر ہے اُس ایمان کے کہ تعبیر کیا ہے اُسکو تصدیق کر
اور وہ وہ ہے کہ پایا جاتا ہے دلمین ثمرات ایمان سے **ت** فرماویگا اللہ تعالے نہین ہے یہ تیرے لیے **ف** ع یعنی نہین ہے نکالنا اُس شخص کا کہ کہا لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللہُ سپرد طرف تیرے اگرچہ ہے اُنھین تیرے لیے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ بسبب تیرے بلکہ کرینگے اِسلیے کہ ہم حق مین اِسکے کہ کرین
ہم اِسکو زیادہ کرم و تفضل کے پھر بیان کیا ساتھ اِسحدیث کے کہ امر بیچ نکالنے اُس شخص کے کہ نہین ہے کمی بھلائی کبھی آگ سے خارج ہو حد شفاعت سے بلکہ
وہ منسوب سپرد ہے طرف محض کرم کے اور توفیق اِسحدیث مین اور حدیث ابی ہریرہؓ مین کہ آگے آتی ہے اَسْعَدُ النَّاسِ الخ بنا بر معنی اول کے تو ظاہر ہے
اِسلیے کہ نکالیگا اُنکو اللہ تعالے بسبب شفاعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اِسپر بنا بر معنی دوسرے کے پس مراد مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سے حدیث
اول مین یعنی اِسحدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین اپنے انبیاء پر لیکن مستحق ہوے آگ کے اور دوسری حدیث مین یعنی جو آگے آتی ہے
اَسعد الناس الخ حضرتؐ کی اُمت کے لوگ مراد ہین اُن لوگونمین سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل بردن کے **ت** ولیکن قسم ہے اپنی عزت و جلال
اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ نکالونگا مین اُس سے اُس شخص کو کہ کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ابوہریرہؓ سے
اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگونمین ساتھ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خالص دل
اپنے سے یا فرمایا بجاے من قلبہ من نفسہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ تنگ راوی ہے اور ہر تقدیر یہ تاکید ہے جیسیکہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے
سُنا اِسلیے کہ اخلاص دل سے ہوتا ہے اور جگہ اُسکی دل ہی ہے نہ اور کچھ اور لفظ اسعد بیان معنی سعید کے ہے اِسلیے کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرتؐ کی
شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سے یا مراد من قال سے وہ شخص ہے کہ نہ ہوا سکے لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اُسکے رحمت کا اور لائق ہو

بسبب اُسکے خلاص ہونیکا اگ سو اسلیے کہ اُسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اُسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنھس منھا نھسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ ھل تدرون لم ذاک یجمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد یسمعھم الداعی وینفذھم البصر وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون وما لا یحتملون فیقول الناس الا ترون ما قد بلغکم الا ترون من یشفع لکم الی ربکم فیقول بعض الناس لبعض ائتوا ادم فیاتون ادم فیقولون انت ابو البشر خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملٰئکۃ فسجدوا لک اشفع لنا الی ربک الا ترٰی الی ما نحن فیہ الا ترٰی الی ما قد بلغنا فیقول ادم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد نھانی عن الشجرۃ فعصیتہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی نوح فیاتون نوحا فیقولون یا نوح انک انت اول الرسل الی اھل الارض وقد سماک اللہ عبدا شکورا اشفع لنا الی ربک الا ترٰی الی ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد کانت لی دعوۃ دعوتھا علی قومی نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی ابراھیم فیاتون ابراھیم فیقولون انت نبی اللہ وخلیلہ من اھل الارض اشفع لنا الی ربک الا ترٰی الی ما نحن فیہ فیقول لھم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد کذبت ثلث کذبات نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی موسٰی فیاتون موسٰی فیقولون یا موسٰی انت رسول اللہ فضلک اللہ برسالتہ وبکلامہ علی الناس اشفع لنا الی ربک الا ترٰی الی ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلھا نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی عیسٰی فیاتون عیسٰی فیقولون یا عیسٰی انت رسول اللہ وکلمت الناس فی المھد صبیا اشفع لنا الی ربک الا ترٰی الی ما نحن فیہ فیقول عیسٰی ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ ولم یذکر ذنبا نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی محمد فیاتون محمدا فیقولون یا محمد انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء وقد غفر اللہ لک ما تقدم وما تاخر اشفع لنا الی ربک الا ترٰی الی ما نحن فیہ فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ لاحد قبلی ثم یقال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل من امتک من لا حساب علیھم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وھم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ لکما بین مکۃ وھجر او کما بین مکۃ وبصری متفق علیہ

اور روایت سے اُسی ابوہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس اُٹھایا گیا طرف آنحضرتؐ کے گوشت دست کا اور تھا گوشت دست کا کہ پسند آتا تھا حضرتؐ کو پس کھایا اُسمین سے اُنت سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیون کا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سے دن قیامت کے **ف** ع باین حیثیت کہ سب محتاج ہونگے میری شفاعت کے اُسدن بسبب تو قیر وعزت میری کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے پس جب مضطر ہونگے تو آوینگے میرے پاس طلب شفاعت کے لیے اور مؤید ہو اسکی حدیث انا سید ولد ادم یوم القیمۃ الخ **ت** وہ دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگونکے سروں سے بیس میل پہنچی گی لوگونکو بسبب غم وفکر شدید کے کہ حاصل ہوگی کھڑے رہنے سو اور نزدیکی آفتاب سے اسی حالت مین کہ نہین طاقت رکھین گے یعنی صبر کرینگی اُسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکھتے تم یعنی نہین ڈھونڈتے تم اُس شخص کو کہ سفارش کرے ہمھاری نزد پروردگار ہمارے تاکہ چھٹاوے تمکو اس فکر وغم سے پس آوینگے حضرت آدمؑ کے پاس وذکر کی ابوہریرہؓ نے یا آنحضرتؐ نے تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سے جاکر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہین رکھتے اسکی اور کہا آنحضرتؐ نے بعد اسکے ذکر کرینگے پس جاؤنگا مین لوگونکے نیچے عرش کے **ف** ع اور اُنسے جو حدیث اوپر گذری اُسمین ہو کہ مین اپنے رب کے گھر مین آؤنگا تطبیق اُسمین اور اسمین یہ ہو کہ گھر اُسکا جہت اور جہت نیچے عرش کے ہو **ت** پس گروںگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار کو پھر کھولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالیٰ مجکو اپنی تعریفون اور ثنا نیکے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہین کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھپر بھی پہلے اُسوقت کے جیسیکہ حدیث سابق سے ظاہر ہوتا ہو پھر فرماویگا اللہ تعالےٰ اے محمدؐ اُٹھا تو سر اپنا اور مانگ پاجاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اُٹھاؤنگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش اُمت میری کو اے رب بخش اُمت میری کو اے رب **ف** ع تین بار کہنا تاکید ومبالغہ کے لیے ہو یا اشارہ ہو طرف طبقات گنہگارونکے **ت** پس کہا جاویگا اے محمدؐ داخل کر اپنی اُمت مین سے اُن لوگونکو کہ نہین ہی حساب اُنپر یعنی نہین لیا جاویگا اُنسے حساب اور بے حساب بہشت مین داخل کیے جاوینگے دروازے جانب دست راست سے بہشت کے دروازے نہین سے اور وہ شریک ہونگے لوگونکے سوا اُس دروازے کے اور دروازونمین کہ اور جانب مین ہین **ف** ع یعنی ازراہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اُنھین کے لیے ہو اور کسی کو اُسمین دخل نہین اور باقی دروازے مشترک ہین اُنمین اور غیر اُنکے مین کچھ ممانعت نہین اُنکو نہین سے جانے کی بھی **ت** پھر فرمایا آنحضرتؐ نے قسم اُس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اُسکے دست قدرت مین ہے تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کے دروازون جنت سے مانند اُس مسافت کے ہجر کے درمیان مکے اور ہجر کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ہجر ساتھ زیرہ اور جیم کے نام ایک قریہ کا ہی قریون بحرین کے سی اور مقصود بیان کرنا

فراخی دروازے جنت کا ہی کہ مسافت اُسکے دروازے کی دو جانبو نمین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگون کے سمجھانیکے لیے اور حقیقت حال ورہی کچھ ہے **وعن** حذیفۃ فی حدیث الشفاعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ورسل الامانۃ والرحم فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا رواہ مسلم اور روایت حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بھیجی جاوینگی امانت اور ناتا پس کھڑے ہونگے دونون طرف پل صراط کے داہنے اور بائین نقل کی یہ مسلم نے

ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگونکی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکے کہ رعایت اُنکے حق کی کرنی بندون کو لازم ہی صورت بنکر آوینگے واسطے امانت دار اور خائن اور صلۂ رحم کرنیوالے اور قطع رحم کرنیوالے کے یعنی جھگڑینگے اُس شخص سے کہ جسنے ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگے اُنکی بُرائی پر اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتے کی ادا کیا ہوگا اُسکی طرفسے جھگڑینگے اور گواہی دین گے اُسکی بھلائی پر تاکہ متمیز ہوجائے ہر ایک کا نیک سے اور احادیث مین رغبت دلائی ہی اور پر رعایت کرنے حق ان دونونکے اور اہتمام کرنے اُنکے کے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراھیم ربّ انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی وقال عیسی ان تعذبھم فانھم عبادک وفوضہ الیہ فقال اللھم امتی امتی وبکی فقال اللہ تعالی یا جبریل اذھب الی محمد وربک اعلم فاسألہ ما یبکیہ فاتاہ جبریل فسألہ فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال فقال اللہ یا جبریل اذھب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم اور روایت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت بیچ بیان عزل ابراہیم کے کہا اے پروردگار تعالی میرے ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون سے یعنی ہوئے سبب بہتونکی گمراہی کے پس جسنے کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص ورتوکل مین پس وہ مجھسے ہی **ف** ع یعنی میری تابعین سے اور بقیہ آیت یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم اور پڑھا آنحضرت نے قول حضرت عیسی کا کہ اپنی امت کے حق مین اللہ تعالے سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو انکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین **ف** ح ع کچھ چارہ نہین رکھتے اور کوئی نہین روک سکتا اور آگے اسکے یہ ہی وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تیرا کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی کوئی تیرے حکم کو پیچھے نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکھتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت نے شفاعت اُن دو نبیونکی کہ اپنی اُمت کے حق مین کی یاد فرما کر اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور وہ دعا کی جیسیکہ کہات پس اُٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا بخش میری اُمت کو رحم کر میری اُمت پر اور روئے پس فرمایا اللہ تعالے نے اے جبرئیل جاؤ طرف محمد کے حالانکہ پروردگار تیرا ہی جبرئیل داناتر ہی احتیاج پوچھنے کی نہین رکھتا ولیکن باوجود اسکے واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کے پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمد سے کہ کس چیز نے رولایا اُسکو پس آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آگاہ کرنیکے کہ کہا یعنی اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کے یہ کہ وہ خوف ہے واسطے اُمت اپنی کے پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالے نے واسطے جبرئیل کے کہ جاؤ طرف محمد کے پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی کہ راضی کردینگے تجکو بیچ حق اُمت تیری کے اور دلگیر وغمگین نکرینگے تجکو اس باب مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع رد انگیز آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونگا جبتک کہ ایک یک میری امتو نہین سے نہین بخشے گا اب اُمتی اُنکا ہونا چاہیے اور عقیدہ یہان اُنکے ساتھ درست کرنا چاہیے مشکل کہ ہی یہ ہی اور کچھ نہین **ع** خاک او باش بادشاہی کن ۔ آنِ او باش ہر چہ خواہی کن ۔ الحدیث مین

طرح بطرح کے فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اُنکی درستی اور مومنین اور دوسری بشارت عظمیٰ ہی اِس اُمت مرحومہ کیلیے بموجب وعدہ الٰہی کے کہ راضی کردینگے ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کے عظیم المرتبہ ہونیکا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتْبَعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٍ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ اور روایت ہی ابوسعید خدریؓ سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیون نے کہا یارسول اللہ کیا دیکھین گے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان دیکھوگے ف ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کے موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون مین سے یہانتک کہ کہا ہی بعضون نے کہ منافقون اور کافرونکو بھی ہوگی پھر محجوب ہوجائینگے بعد اسکے تاکہ ہوا پر حسرت اور تمہین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالےٰ کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور اسپر رویت جنت مین پس اجماع ہوا اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو ہر امت مین سے اور مومن مرد ونکو بشر اِس امت مین سے اور اِس امت کی عورتونکی رویت مین تین مذہب ہین ایک قول یہ کہ نہین دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عید کے تمین اور دنونین اور فرشتونکے حق مین دو قول ہین ایک قول یہ کہ نہین دیکھینگے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اسکو اور جناب کے دیکھنے مین بھی خلاف ہے بعد ازان اسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا ت کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کھلی ہوئی کہ نہ ہو تمین ابر اور کیا ضرر پہونچائے جاتے ہو بیچ دیکھنے چاند چودھوین رات کھلی ہوئی کہ نہ ہو تمین ابر کہا لوگون نے نہ یارسول اللہ فرمایا ضرر پہونچائے جاؤگے تم بیچ دیکھنے اللہ تعالےٰ کے دن قیامت کے مگر جیسا ضرر پہونچائے جاتے ہو تم بیچ دیکھنے ایک کے ان دونونمین سے ف ح یعنی آفتاب و مہتاب کے آفتاب و چاند کے دیکھنے مین قطعاً ضرر نہین پس جانا کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائے جائینگے تمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنے ایک اِن دونونمین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالےٰ کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان تمین نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوسکتا اور لکھا ہی علمانے کہ یہ رویت کہ بیان مذکور ہی غیر اُس رویت کے ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالیٰ کیطرف سے تا واقع ہو بسبب اِسکے تمیز درمیان اُسکے کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اُسکے کہ عبادت کی ہی بتونکی اور امتحان اور ابتلا بند ونکا جاری ہی اگلیجگہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکے حساب سے اور واقع ہونے جزا کے قسم ثواب و عقاب سے آخرت اگرچہ واقع اور جزا ہو لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسیکہ دنیا گھر امتحان کا ہو اور کبھی واقع ہوتی ہی تمین بھی جزا جیسیکہ فرمایا وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ كَذَا قَالَ اللہ تعالیٰ اور جو کچھ پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب شامت اعمال تمھاری کے ہی

ف نتیجہ
ح یعنی اگر ہو بیچ دیکھنے ایک اِن دونونمین سے ضرر تو البتہ اللہ تعالےٰ کے دیکھنے مین ضرر ہو جب یہان تمین نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوسکتا

کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیے کہ پیچھے جاوے ہر گروہ اُسچیز کے کہ عبادت کرتا تھا اُسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوائے اللہ کے بتون کو اور انصاب کو **ف** ع انصاب جمع نصب کی ہا اور نصب اُس پتھر کو کہتے ہین کہ برپا کیا جاوے اور عبادت کیا جاوے اور ذبح کیا جاوے اُسپر بقصد تقرب طاعت کے اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اُسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے **ت** مگر گرینگے دوزخ مین **ف** ع یعنی اِسلیے کہ انصاب اور بت دوزخ مین ڈالے جاوینگے اُنکے ساتھ پوجنے والے اُنکے بھی ڈالے جاوینگے **ت** یہانتک کہ نہ باقی رہین گے مگر وہ کہ بندگی کرتے تھے اللہ کی نیکوئین سے اور بدوئین سے آویگا اُنکے پاس پروردگار عالمونکا **ف** ح ع اور تجلی کریگا اُنپر ساتھ قرب کے اور حقیقت مین آنا صفات حق سے ہو کہ اسناد کیا ہا اپنی ذات کی طرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہا اور اعتقاد رکھتے ہین ہم اُسکا بے اِسکے کہ جانین کیفیت اُسکی اور منزہ جانتے ہین اُسکو حرکت و انتقال سے کہ آنے مین ہوتا ہا جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہا یہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اُسکے فرشتوئین سے یا آویگا اُنکے پاس حکم اُسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے **ت** فرماوے گا اللہ تعالے اُنکو کہ کسکے منتظر ہو ہر جماعت پیچھے چلی جاتی ہا اُسچیز کے کہ عبادت کرتے تھے اُسکو یعنی تم کیون نہین جاتے عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنے لوگون سے دنیا مین یعنی جو کہ پوجتے تھے غیر اللہ کو کہ اُنسے جدائی کر رکھی تھی ہمنے دنیا مین اُسحالت مین کہ بہت محتاج تھے طرف اُنکے اور نہ صحبت رکھی ہمنے ساتھ اُنکے **ف** ع اور مناسبت نہین کی اُنکی بلکہ مقابلہ کرتے رہے اُنکا اور لڑتے رہے اُنسے اور انقطاع رکھا اُنسے تیری خوشی کے لیے پس اب کیونکر مناسبت کرین اُنکی حالانکہ نہ بے پروا ہین ہم اُنسے اور وہ اور معبود اُنکے سب دوزخ مین ہین **ت** اور بیچ روایت ابی ہریرہؓ کے یون آیا ہو کہ پس کہینگے وہ عبادت کرنیوالے حق کی یہ ہو جگہ ہماری اور نہین جانتے ہم یہان سے یہانتک کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا یعنی تجلی کرے ہمپر اُسی وجہ کر کہ پہچانین ہم اُسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اُس صفت پر کہ پہچانتا ہےنے اُسکو کہ وہ منزہ ہو صورت سے اور کیفیت سے اور جہت سے اور مانند اُنکے سے پہچانین گے ہم اُسکو یعنی حق پہچاننے کا اور بیچ روایت ابی سعید خدریؓ کے یون آیا ہو کہ پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا ہو درمیان تمھارے اور درمیان پروردگار کے نشانی کہ پہچانو تم اُسکو **ف** ع یعنی اُس نشانی سے اور وہ معرفت اور محبت ہو کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہو **ت** پس کہینگے وہ کہ ہان ہو نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی **ف** ح کہا بعضون نے کہ معنی پنڈلی کھلنے کے جاتا رہنا خوف و ہول کا ہو اور بعضون نے کہا کہ مراد نور عظیم ہو یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہو کہ تو قف کرون اور پھر تاویل نکرین اِسکی و حقیقت معنی مراد کو سپرد علم حق کے کرین **ت** پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنے کے یعنی باخلاص و اسطے دکھانے خلق کے اور ملاحظ اُنکے کے اور خوف تلوار کے مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالے اُسکو سجدہ کا اور میسر کریگا اُسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تھا واسطے بچنے کے تلوار سے اور لوگونکے ڈرسے اور دکھانیکے لیے مگر کہ کریگا اللہ تعالے پشت اُسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کے نہین رہنے کے کہ جس سے جھک سکے اور سجدہ کرے بلکہ یکسان مانند تختے کے ہو جاوینگے جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت **ف** س کہا نووی نے کہ سجدہ سے وہم جاتا ہو کہ منافقین بھی دیکھین گے اللہ تعالی کو آخرت مین اور یہ باطل ہو اِسلیے کہ نہین ہو تصریح اِسمین اُنکے دیکھنے کی بلکہ اِسمین یہ ہو کہ وہ جماعت کہ اُسمین منافقین اور مومنین ہونگے دیکھینگے اللہ تعالے کو پھر امتحان کریگا سجدہ کرنیسے جسکو خلص ہو گا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کرسکیگا اور یہ نہین دلالت کرتا ہو اِسپر کہ منافق دیکھین اللہ تعالی کو **ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجِسْرِ وَيُجْعَلُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ** پھر لایا جاویگا پل اور رکھا جاویگا اوپر جہنم کے اور حلال ہوگی شفاعت اور کہینگے اللہ یا سلامت رکھ سلامت رکھ **كَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ**

ف ع دیدہ جسمین جو طرف منازل کو لیجاوین جسمین بہت سی میخین ہون جو جسمین اچکتی ہون ۱۲ قولہ یا سلامت رکھ یہ دعا ہو ۱۲ واللہ اعلم

فوالذی نفسی بیدہ ما من احد منکم بأشد مناشدۃ فی الحق قد تبین لکم من المؤمنین للہ یوم القیمۃ لإخوانہم الذین فی النار یقولون ربنا کانوا یصومون معنا ویصلون ویحجون فیقال لہم اخرجوا من عرفتم فتحرم صورہم علی النار فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون ربنا ما بقی فیہا احد ممن امرتنا بہ فیقولون ارجعوا فمن وجدتم فی قلبہ مثقال دینار من خیر فاخرجوہ فیخرجونہ وخلقا کثیرا ثم یقولون ارجعوا فمن وجدتم فی قلبہ مثقال نصف دینار من خیر فاخرجوہ فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون ارجعوا فمن وجدتم فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر فاخرجوہ فیخرجون خلقا کثیرا ثم یقولون ربنا لم نذر فیہا خیرا فیقول اللہ شفعت الملئکۃ وشفع النبیون وشفع المؤمنون ولم یبق إلا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج منہا قوما لم یعملوا خیرا قط قد عادوا حمما فیلقیہم فی نہر فی افواہ الجنۃ یقال لہ نہر الحیوۃ فیخرجون کما تخرج الحبۃ فی حمیل السیل فیخرجون کاللؤلؤ فی رقابہم الخواتم فیقول اہل الجنۃ ہؤلاء عتقاء الرحمن ادخلہم الجنۃ بغیر عمل عملوہ ولا خیر قدموہ فیقال لہم لکم ما رأیتم ومثلہ معہ متفق علیہ پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر جسپر سے گذرنا ہوگا اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اُسکا اور کہیں گے یعنی انبیاء اپنی امت کیلیے واسطے طلب استقامت اور سلامتی اُنکی کے جیسیکہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکے ہوصریح آیا ہو یا آنی سلامتی سو گذار انکو سلامتی سو گذار انکو صراط کی تا دوزخ مین نہ گرین پس گذرین گے مسلمان ف صراط سے طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کے دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کے ہو کہ باریک تر شمشیر سے ہو اور چلنا اُسپر دشوار ہو لیکن روشن ہو اور ہی معنی مین کہا گیا ہو ت بس کار خرد بمیست عجب مشکل و آسان ؛ چون عبور صراط ست بسی روشن و باریک ت پس گذرینگے بعضے مومن مانند جھپکنے آنکھ کے اور بعضے مانند بجلی کے کہ آسمان مین چمکے اور بعضے مانند باد کے اور بعضے مانند پرندون کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو خوش رفتار کے اور بعضے مانند اونٹونکے پس بعضے مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیے گئے ہونگے آگ دوزخ سے یعنی صراط سو گذرینگے اور نہین پہونچیگا اُنکو کچھ ضرر اور بعضے وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سے ف ع یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگے کما ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگے آنکھون سے پھر بھیجے جاوینگے طرف دوزخ کے وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنی چھوڑے جاوینگے قید وطوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت ت اور بعضے پارہ پارہ کیے اور ڈھکیلے اور رہانے جاوینگے آگ مین ف ح لفظ مکدوش شین معجمہ سے ہو اور مکدوس سین مہملہ سے بھی روایت ہے ساتھ اسی معنی کے اور مکروس ساتھ پیش تمیم اور زبر کاف اور جزم رکے اور زبر دال کے بھی آیا ہی یعنی باندھکر اور قید مین کرکر اور جمع کرکر ایک دوسرے پر ڈالے جاوینگے دوزخ مین ت یہانتک کہ جب خلاص مومن ہونگے آگ سو ف ع ح یعنی پڑنے سے اُسمین پس حتی غایت ہے واسطے گذرنے بعض کے صراط پر سو اور واسطے گرنے بعض کے دوزخ مین اور کما طیبی نے کہ حتی غایت ہے مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگے مکدوش دوزخ مین یہانتک خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونیکے بقدر گناہون اپنے کے یا کسی کی شفاعت سے یا بفضل سوا مد سبحانہ کے اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنے کی بلکہ نکلینگے آخر کو اُس سے اور شفاعت کرینگے اور وکی کہ جو ہنوز دوزخ سے نہین نکلے ہین بسبب کثرت گناہونکے اور مبالغہ کرینگے سوال کرنیمین حق جل علا سے ساتھ نکالنے اُنکے کے جیسیکہ فرمایات پس قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے کہ نہین ہو کوئی تم مین سے سخت تر از روے طلب اور سوال جھگڑنیکے بیچ حق کے کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہے تمھارے لیے مومنون سے بیچ طلب اور سوال کرنے اور جھگڑنیکے خدا تعالے سے روز قیامت کے اپنے بھائیونکے لیے کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنی

تم اُس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہو دشمن پر بسطرح مطالبہ اور مواخذہ بکوشش و مبالغہ کرتے ہو مومن بیچ شفاعت کرنے بھائیون اپنے کے کہ دوزخ مین ہے ہین اور نکالنے اُنکے کے اُس سے کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کرنیکے جناب حق تعالےٰ سے زیادہ تر اُس سے کہ شیے ت کہین گے مومن اے پروردگار ہمارے تھے یہ روزہ رکھتے ساتھ ہمارے اور نماز پڑھتے یعنی ہماری سی نماز اور حج کرتے یعنی ہمارے طریق پر پس کہا جاویگا اُنکو کہ نکالو اُن شخصونکو کہ پہچانتے ہو تم یعنی ساتھ اوصاف مذکورہ کے پس حرام کیجاویگی صورتین اُنکی آگ پر ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اُنکی صورتونکا آگ پر ساتھ جلا دینے یا سیاہ کردینے کے ایسا نہ کہ پہچانے جاوین مُنھ اُنکے حاصل یہ کہ مُنھ اُنکے نہ جلینگے اور نہ سیاہ ہونگے پس پہچانینگے اُنکو مومن شفاعت کرنیوالے اُنکی علامتون سے ت پس نکالین گے بہت سی خلق کو اُس سے پھر کہینگے اے پروردگار ہمارے باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اُن لوگونمین سے کہ حکم کیا تونے ہمکو نکالنے کا کہ وہ اہل صیام اور صلوٰۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالےٰ پھر جاؤ پس جو شخص کہ پاؤ تم اُسکے دلمین مقدار دینار کے بھلائی سے پس نکالو اُسکو ف ع مراد بھلائی سے ایک چیز زائد ہو نرے ایمان پر اسلیے کہ نرا ایمان جسکو تصدیق کہتے ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہی اُچیز مین ہو کہ زائد ہو ایمان سے کہ وہ عمل صالح ہو یا ذکر مخفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی ہی مسکین پر یا خوف الٰہی یا نیت صادقہ پس نکالینگے بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ تم کہ اُسکے دلمین مقدار آدھے دینار کے ہی بھلائی سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے بہت سی خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اُسکے دلمین مقدار ذرے کے ہی خیر سے پس نکالو اُسکو پس نکالینگے وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگے وہ مومن اے پروردگار ہمارے نہین چھوڑا ہمنے اُس مین نیکی کو یعنی اہل نیکی کو اُس کسی کو کہ ادنیٰ نیکی اور ذرہ اُس سے زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سے یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت ان سب کی مخصوص تھی ساتھ اُن لوگونکے کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرے کے ہو زیادہ اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اُنمین سے کہ رحمت کرتا ہو کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک رحمت اُسکی چھا رہی ہو ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز کی مقابلے مین اثر رحمت اُسکے کے ہیچ ہو پس لیویگا اللہ تعالےٰ ایک مٹھی دوزخ والون سے پس نکالیگا اللہ تعالےٰ دوزخ سے ایک جماعت کو کہ نہین کی کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنی بھلائی زائد ایمان پر کما نووی نے کہ یہ لوگ وہ ہونگے کہ نرا ایمان رکھتے ہونگے اور نہین اذن دیا جاویگا اُنکی شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہوگئی تھی دوزخ مین مانند کوئلونکے پس ڈالیگا اُنکو اللہ تعالےٰ بیچ نہر کے کہ ہو کی حبہ کے دروازونپر کہا جاویگا اُسکو نہر الحیات پس نکلینگے مثل دانہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اُگتا ہی دانہ گھاس کا بیچ کوڑے کرکٹ کے کہ رویدہ آجاتا ہی یعنی جیسے جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسے ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلینگے پس نکلینگے مانند موتی کے پاک صاف اور روشن اُنکی گردنونمین مُہرین اور علامتین ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہون اُنسے کہ بخشے گئے ہین بواسطہ عمل صالح کے تاقال النساج اور کما صاحب تحریر نے کہ مراد مہرون سے یہان کچھ چیزین ہین سونے کی یا غیر اُسکے کی لٹکائی جاوینگی اُنکی گردنونمین تاکہ پہچانے جاوین اُنسے ت پس کہینگے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکھینگے اُنکو اور ظاہر ہوگی اُنکے لیے یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائے مہربان کی ہی کہ داخل کیا اُنکو بہشت مین بے سابقہ عمل کے کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کے یعنی عمل باطن کے کہ آگے بھیجا ہوا اُسکو پس کہا جاویگا اُن آزاد ونکو کہ تمھارے لیے تو وہ چیز کہ دیکھی تمنے یعنی مقدار یونہی نظر کے جسکے اور مانند اُسکے یا تمھارے لیے ہی جو کچھ کہ دیکھا تمنے انعام و اکرام یہان کا اور مانند اُسکے ہی ساتھ اِسکے فتح حور و قصور سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتَحَشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ

فِیْ نَہْرِ الْحَیَوَانِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ لَمْ تَرَوْا اَنَّہَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری رضؓ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین فرماویگا اللہ تعالےٰ یعنی انبیا کو یا اور شفیعون کو یا ملائکہ کو اور ظاہر تر یہی ہے جیسیکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہؓ کی مین جو شخص کہ ہوا سکے دلمین برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اُسکو فوع یعنی آگ سے کما لبعضون نے کہ اسحدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمٰن اپنی مٹھی سے ہونگے وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سے ایمانہ کا فرجیسیکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سے وہان پس یہ مخالف ہی اجماع کے ف پس نکالے جاوینگے اسحال مین کہ تحقیق جل گئے ہونگے اور ہوگئے ہونگے مانند کوئلے کے پس ڈالی جاوینگے نہر حیوۃ مین پس اُگینگے یعنی تروتازہ ہوجاوینگے جیسیکہ اُگتا ہی دانہ گھانس کا بیچ کوڑے رُوڑے کے کیا نہین دیکھتے تم کہ تحقیق دانہ گھانس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تروتازہ نکل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَذَکَرَ مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ غَیْرَ کَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ یَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوَّلُہُمْ کَالْبَرْقِ اَیْ جَہَنَّمَ فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِہٖ وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَکَلَامُ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِیْ جَہَنَّمَ کَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْکِ السَّعْدَانِ ہَلْ رَاَیْتُمْ شَوْکَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّہَا مِثْلُ شَوْکِ السَّعْدَانِ غَیْرَ اَنَّہَا لَا یَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِہَا اِلَّا اللّٰہُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِہِمْ فَمِنْہُمْ مَنْ یُوْبَقُ بِعَمَلِہٖ وَمِنْہُمْ مَنْ یُخَرْدَلُ ثُمَّ یَنْجُوْ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ اللّٰہُ مِنَ الْقَضَاءِ بَیْنَ عِبَادِہٖ وَاَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّخْرِجَہٗ مِمَّنْ کَانَ یَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَرَ الْمَلٰٓئِکَۃَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَیُخْرِجُوْنَہُمْ وَیَعْرِفُوْنَہُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَاْکُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَکُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْکُلُہُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَاِذَا ھُمْ حُمَمٌ فَیُصَبُّ عَلَیْہِمْ مَاءُ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کیا ابو ہریرہؓ نے معنی حدیث ابی سعید خدریؓ کے کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سو اذکر کھولنے پنڈلی کے ابو ہریرہؓ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرتؐ نے یا ابو ہریرہؓ نے بطریق مرفوع کے یعنی بجاے اسکے کہ حدیث ابو سعید مین گذرا ثُمَّ یُؤْتَی بِالْجِسْرِ عَلٰی جَہَنَّمَ الخ یہ عبارت کہ اُسی کے معنی مین ہی کھڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان دوزخ کے پس کہا مین اول اُن شخصون کا کہ گذرینگے رسولون مین سے ساتھ اُمت اپنی کے اور کلام نہین کرینگے اور مجال کلام کرنیکی نہین رکھنے کا اُسدن یعنی اُس مقام مین کوئی سوا رسولون کے اور کلام پیغمبرونکا اُسدن یہ ہوگا یا الٰہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ مین یعنی اُسکی طرفونمین آنکڑے ہونگے مانند کانٹے سعدان کے کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اُسکی بڑائی کی مگر اللہ جلد ہی اُچک لینگے لوگونکو بسبب بُرے عملون اُنکے کے پس بعضے اُنمین سے وہ ہونگے کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنے کے اور بعضے اُنمین سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے یعنی آنکڑون سے گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے اور زخمی ہونگے اعضا اُنکے پھر نجات پاوینگے ف یعنی آگ مین پڑنے سے پس کامل فرہلاک ہوجائیگا اور نجات نہین پائیگا اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالےٰ حکم کرنے سے درمیان بندون اپنے کے ساتھ انچنے کے کہ مستحق ہی ہر ایک جزاے عمل اپنے کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے اُس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالے اُسکو اُن لوگونسے کہ گواہی دیتے ہین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کے اور محمدؐ بھیجے ہوے اُسکے ہین فرماویگا فرشتون کو کہ نکالین اُسکو کہ پوجتا ہو خدا کو یعنی ایمان رکھا اُسکی معبودیت پر نہ غیر اُسکے پر پس نکالینگے فرشتے اُنکو اور پہچانینگے اُنکو ساتھ نشانونکے سجدون کے اور حرام کیا ہی آگ کو دوزخ پر یہ کہ کھاوے نشان سجدہ کا پس تمام ابن آدم کو کھاویگی آگ مگر نشان سجدہ کو ف کما نو وحی لنا ظاہر سجدہ سے یہ ہوگا کہ آگ نہین کھاتی تمام اُن اعضا کو کہ جنسے سجدہ کرتے ہین وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتھ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نے کہا پیشانی ہی مراد ہی

ف یعنی اور پہچانینگے اُنکو ایمان سے جسمین نشان سجدہ کا ہوگا اُنکے چہرون پر یعنی اُنکے چہرے روشن ہونگے سجدہ کے سبب سے

ف یعنی فنا ہوجائینگے اور ہوجائینگے مانند کوئلے کے

اور مختار قول دل ہی ہوت پس نکالے جاوینگے آگ سے اسحال مین کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئے ہونگے پس ڈالا جاویگا اُنپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذر اکر وہ ڈالے جاوینگے نہر حیات مین پس مختلف شاید کہ باعتبار شخاص کے ہوت پس اُگین گے وہ جیسیکہ اُگتا ہے دانہ گھانس کا بیچ کُوڑے رُدکے **وَيَبْقَى** رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ يَتَقَوَّعُ عَلَيْهِ اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کے اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیونمین سے بہشت کے داخل ہونے مین متوجہ کیے ہوگا مُنہ اپنا طرف دوزخ کے پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پھیر مُنہ میرا کیواسطے آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بونے یعنی بسبب جلنے دوزخیون کے سمین اور ہوسکتا ہے کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بوے نہ ہو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اُسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ توقع ہے تجھسے کہ اگر کردینمین یعنی پھیر دون مُنہ تیرا آگ دوزخ سے مانگے تو سوا اِسکے اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچھ قسم عزت تیری کی پس فرماویگا اللہ تعالے کو جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالے عہد و پیمان پس پھیر دیگا اللہ تعالے مُنہ اُسکا آگ سے پس جبکہ پھیر دیگا اللہ تعالے مُنہ اُسکا طرف بہشت کے دیکھیگا خوبی اور تازگی اُسکی چُپ رہیگا اُسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالے چُپ رہنا اُسکا پھر عرض کریگا اے رب میرے آگے لے چل مجکو طرف دروازہ بہشت کے پس فرماویگا اللہ تعالے و تبارک کیا نہین دیے تونے عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگے تو غیر اُسچیز کے کہ مانگی تھی تو نے کہ مُنہ میرا دوزخ سے پس کہیگا اے رب میرے نہ ہوؤنمین بدبخت ترین مخلوقات تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کے داخل ہونے سے کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اندر بھلا بہشت کے اندر نہ جاؤن تو اتنا ہو کہ اُسکے دروازے پر جا پڑون ف پس فرماویگا اللہ تعالے توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کے دروازے پر لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگے گا مین تجھسے سوا اِسکے ف ح اگر کہا جاوے کہ کیون عتاب نہین کرینگا پروردگار اُسپر اور توڑے قسم و عہد کے جواب اُسکا یہ ہے کہ حال اُسکا مجنون کا سا ہوگا اور وہ اُسمین معذور ہے یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہین ہے تا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنے پروردگار کو اِسقدر مین بھی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالے عہد و میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالے اُسکو طرف دروازہ بہشت کے پس جبکہ پونہچے گا اُسکے دروازے پر پس دیکھیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اُسمین ہے رونق و خوشی سے یعنی بسبب دیکھنے خوشی کی چیزون کے قسم حور و قصور وغیرہ سے پس چُپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چُپ رہنا پھر عرض کریگا اے رب میرے داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک تعالے ہلاکی ہو جیواے فرزند آدم کے کیا عجب عہد شکن ہیو فاہی تو اپنے عہد و پیمان کیا

نہیں دیے تو نے عہد و پیمان یہ کہ نہ مانگے تو غیر اسکے کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا اے پروردگار میرے نہ گردان مجھکو بدترین خلق اپنی کا ف
ع اگر کہو تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کے کہ کیا نہیں دیے تو نے الخ جواب یہ کہ گویا اُسنے کہا اے رب میرے دیے ہیں میں نے عہد میثاق
لیکن تامل کیا میں تیرے کرم اور عفو اور رحمت میں اور اس آیت میں وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ الخ پس مطلع ہوا میں اسپر کہ میں نہیں ہوں
اُن کفار سے کہ ناامید ہوئے تیری رحمت سے اور طمع کی میں نے تیرے کرم اور وسعت رحمت میں پس مانگا میں نے تجھے یہ پس اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اس
قول سے جیسیکہ فرمایا ہے پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اُس سے یعنی بسبب کلام و دعا اُسکی کے پس جب راضی ہوگا
اللہ تعالیٰ اذن دیگا اُسکو بہشت میں جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالیٰ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہے تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور
نہایت کو پہنچے گی آرزو اُسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سے جو کچھ چاہے تو پیش آویگا پروردگار اُسکا سوالات
میں کریاد دلاویگا اُسکو تو یہانتک کہ جب منقطع ہوچکیں گی آرزوئیں اُسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہے یہ یعنی جو کچھ کہ چاہا تو نے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکی
یعنی ازراہ تفضل کے اور ابو سعید کی روایت میں ہے کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہے یہ اور دس برابر اُسکے یعنی کیفیت میں اگرچہ ہو مثل اسکے
کمیت میں اور اس سے رفع ہوجاتا ہے تدافع اور دفع ہوتا ہے تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ
تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ
مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا
رَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا
ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا
اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا
فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ
تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ
مَّائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهِ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ
لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا اور روایت ہوا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر اُن شخصوں کا کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا اکبارا اور رُکھ کے
بل گریگا اکبارا اور زنشان ڈالیگی آگ اکبارا سطرح کہ پونہچیگی گرمی آگ کی اُسکو پس ظاہر ہوگا اثر اُسکا اُسمیں اور متغیر ہوگا رنگ اُسکی جلد کا جلیں
بعضے اعضا اُسکے پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کے اور کہیگا بزرگ ہے وہ خدا کہ نجات دی مجھکو تجھسے
قسم خدا کی دی مجھکو خدا تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہیں دی کسیکو اگلے پچھلوں میں سے **ف** ع قسم بسبب نہایت خوشی کے کھاویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی
نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمیں سے نہیں ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہیں دیکھنے کا کسیکو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنے میں اور نہیں جانے گا کہ نیک
چین میں ہیں جنت میں **ت** پس بلند کریگا جاویگا اُسکے لیے ایک درخت یعنی اور اُسکے پاس چشمہ پانی کا بھی ہوگا پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے
نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تا منتفع ہوؤں اُس درخت کے سائے میں اور پیوں میں پانی سے کہ اُس درخت کے نیچے ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے

شاید کہ میں اگر دونمیں تجکو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سے کہ سوال نہیں کرینگا سوا اسکے اور پروردگار اُسکا معذور رکھے گا اور ملامت نہیں کرینگا اُسکو کیونکہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہونیگا اُسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اُس درخت سے پس بیٹھے گا وہ شخص اُس درخت کے سائے میں اور پیوگا اُسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اُسکے لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنی اسلیے کہ چاہیگا اُسکے لیے ترقی ادنی سے طرف اعلی کے پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو اُس درخت کے تا پیوں میں اُسکے پانی سے اور بیٹھوں میں اُسکے سائے میں سوال نہیں کرینگا میں تجھسے غیر اُس درخت کے پس کہیگا حق تعالے اے ابن آدم کے کیا عہد نہ کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ سوال نہ کریگا تو مجھسے غیر اُس درخت کے پس فرماویگا اللہ تعالے شاید کہ یہ اگر میں نزدیک کردوں تجکو اُس سے سوال کرے تو مجھسے غیر اُسکے پس عہد کریگا وہ اللہ تعالے سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اُسکے اور رب اُسکا معذور رکھیگا اُسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اُسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اُس سے پس بیٹھے گا اُسکے سائے میں اور پیوگا اُسکے پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اُسکے لیے ایک اور درخت تیسرا نزدیک دروازے جنت کے کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونوں درختوں سے پس کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجکو اس درخت سے تاکہ بیٹھوں میں اُسکے سائے میں اور پیوں میں اُسکے پانی سے نہیں مانگونگا میں تجھسے غیر اسکے پس فرماویگا اللہ تعالے اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تو نے مجھسے یہ کہ نہ مانگیگا مجھسے غیر اسکے کہیگا وہ ہاں اے رب میرے نہیں سوال کرونگا میں تجھسے غیر اسکے اور رب اُسکا معذور رکھیگا اُسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہیں صبر ہوگا اُسکو اُسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالے اُسکو اُس سے **ف** حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھا مانگے بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا قرب اُسکا اور عہد کریگا میں اور نہیں طلب کرینگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بے صبری اُسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اُسکو تیسرے درخت تک **ت** پس جب نزدیک کریگا اُسکو اُس درخت سے سنے گا آوازیں بہشتیوں کی اپنی بیبیوں اور یاروں سے کلام کرتے ہونگے پس کہیگا اے رب میرے داخل کر مجکو بہشت میں **فیقول** یا ابن آدم ما یصریني منك أیرضیك أن یعطیك الله نبیا ومثلها معها قال أي رب أستهزئ مني وأنت رب العالمین ضحك ابن مسعود فقال ألا تسألوني مما أضحك فقالوا مم تضحك فقال هكذا ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا مم تضحك يا رسول الله قال من ضحك رب العالمين حين قال أتستهزئ مني وأنت رب العالمين يقول إني لا أستهزئ منك ولكني على ما أشاء قدير رواه مسلم وفي رواية له عن أبي سعيد نحوه إلا أنه لم يرفعه **فیقول** یا ابن آدم ما یصریني منك إلى آخر الحديث وزاد فيه ويذكره الله سل كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله تعالى هو لك وعشرة أمثاله قال ثم يدخل بيته فتدخل عليه زوجاه من الحور العين فيقولان الحمد لله الذي أحياك لنا وأحيانا لك قال فيقول ما أعطي أحد مثل ما أعطيت پس فرماویگا اللہ تعالے اے بیٹے آدم کے کونسی چیز پیچھا چھڑاوی میرا تجھسے یعنی تیرے سوال خواہش کی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہ کہ دونمیں تجکو جگہ بہشت میں مقدار مسافت دنیا کے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کے کہ اے پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یعنی کیا کیا ہی تو نے مجکو محل ٹھٹھے کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسے ابن مسعودؓ اور کہا کیا نہیں پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا میں پس لوگوں نے کہا لوگوں نے کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ اسطرح ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس صحابہؓ نے کہا کہ کیوں ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا میں بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے اُسوقت کہ کہا اُس شخص نے کہ ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہے **ف** یعنی مراد اللہ تعالے کے ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندے سے ہی اور ہنسنا آنحضرتؐ کا از راہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالے کے اور لطف

اُسکے کے اپنے بندے گنہگار پر اور ابن مسعودؓ ہنسے بسبب پیروی آنحضرتؐ کے اور خوشی کے ت پس فرماویگا اللہ تعالےٰ کہ تحقیق مین نہین جھٹھا کرتا ہون تجسے اور جانتا ہون کہ تو لائق اِس عطا کے نہین ہو ولیکن مین دیتا ہون یہ تجکو اِسلیے کہ مین ہر چیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سے مانند اِسکے ہے مگر تحقیق ابو سعیدؓ نے نہین ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما ابرأک بیعنی الخ صلک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اِس روایت مین یہ اور یاد دلاویگا اور سکھاویگا اللہ تعالےٰ اُس بندیکو کہ مانگ لیا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاویگی آرزوئین اُسکی فرماویگا اللہ تعالےٰ جو کچھ کہ آرزو کی تو نے وہ تیرے لیے ہے اور دس برابر اُسکے فرمایا حضرتؐ نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر مین کہ بہشت مین ہے پس آ دینگی اُسکی اُس دو بیبیان حور عین سے ف ع حور جمع حوراء کی ہے بمعنی عورت سفید رو کے اور عین جمع عیناء کی بمعنی کلان چشم کے ت پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنی اِس گھر مین کہ نہین ہے موت اُسمین فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سے کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اُسکے جو دیا گیا مین یعنی یہ کمال بسبب مطلع ہونے اُسکے کے غیر کے دینے پر وعن ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیضحکن اللہ الی رجلین یدخلان الجنۃ اسفع من الارض ذنوب اخرجاہ وعن ابی سعید عند مسلم تمنہ وذلک لہ ومثلہ معہ قال لہم المجلی رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پونچے گی مسلمانونکے گروہ کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کہ متغیر کریگا اُنکے مونہونکو بسبب گنا ہونکے کہ کیے تھے اُنھون نے وہ گناہ واسطے عذاب کے گنا ہونکی سزا مین پھر داخل کریگا اُنکو اللہ تعالےٰ بہشت مین بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کے پس کہا جاویگا اُن لوگونکو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف ح بسبب داخل ہونے اُنکے کے دوزخ مین اول بار اور یہ اُنکی تحقیر و تنقیص کے لیے نہین کہنے کے بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کے کینگے تا شکر کرین اور خوش حال و مسرور رہون وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ ویسمون الجہنمیین رواہ البخاری وفی روایۃ یخرج قوم من النار بشفاعۃ رجل من المسلمین یسمی الجہنمیین اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرتؐ کے پس داخل ہوینگے بہشت مین اور نام رکھے جاوینگے جہنمی نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری اُمت مین سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام رکھا جاویگا اُنکا جہنمی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لآخر اہل النار خروجا منہا ورجلا یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملأی فیرجع فیقول یا رب وجدتہا ملأی فیقول اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالہا او ان لک عشرۃ امثال الدنیا فیقول اتسخر بی او تضحک بی وانت الملک فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیونکا از روے نکلنے کے اُس سے اور آخر بہشتیونکا از روے داخل ہونیکے بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھسٹتیون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالےٰ جاؤ اور داخل ہو بہشت مین پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اُسکے پس لوٹا جاویگا اُسکے خیال مین یعنی اللہ تعالےٰ باین صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی ہے لوگون سے اور سُمین جگہ نہین ہے پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا مین نے بہشت کو بھرا ہوا لوگونسے یعنی اور میرے لیے اُسمین جگہ نہین ہے پس فرماویگا اللہ تعالےٰ جاؤ اور داخل ہو بہشت مین پس تیرے لیے ہے مانند مسافت دنیا کے اور دہ چند اُسکے پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سے کہ کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجسے یا کہیگا کیا ہنستا ہے تو مجھ حال آنکہ تو بادشاہ ہے ابن مسعود کہتے ہین کہ پس تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے اِس بات سے یہانتک کہ

ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور ہنسا کما جاتا کہ یہ شخص ادنی اور کمترین بہشتیوں کا ہوگا مرتبے میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ع ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام عمران کا یا اُنکے بعد کسی راوی کا ہے پس معنی یہ کہ تھے کہتے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اٰخر اھل الجنۃ دخولا الجنۃ واٰخر اھل النار خروجا منھا رجلا یؤتی یوم القیمۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ واُرفعوا عنہ کبارھا فتعرض علیہ صغار ذنوبہ فیقال عملت یوم کذا وکذا وعملت یوم کذا وکذا وعملت یوم کذا وکذا فیقول نعم لا یستطیع ان ینکر وھو مشفق من کبار ذنوبہ ان تعرض علیہ فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ فیقول رب قد عملت اشیاء لا اراھا ھھنا ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ رواہ مسلم اور روایت سے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونے میں بہشت کے اور آخر دوزخیوں کا نکلنے میں اُس سے ایک شخص ہے کہ لایا جاویگا یا سکو دن قیامت کے پس کہا جاویگا یعنی فرشتوں کو کہ ظاہر کرو اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے اور اُٹھا رکھو اور چھپا رکھو اُس سے بڑے گناہ پس ظاہر کیے جاوینگے اُسپر چھوٹے گناہ اُسکے پھر کہا جاویگا کہ کیا تونے اُسدن اور اُسدن یعنی فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بُرے عمال میں سو اور کیا تونے اُسدن اور اُسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات میں سے پس کہیگا کہ ہاں کیا میں نے فلانے روز ایسا اور ایسا نہیں انکار کر سکیگا حال آنکہ وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں سے کہ مبادا عرض کیے جاویں اُسپر یعنی اسلیے کہ اُسپر ہیبت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اُسکو کہ تیرے لیے جگہ ہر بدی کے نیکی ہے **ف** ع ظاہر یہ ہے کہ یہ بدیل ہوگی اُسکے لیے از راہ فضل و کرم کے رب لارباب کی طرف سے پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے لیکن ہیں میں بہت سی چیزیں یعنی گناہ کبیرہ کہ نہیں دیکھتا میں اُنکو یہاں یعنی نامۂ اعمال میں مقام تبدیل میں ابوذر کہتا ہے میں تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپکی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اٰخر رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار رجلا زحفا فیقول اللہ اذھب فادخل الجنۃ فیاتیھا فیخیل الیہ انھا ملاٰی فیرجع فیقول یا رب وجدتھا ملاٰی فیقول اللہ اذھب فادخل الجنۃ فیاتیھا فیخیل الیہ انھا ملاٰی فیرجع فیقول یا رب وجدتھا ملاٰی فیقول اللہ اذھب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالھا او ان لک مثل عشرۃ امثال الدنیا فیقول اتسخر بی او اضحک بی وانت الملک فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ فکان یقال ذلک ادنی اھل الجنۃ منزلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے اُس سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے آگ سے جانور آدمی یعنی یہ وہی ہیں کہ جو اخیر کو نکلیں گے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالے کے پھر حکم کیا جاویگا اُنکے پھر بھیجنے کا طرف دوزخ کے پس پھر کر دیکھیگا ایک اُنمیں سے پس کہیگا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا میں کہ جب نکالیگا تو مجکو پھر نہیں بھیجے گا تو اُسمیں فرمایا آنحضرت صلعم نے پس نجات دیگا اُسکو اللہ تعالے اُس سے اور پھر نہیں بھیجے گا اُسکو آگ میں **ف** ح یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور منت رکھنے اُنکے کے ہے اور بیان کیا حال ایک اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ اُسی قیاس اُنکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ بھی نجات پاوینگے اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کے ہے اور مراد جماعت ہے واللہ اعلم **عامت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس المؤمنون من النار علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضھم من بعض مظالم کانت بینھم فی الدنیا حتی اذا ھذبوا ونقوا اذن لھم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدھم اھدی بمنزلہ فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان لہ فی الدنیا رواہ البخاری اور روایت ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کیے جاوینگے مسلمان آگ دوزخ سے پس روکے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت و دوزخ کے ہے پس بدلہ لیا جاویگا واسطے بعض اُنکے کے بعض سے حقوق کا کہ تھے درمیان اُنکے دنیا میں یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا اُنکو بہشت کے داخل ہونیکا **ف** ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درلانا مومنوں کا دوزخ میں اُنکے پاک صاف کرنیکے لیے ہوگا

تا پاک و صاف کر کے بہشت مین کہ مکان اُنکے خلود کا ہو در لاوینگے نہ بطریق غضب و عداوت کے جیسیکہ دنیا مین بسبب معصیتون اور بیماریون کے کفارہ گناہ ہوتا کہ کرتے ہین محققون نے کہا ہو کہ بعضے گناہ مین کہ بسبب امر حق اور مصائب کے اُنسے پاک ہونگے اور بعضونسے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضونسے بسبب عذاب قبر کے اور بعضے گناہ مین کہ سوائے آگ دوزخ کے اُنسے پاک نہین ہونیکے جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر بگلانیکے صاف و پاک نہین ہوتات پس قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ مین ہو کہ البتہ ایک اُنکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا اپنے مکان سے کہ تھا اسکے لیے دنیا مین ف ح یا شارہ ہو طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کے بعد از پاک صاف ہونیکے گناہونسے اور طرف اسکے کہ جب دنیا مین بسبب توفیق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الٰہی کے ہدایت پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہو راہ پاوینگے ت نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکھائی جاویگی اُسکو جگہ بیٹھنے اُسکے کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اُسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت یاد دین ثواب اُسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اُسکے کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہ اُسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا اُسپر حسرت و ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَیَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت جاوینگے بہشتی بہشت مین اور جاوینگے دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتونمین آیا ہو کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبے کے یہانتک رکھی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکارے گا پکارنیوالا اے بہشتیون نہین ہو بعد اسکے موت یعنی کبھی بلکہ خلود ہو بلا موت اور اے دوزخیون نہین ہو بعد اسکے موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کے کہ رکھتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنے کے کہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنُسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ قَالَ ثَوْبَانُ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کے عدن سے عمان بلقا تک ف ع عدن عین اور دال کے زبر سے نام ایک شہر کا ہو یمن کے شہر و یمن سے قریب دریاے ہند کے اور عمان سبا کے ساتھ بیش عین مہملہ اور تشدید میم کے اور بلقا زبر ب اور جزم لام اور قاف ممدودہ سو شہر ہے شام مین اور عمان موضع ہو یمن اور معنی یہ ہین کہ مقدار وسعت میرے حوض کی عقبی مین اتنی ہو کہ جتنی مسافت اِن دونون جگہونمین ہو دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کسی مین ہو کہ ما بین ایلہ اور صنعا کے اور کسی مین دو مہینے کی سیرت آئی ہو وغیر ذلک تو مقصود اِن سب سے تصویر کثرت طول و عرض کی ہو نہ تعین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہو حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کے ت پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سفید ہو اور شیرین زیادہ ہو شہد سے

اور آخر سے اُسکے بقدر گنتی ستاروں آسمان کے جو کوئی پیوگا اُسمیں سے ایکبار پیاسا نہیں ہونیکا بعد اُسکے کبھی پہلے لوگ کہ اُترینگے اُسپر پانی پینے کے لیے فقرائے مہاجرین ہونگے ف ع یعنی بسبب تنگی ظاہری اور باطنی اپنی کے جیسیکہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَجُوْعُکُمْ فِی الدُّنْیَا اَشْبَعُکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اور اسی قیاس سے بہت پیاسے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی کے طرف مدینے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اُنکے ہین اور اُنھین کے حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکے اپنے وطن اصلی سے گئے کے یا مدینے زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کو بیچ حاصل کرنے مال و جاہ کے اور مشغول ہوئے علم و عمل مین رضاے مولیٰ کیلیے ت ایسے فقرائے مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کے اور میلے ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین نکاح کیے جاتے عورتون نعمت والیون سے یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتو نسے مقبول نہون اور نہین کھولے جاتے اُنکے لیے دروازے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کھڑے ہون بالفرض التقدیر دنیا دار کے دروازے پر اور طلب اذن کرین تو نہ کھولا جاوے اُنکے لیے دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنیسے طرف اُنکے ضیافت اور انواع دعوات مین وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ وَمَنْ حَوْضِيْ اَلَسْتُمْ وَمَنْ حَوْضِيْ اَلَسْتُمْ وَمَنْ حَوْضِيْ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَكُنَّا ثَمَانِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر مین پس اُترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی صحابہ حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکھ جزو ثمین سے بہ نسبت اُن لوگون کہ آوینگے میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنے تھے تم اُسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم ساتھ سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف ح مراد اس سے تحدید اور تعین نہین ہی بلکہ مراد محض مُبالغہ بیان کرنی ہی اور شاید کہ بمراتب غیر محصورہ زیادہ انسے ہون اسلیے کہ ظاہر ہی کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہونگے ساتھ بعضون کے اُنمین سے واللہ اعلم وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کے حوض ہی یعنی ہوگی اُمت اُسکی اُسکے حوض سے اور تحقیق انبیا فخر کرینگے آپسمین کہ کونسا اُنمین سے بہت زیادہ ہی از روے اُسکے کہ وارد ہونگے حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون ہونگا مین اکثر اُنکا از روے آنیوالون کے میرے حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک و تردد کو ہی بسبب تواضع کے کہا ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاَطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاَطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَةَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی درخواست کی مین نے آپ سے یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کے یعنی شفاعت خاص اُمت مین سے نہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کرین گا مین ایسا ہی کہا مین نے کہ یا رسول اللہ کہان ڈھونڈونمین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈھونڈنا مجکو اول مانے ڈھونڈنے میرے مین پل صراط پر کہا مین نے پس اگر نہ پاؤنمین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈھونڈھون آپکو فرمایا پس اگر وہان نہ پاوے تو تو ڈھونڈھنا مجکو نزدیک میزان کے کہا مین نے پس اگر نہ پاؤنمین آپکو نزدیک میزان کے تو کہان ڈھونڈون آپکو فرمایا پس ڈھونڈھنا مجکو نزدیک حوض کے پس تحقیق مین نہین چھوڑتا کہ ان تین جگھون کو ف ح ع یعنی کبھی بھی ہون

۱۵ یعنی ہجرت جو سکھانے دنیا مین ہجرت کرنا ہو سکھانے آخرت مین ۱۲

۱۶ لفظ اواور چونکہ اس سبب سے اس حاشیہ کو نہ لکھا ہم نے

اور کبھی وہاں چونکہ کاروبار و شفاعت انکی ان جگہوں پر ہوگی میں انکی کارپردازی میں مشغول ہونگا اگر کوئی کہے کہ یہ تطبیق ہو سکتی ہے حدیث میں اور حضرت عائشہ رضی کی حدیث میں کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری کہ جب حضرت عائشہ رضی نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگے اپنے اہل و عیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہوں سے کوئی کسیکو یاد نہیں کرینگا جواب یہ سکتا ہے کہ پہلی حدیث مجمول ہے غائبین پر کہ نہیں یاد کرینگے حضرت کسیکو غائبین میں سے ان جگہوں میں اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہے انپر کہ جو حاضر ہونگے حضرت کی امت میں سے تو انکی شفاعت کرینگے اور طیبی نے یہ جواب لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تھیں ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹھیں اور عمل اور جد و جہد سے باز رہیں جیسکہ اپنے اہل بیت اور قرابتیوں سے فرماتے تھے کہ میں مالک نہیں ہوں تمھارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجمیر نہ کرو اور اس سے اسطرح فرمایا تا ناامید نہوں اور حقیقت میں شدت و محنت اسدن کی کہ نہایت سخت ہے اور درجہ شفاعت حضرت کے لیئے ثابت اور دونوں حق ہیں اور یہ جواب میں مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی **ت** نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن مسعود رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَاءَ اللهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَاطَ كَمَا يَاطَ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَحْتِهِ يَعْنِي وَهُوَ كَسْعَةُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيَجِيءُ يُكْدَحُ كَدْحًا أَوْ عُرْكًا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ اللهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود رضی سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہے مقام محمود اور کیا ہے صفت اسکی کہ حق تعالٰی نے جسکے دینے کا وعدہ فرمایا ہے آپ اس آیت میں عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نے یہ دن کہ پہنچونگا میں سو اس مقام محمود میں وہ دن ہے کہ نزول فرماویگا اللہ تعالٰی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسکہ آواز کرتا ہے زین نیا چرمیکا نگی اپنی سواری فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے **ف** اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں ہیں سات آسمان اور سات زمینیں بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقے کے جنگل میں اور فضیلت عرش کی اسی پر مانند فضیلت اس جنگل کی ہے اس حلقے پر پس آنحضرت نے جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہے جب فہم عرب کا نہ تحدید و تعیین اسکے مقدار کی ہے جیسکہ جنت کی فراخی میں وارد ہوا ہے عرضها السموات والارض اور مقصود یہاں بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور رفع کرنا توہم تنگی اسکی کا ہے کہ مشابہت دینے اسکے سی ساتھ زمین کے اور آواز کرنے اسکے سی بسبب تنگی کے پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہے اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت و کبریائی الٰہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اسکے کا ہے اور معنی مفردات کلام کے یہاں ملحوظ نہیں اور کرسی ماخوذ ہے کرسی بادشاہ سے کہ اسپر بیٹھے اور حکمرانی کرے یا کرسی عالم سے اسپر افادت اور افاضہ علوم و معارف کا کرے **ت** اور لایا جاویگا تکو نگے پانوں تنگ بدن بے ختنہ پس سو گا اول ان شخصوں کا کہ لباس پہنائے جائینگے ابراہیم فرماویگا اللہ تعالٰی یعنی ملائکہ کو پہناؤ میرے دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادریں نرم کتان سفید کی بہشت کی جا در زمین سے پھر پہنایا جاؤنگا میں پیچھے ابراہیم کے **ف** ع سبب حضرت ابراہیم کے پہلے لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلے ہی فصل میں بیان ہو چکا اور معلوم ہوا یہ کہ دلالت اسپر نہیں کرتا کہ ابراہیم افضل ہیں آنحضرت سے بلکہ تقدیم اور تعظیم انکی بسبب ہونے آنحضرت کے ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہے اور فضل جزئی منافی فضل کلی کے نہیں اور فضل کلی یہ ہے کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ آنحضرت لباس پہنے اٹھینگے ظاہر میں یہ منافات رکھتا ہے حضرت کے قول سے کہ فرمایا پھر پہنایا جاؤنگا میں پیچھے ابراہیم کے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ آنحضرت لباس میں اٹھینگے اور باوجود اسکے انبیا صلوات اللہ علیہم کے ساتھ بھی لباس دیئے جاوینگے دوبارہ بسبب کمال شرف کے **ت** پھر کھڑا ہونگا میں داہنی طرف اللہ تعالٰی کے کھڑا ہونا نزدیک تیجا و تیئے

مجیب اگلے پچھلے **ف** ع اگر کہا جاوے کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کے تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پھر کھڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نے ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اُسمین مقام محمود اور بیان کیا اُسکے ہونوں کا تا کہ نفوسنمین بڑائی معلوم ہو پھر اشارہ کیا طرف جواب کے ساتھ قول اپنے کے ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کھڑے ہونگے اُسمین حضرت داہنی طرف اللہ تعالے کے دن قیامت کے اور اسحدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم المؤمنین یوم القیامۃ علی الصراط رب سلم سلم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مومنین کی دن قیامت کے پل صراط پر وقت گذرنیکے اُس سے یہ کلمہ ہوگا اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ **ف** ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کے زیر سے علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانونکی ہی روز قیامت کے کہ اُس سے پہچانے جاوینگے اور ہر امت بمتابعت اور اقتدے پیغمبرون اپنے کے اسکو کہینگے اور ظاہر ہوتا ہی یہ کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کے اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے کہ شعار مومنین کا اُسدن کہ اُٹھائینگے اپنی قبرونسے لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے عائشہؓ سے کہ شعار مومنین کا روز قیامت کے قیامت کی اندھیریونمین یہ ہوگا لا الہ الا انت **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی رواہ الترمذی وابو داود وروی ابن ماجۃ عن جابرؓ اور روایت ہی انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہوگی گناہ کبیرہ کرنیوالونکے لیے میری اُمت مین سے **ف** ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکے کبائر سے خاص میری ہی اُمت کے لیے ہوگی نہ اور امتیون کیلیے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطے نجات اور خلاصی کے ہوگی عذاب سے اور واسطے رفعت درجات کے اور زیادتی کرامات کے ثابت ہی واسطے اولیا اور اتقیا اور صلحا کے بھی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سے یو[1] مئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتین ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور اُنکے بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضے معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگے حضرت لوگونکو موقف کے ہولناک سے اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنے ایک قوم کے جنت مین بغیر حساب کے اور یہ بھی وارد ہوئی ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیے اور تیسری شفاعت اُس قوم کیلیے ہوگی کہ لائق ہونگے دوزخ کے پس شفاعت کرینگے اُنکے حق مین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنکے لیے کہ اللہ تعالے چاہیگا اور چوتھی اُنکے حق مین کہ داخل ہونگے آگ مین گنہگار مومنین سے پس حد شین آئی ہین اُنکے نکالنے مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرشتون کے اور بھائی مسلمانونکے پھر نکالیگا اللہ تعالے اُس شخص کو کہ کہا ہوگا اُسنے لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کے بہشت مین اہل بہشت کے لیے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے جابرؓ سے **وعن** عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی عوف بیٹے مالکؓ کیسے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس مختار کیا مجکو سمین کہ داخل ہووے

[1] اُسدن کہ نہین نفع دیگی شفاعت کو اُسکو کہ اذن دے اسکیلیے کو رحمان اور راضی ہووے اسکے لیے از روے قول کے ۱۲

اُمت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کے یعنی سب کے لیے پس اختیار کی مین نے شفاعت کرنی یعنی واسطے اُمت اجابت کے تا سب مومنونکو شامل ہو اور کوئی اُس سے باہر نہ نکلے جیسیکہ لامحالہ یا شفاعت ثابت ہو اُسکے لیے کہ مرے سحابیون کہ نہ شریک کرنا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنون کے لیے نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی الجدعاء سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف ع** کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جا بینگے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری اُمت مین اور سب شفاعت کرینگے پس بہت سے لوگ اُنکی شفاعتون سے بہشت مین جا دینگے اور بعضونے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمانؓ ہونگے اور بعضون نے کہا اُویس قرنیؓ اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العابدینؒ کہ یہ قریب تر ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اُمت میری کے یعنی بعضے افراد اُمت سے جنس علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتون کی اور بعضون نمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف ع** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹون کو کہتے ہین **ت** اور بعضا اُنمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی **ف ح** عصب عین کے پیش اور جزم صاد کی دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا اُنمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہوگی اسیطرح شفاعت سے تمام اُمت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰذَا اَیْضًا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا عزوجل نے وعدہ کیا مجھسے یہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چالیس ہزار لاکھ بلاحساب یعنی بے حساب و کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابوبکرؓ نے زیادہ کیجیے ہمکو یارسول اللہ یعنی زیادہ مانگیے اللہ تعالے سے اور چاہیے اُس سے کہ زیادہ کرے آمین یا زیادتی کیجیے خبر دینے مین سچیز سے کہ وعدہ کیا ہی تمسے تمھارے پروردگار نے **ف ح** اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپین **ت** فرمایا آنحضرتؐ نے اور زیادتی اسپر اسطرح پس واسطے بیان ہلانے کے لپ بنائین دونون ہاتھونکو اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف ع** یعنی جیسیکہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ یہی لیے کہا ہی شارح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانیکی سیلیے کہ شان اچھے دینے والیکی یہ ہوکہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتھونکو لپ بھر کر دیتا ہی بلاحساب پس لپ بھرنا کنایہ ہی مبالغہ سے بہت دینے مین والا وہان نہ ہتھیلی ہے اور نہ لپ **ت** پھر کہا ابوبکرؓ نے کہ زیادہ کرو ہمکو یارسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھونسے پس کہا عمرؓ نے کہ چھوڑو ہمکو ای ابوبکرؓ یعنی تا عمل کرین اور یہ خوف عذاب کے جدوجہد کرین آمین اور باعتماد کرم الٰہی کے عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابوبکرؓ نے نہین ضرر تمپر ای عمرؓ کہ داخل کریگا اللہ ہم کو بہشت مین

پس کہا عمرؓ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبارگی کر سکتا ہے یعنی پس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اسکی کی کیا ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمرؓ نے **فرح** کہا ہے علما نے کہ جو کچھ ابوبکرؓ نے کہا قبیلہ محبت کی اور سکینت و نیازمندی سے ہے اور قول عمرؓ کا قبیلہ رضا و تسلیم سے اور تحضرت نے جواول جواب دیا ابوبکرؓ کو ساتھ سمجھ کے کہ عمرؓ نے کہا اور دوبارہ تصدیق عمرؓ کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہے عمل و توجہ مین اور کلام عمرؓ کا بھی بشارت ہے بلکہ عظیم تر اُس سے پس مآل دونو کا ایک ہوگا **فاقہم**

نقل کی یہ نووی نے شرح السنہ مین **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وُضُوْءً یَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اُسی راوی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صف باندھکر کھڑے کیے جاوینگے یا صف باندھکر کھڑے ہونگے دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مؤمن راہ مین بہشتیونکے یعنی علماے اخیار اور صلحاے ابرار کے بہیئت مسکین و سائلین کے اغنیا کی راہ مین اِس دار دنیا مین پس گذریگا اُنپر ایک شخص بہشتیونمین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیونمین سے اُس بہشتی کو اے فلانے یعنی نام لیگا اُسکا کیا نہین پہچانتا ہے تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تھا مین نے تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اُنکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تھا مین نے تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اُس دوزخی کی پس داخل کریگا اُسکو بہشت مین **فرع** یعنی سبب ہوگا اُسکے دخول کا اور اِس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقویٰ کی دنیا مین کرینگے تو بنحو اُسکا پاوینگے اور اُنکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کما مر فہمنے کہ اِسمین رغبت دلائی احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصًا صلحا سے اور اُنکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ اُنکی صحبت زینت ہے دنیا مین اور نور ہے عقبیٰ مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْا لِیْ مَنْ سَمِعْتُمْ صِیَاحَہٗ فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اَلْقٰی فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاءُکَ فَمُدْخَلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اُن شخصونمین سے کہ داخل ہونگے آگ مین نہایت ہوگا چلانا اُنکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اُنکا پس حکم دیگا پروردگار تعالےٰ یعنی دوزخ کے فرشتونسے کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالےٰ اُنسے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمھارا کہنگے کہ کیا ہمنے یہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اِسلیے کہ تو دوست رکھتا ہے اُسکو کہ التجا کرے تجھے فرماویگا اللہ تعالےٰ پس تحقیق رحمت میری تمھارے لیے یہ ہے کہ جاؤ پس ڈالو اپنے تئین اُسجگہ کہ تھے تم آگ مین **فرع** اگر کوئی کہے کہ کیونکر آگ مین پڑنیکو حمل کیا رحمت پر جواب کہ یہ قبیلہ حمل کرنے سبب کے سبب سے ہے مسبب اور تحقیق اُسکی یہ ہے کہ چونکہ تصور کیا تھا اُنھونے دنیا مین مراآتی کی فرمانبرداری کر نیمین حکم کیے جاوینگے وہان اُسکا کہ فرمانبرداری کرین ہمین کہ اپنے تئین آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اسکے کہ رحمت الٰہی متوجہ ہے اُسکی فرمانبرداری پر تب پس ڈالیگا ایک اُنکا اپنے تئین آگ مین یعنی بسبب چلنے راہ بندگی اور طلب مرضات مولی کے پس کریگا آگ کو اللہ تعالےٰ اُسپر ٹھنڈا اور سلامت **فرح** جیسے حضرت ابراہیمؑ پر کی اُس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالےٰ اُس بلا کو اُسپر آسان و نابود کر دیتا ہے تا الم اُسکا اُسکو نہ پہنچے **تحت** اور کھڑا رہے گا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنے تئین یعنی آگ مین بسبب

مشابہ عجز و نیاز اپنے کے اور امید وار لطف و رحمت باری تعالیٰ کے پس کیا گا اسکو پروردگار تعالیٰ کہ کس چیز نے منع کیا تجکو ڈالنے تیرے اپنے تئین آگ مین جیسکے ڈالا یار تیرے نے پس کیا گا وہ شخص اور سب سے تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجکو آگ مین بعد از نکالنے کے مجکو اُس سے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہے جو کچھ کہ امید رکھی تو نے **فرع** آمن دلیل ہے اوپر اس امید بندی کی مولیٰ سے سفید و موتی سچ کرم اور عطا اللہ تعالیٰ کے اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کے دائرۂ اطاعت و فرمانبرداری سے باہر نکلے **ت** پس داخل کیے جاوینگے وہ دونون شخص کھٹے بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالیٰ کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا اشعاثا لہم فواتح لہم کاعناق البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہونگے لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنے کے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہوگا اور حاضر ہونگے اور دیکھینگے اُسکو پھر بھرینگے اُس یعنی نجات پاوینگے اور خلاص ہونگے اُس سے بسبب اعمال اپنے کے اور پر اندازہ اُسکے کے پل دال و افضل اُنکے گذرینگے مانند چمکنے بجلی کے پھر مانند چلنے ہوا کے پھر مانند دوڑنے گھوڑے کے پھر مانند سوار کے اپنے اونٹ پر پھر مانند دوڑنے مرد کے پھر مانند چلنے اُسکے کے پیادہ موافق عادت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے

الفصل الثالث

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بین حوضی ما بین جنبیہ کما بین جرباء و اذرح قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال فی ریعاء ہو فیہا اباریق کنجوم السماء من ورد ہ فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا متفق علیہ و روایت ابن عمر سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق آگے تھالے یعنی دن قیامت کے حوض ہے میرا مسافت درمیان دونون طرفون اُسکی کے مانند اُس مسافت کے ہے کہ درمیان جرباء اور اذرح کے ہے کہا بعضے راویون نے کہ جرباء اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اُن دونو کے مسافت تین دن کی ہے **فرع** کہا صاحب قاموس نے کہ جرباء بالسبتی ہوا اذرح کے برابر ہین اور غلطی کی ہے جنہون نے کہا کہ اُن دونو مین تین دن کی مسافت ہے اور وہم کسی راوی سے ہوا ہے کہ اُسنے زیادتی کو ساقط کر دیا ہے اور ذکر کیا ہے اُسکو دارقطنی نے کہ وہ یہ ہے مابین ما بین حوضی کما بین المدینۃ و جرباء و اذرح **ت** اور ایک روایت مین یہ زیادتی بھی آئی ہے کہ رکھے ہونگے اُسکے کنارونمین آبخورے مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اُسپر اور پیویگا پانی اُسمین سے پیاسا نہین ہونیکا بعد اُس پینے کے کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن حذیفۃ و ابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک و تعالی الناس فیقومون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون آدم فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک اذہبوا الی ابنی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقول ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء لو اتیت موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما لعل اللہ ان یکون عند موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ اللہ و روحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک اذہبوا الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ و ما تاخر فیاتونی فاستاذن علی ربی فیؤذن لی فاقوم بین یدیہ فاحمدہ بمحامد لا اقدر علیہا الآن یلہمنیہا اللہ فاحمدہ بہا و اخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع رأسک قل تسمع و سل تعط و اشفع تشفع فارفع رأسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فادخلہم الجنۃ ثم اعود الرابعۃ فاقول ما بقی الا من حبسہ القرآن و وجب علیہ الخلود متفق علیہ و روایت ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ لوگون کو یعنی بسبب عبور کرنے کے پل صراط پر کہ دوزخ پر رکھا ہوگا پھر کھڑے ہونگے لوگ پس نزدیک کیجاویگی بہشت پھر آوینگے آدم کے پاس پھر کہینگے اے باپ ہمارے طلب کر دے ہمارے لیے بہشت کو پھر کہا ہے آدم نے کہ کیا نکالا ہے تمکو بہشت سے مگر خطا باپ تمہارے کی نہین ہون مین صاحب اس کام کا جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیم کی کہا ہے کہ پھر کہا ہے ابراہیم نے کہ نہین ہون مین صاحب اس کام کا بیشک تھا مین دوست اللہ کا پیچھے دوست اللہ کے کہا ہے کہ اگر آتے تم طرف موسیٰ کی کہ کلام کیا ہے اللہ نے اُسکے ساتھ کلام کرنا شاید کہ ہو اللہ نزدیک موسیٰ کے پس کہیگا نہین ہون مین صاحب اس کام کا جاؤ تم طرف عیسیٰ کی کلمہ اللہ کا و روح اُسکی پس کہیگا عیسیٰ نہین ہون مین صاحب اس کام کا جاؤ تم طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بندہ کہ بخشدیا ہے اللہ نے اُسکے لیے جو کچھ کہ اگلا ہے اُسکے گناہ سے اور جو کچھ کہ پچھلا ہے پس آوینگے مجھ پاس پس طلب کرونگا مین اجازت اوپر پروردگار اپنے کے پس اجازت دیجاویگی مجھکو پس کھڑا ہونگا مین سامنے اُسکے پس ثنا کرونگا اُسکی ساتھ ثناؤن کے کہ قادر نہین ہون مین اوپر ثنا کرنے اُسکے ساتھ اب کے اللہ تعالیٰ الہام کریگا مجھکو اُنکے ساتھ پس ثنا کرونگا مین اُسکی ساتھ اُنکے اور گر پڑونگا واسطے اُسکے سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا اے محمد سر اپنا اوپر کر کہہ سنا جاویگا کہہ مانگ دیا جاویگا شفاعت کر قبول کیجاویگی پس اوپر کرونگا مین سر اپنا پس ثنا کرونگا پروردگار اپنے کی ساتھ ثنا کے کہ سکھاویگا مجھکو پھر شفاعت کرونگا پس مقرر کریگا واسطے میرے حد پس داخل کرونگا اُنکو بہشت پھر پھرونگا چوتھی بار پس کہونگا کہ نہین باقی رہا مگر وہ کہ روکا ہے اُسکو قرآن نے اور واجب ہوا ہے اُسپر ہمیشہ رہنا

لے یہ حدیث درمیان دونون طرفون کا فرق نہین کرتی ہے اور اوپر اور نیچے کے ۱۲

اور روایت ہے حذیفہؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہ کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکٹھا کریگا اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ بلند قدر لوگوں کو یعنی محشر میں پس کھڑے ہونگے مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاویگی واسطے اُنکے بہشت ف ع جیسیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذا ازلفت الجنۃ ۱۲ ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیٔ عندہ باجل مسمی ت پس آویگے مومن یعنی بعضے مومن خواص ہر اُمت سے آدم کے پاس پس کہینگے اے ابو ہمارے کھولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہوویں ہم اسمیں پس کہینگے آدمؑ کہ نہیں نکالا تمکو بہشت سے مگر تمھارے باپ کی خطا نے نہیں ہو نہیں لائق اس کار کے جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیمؑ کے کہ خلیل اللہ ہے یعنی وہ فضل رسولوں خدا کے سے ہے اور جد خاتم الانبیا ہے اُس سے حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت عیسیٰؑ نے پس کہینگے ابراہیمؑ کہ نہیں میں لائق اس کام کے نہیں تھا میں خلیل مگر پیچھے اسکے پرے اسکے یعنی پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسیٰؑ کے کہ کلام کیا اُس سے خدا تعالیٰ نے کلام کرنا ف ع کما صاحب تحریر نے کہ یہ وارد ہوا ہے بطریق تواضع کے کہ میں لائق اس رتبہ بلند کے نہیں ہوں اور معنی یہ ہیں کہ میں جو بزرگیان دیا گیا ہوں بواسطہ جبرئیلؑ کے دیا گیا ہوں ولیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ کہ اُنکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہے آور لفظ وراء کرا سلیے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطے کے کہ حاصل ہوئی ہے اُنکو رویت بھی پس گویا کہ کہا میں پیچھے اُس موسیٰؑ کے ہوں کہ جو پیچھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں ت پس آویگے موسیٰ علیہ السلام کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہیں میں لائق اسکے جاؤ طرف عیسیٰؑ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اسکی ہیں پس کہینگے عیسیٰؑ کہ نہیں میں لائق اس کار کے یعنی پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسیٰؑ کے کہ کلام کیا اُس سے خدا تعالیٰ نے کلام کرنا ف ع کما صاحب تحریر نے کہ یہ وارد ہوا ہے بطریق تواضع کے کہ میں لائق اس رتبہ بلند کے نہیں ہوں اور معنی یہ ہیں کہ میں جو بزرگیان دیا گیا ہوں بواسطہ جبرئیلؑ کے دیا گیا ہوں ولیکن تم موسیٰ کے پاس جاؤ کہ اُنکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہے آور لفظ وراء کرا سلیے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطے کے کہ حاصل ہوئی ہے اُنکو رویت بھی پس گویا کہ کہا میں پیچھے اُس موسیٰؑ کے ہوں کہ جو پیچھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں ت پس آویگے موسیٰ علیہ السلام کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہیں میں لائق اسکے جاؤ طرف عیسیٰؑ کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اسکی ہیں پس کہینگے عیسیٰؑ کہ نہیں میں لائق اس کار کے یعنی پس اُس وقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آویگے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس ف ع کہ نہایت مقام قرب عزت اُنکو حاصل ہے درگاہ رب العالمین میں مشہور و ممتاز ہیں درمیان انبیاؑ اور رسولوں کو اور اسلیے نہ کہا کہ آویگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بلقب سے کہ اُمین ہیں معنی حمد کے اور مشعر ہے کھڑے ہونے پر مقام محمود میں کہ مقام شفاعت ہے جیسیکہ فرمایا پس کھڑے ہونگے محمدؐ یعنی داہنی طرف عرش رحمٰن کے اور اذن چاہینگے شفاعت کا بیچ نوع انسان کیواسطے راحت دینے کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا اُنکو یعنی پس سجدہ کرینگے آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگے پس کھڑے ہونگے امانت اور ناتا دونوں طرف پل صراط کے داہنیں اور بائیں یعنی واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذرینگے جماعت کہ اول و افضل ہے تم میں سے مانند بجلی کے یعنی جلدی چلنے میں کہا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے اُنحضرتؐ سے کہ فدا ہو جیو تیپر ان باپ میرے کونسی چیز ہے بجلی کی کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کے فرمایا کہ نہیں دیکھتے تم طرف بجلی کے کہ کیونکر گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے میں ف ع ظاہر یہ ہے کہ مراد اُنسے انبیاؑ ہیں اور حتمال بھی ہے کہ مراد اُنسے اصفیا یعنی اولیا اس امت کے ہوں ت پھر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پھر گذرینگے مانند گذرنے پرندوں کے اور دوڑنے مردوں کے پیادوں کے جاری کریگی اُنکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اُنکے کی اور پیغمبر بٹھلائے کھڑے ہونگے پل صراط پر کہتے ہونگے اے رب میرے سالم رکھ اور سالم رکھ یہانتک کہ عاجز ہونگے عمل بندوں کے یعنی سست ہوگی قوت اُنکے عملوں کی اور نہ کہتے ہونگے ویسے اعمال کہ بسبب قوت کے زیر ہیں یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے ہونگے لٹکائے گئے حکم کیے گئے یعنی درگاہ الٰہی سے پکڑینگے اُس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اُسکے پس بعضے اُنکے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنی آگ میں پڑینگے اور بعضے ہاتھ پاؤں باندھکر دوزخ میں ڈالے جاوینگے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان ابو ہریرہؓ کی اُنکا ہاتھ میں ہے کہ تحقیق گھراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہوت نقل کی مسلم نے وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنہم من النار قدر ما [illegible] اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

ل اور جابر جزء قریب بجماعت دوسری جان لیکہ بعضی اخیر کو علم لیں ۱۲

سکے گی آگ دوزخ سو ایک قوم بسبب شفاعت کے گویا کہ وہ نثار یہ ہیں کہا ہے نے کہ کیا ہو نثار یہ فرمایا وہ آرہے ہیں ف ع مشابہت دی گئی آرہے کے ساتھ اسلیے کہ وہ جلدی بڑھتا ہو یعنی اگرچہ جلکر کو لا ہو جائینگے لیکن جب سکا کر نہر الحیوۃ میں ڈالے جاوینگے جھٹ پٹ تازہ توانا ہو جائینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عثمان بن عفان سو کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت کرینگے دن قیامت کے تین طرح کے لوگ انبیا پھر علمائے عاملین علماے عاملین پھر شہدا ف ع عطف کرنے میں لفظ ثم پر دلالت صریح ہے اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جسیکہ دلالت کرتی ہے اُسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نے یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی اِن تین گروہوں پر بسبب بادی فضل اور بزرگی کے ہو والا تمام اہل خیر کیلیے مسلما نوں سے ثابت ہی اور حدیثیں مشہور اس باب میں وارد ہیں خواہ واسطے مغفرت گناہوں کے ہو یا رفعت درجات کے لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہے جسیکہ خوارج اور بعضے معتزلہ نے اختیار کیا ہے **ت** نقل کی ابن ماجہ نے **باب صفۃ الجنۃ واہلہا** باب ہے بیچ بیان حال جنت اور لوگوں اُسکے کو **ف** جنت اصل لغت میں بمعنی ڈھانکنے کے ہو اور ترکیب اِن حرفوں کی واسطے ستر اور ڈھانکنے کے آتی ہو بعد ازاں نام ہوا درختوں سایہ دار کا بسبب ڈھانکنے اُنکے کے اُسچیز کو کہ نیچے اُسکے ہو بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتے ہیں تین بعد ازاں نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہے اور صراح میں کہا جنت باغ و بہشت **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر واقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ طیار کی میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے اُسکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے اُسکے صفات کو سُنا اور نہ گذری ہے اُسکی کسی آدمی کے دل پر **ف** اور ہو سکتا ہو کہ مراد اول سے اچھی صورتیں ہوں اور دوسری سے آوازیں و لکش و تیسری سے خاطر خوش **ت** پس پڑھو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اُسکی اُس آیت کو پس نہیں جانتا کوئی نفس اُسچیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکھی گئی ہو واسطے ٹھنڈک روشنی اور مال خرچ کرنیوالوں کے قسم اُسچیز سے کہ سبب ٹھنڈی آنکھ اور آرام اُنکے کی ہو **ف** ع یہ کنایہ ہو شادی اور خوشی اور پانے مقصود کے سے لفظ قرۃ مشتق ہو قر سے ساتھ زبر قاف کے یعنی قرار پانا کے اور آنکھ وقت نظر کرنیکے طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہو اور مطمئن ہوتی ہو اور اور طرف نہیں پھرتی ایسے ہی حالت فرحت و سرور میں سکون اور آرام پکڑتی ہو اور وقت نظر کرنیکے طرف غیر محبوب کے متفرق و ملتفت ہوتی ہو اور ایسے ہی حالت خوف و غم میں متحرک و مضطرب ہوتی ہو یا قرہ مشتق ہو قر سے ساتھ پیش قاف کے بمعنی سردی اور ٹھنڈی اور سردی آنکھ اور لذت کو کہ مشاہدہ محبوب میں اور پانے مقصود میں اور گرمی اور سوزش کی ضد دیکھنے دشمنوں کی اور ہیچ حالت انتظار مطلوب کے ہو چنانچہ اسی سے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہیں اور حدیث میں جو آیا ہو کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ آمین بھی یہ دونوں معنی محتمل ہیں جسیکہ باب فضل فقرا میں گذرات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جگہ ایک کوڑے کی بہشت میں یعنی تھوڑی سی جگہ اور ادنی مکان بہشت میں بہتر ہو دنیا سے جو کچھ کہ دنیا میں ہو **ف** ع اسلیے کہ جنت اور نعمتیں اُسکی باقی ہیں اور دنیا اور اُسکی چیزیں فانی ہیں اور فلک کوڑے کا بھی جاندار ہو کہ سوار جب ایک جگہ اُتر نیکا ارادہ کرتا ہو تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہو تا علامت ہو اُسپر اور کوئی دہان نہ مترت

ف ع شیخ کی طرف سے فقیر کی رائے کی اور فقیر کی طرف سے شیخ کی رائے میں خطاب آدمی کی روشنائی کی شعاع کے خون ہیں ۱۲

نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اسمین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے **ف** غدوۃ اور روحۃ دونون ظرف ہین اسکے اول اور آخر وقت مین ہونے کے ہاور مراد مطلق وقت اور ساعت سے اگر چہ اول اور آخر وقت مین ہو اور مراد راہ خدا جہاد ہے اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اسمین قصد تقرب الٰہی کا ہو اور واسطے خدا کے ہو یہانتک کہ سفر کرنا تلاش رزق حلال کے نفقہ عیال کیلیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہے اور جب ذکر کی فضیلت جانی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اسکا بہشت سے اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور اگر ایک عورت بہشتیوں کی عورتون مین جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کردے اسچیز کو درمیان مشرق اور مغرب کے **ف** وما فیہا اور جو کچھ اسمین ہے آسمان و زمین کیطرف یا حجاب اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہے واسطے ذکر ہونے اسکے عبارت مین صریحات اور البتہ بھر دے وہ عورت اسچیز کو درمیان ان دونون کے خوشبو سے اور البتہ اور بھر اسکے سر کی بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا واقرءوا ان شئتم وظل ممدود رواہ الشیخان متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہے یعنی طوبی کہ چلے سوار پنچے سایہ اسکے کے تو برس ہنوز قطع کرے اسکی مسافت کو اور البتہ جگہ مقدار کمان ایک تمہاری بہشت مین بہتر ہے اسچیز سے کہ نکلا اوپر اسچیز سے آفتاب یا غروب ہوتا ہے **ف** وما یغرب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اور لفظ او او تقریب مین یا تو شک راوی کیلیے ہے اور یا تخییر کیلیے اور یا بمعنی واو کے اور مقدار کمان کی یمن اور معنی جگہ کو ترکیب ہے کہ اوپر کی حدیث مین گذرا عادت یہ ہے کہ سوار کو ڈالدیتا ہے اور پیادہ کمان **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا فی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن فلا یرى بعضہم بعضا تلہو علیہم المؤمن فیہا اثنتان وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن رواہ الشیخان اور روایت ہے ابوموسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومن کیلیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان اسکے چالیس کوس اسکی یعنی پس طول اسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہے لیعنی طول اسکی **ف** وعرضہا یعنی قیاس عرض اسکا اور یہی قیاس عرض ہر ایک کا اور حاصل یہ ہوا کہ ہر ایک خیمہ کا ساٹھ کوس ہے ساٹھ کوس کی ہر زاویہ مین اسکے خیمہ کے اہل ہونگے یعنی مومن کی بیوی غیر نہ ہونگی کہ دیکھے اسکو یعنی ایک نے والے اور پھرنے والے ہونگے اور کونے مین ہونگے پھر اگر یہ گمان کرے کہ ان سب گھر والون مین مسلمان **ف** فرع اور یہ ایک شارع نے اور ہم اول کے ابن الملک نے بھی کہا اہل سے مراد یہان کرجنسے جماعت کثیر کا ہے اور بعضون نے کہا ہے مراد **ت** اور وہ کثیر ہین یعنی مسلمان کہ جانتی ہین اسکو ایک اور جو کچھ کہ اسمین ہے یعنی تعجب اور اسباب خانگی کے **ف** وما فیہا اور جو کچھ کہ اسمین ہے یعنی تعجب اور اسباب خانگی کے **ف** وجنتان اور دو بہشت ہین یعنی دو قسم بہشت کی ہین اول کے اور دوسرے کے اور یہ نہین کہ دو بہشت ہین اول کے سونے کی ہین اور دوسرے کے چاندی کی اور یہ بھی نہین کہ ایک اور جو کچھ کہ اسمین ہے یعنی تعجب اور اسباب خانگی کے **ف** وما فیہما اور جو کچھ کہ دونون بہشتون مین ہے یعنی تعجب اور اسباب خانگی کے **ف** وما بین القوم اور جو کچھ کہ درمیان ہے قوم کے **ف** وربہم اور انکے رب کے **ف** الا رداء الکبریاء یعنی لفظ حجاب کے اور یہ بعد ہونے کی اور تعلق ہونے کی اور تعلق ہونے کی ہین بندون کی عادت کی مصنفین نے آیا ہے کہ ایک بیت سونے کی ہوگا اور ایک چاندی کی اور ایک تعمیر ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ اول مومنون کی جان ہونگے اور دوسرا

کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کی دیوارونکی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اِسپر کہ جنتین چاندی کی ہین کیونکہ اسد تعالی نے سورۂ الرحمن مین فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ اور وصف بیان کیا اِنکا پھر فرمایا وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ اور وصف بیان کیا اُنکا اور ابی موسیٰؓ سے منقول ہی کہ نبی صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جنتان انیتهما وما فیهما وما بینهما وما فیهما من فضة کہتا ہو تین یعنی طاعلی کہ مؤید ہی اُسکے یہ روایت جنتان من الذهب للسابقین وجنتان من فضة لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنی آیت مین دو قسمین ہون جنت کے کہ ایک اُن دونونکی سونیسے اور دوسری چاندی سے اور کبھی ہونگی کاملین کیلیے دو جنتین سونیکی اور دو جنتین چاندی کی داہنی طرف بائین طرف اُنکے محلونکے زینت کیلیے نہ بسبب مقصود ہونے سونیکے اور یہ مراد جنتان سے بنا برا سکے لی کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہی اور مؤید ہی اسکو یہ کہ دروازے جنت کے اور طبقے اُسکے آٹھہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامۃ اور نہین مانع درمیان بہشتیونکے اور درمیان نظر کرنے اُنکے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین ف ع یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندہ اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اُٹھہ جائینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی ازراہ مہربانی و تفضل رب کے اُٹھہ جاوینگے ت اور اُسکو عیانًا دیکھینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَهُ أَحَادِيْثُ فِي الْقِصَصِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اسد علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجونکے اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کے ف ع ممکن ہی یہ کہ مراد ستو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہؓ سے بطریق مرفوع کے عدد درج الجنۃ عدد ای القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ ستو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اُنکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اُنکے ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نے مسند فردوس مین ابو ہریرہؓ سے مرفوع یہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچینگے اُسکو مگر متفکرات اور فردوس ف ع یعنی جنت اُسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المؤمنون کے اول مین اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سے بلند تر ہی از روے درجے کی یعنی درجات اُسکے بلند ترین درجاتکے ہین صورۃً اور معنیً جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی ف ع یعنی نہرہائی اور دودھ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیها انهار من ماء غیر اٰسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کے عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہوا اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کے ہی اور اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے تعلیم اُمت کے لیے ت پس جب مانگو تم اسد سے بہشت تو مانگو تم اُس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہ ترمذی نے اما مؤلف تے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث صحیحین مین یعنی اُنکے متون مین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی حاصل کلام مؤلف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا ہی حدیث کو صحاح مین حالانکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مؤلف کا تو یہ ہوا اور بعضے شارحین نے لکھا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشه علی الماء اور صحیح مسلم مین بھی موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اسد کے وعن انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسماء طبقات جنت

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا یَأْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَھُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ وَثِیَابِھِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہے یعنی مجمع ہے کہ اُسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگے اُسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتے مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃً بسبب نہونے آفتاب اور رات اور دن کے ت پس چلے گی ہوا شمال کی ف ہوا شمال دیر شین سے اور زبر بھی آئی ہے ہوا کہ داہنے ہاتھ کی طرف سے آوے جب سامنے قبلہ کے کھڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہے مثل ہوا شمال کے ت پس ڈالیگی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اُنکے مونہون پر یعنی بدنونپر اور کپڑونپر یعنی پہنچیگی وہ ہونگے بہشتی کہ اُس مجمع مین حاضر ہونگے حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگے حسن وجمال کو پس پھر پھرینگے یعنی بازار سے طرف گھر والون اپنے کے اہلمین کہ زیادہ ہوگئے ہونگے خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اُنسے گھر والے اُنکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونیکے ہمسے حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ع اور یہ بات یا تو بسبب اُسکے ہوگی کہ اُنکو بھی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس کے اُنکے جمال اُنکے یا بسبب تاثیر حال مآل اُنکے کہ ت نقل کی یہ مسلم نے وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ اِضَاءَۃً ثُمَّ ھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَنَازِلُ لَا یَتَغَوَّطُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبْزُقُوْنَ اٰنِیَتُھُمْ فِیْھَا الذَّھَبُ وَاَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ وَمَجَامِرُھُمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَالْعَظْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اِخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِءٍ مِنْھُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُسَبِّحُ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَمْرَضُوْنَ وَلَا یَبْصُقُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُھُمْ الذَّھَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَوُقُوْدُ مَجَامِرِھِمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْھِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودھوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اُس جماعت کے یعنی مرتبے مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو تارا سوائے چاند و آفتاب کے اور تارونسے روشن ہوا سکے مانند ہر ایک روشن و چمکتا ہوگا دل بہشتیونکے اوپر دل ایک شخص کے ہونگے یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپمین جیسکہ تفسیر کی ہی یہ کہ نہین ہوگا کچھ خلاف آپمین اور نہ دشمنی رکھینگے آپمین ہر شخص کے لیے بہشتیونمین سے دو دو بیبیان ہونگی حور عین سے ف حور جمع حوراء کی ہے اور حوراء اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسکی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنی فراخ چشم کے اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک صیغہ آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کی بہتر بیویان ہونگی اور یہان دو بیویان فرمائین آپمین کیا تطبیق ہے جواب کہ مراد یہ ہے کہ دو بیویان ہونگی اُس جنس سے کہ حور عین ہونگی ساتھ اور صفات کے کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکھتا ہے ساتھ اُسکے کہ سو اُس جنس کے اور بیویان بہت ہون ت دیکھا جاتا ہے گوداحورون کی پنڈلیونکی ہڈیونکا اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ پاکی کے یا کرینگے بہشتی اللہ کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پیخانہ پھرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ سنکینگے باس اُنکے سونا اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان اُنکی سونے کی اور ایندھن اُنکی انگیٹھیونکا اگر کا ہوگا ف ع یعنی دنیا کے انگیٹھیونکے ایندھن کوئلے وغیرہ نہین اور خوشبو کیلیے عود اُسپر جلاتے ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیونکے کہ اُنکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واد کے پیش سے روشن کرنا

آگ کا اور واو کے زبر سے ملکڑیاں کہ جلائی جائے اُنسے آگ اور مجامر مجمر کی ہمیم کے زیر سے اوپر صیغہ آلہ کے وہ چیز کہ رکھی جاوے اُسمین آگ
اگر جلائیکے لیے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سے بھی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سے اور اُسکے پیش اور پیش لام اور تشدید واو سے اگر کہ دھونی دیجاتی ہی اُس سے
ت اور عرق اُنکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اُسکی مانند مشک کے ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور
متفق اور خلاط رکھنے والے ہونگے آسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہین ساٹھ گز کے جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف ع یعنی درازگی قدمین لفظ خلق پیش خ سے اور ترجمہ اُسکا مذکور ہوا اور اس صوت مین جملہ علی صورۃ ابیھم الخ کلام مجدد ہوگا
واسطے بیان صورت کے بعد اثر بیان سیرت کے اور خلق زبر خ سے بھی روایت ہے یعنی سب ہونگے اوپر صورت اور شکل ایک مرد کے اور حسن وخوبی مین
موافق آسمین اور ہم عمر کہ تیس ۳۰ یا تینتیس ۳۳ تینتیس برس کے ہونگے اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیھم الخ بیان اور تفسیر ہے علی خلق رجل
واحد کے اور روایت زبر اور پیش کی دونون صحیح ہین وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ
یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ
یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْھَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ
وسلم نے تحقیق بہشتی کھاوینگے بہشت مین اور پیوینگے اور نہ تھوکین گے اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ ناک سنکین گے
عرض کیا یعنی بعضے صحابہؓ نے کہ جب پائخانہ نہ پھرینگے تو حال فضلۂ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور
پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینے کی مہاؤ نکلجائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کے ہی یا بعضا کھانا ڈکار ہوجائیگا
اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کھانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کیے جائینگے بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور
الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اُنکے کہ اور پتے تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تم سے دم ف ع کہ بے تکلف آتا ہی
اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین بیخ اُٹھائینگے تسبیح وتہلیل سے جیسیکہ نہین بیخ اُٹھاتے ہو تم یا وہ دم لینے سے اور نہین باز رکھے گی اُنکو کوئی
چیز ذکر اللہ سے جیسیکہ نہین باز رکھتی اُنکو دم لینے سے مانند ملائکہ کے حاصل یہ کہ نہین نکلنے کا اُنسے دم مگر کہ ملا ہوگا ساتھ ذکر و شکر اللہ تعالے
کے ت نقل کی یہ مسلم نے وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یَنْعَمُ لَا یَبْاَسُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُہٗ
وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین ہوگا
اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اُسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اُسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر وتبدیل اور فساد
وخرابی اُسمین نہین نقل کی یہ مسلم نے وعن اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُنَادِیْ مُنَادٍ
اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَھْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ
اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا دونون نے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکاریگا
پکارنیوالا اہل جنت مین جنتیون کو ساتھ اس مضمون کے کہ تمھارے لیے ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبھی اور تحقیق تمھارے لیے ہی کہ زندہ
رہو تم پس مرو کبھی اور تحقیق تمھارے لیے ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑھے ہو کبھی اور تحقیق تمھارے لیے ہی یہ کہ چین مین ہو اور محنت ومشقت نہ دیکھی
نقل کی یہ مسلم نے وعن اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ
مِنْ فَوْقِھِمْ کَمَا تَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ

کما بینکم ھذہ من ھذہ قال فکذالک والذی نفسی بیدہ رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والونکو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارے روشن کو باقی رہا ہوا پنج کنارۂ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے بمعنی باقی کے اور مراد ہے اس سے باقی رہا ہوا افق مین بعد چھپنے روشنی فجر کے کہ اُسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غابری تحتانیہ سے بھی آیا ہے غور سے بمعنی نشیب لیکن یہ ضعیف ہے اور روایت مشہور اول ہی کی ہے ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیونکے ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکھا ہے علمانے کہ بہشت مین طبقات ہونگے اعلی تو سابقین کیلیے اور اوسط مقتصدین کے لیے اور اسفل محتطین کے لیے ت عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرونکے ہونگے کہ نہین پہونچینگے اُن منازل مراتب کو غیر پیغمبرونکے فرمایا کہ ہان پہونچینگے اُن منازل و مراتب کو غیر پیغمبرونکے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اُنکی کے قسم ہے خدا کی پہونچین گے اُسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی بیچ قبول کرنے تجیر کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اُسکے اور منع کیے گئے اُس سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے آخر سورۂ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا الی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دلونکے مانند دلون پرندونکے ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے مین حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہے بہ نسبت اور جانورونکے اور بعضون نے کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اُسکے کا تو رزق دے تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہے جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہین صبح کو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو پیٹ بھرے ت نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا ربنا وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا ربنا واے شئ افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ اور روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا اے بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالے کو حاضر ہین ہم رب ہمارے اور سعادت مین تیری خدمت مین اور بھلائی تیرے قبضۂ قدرت و ارادے مین ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالے کہ آیا راضی ہوئے تم یعنی مجھ کہ داخل کیا مین نے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوون ہم اے پروردگار ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ کیا نہ دونگا تمکو بہتر اُس چیز سے کہ دی مین نے پس کہینگے اے پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہے اُس سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکے کبھی ف ح اور جب مولی بندے سے راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی فرا اور نتیجہ اسی کا ہے اولی پوچھا اُسنے کہ آیا راضی ہے مجھسے جب رضا اُسکی اُسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اُسنے اُسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندے سے رضا بندہ کی ہے مولی سے اپنے حال مین نگاہ کر اگر اپنے تئین راضی پاتا ہے اپنے پروردگار سے پس جان کہ وہ بھی تجھے راضی ہے صحابہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث وتفتیش کرتے تھے کہ کیونکر ہم جانین ہم کہ حق تعالے ہمسے راضی ہو آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اُس سے راضی ہین تو یقین ہے کہ وہ بھی ہمسے راضی ہو بعد ازان بشارت دی کہ رضا اُسکی اُنسے دائم وہمیشہ ہو بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑیسی رضا اللہ تعالے کی بزرگتر ہے بہشت سے اور بہتر ہے سے کہ تمین ہو جیسکہ فرمایا ورضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اومستر ہو اللھم ارض عنا وارضنا عنک

ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ربیتمنی فیقول لہ ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمھارے کی بہشت سے اُس مقدار ہے کہ فرماوے پروردگار تعالے اُسکو کہ آرزو کر اور چاہ اُسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالے اُس بندیکو کہ آرزو کی تونے اور چاہا تونے یعنی جہانتک تیرے دل مین آرزو مین تھین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالے اُس بندیکو کہ پس تحقیق تیرے لیے ہے جو کچھ کہ آرزو کی تونے اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انھار الجنۃ رواہ مسلم

اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمونسے ہین **ف** ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہے بلا خلاف لیکن تعین سیحان اور جیحان مین خلاف ہے کہ بعضے کہتے ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نے کہا ملتے مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہے علمانے کہ سیحان اور جیحان غیر سحون اور جیحون کے ہے کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نے کہا کہ جوہری نے جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہے غلط ہے اور اتفاق رکھتے ہین علما کہ جیحون وہ ہے نہر خراسان سے اور کہا کہ سیحون نہر ہے سند مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان وجیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرطوس کے اور مراد ساتھ ہونے ان چار نہرون کے انہار جنت سے یہ ہے کہ پانی اُنکے بہ نسبت اور پانیونکے اچھے ہین اور اُنمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرونمین سے ہین اور بعضون نے کہا کہ چار دون نہرین کہ اصول جنت کی نہرونکی ہین اور اُنکو ساتھ نام ان چار نہرونکے کہ بڑی تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہے اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت سے ہین اور صحیح یہ ہے کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت مین سے ہے چنانچہ مسلم نے روایت کیا ہے کہ فرات و نیل جاری ہوتے ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہے کہ یہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالے نے انکو بہاڑونکو پونیا ہے اور وہان سے زمین پر جاری کیا کذا ذکر الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عتبۃ بن عزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ جھنم فیھوی فیھا خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملان ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم

اور روایت ہے عتبہ بن غزوان سے کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا ہوا دوزخ کے کنارہ دوزخ پر کے سے پس گرتا چلا ہوا ستر برس نہ پہنچے اُسکی تہ مین قسم خدا کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازودن دروازے کے دروازون جنت کے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آویگا اسپر ایکدن کہ وہ بھری ہوگی بسبب اژدحام کے نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قلنا یا رسول اللہ ھل نری

الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناؤہا قال لبنۃ من ذہب ولبنۃ من فضۃ وملاطہا المسک الاذفر وحصباؤہا اللؤلؤ والیاقوت وترابہا الزعفران من یدخلہا ینعم ولا یبأس ویخلد لا یموت ولا یبلی ثیابہم ولا یفنی شبابہم رواہ احمد والترمذی وقال الدارمی

روایت ہی ابوہریرہ سے کہا عرض کیا مینے یارسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے **ف** ع اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز احسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر ہوائی کا ہی پھر پیدا کی گئی اُس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونیکے اور آگ اور ہوا ساتھ لطیف اور رقیق ہونیکے اور پیدا ہوا آسمان آگ کے دھوئین سے اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کہتے ہین توریت کے اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اُسکی طرف پس پگلے اجزا اُسکے اور پانی ہوگئے اور اُس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دھوئین کے پس آسمان پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئی پانی پر جھاگ اور اُس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اُسکا کیا یعنی پہلے ہلتی تھی زمین پہاڑو نسے ٹھیر گئی اور بعضون نے جو لکھا ہی کہ مراد پانی سے نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شئ حی یعنی پیدا کیا ہمنے پانی سے ہر جوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالے کے واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہ بالسبب زیادتی احتیاج اسکی کے طرف پانی کی اور منفعۃ ہونے اُسکے کے اُس سے **ث** عرض کیا ہمنے مختصر سے کہ بہشت کیسے ہے عبارت اُسکی یعنی پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونیکی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اُسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اُسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اُنکے رنگ اور صفائی مین اور خاک اُسکی مثل زعفران زرد خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا آئیگا چین مین رہیگا اور یہ رنج و مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیوگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اُسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اُسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی و دارمی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ سنۃ لا یقطعہا وان شئتم فاقرؤا وظل ممدود متفق علیہ وفی روایۃ للترمذی من ذہب وفی روایۃ لہ ایضا وللدارمی

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اُسکا سونیکا ہی **ف** اور ثمنیان اُسکی مختلف ہین کسیکی سونیکی اور کسیکی چاندی کی یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفونکی اور اُسپر طرح طرح کی میوے لگے ہوئے اور نیچے اُنکے نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی اُسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین **ف** ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنی جتنے صاحب درجے ہونگے بسبب اعمال اپنے کے طاعات سے جیسیکہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کے ہونگے بقدر مراتب اپنے کے شدت کفر مین جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ تحقیق منافقین در میان ہر دو درجونکے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احدہن لوسعتہم رواہ الترمذی قال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجہ مین اُن درجونمین سے تو البتہ کفایت کرے اُنکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی

وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی وکان عرشہ علی الماء قال ان ربکم رفیع الدرجات ذو العرش یضع امرہ روحا من امرہ الی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق رواہ الدارمی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے وعرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اُن بچھونونکی جیسیکہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ **ف** یعنی جتنے درجونکے بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی ان الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون نے کہا مراد فرش سے

ف سو برس یعنی پانسو برس کی راہ ف ظاہر تر یہ ہی الخ ف یعنی جتنے درجونکے الخ

عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع یعنی فائق وفاضل کے حسن وجمال مین دنیا کی عورتونسے لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات حسن ہونگی حورونسے بسبب نماز وروزے کے یہ ترمذی نے ت نقل کی یہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صُوْرُھُمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُّرٰی مُخُّ سُوْقِھَا مِنْ وَّرَاءِ ھُنَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہی روایت ہی ابی سعید سے بھی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کے کہ وہ انبیا علیہم السلام ہین روشنی اُنکے چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھوین رات کے چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اُو پر مانند بہترین ستارہ چمکتے کے آسمان مین واسطے ہر شخص کے اُنمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک اُن دونون مین سے ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اُسکی کا ستر جوڑونکے اوپر سے **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اُسکی بہتر بیبیان اور اسّی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اُسمین اور اِسمین یہ ہی کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اُنکی پنڈلی کا ستر لباس سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس منافی نہین اسکے کہ ہر ایک کیلیے بہت سی حورین غیر اِس صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہی کہ ہر ایک کیلیے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتونسے اور ستر حور ونمین سے کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ قُوَّۃَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَیُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّۃَ مِائَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انسؓ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی جماع کرنیسے کتنی ہی عورتون سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا ہر جماع کرنیکی اتنی عورتونسے فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مردونکی یعنی پس کیون طاقت رکھیگا اتنی عورتونسے جماع کرنیکی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّۃِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَ قَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْءُ ضَوْءِ الشَّمْسِ کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اُسقدر کہ اُٹھاوے ناخن اُن چیزونمین سے کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور آلات اُسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہوجاوے بسبب اُسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب واطراف آسمان وزمین کے ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیونمین سے جھانکے پس ظاہر ہون کڑے اُسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اُسکی سورج کی روشنی کو جیسکہ مٹا دیتا ہی سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدٌ مُّرْدٌ کُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُھُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اُنکی سرمگین فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اُنکے **ف** ح حدیث مین لفظ جرد جیم کے پشل ورز کے جزم سے اجرد کی اور امرد اُسکو کہتے ہین کہ جسکے بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکے بے ریش اور کحل کا کاف کے زبر سے اوپر وزن فعلی کے بمعنی فعیل کے یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکونکی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہون گویا سرمہ لگایا ہوا **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ جُرْدًا مُّرْدًا مُّکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِیْنَ سَنَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اِسحال مین کہ صاف ہوگا بدن بالونسے بے ریش سرمگین آنکھین تیس برس کے **ف**

ع یعنی جیسیکہ دنیا مین اِس عمر کے ہوتے ہین اِسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی اِسوقت مین ہوتی ہی اور لفظ اوجلد وابنا ثلثین وثلثین متعین
شک راوی کے لیے ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ
لَہٗ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی قَالَ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْہَا مِائَۃَ سَنَۃٍ وَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّہَا مِائَۃُ رَاکِبٍ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْہَا
فَرَاشُ الذَّہَبِ کَاَنَّ ثَمَرَہَا الْقِلَالُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت اسمآء بنت ابی بکر سے کہا کہ سُنا
مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اِسحال مین کہ ذکر کیا گیا اُنکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرتؐ نے چلے سوار یعنی تیز رو بیچ سائے شاخون اُس درخت
سو برس پناہ پکڑے اُسکے سائے مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث **ف** ح کہ یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا
یستظل بظلہا مائۃ راکب سُنا لیکن اِسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اُس درخت پر ٹڈی ہین سونیکی **ف** ح شاید کہ مراد فرشتے
ہین نورانی کہ چمکتے ہین بازو اُنکے گویا کہ سونیکے ہین یا مشابہت دی اُن انوار کو کہ اُٹھتے ہین اُس سے اور تعبیر کیا اُنکو ساتھ سونیکی ٹڈی کے اور تفسیر
اِس آیت کریمہ کی ہی اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ڈھانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نے کہا کہ ڈھانکتی ہی اسکو ایک جماعت غیفر فرشتوں کی
کہ عبادت کرتے ہین حق کو گویا کہ میوے اُسکے مانند مشکوں کے ہین **ف** ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اِسلیے ہوا کہ انتہا مشت
ہین ہر کہ منتہی ہوتا ہی اُس تک علم اولین وآخرین کا اور کوئی مخلوقات ہین سے نہین جانتا کہ پرے اُسکے کیا ہی اور نہین گذرا اُس سے کوئی سوائے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسے آگے نہین بڑھتے اور وہ ایک روایت مین چھٹے آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ
ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ بتطبیق اِن دونون روایتونمین یہ ہی کہ جڑ اُسکی چھٹے آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم **ت** نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذٰلِکَ نَہْرٌ اَعْطَانِیَہُ اللّٰہُ
یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُہَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ ھٰذِہٖ لَنَاعِمَۃٌ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلُوْھَا اَنْعَمُ مِنْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی دی مجکو خدا تعالی نے وہ نہر **ف** ع لفظ نہر ساتھ زبرہ کے اور جزم سے بھی آیا ہی یعنی نہر پانی کی کہ دونون
طرف اُسکے دو حوض ہین ایک تو جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسی لیے کہا کہنے والے نے **ت** یعنی بہشت مین **ف** بسبب بہت سے اکثر اُسکے
بہشت مین یا اسلیے کہ منبع اُسکا بہشت ہی ہین ہے **ت** نہایت سفیدی پانی اُسکا دودھ سے اور نہایت شیرین ہی شہد سے اُس نہر مین یعنی اُسکے کنارے اُسمین
پرندے جانور مین دراز گردن کہ گردنین اُنکی مانند گردنون اونٹونکی **ف** ع لفظ جزر بیشن جیم اور زے سے جمع جزور کی ساتھ زجیم کے بمعنی اونٹ سے
کہ تیار ہو واسطے نحر وذبح کے اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کیلیے تاکہ کھاوین اُنسے اُس نہر والے **ت** کہا عمر نے کہ تحقیق وہ پرندے منعم اور فربہ
اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانیوالے اُنکے بہشتی ہین منعم تر اور مترفہ تر ہونگے اُسنے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ خَیْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَحْمِلَ فِیْہَا عَلٰی فَرَسٍ
مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ یَطِیْرُ بِکَ فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ اِبِلٍ فَاَلَ
فَلَمْ یَقُلْ لَہٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِہٖ فَقَالَ اِنْ یُّدْخِلِ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یَکُنْ لَکَ فِیْہَا مَا اشْتَہَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی بریدہ کی تحقیق ایک شخص نے کہا
یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالی نے داخل کیا تجکو بہشت مین لیش چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے تجکو بہشت مین یاقوت سرخ کے
گھوڑے پر کہ اُڑا دے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑے اور جلد لیجاوے تجکو جہان چاہے تو کہ کریگا تو **ف** ع لفظ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے

پڑھا ہو مجہول معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنایا کریگا تو یعنی مطلب پاب ہوئیگا تو اور لفظ فعلت ساتھ ت تانیث کے صیغہ مجہول سے بھی آیا ہے یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گھوڑا تیرے لیے اور فرض کرو مونث دونوں آتا ہے حاصل کہ بہشت میں ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا اور سوال کیا آنحضرت سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت میں اونٹھ بھی ہونگی کہا برّیدہ فی نفس نہ جواب دیا آنحضرت نے اُس شخص کو جو کچھ جواب دیا تھا اُسکے یار کو یعنی جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اُسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت میں اور چاہے تو کہ سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر الخ پس فرمایا بطریق کلیہ کے اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت میں تو ہوگا تیرے لیے بہشت میں جو کچھ کہ چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّۃَ اُوْتِیْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ یَّاقُوْتَۃٍ لَّہٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ طَارَ بِکَ حَیْثُ شِئْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْ سُوْرَۃَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ اَبُوْ سُوْرَۃَ ھٰذَا مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ یَرْوِیْ مَنَاکِیْرَ اور روایت ہو ابو ایوب سے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں گھوڑے تو کیا بہشت میں گھوڑے ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائیگا تجکو گھوڑا یاقوت کا اُسکے دو بازو ہونگے پھر سوار کیا جاویگا تو اُسپر پھر اُڑا لیجاویگا تجکو جہاں چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ہے کہ نہیں اسناد اِسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اِس حدیث کا ہے نسبت بہ ضعف کیا جاتا ہے یعنی بسبب کسی ضعف کے علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری کو کہ کہتا تھا ابو سورہ یہ ابو سورہ حدیث اِسکی منکر ہے روایت کرتا ہے وہ حدیثیں منکر **وعن** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْھَا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاللّٰہُ اَرْمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسّی اُن صفوں میں اِس اُمت سے ہونگی اور چالیس اور اُمتوں سے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **ف** ح ع اِس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اِس اُمت میں سے دوچند ہونگے بہ نسبت اور اُمتوں کے اگر کہا جاوے کہ پہلے باب شفاعت میں گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہوں میں کہ ہوؤ گے تم نصف اہل جنت کے اور یہاں فرماتے ہیں دوچند جواب یہ کہ ہو سکتا ہے کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالیٰ سے وہ ہو بعد اذان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اُس سے کہ امید رکھتے تھے اور زیادتی فضل و کرم اُسکا ہے بیحد جیسا اپنے کے اور مُنت اُسکی کے وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور احتمال آتا بھی ہے کہ اسّی صفیں برابر ہوں عدد اشخاص میں ساتھ چالیس صفوں کے اور توجیہ اول ظاہر تر ہے **وعن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیَ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْہُ الْجَنَّۃَ عَرْضُہٗ مَسِیْرَۃُ الرَّاکِبِ الْمُجَوَّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّھُمْ لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی کَادَ مَنْکِبٌ مَنْکِبٌ یَزُوْلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْہُ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَرْوِیْ الْمَنَاکِیْرَ اور روایت ہو سالم تابعی سے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بہشت کا کہ اُمت میری اُس دروازے سے داخل ہوگی بہشت میں چوڑان اُسکی مقدار مسافت سیر اُس سوار کے ہو کہ خوب جاتا ہے دوڑانا گھوڑے کا یا سیر سوار دُھوپ کی کہ خوب دوڑتا ہے **ف** ع تین رات یا تین برس اور یہ ظاہر تر ہے اِسلیے کہ اِسمیں مبالغہ نکلتا ہے پھر مراد اِس سے کثرت ہے تا نہ مخالف ہوا سکے کہ اوپر گذرا کہ مابین دونوں بازوؤں کے دروازوں جنت سے مسیرت چالیس برس کی ہے اور ممکن ہے یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کے اول ساتھ قلیل کے پھر اعلام

کیے گئے ساتھ کثیر کے یا عمل کیا جاوے اور پر اختلاف دروازوں کے بسبب اختلاف داخل ہونیوالوں کے واللہ اعلم **ت** پھر تحقیق بہشتی یعنی اُمت میری میں سے
وقت داخل ہونے اُنکے کے دروازوں بہشت کے سے البتہ تنگ کیے جاوینگے اور بھیجے جاوینگے بسبب اژدحام کے دروازے پر باوجود وسعت اور چکلائی
کے یہانتک کہ قریب ہے کہ کندھے اُنکے مل جاویں اور پر چاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے **ف ع** اور مصابیح میں ہے ضعیف منکر کیسا
اُسکے شارح نے یعنی یہ حدیث منکر ہے بسبب مخالفت اُسکی کے صحیح حدیثوں سے کہ وارد ہوئی ہیں اِس معنی میں **ت** اور بوجھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے
حال اس حدیث کے پس نہ پہچانا اِسکو **ف ع** اور عالم حدیث کہ احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہے کہ نہیں پہچانتا میں اُسکو تو دلالت کرتا ہے اُسکے
ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نے کہ مخلد بن ابی بکر کہ راوی اِس حدیث کا ہے روایت کرتا ہے منکر **ف ع** یعنی پس وہ حدیث ضعیف کہا سید
جمال الدین نے کہ لفظ مخلد سہو ہے صاحب مشکوٰۃ سے اور صواب خالد ہے اِسلیے کہ ترمذی میں خالد بن ابی بکر ہے اور اِسیطرح اسماء الرجال کی کتابوں میں
وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا فِیْھَا شَرٰی وَلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا
اشْتَھَی الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق بہشت میں ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہے نہیں اُسمیں خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتیں مرد اور عورتوں کی پس جب چاہیگا اور
خوش کرے گا مرد یعنی سیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اُسمیں اور متصف ہوگا ساتھ اُس صورت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور
کہا یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہٗ لَقِیَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَسَالَ اللّٰہَ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّۃِ
فَقَالَ سَعِیْدٌ اَفِیْھَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ اِذَا دَخَلُوْھَا نَزَلُوْا فِیْھَا بِفَضْلِ اَعْمَالِھِمْ
ثُمَّ یُؤْذَنُ لَھُمْ فِیْ مِقْدَارِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ مِنْ اَیَّامِ الدُّنْیَا فَیَزُوْرُوْنَ رَبَّھُمْ وَیُبْرِزُ لَھُمْ عَرْشَہٗ وَیَتَبَدّٰی لَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ
فَتُوْضَعُ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ یَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَھَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّۃٍ وَیَجْلِسُ اَدْنَاھُمْ
وَمَا فِیْھِمْ دَنِیٌّ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ وَالْکَافُوْرِ وَمَا یَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَرَاسِیِّ بِاَفْضَلَ مِنْھُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَھَلْ نَرٰی رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ ھَلْ تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ کَذٰلِکَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّکُمْ وَلَا یَبْقٰی فِیْ
ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَہُ اللّٰہُ مُحَاضَرَۃً حَتّٰی یَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ اَتَذْکُرُ یَوْمَ قُلْتَ کَذَا وَکَذَا فَیُذَکِّرُہٗ
بَعْضَ غَدَرَاتِہٖ فِی الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِیْ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَبِسَعَۃِ مَغْفِرَتِیْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَکَ ھٰذِہٖ اور روایت ہے
سعید بن مسیب تابعی سے کہ اُنھوں نے ملاقات کی ابو ہریرہؓ سے یعنی بازار میں پس کہا ابو ہریرہؓ نے کہ دعا کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ
جمع کرے درمیان میرے اور درمیان تیرے بازار بہشت میں یعنی جیسیکہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ میں پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت
میں بازار ہے یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہے واسطے حاجت تجارت کے کہا ابو ہریرہؓ نے کہ ہاں بہشت میں بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت میں اُترینگے اُسمیں یعنی اُسکے منازل و درجات میں بقدر زیادتی عملوں اپنے کے یعنی جسکا
عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اُسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جاویگا اُنکو بمقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سو **ف** یعنی جس روز
کہ دنیا میں روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالیٰ کا ہوگا کہ نکلیں جیسیکہ دنیا میں حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلیں اور سیر اثمار و نتیجہ اور جزا نکلنے کی روز
جمعے میں اور جانکی نماز جمعہ کے لیے ہوگی **ت** پس نکلینگے اور زیارت کرینگے اپنے پروردگار کی اُس روز میں اور ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اُنکی لیے
عرش اپنا **ف** یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اور پرگندہ چکا ہے کہ عرش چھت جنت کی ہے **ت** اور ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کے لیے بیچ

ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت کے سے پس کہے جاوینگے اُنکے لیے منبر نور کے کہ اُنپر بیٹھینگے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال افعال کے اور بیٹھے گا کمترین اُنکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہیں ہے اُنمین خسیس کمینہ **ف** یعنی ادنی کہ کہا ہے بمعنی اقل درکتر کے مرتبے مین بہ نسبت اعلیٰ اور اکثر کے مراد رکھا ہے نہ متصف ساتھ دناءت اور خساست کے بذات مین کہ وجود اُسکا بہشت مین نہین ہوت بیٹھے گا یہ ادنی مرتبے کا اوپر ٹیلون مشک کافور کے **ف** یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلے مرتبے والے اُنپر بیٹھینگے جیسا کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھی ہوا اور ایک خاک پرت گمان نہین لیجانیکی یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اُنسے ازروے جگہ اور نشستگاہ **ف** اسلیے بہشت مین ہر کوئی اپنے مقام و مرتبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزوے مرتبہ بلندی کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجانیگا اگرچہ جانے کہ مین مرتبے مین ادنی ہون اور وہ بالات کہا ابوہریرہؓ نے کہا مینے یارسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اُسدن فرمایا آنحضرتؐ نے کہا ہان دیکھینگے کیا شک و شبہ رکھتے ہو تم بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرینگے تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اُس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اُس سے اللہ تعالے واسطے اور اُٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو اُنمین سے کہ اے فلانے بیٹے فلانیکے آیا یاد رکھتا ہے تو اُسدن کو کہ کہا تھا تو نے ایسا اور ایسا **ف** یعنی اُنچیزسے کہ نہین جائز شرع مین پس کہیگا یارب تو نے توقف کریگا وہ شخص اُسمین اور تامل کریگا اُن گناہون مین کہ کیے ہونگے بت پس یاد دلاویگا اللہ تعالے اُسکو بعضی عہد شکنیان اُسکی کہ کین تھین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اُنکے ارتکاب مین توڑتا عہد ربوبیت کا ہے پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے نہ بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشتے تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوے مجھسے پس فرماویگا اللہ تعالے بخشے مین نے تیرے لیے پس بسبب اُخی بخشش میری کے پونہچا تو اُس مرتبے کو فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الرَّفِيعَةِ فَيُلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّ لَنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ پس اُسوقت مین کہ بہشتی اس حال اور مقام مین ہونگے ڈھانکیگا اُنکو ایک ابر اُنکے اوپر سے پس برساویگا وہ ابر اُنپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اُسکی کو کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو اور آؤ طرف بچیز کے کہ تیار کی ہے مین نے تمھارے لیے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اُس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اُسکو فرشتون نے اُسمین اور آوینگے ہم اور پاوینگے اُسمین بچیزکو کہ نہین دیکھا ہے آنکھون نے مانند اُسکے اور نہ سنا ہے کانون نے مانند اُسکے اور نہ گذرا ہے خطرہ دلون پر مانند اُسکے پس اُٹھائی جاوینگی اور دیجاوینگی ہمارے لیے اُس بازار مین وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال آنکہ بیچی جاوینگی اُن بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اور اُس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے پس آ دیگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اُس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اُس سے یعنی مرتبے میں اور نہیں ہوگا بہشتیوں میں دنی و خسیس اور سب حد ذات اپنی میں رفیع و عالی ہونگے اگرچہ بہ نسبت بعضوں کے کم ہوں پس خوش لگے گی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر اپنے قسم لباس سے ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکھتی ہے روع یعنی ڈرانے اور خوش کرنیکے ہیں وجہ اول پر یہ معنی ہونگے کہ ڈراویگی اُس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اُسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے کمتر اُس سے ہی قسم لباس سے اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہونگے کہ خوش کریگی اُس شخص کو وہ چیز کہ دیکھیگا اپنے پر قسم لباس علی سبیت پس تم ہوگا آخر کلام اُس شخص کا یعنی کم رتبہ کا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سے کرتا تھا یا اُس شخص کو کہ ملا تھا یہاں تک کہ ظاہر متصور ہوگا اُسکو لباس سے کہ تھا اُس پر اُس شخص پر کہ کم رتبہ تھا اُس سے اور یہ معنی مناسب و موافق تر ہیں ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا اور یہ ظاہر لباس بہتر کا اِس سبب سے ہے کہ نہیں لائق ہے کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت میں ف ح شاید تسبب نفی ہونے لباس کے اُس شخص کم رتبے کو غم لاحق ہوا ہوا اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ بھی بسبب پہلے لباس کے کہ لباس دوسرا اُس سے بہتر ہوگا غمگین ہوا فہم ت پھر پھریں گے ہم طرف مکانوں اپنے کے پس ملاقات کریں گے ہمی بیویاں ہماری یعنی دنیا کی اور حوریں پس کہیں گی ہمکو کہ خوش آئے تم اور اپنے گھر میں آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو ہم حالمیں کہ تجمال بہتر ہے اُس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے اُسپر پس کہیں گے ہم اپنی بیویوں کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنیوالا جانوں اور درست کرنیوالا شکستگیوں کا ہے اور لائق ہے اور بھیجتا ہے ہمکو کہ پھریں ہم مانند سمجھنے کے کہ پھرے ہم ف ح اپنے لیے کہ جو کوئی بیٹھے اپسی ذات کے ساتھ کہ تمام حسن و جمال پر تو اُسی کے نور کا ہے کیوں نہ حسن و جمال والی ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادنی اھل الجنۃ الذی لہ ثمانون الف خادم و اثنتان وسبعون زوجۃ وتنصب لہ قبۃ من لؤلؤ وزبرجد وياقوت کما بین الجابیۃ الی صنعاء وھذا الاسناد قال من مات من اھل الجنۃ من صغیر او کبیر یردون بنی ثلثین فی الجنۃ لا یزیدون علیھا ابدا ولذلک اھل النار وھذا الاسناد قال ان علیکم التیجان ادنی لؤلؤۃ منھا تضیئ ما بین المشرق والمغرب وھذا الاسناد قال المؤمن اذا اشتھی الولد فی الجنۃ کان حملہ ووضعہ وسنہ فی ساعۃ کما اشتھی وقال ابو اسحق بن ابراھیم فی ھذا الحدیث اذا اشتھی المؤمن فی الجنۃ الولد کان فی ساعۃ ولکن لا تشتھی رواہ الترمذی وقالا ھذا حدیث غریب وروی ابن ماجۃ الرابعۃ والدارمی الاخیرۃ کہا اور روایت کی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنی درجہ کمترین بہشتیوں کا مرتبے میں وہ شخص ہوگا کہ اُسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویاں یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین ہونگی اور کھڑا کیا جاویگا اُسکے لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا اُنسے مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ اُنکے مسافت اور فراخی اُس خیمے کی یعنی طول و عرض میں ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت جابیہ کی صنعاء تک جابیہ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا مصر میں اور ساتھ اسی اسناد کے کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ مرے دنیا میں بہشتیوں میں سے چھوٹے یا بڑے ہووینگے بہشت میں تیس تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اِس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی ف ح یعنی عمر اور عدم زیادتی میں ہونگے اور شاید کہ بسبب عدم ابرار و کفار کی ایسے مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہووے دار البوار و دار القرار میں ف اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیوں کو سر و پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی اُن کا جو ناکا التبر روشن کردے مشرق و مغرب کو اور میان مشرق و مغرب کے ہووے اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت میں یعنی بالفرض التقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اُسکا اور سن اُسکا یعنی کمال سن اُسکا کہ تینتیس برس ہیں ایک ساعت میں کہا ابو اسحق بن ابراہیم نے یعنی ذکر کیا بیچ بیان اِس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت میں فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت میں ولیکن چاہے گا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتھا فقرات حدیث سے اور دارمی نے اخیر کا یعنی جو کہ ابو اسحٰق نے نقل کیا **وعن** علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَھَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رواہ الترمذی اور روایت ہے علیؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ مجمع ہوگا واسطے حوریں عین کے بلند کرینگی آوازیں یعنی ساتھ کہ نہیں سنے مخلوقات نے مانند اُن آوازوں کے کہینگی ہم ہمیشہ زندہ رہینگی پس ملک نہیں ہوینگی اور ہم ہیں چین کرنیوالی پس نہیں دیکھنے کی شدت احتیاج اور ہم ہیں راضی یعنی اپنے رب سے یا خاوندوں سے پس نہیں ناخوش ہونگی خوشی اور خفگی ہو اُس کسی کے لیے کہ ہے ہمارے لیے اور ہیں ہم اُسکے لیے یعنی جنات عالیات میں نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حکیم بن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْھَارُ بَعْدُ رواہ الترمذی ودرواہ الدارمی عن معاویۃ اور روایت ہے حکیم بن معاویہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر پھٹینگی اور نکلین گی اُن دریاؤں سے نہرین بعد ازاں درآئے مسلمانوں کی بہشت میں

فرع ظاہر یہ ہے کہ مراد دریاؤں مذکورہ سے اصول اُن نہروں کے ہیں کہ مذکور ہیں قرآن میں فِیْھَآ اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی پھر اُنمیں سے پھٹینگی اور جاری ہونگی نہرین طرف خیموں ابرار کے اور نیچے محلوں اخیار کے اور بعضوں کہا کہ مراد دریا ویسی وہی نہرین ہیں کہ نام رکھا گیا اُنکا نہر بسبب جاری ہونے اُنکے کے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی بخاری نے معاویہؓ سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیُتَّکِءُ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مُسَنَّدًا قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ اَتَاہُ اِمْرَاَتُہٗ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبِہٖ فَیَنْظُرُ وَجْھُھَا فِیْ خَدِّھَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰۃِ وَاِنَّ اَدْنَی لُؤْلُؤَۃٍ عَلَیْھَا تُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْہِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْاَلُھَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ کَذَا اِنَّہٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُھَا بَصَرُہٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِکَ وَاِنَّ عَلَیْھَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رواہ احمد روایت ہے ابو سعیدؓ سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت میں یعنی دار الجزا میں البتہ تکیہ کریگا بہشت میں ستر تکیہ پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے طرف دوسرے پہلو کے نہیں پھر نیکا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگا دیگا پھر آویگی اُس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتوں سے پس مارلگی وہ عورت اور بزندگی اُس مرد کے یعنی بطریق غمج ودلال کی اور آگاہ کرے گی واسطے دکھانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد مُنہ اپنا اُس عورت کے رخسارہ میں دریافتیکہ رخسارہ اُسکا روشن تر آئینے سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اُس عورت پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا میں پس سلام کریگی وہ عورت اُس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اُسکے سلام کا اور پوچھیگا اُس عورت سے کہ کون ہے تو پس کہیگی وہ کہ میں جملہ زیادتی سے ہوں

فرع وعدہ کیا تھا حق تعالٰی نے نیک کاروں کو کہ فرمایا قرآن مجید میں لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْھَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ اور فرمایا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ اور تفسیر زیادۃ کی رویت اللہ تعالٰی کی بھی ہے اور زیادہ اُنکو اسلیے فرمایا کہ حسنیٰ تو جنت ہے کہ جسکا وعدہ کیا ہے اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے جزائے اعمال میں مکلفین کے لیے اور زیادۃ مذکورہ فضل پر فضل ہے اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ ہونگے اُس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ بزنگ کے پس بیٹھے گی اُن پر نہ نظر اُس مرد کی یعنی یا وگی اُس عورت کے بدنکی لطافت کو یہانتک دیکھیگا وہ مرد اُس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اُس لباس کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اُسکی نظر کو نہیں ہونیکی اور تحقیق اُس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی اُن

تا جو نہین سے روشن کردے ماہین مشرق و مغرب کو نقل کی ہے احمد نے **وعن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحدث وعندہ رجل من اھل البادیۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ الست فیما شئت قال بلی ولکنی احب ان ازرع فبذر فبادر الطرف نباتہ والاستواء واستحصادہ فکان امثال الجبال فیقول اللہ تعالی دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء فقال الاعرابی واللہ لا تجدہ الا قرشیا او انصاریا فانھم اصحاب زرع واما نحن فلسنا باصحاب زرع ففحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتے تھے صحابہ مین کہ نزدیک اُنکے تھا ایک شخص گوارو نہین سے حدیث یہ ہو کہ ایک شخص بہشتیون نہین سے پروانگی مانگیگا اپنے پروردگار سے کھیتی کرنہین یعنی درخواست کریگا اللہ تعالے سے کہ مجکو حکم ہوتا بہشت مین کھیتی کرون پس فرماویگا اُسکو اللہ تعالی کیا نہین ہو تو بیچ جیز کہ چاہے تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہے تو موجود ہی پھر زراعت کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اُگ ہو ویگا اُسکو کھیتی کرنیکا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئے گا پس جلدی سے پکٹ رتے مین ہو جائیگی رویدگی اُسکی درماند کو پونہچنا اُسکا اور کٹنا اُسکا پس وہ ہو ویگی کتنے ہی پہاڑونکی برابر پس فرماویگا اللہ تعالے اے فرزند آدم کے جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز **فرع** کہ باوجود ان تمام نعمتون ان گنت بہشت کے آرزو کھیتی کی کی تونے اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اُس سے ہرگز نہین نکلنے کی اگرچہ بہشت مین جاوے **ت** پس کہا اُس گنوار نے قسم ہی خدا کی پاؤگے تم اُس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سے یا انصاری یعنی اہل مدینہ سے اسلیے کہ وہ ہین کھیتی والے اور اے پر ہم یعنی گنوار صحرانشین نہین ہم کھیتی والے بلکہ اکثر اشکار کرتے ہین شیر و خرپا پر یعنی پس نہین چاہتے ہم مانند اسکے پس ہنسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اِس بات سے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جابر قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایناٰم اھل الجنۃ قال النوم اخو الموت لا یموت اھل الجنۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سوتے ہین بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرینگے نہین یعنی پس سونیکے بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **باب رویۃ اللہ تعالی**

باب ہے بیچ بیان دیدار اللہ تعالے کے **ف** رح جان کہ رویت حق تعالے کی جائز ہی عقلاً اہل سنت و جماعت کے نزدیک اور ممکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنے کی نہین اُسکے نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی ممکن ہی دیکھنا اُسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان و جہت مین نہو اور مداخلت ان امورکی دیکھنے مین بسبب جریان عادت کے ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کے بدون اُنکے دکھلاوی تو یہی جائز ہی اور اللہ تعالے قادر ہی کہ قوت بصیر و بصر مین رکھدے اور جیسیکہ اُسکو آج دنیا مین بصیرت سے پاتے ہین قیامت کو بصر سے بھی دیکھین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکھتے ہین علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالے کے مومنونکو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ و تابعین سے پس معتمد مین اور وہ دلائل ساتھ اعتراضات متعددہ کے منکر ہین اُسکے اور تاویلات اُنکی آیات اور احادیث اور دلائلکی اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بھی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اُسکا بیچ ضمن شرح احادیث کے آویگا اور کسی سلف و خلف سے دیکھنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پونہچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اُسطرف نہین گیا اور دعوی اُسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنے مدعی اُسکے کو اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہے کہ خدا کو عیانا دنیا مین سر کی آنکھون سے دیکھا ہونگا اور وہ تعالے بالشافہ مجھے کلام کرتا ہی کافر ہو جائے اگر کہین کہ جسمانیت اللہ تعالے کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب دیکھنے کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا

بسبب قدرت اور خلق الٰہی کے ہو اور حاسہ بصر علت اُسکی نہیں حق سبحانہ تعالےٰ نے بسبب جریان عادت کے اُسکو سبب کیا ہو اور دخل دیا اگر وہ دکھاوے تو بے آنکھ کے بھی دیکھ سکتا ہو اگر وہ نہ دکھاوے تو اگر آنکھ کھلی ہو تو بھی نہ دیکھ سکے اور اگر اب بڑا پہاڑ مثلاً سامنے آنکھ کے ہو اور اللہ تعالےٰ صفت دیکھنی کی آنکھ مین پیدا نہ کرے تو نہ دیکھ سکے اور اگر ایک انسان قطبی بلاد مشرق مین ہو اور رشتہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکھاوے تو دیکھ سکتا ہو یہ انکار منکر و کافر فاری عقل و قیاس کر نیسے اپنے پر ہے اور نظر قدرت باری تعالےٰ کے سب ممکن آسان ہو اور کہا ہو علمانے کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنوں کی بہشت مین ہے کہ بعد از داخل ہونیکے اُسمین ساتھ اُس دولت کے مشرف ہونگے اور موقف حشر مین سب دیکھینگے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکھنے کے محجوب ہونگے اور حسرت ابدی مین رہینگے اور صحیح یہ ہو کہ عورتونکو بھی رویت ہوگی مانند مردونکے اور بعضونے کہا ہو کہ دیدار عورتونکو بھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدونکے کہ اوقات بارعام کے ہونگے اور بعضونے کہا کہ عورتونکو دیدار نہوگا اسلیے کہ پردے مین ہونگی جیسیکہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہے اور عموم نصوص وارد کا رویت مین شامل ہو مردون اور عورتونکو اور خیمہ جنت کے موجب پردہ و حجاب کے نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبریٰ اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکے کی اس نعمت سے محروم رہین اور اس دولت سے مشرف نہون باوجود افضلیت اور الکملیت اُنکی کے بہت سے مردونسے اور صحیح یہ ہو کہ رویت عام ہو سب مومنونکے لیے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضے علماے شافعیہ کے کلام سے السا مفہوم ہوتا ہو کہ رویت مخصوص ساتھ مومنون بشر کے ہو اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہین ہو واللہ اعلم اور رویت حق تعالےٰ کی خواب مین بھی جائز ہو اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہو کہ ساتھ مثال کے ہو اور حق تعالےٰ کے لیو مثال ہو نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اُسکا صحت کو پونہچا ہوا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ آیا ہو کہ سو بار ساتھ اس نعمت کے مشرف ہوئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہو کہ دیکھا مین نے رب العزت کو خواب مین پس پوچھا مین کہ کونسی عبادت افضل ہو فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچھا کہ معانی سمجھکر پڑھنا یا بدون اُسکے فرمایا معانی سمجھکر پڑھے یا بدون اُس کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکارا آنکھ سے اور ایک روایت مین ہے یعنی جریر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودھوین رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسیکہ دیکھتے ہو اس چاند کو ف ح یہ تشبیہ رویت کی ساتھ رویت کے انکشاف پورے مین ہو یعنی دیکھنا تمھارے ساتھ حق کا ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اُسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتھ مرئی کے یعنی جیسیکہ یہ چاند تمھارے مقابلے مین ہے، اور جہت مین اور محدود ہو ذات حق تعالیٰ کی بھی ایسی ہی ہوگی بیچ مراد ہو جیسیکہ فرمایا ہے جاؤ گے تم بیچ دیکھنے اُسکے کے ف ع لفظ تضامون ساتھ پیش ت کے اور تخفیف میم مضمومہ کے اور ساتھ زبر ت کے اور تشدید میم کے دو وجہ سے طرح روایت کیا گیا ہو لیکن اول اکثر ہو اور وجہ اول پر ضم سے ہو بمعنی ضرر و ظلم کے یعنی ضرر نہین کیے جا نیگے بیچ دیکھنے اُس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضے دیکھین اور بعضے نہین یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب یا انکار کے اور وجہ دوسری پر ضام سے ہو بمعنی اُسمین ملنے اور ازدحام کرنیکے یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرینگے اللہ تعالےٰ کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسیکہ چودھوین رات کے چاند مین بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہو **ت** پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کے کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہو

یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہی یعنی نماز عصر پس کروتم اسکو **ف ع** یعنی جب تک تم سے ہو سکے مواظبت کرنیکو نماز فجر و عصر پر ہاتھ سے نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتھ دیکھنے پروردگار تعالےٰ کے کہ مکہ شہود ذات کا ہمین سے ہم پونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب افضلیت اُنکی کے ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا پس جسکو کہ نہین لائق ہوگی سستی ان دو نمازونمین باوجود موانع کے اُسکو غیرانکے مین بطریق اولیٰ نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتونکے اور بسبب اسکے کہ رویت آخرت مین نہین دو وقتونمین ہوگی **ت** پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد وثنا کرنیوالا ہوا اپنے پروردگار کی پہلی نکلنے آفتاب کے کہ مراد اُس سے نماز فجر ہی اور پہلے غروب آفتاب کے کہ مراد نماز عصر ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** صہیب رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالیٰ تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالیٰ فما اعطوا شیئا احب الیھم من النظر الی ربھم ثم تلا للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب رض سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جسوقت داخل ہونگے بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالےٰ چاہتے ہو تم کچھ زیادہ دونمین تمکو یعنی تمھاری عطاؤن سے پس کہینگے بہشتی کیا روشن اور اُجلا نہین کیا تو نے مُنھ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نے ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نے ہمکو آگ دوزخ سے پس اُس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اُٹھایا جاویگا پردہ **ف** اور اُٹھنا پردے کا دفع تعجب کے لیے ہو گویا کہ کہا گیا اُنکو کہ وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی حجاب سے اسلیے کہ وہ محجوب ہے اور اسلیے کہ محجوب مغلوب ہے پس معنی یہ ہین کہ اُٹھایا جاویگا پردہ دیکھنے والونکی آنکھونسے جیسیکہ دلالت کرتا ہو اسپر قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ **پس** دیکھینگے طرف ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سے پس نہ دیے گئے بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اُنکے نظر کرنیسے طرف پروردگار کے **ف ع** منتہائے تمام نعمتونکا دیدار حق ہی جیسیکہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اُسکی ہی **ت** پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت اُن لوگونکے لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہے یعنی جنت اور زیادہ اسپر یعنی رویت حق تعالیٰ کی نقل کی یہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جناتہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی روایت ہی ابن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیونکا از روے قدر و مرتبہ کے البتہ وہ شخص کہ دیکھیگا طرف اپنے باغونکے اور اپنی عورتونکے اور اپنی نعمتونکے اور اپنے خدمتگارونکے اور اپنے تختونکے کہ بیٹھے گا اور استراحت کریگا اُنپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اُسکی مقدار اس مسافت کے ہوگی بسبب وسعت بہشت کے اور گرامی تر اور عزیز تر انمیں نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اُسکی کے صبح و شام **ف ع** اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون نمازونکے کہ دن کی دونون طرفونمین ہین جیسیکہ پڑنیوالا ہو اِن دونون وقتون سے روز و شب علی الدوام ہی لیکن اوّل ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کے تو نہ منفع ہون اور تمام نعمتون سے اور حالانکہ وہ انھیں کے لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوائے حق کے طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پسند نہ ہی **ت** پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کتنے مُنھ اُسدن تر و تازہ اور خوش و خورم ہونگے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** ابی رزین العقیلی رض قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قلت وما ایۃ

ل یعنی دونون دفعہ فاعرفی اذا دین ۱۲

ذٰلِكَ فِي خَلْقِهٖ قَالَ يَا أَبَا رَزِيْنٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی رزین عقیلیؓ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہمسے دیکھیگا اپنے پروردگار کو تنہا بے مزاحمت غیرے فرمایا کہ ہاں دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزینؓ نے کہ کیا ہے علامت اسکی بیچ مخلوقات اُسکی کے فرمایا اے ابو رزینؓ کیا نہیں ہر ایک تم میں دیکھتا ہے چاند کو جو تنہا رات میں تنہا بے مزاحمت کسی کے کہا ابو رزینؓ نے کہ ہاں دیکھتا ہے فرمایا حضرتؐ نے پس اسی طرح نہیں کہ چاند ایک مخلوق ہے مخلوقات خدا سے یعنی اور دیکھتا ہے اسکو ہر ایک اور اللہ تعالیٰ کا ملتر ہے مرتبے میں اور بزرگ تر ہے منقبت میں یعنی پس وہ بطریق اولیٰ دکھائی دیگا بے مزاحمت نقل کی ابو داؤد نے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** ع **أَبِيْ ذَرٍّ** قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ أَنّٰى أَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابوذر سے کہ کہا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہے آپنے پروردگار کو یعنی شب معراج میں فرمایا کہ پروردگار تعالےٰ وتقدس نور ہے کیونکر دیکھوں میں اُسکو **توضیح** ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہے ادراک سے اور ذہیرہ کہ نیوالا ہے بینائیوں کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باری تعالےٰ کے آیا ہے جیسیکہ اللہ نور السمٰوٰت والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنیوالا روشنیوں آسمان و زمین کا ہے مانند آفتاب اور چاند اور ستاروں اور مانند انکے کے بایں ہدایت کرنیوالا آسمان و زمین کو اور روشن کرنیوالا بندوں کو اور اُسکے نام میں سے نور بھی ہے یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہے اور ظاہر کرنیوالا غیر اپنے کا علیٰ ذکرہ المحققون اور لفظ انّٰی ساتھ زبر ہمزہ اور تشدید نون کے ہے اکثر نسخوں میں یعنی کیونکر دیکھوں اُسکو کہ وہ کمال نور ہے منع کرتا ہے ادراک کو اور بعضے نسخوں میں نورانی ساتھ تشدید ی کے نسبت کیلیے ساتھ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت میں لفظ اراہ بمعنی اظنہ کے رویت سے بمعنی راے کے ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہوں اُسکو پس گر پڑھا جاوی ساتھ ہمزہ کے تو ظاہر ہوگا اس معنی میں کہا ابن ملکؒ نے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ دیکھنے آنحضرتؐ کے اللہ تعالےٰ کو شب معراج میں اور سحر بیت میں لیل ہے دونوں فریق کے لیے بسبب اختلاف روایتوں کے اسلیے کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہے ساتھ زبر ہمزہ کے اور تشدید نون مفتوحہ کے پس ہوگا بمعنی کیونکر استفہام بطریق انکار کے اور روایت کیا گیا ہے نون کے زیر سے بھی پس ہوگا دلیل اثبات کرنیوالوں کے لیے اور ہوگی حکایت ماضی سے ساتھ حال کے انتہیٰ **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالےٰ کے جھوٹ نہ کہا محمدؐ کے دل نے بیچ جو کہ دیکھا اُسنے بصر سے اور وہ ذات اقدس اللہ تعالےٰ کی ہے اور تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے پروردگار کو ایکبار اور کہا ابن عباسؓ نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل سے دو بار **ف** ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالیٰ بینائی اُنکی کے دلمیں اور لایا دل اُنکا اُنکی بینائی میں یا یعنی خواہ کہ میں چشم دل سے دیکھا یا کہ میں چشم سر سے دیکھا دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور یہ معنی اسلیے کہے کہ مذہب ابن عباسؓ کا دیکھنا بینائی سے ہے اور دیکھنا دل سے اور وہ کا مذہب ہے برخلاف انکے مذہب کے جیسے کہ معلوم ہوگا مقصودیہ ہے کہ ابن عباسؓ کے دیکھنے سے دیکھنا حق کا مراد رکھتے ہیں اور جمہور صحابہؓ موافق انکے ہیں اور یہ سب دلیلیں اور قاب قوسین اور ادنیٰ سب بیان قرب آنحضرتؐ کا شب معراج میں بیچ درگاہ صمدیت کے کہتے ہیں اور جمہور مفسرین بھی بسیطرف گئے ہیں کہ مراد دیکھنے سے یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا پھر اختلاف کیا ہے کہ بعضوں نے تو کہا کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رب تعالےٰ کو اپنے دل سے نہ آنکھ سے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں آنکھ سے دیکھا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے شب معراج میں اور ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور بعضے اور صحابہؓ سے دیکھنا جبرئیل کا انکی

ع یعنی روایت کرتا ہوں میں اسکو

ف یعنی دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالےٰ کو شب معراج میں دل سے نہ آنکھ سے

ع حسبی ۱۲

صورت اصلی مین مراد رکھتے ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسکہ حدیث سیدہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علمانے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا کلام کیا ہی اپنے رب سبحانہ تعالیٰ سے بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اسمین شعبہ سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپنے کلام کیا ہی ثابت نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباسؓ نے یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کے دیکھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو کہا عکرمہؒ نے کہ کہا مین نے ابن عباسؓ سے اور اشکال لایا مین اُسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یعنی بیچ صفت ذات اپنی کے کہ نہین پاتین اُسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیونکو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھنے آنحضرتؐ کے رب اپنے عزت کو کہا ابن عباسؓ نے بیچ جواب عکرمہؒ کے وای ہی مجکو وای عکرمہؒ پاتا اُسکا بینائیونکو اور نہ پاتا بینائیونکو اُسکو اُسوقت سے کہ تجلی کرے اور ظاہر ہو ساتھ نور اپنے کے کہ وہ نور خاص ذات اُسکی کا ہی ف اور اُسوقت مضمحل ہو ادراک اور رفانی و نابود ہو ادراک اور اگر تجلی کرے اُسقدر کہ وفا کرے اُسکو قوت بشری پاسکنی مین اُسکو بینائیان اور یہ بھی علمانے کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ سے کا ہی ساتھ تمام حدود و نہایت اُسکی کے اور حق سبحانہ کیلیے کوئی حد و نہایت نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سے ت اور تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار جل و علا کو دو بار ف ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کے اور ایکبار عرش مین اور ملا علی قاریؒ نے کہا کہ احتمال ہی کہ دل سے دو بار دیکھا یا ایکبار دل سے اور ایکبار آنکھ سے اسلیے کہ نہین کہا کسی نے کہ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا آنکھ سے دو بار وعن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال ابن عباس انا بنو ھاشم فقال کعب ان اللہ تعالیٰ قسم رؤیتہ وکلامہ بین محمد وموسی فکلم موسی مرتین ورآہ محمد مرتین قال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ھل رای محمد ربہ فقالت لقد تکلمت بشیء قفت لہ شعر فی قلت رویۃ انما قرات لقد رای من آیات ربہ الکبری فقالت عین ذھبت بک انا ھو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمسۃ التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ ویزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل لہ رۃ فی صورتہ الا مرتین مرۃ عند سدرۃ المنتھی ومرۃ فی اجیاد لہ ستمائۃ جناح قد سد الافق رواہ الترمذی وروی الشیخان مع زیادۃ واختلاف وفی روایتھما قال قلت لعائشۃ فاین قولہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی قالت ذاک جبرئیل علیہ السلام کان یاتیہ فی صورۃ الرجل وانہ اتاہ ھذہ المرۃ فی صورتہ التی صورتہ سد الافق اور روایت ہی شعبیؒ سے کہ کعب احبارؒ سے عرفات مین روزے عرفے کے پس پوچھا ابن عباسؓ کعبؒ سو ایک چیز سے یعنی رویت حق جل و علا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعبؒ نے یعنی بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباسؓ کے یہانتک کہ جواب دیا اسکو پہاڑون نے یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑونسے آواز جیسکہ نہین کوئی بولتا ہو تو ویسی ہی آواز وہانسے آتی ہو پس کہا ابن عباسؓ نے ہم اولاد ہاشم مین ف یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتے ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کے ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سے کیا ہو سننے تامل کرو اور ساتھ غصے اور استبعاد کے جلدی نہ کرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہو پس جب ابن عباسؓ نے یہ مبالغہ کیا کعب احبارؒ نے تامل و تفکر کیا پس کہا کعبؒ نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمدؐ اور موسیٰؑ کے پس کلام کیا اللہ نے موسیٰؑ سے دو بار یعنی ایک بار طور سینا مین اور دوسرے کو طور پر اور دیکھا اُسکو محمدؐ نے یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہو کہ کعب احبارؒ نے یہ کلام توریت سے نقل کیا کما مسروقؒ نے کہ عائشہؓ یہ حدیث روایت اُس کرتا ہو پس داخل ہوا مین حضرت عائشہؓ کے پاس یعنی بعد دیکھنے مناظرہ ابن عباسؓ اور کعبؒ کے اور سننے اس کلام کو کعبؒ سے

ف اور جب ایسی صفات کی نفی کی تو ثابت ہوا کہ ان کے سوا اور صفات ثابت ہین

ف مین نہین پایا جاتا بقرینہ سیاق عبارت کے ۱۲

ف کہ جسمین نہ نکھ ہو کہ ابن عباسؓ متعلق رویت باری تعالیٰ کی دنیا مین پوچھے ہین پس استبعاد کیا جب انکی مراد نکھ کے رویت فی الجملہ ہو تو رویت خاص محمدی کے لیے بیان کی ۱۲ منہ

پس کہا میں نے عائشہؓ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہؓ نے مسروقؒ سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہوگئے بدن کے بال میرے بدن کے یعنی معتقد ہوں اسکی کہ وہ پاک ہے نظر آنیسے دنیا میں اور وقوع اسکا محال ہے مارے عظمت و ہیبت اسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے کہا میں نے ٹھیر اور جلدی نکر و رویت حق کے انکار میں مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا انکا تھا کہ سوال وجواب نے کریں پھر پڑھی میں نے یعنی اثبات رویت کے لیے یہ آیت تحقیق دیکھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مسروقؒ کی پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہے کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اور تر عظیم جناب آنحضرتؐ کے اور مقصود اس سے رویت بصری ہے یا دل کی ت پس کہا عائشہؓ نے کہان لیجاتی ہیں مجکو آیتین یعنی حظا کی تو نے آیتوں کے معنی سمجھنے میں کہ انکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے کہ نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرئیلؑ ہے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج میں یا خبر دے کہ آنحضرتؐ نے چھپایا کچھ اپنیچیز سے کہ حکم دیے گئے ساتھ اظہار اُسکے کے ف ع یعنی احکام و شرائع جسیکہ دلالت کرتا ہے اُسپر قول اللہ تعالے کا یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک خان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہے سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا کہ پیچ خاص ہونے اہل بیت کے ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزیں کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اُنکے خص من تحقیق اللہ تعالیٰ نزدیک اُسکے ہے علم قیامت کا اور اُتارنے منیہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیلؑ کو یعنی کی صورت اصلیہ میں نہیں دیکھا جبرئیلؑ کو اُنکی صورت اصلیہ میں بے مثل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے ف ح جسیکہ فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہیٰ ت اور ایکبار اجیاد میں کہ نام ایک موضع کا ہے اسفل مکے میں دیکھا آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ کو در حالیکہ اُنکے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی اور اختلاف کے اور بیچ روایت بخاری و مسلم کے یون آیا ہے کہ کہا مسروقؒ نے کہا میں نے عائشہؓ سے پس اگر دیکھا محمدؐ نے پروردگار کو تو کہان ہے اور کسپر محمول ہے قول حق سبحانہ تعالیٰ کا پھر نزدیک آیا پس اُتر آیا اور معلق ہوا ساتھ اُسکے ف ع یعنی پس ظاہر معتبار دیہ ہے کہ ضمیر دنی کی پھرتی ہے طرف اللہ کے اور ضمیر فتدلی کی بھی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین میں اور بعد اسکے فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ماکذب الفؤاد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروقؒ نے ت کہا عائشہؓ نے کہ یہ یعنی مرجع ضمیر کا سب میں جبرئیلؑ ہے ف ع یعنی نہ رب سبحانہ پھر استیناف کیا عائشہؓ نے واسطے بیان دفع اس اشکال کے کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیلؑ کو ہمیشہ پس کیا ہے وجہ تخصیص رویت اُنکی کی اس مقام میں تو گویا جواب دیا عائشہؓ نے ت کہ آتے تھے جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کے یعنی متشکل اور اکثر بصورت وحیہ کلبیؓ کی اور تحقیق جبرئیلؑ آئے آنحضرتؐ کے پاس اس بار میں یعنی اجیاد میں بیچ صورت اپنی کے کہ وہ صورت صلی اُنکی ہے پس ڈھک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنی مانند اُس ہیئت کے کہ دیکھا تھا اُنکو شب معراج میں اُنکی صورت اصلی میں بروجہ تحقیق کے یہ ہے جو مذکور ہوا اور ابن عباسؓ سند پکڑتے ہیں ساتھ قول کعبؓ کے اور اختیار کیا اُسکو آنحضرتؐ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کو دو بار با حمال رویت کے ساتھ آنکھ بصیرۃ یا بصیرۃ کے یا ایک ان دو قولوں کی بصیرۃ سے اور دوسری بصر سے باوجود اتفاق کے اسپر کہ نہیں دیکھا آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور اے پر نفی عائشہؓ کی پس احتمال ہے یہ کہ حمل کیجاوے مطلق پر با مقید ہو ساتھ نفی بصر کی اور جواز رویت اُنکی کے دل سے اور ظاہر اول ہے فتدبر و تامل کما حافظ ابن حجرؒ نے کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباسؓ کے اور نفی عائشہؓ کی یہ ہے کہ حمل کیجاوے نفی عائشہؓ کی اوپر رویت بصر کے اور

اثبات ابن عباسؓ کا اور بہر رویت دل کے نہ مجرد علم اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے علم رکھنے والا اللہ تعالیٰ لہ دوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کے قلب مین جیسیکہ پیدا کیجاتی ہے رویت آنکھ کی واسطے دیکھنے غیر اللہ تعالیٰ کے **وعن** ابن مسعودؓ فی قولہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ وفی قولہ ما کذب الفؤاد ما رای وفی قولہ لقد رای من ایات ربہ الکبریٰ قال رای جبریل لہ ستمائۃ جناح متفق علیہ وفی روایۃ الترمذی قال ما کذب الفؤاد ما رای قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل فی حلۃ من رفرف قد ملا ما بین السماء والارض ولہ وللبخاری فی قولہ ولقد رای من ایات ربہ الکبریٰ قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندے اور رب کے یا قرب صوری درمیان جبرئیلؑ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدار دو کمان کے اور یہ کنایہ ہے کمال قرب اُن دونوکے سے یا کتر اُس سے اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے نہین جھوٹ پایا دل نے وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے بیچ تفسیر ان سب آیتونکو کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو در حالیکہ واسطے اُنکے چھسو بازو تھے **ف** یعنی یہ سب ضمیرین پھری ہین جبرئیلؑ کی طرف اور یہ اول مطابق ہے اصل قول کے کہ عائشہؓ نے کی آیتون مذکورہ مین جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضے علما ہمارے نے کہ ابن مسعودؓ داعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون آیا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے انہین جھوٹ پایا دل نے اُسچیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کو بیچ ایک جوڑے کے پرون سبز سے در حالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اُسچیز کو کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے البتہ تحقیق دیکھین آنحضرتؐ نے آسمین پروردگار اپنے کی بڑی کہا ابن مسعودؓ نے کہ دیکھا آنحضرتؐ نے رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیلؑ مین بندکیا تھا کنارہ آسمان کو **ف** ج تنبیہ جو جلد سبز سے معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار اپنے کو شب معراج مین چشم سر سے صحابہؓ کو اختلاف ہے عائشہؓ نفی اسکی کرتی ہین اور ابن عباسؓ اثبات اور ساتھ ہر ایک کے اُنمین سے جماعت ہے صحابہؓ کی موافق اور بعد از صحابہؓ کے تابعینؒ وغیرہم بھی طریقہ اختلاف پر گئے ہین اور بعضون نے توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہے ولیکن جمہور سلف انبات کے ہین اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماے کبار کے یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے دیکھا پروردگار اپنے کو سر کی آنکھون سے اور کہا کہ اثبات اُسکا سوائے سننے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین ہو سکتا اور عائشہؓ نے اُسکے انکار مین تمسک حدیث سے نہین کیا اور کچھ سُنکر حضرتؐ سے روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہے اُسکا بقول حق سبحانہ کے ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کے لا تدرکہ الابصار اور جواب اُسکا یہ ہے کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور اے پر نفی رویت نے کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہے اور نفی احاطہ سے نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضے علما نے کہا کہ اعتماد اسی باب مین ابن عباسؓ کے قول پر ہے اور مقرر ہے کہ انھون نے یہ قول سوائے سُننے کے آنحضرتؐ سے نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سے کہین اور ابن عمرؓ نے اس مسئلے مین ابن عباسؓ سے تذکرہ کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب کو پس انھون نے کہا کہ ہان دیکھا اُسکو پس ابن عمرؓ نے تسلیم کیا اور ہرگز نزد و انکار نہین کیا اور عبد بن راشد نے کہا کہ عائشہؓ ہمارے نزدیک ابن عباسؓ سے زیادہ علم نہین رکھتین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سے بھی ثبوت رویت ہے وسئل مالک بن انس عن قولہ تعالیٰ الی ربہا ناظرۃ فقیل قوم یقولون الی ثوابہ فقال مالک لذبوا فابن هم عن قولہ تعالیٰ کلا انهم عن

رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْلَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچھے گئے امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالے کے سو کتنے مُنہ موخ ہونگے روز آخر کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے پس کہا گیا یعنی امام مالکؒ سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اُنکے کے اہل بدعت میں سے کہتے ہین کہ مراد آیت مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کے ہے نہ طرف ذات اُسکی کے پس کہا امام مالکؒ نے جھوٹے ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون دور پڑے سمجھنے معنی قول حق تعالیٰ نہ سُنے نہ سمجھ شان کفار اور تقبیح حال اُنکی کے فرمایا ہے حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کے سے اُس روز منع کیے جاوینگے ف ع یعنی نہین دیکھنے کے اُسکو اور حجاب شدہ عذاب ہے جیسیکہ رویت ہر ثواب افضل ہے اور معنی یہ ہین کہ کہان گئی ہے اُنکی عقل کہ پڑے ہین اِس سے غفلت اور بعد مین مفہوم اِس قول سے اور وہ یہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے ت کہا مالکؒ نے کہ لوگ یعنی مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالیٰ کے روز قیامت کے اپنی آنکھون سے اور کہا مالکؒ نے اگر نہ دیکھے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتھ ہونے اُنکے کے محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالے نے یعنی کفار کے حق مین حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے اُسدن پردے مین ہونگے ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اِسی صورت مین ہے کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ و مخصوص ہون اور یہ محروم و مخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہون تو سزش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقَى نُورُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت کہ بہشتی اپنے تازہ نعمتون مین مشغول ہونگے ناگہان نکلیگا اور بلند ہوگا اُنکے لیے ایک نور بڑا پس اُٹھا دینگے سر اپنے تا دیکھین نور کو پس ناگہان دیکھینگے کہ پروردگار تعالے نے تجلی کی ہے اُنپر اوپر اُنکے سے پس مادیگا پروردگار تعالے سلام ہے تمپر اے بہشتیو اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی سلام رب کا ہے اُسکا قول اللہ تعالے کا ہے کہ فرمایا ہے بہشتیونکے لیے ہے سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالے طرف اُنکے اور دیکھینگے وہ طرف اللہ تعالے کے پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کے نعمتون بہشت سے جبتک کہ دیکھینگے طرف اللہ تعالے کے یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالے اُنکی نظر و نسے یعنی ساتھ واقع کرنے حجاب کے اُنپر اور باقی رہیگا نور انیت اور ذوق و سرور اُسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح یہ پردہ اور پوشیدگی بھی جملہ لطف و مہربانی سے ہے اللہ تعالے کیطرف سے اپنے بندونپر اِسلیے کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکھنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اُنکی نہین ہے ایک زمانہ چاہیے کہ سمین بحال خود آوین و نعمتین جنت کی دیکھکر سستی اور تجلی کے ہون اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین

باب صفۃ النار واھلہا باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کے

الفصل الاول فصل پہلی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمھاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین سے ف ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہے اِس آگ سے شاید کہ تقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہے نہ تعیین اِس عدد مخصوص کی اور ترجیح دکر اِس عدد کے ارادہ اِس معنی کا معہود و متعارف ہے کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینے مین

اپنی کیا حاجت تھی ہیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اِس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی اِن آگونپر اُنہتر جزو ہر ایک اُن اُنہتر جزو میں سے مانند زرگی اِس آگ تمھاری کے ہے **ف** یہ وہ مضمون پہلے فقرے کا ہے کہ فرمایا تھا کہ گرمی آگ تمھاری کی ایک جزو ہے ستر جزو اِن آگ دوزخ کی سو تاکید کے لیئے تکرار کی اور حاصل جواب یہ ہے کہ ضرور ہے اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ سے اور کفایت نہیں کرتی تمھاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اُسکا اوروں کے عذاب سے اور اِسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظہ ذکر کیے گئے بخاری کے ہیں اور روایت صحیح مسلم میں یوں ہے کہ آگ تمھاری کہ جلاتے ہیں ابن آدم ایک جزو ہے ستر جزو آگ دوزخ کی سو اور بیچ روایت مسلم کے لفظ علیہا اور کلہا ہے بجائے علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی روایت میں ہے فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت میں ہے فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی جہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی دوزخ یعنی اُس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اُسکو اللہ تعالے نے یوم یعنی اُس دن قیامت کے اُس دوزخ کیلیے ستر ہزار باگیں ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کے ستر ہزار فرشتے ہونگے کھینچینگے اُسکو **ف** ع یعنی یہانتک کہ رکھینگے اُسکو ایسی زمین میں کہ نہیں باقی رہیگی جنت کیلیے راہ مگر پل صراط اُسکی پشت پر اور فائدہ اِن باگونکا یہ ہوگا کہ روکے وہ نکلنے سے محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالی نگاہ رکھیگا اُسے اور بچالیگا نقل کی مسلم نے **وعن** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہون اہل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاہونہم عذابا متفق علیہ اور روایت نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب میں وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اُسکیلیے دو پاپوشین یعنی نیچے قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش مارینگا اُن دونو سے یعنی دونوں نوعوں سے کہ وہ دونوں پاپوشین ہیں اور دونوں تسمے دماغ اُسکا جیسیکہ جوش مارتی ہے دیگ مسی نہیں گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہوا اُس سے عذاب میں یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اُسکی کی حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب میں **ف** ع اِس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ دوزخی متفاوت ہونگے عذاب میں **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہون اہل النار عذابا ابو طالب وہو متنعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب میں ابو طالب ہے اور وہ دو پاپوشین پہنے ہوگا کہ جوش ماریگا اُنسے دماغ اُسکا **ف** ع تخفیف عذاب کی اُسکو اِس سبب سے ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت کفار کی سو پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کے لیے دیا جاویگا جزا موافق **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی یا نعم اہل الدنیا من اہل النار یوم القیمۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن آدم ہل رایت خیرا قط ہل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی یا اشد الناس بؤسا فی الدنیا من اہل الجنۃ فیصبغ صبغۃ فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم ہل رایت بؤسا قط ہل مر بک شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رایت شدۃ قط رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا مالدار دنیا کا دوزخیونمیں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ میں ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ میں جیسیکہ کپڑے کو مسکے میں رنگ کرنیکے لیے ڈالتے ہیں پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا میں پس کہیگا وہ دوزخی نہیں قسم خدا کی

اے پروردگار میرے یعنی ڈرسے دوزخ کے جانے مین تمام ناز ونعمت وآسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی نتھا اور لایا جاوے گا سخت ترین آدمیونکا از روے محنت اور غم کے دنیا مین بہشتیونمین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا اے فرزند آدم کی آیا دیکھی تو نے محنت کبھی دیر آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہین گذری مجھپر سختی کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مین نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف ع دراز گی اُسکے جواب کی بسبب حاصل ہونے کمال خوشی کے ہوگی بخلاف دوزخی کے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اُسی راوی سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخیونکے عذاب مین دن قیامت کے اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاے دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اُسکے یعنی دیتا تو اُسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھُٹاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تھا مین نے تجھسے اور حکم کیا تھا مین نے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک کرتو ساتھ میرے کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نے کہ ارادہ بیان بمعنی امر کے ہی اور فرق درمیان امر اور ارادی کے یہ ہی کہ جو کچھ جاری ہوتا ہی عالم مین بلاشبہ ہوتا ہی اُسی کے ارادی اور مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اُسکی کی اور طیبی نے کہا ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوے ارادہ بیان میثاق کے لینے پر جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظھورھم ذریتھم الخ بقرینہ قول اللہ تعالیٰ کے وقت وصلب آدم اور حمل کیا جاوے ابا بیان بعض عہد پر پس تو ڑا تو نے عہد اور فرمانبرداری نہ کی میرے امر ونہی کی اور باز نہ ہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی تو ون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لاوے ساری چیز ین زمین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے دوزخیون سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اُنکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے انمین سے ہونگے کہ پکڑیگی اُنکو آگ دونون انہون تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اُنکو آگ کمر تک اور بعضے انمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اُنکو آگ چیر کردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابونکا ضعف وشدت مین نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے ف ع اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیونکے بیچ صورتون مردونکے پھر ڈالے جاوینگے طرف قید خانے کے جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکے یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکے ہونگے کہ روندے جاوینگے مومن پھر بگڑے ہوجاوینگے مومن بدن اُنکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے ت اور ایک روایت مین ہے کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور مٹا پا اُسکی جلد کا مقدار مسافت سہ تین شب کے ہوگا یہ پھیلاؤ وسعتی زیادتی عذاب کے ہوگا نقل کی یہ مسلم نے **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اُسکا یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کے

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْہَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَہِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وروایت ہے ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سُرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی **ف** آگ جب بہت تیز وصاف ہوتی ہو تو سفید ہو جاتی ہو اسلیے کہ سُرخی اُسکی آمیزش دھوئیں سے ہوتی ہے **ث** پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہو کہ اصلا روشنی نہین رکھتی **ف ع** یہ حدیث دلیل ہو اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہو جیسکہ مذہب ہے اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کے کہ ایک جماعت سے اہل بدعت سے اور مؤید ہو ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للکافرین ساتھ صیغہ ماضی کے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُہٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَۃُ ثَلٰثٍ مِثْلِ الرَّبَذَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دانت کافر کے روز قیامت کے مانند اُحد کے ہونگے اور ران اُسکی مانند بیضا کے کہ نام ہو ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنے اُسکے کی دوزخ مین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے **ف ع** ربذہ ایک گانون ہو مدینے کے گانو مین سے کہ مدینے سے تین دن کی راہ ہو پس مثل الربذہ سے مراد یہ ہو مثل بُعد ربذہ کے مدینے سے **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو اُسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق موٹا پا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا **ف ع** لفظ جامع کے یون ہین اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبابرات اور تحقیق دانت اُسکے مانند کوہ احد کے ہونگے اور تحقیق جگہ بیٹھنے اُسکے کی دوزخ مین مقدار اُس مسافت کے ہو کہ درمیان مکے اور مدینے کے ہو یعنی دس بارہ دنکی **ف** کہا ابن حجر نے اختلاف ان مقدار وں کا بحسب اختلاف تعذیب کفار کے ہو دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اُسکے لیے جگہ بیٹھنے کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اُسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجھنا چاہیے واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُہُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّؤُہُ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ کافر البتہ کھینچے گا زبان اپنی تین کوس اور دو کوس روندینگے اُسکو لوگ یعنی قدموں سے اور چلینگے اُسپر نقل کی احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصُّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یَصْعَدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَہُوَ یُہْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے اُسنے نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہو ساراھقہ صعودا ایک پہاڑ ہو آگ سے چڑھایا جاویگا اُسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اُس سے ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑھنے اور اترنے مین ہمیشہ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُہْلِ فِی الْعِہْنِ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَیْہِ وَجْہُہٗ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْہِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول اللہ تعالی کے ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگار کی ہو مانند مہل کے جوش دیگا پیٹو مین پس اخضر نے بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چھٹ رہے کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کے گر پڑیگا پوست منہ اُسکے کا اُسمین یعنی ران گرنی نقل کی ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَہُوَ الصَّہْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ

ل بیالیس ہاتھ جبابرہ کے ۱۲ عون

علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق گرم پانی التبہ ڈالا جاویگا دوزخیونکے سروں پر پس بیٹھے گا پانی گرم یہانتک کہ پہونچے گا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا جو کچھ کہ اُسکے پیٹ میں ہے یعنی آنتیں وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اُسکے دونوں قدموں تک اور یہ صہر ف ح صہر ساتھ زبر صاد مہملہ کے اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اُنکے پیٹوں میں ہے اور گلائے جاوینگے پوست اُنکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت کے ظاہر و باطن میں ت پھر اُسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ف ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتیں اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور زیادہ گا پیٹ میں اور گلا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ میں ہے جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا بدلناہم جلودا غیرہا ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروۃ رأسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی تخرج من دبرہ یقول اللہ تعالیٰ وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تفسیر قول حق تعالیٰ کے پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اُسکا اوپر ہوا پانی سے کہ زرد آب دوزخیونکا ہوویگا درحالیکہ پیوینگے اُسکو گھونٹ گھونٹ یعنی تکلف بسبب حرارت وتلخی اُسکی کے فرمایا آنحضرت کے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف مُنہ اُسکے کے پس ناخوش جانیگا اُسکو پس جب پلایا جاویگا اُسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اُسکے مُنہ کو اور گر پڑیگا پوست سر اُسکے کا پس جبوقت کہ پیوگا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اُسکی آنتونکو یہانتک کہ نکل دیگا اُسکی دُبر سے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اُن کی آنتونکو اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یعنی اور جگہ اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیجاویگی ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کے تلچھٹ کے وگایا مانند پگلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونہوں کو بُری پینے کی چیز ہے وہ پانی ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لسرادق النار اربعۃ جدر کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی مٹایا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یہراق فی الدنیا لانتن اہل الدنیا رواہ الترمذی اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب کے کہ دوزخیونکے زخمو سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا میں تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ہذہ الآیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان قطرۃ من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اہل الارض معایشہم فکیف بمن یکون طعامہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت کہ ڈرو خدا سے حق ڈرنے اُسکے کا یعنی جیسا کہ لائق ہو ف ع یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیئات سے اور ابن مسعودؓ نے یہ تفسیر کی ہے اُسکی ساتھ قول اُنکے کہ ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر یذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہے اُسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسیطرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہے اُسکو محدثون نے پس یہ تو تفسیر ہے کمال تقوی کی پس آیت تو کچھ اشکال ہے ہی نہیں اور یا تفسیر ہے اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیت منسوخ ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہے اُسکو بعضے مفسرون نے ت اور نہ مردہم مگر حالت اسلام میں

ف یعنی جو قول اللہ تعالیٰ کے یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود کے ہے ف ح یعنی صحیح ہے یعنی صہر کے معنی گلنے کے ہیں

کتبہ العبد

ف ح یعنی مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہو عذاب دوزخ سے اور یہ کہ اُسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرتؐ نے اس تقریب سے بعضے عذاب دوزخ کے اور ذکر کیا اُسکو راوی نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ دوزخ کا سے ٹپکے بیچ گھر دنیا کے تو البتہ تباہ کردے دنیا والوں پر اُنکے اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اُسکا کہ ہو سنڈ خوراک اُسکی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھم فیھا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ابی سعید سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوزخی دوزخ میں تیوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے ف ع اخیر یعنی کالحون کے مناسب ہیں تفسیر آنحضرتؐ کے جیسکے بیان کیا اُسکو راوی نے ساتھ قول اُنکے ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھون دیگی کافر کے منھ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اُٹھ جاویگا مونٹ اوپر کا اُسکا یہانتک کہ پوہنچیگا درمیان سر اُسکے تک اور لٹک دیگا ہونٹ نیچے کا اُسکا یہانتک کہ پوہنچیگا اسکانہ تک نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس ابکوا فان لم تستطیعوا فتباکوا فان اھل النار یبکون فی النار حتی تسیل دموعھم فی وجوھھم کانھا جداول حتی ینقطع الدموع فتسیل الدم فتقرحھم العیون فلو ان سفنا اجریت فیھا لجرت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اے لوگو رووے لیعنے خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہیں ہمارا اختیاری تو تکلف کرو رونے میں اور تصور اُس احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور حقیق ہے کہ کھام ہونگے فجار کو رونے دوزخ میں یہانتک کہ آنسوئے بہینگے خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہونگی یہانتک کہ ہوجینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکھیں یا زخمی کردینگے خون آنکھونکو پس اگر کشتیاں جاری کیجاویں اُنکے آنسوؤنمیں تو البتہ جاری ہوں نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں یعنی ساتھ اسناد اپنے کی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اھل النار الجوع فیعدل ما ھم فیہ من العذاب فیستغیثون فیعانون بطعام من ضریع فلا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیعانون بطعام ذی غصۃ قد کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیھم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوھھم شوت وجوھھم فاذا دخلت بطونھم قطعت ما فی بطونھم فیقولون ادعوا خزنۃ جھنم فیقولون ادعوا ربکم یھون علینا یوما من العذاب قالوا اولم تک تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبھم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائھم واجابتہ مالک ایاھم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبھم اخسئوا فیھا ولا تکلمون قال فوالذی نفسی بیدہ ما ھو الا ان قیل ذلک فاطبقت علیھم فما یرون بعدھا خیرا ولا یسمعون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ھذا الحدیث رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہے ابو درداء سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیوں پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اُسحالت کے کہ فریاد میں ہونگے کہ عذاب دوزخ ہے ف ع یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابوں اُنکے کے ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کے برابر ہے ت پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے ف ع ضریع نام ایک کانٹے دار کا ہے کہ مجازمیں ہوتی

نہین پاس آتا اُسکے کوئی جانور بسبب خبث اُسکے کے اور اگر کھا بھی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد یہان کانٹے ہین آگ کے کہ ایلو یسے زیادہ تلخ ہونگے اور مُردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بے پرواکریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرین گے کھانیکے لیے یعنی بسبب نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے ف ع یعنی جو کہ گلے مین اٹک جائیگا نہ نیچے اُتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت پس پانی دا ویگا اُنکو کہ وہ اُتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اُن کھانونکے اُتارنیکے لیے پس اُٹھایا جاویگا طرف اُنکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنونمین گرم پانی ہونگے وہ زنبورہ سے اُٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلاواسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اُنکے مونہون سے بھون ڈالیگے اُنکے مونہونکو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اُنچہ کہ اُن ظرفونمین ہونگے قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سے اُنکے پیٹونمین ٹکڑے ٹکڑے کرڈالینگی کوکہ اُنکے پیٹونمین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس آئین گے دوزخی دعا کرتا ہی نگہبانون دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سُبک کرے ہمسے عذاب یکدن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ آیا نہین آئے تھے تمھارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہین گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرونکی اور نہین ہوگی دعا کافرونکی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے ف ع یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اُنکو اُسوقت نہ اُنکی دعا نہ اور کسیکی اور یہنین دلالت کرتا ہی اُسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرونکی دنیا مین جیسیکہ سمجھا ہی اُس سے بعضے علمانے حال اُنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جیٹا یوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سو اُنہونے یہ تو یقین کرلیا کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہے اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اُنسے کہینگے کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہینگے دوزخی اے مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا اُنکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کیطرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کما اعلمنی اللہ کذا فی حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہونگے یعنی بعضے صحابہؓ سے موقوفا یا مرفوعا کہ درمیان پکارنے اُنکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اُنکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اُس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہے کوئی بہتر تمھارے سے پروردگار سے یعنی رحمت قدرت و مغفرت مین پس کہینگے اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زیر شین اور جزم قاف سے اور ایک قرأت مین شقاوۃ زبر سے ہی اور یہ دونون لغت آئے ہین بمعنی ضد سعادت کے اور معنی یہ کہ سبقت لے گئی ہمپر کتابت ہماری مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے ت اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر بھیرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنیوالے ہونگے اپنے نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہینگے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ انھم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار اُنکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل خوار مانند کتونکے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرتؐ پس دیکھ سکے نا امید ہونگے ہر بھلائی سے ف ع دوزخ کے نگہبانونکو پکارا کچھ سود مند نہوا مالک سے چاہا کہ مارے اُنکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت اور نزدیک سکی شروع کرینگے

ل ہو اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت اور اگر کھا بھی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد یہان کانٹے ہین آگ کے کہ ایلو یسے زیادہ تلخ ہونگے اور مُردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بے پرواکریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرین گے کھانیکے لیے یعنی بسبب نفع پانے کھانے پہلے کے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے ف ع یعنی جو کہ گلے مین اٹک جائیگا نہ نیچے اُتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما ت پس پانی دا ویگا اُنکو کہ وہ اُتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اُن کھانونکے اُتارنیکے لیے پس اُٹھایا جاویگا طرف اُنکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنونمین گرم پانی ہونگے وہ زنبورہ سے اُٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلاواسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اُنکے مونہون سے بھون ڈالینگے اُنکے مونہونکو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اُنچہ کہ اُن ظرفونمین ہونگے قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سے اُنکے پیٹونمین ٹکڑے ٹکڑے کرڈالینگی کوکہ اُنکے پیٹونمین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس آئین گے دوزخی دعا کرتا ہی نگہبانون دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سُبک کرے ہمسے عذاب یکدن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ آیا نہین آئے تھے تمھارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہین گے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرونکی اور نہین ہوگی دعا کافرونکی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے ف ع یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اُنکو اُسوقت نہ اُنکی دعا نہ اور کسیکی اور یہنین دلالت کرتا ہی اُسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرونکی دنیا مین جیسیکہ سمجھا ہی اُس سے بعضے علمانے حال اُنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جیٹا یوس ہونگے دوزخی دعا کرنے اور شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سو اُنہونے یہ تو یقین کرلیا کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہے اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اُنسے کہینگے کہ پکارو مالک کو ہر نوع ت پس کہینگے دوزخی اے مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا اُنکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کیطرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کما اعلمنی اللہ کذا فی حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہونگے یعنی بعضے صحابہؓ سے موقوفا یا مرفوعا کہ درمیان پکارنے اُنکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اُنکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرتؐ نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اُس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہے کوئی بہتر تمھارے سے پروردگار سے یعنی رحمت قدرت و مغفرت مین پس کہینگے اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زیر شین اور جزم قاف سے اور ایک قرأت مین شقاوۃ زبر سے ہی اور یہ دونون لغت آئے ہین بمعنی ضد سعادت کے اور معنی یہ کہ سبقت لے گئی ہمپر کتابت ہماری مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے ت اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر بھیرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنیوالے ہونگے اپنے نفس پر ف ع اور یہ بھی جھوٹ ہی کہینگے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ انھم لکاذبون ت پھر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار اُنکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل خوار مانند کتونکے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرتؐ پس دیکھ سکے نا امید ہونگے ہر بھلائی سے ف ع دوزخ کے نگہبانونکو پکارا کچھ سود مند نہوا مالک سے چاہا کہ مارے اُنکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین ت اور نزدیک سکی شروع کرینگے

نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ و واویلا کرنے مین ف ع زفیر اول آواز گدھے کی جیسیکہ شہیق آخر آواز اُسکی فرمایا اللہ تعالیٰ فی
لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتے ہین اس حدیث کو ف ع یعنی
حضرت تک نہین پونہچاتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ یہ موقوف ہے ابو درداء پر یعنی اُنکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکماً مرفوع ہین ہی خواہ حضرت تک بھی پونہچا دین
یا نہ پونہچا دین اسلیے کہ یہ خبر ہین قیامت کی اور گفتگو دوزخیونکی بغیر سُننے کے حضرت سے کوئی بھی طرح سے نہین کہہ سکتا ف نقل کی یہ حدیث
ترمذی نے یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی اب لے حدیث سے وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ
النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ ف ع یعنی خبر دی مینے
اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی سے کہ کہا سُنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ سے
ت پس متصل ہی مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سے کہتے تھے اُسکو اور ہلاتے تھے
یہانتک کہ اگر ہوتے آنحضرت اجگہ مین کہ مین ہون تو سُنتے آواز اُنکی بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہانتک کہ گر پڑی
کملی کالی خطدار کہ تھی حضرت کے کندھونپر حضرت کے پانوتکے پاس یعنی بسبب ہلنے جذبۂ آہ سے نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْحُمَّصَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ سَبْعِ سِنِينَ
لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ
أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹے عمرو بن عاص کے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ٹکڑا شیشے کا
مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسیکہ اشارہ کیا طرف اُسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت نے
واسطے بیان کرنے اشارۂ ہذا کے طرف مانند کھوپڑی سر کی ف ع یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپڑی کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ
دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد کرنیکی ہین ت چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حال آنکہ مسافت
درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پونہچے وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کے یعنی تھوڑی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا
جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس کے رات دن پہلے اسکے کہ پونہچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اسکی انتہا کو یا فرمایا پونہچے اُسکی تہ کو ف یہ شک
راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیونکی باندھ لینے کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ذرعہا سبعون
ذراعا اسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور تھتنے مین سے نکالی جاویگی اور یہ حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو
اسقدر مسافت اتنین کہانسے ہوئی جواب سکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہے بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوے کہ اُس جہان کے
گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نکرنا چاہیے جیسیکہ آیا ہی کہ قیراط مثل اُحد کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دو ہتو کا ہوگا اور ہر دو ہتا بعید
ہوگا اُس مسافت سے کہ درمیان تیرے اور درمیان کعب کے ہی اور تھے نوف بکالی رجہ کوفہ کے مین اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ
وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوگا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر مین
زمین پر پونہچ جاوے بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس
صفت سرعت کے زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پونہچے اسلیے دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ دراز گی

ف دوزخ یعنی
یہ دوزخ مین
مثل کچھ ذکر آواز
ترے کے ہوگی
اور بڑی آواز
ت اور پھر
آپ سے اگرچہ
ساتھ دینے کھڑے
کھڑے ہو ۱۲
ث یعنی جہان
دنیا کی مخلوقات
دنیا سے کرنے
استحکام کے

ہوگی اُسکی عیاذاً باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی جہنم لوادیا یقال لہ ہبہب یسکنہ کل جبار رواہ اللہ ارمیؒ اور روایت ہو ابی بردہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دوزخ میں البتہ ایک نالہ ہو کہ کہا جاتا ہو اُسکو ہبہب ہیگا اُسمیں ہر متکبر سرکش حق سے دور خلق پر شدید **ف ع** لفظ ہبہب ساتھ تین ب دو سر کے ہو بغیر تنوین کے نسخہ جزری اور اکثر نسخہ میں اور ہبہب بمعنی تیز و شتاب کے ہو یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ گمگار و نکو سمیں عذاب جلد ہوتا ہو اور اسمیں آگ کے شعلے تیز اُٹھتے ہین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعظم اہل النار فی النار حتی ان بین شحمۃ اُذن احدہم الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام وان غلظ جلدہ سبعون ذراعا عاما ان ضرسہ مثل احد رواہ ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بڑے بدن ہوجائینگے دوزخیونکے دوزخ مین یعنی تا کہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اُنکے کے اُسکے کندھے تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹا پا اُسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اُسکے مانند کوہ احد کے ہونگے **وعن** عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی النار حیات کامثال البخت تلسع احدہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان فی النار عقارب کامثال البغال المؤکفۃ تلسع احدہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا رواہا احمد اور روایت ہو عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند نخبتی اونٹونکے کہ بہت بڑے ہوتے ہین کاٹے گا ایک سانپ اُنمین سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا درد دوزخی سختی درد اور اثر زہر اُسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین مانند خچرون بالان بند ہوئے کاٹیگا ایک اُنکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اُسکے کا چالیس برس نقل کیا یہ دونون حدیثین احمد نے **وعن** الحسن قال حدثنا ابوہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر ثوران مکوران فی النار یوم القیمۃ فقال الحسن وما ذنبہما فقال احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسکت الحسن رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہو حسن بصریؒ سے کہ کہا حدیث کی ہمسے ابی ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے پنیر کے ہونگے پیٹے گئے اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کے پس کہا حسن بصریؒ نے اور کیا ہو گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہؓ نے کہ خبر دیتا ہون تجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف ع** یعنی تو نص جلی کے مقابل قیاس کرتا ہو اور گردانتا ہو موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس رد کرتا ہو جو چاہتا ہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہو کہ حسن بصریؒ نے پوچھا کہ حکمت انکے داخل کرنیکی بیان کرو اور ابو ہریرہؓ نے جواب مین کہا کہ مین نے حدیث جو حضرت سے سُنی تھی تجھے نقل کردی اس سے زیادہ مجکو علم نہین بعضے علمانے لکھا ہو کہ بسبب ڈالے جانیکا دوزخ مین یہ ہو تا دوزخیونکو اُنکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہو ابن عمرؓ سے بروایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعاً آفتاب اور چاند کے منہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ اُنکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اُنکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ فرشتے اُنکو پوجتے تھے اُنکے جلانیکے لیے ڈالین گے کہ دیکھو جنکو تم پوجتے تھے اُنکا یہ حال ہوا **ت** پس چپ ہو رہے حسن نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل النار الا شقی قیل یا رسول اللہ ومن الشقی قال من لم یعمل للہ بطاعۃ ولم یترک لہ بمعصیۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہو بدبخت فرمایا جو شخص نکرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت یعنی

واجبہ اور نہ چھوٹے خدا کیلیے یعنی اسکو ڈرسے گناہ ف ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ہے بیچ بیان پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے ف ع یعنی آیمن حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین پیسکہ جنت اور دوزخ پیدا ہوچکی ہین اور اب موجود ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت کا ہی برخلاف اسکے کہ بعضے مبتدعہ کہتے ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کے پیدا ہونگی اور آیمن بیان ہی اسکا کہ کس لیو جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہے بعضے اوصاف اُنکے کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھگڑین آیمن جنت اور دوزخ ف یعنی ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنے حال سو کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیے جواب یا اللہ تعالے نے کہ یہ مقتضائے مشیت اور اختیار ربیکا ہی ایک کو محل در مظہر لطف و رحمت کا کیا مینے اور دوسرے کو محل مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشونکے کہا جنت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف لوگ یعنی نہین سے یعنی بدنہین اور مال مین حقیر اور گم نام و کم اعتبار اور لوگونکی نظر مے گرے ہوئے ف ع یعنی اکثر لوگونکی نزدیک ایسے ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالے نے ولکن اکثرھم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑے قدر والے ہین اور ایسے ہی اُنکے نزدیک کہ جو پہچانتے ہین اُنکو قسم علما و صلحا سے اور مراد حصر سے اغلب یعنی اکثر اور اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی آیمن داخل ہونگے یا مراد بعضین ضعفا سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک ت اور نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر بھولے فریب کھا جانیوالے ف ع لفظ غرت ضین کے زبر اور ر کی تشدید سے یعنی عدم تجربہ اور وجود غفلت کے یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سے شاغل ساتھ ہم عقبی کے جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنے امور دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ ایسے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون ت فرمایا اللہ تعالے نے بہشت کو کہ نہین ہے تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کے رحمت کرتا ہون نہین ساتھ تیرے جسیکو کہ چاہتا ہون نہین اپنے بندونسے اور فرمایا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہے تو مگر مظہر اور محل عذاب میری عذاب کرتا ہون نہین ساتھ تیرے جسیکو کہ چاہتا ہون اپنے بندونمین سے ف ع حاصل کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اوپر وصف کمال کے اور نہین ظاہر ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مکان فضل مین باوجود علم اسباب کے کہ ایک اُن دونو نہین سے قبیلۂ عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے کلا یسال عما یفعل وھم یسالون اور ہر ایک کے لیے تم مین سے پری اُنکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگونسے پس اسی پر دوزخ پس نہین بھرتی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالے یوم نقول لجھنم ھل امتلئت و تقول ھل من مزید یعنی پس طلب کرونگی زیادتی اور نہین بھرتی دوزخ جیونسی کہ مقرر ہین اُسکے لیے تا تک کہ رکھیگا اللہ تعالے آیمن پانون اپنا کیسیکی دوزخ بس بس بس ف ح ع اطلاق پانو کا حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جسیکہ بیان اور تعین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہوا اُس سے حق ہی اور درپے دریافت کیفیت اُسکی کے نہ پڑے مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین ارباب تاویل کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اُسکی کا ہی اور بعضون

ل ع ح ظاہر ہین کافرون کی دین کو اور وہ اور قہر سے ع غافل ہین ۱۲ ق اور نہین پوچھا جاویگا اسے اُسکے کرنے کی اور وہ پوچھے جائینگے ۱۲ ت یہ حدیث بخاری کی اُسمین کہ لیکن ہم واسطے دوزخ کے آدمی بھرینگے اور کہے گا دوزخ آیا ہے کچھ زیادتی

اور کچھ تاویل کی ہو ساتھ اسکے نہ کہ مناسب ذات اقدس کے ہو تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوے ت پس اُسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضے اجزا اُسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کیجاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کسیکو ف ع کہ بے گناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو اُنسے بھرے اور مراد ظلم سے ازروی صورت کے ہو والا اگر بے گناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ صورت مین بھی ظلم نہین کریگا ت اور اسی پر بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کریگا اُسکے لیے ایک خلق جدید ف ح کہ بے سابقہ عمل کے اُنکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اُسکی ہو کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزال جھنم یلقی فیھا وتقول ھل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیھا قدمہ فتزوی بعضھا الی بعض فتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل حتی ینشیء اللہ لھا خلقا فیسکنھم فضل الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہو انس سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ یا اس صفت کہ ڈالے جاوینگے اُسمین یعنی جن و انس اور کہے گی دوزخ آیا ہی کچھ زیادتی یعنی بھرنیکی نہین اور بس نہین کرینگی طلب زیادتی ہی یہانتک کہ رکھیگا اللہ تعالیٰ اُسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضے اجزا دوزخ کے طرف بعض کے اور تنگ ہو جائیگی پس کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگے رہنے والونسے یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بسا دیگا اُس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وذکر** حدیث اثر حفت الجنۃ بالمکارہ فی کتاب الرقاق اور ذکر کی گئی حدیث اثر کی کہ اسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا واِلی ما اعد اللہ لاھلھا فیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال یا جبرئیل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا ینجو منھا احد الا دخلھا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مین نے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت اور طرف اُسچیز کے کہ تیار کی ہی اللہ تعالیٰ نے بہشتیونکے لیے بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچھے بندونکے لیے تیار کر رکھی ہین کہ نہ کسیکی آنکھنے دیکھین ہین اور نہ کسی کان نے سُنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اُنکا گذرا ہو ت پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سُنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر وہ داخل ہوگا اُسمین ف ح یعنی طمع کریگا اُسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اُسکے حاصل کرنے مین بسبب خوبی و سرور اُسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہو کہ ایسی ہے کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اُسمین داخل ہووے پھر گھیرا اُسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہو بمعنی مشقت و شدت کے اور مراد اُس سے مخالفت شرعیہ ہین قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہو تا اُنکا پس اُلٹا کر دیا بہشت کے گھیرا جبتک کہ اُن مکارہ مین پڑے بہشت کو نہ پہنچے بہشت کو ت پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے

یعنی دوبارہ سلام کہا اب اسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہو یا اعتبار حوالے اُسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اُسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اُسکے پھیرا ہے پھر آئے جبرئیل اور کہا اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا اسمین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود سکارہ کی کہ بخلاف شہوات اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہو یعنی بسبب کٹھن دشوار ہو بہشت کو پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آگ دوزخ کو فرمایا اے جبرئیل جا اور دیکھ طرف اُسکے کہ کیا ڈرا دنی اور بڑی چیز پیدا کی ہو مینے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پھر آئے جبرئیل اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت وجلال کی نہین سُنے گا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈرے گا اُس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اسمین پس گھیرا اُسکو اللہ تعالے نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گنا ہونکے پھر فرمایا کہ اے جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کی جبرئیل نے کہ اے رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا اسمین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین **ف** ح ع یعنی یہ شہوات ومعاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس وطبیعت ہین سے باقی نہین رہنے کا کہ میل اُسکے طرف نکرے اور بسبب اُسکے دوزخ مین نہ درآوے اور بہ حدیث تفسیر حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی وابوداؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوۃ ثم ترقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال قد رأیت الساعۃ منصلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر رواہ البخاری **ف** اور روایت مسلم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہمکو ایکدن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا اپنے دست مبارک سے قبل مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اُسیوقت کہ پڑھاتی مین تمکو نماز بہشت ودوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگے اس دیوار کے **ف** ح لفظ قبل سلمہ زیر قاف اور زبر ب کے بھی ورپیش دونون کے بھی روایت ہے اور ساتھ پیش قاف اور جزم ب کے بھی آیا ہے سب بمعنی مقابل کے **ت** پس نہین دیکھی مین نے کوئی چیز قسم دیکھنے کی چیز ونسے مانند آجکے کہ دیکھی مینے آج نیکی وبدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوبتر سب دیکھنے کی چیزونسے پایا مینے اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنے کی چیزونسے یہان شبہ لاتے ہین کہ بہشت ودوزخ باوجود اُس طول عرض کے کیونکر مثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتے ہین کہ جیسیکہ عکس کی ناہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اصلا نہین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہے کہ مثل اُسکے ہو طول عرض مین اور یہ بھی ہی کہ حدیث یہ نہین لازم آتا کہ بہشت ودوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتے ہین کہ تصویر اُسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنے اُسکے پس ہو سکتا ہی کہ دکھانا اُسکی مثال کا اُسطرف ہو اور وجود مثال در جگہ اور اور عالم ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رأیت الجنۃ والنار فی عرض ھذا الحائط یعنی دیکھا مینے بہشت ودوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بیش عین اس جزم ب سے بمعنی ناحیہ اور جانب کے اور یہان بھی وہی اشکال لائے ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بھی کہا ہی علماء نے کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت ودوزخ کو دیکھا مینے بایں حال کہ بہشت ودوزخ اُس دیوار کے جانب مین تھین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکھا مینے اُنکو درحالیکہ مین اُس جانب مین تھا اور اس صورتین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہ بخاری نے

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہے بیان ابتدا پیدائش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کے **ف** ح کہ آغاز امر دین وملت اور اصطلاح وانتظام امور عالم کا اُنسے ہوا اور ابتدائے پیدائش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سے ہی جاننا چاہیے کہ متکلمون والے ملہ محوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہے یعنی عدم سے وجود مین آیا یا منعمی کہ کوئی چیز بھی سوے خدا کے پھر پیدا کیا اُسنے اور عمدہ اِن باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیء پس پیدا کیے

لوح وقلم اور لکھی ایک کتاب پہلے پیدا کرنے خلق کے بعد اُسکے پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن و انس کو جیسیکہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمانے کہ اجسام حادث ہین ساتھ ذاتون اور صفتون اپنی کے پس بعضے سپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سے پانی ہی اسلیے کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتونکو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اُسکے خلاصہ سے آگ پیدا ہوئی اور دھوین سے آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمانپر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کے کہ نام اُنکا طالیس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمانے کہ اُسنے یہ قول مشکوٰۃ نبوت سے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہی اور تورات کے پہلے سفرین آیا ہی کہ اللہ تعالےنے پیدا کیا ایک جوہر پھر دیکھا اُسمین نظر ہیبت وجلال کی پس پگھلے اُسکے اجزا اور پانی ہوگئے اُسمین سے ایک ابر اور بخار اُٹھا مانند دھوین کے پس پیدا کیے اُس سے آسمان پھر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اُس سے زمین پھر لنگر کیا زمین پر پہاڑونکو اور لوگونکے اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل و قیاس سے نہین معلوم ہو سکتے مگر وحی آسمانی سے یا ساتھ استنباط و فہم کے وحی سے واللہ اعلم بحقائق الامور

الفصل الاول

فصل پہلی عن عمران بن حصین قال انی کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ قوم من بنی تمیم فقال اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اھل الیمن فقال اقبلوا البشری یا اھل الیمن اذ لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قبلنا جئناک لنتفقہ فی الدین ونسألک عن اول ھذا الامر ما کان قال کان اللہ ولم یکن شیء قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران ادرک ناقتک فقد ذھبت فانطلقت اطلبھا وایم اللہ لوددت انھا قد ذھبت ولم اقم رواہ البخاری ۔ و از عمران بن حصین کہ گفت ہستم نزد یک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آئی آنحضرت کے پاس یک قوم بنی تمیم سے کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم **ف** یعنی قبول کرو اور لو مجھسے ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھ جنکے اور پانے سعادت دارین کی ہی یعنی سیکھو احکام و عقائد دین کے اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اُنکی کی دنیا اور متاع دنیا تھی لہذا فرمایا من ذلک **ت** کہا اُنھون نے کہ بشارت دی آپنے ہمکو ساتھ دین و تفقہ کے پس کچھ دیجیے ہمکو **ف** ع یعنی بشارت سنکر لی ہمنے اور قبول کی کچھ دو ہمکو دنیا مین سے کہ ہمکو وہ چاہیے ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اُنھون نے اہم مہمات جانا اور مقدم رکھا اُسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی فوز آخرت کا حضرت نے نالیا قتی اور ضعف یقین اُنکا در یافت کر کر از راہ عصبی کے نفی کی قبول کرنے بشارت کی بہ نسبت اُنکے فرمایا اذ لم یقبلوھا بنو تمیم **ت** پھر آئے لوگ اہل یمن سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نے کہا اہل یمن نے کہ قبول کی ہمنے بشارت آئے ہین ہم آپکے پاس تا دانشمند ہوین ہم دین مین **ف** ع چونکہ اچھی نیت اُنکی خالص تھی واسطے تفقہ فی الدین کے نہ واسطے طمع فی الدنیا کے حاصل ہوئی اُنکے لیے بشارت اور قبول در علم و عمل اور پونچنا مطلب کو اور محروم رہے اول بشارت سے بلکہ بسبب چاہنے عطا کے پڑے پستی مین پس عالی ہمتی پونچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سے کہ وہ نکلے مدینہ مطہرہ سے بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہؓ کے ساتھ ہوا اُنکے ایک شخص پس کھولا گیا اُنکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے اور داخل ہوئے وہ مزار پر پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سے کہ پاک ہین نقصان اور عیب سے اور پس پہچانا شیخ نے کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالےسے عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پھر کہا از راہ شفقت کے اُس شخص کو کہ ساتھ تھا اُنکے اے بھائی میرے طلب کر اللہ تعالےسے جو چاہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس نہ مانگی اُسنے اللہ تعالےسے ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پھر پھرے دونون اور جبکہ پونچے مدینے کے دروازے پر دیکھی اُس

شخص کو کسی نے دہان کے رہنے والوں میں سے ایک دینار بھیجا داخل ہوئے دونوں قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کے پاس اور منکشف ہوا اُنپر یہ قضیہ
پس کہا اُنھوں نے اُس شخص کو کہ اے دنی الہمۃ پایا تو نے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نے ایک ٹکڑا دنیاے دنیہ کا پس کیوں نہ طلب کیا تو نے مانند ابو بکر
کے عفو و عافیت تا کہ ہوتے وہ دونوں ہیچ مردین دنیا تیری کے کافی وافی ت اور آگے ہیں ہم تا پوچھیں ہم آپ سے ابتدا الاسر سے یعنی پیدائش
سے اور مبدأ عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلے اُسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنی ازال لازال ہیں جیسکہ ہے وہ ابد الآباد
ہیں پاک صفت تغیر و حدوث سے کہ صفت ہے ہر دو کی اسی لیے کہ جس چیز کا ثابت ہے قدم محال ہے اُسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اُسکے کوئی چیز ف ع
بلکہ جو کچھ ہوا بعد اُسکے ہوا اسلیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے پس کیونکر متصور ہو ہونا کسی کا پہلے موجد واجب الوجود کے ت اور تھا عرش اللہ تعالی کا
پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالے نے آسمان و زمین ف ع یہ اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تھے عرش اور پانی پیدا کیے گئے پہلے آسمان و زمین کے اور نہ تھی
عرش کے نیچے پہلے آسمان و زمین کی کوئی چیز سوا پانی کے پس ہونا عرش کا پانی پر یہ معنی ہے کہ کوئی چیز اُنکے درمیانین حائل نہ تھی نہ یہ کہ
عرش روے آب پر تھا اور مراد پانی سے پانی دریا کا نہیں ہے بلکہ اور پانی تھا نیچے عرش کے جیسا کہ چاہا اللہ تعالے نے اور مفصل ذکر اُسکا اول کتاب
ہیں ہیچ باب الایمان بالقدر کے ہو چکا ہے اور کہا ابن ملک رح نے تھا عرش ثانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم بقدرت اللہ تعالے کی قدرت سے کہا بعضوں نے
کہ پیدا کیا عرش و پانی کی پہلے آسمان و زمین کے ہوئی پھر پیدا کیا اللہ تعالے نے آسمان و زمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور
مضطرب ہوا اور اُٹھی اُسمیں یہ جھاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کے چنانچہ اسی لیے نام ہوا لے کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اُسکے نیچے سے
پھر رکھے گئے زمین پر پہاڑ تا کہ ہلے نہیں اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعضے اقوال کے اور اُٹھا دھواں بسبب موج مارنے پانی کی جانب
آسمان کے پس پیدا ہوئے آسمان اُس سے ت اور لکھا اللہ تعالے نے یعنی ساتھ پیدا کرنے حروف کے یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ میں جو ہر چیز کو ف
ح اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لکھنا پہلے پیدا کرنے عرش کے ہوا عمران بن حصین راوی کہتے ہیں ت کہ پھر آیا میرے پاس ایک شخص اور کہا اے عمران دھونڈ اپنی اونٹنی
کو کہ چلی گئی ہے یعنی بھاگ گئی پس گیا میں اُسکے ڈھونڈنے کو قسم خدا کی البتہ آزردہ کرتا ہوئیں کہ اونٹنی ملی جاتی اور میں نہ اُٹھتا نقل کی یہ بخاری نے
ف ح عمران در دروازے پر اونٹنی باندھکر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے ناگہان اونٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر دی کہ تیری اونٹنی بھاگ گئی
جا پکڑ پس وہ اُٹھے بنا بر ضرورت کے اور پشیمان ہوئے کہ کیوں ہیں اُٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کی سے اور حقائق و علوم سے کہ وہاں مذکور ہوتے
تھے محروم ہوا وعن عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ
مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت سے امیر المومنین عمر رض سے کہ کہا کھڑے ہوے درمیان ہمارے
یا واسطے نصیحت کرنے ہمارے کے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدائش سے تا آخر روز قیامت کہ داخل
ہوں بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں ف ح ع یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سے آخر تک سب بیان کیا تو صحیح اسکی یہ کہ آنحضرت نے
بیان کیا احوال سب اُنتیوں کا تا وقت دخول جنت و نار کے اور بیان کیا احوال اُمت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اُنپر خیر و شر سے یہانتک کہ داخل
ہوں بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں ت یاد رکھتا ہے اُسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد از یاد کرنیکے فراموش کیا اور یاد نہیں رکھتا ہے وہ
شخص کہ یاد نہ کیا اور یاد کیا اور بعد اُسکے فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضے یاد رکھتے ہیں اور بعضے بھول گئے نقل کی یہ بخاری نے وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ
غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابی ہریرہ رض سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق

اللہ تعالے نے لکھی ایک کتاب پہلے اسکے کہ پیدا کرے آسمان و زمین یہ لکھا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میرے غصے پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکھا گیا ہی اور نزدیک اُسکی ہے اوپر عرش کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکھی گئی اور تمام خلائق سے اُٹھائی گئی کہ کسی کے خیال و ادراک یعنی سمجھ میں نہیں آتی اسکو تورپشتی نے احتمال ہی کہ مراد کتابت سے لوح محفوظ ہو اور ہوں معنی قول حضرت کعب کے فھو مکتوب عندہ ہی کہ لوح محفوظ میں لکھا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سے قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالے نے اور دونوں قول حضرت کا عند فوق العرش تنبیہ ہی اوپر کہ وہ لکھی گئی اور تمام خلائق سے اُٹھائی گئی کہ کسی کے خیال و ادراک میں نہیں آتی اور معنی سبقت رحمت کے غضب کے یہ ہیں کہ ظہور آثار رحمت کے بہت ہیں کہ گھیر رکھا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبھی کبھی مورد خاص ہی میں ہوتا ہی جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیٔ یعنی عذاب اپنا پونچاتا ہوں میں جسکو چاہتا ہوں اور رحمت میری نے گھیر رکھا ہی ہر چیز کو **وعن** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے اُسنے نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیدا کیے گئے فرشتے نور سے **ف** ع قاموس میں ہی کہ نور روشنی یا شعاع اُسکی اور یہاں مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ کبھی جن کہتے ہیں یا باپ جنوں کے جیسیکہ آدم باپ ہیں بشر کے شعلۂ آگ دھوئیں ملے ہوئے کیسے اور پیدا کیے گئے آدم اُسچیز سے کہ بیان کی گئی تمھارے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع یعنی قرآن میں خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے مرفوعاً کہ پیدا کیے گئے کھجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کے فضلے سے اور روایت کی طبرانی نے ابی امامہ سے مرفوعاً کہ پیدا کی گئیں جو عین زعفران سے اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو درداء سے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کے جو میں اور ایک قسم میں کہ انپر حساب و عقاب ہے اور پیدا کیا اللہ تعالے نے انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایوں کے اور ایک قسم میں کہ بدن انکے بدن بنی آدم کے سے ہیں اور ارواح انکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کے سائے میں ہونگے اُسدن کہ نہیں سایہ ہوگا مگر اُسی کا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو اور صورت بنائی اُسکی بہشت میں چھوڑا اُنکو جبتک کہ چھوڑنا اُنکا چاہا **ف** ح ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدائش و بنا صورت بنی آدم کا بہشت میں ہوا حالانکہ اخبار دلالت کرتے ہیں اوپر کہ پیدائش و صورت بنی اُنکی ہوئی وادی نعمان میں کہ عرفات کے جنگلوں میں ہی اور بعد از درست کرنے اور پھونکنے روح کے بہشت میں لیگئے پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اُنکے کے ہی یعنی پیدا کر رکھا بہشت میں اور تورپشتی نے کہا مجھے گمان یہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سو ہی راوی سے بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نے پھرنا گرد پتلے اُنکے کے دیکھتا تھا کہ کیا ہی یہ یعنی تفکر کرتا تھا کہ انجام کار اُسکے میں اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اُس سے پس جب دیکھا اُسکو خالی اندر سے پہچانا کہ یہ پیدا کیا گیا ہی پیدائش غیر مضبوط **ف** یعنی نہیں تقویت بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کے لیے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ اپنے نفس کا مالک نہ ہو سکیگا اور نہیں نگاہ رکھ سکے گا اپنے تئیں بھوک سے اور شہوات سے یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور کرامید کی باندھی اُسکے گمراہ کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں مالک ہوگا اپنے نفس کا غصے کے وقت **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرٰهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نے

اسحال مین کہ وہ اسّی برس کے تھے ساتھ قدوم کے ف ع کہا نووی نے کہ لفظ قدوم کے دال کی حرکت مین اختلاف ہے تشدید و تخفیف مین کہا جاتا ہے آلہ بڑھئی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کے فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہے شام مین پس جنسے کہ روایت کیا ہے قدوم کو تشدید سے مراد ہے قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہے قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نے تخفیف ہی پر مبنی ہے حاصل یہ کہ اکثرون کے نزدیک معنی یہ ہونگے کہ ختنہ کیا بسولے سے یا قدوم مین کہ قریہ ہے شام مین ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل لہ ان ھھنا رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسألہ عنھا من ھذہ قال اختی قالت سارۃ فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سألک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک فارسل الیھا فاتی بھا قام ابراھیم یصلی فلما دخلت علیہ ذھب یتناول لھا بیدہ فاخذ ویروی کعط حتی رکض برجلہ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق ثم تناولھا الثانیۃ فاخذ مثلھا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ فاطلق فدعا بعض حجبتہ فقال انک لم تاتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمھا ھاجر فاتتہ وھو قائم یصلی فاومأ بیدہ مھیم فقالت رد اللہ کید الکافر فی نحر ہ وآخدم ھاجر قال ابو ھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہین بولے ابراہیم مگر تین جھوٹ تین بار ف ع انبیاء معصوم ہین وہ مطلق جھوٹ نہین بولتے پس یہان جو جھوٹ ہونا انکا فرمایا یہ بہ نسبت سننے والونکے ہے کہ یہ باتین صورت مین جھوٹ نہین اور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتے ہین اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ جو کہا تھا جو کہا ہو ھذا ربی وہ وقت تکلیف مین نہ تھا بلکہ ایام طفولیت مین تھا اُسکا کچھ اعتبار نہین ت دو جھوٹ اُن تینون جھوٹون مین سے تو ذات خدا مین ہین ف ح یعنی واسطے خدا کے اور حکم اُسکے کے اور طلب رضا اُسکی کے کہ اُنمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کے لیے نہین ہے بلکہ مقصود توحید اور تبریز حق کی تھی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ھذا اختی ہے اگرچہ وہ بھی خدا تعالی کیلیے تھا لیکن اسمین نفع انکی ذات کے لیے بھی حاصل ہے ت ایک قول اُنکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اُسوقت کہا اُنھون نے کہ انکی قوم نے اُنکو اپنی عید کے سیر کے لیے بُلایا اور اُنھون نے چاہا کہ مین بہانہ کرون تا بت شکنی کرون اُسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چھوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جھوٹ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار نہ تھے لیکن تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد اُنکی یہ تھی کہ مین متصف ساتھ بیماری کے ہون کہ کبھی نہ کبھی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولے کہ ظاہر اُسکا دلالت کرتا ہے بیماری فی الحال پر اور بعضون نے کہا کہ اُنھون نے وہم مین ڈالا اُنکو گویا اُنھون نے استدلال کیا ہے ساتھ علامات علم نجوم کے کہ بیمار ہونگے جیسیکہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے اور یا یہ مراد رکھی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہے بسبب کفر تمھارے کیا خوب ایک بزرگ نے کہا ؎ اگر ترا نبتا شاے عید خود طلبند ٭ خلیل وار جولے بگو کہ بیمارم ہات اور دوسرا قول اُنکا یہ ہے بلکہ کیا یہ بڑے اُنکے نے ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے خانہ سے بتونکو توڑ ڈالا اُنھون نے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیا ہے ہمارے خداؤن سے اے ابراہیم اُنھون نے فرمایا کہ یہ بُت جو سب مین بڑا ہے اُسنے یہ کام کیا ہے پس یہ بات بھی سچی نہین ہے لیکن غرض اُنکی تنبیہ کرنی تھی کفار کو کہ دیکھو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہے وہ اور کو کیا نفع و ضرر پونچا سکیگا اور لائق عبادت کیونکر ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان تیسرے جھوٹ کے کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اُسوقت کہ ابراہیم اور عیارہ بیوی اُنکی جاتے تھے طرف شام کے

لہ اور بعضون نے کہا کہ ارادہ انکی کیا ہم سے اسمین مخالفت تھا یعنی ارادہ کیا ہم نے کہ بیمار ہون ۱۲

ہجرت کیے ہوئے بعد ہلاک نمرود کے نا گہان آئے یعنی گذرے ابراہیمؑ ساتھ سارہ کے اوپر شہر ایک حاکم ظالم کے ظالموں مین سے پس کہا گیا اُس
ظالم کو یعنی خبر پونچائی لوگون نے اُسکو یعنی اِس شہر مین ایک مرد ہی کہ اُسکے ساتھ ایک عورت ہے بہترین لوگون سے حسن و جمال مین پس بھیجا
اُسنے کسیکو طرف ابراہیمؑ کے بلانیکے لیے پس گئے ابراہیمؑ پاس اُسکے پس پوچھا اُسنے ابراہیمؑ سے سارہ کے حال سے کہ کون ہی تیری یہ عورت
کہ تیرے ساتھ ہے کہا ابراہیمؑ نے کہ یہ بہن میری ہے یعنی دینی پس آئے ابراہیمؑ سارہ کے پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اُس ظالم
کے سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بیوی میری ہی تو غالب آویگا مجھپر تیرے لینے مین یعنی زبردستی تجکو چھین لیگا مجھے پس اگر
پوچھے تجھسے تو خبر دینا تو اُسکو تو بہن میری ہی اِسلیے کہ تو بہن میری ہے اِسلام مین یعنی نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اِسلیے کہ نہین ہے
روے زمین پر کوئی مسلمان سوائے میرے اور تیرے ف ح غ یہ بیان واقع ہی کہ اُس سوقت مین کوئی دہان اور اُنپر ایمان نہ لایا تھا اور
سارہ ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی بیٹی یقین یہ بھی ایک توجیہ اور ہی واسطے صدق قول ہذا اخیّ کے اور شاید کہ اقتصار ابراہیمؑ کا اخوت اسلام پر
بسبب شرف اور اصالت اِس نسبت کے ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوطؑ بھی تو ایمان لاچکے تھے حبیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
فآمن لہ لوط جواب سکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیمؑ کی یہ تھی کہ اِس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا پیش آیا ہی کوئی اور سوا اُنہم دونونکے مومن نہین کیونکہ
لوطؑ اُنکے ساتھ نہ تھے ایک اور اعتراض کیا ہی علمانے کہ کیون نکہا ابراہیمؑ نے کہ یہ بیوی میری ہی حالانکہ بیوی کو اُسکے میان کے ہاتھ سو کم کیا کرتی
ہین اور یہ بھی کہ ظالم کیا باک کھتا ہی بیوی ہو یا بہن لیتا ہی اسکا جواب ہی کہ اُس ظالم کی عادت یہی تھی کہ بیوی کو میان سے لے لیتا تھا نہ بہن کو
اور وہ مجوسی بھی تھا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اُسکا بھائی احق والی ہی ساتھ اُسکے بہ نسبت غیر اُسکے کے پس چاہا ابراہیمؑ نے کہ تمسک
کرین ساتھ دین اُسکے کی باوجود اِسکے اُسنے رعایت اپنے دین و عادت کی نکی اور قصد کیا اُسکے لینے کا پس بھیجا اُس ظالم نے کسی کو
طرف سارہ کے اُسکے بُلا نیکے لیے پس لائی گئین سارہ اُسکے پاس کھڑے ہوئے ابراہیمؑ نماز پڑھین ف ح ع اور مناجات کرین اپنے پروردگار
سے تا اِس ورطہ سے نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتے ہین تو نماز پڑھنے لگتے ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ
تعالیٰ کے یا ایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی تھی حبیسکہ حدیث مین آیا ہی
اذا حزبہ امر صلت پس جبکہ آئین سارہ اُس ظالم کے پاس تبع چاہا اُسنے کہ ہاتھ ڈالے اُنپر اور پکڑے اُنکو یعنی بغیر سوال و جواب کے یا بعد اُسکے
بسبب غلبہ خواہش کے اُنکا حسن دیکھکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتھ تخفیف کے ہو اسکی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علمانے یا تو یہ کہا زر کھا گیا وہ ظالم قدرت الٰہی سے رکھ چھوڑنے سارہ کے سو اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنے گناہ سو اور عذاب کیا گیا
اُسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتھ تشدید کے تاخیذ سے بھی آیا ہی یعنی پکڑے جانے کسی کے دل کے بسبب افسون یا سحر کے
ایسا کہ سر اسیمہ و حیران ہوت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلے فاخذ کے یا زیادہ اِسپر فغط ف ح ساتھ پیش غین معجمہ اور تشدید طا مہملہ
کے بنائے مجہول پر یعنی گلا گھونٹا گیا اور دم رُک گیا یا یہ کہ سُنی گئی اُسکے حلق سے ایسی آواز کہ جیسے سوتے مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خرناٹا
کہتے ہین ت یہانتک کہ پانون مارنے لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اُس ظالم نے یعنی سارہ کو
کہ دعا کر خدا سے میرے لیے تا خلاص کرے مجکو اِس بلا سے اور ضرر نہین پونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچھ تعرض نہین کرونگا تجھے پس دعا کی سارہؓ نے
خدا تعالیٰ سے پس چھوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اُسنے اِس سے پھر ارادہ دست اندازی کا کیا اُس ظالم نے سارہؓ سو دوسری بار پس پکڑا گیا
مانند پکڑے جانے پہلے کے بلکہ سخت تر اُس سے پس کہا دعا کر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے اور نہین ضرر پونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہؓ نے اللہ تعالیٰ کی

ف یہ ظالم اور مظلوم آخر زمانہ مین ظاہر ہونگے

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ قیامت نہ آویگی یہانتک کہ نکلے ایک شخص قحطان سے ہانکتا ہوا لوگون کو ساتھ لاٹھی کے

ف یہ ظالم اور مظلوم آخر زمانہ مین ظاہر ہونگے

ف حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا ہی اور وہ آخر زمانہ مین نازل ہونگے

پس چھوڑا گیا پس ملا یا اُس ظالم نے کسی کو اپنے در بانو نہیں سے اور کہا کہ تحقیق تو نہیں لایا میرے پاس انسان کو یعنی تاکہ قادر ہو نہیں اُسپر نہیں لایا تو میرے پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سے نہیں قادر ہوا ہیں اُسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نے چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالے مجکو پس خدمت کو دی سارہ کے ہاجر ف ع ح یعنی جبکہ دیکھی اُسنے بزرگی سارہ کی اور تقرب اُنکا نزدیک اللہ کے تو ایک لونڈی دی کہ نام اُسکا ہاجر تھا اور آجر بھی کہتے ہین اور ابراہیم کے سارہ سے فرزند نہیں ہوتا تھا پس سارہ نے ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید ہے کہ کھٹارے یہان اُس سے کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمٰعیل ع ہاجر سے پیدا ہوئے اور ابراہیم اُن ایام مین نتو برس کے تھے اور آخر کو سارہ سے بھی حضرت اسحٰق پیدا ہوئے ت پس آئین سارہ ابراہیم کے پاس اسحاب المین کہ ابراہیم کھڑے نماز پڑھتے تھے یعنی اُنکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی یہ تھی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تھے پس اشارہ کیا ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے کہ کیا ہو حال تیرا اور کیا ہوا کافر سارہ نے کہ رد کیا اللہ نے مکر اُس کافر کا بیچ سینے اُسکے کے یعنی اُسکی ہلاکت ہوئی اُسپر پڑی اور مچھر سرایت نہ کی درکچھ زیان مجھے نہ پونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ نے کہ وہ ہاجر مان تھاری ہاے میوہ آسمان کے پانی کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح یہ خطاب حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو ہے اور ساتھ پانی آسمان کے تعبیر کیا اُنکو بسبب طہارت و نسبت اُنکی کے اور پانی آسمان کا مثل ہے طہارت مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلانا آسمان کے پانی سے پاک تر ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ کیا ساتھ اسکے اِس طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقرب حضرت اسمٰعیل کے نکلا تھا اور وہ پانی آسمان قدس طہارت سے نکلا ہے اور جو فیض کہ زمین سے پیدا ہوتا ہے صانع تعالے اُسکو آسمان ہی سے بھیجتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہے اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اُسکا لقب ماء السماء تھا اسلیے کہ اُسکی قوم مینہ طلب کرتی تھی اُس سے اور بعضون نے کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اُنکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینہ کے رہتے ہین اور جہان مینہ ہوتا ہے وہین گذران کرتے ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کے بطن سے نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل سے ہین پس بسبب شرف اور غلبے کے یون کہا وعنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَرَحِمَ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق ترہین ساتھ شک کرنے کے ابراہیم سے جبوقت کہ کہا ابراہیم نے اے پروردگار میرے دکھا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہے تو مُردونکو ف ح بعد لفظ الموتی کے آیت یون ہے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور سبب فرمانے اِس حدیث کا یہ ہے کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم تین سو کو شک کیا ابراہیم نے نہ ہمارے پیغمبر نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لائق ترہین ساتھ شک کے ابراہیم سے اور ظاہر اِس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کے لیے اور اپنی ذات شریف کے لیے حال آنکہ دونون محال ہین کیونکہ پیغمبرون کا شک انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو کہ اول مومنون اور موقنون مین کچھ معنی ہی نہین رکھتا پس معنی یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بھی پاتا اور تم جانتے ہی ہو کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بھی ایسے ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطے طلب ترقی کے تھا علم الیقین سے طرف عین الیقین کے کہ اطمینان قلب عبارت اُس سے ہے یا جب ابراہیم دلیل لائے کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اُنکی عیاناً لیکن اشکال آتا ہے کہ حدیث سے ترجیح ابراہیم کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت نے یہ بات بطریق تواضع کے فرمائی یا فرمائی ہو پہلے آنے اِس وحی کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اُس حدیث کی ہے کہ مشعر ہو اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ت اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوط پر تحقیق تھے لوط

ل فزیا الموتی ع سے فیا ہین حرف ع کو رکھا ہو تو نونہ گرسنے ہوتی کا کہا ابراہیم نے ہان رکھتا ہون دلیکن چاہا میں ع عن کہ مطمئن ہو دل میرا ۱۲

کر آتے تھے اور پناہ پکڑتے تھے طرف رکن سخت کے ف ح رکن ہر چیز کے کنارہ قوی کو کہتے ہین اور یہان مراد رکن شدید سے جماعت قویہ ہی اور یہان اسکا یہ ہو کہ جب قوم لوطؑ نے قصد کیا ایذا دینے کا اُنکے مہمانونکو کہ فرشتے تھے بصورت امردون کے تو کہا حضرت لوطؑ نے لو ان لی بکم قوۃ کا شکے مجھکو ہوتی قوت یعنی بذات خود قوت مقابلہ اور دفع کرنے تمھارے کی رکھتا مین تو او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈھونڈھتا مین ساتھ جماعت قوی کے کہ اُنکی حمایت اور قوت سے باز رکھتا اپنے تئین تمھارے شر سے پس فرماتے ہین آنحضرتؐ کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ لوطؑ کو کہ پناہ ڈھونڈتے تھے ساتھ رکن شدید کے آدمیونسے حال آنکہ رکن شدید کے چنگل مارنا ساتھ عصمت حق اور حفظ اُسکی کے ہی اور عرب رحمت وہان بھیجتے ہین کہ کسی سے کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کرے کہ نکرنا چاہیے کہتے ہین کہ خدا رحمت کرے اور بخشے فلانے کو کہ ایسا کام کیا یعنی کام نا بایستنی کیا انتہی اور ملا علیؒ نے بھی ایسا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سے نقل کر کے لکھا ہی کہ میرے نزدیک معنی لینے بالنسبت انبیا علیہم السلام کے طریق ادب سے دور ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسکو منع کرتے تھے غیبت عوام سے مُردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کریں بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کے موہم ہو اُنکے نقصان مرتبہ یا لم ہمتی کی پس معنی یہ ہین کہ وہ بمقتضائے جبلت بشریہ کے بعض امور ضروریہ مین میل کرتے تھے طرف استعانت کے ساتھ جماعت قویہ کے پس جائز ہی ہمارے لیے بھی اب اسلیے کہ ہم مامور ہین ساتھ متابعت کاملین کے بیچ تعلق اسباب کے باوجود اعتماد کے رب الارباب پر اور ابتدا لے کلام مین یرحم اللہ کنا اسلیے تھا کہ تا نہ وہم جاوے اعتراض نقصان کا اُن پر جیسکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لھم واللہ اعلم بالصواب پھر فرمایا آنحضرتؐ نے ت اور اگر ٹھیرتا مین قید خانے مین اُس مدت دراز مین کہ ٹھیرے یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالے کا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سے حضرت یوسفؑ کے بلانیکو آیا تھا اور قصہ سکا یہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سے قید خانے مین تھے اور جب مصر کے بادشاہ نے طلب کیا اُنکو تا خلاص کرے اور مقرب کرے تو یوسفؑ نے نکلنے مین توقف کیا اور کہا کہ پہلے میرا حال دریافت کرو اور اُن عورتون سے کہ مجکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالے تھے عصمت اور غیرت میری تحقیق کرو بعد اُسکے نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اگر مین بجاے یوسفؑ کے ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانے مین مجھ پر گذرتی اور کوئی میرے چھٹا نیکے لیے آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اُسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف و تامل نہ کرتا جیسا کہ یوسفؑ نے کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرتؐ نے یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائے اُنکی کا یعنی باوجود اسکے کہ کوئی مدت دراز تک قید خانے مین ٹھیرے اور پاوے محنت و شدت سخت مین اور پھر کوئی اُسکے چھٹا نیکو آوے اور وہ صبر و ثبات اختیار کرے تو زیادہ اسپر استقامت متصور ہین ہو اگر مین اسطرح کہین احوال پر ہوتا تو جلدی سے نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی واسطے مبالغہ کرنیکے بیچ مدح و ثنا یوسفؑ کے ورنہ استقامت حضرتؐ کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیا اولوالعزم سے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَاغْتَسَلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَعَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاءٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا مُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا وَّخَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اُسی ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق موسیٰ علیہ السلام تھے ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنے والے بدن کے نہین دیکھا جاتا تھا اُنکی جلد بدن سے کچھ بسبب شرم

رکھنے کے یعنی مارے شرم کے تمام بدنکو ڈھانکے رکھتے تھے ہر حال مین اور نہانے وقت پس ایذا دی اُنکو اُن لوگون نے کرارادہ کیا اُنکے
ایذا دینے کا بنی اسرائیل مین سے پس کہا بعضے موذیون نے نہین بدن ڈھانکتے موسیٰ اسطرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف ومبالغہ کے مگر بسبب
عیب کے کہ اُنکی جلد مین ہی یا تو کوڑھ ہی یا بیضے پھولے ہوئے مین اور تحقیق اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ پاک کرے موسیٰ کو عیب سے اور ظاہر کرے لوگون پر
بے عیبی اُنکی اور ثابت کرے اُنکے لیے حیا اللہ تعالیٰ کیطرف سے پس لگے موسیٰ لوگون سے ایکدم تنہا نہانیکے لیے پس رکھے کپڑے اپنے ایک
پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لے گیا کپڑے موسیٰ کے پس دوڑے موسیٰ اُس پتھر کے پیچھے کہتے ہوئے دے کپڑے میرے اے پتھر دے کپڑے میرے
اے پتھر یہانتک کہ پہنچے موسیٰ طرف جماعت کثیر کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اُس جماعت نے موسیٰ کو ننگا بہترین پیدائش خدا کی یعنی سبرا
اُن عیب نقصان سے کہ اُنکے حق مین ثابت کرتے تھے وہ نادان اور کہا اُنھون نے قسم خدا کی نہین ہی موسیٰ مین کچھ نقصان عیب ف
ح اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالےٰ پاک کرتا ہی اپنے دوستونکو ہر عیب نقصان سے کہ نادان اور منکر اُنکو ساتھ اُسکے متہم کرتے ہین تا اُس سے سبرا ہو کر
معزز ومکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسیٰ نے پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئے پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنے موسیٰ کے
اُسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتے تھا ایک نشان آہن پڑ جاتا تھا اور مارا اُسکو بسبب غصے کے اور تادیب کے کہ بھاگ
کیون گیا اور آہن دو معجزے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑ جانا آہن اور یہ بھی معلوم ہوا اِس حدیث سے
کہ جائز ہی نہانا ننگے خلوت مین کچھ ہی ڈھانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اِس سے معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتے ہین نادانون اور جاہلونکی ایذا مین
اور وہ صبر کرتے ہین اُسپر کما بعضون نے کہ حکم ہوا موسیٰ علیہ السلام کو یہ کہ اُٹھا رکھین وہ پتھر ساتھ اپنے یہانتک کہ جب گئے تیہ مین تو مارا اُسکو اپنے عصا سے
ایکبار یا کئی بار پس جاری ہوئے اُسمین سے باران چشمے چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہ بخاری ومسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ
اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اُسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُسوقت کہ ایوب نہاتے تھے ننگے ف ع احتمال ہی کہ باندھے ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اِسپر قول بعد کا یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی
احتمال ہی کہ بالکل ننگے نہاتے ہون جیسیکہ موسیٰ علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز اُنکے نزدیک لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اشارہ کیا طرف اِسکے کہ ستر اولیٰ ہی واسطے حیا کرنیکے مولیٰ کی ہمارے آنحضرت مبعوث ہوئے واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق کے اور تھا یہ
نہانا ایوب کا بعد حاصل کرنے صحت وعافیت کے اُس مرض سے کہ مبتلا ہوئے تھے آہن اور برسائین اللہ تعالیٰ نے ٹڈیان سونے کی اُنکے گھر مین
ت پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اُنکے اوپر یا اُنکے اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نے سمیٹنا اُنکا اپنے کپڑے مین ف ع
ظاہر تر یہ کہ لیتے ہون ایوب اُنکو ایک ہاتھ سے یا لپ بھر کر اور رکھتے ہون اُنکو کپڑے پہنے ہوئے مین یعنی تہبند مین کہ باندھا ہو پہلے غسل کے یا بعد
اُسکے یا پاس کھا ہو کہ ہنوز پہنا نہوت پس پکارا ایوب کو اُسکے پروردگار نے یعنی ازراہ مہربانی کے کہ اے ایوب کیا نہین بے پروا کیا مین نے
تجکو تجھ سے کہ دیکھتا ہی تو یعنی اتنا سونا بہ سایا ہی مین نے تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیونکی کہ اُٹھائین تو نے اور اپنے کپڑے مین جمع کین کہا ایوب
نے کہ ہان بے پروا کیا ہی تو نے قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بے پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے ف ع ہر چند
کرم تو بیشتر لطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک معلوم ہوا کہ اُٹھانا ایوب علیہ السلام کا اُن ٹڈیون کو
بسبب دیکھنے منت اور طلب کرنے لذت حق سے تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑھانے مال کے کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نے کہا کہ اِس حدیث سے معلوم ہوا

ل دریغ بوان عشق ست ۱۲ منہ

کہ جائز ہو حمل کرنی اوپر بڑھانے مال حلال کے اُس شخص کے حق مین کہ اعتماد کرے اپنے نفس پر اُسکی شکرگزاری کا اور صرف کرے اُسکو اُجگہ کہ دوست رکھے رب اُسکا اور راضی ہو اُس سے ت نقل کی یہ حدیث وعنہ قال سباب رجل من المسلمین رجلا من الیہود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی العلمین فقال الیہودی والذی اصطفی موسی علی العلمین فرفع المسلم یدہ عند ذلک فلطم وجہ الیہودی فذہب الیہودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما کان من امرہ وامر المسلم فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسلم فسالہ عن ذلک فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین انبیاء اللہ وفی روایۃ لموسی فان الناس یصعقون یوم القیمۃ فاصعق معہم فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری کان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ وفی روایۃ فلا ادری احوسب بصعقہ یوم الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی وفی روایۃ لابی سعید لا تخیروا بین الانبیاء متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ اور روایت ہی اُسی ابوہریرہ سے کہ کہا بد کہا و کیا ایک شخص نے مسلمانون مین سے اور ایک شخص نے یہود مین سے پس کہا مسلمان نے قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو سارے جہان کے لوگون پر پس کہا یہودی نے اُسکے مقابلے مین قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو جہان کے لوگون پر پس اُٹھایا مسلمان نے ہاتھ اپنا نزدیک اُس گنہگار یہودی کے اور طمانچہ مارا یہودی کے مُنہ پر ف ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کے حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اُسوقت کے لوگون مین اُنکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰ کی علی الاطلاق مراد نہ رکھتا تھا اور آنحضرت کی برگزیدگی کا انکار سا یہ اُنھون نے غصے مین آکر طمانچہ مارا تب پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرت کو ساتھ اُسکے کہ تھا امر اُسکے سو اور سارا مسلمان کے سو پس بُلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اُس سے اس بات سے یعنی جو کچھ کہ گذرا تھا اُسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرت کو یعنی مطابق خبر یہودی کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجھکو موسیٰ پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہونگے روز قیامت کے یعنی پہلے نفخہ کے وقت پس بیہوش ہوکر گرپڑونگا مین بھی ساتھ اُنکے پھر ہوؤنگا مین اول اُن شخصونکا کہ ہوشمین آوینگے پس گمان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تھے موسیٰ درمیان اُن لوگونکے کہ بیہوش ہوئے تھے پس ہوشیار ہوے پہلے مجھسے اور مستثنی ہوے ساتھ عرش کے یا تھے موسیٰ اُن لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اُنکو خدا تعالے نے ف ح یعنی بیہوش ہوجانے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگے جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسے کہ فرشتے پس شاید کہ موسیٰ بھی اُنھین مین سے ہون کما عسقلانی نے یعنی پس اگر ہوش مین آئے موسیٰ پہلے میرے تو یہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئے اُنمین سے اُنھونکو مستثنی کیا ہے اللہ نے اور بیہوش نہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دینے سے درمیان انبیا کے مگر اسکو کہ کہے یہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع انواع فضیلت کے اسطرح کہ ثابتی رہے مفضول کیلیے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیے کہ اسمین سب برابر ہین ت اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بہ نسبت موسیٰ کے ساتھ صعقۂ روز طور کے ف ح یعنی اُس روز کہ موسیٰ نے دیدار طلب کیا تھا اور اُس سے منع کیے گئے اور حق تعالے نے تجلی کی کوہ طور پر اور موسیٰ بیہوش ہوکر گرپڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اُس صعقے کے کہ اُنکو اُس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اُس روز جو اُنکو صعقہ ہوچکا تھا اُسکے بدلے اب نہوات یا صعقہ واسکو

ولیکن افاقت پائی پہلے افاقت میری کے **ف** پس جب ہوئی کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہیں ہے تو فضیلت کیوں دین مجکو اسپر اور قوی ہے تواضع ہے آنحضرت کی اور یہ بھی ہے کہ یہ فضل جزئی ہے کہ موسیٰ کے لیئے ثابت ہے اور وہ منافی فضل کلی کے نہیں ہے یا وقوع اس کلام کا پہلے اُترنے وحی کے ساتھ افضلیت آپکی کے ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہیں ہے کہ بسبب پھٹکنے صور کے روز قیامت کے حاصل ہوگا اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اُس روز کہاں موجود ہونگے کہ اُنکو بسبب اُسکے صعقہ حاصل ہوگا اور یہ بھی ہے کہ بعد اُسکے بعث ہے نہ افاقت اور آنحضرت اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرماویں کہ نہیں جانتا میں بلکہ مراد صعقہ سے حدیث میں صعقہ ہے کہ بعد از بعث کے ہوگا اور لوگ سب ہوش میں ہونگے بعد اُسکے افاقت پاوینگے پس اُسوقت کا حال فرمایا ہے کہ جب افاقہ پاؤنگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جیسا استثنا کیا ہے انشاء اللہ بیچ اُس صعقہ نفخ صور کے ہے کہ پہلے بعث کے ہوگا جیسا کہ مفسرین نے ذکر کیا ہے ویسا ہی اس صعقہ میں بھی ہوگا فقیر

ت اور نہیں کہتا میں کہ کوئی افضل ہے یونس بن متی سے **ف** ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید مفتوحہ کے نام حضرت یونس کے باپ کا ہے کذا فی القاموس ورجامع الاصول میں ہے کہ یہ نام اُنکی ماں کا ہے اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیئے کیا کہ یہ اولوالعزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پہ صبر نہی کی اور غصہ کیا اور نکل گئے قوم میں سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیر و نیز مذکور ہے پس یہاں مظنہ اسکا تھا کہ کسیکو اپر فضیلت دین پس حضرتؐ نے روکا اپنی اُمت کو کہ کوئی طعن و تحقیر اُنکی نکرے **ت** اور ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے کہ نہ بزرگی دوم درمیان پیغمبران خدا کے **ف** ع ح یعنی یا تو ہو پہلے اُترنے وحی کے ساتھ تفضیل کے یا مراد یہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت میں یا اسطرح کی فضیلت کہ اُس سے حقارت اور کمی لازم آوے کہ یہ کفر ہے اور اکثر نسخوں میں لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ سے ہے اور ایک نسخے میں صاد مہملہ سے ہے یعنی فرق نکرو درمیان اُنکے بموجب فرمانی اللہ تعالیٰ کے لا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کسی بندیکو کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے **ف** ع یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہے ایک یہ کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ مجکو بہتر نہ کہو یونسؑ سے دوسرے یہ کہ کوئی اپنے تئیں بہتر یونسؑ سے نہ کہے اسلیئے کہ کوئی ولی بھی نبی کے مرتبے کو نہیں پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہوت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں بخاری کے یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہے **ف** ح ع اور یہ معنی ثانی کے کہ مراد جھوٹ سے کفر ہے اسلیئے کہ علما اتفاق رکھتے ہیں اوپر تکفیر اُس شخص کے کہ اپنے تئیں بہتر پیغمبروں سے جانے اور حضرتؐ نے جو اپنے تئیں اُنسے بہتر کہنے سے منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہیں ہے یہ مخالف اس حدیث کے اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ میں سردار ہوں ابن آدم کا اور نہیں فخر کی راہ سے کہتا بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعی ہے اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اُنکے کی اوپر کی حدیث میں مذکور ہو چکی ہے **وعن** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَاضِلُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ كَانَ يُوْبِقُ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا کہ ڈالا اُسکو خضرؑ نے پیدا کیا گیا تھا اسحال کہ اختیار کریگا کفر کو **ف** ع یعنی تقدیر الٰہی میں یہ تھا کہ خاتمہ اُسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی نہیں ہے حدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ کے مراد اُس سے مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہے اور یہ منافی نہیں ہے شقاوت خاتمہ کے حاصل کہ فطرت غیر سابقہ کے **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر میں **ف** ع یعنی ہوتا سبب

اُنکی گمراہی کا کہ اُنکی محبت کے سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اُسکا اور کافر ہوجاتے حاصل یہ کہ علت اُسکے قتل کی مرکب تھی اِس سے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور اگر جمعیت رہتا بالفرض وقوع ہوتا گمراہ کرنیوالا مان پاک مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اِس باب مین اور اشارہ ہی اُسکے طرف کردہ انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر مساتھ ترجمہ اور زیر صٰلی ورایک نسخے مین زیر خ اور جزم ض سے اور ظاہر اُنکا لیان بن ملکان ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ بھائی ہین الیاس کے اور بعضون نے کہا کہ حضرت آدمؑ کے صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے مین تھے اور بعضون نے کہا کہ اولاد نوحؑ سے ہین بعثت وسطہ اور باپ اُنکے بادشاہون مین سے تھے واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین معمر بوشیدہ الکرکی نظر و نسے اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اُسپر ہین جمہور علما اور صوفیا اور رہبت سے صلحا اور ملاقات کرنا اُنکا بعضے صلحا سے اور ہم کلام ہونا اُنسے اور حاضر ہونا بزرگی وخیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بڑے محدثون نے مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کے اُنکی حیات کا اِنکار کیا ہی اور ذکر اُنکا مشائخ کے کلام مین بہت آیا ہی چنانچہ شک و شبہ کو اُسمین راہ نہین اور بیچ احوال غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے لکھا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہمارے اُنکے اُنھون نے فرمایا وقت یا اسمٰعیلی دا سمع کلام محمدی اور مشائخ وقت کہ اُنسے ملتے تھے اُنکو وصیت کرتے تھے کہ لازم کرو اپنے پر جانا مجلس شیخ عبدالقادر مین اِسلیے کہ وہان برکتین اُترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اُس سے سعادت ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی الخضر لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاذا ھی تھتز من خلفہ خضراء رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اِسواسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق سبزہ کے نہ تھی یا گھاس خشک پس گمان زمین یا وہ گھاس لہلہانے لگی ہیچھے اُسکے سبب سبزی اور تروتازگی کے نقل کی یہ بخاری نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ملک الموت الی موسٰی بن عمران فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسٰی عین ملک الموت ففقأہا قال فرجع الملک الی اللہ تعالٰی فقال انک ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی فقل الحیوۃ تریدا فان کنت تریدا الحیوۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من شعرۃ فانک تعیش بہا سنۃ قال ثم مہ قال ثم تموت قال فالان من قریب رب ادنی من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسٰی علیہ السلام کے پس کہا فرشتے نے حضرت موسٰی کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی مین تمھاری روح قبض کرنیکے لیے آیا ہون چلو فرمایا اُنھون نے کہ پس طمانچہ مارا موسٰی نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا اُنھون نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالٰی کے اور کہا تحقیق بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کے کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت نے پس پھیر دی اللہ تعالٰی نے طرف اُسکے آنکھ اُسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کے پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنی ایک ہاتھ یا دونون ایک بیل کی پیٹھ پر پس جس پشم کو ڈھانکے ہاتھ تیرا پس ہر ایک یعنی جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے آوین گے بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اُنکے اتنی ہی برس کہا موسٰی نے پھر بعد اِس زندگانی دراز کی کیا ہی کہا فرشتے نے پھر مرجانا تو کہا موسٰی نے پس اِختیار کی مین نے موت ابھی ای پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی ہے یعنی بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ انداز کے ہو ف ح ع یہ مناجات حضرت موسٰی نے اِسلیے کی کہ وہ مقام اُس مانے مین افضل تھا بہ نسبت اور جگہونکے اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تمنا مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کے کہ اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے

اور اُنھوں نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نہ نفس بیت المقدس سے لیکن کہ ڈرے اِس سے کہ مبادا میری قبر منہ کو ہو اور بسبب اُسکے لوگ فتنے میں پڑیں اور اِس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دفن ہونا مواضع متبرکہ میں اور قریب ہونا مدافن صالحین سے ت فرمایا آنحضرتؐ نے اگر ہوتا میں نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھلا دیتا میں تمکو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کے میں نزدیک تودۂ ریت سرخ کے کہ وہاں ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف صحیح جاننا چاہیے کہ بعضے ملحدوں نے انکار کیا ہی اِس حدیث کا کہا کہ اندھا ہونا فرشتے کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کیلیے آوے طمانچہ مارنا اُسکے منھ پر چہ یارا اور اِس سے کہ رسالت موت کی اور آرزو موت باقی رہنے کی دنیا میں سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام نبوت و رسالت کے جواب اِسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنیکے لیے آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بھایک نیر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے اُنکے کے آیا ہی پس دفع کیا اُسکو حتیٰ کہ نوبت اُسکی اندھا کرنیکی پونچی اور یہ بھی ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام نے اُسکو دروغ گو جانا یعنی کہ دعویٰ اُنکی قبض روح کا کیا اِسلیے کہ آدمی خاص قابض روح نہیں ہوتا پس غصہ کیا اُسپر اور غصہ دروغ گو پر بشدی اللہ موتا ہی پس مذموم ہوا چنانچہ اِسی لیے عتاب جناب حق سے اُنپر متوجہ ہوا اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتے کے آیا منقاد ہوئے اُنکے اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ منظر جلال تھے چنانچہ اپنے بھائی ہارون علیہ السّلام کی ڈاڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کے کہ بیچ منع کرنے گوسالہ پرستی کے دیکھی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیے اِسپر بمحامل و تاویلات جو صحیح ہیں اُنپر حمل کرنا چاہیے اُسکو وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے انبیاؑ ف ع یہ باتو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج میں یا آسمان کا کہ انبیاؑ سے شب معراج میں وہاں ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اِسپر حدیث آیندہ اور معنی یہ ہیں کہ ارواحین انبیاؑ کی روبرو لائی گئیں بشکل اُن صورتوں کے جنھیں دنیا میں ت پس نا گمان کیا میں نے موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دُبلے ہیں گویا کہ وہ مردوں شنوؤہ کے سے ہیں کہ نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی یمن میں کہ وہ دُبلے ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس نا گمان قریب ترین اُن شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اُسکے عروہ بن مسعود ہو یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکھتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو پس نا گمان نزدیک ترین اُن شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اُسکے یار اتھارا ہو مراد رکھتے تھے حضرت یار سے ذات شریف اپنی یعنی آنحضرتؐ میں اور حضرت ابراہیم میں بہت مشابہت تھی اور دیکھا اپنے جبرئیل کو پس نا گمان نزدیک ترین اُن شخصوں کا کہ دیکھے میں نے مشابہت میں ساتھ اُسکے دحیہ ابن خلیفہ ہو نقل کی یہ مسلم نے ف ع دحیہ دال کے زبر سے اور کبھی زیر بھی پڑھتے ہیں صحابی مشہور ہیں اور تھے یہ نہایت خوبصورت اور حضرت جبرئیل اکثر انھیں کی صورت میں آتے تھے اور اِس وجہ کیوقت بھی انھیں کی صورت میں آئے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَۃِ وَالْبَیَاضِ سَبْطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرٰھُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے شب معراج میں موسیٰ علیہ السّلام کو کہ ایک مرد گندم گون دراز قد جعد ف جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کے ہیں بال مڑے ہوئے یعنی گھونگر والے اور سبط بہت

سیدھے پس بیان مراد یہ ہو کہ بال اُن کے سیدھے نہ تھے بلکہ مائل بہ جعد انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ جعد در جسیم اور در جسم عین کے ہے اور جعودت اکثر صفت بالوں کی قتی ہو اور کبھی جسم کی کہ جسم اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہاں معنی اخیر مراد رکھے ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہو کہ موسیٰ علیہ السّلام رجل الشعر تھے اور رجل غیر جعد کے ہے پس نہ آگے کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہو ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوہ کے سے تھے اور دیکھا مین نے عیسیٰ کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنی نہ لمبے اور نہ ٹھگنے اور نہ موٹے بہت اور نہ دُبلے رنگ اُنکا مائل بسرخی و سفیدی یعنی جسکو سُرخ سفید کہتے ہین جیسا کہ رنگ تھا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدھے بال سر کے اور دیکھا مین نے مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت نے اِس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکھائین وہ علامتین اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس یہ موقوف ہو تک مین ای مخاطب دیکھنے اور پانے آنحضرت کے سے اِن ذکر کیے گیون ف ع یہ اور شارحون نے لکھا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سے یعنی موسیٰ کے ذکر سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالےٰ کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ هٰذَا مُوْسٰى فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى فَنَعَتَهُ النَّمَطُ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسو لخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی مین نے شب معراج مین موسیٰ سے پھر بیان کی آنحضرت نے صفت موسیٰ کی کہ پس ناگہان دیکھا مین نے کہ موسیٰ ایک مرد ہین مضطرب ف ح اسکی کئی تفسیر کی ہی علماء بعضون نے کہا کہ مضطرب یعنی دراز قد کے اور بعضون نے کہا سبک گوشت اور بعضون نے کہا کہ مضطرب بیان یعنی ہلنے والے کے ہو خوف الٰہی سے اور آیا ہو کہ حضرت موسیٰ نماز مین بقرار اور کانپتے جاتے تھے ت رجل الشعر ف رجل ساتھ زیر جیم کے اور جیم کی جزم بھی پڑھی گئی ہی اور زبر بھی وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہون کہ جنکو سبط کہتے ہین اور نہ گھنگھیالے یعنی گھونگر والے کہ جنکو جعد کہتے ہین اور کہا ملا علی نے کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو یعنی مائل بجعد تا کہ منافی نہ ہو اُسکے کہ جو اوپر گذرا کہ موسیٰ علیہ السلام جعد تھے ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوہ کیسے تھے اور ملا مین عیسیٰ سے میانہ قد سُرخ رنگ ف ح اور سُرخ سفید کہا اور یہاں سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سُرخی سفیدی سے زیادہ تھی ت گویا کہ نکلے ہین دیماس سے یعنی حمام سے ف ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سے حمام ہی اور مراد وصف کرنا اُنکا ہی ساتھ صفائی رنگ اور خوبی جسم اور نہایت آبرو ئی کے بسبب غلبہ وحانیت ت اور دیکھا مین ابراہیم کو سب لوگون مین کہ مین بہت مشابہ ہون اُنکی اولاد مین سے ساتھ اُنکے فرمایا حضرت نے پس دیے گئے مجکو دو پیالے دودھ کا اور دودھ سے مین شراب تھی ف ح لبن کے ساتھ لفظ فیہ نہ لائے اور خمر کے ساتھ لائے اور ظاہر یہ ہی کہ تفنن عبارت سے اور بعضون نے کہا کہ یہان اشارہ ہی کثرت دودھ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کے سامنے دونون چیزین اسلیے لائے کہ تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے صواب کے ت پس کہا مجکو کہ لے تو ان دونون مین سے جسکو چاہے یعنی شراب یا اختیار کر یا دودھ پس لیا مین نے دودھ اور پیا مین نے اُسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نے کہا کہ راہ دکھایا گیا تو یعنی اللہ نے راہ دکھائی مجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئے ہین اُسپر ف ح اسلیے کہ دودھ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص سفید و شیرین ہی اور اول تربیت بچے کی اور غذا اُسکی اسی سے حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھیرائی کہ حاصل ہوتی ہی

اُس سے قوت اور غذاے روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ اُنسے معانی مناسبہ اخذ کرتے ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودھ خواب مین دیکھے اور پیوے تو تعبیر اُسکی علم اور دین اور ہدایت ہے برخلاف شراب کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہے اِس عالم مین اور اِسی مین کہا گیا ہی جلوت کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری ف عدا سلیے کہ اگر حضرت پیتے اُسکو تو حلال ہوتا اُمت کے لیے بھی پینا اُسکا پس واقع ہوتی دو قبح ضرر اور بُرائی اُسکی کے اور یہ گاہ کہ حضرت معصوم تھے مذکما غویت اور اِسمین اشارہ ہی طرف اِسکے کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند اُنکے کے سبب ہے استقامت پیروون اور تابعدارون اُنکے کی اِسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کے ہین بہ نسبت اعضا کے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس قال سیر کلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمر نا بواد فقال ای واد ھذا فقالوا واد الازرق قال کانی انظر الی موسی مذکلر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا صبعیہ فی اذنیہ لہ جوار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ھذہ قالوا ھرشا او لفت قال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف خطام ناقتہ خلبۃ مار بھذا الوادی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سفر کیا ہم نے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان کے اور مدینے کے ف ع احتمال ہی کہ کے سے مدینے کو چلے یا علس سے ت پس گذرے ہم ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نے کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گویا مین دیکھتا ہون طرف موسیٰ کے پس کہا آنحضرت نے رنگ اُنکی سے اور بالون اُنکے سے کچھ کہ گندم گون ہین اور جسد جیسا کہ اونٹ گذرا اِس حال مین کہ رکھے ہوئے ہین دونون اُنگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنے کے یعنی جیسیکہ اذان مین رکھتے ہین بلند کرتے ہوئے اُنکے لیے واسطے موسیٰ کے آواز بلند اور زاری و فریاد ہی طرف خدا کے لبیک کہتے ہین کہ جیسے احرام والے کہتے ہین در حالیکہ گذرنیوالے ہین موسیٰ اِس جنگل مین کہا اُنھون نے پھر چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑون مین ہو یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکے اور مدینے کے یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اِسی راہ مین ہی اور یہ شک راوی ہی پس فرمایا حضرت نے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اُنپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کیلیے پہنا تھا بسبب اختیار کرنے زہد کے اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور اُنکے متبعین کی علما سے مانند نسائی وغیرہ کے ت مہار اُنکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالے ہین اِس وادی مین لبیک کہتے ہوئے ف ع ح اِسمین تنبیہ ہی اِسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہی اور شعائر انبیا سے حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد رغبت کرنی چاہیے حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتے ہین اور لبیک کہتے ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہے دار العمل اِسکے جواب کئی طرح سے دیے ہین ایک تو یہ کہ مانند شہدا کے ہین بلکہ افضل اُنسے اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑھین اور تقرب حاصل کرین اپنے پروردگار سے جسطرح چاہین اور دوسرے یہ کہ کچھ دیکھنا خواب مین تھا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سے معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق بندۂ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اور پر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کے ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے ولیکن محجوب ہین نظر عوام سے پس حقیقت مین دیکھا یا اللہ تعالیٰ نے اُنکو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو تئین بغیر خواب اور غیر کے ت نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلفت علی داود القرآن فکان یامر بدوابہ

فَسَرِّحْهُ فَيَقْرَءُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَرَّجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
سُننے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آسان کیا گیا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داؤدؑ حکم کرتے زین کسنے کا اپنے جانور وزین پس
زین کسے جاتے پس پڑھ لیتے داؤدؑ زبور کو یعنی تمام کرتے اُسکو پہلے اسکے کہ زین کسے جاتے جانور اُنکے ف ح یعنی معلوم ہوا کہ جانور اُنکے تھے
تھے اور کتنے عرصے مین زین کسی جاتی تھی لیکن یہ معلوم ہوا کہ بمجرای عادت کے خارج تھا حاصل کلام یہ خرق عادت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنا اچھے بندونکے کو
زمانہ کو طے وسبط کرتا ہے یعنی کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہے اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علیؓ سے بھی منقول ہے کہ
رکاب مین پانوں رکھتے اور دوسری رکاب مین پانوں رکھنے تک قرآن ختم کر لیتے اور ایک روایت مین ہے ملتزم کعبہ سے اُسکے دروازے تک
جانے مین پڑھ لیتے تھے اور نہین کھاتے تھے داؤد روزی مگر کسب کار باتھون اپنے کیسے کہ زرہ بناتے تھے نقل کی یہ بخاری نے وعَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا
ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تھین دو عورتین کہ اُنکے ساتھ دو بیٹے اُنکے تھے یعنی ہر ایک اُن دونون عورتون سے
ایک ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لیگیا ایک کے بیٹے کو پس کہا ساتھ والی اُسکی نے کہ نہین لیگیا بھیڑیا مگر تیرے بیٹے کو اور کہا دوسری نے کہ نہین
لیگیا مگر میرے بیٹے نے پکو ف ح یعنی دونون عورتون خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیرے بیٹے کو لیگیا نہ میرے کو اور شاید کہ دونون لڑکے ہم شکل
تھے یا تھی ایک اُن دونون مین سے چھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ مثلی پکڑے ساتھ موجود کے بدلے مفقود کے یا اور اغراض فاسدہ کے لیے
کہتی ہوت پس قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داؤدؑ کے پاس تا حاکم کرین درمیان اُنکے پس حکم کیا داؤدؑ نے ساتھ اُس بیٹی کیوسط
اُس عورت کے کہ بڑی تھی ف ح یا واسطے اُس سبب کے کہ وہ لڑکا اُسکے پاس تھا پس اُسی لیئے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے کہ صاحب ید یعنی
قابض ولی ہے بہ نسبت غیر قابض کے یا اسلیے کہ وہ مشابہ تھا اُسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسکے کہتے ہین شافعیؒ یا کچھ اور دلیل سے
یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داؤدؑ کا باجتہاد تھا بہ وحی نہ تھا والا اُسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو موجب آتش رشکھات پس تحکیم دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمانؑ کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمانؑ نے یعنی اپنے
خادمون سے کہ لاؤ میرے پاس چھری دو ٹکڑے کرون اُس لڑکے کو درمیان تمھارے ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری
کو مقصود سلیمان کو اس سے امتحان کرنا اُن دونون عورتون کی شفقت کا تھا تا متعین ہو کہ اُسکی ماں کونسی ہے پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے
نکر لڑکے کو رحمت کرے تجھکو اللہ یہ بیٹا اُسی کا ہے یعنی راضی ہو مین اسپر کہ یہ بیٹا اُسی کا ہو اور جیتا رہے اور نہین چاہتی مین کہ چیرا جاوے اور مر جاوے
پس حکم کیا سلیمانؑ نے ساتھ اِس بیٹے کے واسطے چھوٹے کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح یعنی بسبب پائے جانے قرینہ شفقت
ورحم کے تھین اور ثابت ہوئی سنگدلی اور عداوت دوسری مین اور ظاہر العد اُسکے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہے پس اُسکو دیا
کذا قیل بیان اعتراض کرتے ہین کہ کیونکر سلیمانؑ نے نقض کیا داؤدؑ کے حکم کو باوجود اسکے کہ حکم پیغمبر کا بھیر اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ
باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ یہ حکم داؤد علیہ السلام کا بطریق جزم اور قطع کے نہ تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم
کرین اور ہو سکتا ہے کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہوا نمی شریعت مین واللہ اعلم وعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ

لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِىْ رِوَايَةٍ وَمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِىَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ وَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے کہ البتہ صحبت کرونگا میں آجکی رات یعنی شب آیندہ نوّے بیویوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیویوں سے ہر ایک بیوی سے جنی جائیگی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں یعنی سلیمان علیہ السّلام نے یہ عہد کیا اپنے دل میں اور عزم کیا کہ یوں کرونگا اور یہ نیت اُنکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اُسمیں نہ کہا پس کہا سلیمان سے فرشتے نے یعنی داہنی جانب کے فرشتے نے یا جبرئیل نے یا غیر اُنکے نے کہ انشاء اللہ ف یعنی کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہا ہے خدا نے کہ بن چاہے اُسکے کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندی کی بغیر اُسکی خواہش کے فائدہ نہیں رکھتی ہے پس نہ کہا سلیمان نے انشاء اللہ یعنی اُسوقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اُسکے بھی نکہا بسبب اُسکے کہ بھول گئے ف یہ یعنی تو شئے نے لکھے ہیں اور بالاعلیٰ نے کہا کہ نہ کہا بسبب اسکے کہ وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہے اور لفظ انشاء اللہ نہ علم کے اور روایت کیا گیا ہے نون سے پیش سے اور سین کی تشدید سے اور یہ حسن سے یعنی حاصل ہوا اُسکو نسیان ہی بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان اولوں کے بالارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتونکے پاس یعنی صحبت کی اُنسے پس حاملہ ہوئی اُن عورتوں میں سے کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہے اُس ذات کی کہ بقبضۂ قدرت محمد کا اُسکے ہاتھ میں ہے، اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ولیکن یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سے اور سبحان تھا حق سبحانہ کیطرف سے اُنکے لیے اور اسی لیے توبہ کی اور رجوع کی اُنھوں نے جناب حق میں جیسیکہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کرنیکا تو مستحب ہے یہ کہ کہے کرونگا میں یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ بکا اور تیمنًا اور اُس کام کے سہل ہونیکے لیے اور یہی حکم قرآن شریف میں ہے وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا ایسی زیادتی کا فضیلت ہے مردونکے لیے اور نقصان اسکا نقصان نوعین گنا جاتا ہے خصوصًا حضرات انبیاء علیہم السلام کیلیے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَكْرَمَ نَبِىٍّ بِقِتَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے ذکر کیا نجار ف ع یعنی کسب ہی کا کرتے اور کھاتے ہاتھ کے کسب سے اور سین اور حضرت داؤد کی حدیث میں کہ جو اوپر گذری دلیل ہے اوپر کرنے کسب کا انبیاء کی سنت سے ت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ نَبِىٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نزدیک تر اور متصل ترین لوگونکا ہوں ساتھ عیسےٰ بیٹے مریم کے دنیا اور عقبیٰ میں ف ح یا آغاز اور انجام میں اسلیے کہ نہیں ہے درمیان آنحضرت کے اور حضرت عیسیٰ کے کوئی پیغمبر اور عیسیٰ بشارت دینے والے تھے ساتھ آنے آنحضرت کے اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرت کے تھے اور آخر زمانے میں نائب و خلیفہ آنحضرت کے ہونگے ت انبیا بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی سوتیلے اور مائیں اُنکی مختلف ہیں ف ح تشبیہ دی ساتھ باپ کے اُسچیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیا کا ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہے اور مشابہت دی اُنکی شریعتونکو کہ مختلف متعدد ہیں ساتھ ماؤنکے ت اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہے ایک اور عقائد دینی میں سب متحد ہیں ف ح اگرچہ شرائع اور اعمال میں مختلف ہیں بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگونکے اور مناسب احوال اُنکے ت اور نہیں ہے، درمیان ہمارے یعنی میرے اور عیسیٰ کے کوئی پیغمبر ف پس قرب اتصال معنوی سب انبیا میں مشترک ہے اور

لہ ترجمہ (اور نہیں ہے درمیان ہمارے اور عیسیٰ کے کوئی پیغمبر) یہ ترجمہ اس حدیث کا بظاہر صحیح نہیں ہے اور دلائل کو دیکھتے ہوئے یہ ترجمہ کرنا چاہیے (اور نہیں ہے درمیان ہمارے اور عیسیٰ کے کوئی پیغمبر) اشرف ۱۲

خصوصیت قرب و اتصال صوری کی ساتھ عیسیٰ کے ہے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی بن مریم ذهب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر فرزند آدم کو جو پیدا ہوتا ہے شیطان اسکے دونوں پہلوؤں میں ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے جبوقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوائے عیسے بیٹے مریم کے **ف** ع یعنی بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم اور ماں عیسیٰ کے وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ کیا تھا شیطان نے جو لگنے کا عیسے کے پہلو دونمیں پس چھو لگا برے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنی جھلی مین کہ لڑکے پر ہوتی ہے کہ اسکو مشیمہ کہتے ہین یہ انگلی چبھوئی اور عیسیٰ کے بیچ دونمیں پس چھو لگا برے اور باب اوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہے اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ اور خارج ہین اس سے اسلیے کہ یہ بیان حال ذریتی آدم کا کیا ہے سوا اپنے **وعن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیہ امرأۃ فرعون وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل ہوئے مرد بہت یعنی انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتین بہت نہین سے مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونون بیویان اکمل اور افضل ہین سب عورتون سے سوا انکے ہین حتی کہ فاطمہؓ اور خدیجہؓ اور عائشہؓ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ انمین یہ دونون افضل ہین یا یہ کلام ہو پہلے اترنے وحی کے بیچ فضل کمال اُن مطہرات کے یا یہ مستثنیٰ ہین اُنسے بقرینہ اور حدیثونکے کہ فاطمہؓ بہتر ہے مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہؓ سیدہ نسا اہل الجنۃ اور بعضے طرق حدیث فضیلت فاطمہؓ کے مین مریمؑ اور آسیہؓ کا مستثنیٰ ہونا آیا ہے حاصل کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئی ہین بیان نو حدیثین اور حدیثین متعدد رکھتی ہین یا اُنکے ساتھ بتحقیق عموماً کے قائل ہون واللہ اعلم اور بیان حدیث فضیلت عائشہؓ کی بلکہ اُنکی افضلیت کی بیان کی **ت** اور عورتونپر مانند فضیلت ثرید کے ہے باقی طعامونپر **ف** ع مراد عورتون سے یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین کرکی کمین یعنی مریمؑ و آسیہؓ یا عورتین جنت کی یا عورتین اُنکے زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اس کھانے کو کہتے ہین کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اُسپر ڈالدیتے ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامون جانتے ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اسکے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہؓ اور خدیجہؓ اور فاطمہؓ کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہؒ سے یہ کہ عائشہؓ بعد خدیجہؓ کے افضل ہین عالمین کی عورتونسے اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہؓ افضل ہین خدیجہؓ اور عائشہؓ سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ فاطمہؓ بنت محمد افضل ہین پھر انکی بعد خدیجہؓ پھر عائشہؓ **ف** مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ وغیرہ کی سے یون معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہؓ زہرا سیدہ نسا اہل الجنۃ کی ہین بعد مریمؑ بیٹی عمران اور آسیہؓ زن فرعون اور خدیجۃ الکبریٰؓ کے اور خدیجۃ الکبریٰؓ افضل ہین حضرت عائشہؓ سے اور نقل کیا سبکیؒ نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ افضل ہین خلفاے اربعہؓ سے باعتبار نکڑہ اور جگر گوشہ ہونے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مطلق کیونکہ خلفاے راشدین افضل ہین حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے باعتبار علو و فضل اور کثرت ثواب و آثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسکہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہے غرضکہ ہر ایک اُن عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کے اپنمین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر ایک کو ہر ایک پر فضیلت تمام ہو دوسری پر بیس صورت مین حضرت عائشہؓ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے ذمی کے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُنکے بیٹے ہیں افضل ہیں حضرت فاطمہ ہر اُس سے نہ باعتبار فضیلت مگر اس لئے ہونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مخصوص ہے اسی لئے قصیدہ امالیہ میں لکھا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا بعضی بات میں حضرت عائشہ کو فضیلت رکھتی ہیں اور آسیہ اور مریم اپنے اپنے زمانے کی بیویوں پر فضیلت رکھتی ہیں اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اس اعتبار فضیلت رکھتی ہیں کہ پہلی بیوی حضرت کی ہیں اور بہت خدمت گزاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی اُنہیں سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذکر** حکیۃ انبی ما خیر البریۃ وحدیث ابی ھریرۃ ای الناس اکرم وحدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ الکریم ابن الکریم الخ فی باب المفاخرۃ والعصبیۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ آمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرت کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہیں اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کہ آمین ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کہ آمین الکریم ابن الکریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہو چکا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ھواء وما فوقہ ھواء وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی وقال قال یزید بن ھارون العماء ای لیس معہ شیء روایت ہے ابو رزین رضی اللہ عنہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کہاں تھا پروردگار ہمارا پہلے اسکے کہ پیدا کرے اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا عماء میں **ف** عرع کہا علماء نے کہ عماء ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہے عماء ساتھ مد اور قصر کے اور بہر تقدیر مراد اُس سے یہاں ایک امر ہے کہ ادراک کرے اُسکو عقل اور نہ پہنچے اُسکی کنہ کو وصف **ت** نہ تھی نیچے اُسکے ہوا اور نہ تھی اوپر اُسکے ہوا **ف** ع یہ کنایہ ہے اُسکے طرف کہ نہ تھی ساتھ اُسکے کوئی چیز پس حاصل سکار اجع ہوتا ہے طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیء کے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے طرف دفع توہم مکان کے اسلئے کہ ابرتعارف کا ہونا محال ہے بوجہ اور بے مکان کے اور آزہری نے کہا کہ ہم ایمان لائے اُسپر اور کیفیت اُسکی ہم کچھ نہیں جانتے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سوال سے تھی کہ این کان عرشہ ربنا اور اسلئے فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نے یعنی عماء کنایہ ہے اس سے کہ نہ تھی ساتھ اُسکے کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وعن** العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال کان جالسا فی البطحاء فی عصابۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فیھم فمرت سحابۃ فنظر الیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تسمون ھذہ قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ھل تدرون ما بعد ما بین السماء والارض قالوا لا ندری قال ان بعد ما بینھما اما واحدۃ او اثنتان او ثلث وسبعون سنۃ والسماء التی فوقھا کذلک حتی عد سبع سموات ثم فوق السماء السابعۃ بحر بین اعلاہ واسفلہ کما بین سماء الی سماء ثم فوق ذلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافھن وورکھن مثل ما بین سماء الی سماء ثم علی ظھورھن العرش بین اسفلہ واعلاہ کما بین سماء الی سماء ثم اللہ فوق ذلک رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے عباس بن عبد المطلب کی کہ وہ بیٹھے بیچ بطحا کے کہ کے یعنی مصب میں نام ایک جگہ کا ہے ساتھ ایک جماعت کے **ف** ع ظاہر عبارت حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قصہ عباس کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے اور وہ جماعت بھی مسلمان نہ تھی اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تیسری فصل میں آتی ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تھی **ت** حالانکہ منجملہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آمین **ف** ع یعنی اُسوقت اور احتمال رکھتا ہے یہ کہ یہ ذکر کفار مکہ کے مسلمان ہونیکے پہلے کا یا بعد کے **ت** پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اُس جماعت نے طرف اُس ابر کے پس کہا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نام رکھتے ہو تم اسکا اُنھوں نے کہ یہ سحاب ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہتے ہو اُنھوں نے اور مزن بھی کہتے ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہتے ہو اُنھوں نے اور عنان بھی کہتے ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کتنا ہے دوری اس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے کہا اُنھوں نے کہ نہیں جانتے ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوری اُس

لہ ھذا العلم اور رضی اللہ عنہ اُسکا کوئی چیز **لہ** ھذا ما تقدم عرش پانی سے ب کا ۱۲

مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا بہتر برسکی ہی اور یہ تردید شک راوی سے ہی اور جو آسمان کی اوپر سے کے ہی سیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کے اور اُس آسمان کے کچھ اوپر بہتر برسکی ہی یہانتک کہ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ساتوں آسمان ف ع یعنی بھلی ہیئت پر کما طبعی کہ مراد بہتر سے حدیث مین نکثیر مبالغہ ہی نہ تحدید ایسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کے اور ایسے ہی آسمانون مین ایک آسمان سے دوسرے آسمان یانچسو برسکی راہ ہی بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریا ہی عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلی سطح کے اور سفل سطح کے مانند مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے ہی ف ح حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالے نے عرش کے نیچے ایک دریا پیدا کیا ہی کہ اُسوقت سے کہ عرش پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ہوت پھر اُس دریا کی پیٹھ پر فرشتے ہین بصورت پہاڑ کی بکہ اونکی مسافت درمیان کھروں اُنکے کی اور رکولون اُنکے کی مقدار اُس مسافت کے ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسرے آسمان کے ہی پھر اُنکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کے اور اعلی اُسکے کی اُس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسرے تک ہی پھر اللہ تعالے ہی اوپر اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف ح ع یعنی باعتبار علو مرتبہ اور عظمت اور حکومت اور عزت کے نہ باعتبار مکان اور جہت اور مسافر اور تمکن کے اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطے علو اور عظمت الٰہی کے وہ فوق ہی کے ادراک کی ہی جیسکہ قرآن مین فرمایا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ پس معنی یہ ہوئے کہ وہ بڑا ہی عالیشان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اُنکو مشغل سفلیات سے اُٹھا کر سائر اُفقوں علویات اور فکر کرنے کی ملکوت آسمانون اور زمین مین مشغول کرین تا وہانسے بھی ترقی کر کر طرف پیدا کرنیوالے اور برہا کرنیوالے اُنکے کی متوجہ کرین اور کر فناری بت پرستی سے کہ اسفل السافلین مین پڑے ہین باز رکھین فافہم وباللہ التوفیق وعن جبیر بن مطعم قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فقال جھدت الانفس وجاع العیال ونھکت الاموال وھلکت الانعام فاستسق اللہ لنا فانا نستشفع باللہ علیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ سبحان اللہ فما زال یسبح حتی عرف ذلک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلک ویحک اتدری ما اللہ ان عرشہ علی سمواتہ ھکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ الرحل یا لراکب رواہ ابوداؤد اور روایت جبیر بن مطعم سے کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یک کہنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکے ہوئے اہل عیال اور نقصان کیے گئے مال اور ہلاک ہوئے چارپائے پس مینھ مانگو اللہ تعالے سے واسطے ہمارے پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتے ہین بحضرت و تعظیم تمھاری کے اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتے ہین درگاہ حق مین تا مینھ برساوے اور طلب شفاعت کرنے ہین ساتھ خدا کے بتحریف ع یعنی اللہ سے فریادرسی چاہتے ہین تم سے ہین کہ شفاعت کرو تم ہمارے لیے اُسکے نزدیک یعنی توفیق دے تمکو ہماری شفاعت کرنیکی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سے وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سے مطلق اور فرماتا ہی اللہ تعالے لَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین فرمایا مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ برا معلوم ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اُسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سے ت پس فرمایا آنحضرت نے پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کے لیے یا از راہ تعجب مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کے یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیونکے چہرونمین ف ع اسلیے کہ صحابہ سمجھے بار بار تسبیح کہنے حضرت کے سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اس سے پس ڈرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اور متغیر ہوئے چہرے اُنکے بخوف خدا پس جلد نہین متاثر ہوا خوف نو موفون کی آپنے تسبیح اور التفات کیا اُس کو اور فرمایا وائے ہی تجکو یعنی جان اہی کلام کرنیوالے جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کے کسیکی اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اسکو اور خدا اور قدر مرتبہ اُسکا بزرگتر ہی اس سے کہ وسیلہ کرین اُسکو نزدیک کسی کو اور ہی تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اُسکا محیط ہی

اُسکے آسمانوں پر سطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دکھانے اور سمجھانے صورت ہکذا کی ساتھ انگلیوں اپنی کے مانند گنبد کے اوپر ہتھیلی اپنی کے یعنی محیط ہی تمام آسمانوں پر جو حاذی زمین پر اور تحقیق عرش تا وجود ہی وسعت کلانی کی دلالت کرتا ہی بسبب عظمت آلہی کی مانند آواز کرنے بالان اونٹ کے بسبب سوار کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ح یعنی عاجز آتا ہی عرش دشت عظمت حق سے مانند عجز بالان کے سوار کی سواری سے جو بھاری سوار سے چرچراٹ بولنے لگتا ہی اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت آلہی کی ہی بقدر فہم عرابی کے اور حاصل کہ جو ایسا عظیم الشان ہو اُسکو شفیع اُسکے غیر کے طرف نہ پھیرنا چاہیے **وعن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ اللہ من حملۃ العرش ان ما بین شحمۃ اذنیہ الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام رواہ ابو داؤد اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتوں میں سے کہ جو اُٹھانے والے ہیں عرش کے ہیں یہ کہ درمیان لو کانوں اُسکے کی اُسکے کندھوں تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** زہدۃ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبرئیل ھل رایت ربک فانتقض جبرئیل وقال یا محمد ان بینی وبینہ سبعین حجابا من نور لو دنوت من بعضھا لاحترقت ھکذا فی المصابیح رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن انس الا انہ لم یذکر فانتقض جبرئیل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سے **ف** ح زرارہ ثقات تابعین سے ہیں قاضی بصرہ کے تھے اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنے کیسے ہیں ابن عباس اور ابوہریرہ سے سماع رکھتے ہیں ایکدن نماز فجر میں امامت کر رہے تھے آیت فاذا نقر فی الناقور سے پڑھی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ تہتر میں وفات یزید بن عبد الملک کے زمانے میں اور طاعی نے کہا کہ مولف نے زرارہ صحابی تھے مرے عثمان کے زمانہ میں **ت** یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا تو نے پروردگار کو پس نہایت کانپے جبرئیل **ف** ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اسحال سے اور سمجھی دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالے کے دار الہقا میں اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت لیکن ہمیں اختلاف ہی، روز قیامت کے ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالے کی ہوگی یا نہیں پھر ہر گاہ کہ رویت اکثر موجب قرب کی ہوتی ہی پس کہا نے جبرئیل مارے ہیبت کے **ت** اور کہا اے محمد بلاشبہ درمیان میرے اور درمیان خدا تعالے کے ستر پردے ہیں نور کے **ف** ع یہ عبارت سے اللہ تعالی کے کمال آہ اور جبرئیل کے نقصان اور حجاب نسبت جبرئیل کے ہی مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتھ صفت نقصان کے اور خالق ذوالجلال موصوف ہی ساتھ وصف کمال کے پس نہیں جالب ہوتی اُسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت میں ستر ہزار پردے آئے ہیں پس ہو سکتا ہی کہ کمیت کثرت پر دلالت ہو اگر زیادہ کی ہو نہیں بعض اُن پردوں سے یعنی سر انگشت کے قدر جیسے ایک روایت میں ہے، تو البتہ جل جاوے نہیں بسطح مصابیح میں کہ زرارہ سے روایت کی درنام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں نام اُنکی کرتا کا ہی اُس سے اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نے اُس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فانتقض جبرئیل یعنی اور باقی جواب ذکر کیا ہی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم خلقہ صافا قدمیہ فی الارض فم بصر کہ بینہ وبین الرب تبارک وتعالی سبعون نورا ما منھا من نور یکاد ان یاخذہ الا ما اختزن رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے نے پیدا کیا اسرافیل کو اس حال میں کہ صف باندھے ہوئے ہیں دونوں پانوں اپنے کے اول مرتبہ پیدائش پانی سے نہیں اُٹھاتے ہیں اسرافیل نگاہ اپنی **ف** ع یعنی طرف آسمان کے ازراہ ادب یا نہیں اُٹھاتے نگاہ صور سے اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونے اُنکی سے واسطے حکم پھونکنے صور کے کہ شاید ابھی حکم آپہنچے **ت** درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالے کے ستر پردے ہیں نور کے کہ حجاب ہیں نہیں ہے اُن ستر نوروں میں سے کوئی نور کہ قرب ہو اُس سے

اسرافیل فرضاً مگر کہ جل جاوین نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **وعن** علیؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ آدم و ذریتہ قالت الملٰئکۃ یارب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویکبرون فاجعل لہم الدنیا ولنا الاٰخرۃ قال اللہ تعالیٰ لا اجعل من خلقت بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہو جابرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اور اُنکی اولاد کو یعنی روز میثاق کے یا بعد اُسکے کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نے اُنکو کہ کھاتے ہین اور پیتے ہین اور جماع کرتے ہین یا نکاح کرتے ہین اور سوار ہوتے ہین یعنی جانورون پر خشکی مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطے اُنکے دنیا اور ہمارے لیے آخرت **ف ع** جو کچھ بہرہ مندی ہین اور ہم محروم ہین اُسکی لذتون سے اُنکے لیے یہ دنیا بطریق دوام و بقا کے ہو یا گردان اُنکے لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہمارے لیے نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم مین اور اُنمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا اُنکے لیے زیادتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہین گردانونگا مین عاقبت اُس شخص کی کہ پیدا کیا مین نے اُسکو اپنے دونون ہاتھون سے یعنی بغیر واسطے کسی کے بعد ترکیب مرکب معجون کمال سے کہ شامل ہو اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کے اور استعداد مظہریت جمال و جلال کے اور پھونکی مین نے اُسمین روح اپنی مانند اُس شخص کے کہ کہا ہو نے اُسکے لیے یعنی پیدا کرنے مین ہو بس ہو گیا کہا طیبی نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین شخص کہ پیدا کیا ہو مین نے اُسکو بدات خود اور نہین ہو سکتا مانند اُس شخص کے کہ پیدا کرے کسیکو کسی کی طرف اور پھونکی مین نے اُسمین اپنی روح سے کہ وہ آدم ہین اور اولاد اُنکی ساتھ اُسکے کہ ہو ایجاد امر کنی کہ وہ فرشتے ہین اور اضافت روح کی اپنے نفس کی طرف بزرگی کے لیے ہو جیسے بیت اللہ مین کہا ابن ملک نے یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت و قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اُسکی اعلیٰ ہی اور یہ جملہ دلیلون اہلسنت کی سے ہی اوپر افضلیت بشر کے ملائکہ پر اور وجہ اُسکی واللہ اعلم یہ ہی کہ فرشتے معصوم پیدا کیے گئے پس مستحق نہ ہوئے دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کے اور بچنے کے معصیت سے پس جس کوئی دونون کے حق بجا لایا تحقیق ہوا ثواب کا دارین مین اور بچنے اعراض کیا دونون سے مستوجب ہوا عذاب کا دونون مین **ت** نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجہ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنی کامل کہ وہ انبیاء اور اولیاء ہین گرامی تر ہین اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے بعضے فرشتون سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف ع** یعنی خواص فرشتون سے یا اُنکے عوام سے کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عوام اُنکے ہین اور مراد بعضے ملائکہ سے بھی عوام اُنکے ہین کہا محی السنہ نے اولیٰ یہ ہی کہ کہا جاوے عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ اور دلیل پکڑی ہو اسے اہلسنت نے بیچ تفضیل انسان کے ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہے یہ کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیاء ہین اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہین دلیا مین سے مانند خلفاء اور تمام علماء کے اور تفصیل دلی ہو اجمال بعض اُنکے سے اس کہنے مین کہ بشر افضل ہی ملک سے اور حدیث المؤمن من اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین و مسند دارمی سے آئی ہی **وعنہ** قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق فی آخر ساعۃ من ساعات النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے مٹی دن ہفتے کے **ف ع** اور ہی مراد اس سے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتے ہین پس وہ

اتوار ہی کے حکم مین ہو پس نہین منافی ہی یہ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ اور پیدا کیے اُسمین پہاڑ اتوار کے اور پیدا کیے درخت دن پیر کے اور پیدا کین چیزین بُری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کے ف مسلم مین لفظ نور کا ہے آیا ہی اور ایسے ہی مشکوۃ کے صحیح نسخون مین در اصول معتمدون مین رے سے ہی اور ایک نسخے مین حرف نون سے ہی آخر مین یعنی مچھلی کے اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی دونون اُسمین بن پیدا ہوے ہون ت اور پھیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدمؑ کو روز جمعہ کے عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کے درمیان عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدائش سب کی اُسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اُسکی آخر ساعت کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثرون کے نزدیک وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرْضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عُلُوِّ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یارانکے ناگہان آیا اُنپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا یہ کہا صحابہؓ نے یعنی موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی فرمایا حضرتؐ نے یہ عنان ہی ف ح اور گذر چکا ہی کہ عنان بین کے زبر سے نام ابر کا ہی ت یہ ابر روایا زمین کے ہین ف ح روایا رمہ سے جمع راویہ کی ہی راویہ اُس اونٹ کو کہتے ہین کہ اُس سے پانی کھینچتے ہین تشبیہ دی بُرون کو ساتھ اُسکے بسبب اِسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچکر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ت یا نکلتا ہی کہ اللہ تعالی طرف ایک قوم کے کہ شکر نہین کرتے خدا کا ف ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتے ہین اور نسبت کرتے ہین مینھ کو طرف گردش ستارون کے کہ کہتے ہین مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل ستارے کے ت اور نہ پکارتے ہین اُسکو ف ح یعنی نہین یاد کرتے اُسکو اور نہ طلب کرتے ہین اُس سے کچھ اور نہ عبادت کرتے ہین اُسکو بلکہ پوجتے ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنے اُس قوم کی کہ اُس نعمت پر شکر نہین کرتے اور اُسکا یہ کرم عمیم ہی کہ پھر رزق دیتا ہی اُنکو اور عافیت دیتا ہی اُنکو ثم پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمھارے یعنی کس سمان عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہی فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق وہ چھت ہی اوپر تمھارے ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کے زبر سے بروزن فعیل کے نام ہی آسمان دنیا کا اور بمعنوں نے کہا ہر آسمان کا ت آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نے نگاہ رکھا ہی اُسکو گر پڑنے سے

زمین پر تشبیہ دی آسمان کو ساتھ گھر کی چھت کے اور آسمان ایک موج ہو کہ منع کی گئی گرنے سے یعنی ساتھ موج کے بھی تشبیہ دی اسکو کہ جیسے موج معلق ہوا میں ہوتی ہو ویسے ہی آسمان بھی معلق ہو بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کسقدر مسافت ہو درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے یعنی زمین کے آسمان میں کسقدر فرق ہو عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہیں فرمایا درمیان تمہارا اور درمیان آسمان کے پانسو برس کی راہ ہو پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہو اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اسکا داناتر ہیں فرمایا دو آسمان ہیں یعنے آسمان ہو نجد آسمان کے کہ دوری و مسافت درمیان اُن دو آسمانوں کے بھی پانسو برس کی راہ ہو پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اسیطرح یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہیں یہانتک کہ گنے سات آسمان اوپر تلے فاصلہ درمیان ہر دو آسمانوں کے اتنا ہو کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہو اوپر اس مذکور کے کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا داناتر ہیں فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانوں کے عرش ہو اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمانوں کے فاصلہ ایسا ہو جیسا کہ درمیان دو آسمانوں کے پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہو نیچے تمہارے عرض کیا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا داناتر ہیں فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمہارے ہو زمین ہو یعنی اوپر کی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہو نیچے اس زمین کے کہا صحابہؓ نے اللہ اور رسول اسکا داناتر ہیں فرمایا کہ نیچے اسکے ایک اور زمین ہو درمیان اُن دو زمینوں کے مسافت پانسو برس کی ہو یہانتک کہ گنیں آنحضرتؐ نے سات زمینیں درمیان ہر دو زمینوں کے اُنہیں سے فاصلہ پانسو برس کا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ نسبت مسافت دوری زمینوں کی موافق نسبت آسمانوں کے ہو پس یہ جو کہتے ہیں کہ طبقے زمینوں کے سب متصل ایک دوسرے کے ہیں اور لے ہوئے ہیں اساسی لیے ارض کو قرآن شریف میں مفرد ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کے ہو اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی معنے کے ہو کہ نیچے اپنے کے ہو اور اور زمینوں سے سروکار نہیں یعنی بخلاف آسمانوں کے کہ سب سے فیوض و آثار پہونچتے ہیں اللہ اعلم ت پھر فرمایا قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ میں ہو اگر چھوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچے سب سے ہو تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اُسکے علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہو اسکو ترمذی نے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہو آسمان کی اوپر کی چیزوں کو ایسا ہی محیط ہو زمین اور زمین کے نیچے کی چیزوں کو فرمایا یہ واسطے دفع کرنے اس شبہہ کے کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزوں کا ہو نیچے کا اور اسی لیے کہا گیا ہو کہ معراج یونس علیہ السلام کا تھا مچھلی کے پیٹ میں جیسے کہ معراج ہوا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر ت پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یعنی استشہاد کے لیے یا ابوہریرہؓ نے تقویت حدیث کے لیے یہ آیت کہ وہی اول ہو یعنی قدیم ہو کہ نہیں اُسکے لیے ابتدا اور آخر ہو یعنی باقی ہو کہ نہیں اُسکے لیے انتہا اور ظاہر ہو یعنی باعتبار صفات کے اور باطن ہو یعنی باعتبار ذات کے اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سبھی کو جاننے والا ہو یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہو ہر چیز کا اور محیط ہو علم اُسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرتؐ کا آیت مذکورہ کو دلالت کرتا ہو اسپر کہ مراد رسی کے جا پڑنے سے اللہ پر جا پڑنا اسکا ہو اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالی کا سمجھا گیا لفظ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ سے اور قدرت اُسکی سمجھی گئی ہوالاول الآخر سے یعنی وہ ایسا اول ہو کہ ہر چیز اُسکے ہاتھ ہو اور نکالتا ہو اُنکو عدم سے طرف وجود کے اور آخر ایسا ہو کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہی باقی رہیگا اور غلبہ و تصرف اُسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نے کہ کہا جاتا ہو ظهر فلان اذا علیه اور معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا غالب ہو کہ سب چیز پر غالب ہو اور اسپر کوئی نہیں غالب اور تصرف کرتا ہو تمام پیدا ہوئی چیزوں میں بطریق غلبہ اور استیلا کے ایسے کہ نہیں ہو فوق اُسکے کوئی کہ منع کرے اُسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہو کہ جانا و ماسوائے اُسکے نہیں پھر کہا ترمذی نے ت اور علم اللہ کا اور قدرت اُسکی اور غلبہ اور تصرف

اُسکا ہر جگہ ہی یعنی آثار ان صفات کے سب جگہ ہین والا یہ صفات حق بھی مکانی نہین ہین اور خدا ساتھ تجلی ذات اپنی کے عرش پر ہی جیسے کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نے اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ح اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور یہ آیت اگرچہ بظاہر وہم لاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم و قدرت سے **وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہوا سی ابوہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض اُنکے قد کا سات ہاتھ ف ح ذراع زیر سے کہنی کے سرے سے بیچ کی اُنگلی کے سرتک اور گز شرعی بھی یہی ہی لیکن جاننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سے آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اِسوقت کے لوگون کا ظاہر یہ ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتھ ہی اسلیے کہ اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ اُنکا ساٹھوان حصہ اُنکے قد کا ہوا اور یہ نہایت چھوٹا ہی بحسب طول بدن اُنکے کے اور مناسب سے نہایت ہی بعید **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اٰدَمَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا اور روایت ہوا بوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا انبیا مین سے تھا پہلے فرمایا آدمؑ کہا مین نے یا رسول اللہ نبی تھے آدم فرمایا ہان آدم نبی تھے کلام کیے گئے یعنی نفخ نہ ہی تھے بلکہ نبی تھے کلام کیے گئے یعنی صحیفے اُترے تھے اُنپر یعنی سول مین کہا مین نے یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنے ہین فرمایا رسول تین سو کچھ اوپر دس ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہؓ سے آیا ہی کہ کہا ابوذرؓ نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کتنا ہی تمام شمار انبیا کا خواہ رسول ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اُنمین سے تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ح ع اور فرق مشہور نبی اور رسول مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی جسپر کتاب اُتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اُسکے پہنچانے کا اور نبی عام ہی یعنی خواہ اُسپر کتاب اور علم تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین یہ آیت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہی اور بسبب اِس اختلاف فاش کے تعین عدد انبیا سے منع فرمایا علما نے بلکہ نہ چاہیے کہ ایمان لائے ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوے اُنمین سے اور نہ کوئی غیر اُنکا اُنمین داخل ہو **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِخَبَرٍ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ اور روایت ہوا ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکھنے اُس چیز کے آنکھ سے یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنے کو تا خبر ہو وہ سننے کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائے کہ تحقیق اللہ تعالی نے خبر دی موسی علیہ السلام کو اُس چیز کی کہ کی اُنکی قوم نے بیچ مقدمہ گوسالہ کے کہ اُسکو پوجتے تھے پس نہ ڈالیں موسیٰ نے تختیان کو اُنمین توریت لکھی تھی یعنی بسبب نہ تاخیر کرنے خبر کے اُنمین ایسی تاثیر کہ باعث ہو غضب کی کہ موجب ہو ڈالدینے تختیون کا پھر جبکہ موسیٰ علیہ السلام قوم مین آئے اور آنکھ سے دیکھا جو کچھ کہ قوم نے کیا تھا یعنی پوجا بچھڑے کی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصے کے اُنپر ٹوٹ گئین تختیان ف ع یعنی بسبب زور سے ڈالدینے کے اُنکے غصے کے اور اُنکے ڈالدینے مین گویا یہ اشارہ تھا کہ یہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس جب اُنھون نے اختیار کیا کفر طغیان تو رہا نہ اُنکے رکھنے مین کچھ اثر یہ ہی کہ باوجود ٹوٹنے کے کچھ اُنمین سے جاتا نہین رہا نقل کی یہ تینون حدیثین احمد نے **باب فضائل** سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہو جو اللہ کی اور سلام اُسکا اُنحضرتؐ پر اور سب رسولون پر ف ح بیشک اُنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مؤلف نے کچھ اُنمین سے لکھے ہین وراتفاق ہی علما کا اُسپر کہ اُنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سردار ہیں اولاد آدمؑ کے اور افضل ہیں پیغمبروں میں صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین اور اُنکے بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اُنکے بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کے بعد علما سے حواریٰ نہیں کو ریافت ہوا کہ کسکا درجہ ہی واللہ اعلم **الفصل الاول** **فصل پہلی** **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسو خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا میں بہترین طبقوں سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد **ف** ح یعنی ہر قرن میں باپوں کی پشت میں ہوتا تھا میں اور مراد بہترین طبقوں بنی آدم سے ہر وہ طبقہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ اُس طبقہ میں تھے اور آنحضرتؐ انکی پشتوں میں تھے جیسے کہ اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد کنانہ اور اُنکے بعد قریش اور اُنکے بعد ہاشمی تھے **ت** یہانتک کہ ہوا میں ایسے قرن میں کہ ہونہیں اُس سے **ف** ع ح اور معنی بہتری کے خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہیں کہ عقلا کے تعارف میں سبا تھا اُنکے اہل کرم کی مدح کریں نہ باعتبار دین و ایمان کے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعن** واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمٰعیل واصطفی من ولد اسمٰعیل بنی کنانۃ اور روایت ہی واثلہ بن اسقعؓ سے کہا اُنے کہا سنا میں نے رسو خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالی نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمٰعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے **ف** ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہیں متفرق رہتے تھے شہروں میں پس اُنکو جمع کیا قصی بن کلاب نے کے میں پس قریش نام رکھے گئے یا نہ قریش یعنی جمع کیا اُنکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوائے نضر کے قریش نام نہ رکھی گئی کہ تفرقہ پر مشتمل ہو کہ قرش جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہی اور ابن عباس سے صحاح میں ذکر کیا کہ اُنھوں نے کہا کہ قریش اسلیے نام رکھا کہ دریا میں ایک مچھلی ہی کہ اسکو قریش کہتے ہیں وہ سب مچھلیوں کو کھاتی ہی اور اُسے کوئی مچھلی نہیں کھاتی اور اُسپر غالب نہیں آتی اور یہی وجہ قاموس میں مذکور ہوئی اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجھکو بنی ہاشم میں سے **ف** ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدوں کے اور خلاصہ ہیں خلاصوں کے **ت** نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل اور برگزیدہ کیا اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو **ف** ع خزاعہ نے میں نسب مدح آنحضرتؐ کا یوں لکھا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کے نسب میں کا صحیح نہیں یاد کسی کو **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ وأول من ینشق عنہ القبر وأول شافع وأول مشفع رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کے **ف** ح یعنی جمیع صفات کمال میں بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہیں دنیا اور آخرت کے لوگوں کے اور قید روز قیامت کی یہاں اسلیے لگائی کہ سردار کا ہونا بغیر نزاع کرنیوالے اور معاند کے ہوگا بخلاف دنیا کے کہ یہاں سردار کفار مشرکین معاند ہیں اور یہانسے آنحضرتؐ کی بزرگی فرشتوں پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثوں میں آنحضرتؐ کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثوں میں آیا ہی کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبروں کو آپسمیں یہ محمول تفضیل ہی موسیٰ اور یونس پر جواب اُسکے اوپر گزر چکے **ت** اور اول ہوں اُن شخصوں میں سے کہ بھٹے اُنسے قبر یعنے پہلے قبر سے میں ہی کھولا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قول کی یہ مسلم نے **ف** ع پس اول ہی سید ہونا اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہیں **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ وانا

اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں زیادہ ہونگا پیغمبروں میں اور روز قیامت تابعوں کے قیامت کے دن ف ع پہلے گذرا حدیث میں کہ آنحضرتؐ کی امت تمام اہل جنت کے دو ثلث ہوں اس سے معلوم ہوا کہ تابعوں کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہے پس ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے لیے حظ وافر ہے اس سے ایسے کے اکثر اہل اسلام انکے تابع ہیں فروع احکام میں اسی طرح امام عالم قاری رحمہ اللہ میں ت اور میں اول ہوں اُن شخصوں کا کہ کھڑکھڑاوینگے دروازہ جنت کا یعنی کھلوا وینگے دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اُسمیں نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا میں بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن پھر کھلواؤنگا میں پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہے تو پس کہونگا میں کہ میں محمدؐ ہوں پس کہیگا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہوں نہیں کہ کھولوں میں دروازہ کسی کے لیے پہلے تیرے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اول شفاعت کرنیوالا ہوں جنت میں یعنی اپنی امت کے گنہگاروں کے داخل ہونیکے لیے جنت میں یا بلند مرتبی رجوں کے لیے اُسمیں نہیں تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیوں میں سے جسقدر میں تصدیق کیا گیا ہوں یعنی میرے زمانہ میں یا وہ ہوں انبیا میں سے روے امت اور تا بعد روز قیامت اور تحقیق نبیوں میں سے ایک نبی ہے کہ اُسکی تصدیق نہیں کی اُسکی امت میں سے مگر ایک مرد نے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَحْسَنَھَا وَاَجْمَلَھَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاظِرُوْنَ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہو کہ اچھی بنائی گئی دیوار اُسکے گردی جھوڑی گئی اُس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنے لگے اُسکے دیکھنے والے در حالیکہ تعجب کرتے تھے اُس دیوار کی خوبی سے مگر اُس اینٹ کی جگہ کہ خالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سے سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار اور ختم کیے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے پس میں ہوں مثال اُس اینٹ کے اور میں ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا ف ع تشبیہ دی انبیا کو اور اُنکی شریعت و ہدایت علم وارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اُسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے گویا محل میں کہ تیار ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرتؐ کے وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیینؐ نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنِّیْ اَکْثَرُھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات سے اسقدر کہ مثل اُسکے آدمی کے ایمان لاوے اُسپر بشر ف ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہے کہ اظہار معجزہ میں کمی کیا ہو لیکن اُنکے جی جانے تک مخصوص رہا جو اُنکے بعد منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ سوخت میں جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردہ کو زندہ کرنا اور کوڑھی رانده سے مادرزاد کا اچھا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اُس زمانے میں طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگوں کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کے وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعویٰ تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اعلیٰ رتبہ پر کہ سب اسکے آگے اچھے بھلے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہات اور بیشک ہو وہ چیز

جو مجھ دیا گیا ہوں وحی کہ وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانے میں اور شاہد ہی سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق و یقین جس کہ نکذیب کرتے ہیں منکرین ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں اور دوں تابعوں کے قیامت کے ان تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے یعنی حدیث ہوں بعد ارشاد ہوں اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اُسکو دیکھے ایمان لاوے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُعطیتُ خمساً لم یُعطَهُنَّ احدٌ قبلی نُصِرتُ بالرُّعبِ مسیرۃَ شهرٍ وجُعلت لی الارضُ مسجداً وطهوراً فایما رجلٍ من اُمتی ادرکته الصلوٰۃُ فلیصلِّ واُحلّت لی الغنائمُ ولم تحلَّ لاحدٍ قبلی واُعطیتُ الشفاعۃَ وکان النبیُّ یُبعثُ الی قومه خاصۃً وبُعثتُ الی الناس عامۃً متفقٌ علیه اور روایت ہی جابرؓ سے کہا فرمایا رسو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتوں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی مجھے پہلے فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں ہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے یعنی میرا رعب فتح دیتا ہی محمود دشمنوں پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے اُنکے دلونمیں ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ میں اور اُنمیں ہوتا ہی اور پھر آرہے رعب کے بھاگتے ہیں اور گھبراتے ہیں اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہی ف یعنی سوائے حمام کے و مقبرے کے کہ اُسکا پہلے ذکر ہو چکا جس جگہ چاہیں نماز پڑھیں ہمیں جائز ہی جبتک یقین نہو اُسکی نجاست کا اور اگلی امتوں میں سوا ایک جگہ معین کے کہ عبادتخانے اُنکے تھے نماز درست نہ تھی اور آگے سوائے پانی کے طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے درصورت عذر شرعی کے تیمم کر نا زمین پر جائز ہی جیسے کہ فرمایا ثم یعنی شخص جو میری امت میں سے کہ اُسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہیں تو تیمم کرے اور پڑھ لے اُسی جگہ نماز اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجھ سے پہلے ف ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کے اموال لوٹتے تو ایک جگہ اکٹھا کرتے اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتے تو فقط لوٹنے والونکے ملک ہوتے نہ انبیا کے پس ہمارے آنحضرتؐ کے لیے مخصوص ہوا بجوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ میں سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے ت اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعۃ میں گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھ سے پہلے اپنی نبی قم کیطرف خاص اور میں بھیجا گیا طرف تمام لوگوں کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرتؐ کی جن کی طرف بعد اسکے ہوئی ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فُضِّلتُ علی الانبیاء بستٍ اُعطیتُ بجوامع الکلم ونُصِرتُ بالرُّعبِ واُحلّت لی الغنائمُ وجُعلت لی الارضُ مسجداً وطهوراً واُرسلتُ الی الخلق کافۃً وخُتِمَ بی النبیّون رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے یہ کہ رسو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے ف ح پہلی حدیث میں پانچ فرمائیں اور یہاں چھ اور حقیقت میں فضائل آنحضرتؐ کے کہ اُن آپ کو مخصوص ممتاز ہیں بہت ہیں بیشمار لیکن بعضے اُنمیں سے بتقریب وقت اور سوال کے حدیثوں میں مذکور ہوئے ہیں اور مقصود حصر نہیں ہے ت اور دیا گیا میں کلے جامع ف ح یعنے کلام مختصر جو بہت معنوں کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه والدین النصیحۃ والعدۃ دین والمستشار مؤتمن اور مانند انکے کے کہ ہر ایک بہت سے معنوں کو شامل ہی اور بعضے عالموں نے ایسی حدیثیں جمع کی ہیں اور بعضونے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سے قرآن شریف ہی کہ تھوڑی سی لفظونمیں بہت سے معنے خدا تعالی نے جمع کیے ہیں اور معنی اول اصح و ظاہر ہیں اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اسمیں اختصار فی الکلام اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہے ت اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دلمیں رعب ڈالنے کے ساتھ اور حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں اور کی گئی میرے لیے زمین سجدہ اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میرے کوئی نبی بھی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا آنا

ف ح یعنی اعلان نبوت کے ساتھ ہی ہوا ہے اور ملک نبوت کے ساتھ ہی ہوا ہے اور ملک نبوت کے ساتھ ہی ہوا ہے اور ملک

بھی اسی دین کے خوب رواج دینے کو ہو گا **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیبلغن ہذا الامر ما بلغ اللیل والنہار ولا یترک اللہ بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ ہذا الدین بعز عزیز او بذل ذلیل عزا یعز اللہ بہ الاسلام وذلا یذل بہ الکفر متفق علیہ اور روایت ہی اسی ابو ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھایا گیا میرے لیے زمین کا اور دیکھا میں نے مشرقوں کو اور مغربوں کو اور پہنچے گا ملک میری امت کا جہاں تک کہ اٹھایا گیا میرے لیے اور دیے گئے مجھ کو دو خزانے سرخ اور سفید یعنی سونے اور چاندی کے یعنی ایک تو کسریٰ کا خزانہ جو بادشاہ ہے فارس کا کہ وہاں سونا بہت ہوتا ہے اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہے روم کا کہ وہاں چاندی بہت ہوتی اور بیشک میں نے مانگا اپنے رب سے اپنی امت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کے یعنی ایسا قحط نہ ہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے اوپر دشمن سوا مسلمانوں کے یعنی کافر پس مباح جانے اور لیلے جگہ انکے جمع ہونگے اور سلطنت کی یعنی ایسا نہ ہو کہ دشمن جگہ انکے بود و باش کی لیلے اور بسکو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے اے محمد تحقیق جب حکم کروں میں کسی امر کا پس بلاشبہ وہ نہیں پھرتا اور تحقیق میں نے دیا تجھکو یعنی عہد اپنا تیری امت کے لیے بعنی امت اجابت کے لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا میں انکو ساتھ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا میں اوپر کوئی دشمن سوائے مسلمانوں کے پس مباح کرے وہ جگہ انکے بود و باش کی اگرچہ جمع ہوویں اوپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفوں میں ہیں یعنی اگرچہ کافر سارے جہان کے جمع ہوں اسلئے لڑنیکے لیے یہانتک کہ ہوویں تیری امت میں سے بعضے کہ ہلاک کریں بعضوں کو اور قید کریں بعضے بعضوں کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح یعنی کافروں کو اوں سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکیں گے لیکن تیری امت کا ایسیں لڑائی کرے اور بعضے بعضوں کو ہلاک اور قید کریں یہ سطح قضاء الٰہی اور تقدیر الٰہی مقرر ہو گئی ہر گز تغیر و تبدیل نہ پاوے **وعن** سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی مسجد بنی معاویۃ دخل فرکع فیہ رکعتین وصلینا معہ ودعا ربہ طویلا ثم انصرف فقال سألت ربی ثلاثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سألت ربی ان لا یہلک امتی بالسنۃ فاعطانیہا وسألتہ ان لا یہلک امتی بالغرق فاعطانیہا وسألتہ ان لا یجعل بأسہم بینہم فمنعنیہا رواہ مسلم اور روایت ہی سعدؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر **ف** ح نبی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار سے اور اب تک نشان اس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے **ت** پس آگے آنحضرتؐ مسجد میں اور اسمیں پڑھیں دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنے بھی پڑھیں حضرتؐ کے ساتھ اور دعا مانگی آنحضرتؐ نے اپنے رب سے بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات میں مانگی یا بعد اسکے اور ظاہر دوسری بات ہی پھر فارغ ہوے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگیں میں نے اپنے

رب سے تین چیزین سو عنایت کین اُسنے مجکو دوا اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ ڈوبنے کے یعنی ساری امت نہ ڈوب جاے عذاب سے جیسکے قوم نوح طوفان دریاے نیل مین غرق ہوئی اور قوم فرعون طوفان سے سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ نہ گردانے آپسمین اُنکی لڑائی یعنی آپسمین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو ف ح اِس جگہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نے وعن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التوراۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا رواہ البخاری وکذا الدارمی عن عطاء عن ابن سلام بنحوہ وذکر حدیث ابی ہریرۃ نحن الاخرون فی باب الجمعۃ اور روایت ہی عطا ابن یسار سے کہ کہا اُنھون نے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مین نے مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ع ظاہر اعبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑھی ہوگی آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لے تھے سنی ہوگی اور عبد اللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑھی تھین وہ اور لکھتے تھے آنحضرت کی حدیثین اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہین جیسے ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہی خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کے جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق بھیجا ہے تجکو شاہد امت کے احوال پر اور خوشخبری دینے والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانیوالا گنہگارون کو عذاب سے اور پناہ واسطے اُمیون کے ف ح مراد امیون سے عرب ہین کہ وہ پڑھنا لکھنا کثر نہین جانتے تھے یا اسلیے کہ ام القریٰ کی طرف جو مکے کا نام ہی نسبت کیے گئے ہین اور تخصیص عرب کی اسلیے ہی کہ آنحضرت اُنھین مین سے ہین اور اُنھین مین مبعوث ہوئے اُنکی محافظت کے لیے اہل عجم کے غلبے سے اور اگر پناہ گرانہیون شیطانی اور آفات نفسانی سے مراد لیجین تو بھی جو دو برکت آمد آنحضرت کا تمام عالم کے لیے ثابت و پناہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد پناہ سے نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونے اور عذاب کے اُترنے سے اُنپر جبتک کہ وہ ہون اُس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم الحدیث تو بندہ خاص ہی میرا اے محمد کہ بندگی خاص کی تحقیق مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف مین نے تیرا نام رکھا متوکل کہ سب کار و بار اپنے تو نے مجھے سونپے اور اصلا اپنے زور و طاقت پر بھروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانیوالا بازارون مین ف ح تخصیص بازارون کی بسبب عرف عادت کے ہی کہ دہان کو کھولتے ہی خوب جبھی ہوتا ہی ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کے ساتھ یعنی جو اُسکے ساتھ برائی کرے وہ اُسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈھانپتا ہی اور دعاے مغفرت کرتا ہی اُسکے لیے بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اُسکی یہانتک کہ سیدھا کرے اور ہدایت کرے بسبب اُنکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولے خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل کہ نہ سمجھین اور نہ یاد رکھین گویا خلاف اور پردے مین ہین نقل کی یہ بخاری نے یعنی عطا ابن یسار سے اور اسیطرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطا ابن یسار سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے مانند اُس حدیث کے کہ روایت کی بخاری نے عطا سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرۃ کی آنحضرت کے فضائل مین کہ اُسکے اول لفظ نحن الاخرون کا ہی

ف قولہ اور توریت مین ہی اور اسی طرح نقل کیا اسکو دارمی نے عطا ابن یسار سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرۃ کی آنحضرت کے فضائل مین کہ اُسکے اول لفظ نحن الاخرون کا ہی

بیچ باب جمعہ کے **الفصل الثانی** دوسری فصل **عَنْ خَبَّابِ** بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس کہا ہم نے یا رسول اللہ پڑھی آپ نے نماز ایسی کہ نہیں پڑھتے تھے آپ ایسی از نماز فرمایا ہاں اسواسطے کہ یہ نماز رغبت و رخواہش اور دہشت کی تھی یعنی ایسی دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونیکا رکھتا تھا اسلیے نماز دراز پڑھی میں نے اور خشوع و خضوع بہت کیا اور تحقیق میں نے اللہ سے مانگیں اسمیں تین حاجتیں سو عنایت فرمائیں مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا میں نے اسسے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتھ قحط کے یعنی عام قحط کے اور اسی کے حکم میں ہو یا اور مقصود یہ ہو کہ اوپر کوئی بلا ایسی نہ آوے کہ بالکل جڑ بنیاد سے اکھڑ جائیں پس دی مجھے اور چاہا میں نے اسسے یہ کہ نہ غالب کرے اوپر دشمن کو سوا اُنکے یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دے اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتے ہیں اور اپس کے دشمنوں سے یہ بات نہیں تو پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا میں نے یہ کہ پھیلا دے اُنکے بعضوں کو بعضوں کا عذاب یعنی آپسمیں لڑائی نہ کریں اور ہلاک نہ کریں ایک دوسرے کو پس نہ دی مجکو یہ قتل کی تہ بندی اور نسائی نے **وَعَنْ** اور سے **اَبِیْ مَالِکِ** اشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعا وان لا یظھر اھل الباطل علی اھل الحق وان لا تجتمعوا علی الضلالۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہو ابی مالک اشجعی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی نے پناہ دی تمکو تین چیزوں سے ایک یہ کہ نہ بد دعا کرے تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے بعضے پیغمبروں نے کی دوسرے یہ کہ نہ غالب ہوویں باطل پر اہل حق پر **ف ح** یعنی کافر اگرچہ بہت ہوں اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکیں گے چنانچہ حاکم کی روایت میں ہو حضرت عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں ایسے غالب رہیگا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت میں ہی ابی بکرہ کی ابوہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت میں سے قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکیگا اُنکو مخالف اُنکا تیسری یہ کہ امت میری کبھی نہ جمع ہوگی ابتدی **ف ح** اور یہ دلیل ہے اوپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہے ہر زمانے کے مجتہد عالموں کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اور سے **عَوْفِ** بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن تجتمع اللہ علی ھذہ الامۃ سیفین سیفا منھا وسیفا من عدوھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہو عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سے اور دوسری کے دشمنوں سے **ف ح** تو پرستی نے کہا اسکے معنی یہ ہیں کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کرے کہ واقع ہو اُس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپسمیں لڑائی کرے تب مدد استعانی کافروں کو مسلط کرے کہ اپس کی لڑائی سے باز آویں اور بیطبی نے کہا ظاہر یہ ہو کہ وعدہ کیا خدا تعالی نے کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیاں ساتھ کہ آپسمیں بھی لڑائی کریں اور کافروں سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **وَعَنِ** اور سے **السَّائِبِ** انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ سمع خطبۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اثر رجل من اتقفوا یعرف من اتقفوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم من خیر صاھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ فمن صاھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتا فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا رواہ الترمذی اور روایت ہو عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی غصہ میں بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافروں کا کچھ طعن **ف ح** آنحضرت کی شان میں کہ کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ متقی تھے

ساتھ نبوت کے کرامی عرب پس آنحضرتؐ نے چاہا کہ اپنی شان اُنپر ظاہر کریں تو جانیں کہ کیا بڑی شان اُنکی اور بزرگ ہیں نسب میں اُن بہتر ہیں اور اخق ہیں اور دین میں پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرتؐ پھر فرمایا کون ہو تمہیں جانتے ہو تم پس کہا صحابہؓ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی لیکر شرف نسب اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی ورعبد المطلب نہایت بڑا اور شریف اور مشہور تھے عرب میں تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کی خلقت یعنی جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت میں کہ انسان ہیں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو اُنکے بہترین فرقے میں کہ عرب ہیں پھر کیا عرب کو قبیلے پس کیا مجکو اُنکے بہترین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پھر کیا قریش کو گھرانے پس کیا مجکو اُنکے بہترین گھرانوں میں کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو میں بہترین عرب یا بہترین آدمیوں کا ہوں ذات اور حسب میں اور بہترین اُنکا ہوں گھرانہ اور نسب میں نقل کی یہ ترمذی کی ف پس یاد ہو تمہیں سب میں ساتھ ہونے کے یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہوتا ہے چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہے اور یہ برگزیدگی نبیوں کے لیے لازم رکھنا اُنکے گمان پر ہے کہ کہتے تھے کیوں نہ اُتارا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظماے عرب پر و گرنہ نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ اُسنے کہ عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیے نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت میں آپ نبوت کو ملے ہوئے فرمایا ثابت ہوئی میرے لیے اُس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے ف ع یعنی اُنکا قالب زمین پر پڑا تھا جان اُنکو یعنی یہ کہ پہلے متعلق ہونے روح اُنکی کے بدن سے یہ کنایہ ہی بہت و تقدم سے ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْعِرْبَاضِ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہو عرباض بن ساریہؓ سے اُسنے نقل کی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا تحقیق میں لکھا ہوا ہوں اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا نبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اُس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوئے تھے زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں ف ح طینہ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کے بھی معنی آئے ہیں یعنی لکھا گیا میں خاتم النبیین اس حال میں کہ آدم درمیان آب و گل کے تھے یعنی تیلا اُنکا بن رہا تھا بن نہ چکا تھا اور نہ روح اُسمیں پھونکی تھی یہاں کہتے ہیں علما کہ آنحضرتؐ کی نبوت پہلے ہونے سے کیا مراد ہو اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی تو سب انبیاؑ کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا میں ہوئی اُسوقت کہاں جواب اُسکا یہ ہی کہ مراد اُنکا ظہار نبوت سے فرشتوں میں اور روحوں میں جیسا کہ اوردہ ہو کھلنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کے محل اور اُنکے بالاخانوں پر اور حور عین کے سینوں پر اور تیروں پر جنت کے درختوں کے اور درخت طوبی کے اور فرشتوں کی آنکھوں اور بچھوؤں پر بعضے عارفوں نے کہا ہی کہ روح شریف آنحضرتؐ کی بھی تھی روحوں میں کہ اُنکو تربیت کرتی تھی جیسا کہ اس عالم میں ساتھ بدن شریف کے مردی بدنوں کے تھے اور روحوں کا بدنوں سے پہلے پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہی واللہ اعلم اور اب خبر دونیں تمکو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع دعاے اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری و رعالی مرتبے میرے دنیا میں تو اُنکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی اُنھوں نے وقت بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اسپر دلالت کرتی ہی اور نیز بہ ستور اول امر میرا خوشخبری ہو دنیا عیسیؑ کا ہو یعنی جیسے کہ اس آیت میں ہی وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ اور نیز بہ ستور اول امر میرا خواب دیکھنا میری مانکا ہی کہ دیکھا اُنھوں نے جب جنا محبوف ع کہا طیبی وغیرہ نے

ف یعنی خاتم النبیین کا لکھا ہونا اللہ کے نزدیک اور اُنکا پڑے ہونا زمین پر اور گوندھی ہونی مٹی میں اور اُنکا تیلا بن رہا ہونا اور نہ بنا ہونا اور نہ روح پھونکی ہونا اُنکے بدن میں اور اُنکا فرشتوں کو اور روحوں کو اور درختوں کو اور تیروں کو اور آسمان کو اور عرش کو اور بہشت کو اور حور عین کے سینوں کو اور بچھوؤں کو اور آنکھوں کو اور بعضے عارفوں کا کہنا کہ روح شریف آنحضرتؐ کی بھی تھی روحوں میں کہ اُنکو تربیت کرتی تھی

ف ح یعنی اُنکا قالب زمین پر پڑا تھا جان اُنکو یعنی یہ کہ پہلے متعلق ہونے روح اُنکی کے بدن سے یہ کنایہ ہی بہت

ف پس یاد ہو تمہیں سب میں ساتھ ہونے کے یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہوتا ہے چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہی

ف ع دعاے اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری و رعالی مرتبے میرے دنیا میں تو اُنکی زبان سے ہوئی کہ دعا کی اُنھوں نے وقت بنانے خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیت رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اسپر دلالت کرتی ہی اور نیز بہ ستور اول امر میرا خوشخبری ہو دنیا عیسیؑ کا ہو یعنی جیسے کہ اس آیت میں ہی وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ اور نیز بہ ستور اول امر میرا خواب دیکھنا میری مانکا ہی کہ دیکھا اُنھوں نے جب جنا محبوف ع کہا طیبی وغیرہ نے

احتمال ہو کہ وہ ہو اس دیکھنے سے خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننے کے قریب جننے کے ہونگے کہ جیسے ایک روایت مین آیا ہو کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننے کے پہنچین تو خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتے نے آکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنے بچے کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت محمد واحد کی شر ہر حاسد کے سے اور اسکے پہلے وقت حمل رہنے کے خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہو کہ تو جانتی ہو کہ تجھے حمل رہا ہو سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتے مین دیکھتا ہو گی مری ہوئی یعنی وہ چیز کہ دیکھی محذوف اور وہ وہے کہ دلالت کرتا ہو اسپر یہ قول حضرت کا اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لیے ایک نور کہ روشن ہوے لے انکے لیے اس نور کے محل شام کے ف ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہو کہ آنحضرت کے پیدا ہونے کے وقت ایک نور آمنہ سے ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے گھر نمایان ہوے اور یہ عبارت ہو اس سے کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین مشرق و مغرب کے اور مضمحل ہوگی اس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ لفوی نے شرح السنہ مین یعنی ساتھ اسناد اپنے کے عباض سے اور روایت کیا اسکو امام احمد نے ابی امامہ سے قول انکے ساتھ کہ سے آخر تک **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہتر ہون اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کے اور اترانیکے ف ح بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنے نعمت پروردگار کے اور بجالانے حکم پروردگار کے کہتا ہون کہ فرمایا ہو کہ **وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ** اور اسلیے بھی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکھین مرین بمقتضاے اسکی تو قیر تعظیم اور محبت اور ایمان کے اسکی اندازے پر ت اور میرے ہاتھ مین ہو یعنی میرے تصرف مین اور میرے پاس ہوگا روز قیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سے کہتا مین مراد نام آوری کا ہونا آنحضرت کا حمد مین ہو اس خلائق پر اور عرب شہرت کے مقام مین نیزہ کھڑا کرتے ہین اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہی خاص کہ انکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور انکی امت کو حامدون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتے رہتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگے اور حمد انکی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلوانینگے جیسا کہ باب شفاعت مین گذرا بیان اسکا اور نہین کہتا مین پیغمبر قیامت کے دن کیا آدم اور کیا سوا انکے مگر میرے نیزے کے نیچے آوینگے اور پناہ ڈھونڈینگے اور یکے تابع ہونگے ف ع اس جگہ سے معلوم ہوتا ہو کہ آنحضرت کو ظاہر کرنا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سردار روسا کے لیے ہوتا ہی اور نام اسکا لواء الحمد ہو گا اور مین اول ہون گا کہ پھٹے اسنے زمین یعنی اول قبر سے مین ہی نکلونگا اور نہین بجکہ فخر اسپر بلکہ از راہ تحدیث نعمت ف ح کا اور اسکی نعمت کا فکر ہو نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْہُمْ سَمِعَہُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ قَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی کَلَّمَہُ تَکْلِیْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَرُوْحُہُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہُ وَھُوَ کَذٰلِکَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَھُوَ کَذٰلِکَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُحَرِّکُ حَلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْہَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین پس نکلے آنحضرت

ف ح ع

گھر سے یہانتک کہ جب نزدیک ہوئے اُنے سُنا اُنکو کہ آپسمین ذکر کرتے ہین کہا اُنکے بعضونے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے پکڑا دوست اور دوسرے بولے ہمونے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے باتین کہین اور روح اللہ کہا پس عیسیٰ علیہ السلام کلمہ ہین خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرر کے پیدا ہوئے اور بیگورے ہین باتین کہین لڑکپنے مین لوگون سے اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اُنکی ماں کے پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اُس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی اُنکی وہانیت کے آثار اُنمے ظاہر ہوئے کہ مردہ جلوزندہ کرتے تھے اور کہا اور اللہ نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالیٰ نے کہ اُنکو نام سب چیزون کے سکھائے اور فرشتون سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس یکایک آگئے اُنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مین نے تمھارا کلام اور تعجب کرنا تمھارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین اور ہین وہ ایسے ہی بیشک وہ ایسے ہی ہین اور موسیٰ ہمراز و ہمسخن اُسکے ہین اور وہ بھی ہین ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کے کلمہ ہین اور روح اُسکی اور وہ بھی ایسے ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہین برحق خبردار ہوا اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سے کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علما نے کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین پونہچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان دار بھی کہ دوست اور محبوب درگاہ الٰہی کے ہین لیکن اُنمیں کمال رتبۂ اعلیٰ اور خاص رجون مین ہی انتہیٰ اور ملا علی نے کہا خلیل دوست ہی اُنی حاجت کے لیے اور حبیب دوست ہی ملا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرتؐ کا محبوبیت حق مین اور رتبہ کمال کو پونہچا ہی یہ آیت ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ت اور مین اُٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا قیامت کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہین سب اُس علم کے نیچے ہونگے اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اُنکے جو حلقہ ہلاوینگے وہ دروازے بہشت کے اور قصد اندر جانیکا کرینگے پس کہولیوینگا خدا تعالیٰ میرے لیے دروازہ بہشت کا بھر مجکو داخل کریگا اُسمین یعنی فرشتہ مکلف کریگا دروازہ کھولنے کا اور مجکو اندر لیجانیکا اور حالانکہ میرے ساتھ فقیر مسلمان ہونگے اور نہین فخر ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سے بوجب مراتب اپنے کے پہلے داخل ہونے مین چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے جنت مین میری امت کے فقرا نصف یوم پانسو برس پہلے اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سے اور نہین ہی فقر صوفیون کے نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اُنکے نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالیٰ کی طرف نہ طرف غیر اُسکے کے اور طلب کرنا خدا کا اُس سے نہ غیر اُسکے سے اور تو ہی نے کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو مال نہو نے برابر خرچ کرنا ہو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرت نے اور تعریف کی غنائے نفس کی اور جو فقر اور غنا باز رکھے مولیٰ سے وہ برے ہین اور حالت فقر بازگشتی ہی بہت گرفتار ہونے کی اسی لیے حق تعالیٰ نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور اور دلیل یہ ہی کہ فقیر کا فوج عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دوے یہ فقیر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلون کا اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی و دارمی ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلے پچھلون سے انبیا ہون وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمرو بن قیس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے ہین دنیا مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کے داخل ہونے مین اور مراتب ہین قیامت کے دن اور مین کہنے والا ہون ایک بات بغیر فخر کے یعنی بلکہ مقصود اُس سے بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کے ہین اور موسیٰ ہمراز و ہمسخن برگزیدہ ہین خدا کے اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا احمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمد ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھسے یعنی خبر کثیر کا امت کے حق مین اور پناہ مین رکھا اُنکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کرڈالیگا اُنکو

لعہ

ساتھ قحط کے اور نہ جڑ سے اُکھیڑ ڈالیگا اُنکو دشمن یعنی کافر ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اُنکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہو نقل کی یہ دارمی نے **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہو جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پیچھے والا رسولوں کا ہوں یعنی میں آگے چلونگا اُنکے اور وہ پیچھے پیچھے آوینگے بہشت کو یا حشر کے میدان میں اور نہیں کہتا میں یہ فخر سے اور میں ختم کرنیوالا ہوں نبیوں کا اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہوں اور میں ہوں پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہوں نقل کی یہ دارمی نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہو انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول لوگوں سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اُٹھائے جائینگے اور میں پیشوا ہونگا اُنکا جب آوینگے وہ بارگاہ خداوندی میں اور میں اُنکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وہ ف ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نہ کرسکینگے اُسوقت میں اُنکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس میں ہی اُسوقت کلام کرسکونگا اُس مقام میں نہ اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لائق اُسکے ہو اور نہیں اولاد آدم یا جاویگا کسی کو اسوقت کلام کریگا سوا میرے پس اس قول حق سبحانہ کے سے **ہذا** ابو حیۃ یتھوون ویودون لھم فیحتلون دونیا یہ محمول ہو اول امر پر یا خاص کفار کے حق میں ت میں خوشخبری دینے والا ہوں مومنوں کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب ناامید ہوویں ف ح ع یعنی جب غالب ہوا نیز ناامیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کے اور انبیاؑ سے شفاعت طلب کریں لوگ روز اسپر جرأت نہ کرسکینگے عذر کریں جیسے کہ حدیث شفاعت میں کہ یا ہوت بزرگی اور بزرگی نبی اور کنعان بہشت کی اور رحمت کی اُسدن یعنی قیامت میں بیدی یا ہاتھ یعنی میرے تصرف میں ہونگی اور جھنڈا احمد کا اُسدن ہاتھ میں میرے ہوگا اور میں بڑا بزرگ ہوں اولاد آدم کا پروردگار کے نزدیک ہمیشہ خصوصاً اُسدن گرد پھرینگے میرے اور خدمت کرینگے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہیں پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حوروں کو ساتھ انڈوں شتر مرغ کے کہ محفوظ ہونے میں غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی میں کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سرخی کے کہ بدلے رنگوں میں یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار میں کہا کہ مراد بیضٌ مکنونٌ سے موتی سیپ کے ہیں کہ محفوظ ہوتے ہیں ہاتھ اور نظر کے پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوشرنگ بہ اعتبار محفوظ لوگوں کی نظر اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہیں کہ سے ہونے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث غریب ہے یعنی جیسے موتی کہ سے خوب چلتے ہیں یہ نسبت لڑکے کے موتیوں کے ویسے ہی خوبصورت اور خدمت میں متفرق اور پہلے سے حاضر ہونگے **و عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم قام من بین العرش یبلغ سحاۃ من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی اور روایت ہو ابی ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا میں حلہ یعنی جوڑا بہشت کے حلوں سے پس کھڑا ہونگا عرش کے اپنے طرف نہیں کوئی خلائق میں کہ کھڑا ہو سکے اُس مقام میں میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت میں ابی ہریرہؓ سے یہ عبارت زیادہ ہو کہ میں پہلا اُن شخصوں کا ہونگا کہ پھٹے گا اُنسے زمین پس پہنایا جاؤنگا میں حلہ الخ **وعنہ** رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سئل ابو وہبۃ قالوا یا رسول اللہ

وَسَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے اسکے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف یعنی جو کہ ذکر کیا گیا ان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کے جو خدا تعالی کی طرف اور ارادہ انکا نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ پاوے امت اور ثواب اُسکے سبب یا رہنمائی امت کے لیے انکے ہر ایک انمین سے اپنے یار کے لیے دعات کما صحابہؓ نے یا رسول اللہ اور کیا ہو وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت مین نہ پاویگا اُسکو مگر ایک مرد امید رکھتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف یہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی اور پاس ادب ہو درگاہ خداوندی کا کو نکہ متعین ہی کہ وہ حضرتؐ ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بن کعبؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا یعنی مقام محمود مین اور خطیب اُنکا یعنی جب وہ چپ ہونگے مین اُنکی طرف سے کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اُنکا بغیر فخر کے کہتا ہونگا نبیون نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّي مِنْهُمْ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست و نزدیک ہی نبیون مین سے اور تحقیق میرے دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم علیہ السلام ہین پھر پڑھی آنحضرتؐ نے یعنی تائید اور تقویت اس کلام کے لیے یہ آیت کہ تحقیق نزدیک ترین لوگون کے ساتھ ابراہیمؑ کے البتہ وہ ہین کہ جنھون نے متابعت کی ابراہیمؑ کی یعنی اُنکے زمانے مین اور بعد اُنکے اور یہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور تھے ابراہیمؑ کی متابعت و موافقت کے دین اور شریعت مین سو وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالی دوست ہو مسلمانون کا اور کارساز انکی کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُعَطِّفُ لِأَمْرِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ رَوَاهُ وَشَرْحُ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا تعالی نے بھیجا مجکو اسلیے تمام کرنے اچھی خویون کے اور پورا کرنے کے اچھے کاموں کے لیے یعنی مجکو بھیجا ہو واسطے ہدایت خلق کے اور خوب کامل کرنے اُنکے اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْ كَعْبٍ يُكْنٰى عَنِ التَّوْرِيَةِ قَالَ نَجِدُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللّٰهِ عَبْدَهُ الْمُخْتَارَ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يُحَمِّدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُونَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَوٰتِ إِذَا جَاءَتْ وَقْتُهَا يَأْتَزِرُونَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلٰى أَطْرَافِهِمْ مُنَادُوهُمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صُفُوفُهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصُفُوفُهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ لُيُوثٌ عَلَى الْخَيْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مع تغیر یسیر اور روایت ہی کعب احبارؒ سے جو بڑے تابعیون مین سے اور اہل کتاب کے عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے کہا لکھا ہوا پاتا ہون مین یعنی توریت مین کہ محمدؐ بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہ بدلا نہین لیتا ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اُسکی پیدائش مکے مین ہی اور جگہ اُسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اُسکی شام مین ہی ف ع بادشاہی سو مراد ہی وہ نبوت ظہور اُسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اُس ملک مین زیادہ ہی ورنہ بادشاہی آنحضرتؐ کی ساتھ جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اُنکی بعد تمام ہونے مدت اُنکی کے اور ایام خلافت اُنکی کے شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہؓ کے لیے اور بعد

اُنکے نبی امیہ کے لیے ہوئی ت اور امت اُسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور اُترین یا ہر پست مکان مین نیچے اُترنے وقت بقدر اِس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے چڑھینگے روایت اور نگہبانی کرنیوالے ہونگے سورج کی ف ع یعنی اُسکے طلوع وغروب وزوال کا دھیان رکھینگے نماز وعبادت کے وقتون کے لیے اور روایت کیا ہی حاکم نے عبداللہ بن ابی اوفی سے مرفوعاً کہ تحقیق اچھے خدا کے بندون مین وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کے لیے ت اور اگر چلینگے نماز جب اُسکا وقت آوے ازار باندھین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور سایا لفہ کرین ستر عورت مین یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدھی پنڈلیون تک یعنی بیچ وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتھ اور پانون اور مُنہہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرے آسمان زمین کے درمیان یعنی اذان کے باندھکر مکان پر یا منارہ وغیرہ کے حذف اُنکی لڑائی مین اور صف اُنکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کھڑے ہوتے ہین کافرون کی لڑائی کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتے ہین شیطان وُنس کے مارنے کو اُنکی ہویات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنے مین جیسے کہ شہد مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نقل کی یہ دارمی نے ساتھ تھوڑے سے تغیر کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰيةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَدَدْتُ بَقِيَ فِيْ بَيْتٍ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن سلام سے کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرتؐ کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے دفن کیے جاوینگے آنحضرتؐ کے ساتھ اُنکے حجرے مین کہا ابو مودود نے چاہتا ہون مین کہ رہے واسطے مین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہؓ کے حجرے مین کہ جہان آنحضرتؐ مدفون ہین ایک قبر کی جگہ وہان خالی ہی یہ ترجمہ نہی ف ع عیسیٰ علیہ السلام مدفون ہونگے گو یا حکمت جگہ کے باقی رہنے مین وہان باوجود قصد کرنے بعضے صحابہؓ کے دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اُسی کا یا تھی اور خبر دی ہی بہتون نے جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئے ہین کہ دیکھین تین قبرین مسطح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلے کے اور ابوبکر کی متاخر اُنسے کہ سر اُنکا مقابل ہی پشت آنحضرتؐ کے اور سر عمرؓ کا مقابل پشت ابوبکرؓ کے اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمرؓ کے باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد ٹھہرنے اپنے کے زمین مین حج کرینگے اور دنیا پھر کر آوینگے اور دو برسیان مین مکے اور مدینے کے انتقال کرینگے اور دُھا کیا جاویگا پیغمبر کے ساتھ اُنکے حجرے مین دفن کیے جاوینگے حجرۂ شریفہ مین حضرت عمرؓ کے پہلو مین بس ہونگے وہ دونون صحابی حج مین و نبیون کے علیہم الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل** میسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ رواہ ابن عباسؓ سے کہ کہا اُنھون نے تحقیق اللہ تعالے نے فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء پر و اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نے اے ابو العباسؓ کس چیز کے ساتھ فضیلت دی حق تعالے نے آنحضرتؐ کو آسمان والون پر کہا ابن عباسؓ نے کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نے فرمایا فرشتون کو یہ کلام اور جو کوئی کہوے فرشتون سے تحقیق مین معبود ہون خدا کے سوا پس اُسکو اُسکے بدلے مین دینگے ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم ظالمون کو جو حد سے گذرین ف ح یعنی پس حق تعالے نے فرشتون کے لیے اسطرح کا سخت اور دہمکانے کے ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اُنپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالے نے آنحضرت صلی اللہ

وسلم کے لیے مہربانی و رحمت کے ساتھ کہ تحقیق ہمنے کھولدیے تیرے لیے دروازے برکتوں کے برگزیدوں کے صاف کھولدینا کہ ہمارے لیے فتح کے کی ہی تو کہ بخشدے تیرے لیے خدا تعالیٰ گناہ تیرے جو پہلے گذرے اور جو پیچھے آوین ف ح اس آیت مین تین ولیمن بہت ہین اور سب تو جیون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی بے اسکے کہ گناہ ہون آقا جب غلام سے خوش ہوتے ہین تو کہتے ہین ہمنے تیرے سب گناہ بخشدیے جو کچھ کرے تو مجھپر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بیگناہ ہوت کہا لوگون نے اور کیا ہی بزرگی اُنکی انبیا پر کہا ابن عباسؓ نے یعنی بیچ بیان بزرگی اُنکی کے دنیا پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اُسکی قوم کی زبان کے ساتھ تو کہ بیان کرے اُنکے لیے احکام شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر تمام لوگون کے لیے پس رسول کیا خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو جنی آدمیون کی طرف ف ح اور خاص کر کہ نا آدمیون کا آیت مین اسلیے ہی کہ وہ اشرف انواع مخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم دعوت ہی تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضے اہل کتاب کہتے تھے باطل ہو جاوے اور احادیث مین بہت ہین اسکی کہ آنحضرت مبعوث ہین جنون کی بھی

وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا اباذر اتانی ملکان فی انا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فوزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فوزنتھم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم یتساقطون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سے کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر جانتے تھے کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحاے مکے کی ایک جانب مین تھا پس اُترا ایک اُن فرشتون مین سے زمین کیطرف اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان پس کہا ایک نے اُن دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہی یعنے یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالیٰ نے کہ یہ ایک پیغمبر ہی اُسکے پاس جاؤ کہا اُسکے یار نے ہان یہی ہی کہا اُس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اُسکو اور اندازہ کر ایک مرد کے ساتھ اسکی امت سے پس تولا گیا مین اُس مرد کے ساتھ سو غالب آیا مین اُسپر پھر کہا تو اُسکو دس مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ پس غالب آیا مین اُنپر پھر کہا تو اُسکو سو مرد کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ سو اُنپر بھی غالب رہا پھر کہا تو اُسکو ہزار کے ساتھ پس تولا گیا مین اُنکے ساتھ بھی سو اُنپر بھی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکھتا ہون اُن ہزار مردون کی طرف کہ وہ مجھپر گرے پڑتے ہین ترازو کے ہلکا ہونے سے یعنی جس پلڑے پر وہ تھے ایسا وہ بسبب ہلکا پن کے اونچا ہو رہا تھا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتے تھے کہ مجھپر گرا چاہتے ہین پس کہا ایک نے اُن دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تولے اسکو تو لے اسکی ساری امت کے ساتھ تو بیشک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کہین یہ دونون مدثین دارمی نے **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم واُمرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بھا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجھپر قربانی اور نہیں فرض کین گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تھی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور نہین نماز ضحیٰ کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کے اور تم امر نہین کیے گئے اُسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نے

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

اب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اُن نبیون علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین اور رد مین اور رہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکے دادا عبد المطلب نے رکھا اور جب اُنسے کہا کسی نے کہ تمنے اپنے بیٹے کا نام اپنے آباؤ اجداد کے نام پر کیون نہ رکھا اور یہ نام

ہر گز تمہاری قوم مین نہین ہوگا اُنھون نے کہا یہ نام اسکا ہمنے اِس لیے رکھا ہو کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہو کہ تا خدا تعالی آسمان مین اُسکی تعریف کرے اور لوگ زمین پر اور آیا ہو کہ عبد المطلب نے خواب مین کہا گویا ایک زنجیر جانمین سے آنکی پیٹھ سے نکلی ہو کہ ایک طرف اُسکی آسمان مین ہو اور ایک طرف مشرق مین ہو اور ایک طرف مغرب مین بعد اُسکے وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہو کہ ہر پتے پر اُسکے نور ہو اور اہل مشرق و مغرب اُسکے ساتھ معلق ہین پس یہ خواب لوگون سے کہا اُنھون نے تعبیر دی کہ اُنکی پشت سے ایک شخص ایسا پیدا ہو کہ اہل مشرق و مغرب اُسکے تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اِسلیے محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نے بھی جب دیکھا کہ کوئی کہتا ہو کہ تجکو حمل ہوا اِس اُمت کے سردار اور پیغمبر کا اور جب بنے تو نام اُسکا محمد رکھیو اور روایت کیا گیا ہو کہ آنحضرت کے پیدا ہونے سے پہلے کسی کا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہے پیغمبر آخر زمانی کا پیدا ہوا ہو اور نام اُسکا محمد ہو چار شخصون نے اپنے بیٹون کا نام محمد اسی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سے مشرف ہون لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت کے نام سے پہلے نہین ہو سکتے کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھے تھے اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہو کہ القاب اور نام آنحضرت کے قرآن مجید مین بہت آئے ہین سو بعضے عالمون نے نناوے نام جمع کیے ہین موافق اسماء الٰہی کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ حق جل و علا نے تیس نام اپنے نامون مین سے اپنے حبیب کے لیے خاص کیے اور بعضون نے کہا ہو کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کے نام پہلی کتابون مین اور قرآن و حدیث مین تو تین سو ہوتے ہین اور چار سو بھی آئے ہین اور قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکی مذہب کے بڑے عالمون سے ہین کہا کہ بعضے صوفیون نے کہا ہو کہ خدا تعالی کے ہزار نام ہین اور اُسکے حبیب کے بھی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سے اسم نکلتا ہی آور سیوطی نے ایک کتاب علمدہ آنحضرت کے نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نے بائیس نام ذکر کیے اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین سے مراد آنحضرت کے صفات سے یہان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کے اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **الفصل الاول** منسل پہلی **عَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیْ الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۝ روایت ہو جبیر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام ہین یعنی بہت سے اور مشہور اِنمین سے نام میرا محمد ہو اور دوسرا احمد ف حرف بعضی واؤ ہین محمود بھی آیا ہو اور سب مشتق حمد سے ہین محمود تعریف کیا گیا ذات و صفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بیحد و بیشما اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اُسکے پیچھلون نے حق تعالی نے پہلے کلام مین یا اپنے مولی کے بہت تعریف کرنیوالا کر جو کسیکو معلوم نہین جیسے مقام محمود مین ہوگا اور کھڑا ہوویگا اُنکے لیے اور احمد اور میرا نام ماحی ہو یعنی مٹانیوالا ایسا مٹاتا ہی اللہ میرے متبعون کے سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی اور حشر کے اور نام میرا حاشر ہی کہ اُٹھایا جاؤنگا اور جمع کیا جاؤنگا لوگ میرے قدم پر یعنی اول مین قبر سے اُٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہو اور عاقب وہ ہی کہ نہ ہو پیچھے اُسکے کوئی نبی فعل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حرف عاقب کے معنی مین پیچھے آنیوالا اور مراد یہان ہی پیچھے آنے والا سب پیغمبرون کے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَآءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۝ روایت ہو ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنی ذات شریف کے کتنے نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنے پیچھے آنیوالا سب پیغمبرون کے اور حاشر کہ معنی اِسکے اوپر کی

حدیث مین مذکور ہوئے اور نبی توبہ کا ف ح یعنی ساری خلقت نے آنحضرتؐ کے ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرتؐ کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپکی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کے کہ بغیر قتل و سزا کے قصور آنکا نہ معاف ہوتا تھا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف مین وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتے تم کہ کیونکر ہٹا دیا اللہ نے مجھ سے خدا تعالیٰ نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور نکالنا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہین مذمم کو اور مین محمد ہون ف ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرتؐ کو مذمم کہتے تھے کہ معنی ہین بعض محمدؐ کی جو یعنی مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر آپکو برا کہتے اور یعنی لعنت کہتے سو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بدکھاوا اور لعن و لعن مذمم کو کرتے ہین اور مین مذمم نہین پس کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے انکے بدکہاؤ سے بچایا بامجبوت نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابر بن سمرہؓ سے کہا کہ تھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھ بال سفید حضرتؐ کے سر اور داڑھی کے اگلے جانب مین جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہوتی تھی سفیدی جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف ح اسلیے کہ تیل لگانے سے بال صحیح ہوجاتے ہین پس جبکہ بال سفید آپکے کم تھے ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی اور تر و لیدگی مین بال جدا جدا ہوتے ہین پس معلوم ہوتے لگتے ہین سفید سیاہ سے اور آنحضرتؐ کے سر اور داڑھی مین سفید بال بیشک سے زیادہ تھے بڑھاپے مین اور بعضی روایت مین اس سے بھی کم آئے ہین ت اور تھے آنحضرتؐ بہت بالون والے داڑھی کے ف ح یعنی داڑھی کی گھنی تھی ہلکی نہ تھی جیسے اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہے اور حضرت علیؓ کی روایت شریف کی داڑھی مین کچھ ثابت نہین ہوا اور سماجۃ عظام سے داڑھی کی منقول ہے چنانچہ آیا ہے کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی داڑھی نے انکا تمام سینہ کندھون تک بھر دیا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت شیخ محیی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی داڑھی لمبی چوڑی تھی اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ قبضے سے زیادہ نہ رکھتے تھے غرضکہ داڑھی ایک شت سے کم روا نہین اور زیادہ مین روایات و آثار مختلف آئے ہین ت پس کہا ایک مرد نے یعنے وقت بیان کرنے جابر کے حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک مانند تلوار کے یعنی چمکیلے روشنی مین لیکن چونکہ یہ موہم تھا طول کو بھی کہا جابر نے نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کے اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مائل گولائی کے طرف ایک کے رحدیث مین آیا ہے بمثل القمر اور ایک مین آیا ہے وکان وجھہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہے کہ چمکتا تھا چہرہ مبارک آنحضرتؐ کا جیسی چمکتا ہے چودھوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ ہوتا تھا چہرہ مبارک آپکا جب خوشحال مثل آئینہ کے اور عکس کرتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین اسب لدینہ مین ہے کہ تشبیہین لوگون نے اپنی فہم کے موافق بحسب عرف کی دین ہین ورنہ آنحضرتؐ کی جمال و کمال کی بہت جلالت اور حسن و ملاحت کو کوئی چیز مشابہت نہین کہتی رباعی کسی حسن و ملاحت بیا رمانرسد ✽ ترا درین سخن افکار ما رانرسد ✽ ہزار نقش برآید کلک صنع ولی ✽ یکی بخوبی نقش نگار مانرسد ✽ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی صبحہ آ قد حسنہ و جمالہ و کمالہ اور چاہتا چاہیے کہ دور رہے مبارک کا بشکل ارے کے نہین تھا کہ آفتاب ارے رہا نہ اور آئینے کی تشبیہ سے وہم جاوے اسکا اسلیے کہ حدیثون مین آیا ہے کہ لم یکن بالمکلم یعنی نہین تھا چہرہ مبارک حضرتؐ کا بہت گول بلکہ کچھ طول کہتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللھم صل وسلم علیہ صلاۃ اللہ علی احمد ثالث اور دیکھا مین نے مہر نبوت کو شانہ کے پاس ف ح اور ایک روایت مین ہے

لہ اور نہین ہے کہ بیچ بیچ بالون کے ت

لہ یعنی سے ۱۲

لہ یعنی سے ۱۲

درمیان دونوں شانوں کے بہر تقدیر بائیں شانے کے پاس تھی ف مانند بیضۂ کبوتر کے یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اُس مہر کا آنحضرتؐ کے بدن مبارک کے ساتھ اور تمام اعضا کا سا اسکا بھی رنگ اور بآب وتاب تھا ذراغ تھا بطور برص کے چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مین ایک ٹکڑا گوشت کا تھا بلند تر تمام اجزاے بدن شریف سے کہ اسکو خاتم نبوت کہتے تھے ت کے زبر سے یعنی تمام ہونے ایک ایک کار کے یا ت کے زبر سے یعنی مہر اور نشان اُسکے کہ وہ خاتم النبیین ہین اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت و انجیل وغیرہ مین موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی آخر زمانے مین بشارت دیتے تھے تو یہ بتا بتلاتے تھے کہ اُنکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نے مستدرک مین سب سے روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اُسکے داہنے ہاتھ مین نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اُنکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا و دونوں شانوں کے درمیان مین یہ نشان جیسے نامہ پر مہر کہ زوتی تغیر اور تبدل سے محفوظ رہے اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اُسمین لکھا ہوا تھا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ تو جہہ حیث کنت فانك منصور اور روایتون مین آیا ہی کہ اُس سے ایک ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ خیرہ کرتا تھا اور اسکو تشبیہ لوگونکے سمجھنے کے لیے ظاہر کی چیزون کے ساتھ دمی مانند بیضۂ کبوتر وغیرہ کے لیکن حقیقت اُسکی کہ ایک سر عظیم و نشانی نادر تھی سو حق تعالی کے کوئی اُسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد اللہ بن سرجس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأكلت معه خبزا ولحما أو قال ثريدا ثم درت خلفه فنظرت إلى خاتم النبوة بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كأمثال الثآليل رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھایا مین نے اُنکے ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا مین نے ثرید یعنی روٹی کے ٹکڑے شوربے مین بھیگے ہوے پھر گیا مین آنحضرتؐ کے پیچھے پس دیکھا مین مہر نبوت کو طرف آنحضرتؐ کے دونون شانون کے درمیان مین اُنکے بائین شانے کی نرم ہڈی کے پاس مانند مسے کے یعنی ہیئت مین جیسے اوپر کی حدیث مین تھا مانند انڈے کے اُسپر تل جیسے مانند سون نے نقل کی یہ مسلم نے وعن أم خالد بنت خالد بن سعيد قالت أتى النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة فقال تتوفى بأم خالد فأتى بها تحمل فأخذ الخميصة بيده فألبسها قال أبلى وأخلقي ثم أبلى وأخلقي وكان فيها علم أخضر أو أصفر فقال يا أم خالد هذا سناه وهي بالحبشية حسنة قالت فذهبت ألعب بخاتم النبوة فزبرني أبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعها رواہ البخاری اور روایت ہی ام خالد بنت خالد بن سعید کی سے کہا اُسنے کہ لائے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کہ اُنمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اُٹھالائی گئی ام خالد کو وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرتؐ نے کملی کو اپنے ہاتھ مین پس پہنایا اُسکو فرمایا آنحضرتؐ نے یعنی موافق اپنی سنت کے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتے تھے تو پرانا کر اس کپڑے کو پھر پرانا کر یعنی بہت جیو تو کپڑے بہت پرانے کرے تو اور تھا اس کملی مین نشان سبز یا زرد سو شک راوی کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے ام خالد یہ کیا اچھا ہی اور یہ کلمہ بسان اہل حبش مین یعنی حسنہ یعنی نیک کے ہی کہا ام خالد نے پس گئی مین کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سے یعنی جیسے عادت چھوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میرے باپ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے چھوڑ دے اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نے وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير ليس بالأعنق ولا بالأدم وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء وفي رواية يصف النبي صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير أزهر اللون وقال كان شعره رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم

ای اسماء اذکار و تقریر ما ذکرہ ابن حجر فی شرح البخاری قال سمعان ضخم الراس والقلیل لحم
ذہبت فکانہا مثال کان بہ الکثیر و من اعرف لہ قال کان شثن القدمین والکفین اور روایت ہے انس رض سے کہ نہ تھے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھگنے ف ح یعنی متوسط قد کے لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہے کہ آنحضرتؐ جب کسی جماعت میں کھڑے
ہوتے تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اس جماعت میں دراز قد ہوتے تھے تو یہ بسبب درازی قد کے نہ تھا بلکہ بسبب عزت
اور رفعت اور عظمت کے تھا اور حقیقت میں یہ بھی جہت تھا آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونے کے کہ ذرہ اس میں آمیزش سرخی
کی اور نہ تھے نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ و سفید گندم گون تھے اور نہ تھے آنحضرتؐ کے بال بہت بل کھائے ہوئے جیسے کہ
حبشیوں کے ہوتے ہیں اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوئے یعنی بلکہ بیچ ان دونوں کے تھے اور اٹھایا اللہ نے آنحضرتؐ کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس
برس کے پیغمبر جب پورے چالیس برس کے ہو چکے تھے پھر اقامت کی آنحضرتؐ نے مکہ میں دس برس اور مدینے میں دس برس اور
فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو ساٹھ برس تمام ہونے پر ف ح دس برس کا رہنا حضرتؐ کا مدینے میں تو بالاتفاق ہے کسی کو اس میں
خلاف نہیں اور مکہ کے رہنے میں تیرہ برس ہیں پس اس حساب سے آنحضرتؐ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی ہوتی ہے اور یہاں ساٹھ
برس کہا بقول جیسا کسی کا یہ ہے کہ راوی نے اس روایت میں کسر کا اعتبار نہیں کیا اور قیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ اور یہ عادت ہے اہل عرب
کی بیان عدد میں ت اور حالانکہ تھے آنحضرتؐ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس بال سفید اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ روایت ہے انس رض
سے درحالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرتؐ میانہ قد قوم میں نہ تھے دراز اور نہ ٹھنگنے روشن رنگ چمکتا ہوا رنگ گویا کہا
انس نے کہ تھے بال آنحضرتؐ کے آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں پھر فصل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ح اور ایک روایت میں ہے دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا بسبب
اختلاف احوال کے ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار میں کہا کہ جب غفلت ہوتی ہے
بالوں کے کترنے سے تو دراز ہو جاتے اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کبھی بال کترتے تھے
کہ موئے ناہموار کو کاٹ دیتے تھے اور کترنے کے نہیں ہوا اللہ اعلم اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرتؐ بڑے سر کے
اور موٹے شانوں کے ف ح یعنی پاس مبارک پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک
ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے کثرت سرداری اور عظیم الشانی پر اور متلذذی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا سمجھا جاتا
ہے ان کے کہ کم عقل بیہودہ تر ہیں نسبت اور تھے آنحضرتؐ فراخ حوصلہ میں کے اور ایک روایت میں بخاری کی آیا ہے کہ کہا انس نے
تھے آنحضرتؐ کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی اور پرگوشت ف ح دونوں کے لیے ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے
لیے ذموم ہونا ہوا اعضا شریف کا سوا ہونا خلقت میں نہ سخی جلد کی کیونکہ جلد مبارک مرمریہ سے زیادہ نرم تھی وَعَنِ الْجَلَدِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَيْنَ الْمَرْبُوعَةِ وَالطَّوِيلِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا
قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا بِالطَّوِيلِ وَكَانَ لَا بِالْقَصِيرِ اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم خوبصورت قد اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کے یعنی طرفین آنحضرتؐ کے دونوں مونڈھوں میں بہت تھا

اور اس فراخی سینے کی بھی لازم آتی ہو واسطے آنحضرتؐ کے بال تھے کہ پہنچتے اُنکے کانوں کی لو کو دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو سرخ جوڑے مین کہ ازار اور چادر یمن کی تھی ف ح اور مراد سرخ سے یہ ہو کہ اُسمین سرخ خطے تھے اسطرح محدثون نے تحقیق کیا ہو اور سبز حلہ سے بھی کہ وہ یمن واقع ہی یہی مراد ہو کہ اُسمین سبز اور زرد خطے تھے ت نہین دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرتؐ سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہو مسلم کے کہ کہا براء نے نہین دیکھا میں نے کوئی ہالون والا لانبا سرخ جوڑے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال قریب پونہچتے تھے اُنکے مونڈھون کے فراخی تھی درمیان دونون مونڈھون کے نہ تھے حضرتؐ لمبے اور نہ پست ف ح آدمی کے بالون کے تین نام ہین جمہ بضم جیم اور تشدید میم سے اور لمہ لام کے زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واو کے زبر اور فا کے جزم سے پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذرجائین اور جب کندھے تک پونہچے تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پونہچے اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالوں کے بھی آتا ہی وعن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العین منہوس العقبین قلت لسماک ما ضلیع الفم قال معتم الفم قلت ما اشکل العین قال طویل شق العین قلت ما منہوس العقبین قال قلیل لحم العقب رواہ مسلم اور روایت ہی سماک بن حرب سے اُنے نقل کی جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن ف ح اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہو مردون کے لیے اور تنگ دہنی کو مردون کے لیے عیب جانتے ہین اور بعضے مراد کرتے ہین کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت ت اور حضرتؐ کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کے ڈورے چھوٹے ہوئے کہ گوشت ایڑیان کہا گیا واسطے سماک کے کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کے کہا اُنھون نے بڑے منہ والے کے ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کے کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے ف ع کہا ہی علماء نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہو اور ٹھیک ہے وہی جو اوپر کہا گیا کہ آنکھ کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علما لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہین ت کہا گیا سماک سے کہ کیا ہین معنے منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی احد غیری ممن رآہ مقصد اخرجہ مسلم اور روایت ہو ابوطفیل سے کہا اُنے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید رنگین یعنی خالص سفیدی نہ تھے اور سنہ یعنی قدمین اور جسم میں ف ح سب صفتون مین وعن ثابت قال سئل انس عن خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاتہ فی لحیتہ لفعلت متفق علیہ وفی روایۃ لہ لم یکن فی رأسہ وعدہ شمطات کن فی رأسہ عد ثمانی شعرات بیضا وفی روایۃ قال لما کان البیاض فی تعنفقتہ وفی الصدغین قلیلا وفی الرأس نبذا اور روایت ہو ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رضی اللہ عنہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرتؐ نہ پونہچے تھے اُس عمر کو کہ خضاب لگاوین ف ح یعنی آنحضرتؐ کے سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہوتے تھے بادی النظر مین جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہ ہی کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ نہ ہونے کے برابر تھا جیسے کہ ابتدا بڑھاپے کی ہوتی ہی جیسے کہ اور حدیث مین ہی کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرتؐ کے کہ کتنی ہی خریف مین تھے تو البتہ گن لیتا مین اُنکو اور ایک روایت مین یون ہو کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تھے آنحضرتؐ کے سر سماک مین کہتا تھا مین نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے اور ایک روایت مین مسلم کی یہ ہو کہ کہا انس نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ سر مین حضرتؐ کے اور کن پٹیون کی کے اور سر سماک مین کچھ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشط راسہ ادہن کان اکثر ما یستعمل ادہانہ ادہان بیتہ قلما یفارق یدہ الادہان اذا ادہن وکان اکثر ما یستعمل

کتب خانہ چشتیہ

متفق علیہ اور روایت انس رضؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتے رنگ کے گویا کہ پسینے اُنکے موتی تھے یعنی ہیئت میں صفائی و چمک میں جب وہ چلتے تھے آنحضرتؐ تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں آتا ہو یا یہ معنی ہیں کہ اٹھاتے تھے پانوں ثبوت و جلادت جیسے کہ عادت قویوں و دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پانوں میں پر گھسٹتے چلتے ہیں زمین ہموار میں کہ کسی پیالہ کو ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور وہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور دسوگھا میں کوئی مشک اور عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَہَا فَعَرِقَ وَنَشَطَ لَہَا فَقَبَضَتْ عَلَیْہِ وَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ہٰذَا اَوْ اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا فَقَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِی طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلیمؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے ام سلیم کے یہاں اور اُنکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرنے پس بچھاتیں ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس آپ آنحضرتؐ سوتے فرغ کرتے ہیں کہ ام سلیمؓ آنحضرتؐ کی محرومونسی تھیں دودھ کے سبب قرابت و محرم کے پاس کبھی کبھی سوتے تھے اور یہ ہیں انس رضؓ کی کہ جو خادم حضرتؐ کے تھے اور عاقل اور فاضلہ تھیں عورتوں میں تھ اور آنحضرتؐ کو پسینا بہت آتا تھا یعنی اسلیے کہ آنحضرتؐ تھے کثیر الحیا پس کہا کہ تھیں ام سلیمؓ پسینا آپکا اور ملا دیتیں اُسکو اپنے عطر اور خوشبویوں میں پس جب دیکھا آنحضرتؐ نے کہ یعنی ہیں وہ پسینا آپکا تو فرمایا کیا کرتی ہو تو یہ پسینا اے ام سلیمؓ کہا ام سلیمؓ نے کہ پسینا تمہارا ہے ہم اُمید رکھتے ہیں اسکی خوشبویوں میں سے پسینا تمہارا خوشبو ترین خوشبویوں سے ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیمؓ نے یا رسول اللہ ہم اُمید رکھتے ہیں اسکی برکت کی اپنے چھوٹوں کے لیے یعنی اُنکے بدن اور منہ پر ملتے ہیں تو اسکی برکت کے سبب ہمیں بالوں سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْاُوْلٰی ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی اَہْلِہٖ وَخَرَجْتُ مَعَہٗ فَاسْتَقْبَلَہٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ یَمْسَحُ خَدَّیْ اَحَدِہِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّیَّ فَوَجَدْتُ لِیَدِہٖ بَرْدًا اَوْ رِیْحًا کَاَنَّمَا اَخْرَجَہَا مِنْ جُؤْنَۃِ عَطَّارٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَذَکَرَ حَدِیْثَ جَابِرٍ رَسَمَّوْا بِاسْمِیْ فِیْ بَابِ الْاَسَامِیْ وَحَدِیْثُ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ نَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ فِیْ بَابِ اَحْکَامِ الْاَنْبِیَاءِ اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہا نماز پڑھی میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگوں کی طرف اور میں بھی اُنکے ساتھ نکلا پس آگے آنحضرتؐ کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونوں کا ایک ایک کے پر اور ایک پر میں پس چھوا میں رخسارون کو بھی فرغ لفظ خدی یہاں دال کے زیر سے اور تثنی کہ جزم سے ہو بلفظ مفرد اور بعضی نسخون میں یہاں بھی بلفظ تثنیہ ہو دال کے زبر اور ہی کی تشدید سے یعنی چھوا میرے دو رخسارون کو اور ملا علی نے مکمل اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخے میں بصیغہ تثنیہ ہو اور ایک نسخے میں مفرد بہ ارادہ جنس کے ت پس پائی میں نے آنحضرتؐ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو کی گویا آنحضرتؐ نے نکالا ہاتھ عطار کے ڈبے سے یہ حدیث فرغ اس حدیث میں بیان ہے حضرتؐ کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذاتہ تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے تھے تا برکت خوشبودار ہونے اُسطے ملاقات ملائکہ کے اور لینے وحی کے اور تشنی مسلمانوں کے تھ اور مذکور کی گئی حدیث جابرؓ کی کہ سراُسکا یہ ہے سمعا باسمی ہیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب یزید کی کہ سراُسکا یہ ہے نظرت الی خاتم النبوۃ ہیچ باب احکام الیاء کے یعنی وہ دونوں حدیث کہ ہیں اس باب میں وہ دونوں حدیث کہ ہیں اس باب میں

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالْاَکْلُوْلِ وَکَانَ یَاْکُلُ الْقَصِیْرَ فَقَمَ الْاَکْلَۃِ فَاِنَّ الْاَکْلَۃَ الْاَقْمَئِیْنَ وَاَقْعَیْنَ مُتَّکِئًا

مُعْتَدِلَ الْقَامَةِ لَيْسَ بِطَوِيلٍ الْمُمَغَّطِ وَلَا إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور دھنگے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھن کی ڈاڑھی کے پر گوشت نہیں ہتھیلیاں ہاتھوں کی اور پاؤں مبارک رنگ آپکا سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹے تھے جوڑ ہڈیوں کے لمبے تھے مسربہ کے یعنی سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر لمبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب میں اُترتے ہیں بلندی سے ف ح مقصود یہ ہے کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اُٹھاتے تھے پاؤں مبارک زمین پر بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور ازانے کے ت نہیں کہا میں نے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے وفات آپکی کے مانند اُنکے رحمت خاص جیسے اللہ اُنپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ تھے جب وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فراتے نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت دبلے ہوئے بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت اور نہ تھے مجتمع اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی رو مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھ کی بہت اور دراز پلکیں موٹے سرے ہڈیوں کے بزرگ کندھے کے زبر اور زیر سے جگہ پر اتباع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کے جو جگہ ہے وہ بھی ہوئی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر بالوں کی سینے سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوائے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور نیچوں کے پس اَجْرَدُ مقابل اَشْثَرُ کے ہے اور اشارہ وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ ہے کہ جسکے تمام بدن پر بال نہوں ت پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اُٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اُترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے تھے اپنے تو پھیرتے تھے تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتے تھے ف ح یعنی نظر چہرہ اکرم کی نہ دیکھتے تھے منکروں کی طرح اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ کھڑے کھڑے گردن نہ پھیرتے تھے اپنے بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں لیکن متوجہ کرتے تھے اُدھر باطمینان یا بیٹھے پھیرتے باطمینان ت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کر دیئے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں اور بڑے بہادر کے ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سے تھی نہ ستا اور دکھانے اور ریا کے واسطے نہ اسکے یہ معنی کہ بخیل تھے یا جود و سخا تو جودت سے ہے جیم کے زبر سے یعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیر تھے پس نہیں محل اور تنگ ہونے شجاعت کی اور نہ اسکے معنی کہ اعراب سے اور یا احمد و جود سے جیم کے پیش سے یعنی دینے کے ضد بخل سے یعنی بخیل نہیں کہتے تھے کسی چیز میں سوال کرنے والے کو مگر دیتے تھے اور ظاہر اور صاف کے بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے اور بہت سچے تھے لوگوں میں زبان کے اور دیانت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب و درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور جہت نرم تھے لوگوں میں اچھی روے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں ایسے کہ ہر قوم رعیت کے جو کوئی دیکھتا انکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا تھا انکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کے اور معرفت کے تو ڈر جاتا انسے بسبب وقار کے اور جب بیٹھتا انکے پاس لحاظ رکھتا اور معلوم کرتا احسن خُلق انکا پکا تو نہایت دوست رکھتا انکو تا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت انکی کے اور نہ بعد انکے مانند اُنکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یمش طریقا فیتبعہ احد الا عرف انہ قد سلکہ من طیب عرقہ رواہ الدارمی اور روایت ہو جابرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ مین پس پیچھے آیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئے ہین اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ح حرف عین کے زبر اور رے کے جزم سے اور بعد حرف ہے آخر مین ہمزہ کے خوشبو ناخوش کے لیکن اکثر اطلاق اسکا بوے خوش پر آتا ہے یعنی جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے متبرک ہوتی تھی سو اُس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اُس پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لیگئے ہین اور یہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ت یا کما جابرؓ نے یعنی بجاے من طیب عرقہ کے کہ عرق سے ہے من ریح عرقہ خاف سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور دال دونون کا ایک ہی ہے **وعن** ابی عبیدۃ ابن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت یا بنی لو رایتہ لرایت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہو ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کے سے کہ کہا مین نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا وبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہو جابرؓ بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین پس ہوا مین کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی دیکھتا طرف چاند کے اور حضرتؐ پر تھا جوڑا سرخ یعنی اُسمین خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت مجھے نزدیک تر یعنے میری نظر اور اعتقاد مین چاند سے ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کے اور جابرؓ نے جو کہا کہ نزدیک تر یہ واسطے اظہار کرنے استبلاغ اور ذوق اپنے کے کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع مین اور سب محبوبوں کے نزدیک ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی ھریرۃ قال ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ وما رایت احدا اسرع من مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الدارمی اور روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہ کہا نہین دیکھی مین نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہو انکے چہرہ مبارک مین اور نہین دیکھا مین نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ

جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپٹتی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنے نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھرتے تھے اکیلے آنکھ کی یہ ترمذی ف ح یعنی بے تکلف و بے تعب و بے پروا آسانی بطور خود چلتے اور یہ عظمت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ پہونچتے اور وہ آسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان فی ساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہ تھے یعنے اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کے اور تھا میں جسوقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ دیے ہوئے ہیں حالانکہ نہ تھے سرمہ دیے ہوئے ف ح بلکہ بحکم خلقت کے سرگیں آنکھیں

بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانۂ مردم ۔ دو چشم تو کہ سیاہ اندر سرمہ ناکردہ

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم رای کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ح یعنی ان دانتوں میں کچھ فرق تھا دانتوں کے نام میں دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں انکو ثنیان اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکی دونوں طرفوں میں ہیں انکو رباعیات رکے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق اوپر کے ثنیین میں بھی تھا اور نیچے کے میں بھی نہ مخصوص اوپر کے ثنیین میں ت جب کلام کرتے آنحضرتؐ دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہوا انکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی **وعن** کعب بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجھہ حتی کان وجھہ قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک متفق علیہ اور روایت ہے کعبؓ بن مالک سے کہا کہ تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپکا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ نازگی اور روشنائی چہرہ مبارک انکے کے حاصل اس جملے کا یہ ہے کہ یہ پہچاننا مجھ ہی کر خاص نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتے تھے ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وعن** انس ان غلاما یھودیا کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فوجد اباہ عند رأسہ یقرء التوراۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا یھودی انشدک باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ھل تجد فی التوراۃ نعتی وصفتی ومخرجی قال لا والفنی بلی واللہ یا رسول اللہ انا نجد لک فی التوراۃ نعتک وصفتک ومخرجک واقر بی اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ اقیموا ھذا من عند راسہ وقال اخا کم رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ کو نزدیک سر اسکے کے کہ پڑھتا تھا توریت یعنی کچھ توریت میں سے پڑھتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہے تمہارے یہاں سورہ یس حالت نزع میں پس فرمایا اسکے باپکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای یہودی پوچھتا ہوں میں تجھ کو قسم دیتا ہوں تجھکو اس خدا کی کہ اتاری توریت موسیٰ پر کیا پاتا ہے تو توریت میں نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرے کے مدینے کو یا مخرج یعنی وقت بعثت کے ہونا میرا یا زمان یا مکان کہ جسکا اور نعت اور صفت کے معنی ایک ہی ہیں گویا کہ مراد لغت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری ت کہا اس یہودی نے

کہ نہین باتا مین کہا اُس لڑکے نے مقرر ہی قسم خدا کی اے رسول خدا کے بلاشبہہ ہم پاتے ہین آپکے لیے توریت مین نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلنا آپکا اور بلاشبہہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوے اللہ کے اور بلاشبہہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یارون کو کہ اُٹھاؤ اسکے باپ کو اسکے سر کے پاس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنی اسلام کے بھائی کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہ بیہقی نے کتاب دلائل النبوت مین **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہون مگر رحمت بھیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مگر رحمت عالمین کے لیے کہ بھیجا ہی اُسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفے کے پس جسنے قبول کیا تحفہ اُسکا مطلب پاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور اسمین تعظیم وتکریم ہی اس امت کی بھی ہی اُسلیے کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہی **ت** نقل کی یہ دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین **باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم** باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقوانی عادتون کے بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرتؐ کی سے کہ اُسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اُسکو سیرت وخلق کہتے ہین خ کے پیش سے اور لام کو پیش بھی آئی ہی اور جزم بھی اور مراد اُس سے مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیرذلک اور شمائل جمع شمل کی ہی شین کے زیر سے بمعنی طبع اور خو اور عادت کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عن** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی انس سے کہ کہا خدمت کی مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے مین آئے مان انس کی اور بعضے ناتے والے اُنکے انصار مین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائے اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ یا دس برس کے تھے یہین اختلاف ہی پس انس نے دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینے مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین **ت** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اُف **ف** ع ح لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کے اور زیر حرف شد دکے اور ایک نسخے مین ساتھ زبر تک کے اور ایک نسخے مین ساتھ تنوین کے سورکے ایک کلمہ یہ کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور جزع اور دل تنگی کے اور پر دیکھنے ایک امر مکروہ کے **ت** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کیون یہ کام کیا تو نے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح ع یعنی اگر کچھ کام کیا مین نے تو یہ نہ فرماتے کہ کیون کیا تو نے اور اگر کچھ کام نہ کیا مین نے اور حکم کیا تھا مجکو اُسکے کہ نہ کیا تو یہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا تو نے یہ کام اور یہ دنیا کے امور مین تھا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا طاعت کا اُسمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طیبی نے کہا کہ انس نے پھر تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز نہ بولے ایسا کام نہین کیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہوا اور معنی اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کے **وعنه** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَاءِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَهُوَ یَضْحَكُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَهَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور یہ بھی روایت ہی انس رضؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین پس بھیجا

مجکو آنحضرتؐ نے ایک روز کسی کام کے لیے بھیجا پس کہا میں نے قسم خدا کی نہیں جاؤنگا میں اور تحقیق میرے دل میں کہ جاؤنگا میں جس کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اُسکے آنحضرتؐ نے ف ح یعنی باوجود یکہ اُس کام کے جانیکا ارادہ رکھتا تھا دل میں لیکن میں نے بات نہیں کہا میں نے کہ نہیں جانیکا میں اور صدور اُس قول کا انسؓ سے بسبب صغر سن اور نادانی کے تھا اُس حال میں کہ یہ سن تکلیف کو نہیں پہنچے تھے چنانچہ اسی لیے آنحضرتؐ نے التفات اُنکے قول پر نہ کیا اور اُسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ت پس نکلا میں یہانتک کہ گذرا میں لڑکوں پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں ف ع اور ظاہر یہ ہو کہ انسؓ ٹھیرے اُن لڑکوں کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے ت پس ناگہان پیغمبر خدا نے تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے سے کہا انسؓ نے پس دیکھا میں نے طرف آنحضرتؐ کے اس حال میں کہ آنحضرتؐ ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے اُنیس چلا تو اُس جگہ کہ حکم کیا تھا میں نے کہا میں نے ہاں میں جاتا ہوں اے یا رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَحَجَرَنَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو اُسی انسؓ سے کہا کہ تھا میں چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرتؐ پر تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ اُسکا یعنی اور وہ خط دار تھی اور نجران نام ہو ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرتؐ کو ایک گنوار نے پس کھینچا اُسکو ساتھ چادر اُسکی کے کھینچنا سخت اور بیچ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ گنوار کے یعنی اُسنے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرتؐ اُسکے سینے کے آگے کھینچکر آگئے یہانتک کہ نگاہ کیا میں نے طرف کنارہ گردن آنحضرتؐ کے کہ تحقیق نشان دیدہ آگئی گردن کے کنارے میں چادر کے کنارے نے بسبب شدت کھینچنے اعرابی کے چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ اے محمد حکم کر واسطے میرے یعنی اپنے کارپردازوں کو کہ تا دیویں مجکو کچھ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی از راہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی از راہ تلطف کے پھر حکم کیا واسطے اُسکے دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور روایت میں آیا ہو کہ گنوار نے بعد مال اللہ الذی عندک کے یہ بھی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اللہ کے مال سے مال نہ تیرا ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرتؐ کے بجہالت لوگوں پر اور یہ اعرابی اُجڈ اور درشت خویوں عرب میں سے تھا کہ تہذیب اخلاق نہیں سیکھتا تھا اور ادب نہیں سیکھا تھا اُسنے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہو حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوفوں کی ایذا پر صبر اور تحمل کرنیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کے لیے مال دنیا بہتر ہی وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگوں کے یعنی حسن و جمال اور فضل اور کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق علیہ میں یعنی سخی ترین لوگوں کے یعنی کرم و سخاوت بہت رکھتے تھے بہ نسبت اور دس کے اور مردانہ و دلیر ترین لوگوں کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینے والوں نے ایک رات یعنے کچھ آواز چور یا دشمن کی سی سنکر ڈرے اور غل مچائے پس چلے لوگ آواز کی طرف پس ملے آئے لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ تحقیق سبقت کی آنحضرتؐ نے لوگوں کی طرف آواز کے یعنی رستے آگے چلے اُدھر حالانکہ آنحضرتؐ فرماتے تھے نہ خوف کرو نہ خوف کرو اور آنحضرتؐ سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہؓ کے کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اُسپر دین اور لٹکی تھی حضرتؐ کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق پایا میں نے اس گھوڑے کو

مانند دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تھا کہ اُسکو منہدوب کہتے تھے اور بعد اُسدن کے وہ ایسا چیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اُسسے سبقت نہین کرسکتا تھا اور اسمین بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اُس گھوڑے کا حضرتؐ کی سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کے جبتک کہ نہ تحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی حماد کرنا مستعار گھوڑے پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لکھنا تلوار کا گردن مین **وعن** جابرؓ قال ما سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً قط فقال لا ۔ متفق علیہ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ نہین سوال کیے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہونہین ف ح یعنی نہین دیتا ہین کہا ابن حجر نے مراد یہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتھ لا کے نہ کرتے تھے بلکہ اگر کچھ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے نہ دینے کے زبان شریف پر نہین آیا اور یہ منافی اسکے نہین کہ وقت ضرورت اُنھون کے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ + لولا التشہد کانت لاءہ نعم اسی بیت کا مضمون کسی شاعر نے فارسی مین لکھا ہی بیت نرفت کلمہ لا ہرزبان او ہرگز ۔ بجز بہ شہدان لا الہ الا اللہ **وعن** انس ان رجلاً سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمداً لیعطی عطاء لا یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہی انسؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین آنحضرتؐ سے بکریان رسمانی پہاڑون کے یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تمام نالے کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تھا پس دین آنحضرتؐ نے اسکو وہ سب بکریان پس گیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرتؐ کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اُنکے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہوجاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہین بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہین وہ رکھتے نہین ہرگز شعر ہرچہ دارد بدست بادہی بخش ازان پس این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست ۔ ت نقل کی یہ مسلم نے **وعن** جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسالونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت ردائہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعما لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلاً ولا کذوباً ولا جباناً رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے اُسوقت کہ وہ جاتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے آنحضرتؐ کے غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکے کے واقع ہوا تھا پس چمٹے اعرابی رحالیکہ مانگتے تھے آنحضرتؐ سے ف یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اُس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرتؐ دیتے بھی بہت تھے اور اکثر کے مؤلفۃ القلوب کو دیتے تھے اور بخشتا بکریون کا اُس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اُسی جگہ مین تہمت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرتؐ سے سوال کرنے مین اِس حد کو پونہچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرتؐ کو اور لیگئے طرف درخت کیکر کے پس اچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرتؐ کی یعنی اٹک گئی چادر اُسمین پس ٹھیر گئے آنحضرتؐ اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتے میرے پاس عدد ان درختون یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کے کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کردیتا مین اُنکو درمیان تمھارے پھر نپاتے تم مجکو بخیل کہ نہ دون مین اُسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرون مین اور نہ بزدل اور ڈرنیوالا ف ح کہ دینے مین فقر و تنگدستی سے ڈرون مین اور کہا منظر نے کہ یعنی جب کے زمانے مجکو وقائع مین تجربہ نہ پاؤگے تم مجکو منصف ساختہ اوصاف رذیلہ کے اور اسمین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کے اُسکے لیے کہ نہین بچا خاطر ہی تاکہ اعتماد کیا جاوے اُسپر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یُؤْتٰی بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَمَا یَسْئَلُوْنَہٗ عَنْھَا وَاِذَا رَاَیْتَہٗ

اور روایت ہو انس رض سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام یا لونڈیاں اپنے اپنے کہ ہوتا اُن میں پانی یعنی پس چاہتے حضرت کے دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمار و نکی پس نہیں لاتے کوئی باس کو ڈالدیتے حضرت ہاتھ اپنا اُن باسنوں میں یعنی اُنکی خوشی خاطر کے لیے اسکو تبرک کر دیتے تاشفا و برکت حاصل ہو اُنکے لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت صبح سرد کے پس ڈالدیتے حضرت اپنا دست مبارک اُن باسنوں میں ف ح اسمیں کمال شفقت و مہربانی ہو امت پر اور اشارہ ہو اسپر کہ واسطے نفع خلق کے ضرر اپنے پر اُٹھانا چاہیے سنت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِّنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو انس رض سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینے کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک حضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتے ف ع یعنی اگرچہ باہر مدینے کے جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمیں نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہو امت پر حتی کہ تمیز نہ لوگوں پر ت نقل کی یہ بخاری وَعَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَھَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو اُسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اُسکی عقل میں کچھ خلل و نقصان پس کہا اُسنے اے رسول خدا کے مجکو تمسے ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگوں سے پس فرمایا اے فلانے کی دیکھ جونسا کوچہ چاہے تو یعنی بیٹھ یا کھڑی ہو اُسمیں کہ میں بھی تیرے ساتھ بیٹھوں یا کھڑا ہوں تاکہ کر سرانجام کروں میں تیرے لیے کام تیرا پس تنہا ہو حضرت اُسکے ساتھ اُسکے بعضے راہوں میں یعنی اور ٹھیرے رہے اُسکے ساتھ اور سنا کلام اُسکا اور دیا جواب اُسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے ف ع یعنی عرض کیا اُسنے جو کچھ عرض کرنا تھا اور اُس سے معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کے کوچوں میں نہیں ہی مانند خلوت کرنیکے اُسکے ساتھ گھر میں بنا بر اسکے کہ بعضی اصحاب تھے کھڑے ہوئے بعید اُنسے برعایت حسن ادب سنت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَۃِ مَا لَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو اُسکی انس رض سے کہا کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور لعنت کرنیوالے کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تھے بدکنے والے ف ح فحش سے حد گذرنا جواب و کلام میں اور اکثر استعمال اُسکا آتا ہو الفاظ جماع میں اور اُسمیں کہ متعلق ہو سکے یہ کو اہل فساد اور بیحیاؤں کو اسمیں عبارتیں صریحہ فاحشہ ہیں کہ اہل صلاح اور حیا مند اُس سے اعراض کرتے ہیں اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتے ہیں بلکہ بول اُٹھنا کو بھی تعبیر قضاے حاجت وغیرہ کر کرتے ہیں اور فحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کے بھی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندوں کی جانب سے برا کہنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کے اور لعنت کرنی اسکو کہ مستحق اُسکا نہیں ہی سخت گنا ہو میں سے ہی اور بسبب کثرت کے کبیرہ ہو جاتی ہی اور اتفاق رکھتے ہیں علما اور حرام ہونے لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقیناً معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہی جیسے ابوجہل و غیرہ اور حرام نہیں ہی اوپر موصوف کے ساتھ صفت عام کے جیسے کہ لعنت خدا کی کافروں اور ظالموں اور سود خوروں اور مانند انکے پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کے داخل ہونے سے اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافروں کے ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سے اور یہ شامل ہی بعضے گنہگاروں اور بدکاروں اور بدکاروں کو اور اس تقریر سے حل ہو جاتا ہی بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب اور فرماتے تھے وقت غصہ کرنیکے کسی پر کیا ہوا ہو اسکو اور کیا کرتا ہو وہ خاک آلودہ ہو میشانی

ف یعنی جہاں آرزو کرتا اُسکے ساتھ جانے کی یعنی سنت کی ہو اُسکے ساتھ جانے کی اور اپنی حاجت اُسکو کہنے کی اور اُسکے ساتھ خلوت کرنے کی اور اُسکا اُسکے ساتھ جانا اور اُسکا کام کرنا اور اُسکی حاجت کو پورا کرنا اور اُسکی دلجوئی کرنا اور اُسکے ساتھ تواضع کرنا اور اُسکے ساتھ شفقت کرنا اور اُسکے ساتھ مہربانی کرنا اور اُسکے ساتھ نرمی کرنا اور اُسکے ساتھ ملاطفت کرنا اور اُسکے ساتھ خوش خلقی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش روئی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش کلامی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش معاملگی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش سلوکی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش برتاؤ کرنا اور اُسکے ساتھ خوش رفتاری کرنا اور اُسکے ساتھ خوش گفتاری کرنا اور اُسکے ساتھ خوش کرداری کرنا اور اُسکے ساتھ خوش اطواری کرنا اور اُسکے ساتھ خوش اخلاقی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش عادتی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش طبعی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش مزاجی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش سیرتی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش صورتی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش شکلی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش وضعی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش ہیئتی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش قیافگی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش لباسی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش پوشاکی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش وضعی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش ہیئتی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش قیافگی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش لباسی کرنا اور اُسکے ساتھ خوش پوشاکی کرنا

اُسکی ف ح ع یہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور نارضامندی کے کہتے تھے یہ کلمہ تھا سو بھی اعراض کر کر اُسسے کہتے تھے نہ خطاب کر کر اُسکی طرف اور اسی کے معنی ہین ہو خاک آلودہ ہو ناک اُسکی اور یہ کلمے بھی دو ہینہین ہین اسلیے کہ احتمال ہو کہ بددعا ہو یہ اُسپر یا دعا اُسکے لیے یعنی سَجَدَ اللّٰہُ وَجْھَکَ کے ت نقل کی یہ بخاری نے وعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا بی ہریرہؓ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجیے کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سے اُکھڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بھیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا اور نہین بھیجا گیا ہون مگر واسطے رحمت کے ف ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ مومنون کے لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرون کے لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اُنسے اُٹھ گیا حضرتؐ کے وجود باجود کی برکت سے جیسے قرآن مجید مین فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ بلکہ عذاب استیصال کا حضرتؐ کی برکت سے قیامت تک اُٹھ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرون کی بددعا سے ہلاک ہوگئے اور جڑ بنیاد سے اُکھڑ گئے اور کہا طیبی نے کہ یعنی مین بھیجا گیا ہون تا کہ قریب کر دون لوگون کو طرف اللہ نے اور اسکی رحمت لے اور اسلیے نہین بھیجا گیا ہون کہ دور کرون اُنکو اُس سے پس لعنت کرنی منافی ہے میرے حال کے پس کیونکر لعنت کرون مین ت نقل کی یہ مسلم نے وعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَآءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا تھے آنحضرتؐ سخت تر حیا مین باکرہ عورت سے کہ اپنے پردے مین ہو ف ع اِس لیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہے پردے مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اِسکے کہ ہو باہر نکلنے والی پردے سے ت جب دیکھتے آنحضرتؐ کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتے اُسکو یعنی جہت طبع سے یا شریعت کی راہ سے پہچان لیتے ہم اُسکو بیچ چہرہ مبارک حضرتؐ کے ف ع یعنے اثر تیزی سے ہم پہچان لیتے اور وضیفہ کرتے اُسکا پس حضرت غصہ نہ کرتے تھے بخصوصہ مکارہت مین سوائے حرمت کے کہا نووی نے معنی اسکے یہ ہین کہ حضرتؐ بسبب حیا کے منہ سے نہ کہتے تھے اُس چیز کو کہ مکروہ رکھتے بلکہ ضمیر ہوتا تھا چہرۂ مبارک پس پہچان لیتے ہم ناخوشی اُنکی اور اُسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک کہ نہ پہنچے نوبت بےحیائی جو رکی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ نہین دیکھا مینے حضرتؐ کو کبھی ہنستے سے کہ تمام منہ کھل جاوے یہانتک کہ دیکھون مین نے کوا اُنکا یعنی بہت منہ بھاڑ کر ہنستے تھی کہ تالو دکھائی دے اور نہ تھے آنحضرتؐ مگر مسکراتے یعنی اکثر اوقات کبھی ہنستے بھی تھے لیکن بے مبالغہ کے جیسکہ بیچ باب مضک سولخدا کے آیا ہو ت نقل کی یہ بخاری نے وعَنْھَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَسُرُّ بِالْحَدِیْثِ فَسُرِّرْتُ یَوْمًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یَجْعَلْنِیْ لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا لَوْ عَدَّۃُ الْعَادِّ لَاَحْصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو اُسی عائشہؓ سے کہ تحقیق کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے کہ بددعا کرین بہت اور متصل کرین کلام ایسا کہ شبہ ہو سننے والے پر مانند بددعا کے کلام کرنے تمہارے ف ع کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت لے ہوئے ہوتے ہین الفاظ بلکہ کلام اُنکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہؓ نے ت کہ تھے حضرتؐ کلام کرتے جدا جدا کہ اگر گنتا اُسکو گننے والا تو البتہ گن لیتا اُسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننے کا تو ممکن تھا گننا اُسکا ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ تَعْنِیْ خِدْمَۃَ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہوا اسود سے ف ح اسود بڑے تابعی ہین نامہ نبوت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر شادی کے وقت اور رخصتی کے وقت کتنی تھی؟

کا انھوں نے پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سے حدیث سنی اور حج و عمرے ادا کیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتے رہے اور ہر دو شب میں قرآن شریف ختم کرتے اور قیلولہ اور بہت حدیث روایت کرنیوالے ہیں ت کہا اسود نے کہ پوچھا میں نے عائشہ رضہ سے کہ کیا کرتے تھے حضرتؐ اپنے گھر میں کہا عائشہ رضہ نے تھی شان کہ ہوتے تھے آنحضرتؐ بیچ مہنت اہل خانہ اپنے کے ف ع لفظ مہنۃ زبر سیم اور زیر اسکے کے وزن و تحریک اسکی کے اور پروزن کلمہ کے خدمت جیسے کہ تفسیر کی اوسی ت کہ مراد کہتی ہیں عائشہ رضہ مہنۃ اہلہ سے خدمت اہل خانہ کی ف ع یعنی مانند دودھ دوہنے بکری کے اور گانٹھنے جوتے کے اور پیوند لگانے کپڑے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والوں کی کرنی سنت انبیاء اور خصلت صالحین کی ہوت پس جب آتا وقت نماز کا نکلتے حضرتؐ نماز کے لیے یعنی اور چھوڑ دیتے سب کام اور نہ عرض کرتے کسی گھر والے سے نقل کی یہ بخاری نے وعن عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرھما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فی شیء قط الا ان تنتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ نہیں اختیار دیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کے کبھی مگر اختیار کرتے اور لیتے آسان تر ان دو کا جبتک کہ نہ ہوتا وہ کام آسان جب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرتؐ دور تر لوگوں کے اس کام سے ف ح اس حدیث میں کلام کیا ہی علماء نے تخییر عام ہی کہ ہر دو کام خدا تعالیٰ کیطرف سے ہو یا خلق کیطرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر کے اللہ تعالیٰ کیطرف سے گناہ ہونا متصل ہی مگر یہ کہ مراد مقضی گناہ کو ہو جیسے کہ مثلاً اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانوں کے یا کسی مشغول ہونے میں احتمال نہ فارغ ہونیکا واسطے عبادت کی ہو اور درمیان کفاف معیشت کی اور بین گناہ سے امر نسبی ہی اور مراد اس سے گناہ نہیں ہو بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور جمع البحار میں کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافر دنیا نقصان کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امر دین سے ظاہر ہی اور اگر مسلمانوں کی جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے اسلیے کہ مجاہدہ کرنیوالا ہلاک کو جائز نہیں ہی اور یا مراد تخییر خدا کی جانب سے ہو درمیان اس چیز کی کہ اسمیں وعقوبت ہی اور ایک عقوبت ہی درمیان انکے اور درمیان کفار کے جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا میں درمیان مجاہدہ کے عبادت میں یا اقتصاد دین قدرت اور نہیں بدلا لیا حضرتؐ نے واسطے حظ نفس اپنے کے کسی چیز میں یعنی جو کہ متعلق ہو انکے نفس کے کبھی مگر یہ کہ کیجاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کر نہ ہوتا کسکا پس سزا دیتے تھے واسطے اللہ کے یعنی بکسی اور غرض کے لیے سبب ثبوت حرمت کے ف ح کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہی کہ بدلا نہیں لیتے تھے آنحضرتؐ واسطے حاجت نفس اپنی کے پس انتقال نہیں دیگا اسپر کہ آنحضرتؐ حکم کرتے تھے انکو کہ انکا فساد ہے تھے انکو اسلیے کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا بھی کرتے تھے ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعنھا قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط بیدہ ولا امرأۃ ولا خادما الا ان یجاھد فی سبیل اللہ وما نیل منہ شیء قط فینتقم من صاحبہ الا ان ینتھک شیء من محارم اللہ فینتقم للہ وعن انس رضہ قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط ولا لشیء فعلتہ لم فعلتہ ولا لشیء لم افعلہ الا فعلت کذا رواہ مسلم اور روایت ہی اسی عائشہ رضہ سے کہا کہ نہیں مارا آنحضرتؐ نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرتؐ نے بعض اوقات اپنے سواری کے جانور کو مارا ہی کبھی اپنے ہاتھ سے اور نہ عورت کو اور نہ خادم کو ف ع خادم کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر کرتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی کے اور واسطے بہت واقع ہونے ضرب ان دونوں کے اور واسطے احتیاج مارنے انکے کے اگرچہ جائز ہی کچھ مارنا بشرطیکہ لیکن اولیٰ ترک ہی ہی کما علمنا نے بخلاف اولاد کے کہ اسکی تادیب بھی اولیٰ ہی اور سبب اسکا یہ ہی کہ اولاد کو مارتے ہیں تو اسکی اصلاح ہی کے لیے مارتے ہیں پس نہ اولیٰ ہو وہاں عفو بخلاف مارنے ان دونوں کے کہ وہ حظ نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولیٰ ہوا عفو اُن دونوں سے واسطے مخالفت خواہش نفس کے اور روکنے غصے کے ت مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا میں ف ع ح پس حضرتؐ نے فعل کیا اولیٰ طیبہ

احد میں پھر نہیں ہو مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتھ کفار کے فقط بلکہ داخل ہیں اسمیں حدود اور تعذیرین وغیرذلک بھی ت اور نہیں پائی گئی حضرتؐ سے کوئی چیز کبھی یعنی نہیں پونچھی آنحضرتؐ کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ ضرر کرے اُنکو پس بدلہ لیتے صاحب اُس چیز سے مگر یہ کہ کبھی آتی کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتے واسطے خدا کے تعالیٰ کی بسبب سلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُفٍّ لِیْ قَطُّ وَلَا لِشَیْءٍ لَمْ اَفْعَلْہُ لِمَ فَعَلْتَ کَذَا وَلَا لِشَیْءٍ لَمْ اَفْعَلْہُ اَلَّا لِمَ لَمْ تَفْعَلْ کَذَا وَکَانَ مِنْ اَخْلَاقِہٖ اَنْ لَا یَلُوْمَ اَحَدًا مِّنْ اَھْلِہٖ اِنْ قَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ روایت ہے انسؓ سے کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آنحضرتؐ کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینے میں پس نہ ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرتؐ کے گھر والوں میں سے تو فرماتے آنحضرتؐ کہ چھوڑ دو اسکو ملامت نہ کرو اسلیے کہ شان یہ ہی ہے کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضاو قدر الٰہی کی سے ہی اگرچہ اُسکے ہاتھ سے ہوا اور اور حدیث میں آیا ہی کہ اونٹ بوجھ ہاتھ سے اگر ظرف ٹوٹ جاوین تو ہارو نہیں کہ ہر چیز کے لیے اجل اور مدت بتلا ہوت یہ لفظ مذکور مصابیح کے ہیں روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں تھوڑی سی تغیر وتبدل کے الفاظ میں **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہا کہ نہ تھے آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بہ تکلف وتصد یعنی فحش حضرتؐ سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھے چلّانیوالے بازاروں میں جیسے کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتے ساتھ برائی کے برائی کا ولیکن معاف کرتے یعنی باطن میں اُمور گذر کرتے یعنی ظاہر میں برائی کرنیوالے سے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے کہ **فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ** **وَعَنْ** اَنَسٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلَی الْحِمَارِ وَخِطَامُہٗ لِیْفٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہو انسؓ سے کہ وہ خبر دیتے تھے آنحضرت کے صفات واخلاق سے کہ وہ تھے عیادت کرتے بیمار کی اور ساتھ جاتے جنازے کے اور قبول کرتے دعوت مملوک کی یعنی مملوک یا ذون کی چہ جائیکہ آزاد کی اور سوار ہوتے خر پر **ف** ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بے تکلفی کے اور یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں پر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کے برخلاف عادت بادشاہوں متکبروں کے **ت** البتہ تحقیق دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو خیبر کے دن سوار خر پر کہ اُسکی پوست خرما کی تھی باوجود یکہ وہ دن اُنکا شوکت کا تھا اور پھر یہ بے تکلفی اور کسر نفسی تھی تذلل کی باعث ہونے اور سبقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَیَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَالَتْ کَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلُبُ شَاتَہٗ وَیَخْدُمُ نَفْسَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہا کہ تھے آنحضرتؐ کاٹھ لیتے یا پوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتے اسمیں اور کام کرتے آنحضرتؐ اپنے گھر میں جیسے کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنے گھر میں اور کہا عائشہؓ نے کہ تھے آنحضرتؐ ایک آدمی مردمیوں میں سے جو مُنی کھینچتے تھے اپنے کپڑے میں **ف** ع ح یعنی کپڑے میں بھی بکھیتے تھے کہ شاید کوئی جون ہوں پس نہیں منافی ہی یہ اُس روایت کے کہ جون حضرتؐ کو ایذا نہ دیتی تھی ورمواہب لدنیہ میں ہی کہ جون آنحضرتؐ کے کپڑے اور بدن شریف میں ہرگز نہیں پڑتی رام فخرالدین رازی سے نقل کیا کہ کبھی آنحضرت پر نہیں بیٹھتی تھی اور پشہ اور تانت اُسکے نے حضرتؐ کو ایذا نہیں دی ت اور دوہتے آنحضرتؐ بکری اپنی اور خدمت کرتے اپنی ذات شریف کی **ف** ع یعنی اپنا کام کرلیتے دوسرے کو

ع حاشیہ
اور کبھی کبھی آنحضرت کے کپڑے پر جون بیٹھتی تھی اور ایذا دیتی تھی
اسکا جواب یہ ہی کہ یہ واقعہ کبھی کبھی ہوتا تھا
ع حاشیہ

کم فرماتے کہا طیبی نے کہ کہنا عائشہ رضہ کا کہ حضرت ایک آدمی تھے یہ تمہید ہے اُسکی کہ ما بعد اُسکے کہتی ہیں اسلیے کہ جب اُنھوں نے دیکھا اعتقاد کفار کا یہ کہ نبی کے منصب کے لائق یہ نہیں ہیں کہ کرے وہ پیشہ کہ کرتے ہیں عوام لوگوں نے گویا آنحضرت کو بادشاہوں کی مانند ٹھیرایا تھا کہ وہ احتراز کرتے ہیں اُن افعال عادیہ دنیہ سے ازراہ تکبر کے جیسا کہ نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہنا کفار کا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ پس کہا حضرت عائشہ نے اُنکے رد میں کہ آنحضرت ایک مخلوق تھے مخلوقات خدا تعالیٰ کی اور ایک شخص تھے اولاد آدم سے کہ شرف نبوت یا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکو بسبب نبوت اور رسالت کے اور گذران کرتے تھے حضرت ساتھ خلق کے بخلق اور ساتھ حق کے بہ صدق پس کرتے تھے جو کچھ کہ کرتے ہیں لوگ اور راعنت کرتے تھے اُنکی نکے کاموں میں راہ تواضع کے یا واسطے رہنمائی لوگوں کی طرف تواضع کے اور دفع کرنے ترفع کے ساتھ تبلیغ رسالت کے جانب حق سے طرف خلق کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ انتہی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** خارجۃ بن زید بن ثابت قال دخل نفر علی زید بن ثابت فقالوا لہ حدثنا ما کان یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنت جارہ فکان اذا انزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الاٰخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکذلک ھذہ الصدقۃ حدثکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہو خارجہ بیٹے زید بیٹے ثابت کے سے کہ آئی ایک جماعت زید بیٹے ثابت کے پاس کہ باپ اُسکا ہو پس کہا اُنھوں نے زید کو کہ روایت کر ہمسے حدیثیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اُنکی یہ تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کے حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے ت کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس تھے حضرت جب اُترتی اُنپر وحی تو بھیجتے کسیکو طرف میرے کہ بلاوے مجکو پس آتا میں آگے پاس اُنکے پس لکھتا میں وحی حضرت کے حکم سے ف ع اسمیں اشارہ ہو اسپر کہ مجکو نہایت قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہو حضرت کا بہ نسبت اوروں کے ت پس تھی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی مذمت اُسکی یا تالیف اُسکی بسبب ہونے اُسکے کے مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اُسکا حضرت ساتھ ہمارے اور جب وقت ہو ذکر کرنے طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ع مراد یہ ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کے بسبب موافقت کے اُن چیزوں کے کہ متعلق عادات و احوال لوگوں کے سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکروہ و مذموم نہیں ہوں اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوں حتی الشکا نہ کہ ذکر کریں حضرت اُنکو اور ذکر کیا وہیں مجلس شریف اُنکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہی اس روایت کے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ میں کبھی فائدے علمیہ یا حکمیہ یا دینیہ بھی تئے ہیں و بہ تقدیر خالی ہونے ذکر کے فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کے لیے تھا کہ آنحضرت اکثر مہاجات سے مباحات میں بھی کلام کرتے تھے تا معلوم کریں جواز اُسکا اور ایسا بیان جب تھا آنحضرت پر ت پس یہ سب احوال و حکایات بیان کرتا ہوں میں تئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع مقصود اس جملے سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اُسکے کا ہی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدم رکبتیہ بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہو انس رضہ سے کہ تحقیق تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے ہاتھ اپنا اُسکے ہاتھ سے یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں رہنے دیتے نکالتے نہیں جبتک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہی آنحضرت کے کمال صبر و تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روی مبارک اپنا اُس شخص کے منہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہیں دیکھے گئے

آنحضرتؐ آگے بڑھانے والے اپنے زانوؤں کو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس میں برابر صف بیٹھنے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھے جیسا کہ متکبر و جبار کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھنے میں زانو اُٹھاتے نہیں بقصد تعظیم مجلس والوں کے اور بسبب یاد قرأت اور تعلیم اصحابؓ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد رکبتین سے دونوں قدم ہیں اور اُنکا آگے بڑھانا عبارت ہے اُنکے وارد کرنے سے اہل مجلس میں یعنی اُنکے سامنے پاؤں پسلا کر نہ بیٹھتے بپاس ادب کے اور ان سب باتوں میں تعلیم ہدایت کو کہ اس طرح بھائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کرو۔

وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدّخر شیئًا لغدٍ رواہ الترمذی اور روایت ہوا اسی سے کہ تحقیق تھے آنحضرتؐ کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے ف ع یعنی بنظر توکل کرنیکے اللہ پر اور اعتماد کرنے کے اُسکے خزانوں پر اور یہ خاص بہ نسبت ذات شریف کے تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے والا اثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور نہ متحمل ہونے اور قلت صبر اُنکے کے ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ تھے آنحضرتؐ دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور شمائل وغیرہ نے روایت کیا ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرًا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبرؓ نے لیتنی کنت اخرس کالاعن ذکر اللہ ت روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل وترسیل رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تھی بیچ قرأت آنحضرتؐ کے ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کر پڑھتے تھے اور تھی آنحضرتؐ کو کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھیر ٹھیر کے کرتے تھے ت نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں تم کو دریا رواں مانند پے در پے بات کرنے تمہارے کے کہ عادت رکھتے ہو ولیکن تھے آنحضرتؐ کلام کرتے ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتے تھے ایک دوسرے سے یاد رکھتا اُسکو جو کوئی کہ بیٹھتا تھا آنحضرتؐ کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدًا اکثر تبسمًا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی اور روایت ہے عبداللہؓ بن حارث بن جزء سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کسیکو کہ بہت ہو مسکرانے میں آنحضرتؐ سے یعنی حضرتؐ کے برابر کوئی بہت مسکرانے والا نہ تھا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث کثیرًا ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہؓ بن سلام سے کہا کہ تھے آنحضرتؐ کہ جس وقت بیٹھتے بات کرنیکو بہت کرتے اُٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تھے آنحضرتؐ دیکھتے آسمان کی طرف حالت کلام کرنے میں بانتظار اُترنے جبرئیل کے اور وحی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال ما رأیت احدًا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراھیم ابنہ مسترضعًا فی عوالی المدینۃ فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینًا فیأخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم روایت ہے عمرو بن سعید سے کہ روایت کی انسؓ سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووے بہت مہربان اپنے اہل و عیال پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے ابراہیم بیٹے آنحضرتؐ کے کہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے و دودھ پینے والے بیچ بلند یوں مدینے کے یعنی اُن گانوں میں کہ جانب بلند مدینے کے تھے کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بھی اُدھر ہی تھیں دایہ اُنکی ہاں رہتی تھی لیتے تھے حضرتؐ کہ جاتے وہاں یعنی اُسکے دیکھنے اور خبر لینے بیٹے اپنے کے اس حال میں کہ ہم

ہمراہ آنحضرتؐ کے ہوتے تھے پس داخل ہوتے آنحضرتؐ گھر مین یعنی دودھ پلانیوالی کے اور حالانکہ دھواں گھٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دھوئیں سے مارہ مین جاتے بسبب شفقت ومہربانی بیٹے کے تھا دایہ ابراہیمؑ کا لوہار ف لفظ ظئر معجمہ کے زیر سے اور ہمزہ کے جزم سے یعنی دایہ کے کہ اُس عورت کو بھی کہتے ہین کہ دودھ پلاتی ہو کسی کے بچے کو اور اُسکے خاوند کو بھی کہتے ہین کہ جسکو نوگا بھی کہتے ہین اور نام ابراہیمؑ کی دایہ کا ام سیف تھا اور اُسکے خاوند کا نام ابو سیف ت پس لیتے آنحضرتؐ ابراہیم کو اور بوسہ لیتے اُنکا پھر پھر آتے اپنے گھر کو کہا عمرؓ نے یعنی انس سے نقل کر کر پس جبوفات کہ وفات کیے گئے ابراہیمؑ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق ابراہیمؑ بیٹا میرا ہے اور تحقیق وہ مرا جاتا ہے مین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلاشبہ اُسکے لیے دو دایہ ہین کہ دودھ پلاتی ہین اُسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودھ پلانے اُسکے کی بہشت مین ف ع یعنی وہ بعد مرنے کے بہشت مین داخل ہوئے مرتے ہی اور دودھ پلایا جاتا ہے اُنکو مدت شیر خوارگی تک کہ دو برس ہین دودھ پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرتؐ اور بیٹے ہونے اُنکے کے اور وہ سولہ مہینے کے تھے جب مرے تھے یا سترہ مہینے کے پس دودھ پلایا اُنکو دو عورتون نے بقیہ دو برس تک ت نسل کی یہ سنے

وعن علیؓ ان یھودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنانیر فقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یھودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر والمغرب والعشاء الاخرۃ والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتھددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا یا رسول اللہ یھودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاھدا ولا غیرہ فلما ترجل النھار قال الیھودی اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ لما فعلت بک الذی فعلت بک الا نظرا الی نعتک فی التورٰیۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومھاجرہ بطیبۃ ومملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویصفح اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وھذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیھودی کثیر المال رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہے علیؓ سے کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تھا اُسکو فلانا کہ کنایہ ہے اُسکے نام سے عالم علما کے یہود سے تھے مین اُس یہودی کے لیے آنحضرتؐ پر کچھ ایک دینار مین قرض پس تقاضا کیا اُسنے آنحضرتؐ سے دین کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے اُسکو کہ اے یہودی نہین ہے نزدیک میرے وہ چیز کہ دون مین تجھکو یعنی نہین ہے میرے پاس کہ چکہ دون مین تجھکو بدلے دیناروں کے اُس یہودی نے کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تجھ سے اے محمدؐ تا کہ تم دو مجھکو دین میرا پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھ سے اور نہین چھوڑتا مجھکو جبتک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹھ جاتا ہون مین ساتھ تیرے اور نہین جانیکا سامنے تیرے پس بیٹھے آنحضرتؐ ساتھ اُسکے پس نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ع اِس سے معلوم ہوا کہ تمام شب آنحضرتؐ اُسکے ساتھ بیٹھے رہے اور احتمال ہے کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھے رہے یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر تر ہے ت اور تھے اصحاب رسون خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈراتے اُس یہودی کو یعنی مارنے سے دھمکاتے اور ڈراوا دیتے اُسکو کہ مار دینے کا قتل کر دینگا پس معلوم کیا آنحضرتؐ نے اُس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہؓ ساتھ یہودی کے یعنی ڈرانا اور ڈرکا دینا اُنکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہؓ کو باخبری کی نظر سے دیکھا اُنکی طرف پس اِرادہ کیا عذر کا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی وے کہ آپکو اور مانع ہونگئے سے پس فرمایا رسون خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجھکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون مین کسی عہد والے پر اور غیر اُسکے پر ف ع یعنی کسی پر ظلم کرون یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی پس بغیر دین ادا کے جو اُس جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہ ہے کہ یہ مقام مقتضی

اسی کا تھا یا اسلیے کہ مناصہ اُسکا اقوی ہی روز قیامت کے اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اُسکا ساتھ لینے نیکیون مسلمان کے اُسکے لیے یا رکھنے برائی کے اُسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق وداب مین ہی اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے حضرت کے دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اُنکے ادا کرنے سے بسبب بعض دین کے اور یہ ظاہر تر ہی **ت** پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی تیا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی تیا ہون مین کہ تم رسول خدا کے ہو اور آدھا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کے خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مین نے ساتھ تمھارے جو کچھ کہ کیا مین نے یعنی سختی ودرشتی قول وفعل مین مگر تاکہ دیکھون مین طرف صفت تمھاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت تمھاری کے ساتھ اُس صفت تمھاری کے لہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدایش اسکی مکے مین ہی اور جگہ اُسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک انکا یعنی غلبہ اُنکی شام مین ہی یعنی اور اُسکے نواح مین نہین ہی بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ دفع اختیار کرنیوالا بخش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی تیا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو اور یہ مال میرا ہی یعنی نام لیا اُس مال کا یا اشارہ کیا اُسکی جگہ کی طرف پس حکم کر داسمین ساتھ اُس چیز کے کہ وہ کہا تمکو خدا تعالی کے **ف** ح ع یعنی جو مصرف لائق اسکا دیکھو اور اُسپر اُسکے تمھاری قرار پکڑے وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلے آدھا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان قرار پکڑا دل مین ع محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بھی خدا کر دیگا اور تھا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکے حال مآل بھی اُسکا اچھا ہوا نقل کی یہیقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** عبداللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر الدعاء ویقلل اللغو ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ رواہ النسائی والدارمی اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر **ف** ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اُس چیز کا کہ تعلق ہی ساتھ اُسکے اور بہت کیا بلکہ ہردم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین رہتے تھے **ت** اور کم کرتے بیہودہ کہنا **ف** ع یعنی سوا ذکر مذکور کے ذکر دنیا اور جو کچھ کہ متعلق اُسکے ہو کم کرتے تھے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کے لغو ہی چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نے ضیعت قطعۃ من العمر الغریز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز اس طلاق کیا اُسپر لغو کا بنظر صورت اور بمعنی کے قطع نظر کر معنی سے اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین لا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کے حق مین فرماتا ہو **والذین ھم عن اللغو معرضون** اور یہ جو بعضون نے کہا ہر قلت بیان بمعنی عدم کے ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتے تھے اسلیے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین بھی مثل قلیلا ما یومنون کے پس انکار کرتا ہی اسکو مسکون مقابلہ ساتھ قول اُنکے کے وکثرت اور داد کرتے نماز یعنی خصوصاً جسمین قرات تھی حضرت کے اور کوتہ پڑھتے خطبہ **ف** ح اسلیے کہ ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بسیار اور اندازہ کے صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کے ہوگا والا جس جگہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بھی کرتے تھے اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کے کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبے کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہ مناجات رب کی پس مناسب اُسکے درازگی ہی اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے طرف خلق کے اور جگہ بلانے اُنکے کی طرف حق کے ہی اور اُسمین زیادہ مظنہ ریا وسمعہ کا ہی ساتھ جاری کرنے زبان کے فصاحت اور بلاغت سے **ت** اور نہ عار کرتے آنحضرت چلنے کے ساتھ بیوہ کے اور مسکین کے پس کر دیتے اُن ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے **وعن** علی ان اباجھل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن

فَكَذَّبْ بِمَا حِبْتَ بِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاَصْمَوْا بِكَذِبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہیں دروغگو جانتے تجکو اور سچ تمھارا پر عیان ہے اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کے ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اس چیز کو کہ لایا ہو تو اسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور سبب جھٹلانے اُسکے کے تجکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تجسے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہون کا رو نیا مین خلق سے جھوٹھ نہ بولین اور آخر عجوٹ نہ باندھین تو کار دین مین کیونکر جھوٹھ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھین گے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا اسپر کہ جلتے تھے کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس تمام صحابی اللہ تعالی نے ابوجہل وغیرہ کافرون کے حق مین یہ آیت پس تحقیق وے نہین جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنیوالے خدا کی آیتون کا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح تفسیر کشاف مین ہے تفسیر اِس آیت کے دو وجہ لکھی ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتون کو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہی مولی اپنے غلام کو کہ یہ لوگ اسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھ کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہون اسی وجہ دوسری یہ کہ تجکو نہین جھٹلاتے ہین اسلیے کہ تو مشہور ہی ساتھ صدق اور امانت کے ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتھ مضمون حدیث کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ سِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلینگے میرے پہاڑ سونے کے آ پہنچے میرے پاس ایک فرشتہ یعنی دراز قد جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کہ اُسکی قد برابر کعبے کے یعنی زیادگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمھارا فرماتا ہی تجہپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر چاہے تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کے اور اگر چاہے تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نے اختیار دیا ہی پس اختیار کرو اِن دو نون باتون مین سے جو چاہو پس دیکھا میں نے طرف جبرئیل کے یعنی بطور مشورہ چاہنے کے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف میری کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباس رض کے ہی کہ پس التفات کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے مانند مشورہ چاہنے والے کے اُسنے پس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کرو تم اپنے تئین ف ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلند قدری کی دیکھ اللہ کے اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہی تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گرفتار نیکی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کے ہوا اور اسی لیے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور علما اور صلحا نے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنَا مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ت پس کہا میں نے کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ رض نے کہ تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کھانا نہ کھاتے تکیہ لگا کر اور فرماتے کہ کھاتا ہون جیسے کہ کھاتا ہی غلام اور بیٹھتا ہون جیسے کہ بیٹھتا ہی غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین ف ع یعنی دوزانو مانند عبادت نماز کے اور یہ افضل ہیئتون کی ہی یا اُٹھا ایک زانو اور دونون ہیئتون سے حالت کھانے مین یا غیر اُسکے مین یا اُٹھاتے دونون زانو یا لوٹ رگوٹ مار کر بیٹھنے کے اور یہ اکثر نشست آنحضرت کی تھی **بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ** باب ہی بیچ بیان بعث حضرت کے اور ابتداے وحی ف ع سبعث بھی بعث

لہ یعنی جیسے کہ بیٹھتا ہون غلام اور کھاتا ہون غلام

اور زمانہ بعث کے اور بعث اٹھانا اور بھیجنا اور مراد اٹھانا اور بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رسول کر کے طرف تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتھ
زبر ب اور جزم دال کے اور ہمزہ سے یعنی آغاز یعنی شروع کے اور بدو ساتھ پیش ب اور دال کے اور واؤ مشددہ سے یعنی ظہور کے دونوں واؤ
ہیں یا اور میم دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنی اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنی اشارت اور کنایت اور اعلام اور کلام خفی
اور آہستہ اور اس چیز کے کہ القاء کیا وے غیر کو کنائی فی القاموس و در مشارق الانوار میں ہی کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی میں جلد بھی ہے اور وحی حق
آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کے کئی قسموں پر ہے بعضوں کو ساتھ سننے کلام اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کو چنانچہ اللہ
کرتا ہے سید قرآن شریف اور جیسے کہ ہمارے پیغمبر کو شب معراج میں دوسرے وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کے اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسرے
وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے القی فی روعی یعنی ڈالا گیا میرے دل میں یہ مضمون کہ کہتے ہیں کہ وحی الہ وعلیہ السلام کی
اکثر اسی قبیل کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کیطرف واقع ہوئی ہے یعنی الہام کے ہے جیسے کہ فرمایا وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰى یعنی الہام کیا ہمنے
موسیٰ کی ماں کی طرف اور وحی بمعنی امر کے بھی آتی ہے جیسے کہ واوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا میں نے طرف حواریین کے اور بمعنی ایما کرنے
علم بھی کے بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربك الی النحل یعنی تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں کہا واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ
عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام
ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھیرے مکے میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف انکے اس مدت میں پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت
کے یعنی ساتھ ہجرت کی اور اقامت کی مدینے میں دس برس اور وفات پائی آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے ف ع اور یہی صحیح
اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کے تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس رض کی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کے تھے جیسے کہ انس سے
روایت آتی ہے ابن عباس رض نے دونوں برس ولادت اور وفات کے ملا کر تریسٹھ برس کی کسر کو حذف کر کے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرٰى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَكَانَ يُرَانِيْ وَ
وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابن عباس رض سے کہ
کہا ٹھیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں یعنی بعد نبی ہونے کے پندرہ برس یعنی مع دو برس ولادت اور بحوت کے سنتے تھے آواز
یعنی جبرئیل کی کہ دلاتے باتیں سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتے تھے روشنی یعنی اندھیری راتوں میں سات برس یعنی ان پندرہ برسوں میں سے اور
نہیں دیکھتے تھے کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے روشنی نبوت کی نشانیوں پر سے سات برس تک اور نہیں دیکھتے تھے سوائے روشنی کے
فرشتے اور آٹھ برس میں ان پندرہ برس میں سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت کے ف ع یعنی مکے میں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر
کہ سننا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کے تھا پس مدت اقامت مکے کی پندرہ برس تھے اور تواریخ کی کتابوں اور اور حدیثوں سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کے تھا اور حکمت اس میں حاصل کرنا انست اور الفت کا عالم ملکوت سے تھا تا ظہور اسکا یکایک سبب مندمم ہونے
بنائے بشریت کا نہ ہو اور اقامت کی مدینے میں دس برس اور وفات پائی اس حال میں کہ وہ پینسٹھ برس کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے اور تمام ہونے
ساتھ ساٹھ برس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ بْنُ

ثلث وستین وھکذا ھو ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمٰعیل البخاری قال ربیعۃ الکثر اور روایت ہوا اسی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرتؐ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابوبکرؓ نے بھی اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے یعنی بلا خلاف انؓ کی رہی خلافت انؓ کی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرتؐ کے زندہ رہے اتنے ہی جیوتے تھے انسے اور وفات پائی حضرت عمرؓ نے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے **فرع** اور بعضوں نے کہا انسٹھ برس کے تھے اور بعضوں نے اور اور بھی اقوال انکی عمر میں نقل کیے ہیں کہا مؤلف نے کہ جو کچھ کہا انکو ابولؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہؓ کے نے مدینے میں بدھ کے دن چھبیسویں تاریخ ذی الحجہ کی سنہ تیئیس ۲۳ ہجری میں اور دفن کیے گئے اتوار کے دن سویں محرم کو سنہ چوبیس ۲۴ ہجری میں عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور یہ صحیح قول انکی عمر میں بھی ہے اور رہی خلافت انکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمانؓ دفن کیے گئے بیچ کی رات میں بیچ بقیع کے اور عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی انکی عمر میں نقل کیے ہیں اور رہی خلافت انکی بارہ برس اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے جسدن کہ قتل کیے گئے حضرت عثمانؓ اور وہ دن جمعے کا تھا اور تاریخ اٹھارھویں ذی الحجہ کی سنہ پینتیس ۳۵ ہجری میں مارا انکو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے کوفے میں جمعہ کی صبح کو سترھویں تاریخ رمضان کی سنہ چالیس ۴۰ ہجری میں اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کے انکے مارنے سے اور دفن کیے گئے نجف میں اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی اور وہ بھی قول منقول میں انکی عمر میں رہی خلافت انکی چار برس نو مہینے کچھ دن اور ت نقل کی یہ مسلم نے کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ روایت تریسٹھ برس کی حضرت کی عمر میں اکثر ہے **فرع** یعنی بہ نسبت اور روایتوں کے اور مدار اختلاف کا لے کی اقامت پر ہے کہ دس برس تھی یا تیرہ یا پندرہ اور دو سین تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہے واللہ اعلم اور پیدائش حضرتؐ کی سال فیل میں تھی بموجب روایت صحیح مشہور کے اور قاضی عیاض نے دعویٰ اجماع کا کیا ہے اسپر اور اتفاق کیا ہے علماء نے اسپر کہ پیدا ہوئے آنحضرتؐ پیر کے دن ربیع اول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہے کہ بارھویں تاریخ تھی یا اٹھارھویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرتؐ کی پیر کے دن ربیع اول کی بارھویں کو وقت چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ **وعن** عائشۃ قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فتزوده لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرء قال ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرء فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرء فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرء باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرء وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم فرجع بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذھب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرھا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ بن نوفل بن عم خدیجۃ فقالت لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ یا ابن اخی ماذا ترٰی فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رأی فقال لہ ورقۃ ھذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسٰی لیتنی فیھا جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجی ھم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا مؤزرا ثم لم ینشب ورقۃ ان توفی وفتر الوحی متفق علیہ وزاد البخاری حتی حزن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا حزنا غدا منہ مرارا کی یتردی من رؤس شواھق الجبال فکلما اوفی بذروۃ جبل لکی یلقی نفسہ منہ تبدی لہ جبریل فقال یا محمد انک رسول اللہ حقا فیسکن لذلک جاشہ

وَنَقَرَ نَفَسَهٗ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا یعنی حضرتؐ سے سنکر یا کسی صحابیؓ سے اسلیے کہ عائشہؓ ابتدائے نبوت میں حاضر نہیں پہلی چیز کہ شروع کیے گئے ساتھ اُسکے آنحضرتؐ وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تھا سو نہیں ف ح اور کہتے ہین کہ یہ حال چھ مہینے تک تھا اور حقیقت خواب سچ کی یہ ہو کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتے کے دل مین یا اُسکے حواس مین کچھ کچھ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اُنکو جاگتے مین اللہ تعالی قادر ہی کہ کرے جو کچھ چاہے نہین منع کرتی ہی اُسکے فعل کو نیند اور نہ غیر اُسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتے مین جیسے کہ دیکھتا ہی اُسکو سوتے مین ت پس تھے حضرتؐ کہ نہین دیکھتے کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اُسکی مانند سفیدی صبح کے یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام واشتباہ کے پھر دوست کی گئی طرف آنحضرتؐ کے خلوت ف ح اور یہ ابتدا تھے سے پہلے ظہور نبوت اور نزول وحی کے ت اور تھے آنحضرتؐ کہ خلوت مین ہتے بیچ غار حرا کے ف ح ع حرا ساتھ زیر حا مہملہ اور راء منقطہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھ زبر اور قصر کے کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکے مین اور اُسکو جبل نور بھی کہتے ہین اور ہوا نے نظر جمال کعبہ پر بھی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اُس مکان کا یہی ہوا ور آیا ہی کہ عبدالمطلب نے بھی اصحاب فیل کے واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تھی کہا نووی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کے عارف بندون کی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرتؐ کے خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون سے بشریہ کی سے اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کے اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبرہ اپنی کے بیچ محل اپنے کے افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خلوت یا جلوت فساد دین کا لوگون کے ساتھ رہنے مین ہو اور کوئی اُسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اُسکی تعلیم کے ہون جانتا ہو کہ لوگون کو تعلیم مین نسبت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی پس عبادت کرتے آنحضرتؐ اُس غار مین تحنث نون اور حاء مثلثہ سے یعنی عبادت کرنیکے ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین ف ع مراد وجوب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب تر ہی ساتھ خلوت کے اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اُس سے قلت ہی اور بعضون نے کہا احتمال ہی یہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنے کا نہ قلیل ت عبادت کرتے اُس غار مین پہلے اسکے کہ مائل و مشتاق ہون اپنے اہل کی طرف ف ع یعنی عبادت کرتے اور جبکہ گھر کے لوگون کی خبر لینے اور ادائے حقوق اُنکے کی طرف مائل کھینچتا تھے مین آتے اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہ ینزع کے ت اور توشہ لیجاتے واسطے عبادت کرنے راتون متعددہ کے پھر پھیرتے طرف خدیجہ کے اور توشہ لیجاتے واسطے مانند مدت اُن راتون کے ف ح ع حاصل یہ کہ آنحضرتؐ ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتے کہ جاتے عبادت کے لیے اور پھر آتے توشہ لینے کیلیے تاکہ خاطر جمع سے عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اُسکی طرف کہ لینا زاد کا نہیں منافی ہو توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف کرتے ہین کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتون مین سے تھے یا بعقل سے اچھا جان کر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت مین سے جو کچھ کہ اولی اور افضل پاتے کرتے اور اگر تابع شریعت کے تھے وہ توکس شریعت کے تھے مختار یہ ہی کہ تابع دین ابراہیمؑ کے تھے اور اسی لیے ایک روایت مین آیا تحنث کے تحنف حا سے بھی آیا ہی یعنی عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیمؑ کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرتؐ کے دل مین آیا تھا اسمین لیسند یدہ چیزون کا بھی عمل مین لاتے تھے بغیر اتباع خر یعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہین کہ عبادت کرنا حضرتؐ کا ساتھ فکر کے تھا یا ذکر کے اور صحیح یہ ہی کہ ساتھ ذکر کے تھا نہ فکر کے تھے یہانتک کہ آیا حضرتؐ پر حق یعنی وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرتؐ غار حرا مین تھے پس آیا حضرتؐ کے پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھ یعنی کچھ پس کہا آنحضرتؐ نے نہین مین پڑھ جانتا

ف ع ح یعنی اچھی طرح نہین پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت دہشت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرتؐ کے دیکھنے فرشتے اور ہیبت مقام کے سے آئی اور یہ کوئی نہ سمجھے کہ یہ فرمایا آنحضرتؐ نے اس سبب سے کہ حضرت امی تھے اور امی ہو کر پڑھنا غیر کے پڑھانے اور تعلیم کرنے سے ساتھ امی ہونے کے منافات نہین کرتا خصوصاً نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامے کے پڑھنے سے رکھتا ہو چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہو کہ لکھنا نہ جانے اور کتاب نہ پڑھے اور بعضی روایتون مین آیا ہو کہ جبرئیل نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرتؐ کے ہاتھ مین دیا اور کہا پڑھو پس آنحضرتؐ نے کہا نہین پڑھ سکتا مین اور اس کپڑے مین کچھ لکھا نہین ہے کہتا مین کیا پڑھون اور یہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین اللہ اعلم

ت فرمایا آنحضرتؐ نے پس پکڑا اس فرشتے نے مجکو اور بھینچا مجکو یہانتک کہ پونہچا وہ مجھ سے مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کے اور رفع اور نصب دال کے ہی پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہ ہونگے کہ پونہچے جبرئیل مجھ سے مشقت کو یعنی خوب بھینچا مجکو کہ مشقت اٹھائی بھینچنے سے اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہ ہونگے کہ پونہچی مشقت مجھ سے نہایت درجے کو یعنی بڑی مشقت اٹھائی مین نے اور یہ پونہچنا متصرف کرنا تھا جبرئیل کا حضرتؐ کے وجود شریف مین ساتھ داخل کرنے نور ملکوت اور وحی کے حضرتؐ کے باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کے اٹھانے کے ہون

ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبرئیل نے اور کہا کہ پڑھ پس کہا مین نے کہ نہین پڑھ سکتا مین فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پونہچے مجھ سے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ پس کہا مین نے نہین مین پڑھنے والا پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پونہچے مجھ سے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے کہ جسنے پیدا کیا ہے مجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نہ کر اور مدد پروردگار سے چاہ کہ جسنے پیدا کیا ہو سب کچھ اور وہ سب چیز پر قادر ہو اور یہ دلیل صریح ہو اسپر کہ اول جو قرآن سے اترا ہو سورہ اقرا ہو اور یہی صواب ہو کہ جمہور سلف و خلف کے ہین اور بعضون نے کہا کہ اول سورہ یا ایھا المدثر اتری ہو اور یہ قول کچھ نہین ہو کیونکہ ظاہر یہ ہو کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہو اور یا ایھا المدثر اول اضافی ہو یعنی بعد منقطع ہونے وحی کے جو پھر وحی اترنے لگی تو اول یہی اتری ہو اور یہ حدیث دلیل ان لوگون کی ہو کہ جو کہتے ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جز سورہ نہین ہی بلکہ فصل کے لیے اتری ہی

ت پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے کہ رحم مین جمتا ہی پڑھ اور پروردگار تیرا بزرگ تر ہے وہ پروردگار کہ تعلیم کیے بواسطہ قلم کے بہت سے علم

ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہو کہ سبب اور باعث نگاہ رکھنے تمام علوم کا آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہو کہ اس عالم مین متعارف و متداول اُس قلم کا کہ کیا کیا علوم اور معارف اِس سے لکھے جاتے ہین اور صاحب کشاف نے کہا کہ یہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اِس سے لکھے جاتے ہین ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تھا ف ع یعنی ممکن نہ تھا کہ اپنی قدرت سے معلوم کرسکے چیزون پس پیدا امکان اور زمان مین اور ہو سکتا ہو کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف قول اللہ تعالی کے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا پس پھرے ساتھ ان تینون چیزون کے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر کے اس حال مین کہ کانپتا تھا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کے کہ بیٹھا تھا آپکے دل مین پس آئے آنحضرتؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس فرمایا دو بار تاکید کے لیے بسبب لاحق ہوئے تپ و لرزے کے مارے ڈر کے کہ اڑھاؤ مجکو کپڑا پس اڑھایا آنکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اُنسے ڈر اور اپنی حالت صلی پر فرمایا خدیجہؓ کو اس حال مین کہ پونہچی اُنکو خبر اِس ماجرے کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہونیکا مار نبوت کے اٹھانے سے یا نہ صبر کرنیکا اوپر ایذاے قوم اور قتل اور جھٹلانیکے یا ڈر تھا مفارقت وطن کا تب کہا خدیجہؓ نے یہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہے اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبھی ایسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتے ہو ناتے دار و سچی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسے اور سچ بولتے ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ

جھوٹ بولین تسے یا جھٹلاوین تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تودی الامانة یعنے ادا کرتے ہو تم امانت کو ت اور اُٹھاتے ہو تم بوجھ کو
ف ح لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کے ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کے بھی آتا ہی اسلیے کہ خبر گیری اُنکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اُٹھاتے ہو
محنت کل کی اُنکو قبول کرتے ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بھاری ہین یعنی عیال وغیرہ اُنکی خبر گیری کرتے ہو اگرچہ وہ چھوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اُٹھانے
کل کے خرچ کرنا ضعیفون رشتہ مین اور بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتے ہو مال خیر کے لیے اور دیتے ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتھ زبر
ت کے صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کے بھی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتے ہو غیر اپنی کو یعنی مال تو تم لوگون کو کہ اُس سے کسب اور تجارت
کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضے مراد معدوم سے فقیر رکھتے ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہوا سکے یعنی فقیرون کو
کسب مین لاتی ہو ساتھ دینی مال کے اُنکوت اور مہمانی کرتے ہو مہمان کی یعنی کھاتے ہوا سکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کے ف ع ح یعنی جو
کوئی کہ بسبب کسی حادثے کے درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال میت کے اُسکی مدد کرتے ہو اور نجات دیتے ہوا سکو اُس آفت سے اور نوائب
حق اسلیے کہا کہ بسبب جادۂ حق کے اسراف اور غصب اور ماندانکے درماندہ نہو کہ مدد کرنی اُسمین بُری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچھے
اخلاق اور اچھی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنے سے اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہؓ نے بسبب متصف ہونے آنحضرتؐ
کے ساتھ اچھے اخلاقون کے اور اچھی صفتون کے اوپر پہونچنے مکروہات کے دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت
اور نصاحت اور عقلمندی حضرت خدیجہؓ کے اور کیونکر نہو کہ مدد چاہے مدیدآنحضرتؐ کی خدمت مین ہین ہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائے ہین
بھی ہین کسی کو اُنکے ساتھ انکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہ بھی اِس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان
کی اُسکے منہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کے لیے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف کسی مرسے تو اسکو تسلی اور بشارت سے دور
ذکر کرے اسباب سلامت کے اُسکے آگے اور اسمین تنبیہ ہوا اسپر کہ فقرآنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری
اور نشانہ اسکا کمال کرم اور سخاوت تھا اور اسمین تنبیہ ہوا اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تھین حضرتؐ کے پہلے نبوت سے ت پھر لے گئی
آنحضرتؐ کو خدیجہؓ طرف ورقہ بیٹے نوفل کے کہ چچا کے بیٹے خدیجہؓ کے تھے ف ح اسلیے کہ خدیجہؓ نہین بنی خالد بیٹے اسد بیٹے عبد العزیٰ کے اور ورقہ
بیٹے نوفل بیٹے اسد کے اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واؤ اور راور قاف کے ہوا اور وہ نصرانی ہو گئے تھے جاہلیت میں لکھا انجیل کا زبان عربی مین جیسا کہ لکھا
اور بہت بڈھے اور اندھے ہو گئے تھے ت پس کہا خدیجہؓ نے اے میرے چچا کے بیٹے سُن اپنے بھتیجے سے ف ح یعنی آنحضرتؐ سے جو کچھ کہ کہتے ہین اُس پر
روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسرے کو بھتیجا اور چچا کہتے ہین اور یہان بھتیجا کہا آنحضرتؐ کو بسبب بڑھاپے ورقہ کے کہا ایک شارح نے
کہ یہ کہا خدیجہؓ نے ازراہ تعظیم کے نہ ازراہ حقیقت کے ت پس کہا واسطے حضرتؐ کے ورقہ نے اے بھتیجے میرے کیا دیکھتا ہو تو پس خبر دی ورقہ کو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اُس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرتؐ کو ورقہ نے یہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالی نے موسیٰ پر ساتھ
وحی کے ف ح ناموس شخص کو بھید جاننا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیلؑ کو ناموس کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ ناموس صاحب سر خبر کا اور
صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین یعنی حضرت موسیٰ پر اُترتا کہانہ عیسیٰؑ پر واسطے عظیم الشان ہونے موسیٰ کے اور جامعیت کتاب اُنکی شریعت اُنکی کے
اگرچہ ذکر عیسیٰؑ کا مناسب تر تھا دین نصرانیت کے ت ای کاش کے مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہارے جوان قوی کاش کے میں تازندہ یعنی اگر میں
ہوتا قوی سوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیرے کفار قریش یکے شہر سے یعنی مکہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالینگے تجکو وہ اسلیے کہ تو نے بیان
نکالینگے تجکو اور سبب اسکا یہ ہی کہ تحقیق لایا کوئی شخص کبھی مانند اُس چیز کے کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن کھا گیا ہی وہ ف ح اور

ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اُسکو کافرون نے دشمن رکھا اور ایذا دی ت اور اگر پاؤ مجکو دن تمھارا یعنی اُن دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمھاری قوم تمکو ایذا دے اور نکالے اور مین نہ ہون تو مدد کرونگا تمھاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مرگئے ف ح جاننا چاہیے کہ یہ ایمان ورقہ کے آنحضرتؐ پر کچھ خلاف نہین ولیکن اُنکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کے ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتداے احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ف اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکے کہ وحی آنحضرتؐ پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتے ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہین چھ مہینے تک ع بعضے کہتے ہین پندرہ مہینے تک اور خبیج ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی کی درمیان اُترنے اقرا اور یا ایھا المدثر کے نہ تا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اترنے قرآن کی ہی جبرئیل آتے تھے لیکن قرآن نہین لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تھی کہ تا جاتا رہے آنحضرتؐ سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق وانتظار ع ویرست کہ دلدار پیامی نفرستاد و نوشت سلامی کلامی نفرستاد ہ ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہانتک کہ غمگین ہوئے آنحضرتؐ جسمین اُس چیز کے کہ پونہچی ہی ہمکو حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہ کلام کسی اوی کا ہی راویون اس حدیث کے سے کہ درمیان ہین واقع ہوا ہی فعل کے اور اُسکے مصدر منصوب کے یعنی مفعول مطلق کے کہ حزنا ہدت غمگین ہوئے اس سے آنحضرتؐ ایسا غمگین ہونا کہ گئے صبح کو بسبب غم کے کئی بار تا کہ گر پڑین اونچے پہاڑون کی چوٹیون پر سے ف ح یعنی چاہتے تھے کہ اپنے تئین پہاڑون کے اوپر سے ڈالین اور ہلاک ہوجاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کے ت پس جبکہ پونہچتے اوپر پہاڑون کے تا کہ ڈالدین اپنے تئین پہاڑ سے ظاہر ہوتے اُنکے لیے جبرئیل اور کہتے اے محمد بالتحقیق تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سے امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگر یہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوے ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اِس کہنے کے حضرتؐ کے دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گھبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرتؐ کا یعنی اضطراب سے وعن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی قال فیبنا انا اَمشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ھویت الی الارض فجئت اھلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ اور روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ انھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونے وحی کے یعنی چند روز بھر حاصل ہونے اُسکے سے پھر دیر فرمایا پس سوقت کہ مین چلتا تھا یعنی زمین کے مین یا اوپر پہاڑ حرا کے سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اُٹھائی مین نے نظر اپنی پس نا گہان وہ فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا مین بیٹھا ہوا ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈرایا گیا مین اُس سے ڈر لئے جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر پس آیا مین اپنے گھر والون کے پاس اور کہا مین نے کپڑا اُڑھا مجکو کپڑا اُڑھاؤ مجکو پس کپڑا اُڑھایا اُنھون نے مجکو پھر اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اے کپڑا اُڑھنے والے اُٹھ اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح بطرح کے ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اُسکو ساتھ تعظیم کے یعنی اُسکے غیر کو ویسا بڑا نہ جان اور کہ اُسوقت کہ پہنچی آوے تجکو اُسکے غیر سے کچھ اللہ اکبر اور متصل ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرتؐ نے اللہ اکبر پس تکبیر کہی پہنچنے اُسکی نے اور خوش ہوئے اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی اور اپنے کپڑون کو پاک کرنا سے ف ح اور بعضون نے کہا مراد کپڑون سے صفتین نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کرو ف ع یعنی شرک اور گناہ کے ترک پر مداومت کرو ظاہر ہی

کہ یہ انحصار ہی راوی کے اسلیے کہ تمہ اسکا یہ ہو وکان من تسکثر والرباک فاصبرت پھر گرم ہوتی وحی یعنی پڑ دیر پے آنے لگی ف تفسیر وارک
مین جابر سے یہ حدیث یون روایت کی ہو کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تحا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا مین نے
داہنے اپنے اور بائین اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پھر نظر کی مین نے اوپر اپنے سر اپنا گمان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہو ایک تخت پر درمیان
آسمان وزمین کے پس ڈرا مین اور پھرا مین طرف خدیجہ کے اور کہا مین نے کپڑا اڑھاؤ مجکو کپڑا اڑھاؤ مجکو پس کپڑا اڑھایا خدیجہ نے پھر
آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایھا المدثر الخ انقل کی یہ بخاری ومسلم نے وعن عائشۃ ان حارث بن ھشام سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی
فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی
فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ اور روایت ہو عائشہ رضہ سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے
کہ بھائی ابوجہل کا ہو اور اسلام لایا پہلے فتح کے کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہو آپکو وحی پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہی میرے پاس وحی مانند آواز گھنٹال کے یعنی مشابہ ہوتی ہو آواز اسکی ساتھ اوز اسکے گھنٹال
کے اور یہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھپر ف ع یعنی سمجھتے مقصود مین اسلیے کہ سمجھنا معنی کا اس کلام سے کہ مانند گھنٹال کے ہو زیادہ
مشکل ہی سمجھنے کلام ایک مرد کے سے ساتھ خطاب کرنے معبود کے تب پس موقوف ہوتی وحی یا موقوف کیجاتی ہو وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق
مین یاد کرتا ہون مین اس سے اس چیز کو کہ کہا فرشتے نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہی میرے لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت
دحیہ کلبی کے آتے تھے پس کلام کرتا ہی مجھ سے فرشتہ پس یاد رکھتا ہون مین اس چیز کو کہ کہا ف کہا ہی علما نے کہ واسطے استفادہ اور استفاضہ
کے درمیان کلام کرنیوالے کے اور سننے والیکے مناسبت شرط ہی اور یہانی وطریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبہہ یل کی آنحضرت پر غالب
آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے غائب کرتی تھی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول کر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب
آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کے ہوتے تھے اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اس تقدیر پر ہی کہ صلصلہ آواز وحی کی ہو جیسے کہ ظاہر
عبارت حدیث کی سے معلوم ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اس آواز کی پہلے ہونے مین یہ تھی کہ تا آنحضرت کو
اسطرف متوجہ کرین اور ساعت آنحضرت کی خالی ہو جاوے وحی کے سننے کے لیے اور اسمین غیر وحی کے لیے جگہ نہ رہے اور وہ سخت تر تھی اسلیے جب
کرنے فکر کے اور توجہ کے اسطرف کذا فی فتح الباری اللہ اعلم کہا عائشہ رضہ نے اور البتہ دیکھا مین نے حضرت کو کہ اترتی تھی اوپر وحی یخ دن غایت
سردی کے پس منقطع ہوتی وحی حضرت سے اس حال مین کہ تحقیق پسینا فی آنکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات
قسم اول مین ہوتی تھی اور ہو سکتا ہو کہ دوسری قسم مین بھی یہ بات پیش آتی ہو وعن عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجھہ وفی روایۃ نکس راسہ ونکس اصحابہ رؤسھم فلما اتلی عنہ رفع راسہ
رواہ مسلم اور روایت ہو عبادہ بن صامت سے کہ اسنے کہ تھے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اترتی جاتی اوپر وحی غمگین کیے تھا بسبب
شدت اترنے اسکے کے ف ع معنی یہ ہین کہ حضرت ہوتے تھے بسبب نہایت اہتمام یاد رکھنے وحی کے مانند اس شخص کے کہ گھیرلے اسکو غم اوراسلیے
فرمایا اللہ تعالی نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی
تھی پس بلحاظ امت کے حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھیے کیا سخت اسکے نزول ت اور متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہے

کہ جب اُترتی وحی حضرتؐ پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی وحی اور دور کیجاتی وہ حالت حضرتؐ سے اُٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح یعنی اور صحابہ بھی اُٹھاتے اور یہ جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنے حال آنحضرتؐ کے تعالٰی عین یا بسبب موافقت و اتباع کے واللہ اعلم **وعن** ابن عباسؓ قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج ارسل رسولا لینظر ما ھو فجاء ابولہب وقریش فقال ارایتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من صفح ھذا الجبل وفی روایۃ ان خیلا تخرج بالوادی تریدُ ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابولہب تبا لک الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اُسنے جبکہ اُتری یہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنی قریش کو نکلے آنحضرتؐ جبکہ تک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلوں کو نام بنام اے اولاد فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کے بطنوں کو یہانتک کہ جمع ہوئے سب قبیلے اور بطون پس ہوا مرد یعنی اُنکے بڑوں میں سے جب نہ طاقت رکھتا کہ آپ باہر نکلے یعنی بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیے ہوا اور کیا غرض ہی پس آیا ابولہب کہ چچا حضرتؐ کا تھا اور قریش ہمراہ اُسکے آئے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دو تم مجکو اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلے ہیں اس پہاڑ کے جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ سوار نکلے ہیں جنگل میں یعنی مکے کے اس حال میں کہ چاہتے ہیں وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر غارت اور ہلاک کرنے کے لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے مجکو اس خبر دینے میں کہا اُنھوں نے ہاں سچا جانیں گے نہیں تجربہ کیا ہے تمہارے گمر سچ کا فرمایا حضرتؐ نے پس بلاشبہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کے یعنی ڈراتا ہوں میں تمکو عذاب سخت تمکو پیش آنا ہی دنیا میں یا عقبے میں کہا ابولہب نے نقصان ہو تجھکو ہلاکی ہو تجھکو کیا اسلیے جمع کیا تھا تو نے ہمکو پس اُسکی حق میں سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ہلاک ہو جیوا ابولہب اور ہلاک ہوا وہ **ف** ع ح لفظ ید از اُمد ہی یا مراد ہی دونوں ہاتھوں سے ذات اُسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالٰی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ ابولہب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں پتھر لیے اور آنحضرتؐ کی طرف پھینکے **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعودؓ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وانا انظر لا اغنی شیئا لو کان لی منعۃ قال فجعلوا یضحکون ویحیل بعضہم علی بعض وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا لا یرفع رأسہ حتی جاءتہ فاطمۃ فطرحت عن ظہرہ فرفع رأسہ ثم قال اللہم علیک بقریش ثلثا فشق علیہم اذ دعا علیہم ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید فاشہد باللہ لقد رأیت الذین عد سمی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ آنحضرتؐ نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبے کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسوں میں یعنی گرد بیٹھے کے ناگہان کہا ایک کہنے والے نے **ف** ح یعنی ابوجہل نے اور بخاری کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنے والے نے الا تنظرون الی ھذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرتؐ

کے حق مین یہ بات کہی ت کونسا تم مین کھڑا ہو اور جا کے طرف اونٹ کے کہ ذبح کیا گیا ہی فلانے کی اولاد مین یعنی فلانے قبیلہ اور فلانے محلے مین پس قصد کرے طرف نجاست اُسکی کے کہ اوجھ مین ہو اور طرف خون اُسکے کے اور پوست اُسکے کے کہ جسمین بچا لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہی پھر رہنے دے اُسکو یعنی اُن چیزون ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرتؐ رکھدے اِسکو درمیان دونون شانون آنحضرتؐ کے پس اُٹھا اور گیا طرف اُس چیز کے کہ ذکر کی گئی بدبخت ترین اُنکا عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرتؐ نے رکھدیا اُس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرتؐ کے اور ٹھیرے رہے آنحضرتؐ سجدے کی حالت مین پس ہنسے وہ مشرک یہانتک کہ جھک گئے بعض اُنکے اوپر بعض کے مارے ہنسی کے یعنی اِس بات سے خوش ہوئے اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہؓ زہرا کے یعنی اور خبر کی اُنکو اِس جرے کی کہتے ہین کہ وہ ابن مسعودؓ تھے پس آئین حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی اور ٹھیرے رہے آنحضرتؐ سجدے مین یہانتک کہ ڈالا یا حضرت فاطمہؓ نے اُسکو حضرتؐ پر سے ف ع اور حضرت فاطمہؓ اُن دونون مین صغیر سن تھین اِسلیے کہ وہ پیدا ہوئین تھین اُس حال مین کہ عمر حضرتؐ کی اکتالیس برس کی تھی ت اور متوجہ ہوئین فاطمہؓ اُن بدبختون پر بُرا کہتی ہوئین ف ح اِس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہؓ کی کہ باوجود صغر سن کے مُنھ در مُنھ اُنکو بُرا کہا اور اُنکو مجال مقابلے کی نُنے ہوئی ت پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اُنکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرتؐ کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا سے تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنی طلب کرتے کچھ اللہ تعالی سے تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکے یعنی علی العموم بددعا کرتے کسیکے خاص کر اُن اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ وہ دونون بھائی تھے اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ابی ولید کو ف ح یہ اشقیا تھے سرگروہ اور موذی مشرکون مکہ کے اُنکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب فوت آیا اور حکم الٰہی پونہچا سزا کے عمل کو پونہچے عیت لطف حق کرچہ مواساہا کند ☆ لیک چون حد بشد سر وا کند ت کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ راوی اِس حدیث کے ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا مین نے ان کفار مذکور کو ہلاک ہوئے اور زمین پر پڑے ہوئے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کنوئین مین کنوان بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا نے لاحق کی گئی لعنت اِس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی ف ح اور خطاب کیا آنحضرتؐ نے اُنکو کہ سچے وعدہ خدا کا سچ پایا تمنے بھی یا پایا جو کچھ تمہارے پروردگار نے تمسے کہا تھا یعنی وعدہ عذاب کا سچا ہوا یا نہین تمنے بھی پایا جو کچھ تمہارے پروردگار نے تمسے کہا تھا یعنی وعدہ ثواب کا سچا ہوا یا نہین ت اس کلام کا کتاب اہمادو مین گذرا اور مارے جاتا ان مشرکون کا بدر مین ڈالے جانا کنوئین مین باعتبار کفر کے ہی والا کہتے ہین کہ عمارہ ابن ولید بدر مین نہ تھا بلکہ حبشہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھر آنیکے بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب پکے جانے اور بھاری ہو جانے اُسکے کے کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہ کتب سیر مین مذکور ہی اور جاننا چاہیے کہ اِس حدیث مین اشکال کرتے ہین کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز مین سجود رہے باوجود پونہچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اِسکا یہ دیا ہی کہ تھا یہ فعل اُنسے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبح کیے ہوئے مشرک کے پس نہ باطل ہوئی نماز اُس سے جیسے کہ خراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اُسکے کے اور نماز اُس سے پڑھ لیتے تھے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ

قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے یہ تحقیق کہا عائشہ رضؓ نے یا رسول اللہ کیا گذرا ہے آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو اُحد کے دن سے ف ح جنگ احد میں بہت سختیاں آنحضرتؐ کو پہنچیں تھیں چنانچہ حدیث کا بیان آگے آتا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ اشد ہے روز اُحد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے اُنسے دن عقبہ کے بہت سخت اُن چیزوں میں سے کہ دیکھی میں نے اُنسے تمام عمر میں ف ح عقبہ زبروں سے راہ در میان پہاڑ کے اور نظاہر یہ ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ منی میں ہے اور جمرہ اُسکی طرف مضاف ہے اور اُسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہیں جیسے کہ گذرا کتاب الحج میں گذرا اور آنحضرتؐ موسم حج میں اپنے کو کھڑے ہوئے اور قبیلوں کو اسلام کیطرف بُلایا جیسے کہ عادت شریف حضرتؐ کی تھی کہ حج کے موسموں میں مجمعوں میں دعوت کرتے تھے یعنی لوگوں کو رغبت اسلام اور اچھے کاموں کی لاتے تھے اور عذاب اور بُرے کاموں سے ڈراتے اور آنحضرتؐ وہاں سے طرف قبیلہ ثقیف کے گئے اور ابن عبد یالیل بن کلال کو بھی کہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا اُسوقت کہ پیش کیا میں نے اپنے نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کے پس نہ جواب دیا مجھکو طرف اُس چیز کے کہ چاہا میں نے ف ح یعنی اُسکو دعوت اسلام کی اور وہاں کے جاہلوں اور نادانوں نے ایذا میں آنحضرتؐ کو اور پتھر مارے اور خون آلودہ کیا ے زدر اغیار روز دیوار شکستہ می بارد ہ بلا و رومنان از درود یوار می بارد ت پس چلا میں اِس حال میں کہ میں غمگین تھا اور چت اپنی کے یعنی چلا میں حیران سراسیمہ کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کدھر متوجہ ہوتا ہوں میں بسبب شدت اُس غم اور صعوبت کے پس ہوشیار نہ ہوا مگر قرن ثعالب میں کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اُسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں پس اُٹھایا میں نے سر اپنا پس گمان ابر میں نیچے ایک ابر کے کہ تحقیق سایہ کیے ہوئے ہے مجھکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکھا میں نے پھر اُس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجھکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے سنا قول تیری قوم کا اور سنا اُس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے تیرے یعنی جھٹلایا تیرا اور البتہ تحقیق بھیجا ہے تمہارے پاس پہاڑوں کے فرشتے کہ کہ بھاڑوے تو مجھکو حوالے اُسکے ہیں تاکہ حکم کرو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ چاہو اپنی قوم کے حق میں یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اُنکا اور دیا میں پہاڑوں کے فرمایا آنحضرتؐ نے پس پکارا مجھکو پہاڑوں کے فرشتے نے یعنی مانند یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ یا یا محمدؐ کے کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اُسنے اے محمدؐ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق سُنا قول تمہاری قوم کا اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجھکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس تا کہ حکم کرو تم مجھکو ساتھ حکم اپنے کے یعنے جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کہ دونمیں اگر چاہو تم یہ کہ ڈھا دیا تم پر دونوں پہاڑوں کو اَخشبین ہیں تو ڈھا دیا میں ف ح اخشبین معجمہ اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑوں کا ہے کہ اُنکے درمیان میں بستا ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں چاہتا ہوں میں ہلاکت اُنکی بلکہ امید وار ہوں یہ کہ نکالے اللہ تعالیٰ اُنکی پشتوں سے اُن لوگوں کو کہ عبادت کریں خدا تعالیٰ کو تنہا اور نہ شریک کریں کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کریں نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک اُن چار دانتوں میں سے کہ اُنکو رباعیہ کہتے ہیں دہنی زاہد کی ف ح رباعیہ رکے زبر اور تخفیف باء سے اوپر وزن ثمانیہ کے چار دانت کو دریان ثنایا اور انیاب کے ہیں اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت اُنہی طرف کا ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کے یعنی نمیں ہیں کہ چبے گئے گھڑ گیا اور دو انتوں میں کاواک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اُس سے جدا ہو گیا تھا اور یہ ٹوٹا دانت کا عقبہ ابن وہب قاص کے ہاتھ سے ہوا کہ جو بھائی تھا

ے حاصل اس کا یہ ہے کہ جو حضرت کی قوم نے کیا اور کہا اور جو جواب دیا وہ حضرت کو پہنچا ۱۲

ے یعنی جس کا نام اخشبین ہے ۱۲

ے یعنی جس سے اُنکی پشت ہیں ۱۲

ے اور دونوں کی ایک ہی بات ہے ۱۲

ے اور اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی بات کے دو ترجمے ہو سکتے ہیں ۱۲

ے یعنی ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا ۱۲

سعد بن ابی وقاص کا اور اُسکے اسلام میں اور صحابی ہونے میں اختلاف ہی اور اُسکی اولاد میں سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اُسکا دانت آگے کا گر پڑتا تھا ت اور زخم پر پٹی باندھی گیا حضرتؐ کے سر مبارک میں ف ح اور بعضی رواتیوں میں پیشانی میں کہا ہی کہ ایک کنول پہاڑ پر سے نیچے آپڑی اور حضرتؐ کے زخمی کرنیوالے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اور بھی صدمے حضرتؐ کو پونہچے کہ کافروں نے میدان میں گڑھے کھودے تھے آنحضرتؐ کا گھوڑا ایک گڑھے میں گر پڑا پس طلحہ بن عبید اللہؓ آئے اور آنحضرتؐ کو گود میں لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ نے اوجب طلحۃ یعنی واجب کی طلحہ نے اپنے لیے بہشت اور دو لڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تھا رسالہ شریف میں بیٹھکر میں ایسی بیٹھیں کہ ابو عبیدۃ بن الجراحؓ نے اپنے دانتوں سے اُنکو کھینچا اور دانت اُنکا نکل آیا اور مالک بن سنان نے خون آنحضرتؐ کا چوسا آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوئی اُسکے لیے جنت ت پس شروع کیا آنحضرتؐ نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چمکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اُسکے نقل کی یہ مسلم نے ف ح اور آیا ہی کہ حضرت علیؓ اپنی سپر میں پانی لائے اور فاطمہؓ نے ندے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بھرا اور بعضی رواتیوں میں آیا ہی کہ جب آنحضرتؐ کے مزاج میں کچھ تغیر نے بحکم بشریت کے راہ پائی یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون اور یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرتؐ خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر ایک قطرہ اسمیں سے زمین پر پڑیگا تو آتریگا انپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللھم اغفر لھم فانھم لا یعلمون اور آیا ہی کہ حضرتؐ کے چہرہ مبارک پر روز اُحد کے ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن بچایا اُنکو اللہ تعالی نے اُن ضربوں کے صدموں سے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ علی قوم فعلوا بنبیہ یشیرون الی رباعیتہ اشتد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اُس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرتؐ ساتھ اِس فعل کے طرف دانتوں اپنے کے اور توڑے جانے اُنکے کے اُنکے ہاتھوں سے اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اُس شخص پر کہ قتل کرے اُسکو رسول خدا کا راہ خدا میں نقل کی یہ بخاری ومسلم نے ف ح احتراز کیا قتل ہونے سے حدود وقصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہی اور مراد رسولخدا سے یا تو ذات شریف اپنی کبھی یا ہر پیغمبر اسلیے کہ مارنا پیغمبر کا حق ہی اور جگہ اشتباہ کی نہیں پس مقتول اُسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلاشبہ وھذا الباب خال عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن یحیی بن ابی کثیر قال سألت ابا سلمۃ بن عبد الرحمن عن اول ما نزل من القرآن قال یا ایھا المدثر قلت یقولون اقرأ باسم ربک قال ابو سلمۃ سألت جابرا عن ذلک وقلت لہ مثل الذی قلت لی فقال لی جابر لا احدثک الا ما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جاورت بحراء شھرا فلما قضیت جواری ھبطت فنودیت فنظرت عن یمینی فلم ار شیئا ونظرت عن شمالی فلم ار شیئا ونظرت عن خلفی فلم ار شیئا فرفعت رأسی فرأیت شیئا فاتیت خدیجۃ فقلت دثروونی فدثروونی وصبوا علی ماء باردا فانزل اللہ یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر قال ثم حمی الوحی بعد ذلک قبل ان تفتر الصلوۃ متفق علیہ روایت ہی یحیی ابن کثیر سے کہ کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن بیٹے عوف کے سے کہ وہ بڑے تابعین مشاہیر علما اور فقہاے سبعہ میں سے ہیں کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن میں سے کہا یا ایھا المدثر ف ح یہان مشتبہ ہوا ہی حال راوی پر بہ سبب نسیان کے اسلیے کہ اول جو اُتری ہی اقرأ باسم ہی اور یا ایھا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اُتری ہی جیسے کہ عائشہؓ کی حدیث میں مفصل مذکور کیا پس ولیت اسکی نافی ہی یعنی بعد فترت وحی کے جو پہلے اُتری یہی یا شاید

اِس حدیث کے راوی نے مختصر کیا قصے کو کہ نہ ذکر کیا اقرأ کے اُترنیکوت کہ اسکی ذکر کیا مین نے کہتے ہین یعنی جمہور یا بیٹھے علما کہ اقرأ باسم ربک اول اُتری ہی کہا ابوسلمہ نے کہ پوچھا مین نے جابرؓ سے احوال اِسکا یعنی مثل سوال تیرے کے اور اُنھون نے بھی ایسا ہی جوابدیا جیسا کہ مین نے کہا اور کہا مین نے اُنسے مانند اُس چیز کے کہ کہا تو نے مجھ سے کہ کہتے ہین اول اقرأ باسم اُتری ہو پس کہا واسطے میرے جابرؓ نے کہ نہین حدیث بیان کرتا ہو نہین تجھسے مگر مثل اُس چیز کے کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرتؐ نے کہ خلوت اور اعتکاف کیا مین نے حرا مین یعنی مہینے بھر پس جبکہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اُترا مین پہاڑ سے پس پکارا گیا مین پس نہ دیکھا مین نے داہنے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے بائین اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ اور دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا مین نے کچھ پس اُٹھایا مین نے سر اپنا اور دیکھا مین نے اوپر کی جانب پس دیکھا مین نے کچھ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گذرا جابرؓ سے کہ اُنھون نے سنا آنحضرتؐ سے حدیث بیان فترت وحی سے فرمایا پس سوقت کہ مین چلتا تھا ہنسی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اوپر اُٹھائی مین نے نظر اپنی پس گمان کی وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا پس وصریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابرؓ کی اول اضافی ہو ت پس آی یا مین خدیجہؓ کے پاس اور کہا مین نے یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجھ مین سرایت کیا تھا کپڑا اُڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اُڑھایا مجھکو اور ڈالا مجھپر ٹھنڈا ھا پانی کی یہ دفع ہوشی کے تاثیر قوی کہتا ہی پھر اُتری یہ سورۃ ای کپڑا اوڑھنے والی کھڑا ہو اور ڈرا اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ یعنی اُترنا سورۂ مدثر کا تھا پیچھے اِسکے کہ فرض کیجاوے نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہو صحت اُسکی باکمال اُسکا اوپر پڑھنے سورۂ فاتحہ کے ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ** باب ہی نبوتون کی علامتون مین ف ح علامت اور سمہ زیر سے و علم عین و لام کے زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کے سرے پر رکھتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرتؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق و فضائل و شمائل و افعال و احوال آنحضرتؐ کے کہ عاقل ذراست کرنے والا جو انمین نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچھ کہ آسمان کی نکلی کتابون مین صفات و احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے ہین وہ بھی اسی قبیل سے ہین و اسمین شک نہین ہو کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سے ہین پر یہ معلوم نہو کہ مؤلف نے جو دو باب عندیہ ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہو اور کیا فرق کھا در میان علامتون اور معجزون کے باوجود یکہ دونون باب مین فوارق ہی کہ کیے ہین کوئی وجہ موجہ اسکے لیے ظاہر نہین ہوتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهُ وَاَعَادَهُ فِيْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس رضؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اِس حال مین کہ آنحضرتؐ کھیلتے تھے ساتھ لڑکون کے ف ع یعنی تھے آنکے درمیان مین اور یہ اُسوقت تھا کہ آپ حلیمہؓ کے پاس تھے کودایہ آپکی اِن ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پھر چیرا آپکے دل کی جانب سے اور نکالا اُنکے دل مین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یوں ہی وَاسْتَخْرَجَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً یعنی لفظ واو زیادہ ہی بعد عن قلبہ کے پس معنی یہ ہونگے کہ آپکے دل کی جانب سے چیرا اور دل کو نکالا پھر نکالا اُسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجھسے یعنی پہنچتا اُسکو اگر ہمیشہ رہتا تجھ سے ساتھ پھر دھویا آپکے دل کو سونے کی لگن مین زمزم کے پانی سے ف ع یعنی واسطے تعظیم و تکریم حضرتؐ کے

ع یعنی باب سے وہ حدیثین کہ ذکر کرتا ہی مؤلف اُنکو

اور استعمال سونے کا کہ اس نیا مین منع کیا ہی واسطے امتحان کے ہی اور آخرت مین اُسکے ظروف ہونگے بہشت مین اور اکثر جو کچھ کہ واقع ہوا ہی اُسکا وقوع معراج مین عالم غیب اور اُس جہان کے احوال سے ہی علاوہ یہ کہ آنحضرتؐ نے اُسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتے نے کیا اور وہ غیر مکلف تھا یا دین کمین کہ وقوع اِسکا پہلے مقرر ہونے احکام کے تھا اور اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اُس سے ہوتا تو اُس سے غسل مبارک دستور لیکن اِسمین شک نہین ہی کہ جو پانی نکلا تھا جوش مارکر آنحضرتؐ کی انگلیون کے درمیان مین سے وہ افضل ہی سب پانیون سے مطلق بسبب ہونے اُسکے کے اثر دست مبارک کے سے اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمٰعیلؑ کا ہی پھر ملایا اور درست کیا جبرئیلؑ نے اُس جگہ کو کہ چیری تھی اور پھر رکھدیا دل کو اُسکی جگہ مین یعنی اول دل کو رکھا اور پھر درست کیا سینۂ مبارک اور کہتے لڑکے کہ تھے ساتھ آنحضرتؐ کے دوڑتے ہوئے آنحضرتؐ کی ماں کے پاس مراد رکھتا ہی انس رضی ماں سے وایہ آنحضرتؐ کی کہ دودھ پلاتی تھی پس کہا اُن لڑکون نے کہ محمد تحقیق قتل کیے گئے پس آئے لوگ آنحضرتؐ کے پاس یعنی متوجہ ہوئے کچھ لوگ اُنکی قوم سے طرف حضرتؐ کے پس دیکھا آپکو اس حال مین کہ رنگ متغیر ہی کہا انسؓ نے کہ پس دیکھتا تھا مین نشان سوئی کے سینے کا آنحضرتؐ کے سینۂ مبارک مین ف ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکے اُس قبیل کی ہین کہ واجب ہو تسلیم کرنا اُنکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کے بطریق مجاز کے اسلیے کہ کچھ ضرورت اِسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق کی ہی قدرت قادر کی سے اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرتؐ ہوگئے بسبب اِسکے مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنے وحی کے لیے اور راہ نہ پاوین طرف حضرتؐ کے وسوسے نفس کے اور منقطع ہوجاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اِسکے قول جبرئیلؑ کا هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ اور جاننا چاہیے کہ چیرنا سینۂ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلے تو صغر سن مین بی بی حلیمہؓ کے پاس قریب دس برس کی عمر مین تیسرے وقت نبی ہونے کے چوتھے شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیلؑ حضرتؐ کے بلانیکو آئے اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینۂ شریف کا اور دھونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرتؐ ہی کے لیے تھا یا اور پیغمبرون کے لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباسؓ سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کے آیا ہی کہ کہا اسمین ایک مثقال تھا کہ دھوکے گئے تھے اُسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے ت نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ اَلْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ مین البتہ پہچانتا ہون اُس پتھر کو کہ مین تھا کہ سلام کرتا تھا مجھپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلے اِسکے کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اُس کو اب نقل کی مسلم نے ف ع کہ یہ منقول ہی کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہوسکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر کعبہ کہ معروف ہی ساتھ رواق الحجر کے ہی کہ درمیان مین مسجد اور گنبد خضرا کے اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیلؑ سالت تو نہین گذرتا تھا مین کسی پتھر و درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے کہ کہا تحقیق کے کے کافروں نے سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ دکھاوین اُنکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکھلایا اُنکو چاند کو دو ٹکڑے یعنی ساتھ اشارہ دست مبارک کے یہانتک کہ دیکھا اُنھون نے پہاڑ حرا کو درمیان اُن دونون ٹکڑون کے یعنی اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے پہاڑ کے جیسے کہ آتا ہی ذکر اِسکا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَشْهَدُ وَاسْتَفَقَ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرتؐ کے زمانے مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کے یعنی دونون ٹکڑے جدا ہوئے اور ایک اُنی دونون کا پہاڑ کے اوپر کی جانب تھا اور دوسرا نیچے کی جانب پس فرمایا رسوخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرون کو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا حبیر معجزے پر رفع ح اور بعضون نے کہا معنی اسکے ہین حاضر ہو اور دیکھو جب پہلے معنی کے لفظ اشہدوا متشاق ہی شہادت سے اور بموجب سرکے شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہی آنحضرتؐ کے لیے اور روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین سے اور روایت کیا ہی اُنسے جرغیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح ہی نزدیک یہ ہی کہ شق قمر متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین غیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہہ کو اسمین کچھ تاثیر نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیۃ اور مفسر اجماع کہتے ہین کہ مراد آیت کریمہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین بھی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرتؐ کے معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور یہ اس آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسی پر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضے بدبختون فلسفیون نے باعتقاد اسکے کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہی اور زمین حائل ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہین اور سخر اُسکی قدرت کاملہ کے چنانچہ آیا ہی کہ آفتاب لپیٹے گا روز قیامت کے اور بعضے محدودن مین کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اُسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اُسکے دیکھنے مین شریک ہوتے اور دیکھنا اُسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والے متواتر اُسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تھا وہ ایک قوم مخصوص نے اُنھین کو دکھا دیا اور مقصود اس معجزے سے دکھانا اور الزام دینا اُنکا تھا اور یہ بھی ہی کہ رات مین تھا اور ایک خطے سے زمانہ نہ تھا اور لوگ سوتے تھے اور ہو سکتا ہی کہ چاند اُسوقت مین ایسے بعضے منازل مین ہو کہ بعضے اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو نہوا جیسے کہ شمس کو بھی بعضے شہرون والے پاتے ہین بعضے نہین باعتبار رواتیون مین آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سے وہان پونچے خبر دی اُنھون نے شق قمر کی اور منقول ہونا اُسکا متواتر ہی بے شبہہ اور کتابین سیر اور تواریخ کی اُس سے بھری ہوئی ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نکریں اور منکر ہون کچھ ضرر نہین ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَئَنَّ عَلٰى قَفِيْهِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا اُسنے کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے مُنھ کو درمیان تمھارے یعنی نماز پڑھتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہان پھر کہا ابوجہل نے قسم ہی لات اور عزّی کی اگر دیکھونگا مین اُسکو کہ کرتا ہی یہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اُسکی گردن پس یا ابوجہل آنحضرتؐ کے پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اُسنے کہ پاؤن رکھے اپنی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس جاتے ہوئے حضرتؐ کیطرف سے مگر اس حال مین کہ ہٹتے لگا اپنی ایڑیون پر اور بچاتا تھا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اُسکو پونچی ہی اور وہ اپنے دونون ہاتھون سے اُسکو روکتا ہو پس کہا گیا اُسکو کیا ہی تجھکو اے ابوجہل کہا کہ بیشک میرے اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہو پس کہا ابوجہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرتؐ کے ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہین بعضے فرشتے ہین کہ محافظ تھے حضرتؐ کے پس فرمایا رسوخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل محمد سے تو البتہ اچک لیجاتے اُسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اُچک لیجاتا ایک ایک عضو کو سحا صنا میں سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ اٰخَرُ

فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَلَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِلْءَ كَفِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا اُسوقت کہ مین تھا نزدیک آنحضرتؐ کے کہ آیا گمان آیا اُنکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اُسنے طرف حضرتؐ کے فاقہ اور تنگدستی کی پھر آیا دوسرا شخص پس شکایت کی طرف حضرتؐ کے راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہون مین پھر آیا قزاقون کے پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عدی کیا دیکھا تو نے حیرہ کو ف ع لفظ حیرہ ساتھ زیر حاء مہملہ کے اور جزم یاء تحتی کے نام ایک قدیم شہر کا نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہی بغداد مین اور نظر ہر یہ ہی کہ مراد یہان شہر ند کور ہی پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی پس البتہ دیکھے گا تو عورت سفر کریوالی کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی حیرہ سے تاطواف کرے خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سوائے خدا کے ف ح ع یہ بات اُس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تھا اور بیچ جواب اُس شخص کے کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے کی بات فرمائی اور خطاب دونون حاتمی عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ پر یہ بشارت سن لین اُسکے ضمن مین جواب اُن دونون کا حاصل ہوجاے پھر اُسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دے اللہ تعالیٰ اُسکے خرچ کرنیکی مصارف خیر مین تو اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسریٰ بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنی بطور غنیمت کے وہ ہاتھ لگین گے اور تقسیم ہوینگے مسلمانون مین اور اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اُس شخص کو کہ نکالیگا بھر مٹھی سونے یا چاندی کی و صوندیگا اُس شخص کو یعنی فقراون مین سے کہ قبول کرے اُسکو پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اُسکو اُس سے ف ح بسبب نہونے فقر اور احتیاج کے اور لینا سونے اور چاندی کا دفع حاجت کے لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہی علمانے کہ یہ حال اخیر زمانے مین وقت اُترنے عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب نزول کے گذرا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مثل اسکے بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کے بھی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نے اسی معنی کو اور چونکہ یہ خبر غیبی دی آنحضرتؐ نے وسعت رزق اور فراغت عیشت کی و رایا شدت و محنت روز قیامت کی سے تا جمع کرین ریان بشارت دینے اور ڈرانے کے جیسے کہ خان مقام نبوت کی ہی پس فرمایات اور البتہ تعالیٰ اللہ سے ایک تمہارا اُسمین کہ ملاقات کریگا اُس سے یعنی روز قیامت کے اس حال مین کہ نہین ہوینگے درمیان اُسکے اور درمیان اللہ کے کوئی شخص مترجم کہ بیان کرے واسطے اُسکے ف ح ع لفظ ترجمان ساتھ زبر تا اور پیش جیم کے اور ساتھ زبر دونون کے درمیان پیش دونون کے وہ شخص کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان مین جسکو دوبھاشیا کہتے ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان مین کوئی دوبھاشیا نہین ہوینگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ پس البتہ فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہین بھیجا مین نے طرف تیرے رسول تا کہ پہونچاوے تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کے آئیگی پس کہیگا ہان بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا نہین دیا مین نے تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا مین نے تجھپر ف ع

یہ استفہام تقریر کے لیے ہے یعنی دیا میں نے تجکو مال اور انعام کیا میں نے تجھپر کمال اور قدرت دی میں نے تجکو اُسکے خرچ کرنے پر اور فائدہ اُٹھانے پر اُس سے اور صرف کرنے پر اور اہل استحقاق کے ت پس کیا تو بندہ ہان دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے تجھپر پس کیا وہ شخص اپنی طرف اپنے پس نہین دیکھیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنے طاعت کے اور دیکھیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکھیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنے برائیون کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون کنایہ ہین حالت سے یعنی گھیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اُس سے مگر ساتھ گذرنیکے اُسپر سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا کہ بچاؤ گے دوزخ سے یعنی بسبب تصدق کرنیکے اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نہ پاوے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب اور نرم کے سائل کو کہ اور لوگون کو گناہ خوش ہون بشرطیکہ اُسمین مداہنت دین کی نہو کما عدی نے پس دیکھی مین نے عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہو حیرہ سے تا کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے یعنی جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا مین رسیان اُن لوگون کے کہ کھولے خزانے کسریٰ بنے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ تمہارے زندگانی تو البتہ دیکھوگے اُس چیز کو کہا ہے پیغمبر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی ورڈھیر نہ لیگا اُس شخص کو کہ قبول کرے ف ح وفات پائی عدی نے سنہ ستہ یا ارسبعین ہجری یا اُسمین عمر بن عبد العزیز کے زمانہ سے پہلے ت نقل کی یہ بخاری نے وعن خباب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا تدعو اللہ فقعد وھو محمر وجھہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بالمنشار فیوضع فوق راسہ فیشق باثنین فما یصدہ ذلک عن دینہ ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمہ من عظم وعصب فما یصدہ ذلک عن دینہ واللہ لیتمن ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضرموت لا یخاف الا اللہ او الذئب علی غنمہ ولکنکم تستعجلون رواہ البخاری اور روایت ہے جناب خباب بن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہمنے یعنی کفار کا طرف رسولخدا کے اس حال مین کہ وہ سر نیچے کملی کے رکھے ہوئے تھے کعبے کے سائے مین رتحقیق پائی تھی ہمنے مشرکون سے سختی و تکلیف پس کہا ہمنے آیا نہین بد دعا کرتے آپ اللہ سے یعنی مشرکون پر اسلیے کہ اُنھون نے ایذا دی ہے ہمکو پس اُٹھ بیٹھے آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپکا ف ح یعنی بسبب ایک حالت کے کہ وارد ہوئی حضرت پر سنے ظلم اور ایذا مذاہی کافرون کی سے یا بسبب بیصبر اور شکایت کرنے مسلمانون کے کافرونکی اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول آنحضرت کے ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگون مین کہ کھودا جاتا تھا اُسکے لیے گڑھا زمین مین پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اُس گڑھے مین پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا اوپر سر اُسکے کے درچیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہین باز رکھتا تھا اُسکو وہ عذاب خندہ اُسکے دین سے اور لگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ لگھیون لوہے کے نیچے گوشت کی ہڈیون اور پٹھون پر یعنی لگھی بسبب تیزی اور سختی کے گوشت سے گذر کر پہنچتی تھی ہڈی پر پہنچتی تھی اور نہین باز رکھتا تھا اُسکو وہ عذاب اُسکے دین سے قسم ہے اللہ کی البتہ پورا ہوویگا یہ دین یعنی اور آسانی دیکھوگے تم بعد دشواری کے یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سے حضرموت تک کہ مسافت بعید ہے درمیان دونون موضعون کے اس حال مین کہ نہین ڈرتا مگر اللہ سے یا گرگ سے گمر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہے یمن مین بہت درخت اور پانی رکھتا ہے مانند دمشق کے اور ایک قریہ ہے دمشق کے دروازے پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زبر میم کے اور ریم کے پیش سے بھی کہتے ہین ایک شہر مشہور ہے یمن مین جاہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہے علما نے حضرموت ثبت الاولیا یعنی حضرموت اُگاتا ہے اولیا کو یعنی اولیا اُس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتے ہین اور یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا ہے کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہان اور مرے

اور بعضوں نے کہا کہ حاضر ہوئی آسمین موت جو عیسیٰ کی ت یا نہیں دریگا مردگر بھیڑیے سے اپنی بکریوں پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگوں کے ظلم سے آسین جیسا کہ جاہلیت مین تھا امن حملہ کرنے کے سے بکریوں پر بھیڑیے کے سے وہ خارج ہے عادت سے اور یہ امن بھی ہوجائیگا ولیکن اخیر زمانے مین آ ترنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انتہیٰ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ایک نسخے مین ؤ سے ہے یعنی والذئب روہ احتمال رکھتا ہے کہ ہو بمعنی لام کے یا ہو واو بمعنی او جمع کے یا شک کے لیے اور بر تقدیر یہ نہیں پوشیدہ ہے جو کچھ کہ آسین مسلا لفہ ہے پیچ حاصل ہوئے امن کے زوال خوف کے پس رفع ہوگیا جو کچھ کہ کہا گیا ہے کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگونکے ظلم سے آخرت ولیکن تم جلدی کرتے ہو ف ع یعنی قریب ہے کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تکلو پس صبر کرو امر دین پر جیسے کہ صبر کیا ان لوگون نے کہ پہلے تمھارے تھے مومنین ہیں سے اوپر سخت تر عذاب کے تمھارے عذاب سے بسبب قوت تمکین کے ت نقل کی یہ بخاری نے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان وکانت تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وہو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال اناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ فقلت ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وہو یضحک فقلت ما یضحکک قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما قال اول فقلت ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویۃ فصرعت عن الدابۃ حین خرجت منہ فہلکت رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے یا پاس ام حرام بنت ملحان کے ف ح ع لفظ ملحان میم کے زیر اور لام کے جزم سے ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہین ہین کی ماں کی کرام سلیم ام انس ریہ دونون عورتین خالتین آنحضرت ﷺ کی دودھ کے علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تھین آنحضرت کی لیکن اختلاف کیا ہے کیفیت محرمیت مین کہ کس کی قرابت سے محرم کہا ہے اور کس کی علاقہ سے کہا مولف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور ربیعت کی اور مریں حالت جہاد مین بے خلافت کے ساتھ زمین روم مین حضرت عثمان رض کی خلافت مین ت اور تھین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار سے پس بسبب محرمیت کے کہ ان دونون بہنون سے رکھتے تھے آنکے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب سمار النبی کے ت پس آئی آنحضرت ﷺ ام حرام کے پاس ایکدن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپکو پھر بیٹھی ام حرام جوئین کنگھنے حضرت ﷺ کے سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہے کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تھین ولیکن یہ بال صحابہ کرتی تھین تبرکا وغیرہ سے اور دیکھتی تھین کہ شاید کوئی جون ہو پس سوئے آنحضرت ﷺ پھر جاگے اس حال مین کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مین نے کس چیز نے ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کی گئی میرے اور دکھائی گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتے ہین راہ خدا مین سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر یا فرمایا مثل بادشاہون کے تختون پر ف ع یہ شک سے راوی ہے کہ لفظون مین فرق ہے اور معنی دونون عبارتون کے ایک ہی ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتھ تخت کے اور ٹھیرایا اسپر بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کے اپنے تخت پر واسطے اشارہ کرنیکے اسپر کہ وہ اپنے نفسون کو محنت مین ڈالینگے اور مرتکب ہونگے اس امر عظیم کے بخوشی خاطر اور دل کی امنگ سے مانند بادشاہون کے تختون پر بس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اس جماعت مین سے کہ سوار ہونگے دریا پر جہاد کے لیے پس دعا کی آنحضرت ﷺ نے ام حرام کے لیے ساتھ اس چیز کی کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت ﷺ نے سر مبارک اپنا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے اس حال مین کہ ہنستے تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت ﷺ نے کتنے ایک گروہ میری امت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنیوالے اہ خدا مین جیسا کہ فرمایا پہلی

بارمین کہ سوار ہوتے ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر پس کہا مین نے یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو انمین سے فرمایا تو پہلون مین سے ہی ف ح پہر آگے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکھائی گئی غیر اسی جماعت کے تھی کہ جو پہلے دکھائی گئی یعنی ہیشہ نوبت بہ نوبت دریا مین بیٹھینگے اور جہاد کرینگے اور تو اس جماعت سے ہوگی کہ اول یہ کار کرینگے اور یہ بھی اسمین اشارہ ہی کہ مرتبہ پہلون کا زیادہ ہی پہلون کے مرتبے سے ت پس اسمین اشارہ ہی امر حرام معاویہ کے زمانے مین ف ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ اور امارت معاویہ کے اور اکثر اسپر گئے ہین کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان رض کے پس اور زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اُنکی بیچ خلافت عثمان رض کے ہوئی جیسے کہ اوپر گذرات پس گرائی گئیں ام حرام رض زمین پر بیچ اجانور کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئین وہ مرین وہ خدا مین تفصیل کی یہ بخاری نے مسلم نے وعن ابن عباس قال کان ضماد قدم مکۃ وکان من ازد شنوءۃ وکان یرقی من ھذا الریح فسمع سفہاء اھل مکۃ یقولون ان محمدا مجنون فقال لو انی رأیت ھذا الرجل لعل اللہ یشفیہ علی یدی قال فلقیہ فقال یا محمد انی ارقی من ھذا الریح فھل لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فقال اعد علی کلماتک ھؤلاء فاعادھن علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الکہنۃ وقول السحرۃ وقول الشعراء فما سمعت مثل کلماتک ھؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر ھات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعہ رواہ مسلم وفی بعض نسخ المصابیح بلغنا ناعوس البحر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکے مین من شنوءہ سے ف ع لفظ ضماد من بجمہ کے زیر اور میش سے اور تخفیف میم سے ہی اور دال آخر مین بعضون نے میم بھی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کے پیش سے پھر واو ہی ساکن پھر ہمزہ پھر ہا ہی قبیلے کا ہی مین سے اور از د ایک قبیلہ اُس اور ضماد آنحضرت ص سے آشنائی کہتا تھا پہلے نبوت کے اور یہ ایک شخص تھا طبیب اور افسونگر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس سے اسے ف ح یعنی کسیب جن کے دفع کے لیے اور جنکو بیچ یعنی ہوا کہتے ہین باعتبار اسکی کہ دکھائی نہین دیتا مانند ہوا کے ت پس سنا ضماد نے مکے کے بے قوفون سے کہ کہتے ہین محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نے اگر دیکھون مین اُس شخص کو تو علاج کرون شاید یہ کہ خدا تعالے تندرستی دیوے اُنکو بسبب میرے کہا ابن عباس رض نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت ص سے اور دیکھا آپکو پس کہا اے محمد تحقیق مین منتر پڑھتا ہون مین واسطے آسیب جنی کے پس آیا ہی تمکو بہت سے منتر پڑھنے مین اور اس علت کے دور ہے ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب تعریفین واسطے اللہ کے ہین تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اور مدد چاہتے ہین ہم اُس سے یعنی توفیق کرار عبادت و طاعت اُسکی کی جسکو کہ راہ دکھاوے اور مقصد کو پہنچاوے اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنیوالا اُسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین کوئی راہ دکھانیوالا اور منزل مقصود کو پہنچانیوالا اُسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اُسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندہ ہی اُسکا اور رسول اُسکا اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کے خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسے کتاب الجمعہ مین گذرا یہان تک کہ ہاتھا آنحضرت نے کہ پھیے لفظ اما بعد کے خطبہ پڑھین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کے ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اُسکا صراحۃً نہ کہا اور یہ کلمات پڑھے تا کہ جانین عقلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہی اور تو ہم جنون اور آسیب جن کا نہین کھتا اور جو اُسکو مجنون کہتے ہین وہ بیوقوف ہین پس کہا ضماد نے آنحضرت ص سے پھیر دیا مجھے میرے آگے یہ کلمے اپنے پس پھر پڑھا اُن کلمون کو اُسکے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین قول کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نے مانند ان کلمون تمہارے کے اور تحقیق پہنچے ہین یہ کلمے بیچون بیچ اور نہایت گہرائی کی جگہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت

فصاحت اور بلاغت کو پہنچے ہیں دو قدم ہاتھ اپنا ثابت کرو تم سے اسلام پر کہا ابن عباسؓ نے پس بیعت کی ضمادؓ نے آنحضرتؐ سے اور مسلمان ہوا
قل کی مسلم نے اور بیچ بعضے نسخوں مصابیح کے واقع ہوا ہے بلفظ بجای بلغن کے اور ناعوس نون اور عین مہملہ سے بجائے قاموس کے کہ قاف اور
میم سے ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ اس لفظ کو دونوں طرح ضبط کیا ہے بعضے ناعوس ساتھ نون اور عین کے اور موجود
بیچ اکثر نسخوں بلاد ہمارے یہ ہے اور قاموس ساتھ قاف اور میم کے اور مشہور روایتوں میں یہی ہے بیچ غریب صحیح مسلم کے اور قاضی عیاض نے کہا کہ
بعضوں نے ناعوس روایت کیا ہے اور ہمارے شیخ ابوالحسن نے کہا کہ ناعوس یعنی قاموس کے اور تورپشتی نے کہا ناعوس الیح خطا اور تصحیف ہے
اور وہم راوی کا ہے اور بعضوں کے نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بھی آیا ہے اور ناعوس لغت کی مشہور کتابوں میں مذکور نہیں ہے **وَذَكَرَ حَدِيثَ**
أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ لِمَالِكٍ لِلشَّرْحِ وَالْآخَرُ لِلْفُصُولِ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلَيْنِ اور ذکر کی
گئیں دونوں حدیثیں ابوہریرہؓ کی اور جابرؓ بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کے یہ مالک کے لئے شرح ہے اور بیچ اول حدیث دوسرے کے یہ فصل عصابۃ ہے
بیچ باب الملاحم کے اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ
حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا بِالشَّامِ أُتِيَ بِكِتَابٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى
هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَدْ عُيِّتْ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ
فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
أَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ
أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِينَا قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ
قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ
أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ
يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا
يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ
كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ رواہ مسلم۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجھ کو ابوسفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہنچی ہے مُنہ اُسکے سے طرف
مُنہ میرے کے ف ع یعنی بالمشافہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اُسکے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ
نہیں تھا کوئی حاضر سوائے میرے ساتھ اُسکے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابوسفیانؓ نے کہ سفر کیا میں نے اس مدت میں کہ تھی
درمیان میرے اور درمیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تھی وہ سنہ چھ میں اور مدت اُسکی
دس برس ٹھیری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضے خزاعہ کے کہ حلیف تھے آنحضرتؐ کے پس غزوہ کیا اُنسے سنہ آٹھ میں اور
فتح مکے کی ہوئی ت کہا ابوسفیانؓ نے پس اُسوقت ناگہان میں تھا ملک شام میں یعنی مقام کیے ہوئے آیا خط آنحضرتؐ کا طرف ہرقل کے
ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور بر ر اور جزم ق کے اور ساتھ زیر ہ اور جزم ر اور زیر ق کے بھی کہتے ہیں نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اُسکا
قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دینار رون پر اُسی نے ڈالی ہے اور اول بیعہ یعنی گرجا گھر اسی نے بنائے تھے ت کہا ابوسفیانؓ نے اور تھا دحیہؓ کلبی

کہ لائے تھے اُس خط کو پس پونچایا دحیہؓ نے وہ خط طرف امیر بصریٰ کے ف ح کہ ہرقل کے بڑے امیرونمین سے تھا اور بصری ساتھ پیش آیا حجرم حصاد محلہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرونمین سے ت پس پونچایا اُس خط کو امیر بصری نے طرف ہرقل کے یعنی حکم اسیطرح کیا تھا حضرتؐ نے دیکھکر کہ توجیہ خط سردار بصری کو دیتا وہ ہرقل کو پونچادے گا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اسجگہ کوئی قوم اُس شخص کی سے کہ دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے وہ کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچھون اُس سے وصف اُسکا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جھوٹ اُلکا کہا یعنی بعضے اُسکے خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص اُسکی قوم مین سے کہ تجارت کے لیے آیا ہے پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کے قریشیون سے کہ مقدار تیس آدمیونکے تھے پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے ہم آگے ہرقل کے یعنی تاکہ سُنے کلام ہمارا اور ہمین ہم کلام اُسکا پس کہا ہرقل نے کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اُس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونے کا ف ع کہا عمالنے کہ نہین پوچھا اُسنے قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اُسکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اُنکے حق مین ت کہا ابوسفیانؓ نے کہ پس کہا مینے کہ مین نزدیک ترہون نسب مین اُس شخص سے پس بٹھایا اُنھون نے مجکو آگے ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹھلایا میرے ساتھ والونکو میری پیٹھ کے پیچھے ف ع اسلیے کہ قرار واقعی وہ جھٹلادین شرم نکرین سامنے ہونے مین یا اسلیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سر ہلاکے اشارے سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکرین ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے مترجم کو کہ کہہ ابوسفیانؓ کے یارون کو کہ مین پوچھتا ہون ابوسفیانؓ سے احوال اُس شخص کا کہ کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جھوٹ کہے مجھسے تو جھٹلادو اُسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیانؓ نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجھپر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین اُسسے ف ع یعنی حاضرین میرا جھوٹ میری قوم کی آگے بیان کرینگے اسکا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا مین ہرقل سے حضرتؐ کے باب مین بسبب بغض مخالفت کے کہ اُنسے رکھتا تھا کہتا ہونگین کہ ظاہر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی جھٹلادینگے مجکو تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا مین اُس سے ت پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابوسفیانؓ سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرتؐ کا درمیان تمھارے کہا ابوسفیانؓ نے کہ کہا مین نے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف ع حسب اُسچیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اُسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اُسکے قسم شرف فضل اپنے کے سے اور باپون اپنے کے سے اور یہ شامل ہے نسب کو بھی اور مراد یہان نبی ہاشم ہین کہ قریش مین سے افضل تھے اور بخاری ہین آیا ہے کیف نسبہ فیکم کہا ہرقل نے پس کیا ہو اس شخص کے باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مین نے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے تم اُسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ جو کہتا ہے اب یعنی کیا پہلے دعوی نبوت کے کوئی جھوٹ اُسنے ظاہر ہوتا تھا اور تم اُسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابوسفیانؓ نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اُنکا اور ایمان لاتے ہین اُنپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اُنکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین اُلا کون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؓ اور جعفرؓ کے اور اکابر قریش سے مانند ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور اور صحابہ کے قریش مین سے کہ پہلے سہل کرنے سے ہرقل کے سے ایمان لائے تھے ت کہا ابوسفیانؓ نے کہ کہا مین نے بلکہ ضعیف لوگون کے ایمان لائے ہین ف ح اور ابو اسحٰق کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا متابعت کی ضعیفون اور مسکینون اور نوعمرون نے اسے پر نسب و شرف والون نے بیعت نہین کی ہے اور یہ محمول اکثر و اغلب پر ہے ت کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ وہ زیادہ ہونکی تا بیعت مین یا کمی کہا نہین بسبب پھر جانے کسی کے بعض اُنکے طرف دینون اپنے کی یا بسبب مرجانے بعض اُنکے کے بغیر جبر نقصان اُنکے کے کہا ابوسفیانؓ نے کہ کہا مین نے کم نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے کوئی پھر جاتا ہے کوئی اُنمین سے اُسکے دین سے بعد داخل ہونیکے اُسمین بسبب ناخوش رکھنے کے اُسکے دین کو کہا ابوسفیانؓ نے کہ کہا مین نے نہین مرتد ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اُس سے کہا مین نے ہان کہا ہرقل نے پس کس طرح ہے لڑائی تمھاری اُس سے کہا ابوسفیانؓ نے کہ کہا مین نے ہوتی ہے

جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولوں کے کہ کبھی یہ بھرا ہے اور وہ خالی اور کبھی وہ بھرا ہے اور یہ خالی پاتا ہے وہ ہمسے اور پاتے ہین ہم اُس سے یعنی کبھی اُنسے مصیبت پہنچتی ہے ہمکو اور کبھی پہنچتی ہے ہمسے اُنکو کہا ہرقل نے پس کیا تو ڈرتا ہے وہ عمد اور صلح کہ کرتا ہو کہا سامنے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اُنسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے کہ کیا کرنے والے ہین اُس سے اور ترتے ہین آمین یعنی آیا عہد شکنی کرینگے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابو سفیانؓ نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل کرونگا درمیان باتون اپنی کے کچھ سوائے اس بات کے **ف** یعنی کوئی بات کہ اُسمین نسبت نقصان اور عیب کی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھ بھی ہو نہین بیان کر سکا مین سوائے اس بات کے کہ اُسمین احتمال نسبت غدر کا تھا **قال فهل** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِیْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ یَطْلُبُ مُلْكَ اَبِیْهِ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاءُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِیَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَیَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهٗ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ یَزِیْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِیْمَانُ حَتّٰى یَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ سِجَالًا یَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ یَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا یَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِیْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا یَاْمُرُكُمْ قُلْنَا یَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ یَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِیٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَیْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَیْهِ وَلَیَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَیَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِیْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا مابرقل نے پس کیا کسی نے کہی ہے یہ بات کسی نے پہلے اُسکے **ف** یعنی سوائے انبیاء کے معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السّلام کے کسی نے تمھاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہے پہلے اُنکے **ت** کہا مین نے نہین پھر کہا ہرقل نے **ف** یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتے ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اُنکی کا ازراہ منقول اور معقول اور عرف و عادت کے **ت** واسطے مترجم اپنے کے کہ کہو ابو سفیانؓ سے کہ تحقیق مینے پوچھا تجھسے حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونے یہ کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی رہی ہے بعثت اُنکی بیچ اشراف قوم اُنکی کے اور پوچھا مینے تجھسے کہ کیا تھا اُسکے باپ دادا اُنمین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کہ اگر ہوتا اُسکے باپ دادا اُنمین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک باپ دادا اپنے کا اور پوچھا مین نے تجھسے حال اُسکے تابعدار و بکا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتے ہین تابعدار پیغمبرونکے **ف** یعنی کہ سبقت کرتے ہین اُنکی تابعداری کرنے مین اور امراؤ کہ گرفتار جاہ و تکبر کے ہین محروم رہتے ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب عاجز ہوتے ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتے ہین **ت** اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا تم متہم کرتے تھے اُسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے یہ کہ نہین معقول اور متصور کہ چھوڑے جھوٹ بولنے کو لوگون پر پھر شروع کرے

کہ جھوٹ بولے اللہ پر ف ع یعنی ہر ایک پر ظاہر ہے کہ جھوٹ پر لعنۃ اللہ پر نہایت بُرا ہے پس یہ کب ہو سکتا ہے کہ لوگ تجھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ باندھے ت اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا پھر جاتا ہے کوئی اُنمین سے اُسکے دین سے بعد دخول ہونیکے دین مین بسبب ناراضی ہونیکے اُسکی دین سے پس کہا تو نے نہین اور ایسا ہی ہو حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہے جسوقت کہ مجاوے لذت اور حلاوت اُسکی دلونمین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پھر گیا تو ایمان اُسکے دل کے اندر نہین آیا تھا اور نہین ٹھیرا تھا اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا زیادہ ہوتے جاتے ہین یا نہین اُسکے روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین اور اسی طرح ہے دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بنفسہ اور اہل اُسکے یہان تک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کے اُسمین قسم نماز اور زکوٰۃ اور روزون وغیرہ سے اور اسی لیے اُتری آیت اخیر عمر مین آنحضرتؐ کے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور پوچھا مینے تجھسے کہ کیا لڑتے ہوتم اُنسے پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑتے ہو اُنسے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان تمھارے اور درمیان اُنکے مانند ڈولون کے پونچتا ہے یعنی مصیبت کو وہ تم سے اور پونہچتے ہو تم اُنسے اور ایسے ہی رسول مبتلا اور آزمائے جاتے ہین ساتھ اعدائے دین کے پھر ہوتی ہے جماعت پیغمبرون کے لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہے دین اُنکا اور پوچھا مین نے تجھسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتے ہین کہ عہد شکنی نہین کرتے اور پوچھا مین نے تجھ سے کہ کیا کہا ہے یہ قول یعنی دعویٰ نبوت کا کیا ہے کسی نے پہلے اسکے پس جواب دیا تو نے کہ نہین پس کہا مین نے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہ بات کوئی پہلے اسکے تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتھ قول کے کہ کہا گیا ہے پہلے اُسکے کہا ابو سفیانؓ نے پھر پوچھا ہرقل نے مجھ سے کہ ساتھ کس چیز کے حکم کرتا ہے وہ شخص تجکو کہا مین نے کہ حکم کرتا ہے ہمکو ساتھ نماز اور زکوٰۃ اور سلوک کرنیکے ناتے دار و نسے اور بچنیکے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو بلاشبہہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق تھا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہے یعنی خیر زمانے مین اور نہین تھا مین گمان کرتا اُسکو کہ تم مین سے ف ع یعنی نسل اسمٰعیلؑ سے کہ باپ ہین عرب کے بلکہ گمان کرتا تھا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحٰقؑ مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے اولاد اسحٰقؑ سے ہوئے اور یہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہے وہ چیز کہ کہتا ہے تو وہ پیغمبر ہے بلاشبہہ بسبب اگلی کتابونکی خبر دینے کے تھا کہ اُنمین سے علامتین حضرتؐ کی لکھین تھین سو پائین گئین حضرتؐ مین اور بسبب حکم کہانت اور نجوم کے بھی تھا جیسے کہ صحیح بخاری مین آیا ہے کہ کہا ہرقل نے دیکھا مین نے نجوم مین اور دیکھا مین نے بادشاہ ختان کو پس پوچھا کہ کون ہے اسمیں امت مین کہ ختنہ کرتا ہے کہا لوگون نے کہ عرب ہین کہ ختنہ کرتے ہین انتہیٰ اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرتؐ کی معلوم کی اور باوجود اسکے ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اُٹھایا اس معرفت سے اسلیے کہ اُسنے فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر اور لڑا اُنسے اور نہین قصور کیا لشکر کے بھیجنے مین صحابہؓ پر روم وغیرہ سے کئی بار پس شکست دیتا تھا اللہ اُنکو اور ہلاک کرتا تھا اُنکو کہ نہین پھرتے تھے طرف اُسکے اُنمین سے مگر تھوڑے اور ہمیشہ ایسے حال پر رہا یہانتک کہ مرا اور فتح ہوئے اکثر شہر شام کے یعنی مسلمانون نے فتح کیے پھر والی ہوا بعد اُسکے مرنیکے بیٹا اُسکا اور اُسکے مرنیکے بعد جاتی رہی سلطنت رومیونکی یعنی کافر رومیونکی پھر مسلمان رومی مسلط ہوئے بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کے یہانتک کہ قائم کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو واسطے مقابلے جماعت نصرانیہ اور مقابلے فرقہ رفضیہ کے اور قائم ہوئے وہ واسطے خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتے رہے وہانکی اور خیرات کرتے رہے وہانکو اور بھیجتے رہے امیر حجاج کو اور تعظیم و تکریم کرتے رہے علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاھم اللہ خیر الجزاء و نصر بھم جمیع الاعالم الی یوم القیامۃ اور بات یہ ہے کہ جسکو ہدایت کرے اللہ اُسکو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جسکو گمراہ کرے اللہ اُسکو کوئی ہدایت نہین کر سکتا دیکھا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرتؐ کی حقیقت معلوم کی لیکن کچھ کام نہ آئی بسبب نہونے سعادت ازلیہ کے اور ہونے شقاوت ابدیہ کے اور سبب اسکا طمع ریاست

ع
ع یعنی دون پر کہا ہے تجھسے اللہ نے یعنی تجھکو اللہ نے مجھ سے کہ میری صفت نہیں ہے یہ

کی تھی اور محبت مال کی تھی اور اگر تحقیق مین جانتا کہ پونہچ سکونگا طرف اُنکے تو البتہ دوست رکھتا دیکھنا اُن کا اور اگر ہوتا مین پاس اُنکے تو البتہ دعوتا مین دونون پانون اُنکے اور البتہ پونہچے گا غلبہ اور حکومت اُسکی اِس زمین مین کہ نیچے دونون پانون میرے کے ہے کہ ملک روم اور شام کا ہی پھر منگایا خط آنحضرتؐ کا اور پڑھا اُسکو صف ع اور تعظیم و تکریم کی اُسکی اور مبالغہ کیا اُسکی محافظت مین پس رہی وہ سبب باقی رہنے سلطنت اُسکی کا اُسکی اولاد مین بخلاف کسریٰ کے کہ اُسنے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا آنحضرتؐ کے خط کو پس ٹکڑے ٹکڑے کیا اللہ نے ملک اُسکا اور تفرق کیا اُسکی اولاد کو اور نکالدیا اُنکے ہاتھ سے ملک اُسکا کہا سیف الدین نے کہ بھیجا مجکو بادشاہ مغرب نے طرف بادشاہ فرنگ کے کسی کام کے لیے پس کام کر دیا اُسنے اور کہا مجکو وہان ٹھیرنیکے لیے پس انکار کیا مین نے پھر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچھا تحفہ پھر نکالا صندوق مین سے ایک ٹوٹا سونے کا اور نکالا اُسمین سے ایک خط کہ اُڑ گئے تھے اکثر حرف اُسکے اور کہا کہ یہ ہی خط تمہارے نبی کا کہ آیا تھا میرے دادا قیصر کے لیے میراث مین چلا آتا ہی یہ ہمارے تابتک اور وصیت کی تھی ہمکو ہمارے دادا نے کہ جبتک یہ ہمارے پاس رہیگا نہین جائیگا ملک ہمسے پس ہم محافظت کرتے ہین اُسکی تا کہ ہمیشہ رہے ملک ہمارے لیے ذکرہ کمال الدین ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور گذری یہ ساری حدیث باب الکتاب الی الکفار مین فتح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اُسکے دروازے بند کر دین اور کہا اے گروہ اگر مطلب پانا ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اِس نبی آخر زمان پر پس چھلے اور بھاگے جیسے کہ گورخر چھلتے ہین اور بھاگتے ہین پس جب ہرقل نے جب وحشت اور نفرت اُنکی دیکھی تو کہا اپنے حال پر رہو مین تمکو آزماتا تھا کہ اپنے دین مین کسقدر قوت اور استحکام رکھتے ہو پس سجدہ کیا اُنھون نے اُسکو اور راضی ہوئے اُس سے اور تھا یہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کے ایمان مین رائج یہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند امام احمد مین آیا ہی کہ اُسنے لکھا تبوک سے آنحضرتؐ کو کہ مین مسلمان ہوا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کے قصے سے معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانے مین کافی نہین ہی جبتک کہ توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تھا ۵ عشق کا ریست کہ موقوف ہدایت باشد ہ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور حب ریاست مانع ہی حق کے پانے سے واللہ اعلم فسأل اللہ العافیۃ **باب فی المعراج** باب ہی حق بیان معراج کے فتح عروج بمعنی اوپر چڑھنے کے ہی اور معراج آلہ چڑھنے کا یعنی سیڑھی گویا آنحضرتؐ کے لیے ایک سیڑھی تھی کہ اُسپر سے آسمان پر چڑھے اور ایک روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ جب آنحضرتؐ سیڑھی پر چڑھے تو ایک سیڑھی اُنکے لیے رکھی گئی کہ اُسپر سے اوپر گئے اور وہ ایک سیڑھی ہی کہ ملائکہ اُسپر سے چڑھتے اُترتے ہین اکثر علما اِسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تھی بارھوین سال نبوت سے اور بعضے کہتے ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوئی اور مشہور یہ ہی کہ ستائیسوین رجب کو ہوئی تھی اہل ہیئت کا رجیبہ مین کہ اُنکے مواسم شریفہ سے ہی اِسی پر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ پانچ یا چھ مین تھی اور جاننا چاہیے کہ یہان پر ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سے ہی مسجد اقصیٰ تک اور معراج مسجد اقصیٰ سے ہی آسمان تک اول سرا ثابت ہی نص قرآن سے اور منکر کا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سے اور منکر کا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئے ہین اقوال علما کے اِسمین کہ معراج خواب مین تھی یا بیداری مین اور کیا رتبی یا کئی بار یا ایکبار جاگتے مین ہوئی کئی بار سوتے مین ہوئی رجو کچھ کہ سوتے مین تھی تو طیلہ اور تمہید اُسکی تھی کہ جاگتے ہوئی تا کہ ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتھ اُس عالم کے حاصل ہو جیسے کہ بدء وحی رؤیا صادقہ کے کہ ابتدا سے نبوت مین ہوتا تھا پھر یہ نکتہ کہا ہی یا جاگتے مین تھی ساتھ بدن کے بیت المقدس تک اور ساتھ روح کے آسمان تک اور تحقیق یہ ہی کہ ایکبار جاگتے مین ہوئی ساتھ بدن شریف کے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہانسے آسمان سے وہان تک کہ خدا نے چاہا اُس

کیا ہی علمانے اخیر قصے تک جو حدیثوں میں نہ کورہی اور یہی ہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور وارد ہوئی ہیں اسمیں حدیثیں صحیحہ اور اخبار صحیحہ صحابہ سے نہایت کثرت سے اور واقع میں اگر معراج خواب میں ہوتی تو باعث اِس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث اختلاف اور نہ ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتھ جسم کے آنحضرتؐ کی خصوصیات سے ہی کہ کسی کو انبیا میں سے سوائے آنحضرتؐ کے نہیں ہوئی یہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف سے آنحضرتؐ ہی کے لیے ہوئی اور سمجھا اِس معنی کا گرفتاران عقل کے حوصلے سے باہر ہی یہاں ایمان لانا چاہیے و کیفیت اُسکی علم الٰہی کے سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت میں تمام اطوار نبوت کے اور وحی اور معجزے احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہیں جو کوئی اُسکو تابع قیاس کے اور ہوتوف اور پنجم اور عقل نبی کے رکھے اور کہے کہ جبتک میری عقل میں نہ آوے نہیں مانتے کا میں اور اعتقاد نہیں کرتا کا اُسکا وہ حصہ ایمان سے محروم ہوگا اولیاء اللہ کو ایک مقام میں پہنچکر کچھ حقیقت اُسکی و شرح اور واضح ہوتی ہے اور پہلے پہنچنے کے اُس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ و رسول فرماویں بیشک ان ہیوے ہرگز چون و چرا نہ کرے کہ سلامتی اُسی میں ہے

نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم **الفصل الاول** مصرع ہلی **عن** قتادۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن مالک بن صعصعۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بین ھذہ الی ھذہ یعنی من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذھب ممتلیء ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعید وفی روایۃ ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملیء ایمانا وحکمۃ ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یقال لہ البراق یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبریل حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل قد ارسل الیہ قال نعم فتح لنا فلما خلصت فاذا یحیی والمسیح وھما ابنا خالۃ قال ھذا یحیی وھذا عیسی فسلم علیھما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم فتح لنا فلما خلصت اذا یوسف قال ھذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم فتح لنا فلما خلصت فاذا ادریس فقال ھذا ادریس فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم فتح لنا فلما خلصت فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء السادسۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم فتح لنا فلما خلصت فاذا موسی قال ھذا موسی فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما جاوزت بکی قیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن یدخلھا من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعۃ فاستفتح قیل من ھذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم فتح لنا فلما خلصت فاذا ابراھیم قال ھذا

ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرۃ المنتہی فاذا نبقہا مثل قلال ھجر واذا ورقہا مثل اذان الفیلۃ قال ھذہ سدرۃ المنتہی فاذا اربعۃ انہار نہران باطنان ونہران ظاہران فقلت ما ھذان یا جبرئیل قال اما الباطنان فنہران فی الجنۃ واما الظاہران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم اتیت بانائ من خمر وانائ من لبن وانائ من عسل فاخذت اللبن فقال ھی الفطرۃ انت علیہا وامتک ثم فرضت علی الصلوٰۃ خمسین صلوٰۃ کل یوم ولیلۃ فرجعت فمررت علی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوٰۃ کل یوم ولیلۃ قال ان امتک لا تستطیع خمسین صلوٰۃ کل یوم ولانی واللہ حربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات کل یوم فقال ان امتک لا تستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسلہ التخفیف لامتک قال سألت ربی حتی استحییت وفی روایۃ حتی استحیا ربی وفی روایۃ ثم انبہت فاستیقظت وانا عند الحجر وفی روایۃ وانا فی الحطیم وفی روایۃ وانا فی الحجر مضطجعا وفی روایۃ وانا نائم بین المسجد والبیت وفی روایۃ وانا نائم فی المسجد علی ما وصفت وفی روایۃ وانا نائم فی المسجد علی ما وصف عقیل متفق علیہ

روایت ہو قتادہ سے نقل کی انس بن مالک سے انسے نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اُس رات کے سے کہ لیجا یا گیا آنحضرتؐ کو اُسوقت کہ مین تھا بیچ حطیم کے اور بعضوں نے کہا حجر مین ف حطیم کے زیر سے اور حجر کے زبر سے نام دو جگہوں کا ہی حسن کعبے مین چنانچہ بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی وت اِس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ گمان آیا میرے پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اُس چیز کو کہ درمیان اسکے ہی یہانتک کہا مالک نے کہ مراد کرتے تھے حضرت اِس اشارے سے گڑھے حلق کے سے کہ جسکو جگنو کہتے ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح ع یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اُس شق کرنیکے کہ ہوا صغر سن مین اسواسطے کہ وہ واسطے نکالنے اوہ ہوئی کے تھا حضرتؐ کے دل سے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تھا قلب شریف مین ت پھر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بھرا ہوا ایمان سے ف ح پہ قیاسکرنا یہ اور تمثیل کے سے ہو یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال وزقیامت کو واسطے تولنے کے ت پس صو یا گیا دل پھر بھر گیا یعنی محبت رب سے یا علم وایمان سے پھر بھر گیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکھا گیا اور ایک روایت مین یون ہو کہ پھر صو یا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق جگہ دل کی نرم کے پانی سے پھر بھر گیا ایمان وحکمت سے پھر لایا گیا میرے پاس ایک جانور خچر سے اور اد خچر سے سفید رنگ کا جاتا تھا اُسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنے اسکے کے مانند برق یعنی بجلی کے اور سب سے پہلے رکھتا تھا قدم اپنا نزدیک تمام ہونچنے نگاہ اپنی کے ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہ ہی کہ وہ براق مقرر تھا واسطے سواری سب انبیا کے اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک براق علٰحدہ مناسب مرتبہ اور مقام اسکے کے جیسے کہ ہر ایک کے لیے ایک حوض ہوگا محشر مین موافق مقام اسکے کے اور بموجب اِس قول کے معلوم ہوتا ہی کہ یہ براق مخصوص آنحضرتؐ کے لیے تھا اور کہا شیخ عبدالوہاب تقی نے کہ اسکو براق اور مرکب اور دابہ کہنا چاہیے اور گھوڑا نہ کہنا چاہیے جیسے کہ بعضے شعرا نے کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اِسکے اسپر کہ پونچنا براق کا آسمان پر ساتھ ایک قدم کے ہوا اسلیے کہ نظر اُسکی زمین پر سے آسمان پر پہونچتی ہی پس پونچنا اُسکا آسمانون پر سات قدمون مین ہوت پس سوار کیا گیا مین اُسپر ف ح اِس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرتؐ کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تھا اور ممکن ہو کہ کہا جاوے کہ سوار کرنیوالے آنحضرتؐ کے اُسپر جبرئیل تھے ساتھ قوت ملکیت

اپنی کے اور یہ کچھ بعید نہیں ہو اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تھے پونہچنے فیض الٰہی کے اور اُترنے وحی کے آنحضرتؐ پر اور یہ ایک طرح کی خدمت ہو کہ خادم بادشاہوں کی کرتے ہیں پھر جبرئیل اُس شب مین چالیس برادران سرور کے تھے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہو کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرتؐ کی پکڑی تھی اور میکائیل باگ براق کی ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے ت پھر لیگیا مجکو جبرئیل یہانتک کہ آیا بیچ کے آسمان پر وف ظاہر اِس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ براق ہی پر سوار یہانتک کہ چڑھے آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتھ اسکے اُن لوگون نے کہ معراج تھی ایک شب مین سوا اُس شب اسرا کے بیت المقدس تک پس اِسی پر معراج بنا بر غیر اِس روایت کے اخبار سے یہ ہی کہ نہین تھی براق بلکہ چڑھے معراج پر کہ جسکو سیڑھی کہتے ہین جیسے کہ واقع ہوا ہی صراحۃً ذکر ہ العسقلانی کہتا ہو نہین کہ یہ انحصار ہی راوی کی اور اجمال ہی اُس روایت کا کہ آنحضرتؐ نے یا بوجہا براق ساتھ اُس طرف کے کہ یا بہ تھے کہ یا اُس سے انبیا و ہان ممکن ہی یہ کہ ہو چلنا حضرتؐ کا براق پر بیت المقدس تک پھر چلنا اُنکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑھی ہو واللہ اعلم پس گو یا راوی نے ملا کیا یعنی مختصر کیا روایت کو تب پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کے دروازہ کھولنے کی کہا گیا یعنی آسمان کے رہا نون نے پوچھا کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون ف ع ح اِس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین ہی وازے ہین حقیقۃً اور نگہبان ہین اُنپر دربان رکھتے ہین کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس کے ہین بر اِس ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ لائق ہی یہ کہنا انا زید مثلاً یعنی نہ اکتفا کرے کہ مین ہون جیسے کہتے ہین عارف ہی اسلیے کہ اِس مین ایہام ہی بلکہ بتا نام لے کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا جبرئیل نے ساتھ میرے محمد ہین کہا فرشتون نے یعنی بطریق استفہام کے اور تحقیق کو بھیجا گیا ہو طرف اُنکے یعنی محمدؐ کے کہ تھے ساتھ بلائے ہوئے آئے ہین یا آپ سے کہا جبرئیل نے ہان بلائے ہوئے آئے ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمدؐ کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ مین اور اچھا آنا کیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پونہچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس نا گہان سامنے آدم کے پس کہا جبرئیل نے یہ باپ یعنی اوا آپ ہین تیرے پس سلام کر اُنکو ف ح لکھا ہی علمانے کہ حکم کیا جبرئیل نے آنحضرتؐ کو سلام کی بسبب کہ نیکا انبیا پر اسلیے تعلیم تواضع اور شفقت کے جو نکہ آنحضرتؐ ایک مرتبہ عالی کو پونہچے تھے کہ زیادہ اِس سے ممکن نہین متصور نہین لازم تھا کہ تواضع اور شفقت کرین اولیٰ ربھی کہا ہی علمانے کہ آنحضرتؐ بسبب گذرنیکے اُنپر بیچ حکم کھڑے کے تھے اور انبیا بیٹھے مقام مین بات تھے حکم بیٹھنے کا رکھتے تھے اور کھڑا اسلام کرنا ہی بیٹھنے پر اگر چہ افضل ہو اُس سے ت پس سلام کیا یعنی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدمؑ نے پھر کہا مرحبا ساتھ بیٹے نیکبخت کے و نبی صالح کے ف ع تعریف کی آدمؑ نے اور حاصل انبیا نے کہ نہ کو ہی تعریف مین آنحضرتؐ کی ساتھ نیکبختی کے پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسی لیے کہا گیا ہو کہ صالح وہ شخص ہی کہ قائم ہو ساتھ اُس چیز کے کہ لازم ہوا سپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اور پروردگار تعالیٰ نے بھی کتاب مجید مین صفت کیا ہی انبیاؑ کو ساتھ صلاح کے کہ فرمایا وَكُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ت پھر اوپر لیگئے مجکو جبرئیل یہانتک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کھولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہین کہا گیا تحقیق بھیجا گیا تھا کو ئی طرف اُسکے کہا ہان کہا گیا مرحبا یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام کھڑے تھے اور وہ دونون بیٹے خالہ کے ہین اسمین یعنی اسلیے کہ بہن مریمؑ کی بیچ گھر زکریا و والد یحییٰ علیہ السلام کی تھے اور اسی سبب سے ذکر کیا کفالت مریمؑ کی کرتے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یحییٰ ہین اور یہ عیسیٰ پس سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین اُنکو پس اُنھون نے یعنی اچھی طرح پھر کہا دونون نے مرحبا بھائی صالح کو اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف تیسرے آسمان کے پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمدؐ ہین کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا کو ئی طرف اُسکے کہا ہان کہا گیا مرحبا

اُنکو پس لیا چھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جبکہ پونچھا مین یعنی تیسرے آسمان مین فا گہا اُنو سف کھڑے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہ یوسف ہین پس سلام کرو اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس چھا اُب یا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل یہانتک کہ آئے چوتھے آسمان پر پس کھلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین ن کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بھیجا گیا تھا اور کوئی طرف اُنکے کہا ہان کیا گیا مرحبا اُنکو پس اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ پس جب پونچھا مین پس گمان ہارونؑ تھے کہا جبرئیل نے یہ ہارون ہین پس سلام کرو اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس چھا اُب یا سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کو پس جبکہ بڑھا مین آگے کو روؑ موسیٰ کہا گیا واسطے اُنکے کہ کس چیز نے رلایا تجکو کہا موسیٰ نے کہ روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بھیجا گیا پیچھے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اُنکی امت سے زیادہ اُن لوگون سے کہ داخل ہونگے اُسمین میری امت سے ف ح علما نے لکھا ہے کہ نہین ٹھارونا موسیٰ علیہ السلام کا بسبب حسد اُنکے کے اوپر فضیلت ہمارے پیغمبر کے اور اُنکی امت کے اسلیے کہ حسد بڑا ہی عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی نہین سے اُن جہان مین پس کونکر سرزد ہوا اُس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اُسکو خدا تعالیٰ نے اور کلام کیا ساتھ اُسکے اور راز کی باتین کہین اُس سے بلکہ رونا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتب ہوتے اُسپر درجات بسبب وقوع ہونیکے اُنکی امت سے مخالفت اوامر کی ورنہ بجالانا حکمون کی کا موجب نقصان اُجر اُنکے کا ہوا کہ اُس سے نقصان حضرت موسیٰ کے ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر کے لیے ثواب اُس شخص کی مثل ہوتا ہی کہ متابعت اُسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ رونا اپنی اُمت کے حال پر از راہ شفقت کے بسبب اُسکے کہ اُنھون نے فائدہ نہ اُٹھایا اُنکی متابعت سے باوجود بڑی عمرون کے جیسے کہ فائدہ اُٹھایا اِس امت مرحومہ نے اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرون کے اور نزدیک ہونے اُنکی اِس امت کی کثرت کو چونکہ لکھی گئی ہی حدیث مین شفقت پیغمبر کی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کے زیادہ اور روایت کیا ہی نے دیلمی رحمۃ اللہ علیہ سلام نزدیک رحم کرنیکے اپنی امت پر پس ساعت مین کہ وقت یاد قی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے بیچ سبب برکت اِس ساعت کے اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کے دل کا تھا اِس سبب سے کہ تابع اُنکے بہت ہین داخل ہونگے بہشت مین نبی یا دہ بہ نسبت اُن لوگون کے کہ داخل ہونگے اُسمین سے امتون مین سے اور کہا موسیٰ کا کہ ایک لڑکا بھیجا گیا بعد میرے یہ از راہ اُنکی حقارت کے نہین تھا بلکہ از راہ بڑا جاننے قدرت اور کرم پروردگار کے کہا کہ کیا اُسکی قدرت ہی کہ اِس سن مین یہ کچھ اُنکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرون کے وہ نہین ملا اور ممکن ہی کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تھے حضرتؑ تحت گذر نیکے انبیاؑ پر کہ عمر بہ نسبت عمرون اُنکی دنیا مین گذرنے زمانے کے اُنپر عالم برزخ مین ت پھر لے چڑھے مجکو جبرئیل طرف آسمان نوین کے پس کھلوایا جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل نے مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف اُنکے کہا ہان

کہا گیا مرحبا آنکو پس اچھا آنا آیا پس جبکہ پوچھا میں آسمان میں پس گمان کیا براہیمؑ تھے کہا جبرئیلؑ نے کہ یہ باپ ہیں تمہارے ابراہیمؑ پس سلام کرو انکو پس سلام کیا میں نے انکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو ف کہا حافظ سیوطی نے کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے دیکھنے پر آسمانوں میں باوجود اسکے کہ بدن انکے قبروں میں ہیں جواب دیا گیا ہی اسکا یہ کہ ارواحیں انکی متشکل ہوئی تھیں بدنوں کی صورتوں میں یا حاضر ہوئے تھے بدن انکے حضرتؐ کی ملاقات کے لیے اس رات میں بسبب تعظیم انکی کے اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہوا ہر آسمان کا ساتھ ہر نبی کے انبیا مذکورین میں سے کس سبب سے تھا اور حکمت کیا تھی اسمیں اور مشہور تر یہ ہی کہ یہ بحسب تفاوت انکے کے تھا درجات میں اور تفصیل اسکی ابن ابی حمزہ نے یوں لکھی ہی کہ خصوصیت آدمؑ کے ساتھ پہلے آسمان کے اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہیں سب انبیا میں اور ابو البشر ہیں سب کے پس مناسب سب ہوا ہونا آنکا پہلے آسمان پر اور عیسیٰؑ کو خصوصیت دی ہوئی دوسرے آسمان کے اسلیے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کے زمانہ آنکا بہت قریب ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے اور قریب یوسفؑ تھے اسلیے کہ امت آنحضرتؐ کی داخل ہوگی جنت میں بصورت آنکے اور ادریسؑ چوتھے آسمان میں تھے بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور چوتھا آسمان تمام میں وسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچویں میں بسبب قریب ہونے بھائی اپنے کے تھے اور موسیٰ اور پرانے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالیٰ کے اور ابراہیمؑ اور پرانکے اسلیے کہ وہ افضل انبیا ہیں بعد نبی ہمارے کے کہتا ہوں نہیں کہ باقی ہا کلام بیچ مقدمۂ تمام انبیا علیہم السلام کے کہ وہ کہاں تھے پس یہ دو بھی موجود ہوں آسمانوں میں مناسب مقام اپنے کے اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمانوں میں مگر ایک ایک مشہور انبیاؤں سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر انکے کے باقی بزرگواروں میں سے ت پھر اٹھا یا گیا میں طرف سدرۃ المنتہیٰ کے ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتویں آسمان میں ہی اور سدر درخت بیر کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ اسکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ علوم خلائق کے قسم ملائکہ وغیرہ سے اسی تک پہنچتے ہیں اور کوئی اسکے گذرا نہیں سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ح چنان گرم درتہ قربت برآمد کہ در سدرہ جبرئیلؑ ازو باز ماند ت پس گمان بیرکے مانند مشکوں ہجر کے تھے اور نا گمان پتے اسکے مانند کانوں ہاتھیوں کے ف ح لفظ قیلہ ق کے زیر اور حی کے زبر سے جمع فیل کی ہی جیسے کہ دیکۃ جمع دیک کی ہی اور یہ تشبیہ بقدیر فہم عوام کے ورنہ یاس عقل کے ہیولا بلا پا انکا حد حصر باہر ہی ت کہا جبرئیلؑ نے یہ سدرۃ المنتہیٰ ہی ف ح مقصود جبرئیلؑ کا یا تو معلوم کروانا اُس مقام کا تھا اور فخر خبر دینی آنحضرتؐ کو ساتھ پہنچنے کے اُس مقام میں کہ منتہی عقول اور علوم خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تھا اپنی مفارقت کا اور آنحضرتؐ کی مصاحبت سے رہجا نیکا ت بگفتا فراتر مجالم نماند ✽ بماندم کہ نیروی بالم نماند ✽ اگر یک سر موے برتر پرم ✽ فروغ تجلی بسوزد پرم ت پس گمان میں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی ہوئی اور دو نہریں ظاہر کہا میں نے کیا ہیں یہ دونوں طرح کی نہریں ظاہر اور باطن کی اسی جبرئیلؑ کہا جبرئیلؑ نے ای پردو نہریں چھپی ہوئی بہشت میں ہیں ف ح طیبی نے کہا کہ ایک سلسبیل ہی اور دوسری کوثر اور باطن میں یعنی چھپی ہوئی اس سبب سے کہتے ہیں کہ بہشت میں جاری ہیں اس سے باہر نہیں نکلتیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اس سبب سے باطن کہتے ہیں کہ عقلیں کنہ کی وصف کے کنہ کو نہیں پہنچتی ت اور ای پردو نہریں ظاہر پس نیل و فرات ف ح ظاہر یہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کے وہ سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہیں پھر زمین پر پڑتی ہیں اور رواں ہوتی ہیں سمین بعضوں نے کہا کہ یہ قبیل تشبیہ کے سے ہی کہ پانی انکا لطافت اور خیزش اور منافع میں مشابہ بہشت کے پانی کے سے ہی یا قبیل موافق اسماکے سے ہی یعنی جیسے یہاں ان دونوں نہروں کا نام نیل و فرات ہی ایسے ہی بہشت میں بھی دو نہروں ہیں کہ نام انکا نیل و فرات ہو واللہ اعلم ت پھر دکھایا گیا میرے لیے بیت المعمور ف ح کہ وہ ایک خانہ خدا ہی ساتویں آسمان میں محاذی خانہ کعبہ کے کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اسکا زمین پر تو سیدھا خانہ کعبہ ہی پر آ کر پڑے اور ذکر اسکا گلی حدیث

مین آتا ہوت پھر لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اُنمین سے پس لیا مین نے دودھ پس کہا جبرئیل نے کہ دودھ فطرت ہوت ح یعنی دین اسلام کہ مخلوق مین لوگ اُسپر کہا علمانے کہ دودھ اس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکھے کہ دودھ پیتا ہون تو تعبیر اُسکی یہ ہوئی کہ دین اور علم سے منتفع اور محظوظ ہونگا بمناسبت اسکے کہ غذا آدمی کی ابتدا مین دودھ ہی ہوا اور بسبب اچھی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور گوارا ہونے اُسکے کہ ت تو ہوگا اُس فطرت پر اور امت تیری ف ع اور ہی پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نے کہ اگر آپ شراب پیتے تو فساد ہوتا آپکی امت مین اگرچہ شراب اُس زمانے مین مباح تھی خصوصاً شراب خبث لیکن تعبیر اُسکی اِس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ خبیث اور شفا دیتے الا ہی لیکن لطافت دودھ کی وہ گوارا ہونا اُسکا زیادہ اُس سے ہوا اور حدیث آیندہ مین کہ شہد کا نہین ہی یہی ظرف شراب اور دودھ کے ندکور ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تھا اور حدیث آیندہ مین آیا ہی کہ وقت آنیکے سدرۃ المنتہیٰ مین تھا اور ظاہر یہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین پاس شراب کے، دودھ کے اور اوپر آسمان کے پاس شراب اور دودھ اور شہد کے لائے ہون اللہ اعلم پھر فرض کی گئی مجھپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پھر آیا مین پاس گذرا مین موسیٰ علیہ السلام پر ف ع یعنی بعد گذرنیکے ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملا مین اُنکو سے شب معراج مین پس کہا اے محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سے سلام اور خبر دینا تو اُنکو کہ جنت اچھی مٹی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل میدان ہی اور درخت بونے اسکے کہنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا ہوت پس کہا موسیٰ نے ساتھ کس بات کے حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم کیا گیا مین ساتھ پچاس نماز کے ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہین ہی اوپر اسکیگی پچاس نماز مین یعنی عادۃً یا سہولۃً بسبب ضعف یا کسل کے قسم اللہ کی زیادہ ہی مین نے لوگونکو پہلے تمھارے اور ریاضت کیا ہی کہ اُٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی اُنکی طبیعتون پر اور علاج کیا ہی مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوئے باوجود یکہ وہ قوی تھے بہ نسبت تمھاری امت کے پس تمھاری امت کیونکر اوا کر سکے گی اتنی نمازین پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کے اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کی اوسطے امت اپنی کی پس پھر گیا مین یعنی اپنے رب کیطرف دوبارہ پس موقوف ہوا اور کم کین مجھسے دس نمازین یعنی چالیس ہین پس بھیجا پھر امین طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے مانند اُس کلام کے کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہین اوا کر سکیگی چالیس نمازین یعنی مین آزما چکا ہون لوگون کو کس پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجھسے اور دس نمازین یعنی پس کہا مین نے دیکھا موسیٰ کے پس کہا مانند اُسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا مین پس کم کین مجھ سے دس نمازین یعنی پس آیا مین پس کہا مانند اُسکے کہ کہا تھا پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ دس نمازون کے ہر روز پس آیا مین موسیٰ کے پاس پس کہا مانند اُسکی کلام کے پس پھر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازون کے ہر روز پس آیا مین موسیٰ کے پاس پس کہا ساتھ کس چیز کے حکم کیا گیا تو کہا مین سے حکم کیا گیا مین ساتھ پانچ نمازون کے ہر روز کہا موسیٰ نے بلا شبہ امت تیری یعنی اکثر انکے نہین طاقت رکھینگے پانچ نمازون کی یعنی اُسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مین نے آزمایا ہی لوگون کو پہلے تم سے اور علاج کیا مین نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس کم بھی نہ ادا کر سکے پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اُس سے تخفیف کا اپنی امت کے لیے ف ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو معلوم کر لیا تھا اُنھون نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہی والا کا ہیکو یہ تکرار کرتے پس صادر ہونا بار بار عرض کرنیکا دلیل ہوا کہ

کہ پہلا حکم غیر واجب تھا قطعاً اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعاً نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی ورد بانہ کہتا ہوں کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قبول تخفیف کی کیا حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالی نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا انکو ساتھ پانچ کے جیسا اور بعضی احکام منسوخ ہوئے ہیں ت کہا آنحضرت ﷺ نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے تخفیف کا یہانتک کہ شرم زدہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے نہیں جا سکتا میں طلب تخفیف کے لیے اگر چہ ظن ہو امت کے نہ مخالفت کرینگے اور لیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں نہیں امر الٰہی کو یا سونپتا ہوں نہیں کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالی کو فرمایا آنحضرت ﷺ نے پس جبوقت کہ گذرا میں اس مقام میں آواز دی والے نے یعنی اللہ تعالی کیطرف سے کہ مقرر اور جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے یعنی دوسری بار اور تمہ اس کا آگے آتا ہے ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن انس بن مالک عن ابی ذر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت بالبراق وھو دابۃ ابیض طویل فوق الحمار دون البغل یقع حافرہ عند منتھی طرفہ فرکبتہ حتی اتیت بیت المقدس فربطتہ بالحلقۃ التی یربط بھا الانبیاء قال ثم دخلت المسجد فصلیت فیہ رکعتین ثم خرجت فجاءنی جبریل بانائ من خمر وانائ من لبن فاخترت اللبن فقال جبریل اخترت الفطرۃ ثم عرج بنا الی السماء وساق مثل معناہ قال فاذا انا بادم فرحب بی ودعا لی بخیر وقال فی السماء الثانیۃ فاذا انا بیوسف اذا ھو قد اعطی شطر الحسن فرحب بی ودعا لی بخیر ولم یذکر کیف کان وقال موسی فی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم مسندا ظھرہ الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون الیہ ثم ذھب بی الی السدرۃ المنتھی فاذا ورقھا کاذان الفیلۃ واذا ثمرھا کالقلال فلما غشیھا من امر اللہ ما غشی تغیرت فما احد من خلق اللہ یستطیع ان ینعتھا من حسنھا فاوحی الی ما اوحی ففرض علی خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ فنزلت الی موسی فقال ما فرض ربک علی امتک قلت خمسین صلوۃ فی کل یوم ولیلۃ قال ارجع الی ربک فسلہ التخفیف فان امتک لا تطیق ذلک فانی بلوت بنی اسرائیل وخبرتھم قال فرجعت الی ربی فقلت یا رب خفف علی امتی فحط عنی خمسا فرجعت الی موسی فقلت حط عنی خمسا قال ان امتک لا تطیق ذلک فارجع الی ربک فسلہ التخفیف قال فلم ازل ارجع بین ربی وبین موسی حتی قال یا محمد انھن خمس صلوات کل یوم ولیلۃ لکل صلوۃ عشر فذلک خمسون صلوۃ من ھم بحسنۃ فلم یعملھا کتبت لہ حسنۃ فان عملھا کتبت لہ عشرا ومن ھم بسیئۃ فلم یعملھا لم تکتب لہ شیئا فان عملھا کتبت لہ سیئۃ واحدۃ قال فنزلت حتی انتھیت الی موسی فاخبرتہ فقال ارجع الی ربک فسلہ التخفیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد رجعت الی ربی حتی استحییت منہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ثابت بنانی سے کہ روایت کرتے ہیں انس رض سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میرے پاس اق اور براق چارپایہ تھا سفید دراز میانی سایہ قد جیسے کہ فرمایا اونچا گدھے سے اور نیچا خچر سے رکھتا تھا سم اسکا نزدیک تمام ہونچنگاہ اسکی کے پس سوار ہوا میں پر یہانتک کہ آیا میں بیت المقدس میں پس باندھا میں نے براق کو ساتھ اس حلقہ کے کہ باندھتے تھے اس کو انبیا یعنی اپنے برابروں کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کے فرمایا حضرت ﷺ نے پھر داخل ہوا میں مسجد اقصی میں ف ع اسقدر اسرا یہ تو اجماع سب علما کا ہے اور خلاف معتزلہ کا ہو جو اسرا کے آسمان تک بنا بر منع ہونے خرق والتیام کے بہ تبعیت کلام حکما کے ت پس پڑھیں میں نے اسمیں دو رکعتیں ف ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہ ہے کہ یہ نماز ہے کہ جسمیں کہ آنحضرت ﷺ امام ہوئے اور انبیا مقتدی ہوئے پس اسی سے ذکر آنحضرت ﷺ کی امامت کا نہیں کیا بسبب اختصار کے یا نسیان کے جیسے کہ پہلی حدیث میں ذکر مسجد کے داخل ہونیکا بھی فوت ہوا تھر نکلا میں یعنی مسجد سے پس لائے میرے پاس

لے یعنی حاشیہ ابی ذر ۱۲

جبرئیلؑ باسن شراب کا اور باسن دودھ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کے ہو تب پس اختیار کیا مین نے دودھ کو پس کہا جبرئیلؑ نے کہ اختیار کیا تو نے فطرت کو یعنی دین اسلام کو پھر چڑھایا ہمکو طرف آسمان کے ف ع لفظ عرج ساتھ زبر عین اور رے کے ہو جیسے کہ ذکر کیا اُسکو نووی اور سیوطی نے پس قال جبرئیلؑ مین یا رب بجلیل بسبب فرمانے آنحضرتؐ کے لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیلؑ کو اللہ تعالیٰ اور ممکن ہو یہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کے اور ایک نسخے مین ساتھ صیغہ مجہول کے ہو یعنی چڑھایا گیا مجکو اور ذکر کی ثابت نے حدیث انسؓ سے مانند معنی حدیث سابق کے کہ گذری ساتھ روایت قتادہ کے انسؓ سے چنانچہ بیان کرتا ہوں اسکو فرماتا ہو آنحضرتؐ نے یا ثابتؒ نے یا انسؓ نے بطریق مرفوع کے پس قال گمان مین گذرا آدمؑ پر پس حبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی لیے ساتھ خیر کے اور فرمایا پیچ آسمان تیسرے کے پس قال گمان ملا مین یوسفؑ کے یعنی جیسے کہ پہلی حدیث مین بھی اسطرح تھا نا گمان یوسفؑ تحقیق دیے گئے مین کی دو حاسن پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی ساتھ لیے ف ع اور ظاہر تر یہ ہو کہ مراد آدھے حسن سے یہ ہو کہ بہ نسبت باقی زمانے کے لوگون کے حسن کے آدھا حسن کہتے تھے اور کہا بعضے حفاظ نے ہمارے مشائخ متاخرین معتبرین مین سے کہ آنحضرتؐ احسن تھے یوسف علیہ السلام سے اسلیے کہ نہین نقل کیا گیا ہو کہ یوسفؑ کی خوبی کا عکس کبھو اوپر پڑا تھا باستدرکہ کہ کبھو یا تھا اسکو شامل آئینہ کے کہ آسمین سامنے کی چیزون معلوم ہوتے ہون گے مین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا یہ حال نقل کیا گیا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا تھا اُنکے صحابہ سے بہت اس جمال روشن مین سے اسلیے کہ اگر ظاہر ہوتا اُنکے لیے تو نہ دیکھ سکتے طرف اُنکے کما قال بعض المحققین اور حضرت یوسفؑ کے جمال مین سے کچھ بھی پوشیدہ نہ تھا انتہی علاوہ اسکے یہ کہ بعضون نے یہ بھی معنی اسکے کہے ہین کہ دیے گئے تھے یوسفؑ آدھا حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرتؐ کے حسن کے وہ آدھا حسن کہتے تھے کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ بالجملہ ثابت ہوتے ہین بہ شان یوسف علیہ السلام کے اور صباحت اُنکی کے ایسے مضمون کہ ذہن مین آتے ہین یہ بات کہ وہ سب سے زیادہ حسن کہتے تھے چنانچہ اسی قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہو کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پوچھا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تھا اور زیادہ تھا خلق اللہ سے حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کے پھر ترمذی ایک حدیث لایا ہو اپنی جامع مین انسؓ سے کہ نہین بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبرو اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تھا ہمارا خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس ہیئت معراج کی مخصوص ساتھ غیر آنحضرتؐ کے جیسے کہ بعضون نے کہا ہو کہ کلام کریمہ والا عموم خطاب مین فعل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نے شرح شمائل مین کہا ہو کہ تمام ایمان اسی سے آنحضرتؐ پر یہ ہو کہ اعتقاد کریں کہ جمیع نہین ہوا جو ظاہر صورت کسی آدمی کے حسن لطافت اُستدرکہ جمع ہوا آنحضرتؐ مین جیسے کہ جمع باطن سیرت کسی کے جمع نہین ہوا فضل اور کمال اُستدرکہ جمع ہوا آنحضرتؐ مین اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہو اور حدود ضابطہ جمیع وصف آنحضرتؐ کے یہ ہو کہ جو کچھ سلسلہ اوصاف الوہیت کے ہو قسم فضل و کمال سے سب حضرت کے لیے ثابت ہو اور کوئی آدمی کامل تر اُنسے اور برابر اُنکے نہین ہو ربا عی کسی حسن و ملاحت بیار مانرسد ہ ترا در بین سخن انکار کار مانرسد ہ ہزار سکہ بہ بازار کائنات زنند ہ یکی بخوبی صاحب عیار مانرسد ہ صلی اللہ علیہ وآلہ بعد ذکر حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالات اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نے انسؓ سے اس حدیث مین و نا موسیٰ علیہ السلام کا یعنی جیسے کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کے پس گمان کیا مین نے ابراہیمؑ کو اس حال مین کہ لگائے ہوئے ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کے اور نا گمان بیت المعمور رہتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے نہین داخل ہوتے وہ پھر دوسری بار اُسمین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتے آتے ہین پھلون کی نوبت پھر نہین پہنچتی بسبب کثرت اُنکی کے پھر لیگئے مجکو طرف سدرۃ المنتہیٰ

ف ع جیسے کہ ایک شاعر نے اس مضمون کو حسن بیان سے نظم کیا ہو ۱۲ منہ

ف ع یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین اور ابن جریر نے تفسیر مین اور ابن منذر نے تفسیر مین اور ابن اسحاق نے سیرت مین اور ابن سعد نے طبقات مین اور ابو یعلی نے مسند مین اور ابن خزیمہ نے تفسیر مین اور ابن ابی حاتم نے تفسیر مین اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ مین اور ابو نعیم نے دلائل مین

کے پس ناگہان پتے اُسکے مانند کانون ہاتھیوں کے تھے اور ناگہان پھل اُسکے مانند مشکوں کے پس جبکہ ڈھانک لیا سدرہ کو حکم خدا سے اُس چیز نے کہ ڈھانکا ف ع بعضوں نے کہا فرشتوں کے بادلوں کے انوار نے ڈھانکا اور بعضوں نے کہا سونے کی ٹڈیوں نے یا اور رنگ برنگ کی چیزوں نے کہ معلوم نہیں ہ کیا تھا یہ نظاہر تریہ ہوت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سے طرف مرتبۂ اعلیٰ کے پس نہیں کوئی اللہ کی مخلوقات میں سے بیان کرسکتا وصف اُسکا بسبب کمال خوبی اُسکی کے اور وحی بھیجی طرف بیچ حق سبحانہ تعالیٰ نے جو کچھ کہ بھیجی ف ح اُسکو سو آخذا اور رسول کے کوئی نہیں جانتا اور بہت اچھی اور احتیاط کی بات یہی ہے کہ اُسکو مبہم اور مجمل ہی کہیں پڑا اُسکے بیان اور تفسیر سے کہ نہ ون ت پس فرض کی گئی مجھپر پچاس نمازیں ہر دن اور ہر رات میں پس اُترا میں یعنی بلندی اُس مقام سے اور پونچا طرف موسیٰ کے اُس آسمان میں کہ وہ تھے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا میں نے کہ فرض کیں مجھپر پچاس نمازیں ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ میں فکل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اُنکی پس تحقیق میں نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے اُنکا فرمایا حضرتؐ نے پس پھر گیا میں طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا میں نے کہ اے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت سے پس کم کیں میری جہت سے اور بسبب تیرے میری امت کی پانچ نمازیں ف ع اور شاید کہ قدیمہ یہ ہو نسخہ نمسا یعنی پانچ کم کیں پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ روایت عشر کی انتصار ہے روایت خمسہ کے اور ہو وہی اسکو قول حضرت سمات پس پھرا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کہ کم کیں مجھ سے پانچ نمازیں کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھیگی اُسکی یعنی مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی میں نے درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسیٰ کے یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی تھیں اور آخر کو پانچ مقرر ہوئیں یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمدؐ تحقیق یہ نمازیں پانچ نمازیں ہیں یعنی فرض ہر دن اور رات میں اور سطے ہر نماز کے ثواب دس نمازوں کا ہے یعنی حکماً اور اعتباراً پس اس حساب سے یہ حکم پچاس نمازوں کا رکھتی ہیں جسنے قصد کیا نیکی کرنیکا پھر نہ کیا اُسکو یعنی بسبب مانع شرعی کے یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہے اُسکے لیے وہ نیکی کہ قصد اُسکا کیا تھا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کرے وہ نیکی بعد اُسکے قصد کرنیکے لکھی جاتی ہے وہ نیکی اُسکے لیے وہ چند ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیوں کا بسبب آلہ قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اور یہ ادنیٰ مرتبہ ہے تضاعف کا جو اور حدیثوں میں آیا ہے کہ اُسکے بھی مضاعف کرتے ہیں ساتسو تک بلکہ زیادہ اُسکے مقدار صدق اخلاص کے ت اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہیں پھرنہ کیا اُسکو یعنی پس نہ کی اُسکو بغیر اعذ کے یا بسبب مباح نخلاف اُسکے کہ ترک کیا اُسکو اللہ کے لیے نہیں لکھی جائیگی اُسکے لیے یہ برائی نذکر نکھی ف ع لیکن اگر ترک کیا اُسکو اس حال میں کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنیکا تو وہ دو حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ کے لیے تو شک نہیں ہے اسمیں کہ لکھی جائیگی اُسکے لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لیے تو لکھی جائیگی اُسکے لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے اسکے بہت سے علمانے ت پس اگر کرے وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اُسکے لیے ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی بحسب کمیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ بعدل ہے جیسے کہ مضاعف ہونا فضل تھا ت فرمایا حضرتؐ نے پس اُترا میں اُس مقام عالی سے یہانتک کہ پونچا میں طرف موسیٰ کے پس خبر دی میں نے اُنکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسیٰ نے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اُس سے تخفیف یعنی تا پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہا میں نے تحقیق رجوع کی میں نے طرف پروردگار

ع جبکہ دی گئی تھیں مجھپر پچاس نمازیں ہر دن اور ہر رات میں پس اُترا میں یعنی بلندی اُس مقام سے اور پونچا طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے کہ کیا فرض کیا تیرے پروردگار نے تیری امت پر کہا میں نے کہ فرض کیں مجھپر پچاس نمازیں ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ میں فکل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف پروردگار اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اُنکی پس تحقیق میں نے آزمایا ہے بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہے اُنکا فرمایا حضرتؐ نے پس پھر گیا میں طرف پروردگار اپنے کے اور عرض کیا میں نے کہ اے پروردگار میرے تخفیف کر میری امت سے پس کم کیں میری جہت سے اور بسبب تیرے میری امت کی پانچ نمازیں ف ع اور شاید کہ قدیمہ یہ ہو نسخہ نمسا یعنی پانچ کم کیں پھر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ روایت عشر کی انتصار ہے روایت خمسہ کے اور ہو وہی اسکو قول حضرت سمات پس پھرا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کہ کم کیں مجھ سے پانچ نمازیں کہا موسیٰ نے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھیگی اُسکی یعنی مقدار باقی کی بھی پس پھر جا طرف رب اپنے کے اور سوال کر اُس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نے پس ہمیشہ آمد و رفت کی میں نے درمیان رب اپنے کے اور درمیان موسیٰ کے یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی تھیں اور آخر کو پانچ مقرر ہوئیں یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمدؐ تحقیق یہ نمازیں پانچ نمازیں ہیں یعنی فرض ہر دن اور رات میں اور سطے ہر نماز کے ثواب دس نمازوں کا ہے یعنی حکماً اور اعتباراً پس اس حساب سے یہ حکم پچاس نمازوں کا رکھتی ہیں جسنے قصد کیا نیکی کرنیکا پھر نہ کیا اُسکو یعنی بسبب مانع شرعی کے یا عذر عرفی کے لکھی جاتی ہے اُسکے لیے وہ نیکی کہ قصد اُسکا کیا تھا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کرے وہ نیکی بعد اُسکے قصد کرنیکے لکھی جاتی ہے وہ نیکی اُسکے لیے وہ چند ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیوں کا بسبب آلہ قصد قلب کے طرف مباشرت عمل قالب کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اور یہ ادنیٰ مرتبہ ہے تضاعف کا جو اور حدیثوں میں آیا ہے کہ اُسکے بھی مضاعف کرتے ہیں ساتسو تک بلکہ زیادہ اُسکے مقدار صدق اخلاص کے ت اور جسنے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اُسکے کرنیکا کیا نہیں پھرنہ کیا اُسکو یعنی پس نہ کی اُسکو بغیر اعذ کے یا بسبب مباح نخلاف اُسکے کہ ترک کیا اُسکو اللہ کے لیے نہیں لکھی جائیگی اُسکے لیے یہ برائی نذکر نکھی ف ع لیکن اگر ترک کیا اُسکو اس حال میں کہ عزم کیا تھا اُسکے کرنیکا تو وہ دو حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ کے لیے تو شک نہیں ہے اسمیں کہ لکھی جائیگی اُسکے لیے ایک نیکی اور اگر ترک کیا تھا اُسکو کسی غرض فاسد کے لیے تو لکھی جائیگی اُسکے لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہے اسکے بہت سے علمانے ت پس اگر کرے وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اُسکے لیے ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی بحسب کمیت کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ بعدل ہے جیسے کہ مضاعف ہونا فضل تھا ت فرمایا حضرتؐ نے پس اُترا میں اُس مقام عالی سے یہانتک کہ پونچا میں طرف موسیٰ کے پس خبر دی میں نے اُنکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسیٰ نے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کر اُس سے تخفیف یعنی تا پانچ سے بھی کم کرے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہا میں نے تحقیق رجوع کی میں نے طرف پروردگار

اپنے کے کتنے ہی بار یہانتک کہ حیا کی میں نے اُس سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن شہاب عن انس قال کان ابوذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عن سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطست من ذھب ممتلیء حکمۃ وایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ ثم اخذ بیدی فعرج بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من ھذا قال ھذا جبریل قال ھل معک احد قال نعم معی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارسل الیہ قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا فاذا رجل قاعد علی یمینہ اسودۃ وعلی یسارہ اسودۃ اذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی فقال مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح قلت لجبریل من ھذا قال ھذا آدم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ فالیمین منہم اھل الجنۃ والاسودۃ التی عن شمالہ اھل النار فاذا نظر قبل یمینہ ضحک واذا نظر قبل شمالہ بکی حتی عرج بی الی السماء الثانیۃ فقال لخازنہا افتح فقال لہ خازنہا مثل ما قال الاول قال انس فذکر انہ وجد فی السموات آدم وادریس وموسی وعیسی وابراھیم ولم یثبت کیف منازلھم غیر انہ ذکر انہ وجد آدم فی السماء الدنیا وابراھیم فی السماء السادسۃ قال ابن شہاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عرج بی حتی ظھرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام قال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ففرض اللہ علی امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلک حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لک علی امتک قلت فرض خمسین صلوۃ قال فارجع الی ربک فان امتک لا تطیق فراجعنی فوضع شطرھا فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرھا فقال راجع ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعت فوضع شطرھا فرجعت الیہ فقال ارجع الی ربک فان امتک لا تطیق ذلک فراجعتہ فقال ھی خمس وھی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربک فقلت استحییت من ربی ثم انطلق بی حتی انتھی بی الی سدرۃ المنتھی وغشیھا الوان لا ادری ما ھی ثم ادخلت الجنۃ فاذا فیھا جنابذ اللؤلؤ واذا ترابھا المسک متفق علیہ اور روایت ہے ابن شہاب یعنی ہری کہ نقل کی انس رض سے کہا تھا ابوذر رض کرتے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھولی گئی چھت میرے گھر کی اس حال میں کہ میں مکے میں تھا ف لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سے بھی کہا ہی فرج اور تفریج ہی یعنی شق اور کشف کے یعنی ازالہ کی گئی اور روایتیں بیچ تعیین مکان اسراء کے مختلف آئی ہیں بعضی میں حطیم اور بعضی میں حجر جیسے کہ پہلی حدیث فصل کی میں گذرا اور بعضی میں شعب ابی طالب اور بعضی میں بیت ام ہانی اور یہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال میں جیسے کہ فتح الباری میں کہا یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر میں سوتے تھے اور اسکو اپنا بیت فرمایا یا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکے اسمعیل و شعب ابی طالب میں ہو پس فرشتہ آیا اور چھت اُنکے گھر کی پھاڑ کر حضرت کو کیسے پاس لایا اور حضرت لیٹ رہے اس حال میں کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سے طرف روادۂ مسجد کے اور آپکو براق پر سوار کر کے مسجد اقصیٰ کو لیگئیں ف پس لے ترے جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اسکو آب زمزم سے پھر لائے جبرئیل ایک لگن سونیکا بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا جو کچھ کہ لگن میں تھا سینے میں پھر دھانک یا میرے سینہ کو یعنی ملا یا شق کو ف اسکی شرح پہلی فصل میں گذر چکی ہو ولیکن ظاہر اس پر یہ تھا کہ دھونا قلب مبارک کا سونے کی لگن میں تھا بعد ازاں پر کیا گیا علم و ایمان سے اور یہاں ظاہر ہوتا ہی کہ پہلے دھو چکے تھے آب زمزم سے بعد اسکے لائے لگن بھرا ہوا حکمت و ایمان سے اور ڈالا گیا سینہ مبارک میں تماماً ت پھر پکڑا جبرئیل نے ہاتھ میرا اور لے چڑھے مجھکو ف آسمان کے ف جب یہاں ذکر کرواریٔ اق کا اور جانیکا سجدا قصیٰ میں نہیں ہی اسی سبب سے گئے ہیں بعضی اسلوف کہ معراج بیچ غیر شب اسراء کے تھی

اور سواری براق کی اسرا میں تھی اللہ اعلم پس جبکہ پونچا میں طرف آسمان نیچے کے کہا جبرئیل نے واسطے داروغہ آسمان کے کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اُسنے کون ہی یہ کہا یہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نے کہ کیا ہی ساتھ تیرے کوئی کہا جبرئیل نے کہ ہاں ہی ساتھ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اُسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی اُنکی طرف یعنی بلانیکو لیکو کہا جبرئیل نے کہ ہاں پس جبکہ کھولا دروازہ چڑھے ہم اُس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے کہ اُنکے داہنی طرف کئی ایک شخص تھے یعنی اُنکی اولاد میں سے اور بائیں طرف اُنکے کتنے ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتے تھے داہنی طرف اپنے ہنستے تھے یعنے اِسلیے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونا اُنکا اور جسوقت کہ دیکھتے بائیں طرف اپنے روتے تھے یعنی اِسلیے کہ دیکھتے وہ چیز کہ باعث غمی ہونا اُنکا پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے مرحبا ہی صالح کو اور بیٹے صالح کو کہا میں نے جبرئیل کو کہ کون ہی یہ کہا جبرئیل نے کہ یہ آدم ہیں اور یہ اشخاص دونوں جنے اُنکے اور بائیں اُنکے ارواحیں ہیں اُنکی اولاد کی پس داہنے طرف والے اُنمیں سے جنتی ہیں اور یہ ارواحیں کہ بائیں طرف اُنکے ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتے ہیں طرف اپنے ہنستے ہیں اور جب دیکھتے ہیں بائیں طرف اپنے روتے ہیں قتادہ نے کہا قاضی نے آیا ہی کہ ارواحیں کفار کی محبوس ہیں سجین میں اور ارواحیں ابرار کی چین کرتی ہیں علیین میں پس کیونکر جمع کی گئیں آسمان میں جواب اسکا یوں دیا گیا ہی احتمال رکھتا ہی کہ ارواحیں پیش کیجاتی ہوں آدمؑ پر بعضے وقات میں پس جسوقت آنحضرتؐ گذرے ہوں وہ وقت پیش ہونے ارواحون کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحیں کبھی گئی وہ ہوں کہ داخل نہیں ہوئی تھیں بدنون میں جبتک اور وہ پیدا کی گئی ہیں پہلے بدنون کے اور جگہ اُنکے رہنے کی اپنے بائیں طرف آدم کے ہو اور وہ جانتے تھے انجام کار اُنکا پس قول آنحضرتؐ کا قسم عینہ عام مخصوص ہی جو اللہ اعلم ت یہانتک کہ لیگئے مجکو جبرئیل طرف دوسرے آسمان کے پس کہا واسطے داروغہ اُسکے کہ کھول پس کہا اُسنے کہ کون ہی تو پس کہا جبرئیل نے کہ یہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اُسنے کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی اُنکی طرف پس

اسلام یہ ہو کہ اسکو حمل ظاہر ہی پر کریں جو قلم کے قائل ہوں اور اسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی کریں ت اور کہا ابن حمثم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کی گئیں میری امت پر پچاس نمازیں پس پھرا میں اسکو لیکر اور قصد رکھتا تھا اسکے عمل کا یہانتک کہ گذرا میں موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہارے امت کی تمہاری امت پر کہا میں نے فرض کیں پچاس نمازیں کہا موسیٰ نے پس پھر جا طرف رب اپنے کے یعنی اور سوال کر اُس سے تخفیف اسلیے کہ امت تیری نہیں طاقت رکھے گی اسکی پس پھیرا مجھکو موسیٰ نے یعنی ہوئے سبب پھیرنے میرے کی طرف رب کے پس موقوف کیں اللہ تعالیٰ نے بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچواں حصہ پچاس کا تھا کہ وہ دس ہیں یا دس الیٰ پس کر وہ پانچواں حصہ پچاس کا ہی موجب اختلاف پہلے کے ت پس پھرا میں طرف موسیٰ کے اور کہا میں نے کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نے بعض کمی پس کہا کہ پھر جا کر عرض معروض کر اپنے رب سے اسلیے کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھیگی اسکی پس پھر گیا میں یعنی طرف مکان اول کے پس خوب عرض معروض کی میں نے پس نہ قوت کیں اور بعض نہیں پس پھرا میں طرف موسیٰ کے پس کہا موسیٰ نے کہ پھر جا طرف رب اپنے کے اسلیے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھے گی اسکی پس خوب عرض معروض کی میں نے پروردگار سے پس فرمایا ف ع یعنی آخر میں چنانچہ مصابیح میں لفظ فی آخر ہو اور معنی یہ ہیں کہ پس فرمایا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر مراجعات میں ت کہ یہ پانچ نمازیں ہیں یعنی اداء میں اور پچاس ہیں یعنی ثواب وجزا میں نہیں بدل کیا جاتا قول نزدیک میرے ف ع احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ میں نے مساوات کی ہو درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب میں سو یہ بات بدلی نہیں جائیگی یا کیا ہیں نے پچاس کو پانچ اور اسمیں تبدیل نہیں ہوت پس پھرا میں طرف موسیٰ کے پس کہا کہ عرض معروض کر اپنے رب سے پس کہا میں نے کہ شرم کی میں نے اپنے رب سے ف ع یعنی سوقت کہ کہا مجھکو مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ باوجود اسکے کہ نہیں ہو کوئی مانع تعدد وبائع سے یعنی یہ بھی شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر کے پھرنا وغیرذالک یہ بھی مانع تھے اور باعث شرم ت پھر پہنچایا گیا مجھکو یہانتک کہ پونہچایا گیا مجھکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے حالانکہ ڈھانکا تھا سدرۃ المنتہیٰ کو رنگوں نے یعنی انوار کے یا طرح طرح کے پروانوں ملائکہ کے نے یا اور کچھ تھا نہیں جانتا میں یعنی اب یا اُسوقت مسبب مشتبہ ہونے نظر انکی کے حق کیطرف نہ مکان کیطرف کہ کیا ہو حقیقت اُن رنگوں کی پھر داخل کیا گیا میں بہشت میں پس کیا گھمائی سمین تھے گنبد موتیوں کے ف ع اور مسلم کی روایت میں یا ہو کہ سیر کرتا تھا میں بہشت میں کہ ناگہاں اُسمیں ایک نہر تھی کہ اُسکے دونوں کناروں پر قبے تھے کھوکھلے موتیوں کے ت اور ناگہاں خاک بہشت کی مشک تھی ف ح ع یعنی خوشبو اسکی مثل مشک کے ہی یا حقیقت میں مشک ہی اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث میں آیا ہو کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پونہچی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهٖ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچایا گیا آپکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے اور سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہو ف ع کہا ایک شارح نے کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹے آسمان میں ہی سدرہ اور صواب یہ ہو کہ ساتویں آسمان میں ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویوں کے کہا قاضی نے کہ ہونا اُسکا ساتویں آسمان پر صحیح تر ہی اور رہی قول کہ اکثروں کا کہا نووی نے کہ ممکن ہی کہ تطبیق یوں دیجائے کہ دونوں روایتوں میں کہ ہو جڑ اسکی چھٹے آسمان میں پر شاخیں اُسکی ساتویں آسمان میں کیونکہ وہ نہایت بڑا ہی اور کہا

خلیل نے کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چہار باہی آسمانونکی رہنشت پرت طرف سدرہ کے پونہتی ہی وہ چیزکہ چڑہائی جاتی ہی زمین سے یعنی اعمال
اور ارواحین پس لیجاتی ہی اُس سے یعنی بقدرت الٰہی بے اسکے اوپر اُسکے جاوین لوس طرف سدرہ کے پانہتی ہی وہ چیز کہ نیچے اُتاری جاتی ہی
اُسکے اوپر سے پس لیجاتی ہی اُس سے ف یعنی اوامر اور احکام الٰہی پھر وہانسے لیتے ہین ملائکہ کہ وہان مکلف ہین پس وہنتہی علوم خلق اور وحی
بملائکہ کا ہی اسی لیے اُسکو سدرۃ المنتہی کہتے ہین اور رسوا ہمارے پیغمبر خدا کے اُس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی اور آنحضرتؐ ایسی جگہ گئے کہ وہان جگہ نہین ہی
نظم برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن ٭ اسرا بعبدہ است عن المسجد الحرام ٭ تا عرصۂ وجود کہ اقصا ی عالم است ٭ کا ینجا وجاست و فی جہت
و فی نشان و نام ٭ سدرست بس شگرف و ازینجا بہیچ ہان ٭ اذ آشنا ی عالم جان پرس ازین مقام ت کہا یعنی پڑہا ابن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالی
نے اُسوقت کہ ڈہانکا لیا سدرہ کو اُس چیز نے کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیز نے کہ اُسکی کنہ کو نہین پونہچ سکتے ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی
مقصود بڑائی اور کثرت اُسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرتؐ کے قول سے الا اور ہی ہو یہ ہی ہو حقیقت عدم علم و رویت کی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اُسکے
ہر پتے پر فرشتہ کھڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سنہ جانورون کی کہ اُسکو عبادت ارواح انبیا اور اولیا کی سے رکھتے ہین ت کہا ابن مسعودؓ نے
یعنی ہی تفسیر یغشی کے وہ پروانے ہین نے کے ف ح یہ کہا باعتبار تشبیہ کے کہ اُن انوار کو کہ اُترتے ہین عالم ملکوت سے تشبیہ دی ساتھ فراش کے
ف کے زیر سے یعنی پرندہ مشہور کے کہ گرد شمع کے پھرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملکوت کے اور حیرانی اور سرگردانی
اُنکی کے اوپر نور اقدس حق تعالی کے اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونے کے بھی آئی ہی اور یہ بھی بطریق تشبیہ و تمثیل کے ہی
اسلیے کہ درختون پر یہ جانور آن کر بیٹہتے ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سے ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونے کی ہو اور قدرت
الٰہی شامل سب چیزون کو ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعودؓ نے پس دی گئین آنحضرتؐ کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین
جو کچہ کہ دیے گئے تھے آنحضرتؐ اُس شب مین اقسام علم اور عمل و رانوار اور اسرار اور فیوض و برکات سے حد حصر سے باہر ہین لیکن تین
چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعودؓ نے بسبب شرف و کرامت کے کہ تعلق امت سے رکھتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت کی
اور دی گئین آخر تین آیتین کہ آخر سورۂ بقرہ مین ہین ف ع یعنی آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اور مراد اُنکی دیے جانا قبولیت عاوں
اُنکی کا ہی اور اگر کہے تو کہ یہ ظاہر ہین منافی ہی اُس روایت کے کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہی اُسوقت کہ جبرئیل بیٹہے تھے آنحضرتؐ کے پاس کہ کہی
ایک آواز یعنی دروازہ کھلنے کی سے اپنے اوپر سے پس سر اُٹہایا جبرئیل نے اور کہا کہ یہ فرشتہ ہی کہ اُترا ہی طرف زمین کے نہین کبھی اُترا تھا کبھی مگر
آج پس اُسنے سلام کیا اور کہا کہ خوش ہو دو نور ساتھ دو نورون کے کہ دیے گئے ہین وہ کہ نہین دیے گئے کسی نبی و نبی کو پہلے تجہسے فاتحۃ الکتاب
اور آتیین اخیر سورۂ بقرہ کی نہین پڑہو گے تم کوئی حرف اُن دو نورن مین سے مگر کہ دیے جاؤ گے اُسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاوں اُنکی کی
تو جواب اِسکا یہ دینگے کہ کچہ منافات نہین ہی اسلیے کہ دینا تھا آسمان مین جملہ اُن چیزون سے کہ وحی کی طرف بندے اپنے کے وہ چیز کہ وحی
کی بقرینہ دینے پانچون نمازون کے مقام اعلی مین ہی اور اُترنا فرشتے کا اُسکی بزرگی بیان کرنیکے لیے تھا اور بشارت دینے کے لیے کہ جو کچھ
یہ افضل چیز ملی ہی کسی نبی کو نہین ملی ہان ایک اور اشکال لازم آتا ہی کہ سورۂ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو
یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہ مدنی نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہی باعتبار اکثر کے اور نقل کیا ابن ملک نے
حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورہ بقر کی وحی بھیجنے کا بالواسطہ جبرئیل کے شب معراج مین پس وہ مکی ہی اُنکے نزدیک
اور جمہور جو کہتے ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اُنکا جواب یہ ہی کہ معنی دیے جانیکے یہ نہین ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرتؐ

کے لیے دریاب اُن الفاظ کے کہ تلقین کیے گئے دونوں آیتوں میں لفظ غفر ڈبک سے اخیر تک اور پڑھنے والوں کے لیے ت اور بخشے گئے گناہ کبیرہ اُنکی اُمت سے واسطے اُس شخص کے کہ نہ شریک کرے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی حدیث کے آنحضرتؐ اُس شب میں اِس مغفرت کا کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے بھی بخشدیگا جیسے کہ اِس آیت میں فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ پس اِس کو کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہیں ہوگا کیونکہ جانا گیا ہے نصوص شرع سے اور اجماع اہلسنت سے ہونا عذاب کا گنہگار مسلمین کو اور اِس حدیث میں نہ ذکر کرنا شیث کا شاید بسبب معلوم ہونے اِس امر کے ہو پہلے سے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْھَا فَکُرِبْتُ کُرْبَۃً مَا کُرِبْتُ مِثْلَہٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَہُ اللّٰہُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُھُمْ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَۃٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَاِذَا عِیْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاھِیْمُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَہُ النَّاسِ بِہٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا مَالِکٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ عَنِ الْفَضْلِ الثَّانِیْ اور روایت ہوا ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں حجر میں یعنی حطیم میں کھڑے ہوئے اِس حال میں کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجھ سے احوال جانے میرے کا شب معراج میں طرف بیت المقدس کے پس پوچھیں مجھ سے چیزہائے نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہیں رکھتا تھا میں اُنکو یعنی وقت پوچھنے کے بسبب مشغول ہونیکے امر اہم میں پس غمگین کیا گیا میں غمگین کیا جانا کبھی نہیں غمگین کیا گیا میں مانند اُسکے پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے احوال میں کہ دیکھتا تھا میں اُسکو یعنی بلند ہونیکے نزدیک کیا اُسکو اور اُٹھایا پردہ درمیان میں سے تا دیکھوں اُسکو اور جواب دیتا اُن لوگوں کو جو پوچھتے تھے مجھ سے کچھ مگر کہ خبر دیتا تھا میں اُنکو یعنی اُس حالت متحضرہ میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے تئیں بیچ جماعت کے انبیاءؑ میں سے ف یعنی شب اسرا میں جیسا کہ دلالت کرتا ہے اِس پہلا مضمون اوپر مضمون نیند حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اِس دیکھنے کے ہے کہ آسمان میں دیکھا بالاتفاق پھر کہا بعضوں نے کہ دیکھنا انبیا کو آسمان میں معمول ہے اوپر پڑھنے ارواح اُنکی کے مگر عیسیٰؑ کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ساتھ بدن کے آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں اور بعضوں نے اِدریسؑ کے حق میں بھی ایسا ہی کہا ہے اور اِسی پر کہ بعضوں نے کہ نماز پڑھی حضرتؐ نے ساتھ بیت المقدس میں پس احتمال رکھتا ہے کہ اُنکی ارواح نے پڑھی اور یہ بھی احتمال ہے کہ بدنوں نے ساتھ ارواحوں کے پڑھی کیونکہ اور پرگذر ہی چکا ہے کہ انبیاءؑ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس اور اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اُنکے گوشتوں کو پھر بدن اُنکے مانند ارواحوں اُنکی کے لطیف ہیں نہ کثیف پس نہیں ہوتا مانع اُنکے لیے امور کے لیے عالم ملک ملکوت میں بھکمال کے قدرت حق سبحانہ کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ نماز پڑھانا آنحضرتؐ کا اُنکو بیت المقدس میں پہلے آسمان پر جانے سے تھا بسبب گمان نہ کرتا ہوں میں کہ موسیٰؑ کھڑے نماز پڑھتے ہیں ف یہ بھی مذہب ہے اِسکا کہ انبیاءؑ وقت نماز کے بیت المقدس میں سامنے ہوتے ہیں بدنوں اور ارواحوں کے تھے کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہے کہ کرنا افعال مختلفہ کا ہوتا ہے ساتھ اعضائے ذی ارواح کے ت پس گمان کی موسیٰ ایک مرد ہیں میانہ قد یا دبلے گول بدن یا مڑے ہوئے بال گویا کہ وہ مردوں شنوہ کے ہیں کنام ایک قبیلے کا ہے یعنی اور گمان عیسیٰؑ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہیں ف ع اسمعیلؑ شارہ ہے اِسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہے اِسلیے کہ وہ حالت حضور کے آگے رب کے اور کمال قرب کی ہے اور وہ اعظم لذات سے ہے نزدیک عشاق کے ت نزدیک ہیں لوگ ساتھ اُسکے اور بسبب وشابہت کے عروہ بن مسعود ثقفیؓ ہے کہ نام ایک صحابی کا ہے اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کے نہیں ہیں اِسلیے کہ وہ ہذلی ہیں

اور ناگہان ابراہیمؑ بھی کھڑے نماز پڑھتے ہین مشابہ ترین لوگون کا ساتھ ابراہیمؑ کے یار تمھارا ہمدم اور کہتے تھے آنحضرتؐ یا رسے ذات شریف اپنی
ف ع ح یہ کلام ابوہریرہؓ کا ہی یا اُنکے بعد کے کسی راوی کا پھر دیکھنا آنحضرتؐ کا ان انبیاؑ کو نماز پڑھتے احتمال ہی کہ ہوا ہو آسمان جانے مین طرف
بیت المقدس کے یا نفس مسجد اقصیٰ مین اور موسیٰ پھر وہ دوسرا احتمال کی تاء تانیث کی لفظ فحانت مین ت پر کہ یا وقت نماز کا پس امام ہوا مین ف نکاف
ع ح شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہی یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز کہان کیون ہو جواب اسکا یہ ہی
کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کے اور چونکہ زندہ ہین بدن عنصری یہ کہ تکلیف بھی ہو اور یہ بھی ہی کہ اس جہان مین وجوب
رفع کیا گیا ہی نہ وجود اسکا اور ان انبیاؑ نے یہان حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور بعد اسکے انکو آسمان پر لیگئے حضرتؐ کے استقبال و تعظیم کے لیے
یا انکی ارواحون کو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰؑ اور ادریسؑ کہ وہ ساتھ بدنون کے آسمان پر ہین اور یہ بھی احتمال ہی کہ یہ نماز پڑھانی اور جمع ہونا حضرتؐ
کا انبیاؑ کے ساتھ پھر بعد پھر لیجانے سدرۃ المنتہیٰ سے ہو اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی ولیکن اللہ کو بصورت متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون
نے دیکھا ہی جہان جا انبیا علیہم السلام خوارق عادات تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اُسکی قدرت کاملہ سے ظہور مین آوین ت
پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سے یعنی آسمان کے جانے سے پہلے یا بعد حاصل ہونے حضور باریتعالیٰ کے کہا مجکو ایک کہنے والے نے اے محمدؐ یہ ہی مالک داروغہ
دوزخ کا پس سلام کرو اُنکو یعنی ازراہ تعظیم بزرگی ملک تمہارے یا ازراہ تواضع کے جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نے اُسکی طرف یعنی بقصد
سلام کرنیکے پس پہل کی اُسنے سلام کرنے مین مجھپر ف ح یعنی نہ چھوڑا آپکو سلام کرین اُسپر پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب پائے جانے غلبہ شوکت اور
رحمت آنحضرتؐ کے آگ دوزخ پر اور اُسکے داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ احوال آسمان پر ہوا اور ہوسکتا ہی کہ امامت آنحضرتؐ کی انبیاؑ
کے لیے آسمان پر بھی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تھی اللہ اعلم ت نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی
دوسری فصل سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر رضی اللہ عنہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش
قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہی جابرؓ سے یہ کہ مجھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے جبکہ جھٹلایا مجکو قریش نے یعنی بیچ مقدمۂ اسرا کے یعنی جانیکے طرف بیت المقدس کے شب مذکور مین پوچھیں مجھ سے نشانیان
اُس مکان کی کھڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دیکھایا اللہ تعالیٰ نے مجکو بیت المقدس ت ف ع ح یعنی اور راہ اُسکی اور دور کیا پردہ کہ مجھ سے
اور اُسمین تھا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا مین اُسکو بلا اشتباہ اور احتمال کھتا ہی کہ بیت المقدس کو اُٹھا کر آگے آنحضرتؐ کے یہان لائے
ہون جیسے کہ ابن عباسؓ کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرتؐ نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی ذرا عقیل کے پاس اور یہ کامل تر ہی معجزے
مین جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کے پاس ف پس شروع کیا مین نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس
کی نشانیون سے حالانکہ مین دیکھتا تھا طرف اُسکے ت نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین وہ حدیث
نہ لایا کہ حال آنحضرتؐ کے دیکھنے کا رب العزت کو معلوم ہوا اور صحابہؓ اور تابعین کو اختلاف ہی اسمین اور قول مختار اثبات اُسکا ہی اور بعضے
کہتے ہین کہ دل سے دیکھا اور دیکھنا دل سے غیر جاننے کے ہی دل سے اور تحقیق اور تفصیل اسکی بیچ باب رویت اللہ تعالیٰ کے گذری ✣

تمام ہوا باب المعراج اور آگے آتا ہی تتمہ جلد چہارم کا اول اسکا باب فی المعجزات ہی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے پر جرمانہ
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیا جائیگا۔